

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب

← عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

← مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

← دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

← کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

← ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

← نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق

انصار السنۃ پبلیکیشنز

محفوظ ہیں

صحیح ابن خزمیہ
امام الامام ابو محمد بن اسحاق بن خزمیہ السلمی النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ
محققین علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ و علامہ محمد اسحاق بن خزمیہ رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ، تالیف و کشف فوائد: مؤلف اروق رفیع رحمۃ اللہ علیہ، ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

اہتمام: محمد رمضان محمدی محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو موسیٰ منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ اتر ڈوب کانسٹراکشن لاہور 37357587-042

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217

TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511

E-Mail: darussalamny@hotmail.com

Web Site: www.darussalamny.com

امام اعظم (حکمران، امیر، بادشاہ) کا اپنی رعایا میں سے کسی شخص کی امامت میں نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان ----- 74

آدمی کا امیر و حکمران کے حکم سے امامت کرانے کا بیان --- 76

جس شخص کی امامت کو ناپسند کیا جاتا ہو، اس کے لیے امامت کرانا منع ہے ----- 77

ملاقات کے لیے آنے والے شخص کی امامت ممنوع ہے --- 78

مقتدیوں کو نماز سکھانے کے لیے امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑے ہونا درست ہے ----- 79

جب مقتدیوں کو نماز کی تعلیم دینا مقصود نہ ہو تو امام کا مقتدیوں سے بلند مقام پر کھڑے ہونا منع ہے ----- 80

مؤذن کا امام کو نماز کے وقت کی اطلاع دینا ----- 81

مؤذن کا اقامت کہنے کے لیے امام کا انتظار کرنا ----- 82

امام کو دیکھنے سے پہلے لوگوں کا نماز کے لیے کھڑا ہونا منع ہے 82

اقامت سے فارغ ہونے کے بعد امام بات چیت کر سکتا ہے جبکہ کسی شخص کو ضرورت پیش آجائے ----- 83

نبی کریم ﷺ کا اماموں کے لیے رشد و ہدایت کی دعا کرنے کا بیان ----- 84

مقتدیوں کا امام کے پیچھے کھڑا ہونا اور اس میں وارد سنتوں کے ابواب کا مجموعہ ----- 87

جب امام کے ساتھ ایک ہی مقتدی ہو اور ان کے ساتھ دوسرا مقتدی موجود نہ ہو تو اس مقتدی کو امام کی دائیں جانب کھڑا ہونا چاہیے ----- 87

ان لوگوں کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ اکیلا مقتدی امام کے پیچھے کھڑا ہو کر دوسرے مقتدی کا انتظار کرے گا پھر اگر امام قراءت سے فارغ ہو گیا اور اس نے دوسرے مقتدی کے آنے سے پہلے رکوع کرنے کا ارادہ کر لیا تو مقتدی آگے بڑھ

۳۸..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي صَلَاةِ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ
خَلْفَ مَنْ أَمَّ النَّاسَ مِنْ رَعِيَّتِهِ

۳۹..... بَابُ إِمَامَةِ الْمَرْءِ السُّلْطَانِ بِأَمْرِهِ

۴۰..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ إِمَامَةِ الْمَرْءِ مَنْ بَكَرَهُ
إِمَامَتَهُ

۴۱..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ إِمَامَةِ الزَّائِرِ

۴۲..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي قِيَامِ الْإِمَامِ عَلَى مَكَانٍ
أَرْفَعَ مِنْ مَكَانِ الْمُؤْمِنِينَ لِتَعْلِيمِ النَّاسِ الصَّلَاةَ

۴۳..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ قِيَامِ الْإِمَامِ عَلَى مَكَانٍ
أَرْفَعَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا لَمْ يَرِدْ تَعْلِيمَ النَّاسِ

۴۴..... بَابُ إِيْذَانِ الْمُؤَذِّنِ الْإِمَامَ بِالصَّلَاةِ

۴۵..... بَابُ انْتِظَارِ الْمُؤَذِّنِ الْإِمَامَ بِالْإِقَامَةِ

۴۶..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ قِيَامِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ
قَبْلَ رُؤْيَتِهِمْ إِمَامَهُمْ

۴۷..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي كَلَامِ الْإِمَامِ بَعْدَ الْفِرَاقِ
مِنَ الْإِقَامَةِ وَالْحَاجَةَ تَبْدُو لِبَعْضِ النَّاسِ

۴۸..... بَابُ ذِكْرِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِلْإِئْتِمَانِ بِالرِّشَادِ

جَمَاعُ أَبْوَابِ قِيَامِ الْمُؤْمِنِينَ
خَلْفَ الْإِمَامِ وَمَا فِيهِ مِنَ السُّنَنِ

۴۹..... بَابُ قِيَامِ الْمُؤْمِنِ الْوَاحِدِ عَنِ يَمِينِ الْإِمَامِ
إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا أَحَدٌ .

۵۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ
أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَقُومُونَ خَلْفَ الْإِمَامِ بِنَتَظَرٍ مَجْبِيءٍ غَيْرِهِ
فَإِنْ فَرَعَ الْإِمَامُ مِنَ الْقِرَاءَةِ ، وَ أَرَادَ الرُّكُوعَ قَبْلَ
مَجْبِيءٍ غَيْرِهِ ، تَقَدَّمَ فَقَامَ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ

88----- کر امام کی دائیں جانب کھڑا ہو جائے

89----- دو مقتدی امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے

جب امام ایک ہی مقتدی کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو تو تیسرے شخص

89----- کے آنے پر امام آگے بڑھ جائے گا

90----- امام کا ایک آدمی اور ایک عورت کی امامت کرانے کا بیان

90----- امام کا ایک مرد اور دو عورتوں کی امامت کرانے کا بیان

امام کا ایک مرد، ایک نابالغ لڑکے اور ایک عورت کی امامت

91----- کرانے کا بیان

مقتدی کا امام کی دائیں جانب کھڑے ہو کر نماز پڑھنا جائز ہے

92----- جبکہ ان دونوں کے پیچھے صفیں (کامل) بن چکی ہوں

امام کے تکبیر کہنے سے پہلے صفیں درست اور برابر کرنے

93----- کا بیان

صفوں کو برابر کرنے کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ یہ نماز کی

93----- تکمیل کا حصہ ہے

اللہ تعالیٰ کے حضور فرشتوں کی صف بندی کی ابتداء کرتے ہوئے

94----- پہلی صفوں کو مکمل کرنے کے حکم کا بیان

صف بندی میں کندھوں اور گردنوں کو برابر رکھنے کے حکم

95----- کا بیان

95----- کی اور نقص آخری صف میں ہو تو کوئی حرج نہیں

96----- صفوں کے درمیان خالی جگہ کو پر کرنے کا بیان

96----- صفوں کو ملانے کی فضیلت کا بیان

صفوں کو ملانے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول اور فرشتوں

97----- کی بخشش کی دعا کرنے کا بیان

صفوں کو برابر نہ کرنے کے بارے میں سختی اور اللہ تعالیٰ کی طرف

۵۱..... بَابُ قِيَامِ الْإِثْنَيْنِ خَلْفَ الْإِمَامِ

۵۲..... بَابُ تَقَدُّمِ الْإِمَامِ عِنْدَ مَجِيءِ الثَّلَاثِ إِذَا

كَانَ مَعَ الْمَأْمُومِ الْوَاحِدِ

۵۳..... بَابُ إِمَامَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ وَ

الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ

۵۴..... بَابُ إِمَامَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ وَ

الْمَرْأَتَيْنِ

۵۵..... بَابُ إِمَامَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلِ وَالْعُلَامِ غَيْرِ

الْمُدْرِكِ وَالْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ

۵۶..... بَابُ إِجَازَةِ صَلَاةِ الْمَأْمُومِ عَنْ يَمِينِ

الْإِمَامِ إِذَا كَانَتْ الصُّفُوفُ خَلْفَهُمَا

۵۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ قَبْلَ تَكْبِيرِ

الْإِمَامِ

۵۸..... بَابُ فَضْلِ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ، وَالْإِخْبَارِ

بِأَنَّهَا مِنْ تِمَامِ الصَّلَاةِ

۵۹..... بَابُ الْأَمْرِ بِاتِّمَامِ الصُّفُوفِ الْأُولَى اقْتِدَاءً

بِفِعْلِ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ رَبِّهِمْ

۶۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْمُحَاذَاةِ بَيْنَ الْمَنَاقِبِ وَ

الْأَعْنَاقِ فِي الصَّفِّ .

۶۱..... بَابُ الْأَمْرِ بِأَنْ يَكُونَ النِّقْصُ وَالْخَلْلُ فِي

الصَّفِّ الْأَخِيرِ

۶۲..... بَابُ الْأَمْرِ بِسَدِّ الْفَرَجِ فِي الصُّفُوفِ

۶۳..... بَابُ فَضْلِ وَصْلِ الصُّفُوفِ

۶۴..... بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ الرَّبِّ وَمَلَا يُكْتَبُ عَلَى

وَأَصْلِ الصُّفُوفِ

۶۵..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

- 97 ----- سے بطور سزا دلوں میں اختلاف ڈالنے کا بیان
پہلی صف کی فضیلت اور اس میں جگہ لینے کے لیے جلدی کرنے
کا بیان ----- 99
99 ----- پہلی صف کے حصول کے لیے قرعہ اندازی کرنے کا بیان
پہلی صفوں کو ملانے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول اور
فرشتوں کی دعا کا بیان ----- 100
اللہ تعالیٰ کا پہلی صفوں پر رحمت نازل کرنا اور اس کے فرشتوں کا
پہلی صف والوں کے لیے دعائے مغفرت کرنا ----- 101
نبی کریم ﷺ کا پہلی اور دوسری صف والوں کے لیے دعائے
مغفرت کرنے کا بیان ----- 101
پہلی صف سے پیچھے رہنے والوں کے لیے سخت وعید کا بیان 102
مردوں اور عورتوں کی بہترین صفوں کا بیان ----- 103
مقتدی کا پہلی صف میں دائیں جانب کھڑے ہونا مستحب
ہے ----- 104
صفوں میں کھڑے ہوتے وقت کندھوں کو نرم رکھنے کی فضیلت کا
بیان ----- 105
ستونوں کے درمیان صفیں بنانے والوں کو وہاں سے ہٹانے کا
بیان ----- 106
ستونوں کے درمیان صفیں بنانا منع ہے ----- 106
مقتدی کا صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا منع ہے ----- 106
صف میں پہنچنے سے پہلے مقتدی کو رکوع کرنے اور رکوع ہی کی
حالت میں آہستہ آہستہ چل کر صف میں پہنچنے کی رخصت
کا بیان ----- 110
اس بات کا بیان کہ عقل دیمز والے افراد پہلی صف میں کھڑے

- تَحْوُفًا لِمُخَالَفَةِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ الْقُلُوبِ
..... ٦٦ بَابُ فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَالْمُبَادَرَةِ إِلَيْهِ
..... ٦٧ بَابُ ذِكْرِ الْأُسْتِهَامِ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ
..... ٦٨ بَابُ ذِكْرِ صَلَوَاتِ الرَّبِّ وَمَلَأْنِيكَتِهِ عَلَى
وَأَصْلَى الصُّفُوفِ الْأَوَّلِ
..... ٦٩ بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ الرَّبِّ عَلَى الصُّفُوفِ
الْأَوَّلِ وَمَلَأْنِيكَتِهِ
..... ٧٠ بَابُ ذِكْرِ اسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَالثَّانِي
..... ٧١ بَابُ التَّغْلِيظِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الصَّفِّ
الْأَوَّلِ
..... ٧٢ بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ صُّفُوفِ الرِّجَالِ وَخَيْرِ
صُّفُوفِ النِّسَاءِ
..... ٧٣ بَابُ اسْتِحْبَابِ قِيَامِ الْمَأْمُومِ فِي مِيمَنَةِ
الصَّفِّ
..... ٧٤ بَابُ فَضْلِ تَلْيِينِ الْمَنَاكِبِ فِي الْقِيَامِ فِي
الصُّفُوفِ
..... ٧٥ بَابُ طَرْدِ الْمُصْطَفِينَ بَيْنَ السَّوَارِي عَنهَا
..... ٧٦ بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَصْطِفَافِ بَيْنَ السَّوَارِي
..... ٧٧ بَابُ الرَّجْرِ عَنِ صَلَاةِ الْمَأْمُومِ خَلْفَ
الصَّفِّ وَحَدَّهُ
..... ٧٨ بَابُ الرُّخْصَةِ فِي رُكُوعِ الْمَأْمُومِ قَبْلَ
اتِّصَالِهِ بِالصَّفِّ، وَدَبْيِهِ رَاكِعًا حَتَّى يَتَّصَلَ
بِالصَّفِّ فِي رُكُوعِهِ
..... ٧٩ بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ أَوْلَى الْأَحْلَامِ وَالنَّهْيِ

ہونے کا زیادہ حق رکھتے ہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے انہی افراد کو اپنے قریب کھڑے ہونے کا حکم دیا تھا۔----- 110

اگر پہلی صف میں نو عمر کھڑے ہو جائیں پھر بعد میں کوئی صاحب عقل و تمیز والے آئیں تو بچوں کو ہٹا کر انہیں پچھلی صف میں کھڑا بنا جائز ہے اور اگلی صف میں وہ کھڑا ہو جسے نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہونے کا حکم دیا ہے اور عقل و تمیز سے عاری نو عمر کو پچھلی صف میں کھڑا کیا جائے۔----- 111

اہل دانش اور عقل و تمیز والے اشخاص کو صفوں کو چیر کر پہلی صف میں کھڑے ہونا جائز ہے جبکہ لوگ ان کے آنے پر صفیں بنا چکے ہوں۔----- 112

مقتدیوں کو امام کی اقتداء کرنے کے حکم اور امام کی مخالفت کرنے کی ممانعت کا بیان۔----- 113

تکبیر، رکوع اور سجدے میں مقتدی کا امام سے پہلے کرنا منع ہے۔----- 113

اس بات کا بیان کہ مقتدی تکبیر اس وقت کہے گا جب امام تکبیر کہہ کر فارغ ہو جائے گا۔----- 114

تکبیر افتتاح کے بعد اور قراءت سے پہلے امام کے خاموش رہنے کا بیان۔----- 115

اس بات کا بیان کہ کبھی آہستہ بولنے والے پر بھی ساکت و خاموش کا اطلاق ہو جاتا ہے۔----- 115

مقتدیوں کو نماز میں شریک کرنے کے لیے امام کا نمازوں کی پہلی رکعت کو لمبا کرنے کا بیان۔----- 116

امام کے پیچھے قراءت کرنے کا بیان اگرچہ امام جہری قراءت کر رہا ہو۔ جب امام جہری قراءت کر رہا ہو تو مقتدی کے لیے سورہ فاتحہ سے زائد قراءت کرنا منع ہے۔----- 117

جس نماز میں امام جہری قراءت کر رہا ہو، اس میں امام کے سورت فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہونے کے بعد مقتدی آمین

أَحَقُّ بِالصَّفِّ الْأَوَّلِ إِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِأَنْ يَلُوَّهُ

۸۰..... بَابُ إِبَاحَةِ تَأْخِيرِ الْأَحْدَاثِ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ إِنْ قَامُوا فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ حَضَرَ بَعْضُ أَوْلَى الْأَحْلَامِ وَأَنْهَى - وَلَيْقُومَ مَنْ أَمَرَ النَّبِيُّ بِأَنْ يَلِيَهُ فِي الْمُقَدَّمِ، وَيُؤَخَّرَ عَنِ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ مَنْ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْأَحْلَامِ وَالنَّهْيِ.

۸۱..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي شَقِّ أَوْلَى الْأَحْلَامِ وَالنَّهْيِ لِلصُّفُوفِ إِذَا كَانُوا قَدْ اصْطَفَوْا عِنْدَ حُضُورِهِمْ لِيَقُومُوا فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ

۸۲..... بَابُ أَمْرِ الْمَأْمُومِينَ بِالْإِقْتِدَاءِ بِالْإِمَامِ وَالنَّهْيِ عَنِ مُخَالَفَتِهِمْ إِيَّاهُ

۸۳..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ مُبَادَرَةِ الْمَأْمُومِ الْإِمَامَ بِالتَّكْبِيرِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۸۴..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْمَأْمُومَ إِنَّمَا يَكْبُرُ بَعْدَ فَرَغِ الْإِمَامِ مِنَ التَّكْبِيرِ

۸۵..... بَابُ سُكُوتِ الْإِمَامِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَبَعْدَ تَكْبِيرَةِ الْإِفْتِتَاحِ

۸۶..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ اسْمَ السَّائِكِ قَدْ يَقَعُ عَلَى النَّاطِقِ سِرًّا

۸۷..... بَابُ تَطْوِيلِ الْإِمَامِ الرَّكْعَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ لِيَتَلَحَّقَ الْمَأْمُومُونَ

۸۸..... بَابُ الْقِرَاءَةِ وَخَلْفِ الْإِمَامِ وَإِنْ جَهَرَ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ، وَالزَّجْرِ عَنْ أَنْ يَزِيدَ الْمَأْمُومُ عَلَى قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ إِذَا جَهَرَ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ

۸۹..... بَابُ تَأْمِينِ الْمَأْمُومِ عِنْدَ فَرَغِ الْإِمَامِ مِنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي يَجْهَرُ فِيهَا

کہے گا، اگرچہ امام بھولنے یا جہالت کی وجہ سے آمین نہ کہے ----- 118

جب امام آمین کہے تو مقتدی کے آمین کہنے کی فضیلت کا بیان 118

سورت فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہونے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومن کی دعا قبول ہونے کا بیان ----- 119

یہودیوں کا مومنوں سے آمین کہنے کی وجہ سے حد کرنے کا بیان ----- 120

اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو آمین کے ساتھ خاص فرمایا ہے۔ آپ سے پہلے کسی نبی کو یہ خصوصیت عطا نہیں فرمائی۔ صرف حضرت ہارون علیہ السلام کو عطا کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی تو حضرت ہارون علیہ السلام نے آمین کہی تھی۔ بشرطیکہ اس سلسلے میں مروی روایت صحیح ہو ----- 121

امام کے جہری قراءت کرنے میں سنت کا بیان۔ بہت زیادہ بلند آواز اور بالکل پست آواز کے درمیان آواز سے قراءت کرنا مستحب ہے ----- 122

نماز ظہر اور عصر میں امام کا پوشیدہ آواز سے قراءت کرنے کا بیان کبھی کبھار سری نماز میں آیت کا کچھ حصہ بلند آواز سے پڑھنا جائز ہے ----- 123

نماز مغرب میں امام کا بلند آواز سے قراءت کرنا ----- 124

نماز عشاء میں امام کا جہری قراءت کرنا ----- 124

نماز فجر میں امام کا بلند آواز سے قراءت کرنا ----- 125

یہ تفسیر کرنے والی روایت کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نماز مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت کرتے تھے۔ آپ ان کی تمام رکعات میں بلند آواز سے قراءت نہیں

الْإِمَامَ بِالْقِرَاءَةِ، وَإِنْ نَسِيَ إِمَامٌ وَجْهًا وَلَمْ يُؤْمِنْ

۹۰..... بَابُ فَضْلِ تَأْمِينِ الْمُؤْمِنِ

۹۱..... بَابُ ذِكْرِ إِجَابَةِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنِ عِنْدَ قِرَاعِ قِرَاءَةٍ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۹۲..... بَابُ ذِكْرِ حَسَدِ الْيَهُودِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى تَأْمِينِهِمْ

۹۳..... بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّأْمِينِ، فَلَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا مِنَ النَّبِيِّينَ قَبْلَهُ، خَلَا هَارُونَ حِينَ دَعَا مُوسَى فَأَمَّنَ هَارُونَ، إِنَّ نَبْتَ الْخَبْرِ

۹۴..... بَابُ السُّنَّةِ فِي جَهْرِ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَةِ، وَاسْتِحْبَابِ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ جَهْرًا بَيْنَ الْمُخَافَتَةِ وَبَيْنَ الْجَهْرِ الرَّفِيعِ

۹۵..... بَابُ ذِكْرِ مُخَافَتَةِ الْإِمَامِ الْقِرَاءَةَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَإِبَاحَةِ الْجَهْرِ بَعْضِ الْآيِ أَحْيَانًا فِيمَا يُخَافَتْ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ

۹۶..... بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

۹۷..... بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ

۹۸..... بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعَدَاةِ

۹۹..... بَابُ ذِكْرِ الْحَبْرِ الْمُفْسِّرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَجْهَرُ فِي الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ، وَالْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعِشَاءِ، لَا فِي جَمِيعِ

- کرتے تھے ----- 125
- امام کو مقتدی سے پہلے رکوع وجود کرنے کا حکم کا بیان --- 128
- مقتدی کا امام سے پہلے رکوع میں جانا منع ہے۔ اور اس بات کا بیان کہ امام مقتدی سے رکوع میں جانے میں جو سبقت کرتا ہے، مقتدی وہ سبقت امام کے سر اٹھانے کے بعد پالے گا۔ (یعنی اس کے رکوع کی مقدار امام کے رکوع کی مقدار کے برابر ہو جائے گی) --- 129
- اس وقت کا بیان جس میں مقتدی رکعت کو پانے والا شمار ہوگا، جبکہ اس کے امام نے اس سے پہلے رکوع کر لیا ہو ----- 130
- امام کا مقتدی سے پہلے رکوع سے سر اٹھانا ----- 130
- رکوع سے سر اٹھانے کے بعد مقتدی کا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے اور اسے اپنے گناہوں کی بخشش کی امید رکھنے کا بیان جبکہ اس کی حمد و ثناء فرشتوں کی حمد و ثناء کے موافق ہو جائے --- 131
- سجدہ کرتے وقت امام کا مقتدی سے پہلے سجدے میں جانا اور مقتدی کا کھڑے رہنا، اور اس وقت تک سجدے کے لیے نہ جھکنا جب تک امام سجدے میں نہ چلا جائے ----- 132
- سجدے سے امام سے پہلے سر اٹھانے پر مقتدی کے لیے سخت وعید کا بیان ----- 133
- اس بات کا بیان کہ امام کے سجدے کا جو حصہ مقتدی سے فوت ہو جائے گا مقتدی اسے امام کے سر اٹھانے کے بعد پالے گا 133
- قیام اور قعود (بیٹھنے) میں مقتدی کا امام سے بلدی کرنا منع ہے ----- 134
- جبری قراءت والی نماز میں امام دوسری رکعت میں بغیر سکتے کے قراءت شروع کرنے کا ----- 134
- امام کا ہلکی اور مکمل نماز پڑھنا ----- 135

الرُّكْعَاتِ كُلِّهَا

۱۰۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِمُبَادَرَةِ الْإِمَامِ الْمَأْمُومَ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۱۰۱..... بَابُ السَّنْهِ عَنِ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ الْمَأْمُومَ بِالرُّكُوعِ، وَالْإِخْبَارِ بِأَنَّ الْإِمَامَ مَا سَبَقَ الْمَأْمُومَ مِنَ الرُّكُوعِ، أَدْرَكَهُ الْمَأْمُومُ بَعْدَ رَفْعِ الْإِمَامِ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

۱۰۲..... بَابُ ذِكْرِ الْوَقْتِ الَّذِي يَكُونُ فِيهِ الْمَأْمُومُ مُدْرِكًا لِلرُّكْعَةِ إِذَا رَكَعَ إِمَامُهُ قَبْلَ

۱۰۳..... بَابُ رَفْعِ الْإِمَامِ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَبْلَ الْمَأْمُومِ

۱۰۴..... بَابُ الْأَمْرِ بِتَحْمِيدِ الْمَأْمُومِ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ، وَرَجَاءِ مَغْفِرَةِ ذُنُوبِهِ إِذَا وَافَقَ تَحْمِيدُهُ تَحْمِيدَ الْمَلَائِكَةِ

۱۰۵..... بَابُ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ الْمَأْمُومَ بِالسُّجُودِ، وَثُبُوتِ الْمَأْمُومِ قَائِمًا وَتَرْكِهِ اللَّانِحْنَاءَ لِلسُّجُودِ حَتَّى يَسْجُدَ إِمَامُهُ

۱۰۶..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي مُبَادَرَةِ الْمَأْمُومِ الْإِمَامَ بِرَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ السُّجُودِ

۱۰۷..... بَابُ ذِكْرِ إِدْرَاكِ الْمَأْمُومِ مَا فَاتَهُ مِنَ سُجُودِ الْإِمَامِ بَعْدَ رَفْعِ الْإِمَامِ رَأْسَهُ

۱۰۸..... بَابُ السَّنْهِ عَنِ مُبَادَرَةِ الْمَأْمُومِ الْإِمَامَ بِالْقِيَامِ وَالْقُعُودِ

۱۰۹..... بَابُ افْتِتَاحِ الْإِمَامِ الْقِرَاءَةَ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا مِنْ غَيْرِ سَكْتِ قَبْلِهَا

۱۱۰..... بَابُ تَخْفِيفِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِنْتِمَاءِ

- مقتدیوں کے متخیر ہونے اور ان کے فتنے میں مبتلا ہونے کے ڈر سے امام کا لمبی نماز پڑھانا منع ہے ----- 135
- امام کی قراءت کی اس مقدار کا بیان جو طویل شار نہیں ہوگی 136
- امام کا کمزور، عمر رسیدہ اور ضرورت مند مقتدیوں کا خیال رکھتے ہوئے نماز پڑھانے کا بیان ----- 137
- کسی مقتدی کو کوئی ضرورت پیش آنے پر امام کا قراءت مختصر کر دینے کا بیان ----- 138
- کسی مقتدی کو کوئی ضرورت پیش آنے پر امام کا مختصر نماز پڑھانا جبکہ وہ پہلے لمبی نماز پڑھانے کی نیت کر چکا ہو ----- 138
- جب امام طویل نماز پڑھائے تو مقتدی کو دنیاوی امور میں سے کوئی حاجت پیش آنے پر نماز سے نکل جانے کی رخصت ہے ----- 139
- بچھلی صفوں والوں کو اگلی صفوں والوں کی اقتدا کرنے کے حکم کا بیان ----- 140
- مقتدی کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کے حکم کا بیان جبکہ اس کا امام بھی بیٹھ کر نماز پڑھائے ----- 141
- جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی کو بھی بیٹھ کر نماز پڑھنے کے حکم کا بیان جبکہ مقتدی نے نماز کی ابتداء کھڑے ہو کر کی ہو 141
- بیٹھ کر نماز پڑھانے والے امام کے پیچھے مقتدی کا کھڑے ہو کر نماز پڑھانا منع ہے ----- 142
- ان روایات کا بیان جنہیں بعض علماء نے تاویل کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے اس حکم کی ناسخ قرار دیا ہے جس میں آپ نے مقتدی کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے، جبکہ اس کا امام بھی بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو ----- 143
- مقتدی امام کو سجدے کی حالت میں پائے تو اسے امام کی اقتداء

- ۱۱۱..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ تَطْوِيلِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ مُخَافَةَ تَنْفِيرِ الْمَأْمُومِينَ وَفُتُونِهِمْ
- ۱۱۲..... بَابُ قَدْرِ قِرَاءَةِ الْإِمَامِ الَّتِي لَا يَكُونُ تَطْوِيلًا
- ۱۱۳..... بَابُ تَقْدِيرِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ بِضَعْفَاءِ الْمَأْمُومِينَ وَكِبَارِهِمْ وَذَوِي الْحَوَائِجِ مِنْهُمْ
- ۱۱۴..... بَابُ تَخْفِيفِ الْإِمَامِ الْقِرَاءَةَ لِلْحَاجَةِ تَبْدُو لِبَعْضِ الْمَأْمُومِينَ
- ۱۱۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَخْفِيفِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ لِلْحَاجَةِ تَبْدُو لِبَعْضِ الْمَأْمُومِينَ بَعْدَ مَا قَدْ نَوَى إِطْلَاقَهَا
- ۱۱۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي خُرُوجِ الْمَأْمُومِ مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ لِلْحَاجَةِ تَبْدُو لَهُ مِنْ أُمُورِ الدُّنْيَا إِذَا طَوَّلَ الصَّلَاةَ
- ۱۱۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِاتِّسَامِ أَهْلِ الصُّفُوفِ الْأَوَاخِرِ بِأَهْلِ الصُّفُوفِ الْأُولِ
- ۱۱۸..... بَابُ أَمْرِ الْمَأْمُومِ بِالصَّلَاةِ جَالِسًا إِذَا صَلَّى إِمَامُهُ جَالِسًا
- ۱۱۹..... بَابُ أَمْرِ الْمَأْمُومِ بِالْجُلُوسِ بَعْدَ افْتِتَاحِهِ الصَّلَاةَ قَائِمًا إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَائِمًا
- ۱۲۰..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ صَلَاةِ الْمَأْمُومِ قَائِمًا خَلْفَ الْإِمَامِ قَائِمًا
- ۱۲۱..... بَابُ ذِكْرِ أَحْبَابِ تَأْوَلَهَا بَعْضُ الْعُلَمَاءِ نَاسِخَةً لِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَأْمُومِ بِالصَّلَاةِ جَالِسًا إِذَا صَلَّى إِمَامُهُ جَالِسًا
- ۱۲۲..... بَابُ إِدْرَاكِ الْمَأْمُومِ الْإِمَامَ سَاجِدًا وَ

میں سجدے کی حالت میں شامل ہونے کے حکم کا بیان اور وہ اس سجدے کو شمار نہ کرے کیونکہ سجدے کو پانے والا وہی ہوگا جو اس سے پہلے رکوع بھی پاچکا ہے (ورنہ اکیلے سجدے سے رکعت پوری نہیں ہوگی) ----- 149

ایک نماز کو دو اماموں کے ساتھ ادا کرنے کی رخصت و اجازت ہے ----- 150

امام اعظم کا بیماری کی وجہ سے اپنی رعایا میں سے کسی کو اپنا خلیفہ اور نائب مقرر کرنا تاکہ وہ لوگوں کی امامت کا فریضہ سنبھال سکے 153 بوقت ضرورت امام کا اپنی مسجد میں حاضر نہ ہونے کی بنا پر اپنا نائب مقرر کرنا ----- 154

ایسے نمازی کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان جو اکیلے نماز پڑھنے کی نیت سے نماز پڑھ رہا ہو اور اس کی نیت مقتدی کی امامت کرانا نہ ہو ----- 155

ناپاک شخص کا امامت کی نیت سے نماز شروع کرنا اور نماز شروع کرنے کے بعد اسے یاد آنا کہ وہ ناپاک ہے اس وقت اس کا کسی کو اپنا نائب نہ بنانا تاکہ مقتدی اس کی واپسی کا انتظار کریں اور وہ طہارت کے بعد انہیں امامت کرائے ----- 157

مقتدیوں کے علاوہ امام کا صرف اپنے لیے دعا کرنا درست ہے اس ضعیف حدیث کے برخلاف جو نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”جب امام مقتدیوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعا کرے تو اس نے ان کی خیانت کی ہے۔“ ----- 158

جس مسجد میں جماعت ہو چکی ہو، اس میں نماز باجماعت ادا کرنے کی رخصت کا بیان۔ ان لوگوں کے دعویٰ کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ جب مسجد میں ایک مرتبہ جماعت ہو جائے تو (بعد میں آنے والے) اکیلے اکیلے نماز پڑھیں گے ----- 159

فرض نماز پڑھنے والا مقتدی، نفل نماز پڑھانے والے امام کی

الْأَمْرِ بِالْإِقْتِدَاءِ بِهِ فِي السُّجُودِ، وَ أَنْ لَا يَتَعَدَّ بِهِ إِذْ الْمُدْرِكُ لِلْسُّجُودِ إِنَّمَا يَكُونُ بِإِذْرَاكِ الرَّكْعِ قَبْلَهَا

۱۲۳..... بَابُ إِجَازَةِ الصَّلَاةِ الْوَاحِدَةِ بِإِمَامَيْنِ

۱۲۴..... بَابُ اسْتِخْلَافِ الْأَمَامِ الْأَعْظَمِ فِي

الْمَرَضِ بَعْضِ رَعِيَّتِهِ لِيَتَوَلَّى الْإِمَامَةَ بِالنَّاسِ

۱۲۵..... بَابُ ذِكْرِ اسْتِخْلَافِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْغَيْبَةِ

عَنْ حَضْرَةِ الْمَسْجِدِ الَّذِي هُوَ إِمَامُهُ عِنْدَ الْحَاجَةِ تَبَدُّلَهُ

۱۲۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْإِقْتِدَاءِ بِالْمُصَلِّي

الَّذِي يَنْوِي الصَّلَاةَ مُنْفَرِدًا، وَلَا يَنْوِي إِمَامَةَ الْمُقْتَدِي بِهِ

۱۲۷..... بَابُ افْتِتَاحِ غَيْرِ الطَّاهِرِ الصَّلَاةَ نَائِبًا

الْإِمَامَةَ، وَ ذِكْرَهُ أَنَّهُ غَيْرُ طَاهِرٍ بَعْدَ الْإِفْتِتَاحِ، وَ تَرْكِهِ الْإِسْتِخْلَافَ عِنْدَ ذَلِكَ لِيَنْتَظِرَ الْمَأْمُومُونَ رُجُوعَهُ بَعْدَ الطَّهَارَةِ فَيَوْمُهُمْ

۱۲۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي خُصُوصِيَّةِ الْإِمَامِ

نَفْسُهُ بِالِدُّعَاءِ دُونَ الْمَأْمُومِينَ خِلَافَ الْخَبَرِ غَيْرِ الثَّابِتِ الْمَرْوِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ خَانَهُمْ إِذَا خَصَّ نَفْسَهُ بِالِدُّعَاءِ دُونَهُمْ

۱۲۹..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ جَمَاعَةً فِي

الْمَسْجِدِ الَّذِي قَدْ جُمِعَ فِيهِ ضِدُّ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ فُرَادَى إِذَا صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ جَمَاعَةً مَرَّةً

۱۳۰..... بَابُ إِسَاحَةِ ائِمَّامِ الْمُصَلِّي قَرِيضَةً

جس شخص کی کچھ نماز (امام کے ساتھ) فوت ہو جائے وہ باقی نماز میں امام کی اقتدا کرے اور امام کے فارغ ہونے پر فوت شدہ نماز کو مکمل کر لے گا۔----- 172

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس شخص کی وتر رکعات امام کے ساتھ فوت ہو جائیں اس پر سجدہ سہو کرنا لازمی نہیں ہے۔----- 172

جب امام قراءت قرآن کے دوران انک جائے یا کوئی آیت چھوڑ دے تو اسے یاد دہانی کرانے کا بیان۔----- 175

امام کا اپنے جوتے اپنی بائیں جانب رکھنا۔----- 176

جس عذر کی بنا پر نماز باجماعت ترک کرنا جائز ہے، ان ابواب کا مجموعہ۔----- 177

بیمار آدمی کے لیے نماز باجماعت ترک کرنے کی رخصت ہے۔----- 177

رات کا کھانا موجود ہونے کی صورت میں نماز باجماعت ترک کرنے کی رخصت کا بیان۔----- 178

جب آدمی پیشاب یا پاخانہ روکے ہوئے ہو تو اسے نماز باجماعت ترک کرنے کی رخصت ہے۔----- 178

ناہینا افراد کو بارشوں اور سیلابوں میں نماز باجماعت ترک کرنے کی رخصت ہے۔----- 179

سفر میں جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنا جائز ہے اور بارش اور ٹھنڈ والی رات میں گھروں میں نماز پڑھنے کے حکم کا بیان۔----- 182

دوران سفر اندھیری رات میں نماز باجماعت چھوڑنا جائز ہے۔ اگرچہ رات ٹھنڈی اور بارش والی نہ ہو۔ گزشتہ باب میں مذکور حدیث جیسی حدیث کے بیان کے ساتھ۔----- 183

سفر کے دوران نماز باجماعت ترک کرنا جائز ہے۔ گزشتہ باب میں مذکور حدیث جیسی حدیث کے ساتھ، تھوڑی اور غیر تکلیف دہ بارش میں نماز گھروں اور ٹھکانوں پر پڑھنے کا حکم۔----- 184

۱۴۰..... بَابُ الْمَسْبُوقِ بِبَعْضِ الصَّلَاةِ، وَالْأَمْرُ بِإِقْدَائِهِ بِالْإِمَامِ فِيمَا يُدْرِكُ، وَإِتْمَامِهِ مَا سَبَقَ بِهِ بَعْدَ فَرَاغِ الْإِمَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

۱۴۱..... بَابُ الْمَسْبُوقِ بِوَتْرٍ مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ، وَالْذَّلِيلُ عَلَى أَنْ لَا سَجْدَتِي السَّهْوِ عَلَيْهِ

۱۴۲..... بَابُ تَلْقِينِ الْإِمَامِ إِذَا تَعَايَا أَوْ تَرَكَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ

۱۴۳..... بَابُ وَضْعِ الْأَمَامِ نَعْلَيْهِ عَنِ يَسَارِهِ جَمَاعُ أَبْوَابِ الْعُذْرِ الَّذِي يَجُوزُ فِيهِ تَرْكُ إِيْتَانِ الْجَمَاعَةِ

۱۴۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمَرِيضِ فِي تَرْكِ إِيْتَانِ الْجَمَاعَةِ

۱۴۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ عِنْدَ حُضُورِ الْعِشَاءِ

۱۴۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ إِذَا كَانَ الْمَرْءُ حَاقِنًا

۱۴۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْعُمَيَّانِ الْجَمَاعَةِ فِي الْأَمْطَارِ وَالسِّيُولِ

۱۴۸..... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ فِي السَّفَرِ، وَالْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي الرَّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ وَالْبَارِدَةِ

۱۴۹..... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ فِي السَّفَرِ فِي اللَّيْلَةِ الْمُطْلِمَةِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ بَارِدَةً وَلَا مَطِيرَةً بِمِثْلِ اللَّفْظِ الَّذِي ذَكَرْتُ فِي الْبَابِ قَبْلُ

۱۵۰..... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ فِي السَّفَرِ، وَالْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي الرَّحَالِ فِي الْمَطَرِ الْقَلِيلِ غَيْرِ الْمُؤَذَى بِمِثْلِ اللَّفْظِ الَّذِي ذَكَرْتُ قَبْلُ

- 192 ----- تک مسجد میں آنا منع ہے
- پکا ہوا لہسن، پیاز اور گندنا نہ کھانے میں رسول اللہ ﷺ کی
- 192 ----- خصوصیت کا بیان
- اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کی لہسن و پیاز نہ
- کھانے کی خصوصیت فرشتوں سے ہم کلامی کی وجہ سے ہے 193
- بوقت ضرورت اور حاجت، لہسن اور پیاز کھانے کی رخصت
- ہے ----- 194
- دن کے وقت نفل نماز باجماعت ادا کرنے کا بیان، ان لوگوں کے
- مذہب کے برخلاف جو اسے مکروہ سمجھتے ہیں ----- 195
- رمضان المبارک کے علاوہ دنوں میں رات کے وقت نفل نماز
- باجماعت ادا کرنے کا بیان ان لوگوں کے مذہب کے برخلاف جو
- اسے مکروہ خیال کرتے ہیں ----- 196
- رمضان المبارک کے علاوہ دنوں میں وتر باجماعت ادا کرنے کا
- بیان ----- 197
- عورتوں کے نماز باجماعت ادا کرنے کے ابواب کا مجموعہ
- عورت کا فرض نمازوں میں عورتوں کو جماعت کرانا ----- 199
- عورتوں کو مساجد میں آنے کی اجازت ہے ----- 199
- عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں کی طرف جانے سے روکنا منع
- ہے ----- 200
- عورتوں کو مساجد میں سادگی کے ساتھ جانے کے حکم کا بیان 200
- عورت کے لیے خوشبو لگا کر مسجد میں آنا منع ہے۔ ----- 201
- عورت کا خوشبو لگا کر گھر سے نکلنا تاکہ اس خوشبو کو محسوس کیا
- جائے، اس بارے میں سخت وعید کا بیان اور ایسی عورت کو زانیہ کا
- نام دیئے جانے کا بیان ----- 202

- الثَّوْمُ وَالْبَصَلُ وَالْكُرَّاثُ إِلَى أَنْ يَذْهَبَ رِيحُهُ
- ۱۶۲..... بَابُ ذِكْرِ مَا خَصَّ اللَّهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ
- عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَرْكِ أَكْلِ الثَّوْمِ وَالْبَصَلِ
- وَالْكُرَّاثِ مَطْبُوحًا
- ۱۶۳..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
- عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَّ بِتَرْكِ أَكْلِهِنَّ لِمُنَاجَاةِ الْمَلَائِكَةِ
- ۱۶۴..... بَابُ الرُّحْصَةِ فِي أَكْلِهِ عِنْدَ الضَّرُورَةِ وَ
- الْحَاجَةِ إِلَيْهِ
- ۱۶۵..... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ فِي الْجَمَاعَةِ
- ضِدَّ مَذْهَبِ مَنْ كَرِهَ ذَلِكَ
- ۱۶۶..... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ فِي الْجَمَاعَةِ
- فِي غَيْرِ رَمَضَانَ ضِدَّ مَذْهَبِ مَنْ كَرِهَ ذَلِكَ
- ۱۶۷..... بَابُ الْوُثْرِ جَمَاعَةً فِي غَيْرِ رَمَضَانَ
- جُمَاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ النِّسَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ
- ۱۶۸..... بَابُ إِمَامَةِ الْمَرْأَةِ النِّسَاءِ فِي الْفَرِيضَةِ
- ۱۶۹..... بَابُ الْإِذْنِ لِلنِّسَاءِ فِي إِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ
- ۱۷۰..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ مَنَعِ النِّسَاءِ الْخُرُوجَ إِلَى
- الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ
- ۱۷۱..... بَابُ الْأَمْرِ بِخُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى
- الْمَسَاجِدِ تَفْلَاتٍ
- ۱۷۲..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ شُهُودِ الْمَرْأَةِ الْمَسْجِدِ
- مُتَعَطِّرَةً
- ۱۷۳..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَعَطُّرِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ
- الْخُرُوجِ لِيُوجَدَ رِيحُهَا وَتَسْمِيَةِ فَاعِلِهَا زَانِيَةً

خوشبو لگا کر مسجد جانے والی عورت پر غسل کرنا واجب ہے اور اگر وہ غسل کرنے سے پہلے نماز پڑھتی ہے تو وہ قبول نہیں ہوگی 203

عورت کی مسجد میں نماز سے اس کی اپنے گھر میں نماز بہتر ہے اگر اس سلسلے میں مروی حدیث ثابت ہو ----- 204

عورت کا اپنے کمرے میں نماز پڑھنا اپنے حجرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اگر قتادہ نے یہ روایت مورق سے سنی ہو - 206

عورت کی اپنے حجرے میں ادا کی گئی نماز اس کے گھر (صحن) میں ادا کی گئی نماز سے بہتر ہے ----- 207

عورت کا اپنے کمرے کی بجائے اپنی چھوٹی کوٹھری میں نماز ادا کرنا زیادہ بہتر اور پسندیدہ ہے ----- 208

عورت کا اپنے گھر میں سخت اندھیری جگہ پر نماز پڑھنا زیادہ پسندیدہ ہے ----- 208

عورتوں کی پچھلی صفوں کی اگلی صفوں پر فضیلت اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب عورتوں کی صفیں مردوں کی صفوں سے دور ہوں گی تو وہ افضل و بہتر ہوگا ----- 209

عورتوں کو اپنی ننگی نیچی رکھنے کا حکم ہے جبکہ وہ مردوں کے ساتھ نماز باجماعت ادا کر رہی ہوں اور انہیں مردوں کے ستر پر نظر پڑنے کا ڈر ہو جبکہ مردان کے آگے (اگلی صف میں) سجدہ کر رہے ہوں گے ----- 210

عورتیں جب مردوں کے ساتھ نماز (باجماعت) ادا کر رہی ہوں تو مردوں کے سیدھے بیٹھ جانے سے پہلے انہیں اپنے سر سجدے سے اٹھانا منع ہے جبکہ مردوں کے تہ بند تک اور چھوٹے ہوں اور یہ خدشہ ہو کہ عورتوں کی نظر ان کے ستر پر پڑے گی ----- 210

مقتدی کے پچھلی صف میں کھڑے ہونے پر سخت وعید کا بیان جبکہ

۱۷۴..... بَابُ إِجْبَابِ الْغُسْلِ عَلَى الْمُتَطَيِّبَةِ
لِلْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَ نَفْيِ قُبُولِ صَلَاتِهَا إِنْ
صَلَّتْ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ

۱۷۵..... بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا عَلَى
صَلَاتِهَا فِي الْمَسْجِدِ، إِنْ ثَبِتَ الْخَبَرُ

۱۷۶..... بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا عَلَى
صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا، إِنْ كَانَ قِتَادَةُ سَمِعَ هَذَا
الْخَبَرَ مِنْ مُورِقٍ

۱۷۷..... بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِي حُجْرَتِهَا
عَلَى صَلَاتِهَا فِي دَارِهَا

۱۷۸..... بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِي مَخْدَعِهَا
عَلَى صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا

۱۷۹..... بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِي أَشَدِّ مَكَانٍ
مِنْ بَيْتِهَا ظُلْمَةً

۱۸۰..... بَابُ فَضْلِ صُفُوفِ النِّسَاءِ الْمُؤَخَّرَةِ
عَلَى الصُّفُوفِ الْمُقَدَّمَةِ، وَ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ
صُفُوفَهُنَّ إِذَا كَانَتْ مُتْبَاعَةً عَنْ صُفُوفِ الرِّجَالِ
كَانَتْ أَفْضَلَ

۱۸۱..... بَابُ أَمْرِ النِّسَاءِ بِخَفْضِ أَبْصَارِهِنَّ إِذَا
صَلَّيْنَ مَعَ الرِّجَالِ إِذَا خَفِنَ رُؤْيَا عَوْرَاتِ الرِّجَالِ
إِذَا سَجَدَ الرِّجَالُ أَمَامَهُنَّ

۱۸۲..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ رَفْعِ النِّسَاءِ رُؤُوسَهُنَّ
مِنَ السُّجُودِ، إِذَا صَلَّيْنَ مَعَ الرِّجَالِ قَبْلَ اسْتِوَاءِ
الرِّجَالِ جُلُوسًا، إِذَا صَافَتْ أَرْؤُهُمْ، فَخِيفَ أَنْ
يَرَى النِّسَاءَ عَوْرَاتِهِمْ

۱۸۳..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي قِيَامِ الْمَأْمُومِ فِي

مردوں کے پیچھے عورتیں نماز پڑھ رہی ہوں اور مقتدی کا ارادہ انہیں یا کسی عورت کو دیکھنا ہو اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب مقتدی اپنے پیچھے کھڑی عورتوں میں سے کسی کو دیکھ لے تو اس کا یہ فعل اس کی نماز کو فاسد نہیں کرتا ----- 211

اس بات کی دلیل کا بیان کہ عورتوں کو مساجد میں جانے سے روکنے کی ممانعت اس وقت ہے جب ان کے مساجد کی طرف جانے میں فساد کا ڈر نہ ہو ----- 212

بنی اسرائیل کی عورتوں کے کچھ فتنوں کا بیان جن کی وجہ سے انہیں مساجد میں آنے سے روک دیا گیا تھا ----- 213

غلام شخص کا آزاد لوگوں کو امامت کرانا درست ہے جبکہ غلام آزاد لوگوں سے زیادہ بڑا قاری اور عالم دین ہو ----- 214

سفر میں نماز باجماعت کا بیان ----- 215

نماز کا وقت گزرنے کے بعد سے باجماعت ادا کرنے کا بیان 216

سفر میں دو نمازوں کو جمع کر کے باجماعت ادا کرنا ----- 217

فرض اور نفل نماز کے درمیان بات چیت یا جگہ تبدیل کر کے فرق کرنے کے حکم کا بیان ----- 217

امام کے نماز ختم کرنے پر ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ اور ذکر الہی بلند آواز سے کرنے کا بیان ----- 218

نمازی جب اپنی دائیں طرف سلام پھیرے تو اس کی نیت دائیں طرف والے (نمازیوں) کو سلام کرنے کی ہو اور جب اپنی بائیں طرف سلام پھیرے تو اس کی نیت اپنے بائیں جانب والوں کو سلام کرنے کی ہو ----- 219

امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقتدی کو نماز سے سلام پھیرنا چاہیے ----- 220

جب نماز کے اختتام پر امام سلام پھیرے گا تو مقتدی کو امام کے سلام کا جواب دینا چاہیے ----- 221

الصَّفِّ الْمُوَخَّرِ إِذَا كَانَ خَلْفَهُ نِسَاءً، إِذَا أَرَادَ النَّظَرَ، لِئِنَّهُنَّ أَوْ إِلَى بَعْضِهِنَّ، وَ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْمُصَلِّيَ إِذَا نَظَرَ إِلَى خَلْفِهِ مِنَ النِّسَاءِ لَمْ يُفْسِدْ ذَلِكَ الْفِعْلُ صَلَاتَهُ

۱۸۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ عَنِ مَنَعَ النِّسَاءِ الْمَسَاجِدِ كَانَ إِذَا كُنَّ لَا يُخَافُ فِسَادَهُنَّ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسَاجِدِ وَ طَنْ لَا يَبْقَيْنِ

۱۸۵..... بَابُ ذِكْرِ بَعْضِ أَحْدَاثِ نِسَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ مَنَعْنَا الْمَسَاجِدَ

۱۸۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي إِمَامِيَةِ الْمَمَالِكِ الْأَحْرَارِ إِذَا كَانَ الْمَمَالِكُ أَقْرَأَ مِنَ الْأَحْرَارِ

۱۸۷..... بَابُ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً فِي الْأَسْفَارِ

۱۸۸..... بَابُ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا

۱۸۹..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي السَّفَرِ

۱۹۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْفَضْلِ بَيْنَ الْفَرِيضَةِ وَ التَّلَوُّعِ بِالنِّكَلَامِ أَوْ الْخُرُوجِ

۱۹۱..... بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّكْبِيرِ وَ الدُّكْرِ عِنْدَ قَضَاءِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ

۱۹۲..... بَابُ نِيَّةِ الْمُصَلِّيِّ بِالسَّلَامِ مَنْ عَنِ يَمِينِهِ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ، وَ مَنْ عَنِ شِمَالِهِ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَسَارِهِ

۱۹۳..... بَابُ سَلَامِ الْمَأْمُومِ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ سَلَامِ الْإِمَامِ

۱۹۴..... بَابُ رَدِّ الْمَأْمُومِ عَلَى الْإِمَامِ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ عِنْدَ انْقِضَاءِ الصَّلَاةِ

جب امام اپنی دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرے گا تو اسی طرف اپنے چہرے کے ساتھ متوجہ ہوگا اور اس میں اس بات کی دلیل بھی ہے کہ جب امام اپنی دائیں جانب سلام پھیرے گا (تو اپنی دائیں جانب والے مقتدیوں کو سلام کہے گا) اور جب بائیں جانب سلام پھیرے گا تو اپنی بائیں جانب والے مقتدیوں کو سلام کہے گا۔----- 223

امام کا ایسی نماز کے بعد اٹھ جانا جس کے بعد نفل نماز نہیں ہوتی 224

امام کو اختیار ہے کہ وہ نماز سے فارغ ہو کر دائیں طرف یا بائیں طرف پھیرے۔----- 224

سلام پھیرنے کے بعد امام کا لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھنا جائز ہے جبکہ اس کے سامنے کوئی ایسا شخص نہ ہو جس کی کچھ نماز امام کے ساتھ فوت ہوگئی ہو۔ لہذا جب وہ کھڑے ہو کر اپنی نماز مکمل کرے گا تو وہ امام کے سامنے ہوگا۔----- 225

امام سے پہلے سلام پھیرنا منع ہے۔----- 225

امام کا ایسی نماز سے فارغ ہونے کے بعد انتظار کیے بغیر اٹھ کر چلے جانا جس نماز کے بعد نفل نماز پڑھی جاتی ہے جبکہ امام کے پیچھے عورتیں نہ ہوں۔----- 226

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ اس وقت سلام پھیرتے ہی اٹھ جاتے تھے جب آپ ﷺ کے پیچھے عورتیں نہیں ہوتی تھیں۔ امام کا اس وقت بیٹھے رہنا مستحب ہے جب اس کے پیچھے عورتیں ہوں تاکہ وہ مردوں کے ملنے سے پہلے واپس لوٹ جائیں۔----- 227

سلام پھیرنے کے بعد امام کا کچھ دیر بیٹھے رہنا تاکہ عورتیں مردوں سے پہلے واپس چلی جائیں اور امام کا سلام پھیرنے کے بعد دیر تک نہ بیٹھنے کا بیان۔----- 228

۱۹۵..... بَابُ إِقْبَالِ الْإِمَامِ بِوَجْهِهِ يُمْنَةً إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ، وَ يُسْرَةً إِذَا سَلَّمَ عَنْ شِمَالِهِ، وَ فِيهِ دَلِيلٌ أَيْضاً أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ، وَ الْمَأْمُومِينَ الَّذِينَ عَنْ يَسَارِهِ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَسَارِهِ

۱۹۶..... بَابُ انْحِرَافِ الْإِمَامِ مِنَ الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يَتَطَوَّعُ بَعْدَهَا

۱۹۷..... بَابُ تَخْيِيرِ الْإِمَامِ فِي الْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ أَنْ يَنْصَرِفَ يُمْنَةً أَوْ يَنْصَرِفَ يُسْرَةً

۱۹۸..... بَابُ إِسَاحَةِ اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ بِوَجْهِهِ بَعْدَ السَّلَامِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مُقَابِلَهُ مَنْ قَدْ فَاتَهُ بَعْضُ صَلَاةِ الْإِمَامِ فَيَكُونُ مُقَابِلَ الْإِمَامِ إِذَا قَامَ يَقْضِي

۱۹۹..... بَابُ الرَّجْعِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ بِالْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

۲۰۰..... بَابُ نُهُوضِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْفَرَاعِ مِنَ الصَّلَاةِ الَّتِي يَتَطَوَّعُ بَعْدَهَا سَاعَةً يُسَلِّمُ مِنْ غَيْرِ لَبِثٍ، إِذَا لَمْ يَكُنْ خَلْفَهُ نِسَاءٌ

۲۰۱..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَقُومُ سَاعَةً يُسَلِّمُ إِذَا كَانَ خَلْفَهُ نِسَاءٌ، وَ اسْتِحْبَابِ ثُبُوتِ الْإِمَامِ جَالِساً إِذَا كَانَ خَلْفَهُ نِسَاءٌ لِيَرْجِعَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يَلْحَقَهُمُ الرِّجَالُ

۲۰۲..... بَابُ تَخْفِيفِ ثُبُوتِ الْإِمَامِ بَعْدَ السَّلَامِ لِيَنْصَرِفَ النِّسَاءُ قَبْلَ الرِّجَالِ، وَ تَرْكِ تَطَوُّيهِ الْجُلُوسَ بَعْدَ السَّلَامِ

مسند کے اختصار سے مختصر کتاب الجمعۃ کا بیان اسی شرط کے مطابق جو ہم نے کتاب کے شروع میں بیان کی ہے ----- 229

جمعہ کی فرضیت کا ذکر ----- 229

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ بچوں کے سوا بالغ افراد پر فرض ہے۔ اور یہ مسئلہ اس جنس سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ یہ ان معطل روایات میں سے ہے جن پر قیاس کرنا جائز ہے، میں نے اسے حدیث کے بعد بیان کر دیا ہے ----- 231

عورتوں سے جمعہ کی فرضیت ساقط ہونے کا بیان ----- 233

مدینہ نبوی ﷺ میں ادا کیے گئے پہلے جمعہ کا بیان اور جمعہ ادا کرنے والوں کی تعداد کا تذکرہ ----- 235

مدینہ منورہ میں پڑھے گئے جمعہ کے بعد پڑھے جانے والے جمعہ اور اس کے مقام کا بیان ----- 236

امت محمدیہ ﷺ جو لوگوں کی ہدایت کے لیے نکالی گئی ہے اس پر اللہ تعالیٰ کے عظیم احسان کا بیان ----- 237

جمعۃ المبارک کی فضیلت کے ابواب کا مجموعہ ----- 239

جمعہ کے دن کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ جمعہ تمام دنوں سے افضل و اعلیٰ دن ہے۔ اس دن جنوں اور انسانوں کے سوا تمام مخلوقات خوف زدہ اور ڈرتی ہیں اس سلسلے میں ایک مختصر غیر مفصل روایت کا بیان ----- 239

اس مختصر روایت کی تفصیل بیان کرنے والی روایت کا ذکر جسے میں نے گزشتہ باب میں بیان کیا ہے اور اس دلیل کا بیان کہ جمعہ کے دن مخلوقات کے ڈرنے کی وجہ ان کا یہ خوف ہے کہ اس دن قیامت قائم نہ ہو جائے کیونکہ قیامت جمعہ کے دن قائم ہوگی ----- 240

جب قیامت کے دن لوگ اٹھائے جائیں گے تو جمعہ اور جمعہ ادا

كِتَابُ الْجُمُعَةِ الْمُخْتَصَرُ
مِنَ الْمُخْتَصَرِ مِنَ الْمُسْنَدِ
عَلَى الشَّرْطِ الَّذِي ذَكَرْنَا فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ

۱..... بَابُ ذِكْرِ فَرَضِ الْجُمُعَةِ

۲..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ فَرَضَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْبَالِغِينَ دُونَ الْأَطْفَالِ . وَ هَذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي نَقُولُ: إِنَّهُ مِنَ الْأَخْبَارِ الْمُعَلَّلَةِ الَّتِي يَجُوزُ الْقِيَاسُ عَلَيْهِ ، قَدْ بَيَّنَّتْهُ فِي عَقِبِ الْخَبَرِ

۳..... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ فَرَضِ الْجُمُعَةِ عَنِ النِّسَاءِ

۴..... بَابُ ذِكْرِ أَوَّلِ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بِمَدِينَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ذِكْرِ عَدَدِ مَنْ جَمَعَ بِهَا أَوَّلًا

۵..... بَابُ ذِكْرِ الْجُمُعَةِ الَّتِي جُمِعَتْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ الَّتِي جُمِعَتْ بِالْمَدِينَةِ وَ ذِكْرِ الْمَوْضِعِ الَّذِي جُمِعَ بِهِ

۶..... بَابُ ذِكْرِ مَنْ لَلَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ﷺ (خَيْرِ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ)

جَمَاعُ أَبْوَابِ فَضْلِ الْجُمُعَةِ

۷..... بَابُ فِي ذِكْرِ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَأَنَّهَا أَفْضَلُ الْأَيَّامِ وَ فَرْعُ الْخَلْقِ غَيْرِ الثَّقَلَيْنِ الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصِّصٍ

۸..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّصِ لِلْفِطْطَةِ

الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا ، وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْعِلَّةَ الَّتِي تَفْرَعُ الْخَلْقُ لَهَا مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ هِيَ خَوْفُهُمْ مِنْ قِيَامِ السَّاعَةِ فِيهَا إِذِ السَّاعَةُ تَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۹..... بَابُ صِفَةِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ أَهْلِهَا إِذَا بَعَثُوا

- 251 ----- اسے بھلا دینے کا بیان
- 253 ----- غسل جمعہ کے ابواب کا مجموعہ
- 253 ----- جمعہ کے لیے غسل کے واجب ہونے کا بیان
- اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ”واجب ہے“ سے آپ کی مراد یہ نہیں کہ یہ ایک ایسا واجب ہے جس کے علاوہ کوئی چیز کفایت نہیں کرے گی، اس روایت میں بھی اختصار ہے۔ میں عنقریب اسے بیان کروں گا۔ ان شاء اللہ 254
- 257 ----- گزشتہ جمل روایت کی مفسر روایت کا بیان
- خطبہ جمعہ کے دوران خطیب کا جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم دینے کا بیان 258 -----
- عورتوں کو جمعہ میں حاضر ہونے کے لیے غسل کرنے کے حکم کا بیان 259 -----
- جمعہ کے دن غسل کرنے کے حکم کی ابتداء کی علت و سبب کا بیان 260 -----
- اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ کے دن کا غسل فضیلت کا باعث ہے فرض نہیں ہے 262 -----
- جمعہ کے دن غسل کی فضیلت کا بیان جبکہ غسل کرنے والے جمعہ کے لیے بہت پہلے آئے، امام کے قریب بیٹھے، خاموش رہے اور فضول کام نہ کرے 263 -----
- جمعہ کے دن غسل کرنے کے بعض فضائل کا بیان 264 -----
- جمعہ کے لیے خوشبو لگانے، مسواک کرنے اور (اچھا) لباس پہننے کے ابواب کا مجموعہ 266 -----
- جمعہ کے دن خوشبو لگانے کے حکم کا بیان۔ کیونکہ خوشبو لگانا مسلمان کے واجبی حقوق میں سے ہے، بشرطیکہ اس کے پاس خوشبو موجود ہو 266 -----

- السَّاعَةَ بَعْدَ عِلْمِهِ بِهَاهَا
جَمَاعُ أَبْوَابِ الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ
- ٢١..... بَابُ إِجَابِ الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ
- ٢٢..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: وَاجِبٌ أَيْ وَاجِبٌ عَلَى الْبُطْلَانِ لَا وَجُوبٌ فَرَضٌ لَا يُجْزَى عَنْ غَيْرِهِ، عَلَى أَنَّ فِي الْخَبَرِ أَيْضاً اخْتِصَارُ كَلَامٍ سَأَيْتُهُ بَعْدَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى
- ٢٣..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُسَيَّرِ
- ٢٤..... بَابُ أَمْرِ الْخَاطِبِ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ
- ٢٥..... بَابُ أَمْرِ النِّسَاءِ بِالْغُسْلِ لَشَهْرِ الْجُمُعَةِ
- ٢٦..... بَابُ ذِكْرِ عِلَّةِ ابْتِدَاءِ الْأَمْرِ بِالْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ
- ٢٧..... بَابُ ذِكْرِ دَلِيلِ أَنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَضِيلَةٌ لَا فَرِيضَةٌ
- ٢٨..... بَابُ ذِكْرِ فَضِيلَةِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا ابْتَكَّرَ الْمُغْتَسِلُ إِلَى الْجُمُعَةِ فَذَنَا وَانصَتَ وَلَمْ يَلْغُ
- ٢٩..... بَابُ ذِكْرِ بَعْضِ فَضَائِلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
- جَمَاعُ أَبْوَابِ الطِّيبِ وَالتَّسْوِكِ
وَاللُّبْسِ لِلْجُمُعَةِ
- ٣٠..... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّطْيِبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ مَنَ الْحَقُوقِ عَلَى الْمُسْلِمِ التَّطْيِبُ إِذَا كَانَ وَاجِدًا لَهُ

جمعہ کے دن غسل کرنے کے بعد آدمی کا اپنا عمدہ لباس پہننے، خوشبو لگانے اور مسواک کرنے کی فضیلت کا بیان ----- 266

جمعہ کے دن تیل لگانے، خوشبو اور تیل دونوں استعمال کرنے کی فضیلت کا بیان ----- 268

جمعہ کے دن کام کاج کے کپڑوں کے علاوہ عمدہ لباس پہننا مستحب ہے ----- 269

جمعہ کے لیے جبہ پہننا مستحب ہے، بشرطیکہ حاج بن ارطاة نے یہ روایت ابو جعفر محمد بن علی سے سنی ہو ----- 269

جمعہ کے لیے جلدی اور پیدل چل کر جانے کے ابواب کا مجموعہ ----- 270

جمعہ کے دن غسل کر کے صبح سویرے مسجد جانے اور امام کے قریب بیٹھنے، غور سے خطبہ سننے اور خاموش رہنے کی فضیلت کا بیان 270

جمعہ کے لیے جلدی جانے والوں کی فضیلت کی مثال قربانی کرنے والوں کے ساتھ دی گئی ہے اور اس بات کی دلیل کہ جمعہ کے لیے جلدی جانے والا دیر سے جانے والے سے افضل ہے --- 271

جمعہ کے دن جمعہ کے لیے جلدی آنے والوں کے نام حسب مراتب لکھنے کے لیے فرشتوں کے مسجد کے دروازوں پر بیٹھنے کا بیان۔ اور خطبہ جمعہ سننے کے لیے ان کے اپنے رجسٹروں کو بند کر دینے کے وقت کا بیان ----- 271

جمعہ کے دن جمعہ کے لیے جلدی آنے والوں کے نام لکھنے کے لیے مسجد کے ہر دروازے پر مقرر فرشتوں کی تعداد کا بیان 272

فرشتوں کا رجسٹر بند کرنے کے بعد جمعہ سے پیچھے رہ جانے والوں کے لیے دعا کرنے کا بیان ----- 274

جمعہ کے لیے جاتے وقت سواری پر سوار نہ ہونے اور پیدل چل کر

۳۱..... بَابُ فَضِيلَةِ التَّطْيِبِ وَ التَّسْوِكِ وَ لُبْسِ أَحْسَنَ مَا يَجِدُ الْمَرْءُ مِنَ الثِّيَابِ بَعْدَ الْإِغْتِسَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۳۲..... بَابُ فَضِيلَةِ الْإِذْهَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ التَّجْمِيعِ بَيْنَ الْإِذْهَانِ وَ بَيْنَ التَّطْيِبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۳۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ اتِّخَاذِ الْمَرْءِ فِي الْجُمُعَةِ ثِيَابًا سَوِيًّا تُوْبَى الْجِهَنَّةَ

۳۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ الْجُبَّةِ فِي الْجُمُعَةِ إِنْ كَانَ الْحَجَّاجُ بِنَ ارطَاةَ سَمِعَ هَذَا الْخَبْرَ مِنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ

جَمَاعُ أَبْوَابِ التَّهْجِيرِ

إِلَى الْجُمُعَةِ وَ الْمَشْيِ إِلَيْهَا

۳۵..... بَابُ فَضْلِ التَّكْبِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ مُغْتَسِلًا وَ الدُّنْوِ مِنَ الْإِمَامِ وَ الْإِسْتِمَاعِ وَ الْإِنْصَاتِ

۳۶..... بَابُ تَمْثِيلِ الْمُهْجِرِينَ إِلَى الْجُمُعَةِ فِي الْفَضْلِ بِالْمُهْدِينَ وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ سَبَقَ بِالتَّهْجِيرِ كَانَ أَفْضَلَ مِنْ أَبْطَاءِهِ

۳۷..... بَابُ ذِكْرِ جُلُوسِ الْمَلَائِكَةِ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِكُتْبَةِ الْمُهْجِرِينَ إِلَيْهَا عَلَى مَنَازِلِهِمْ، وَ وَقْتُ طَيْبِهِمْ لِلصُّحُفِ لِاسْتِمَاعِ الْخُطْبَةِ

۳۸..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ مَنْ يَقْعُدُ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنَ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لِكُتْبَةِ الْمُهْجِرِينَ إِلَيْهَا

۳۹..... بَابُ ذِكْرِ دَعَاءِ الْمَلَائِكَةِ لِلْمُتَخَلِّفِينَ عَنِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ طَيْبِهِمْ الصُّحُفَ

۴۰..... بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَ تَرْكِ

جانے کی فضیلت کا بیان چھوٹے قدموں کے ساتھ چلنا مستحب ہے تاکہ (مسجد تک) قدم زیادہ ہو جائیں تاکہ اجر و ثواب بھی

زیادہ ہو جائے ----- 274

جمعہ کے لیے سکون و الطمینان کے ساتھ جانے کا حکم اور دوڑتے

ہوئے جانے کی ممانعت کا بیان ----- 275

اذان، خطبہ جمعہ، اور اس دوران مقتدیوں کا بغور خطبہ سننا اور خاموش رہنا اور ان افعال کے ابواب کا مجموعہ جو ان کے لیے جائز ہیں اور جو منع ہیں ----- 277

اس اذان کا بیان جو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں موجود تھی۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ جب وہ اذان دے دی جائے تو جمعہ کے لیے جلدی کی جائے اور اس وقت کا بیان جب یہ اذان دی جاتی تھی اور اس شخص کا ذکر جس نے امام کے تشریف لانے سے پہلے پہلی اذان دینی شروع کی تھی -- 277

امام کے تشریف لانے کے بعد اور خطبہ شروع ہونے سے پہلے مقتدی کے خاموش ہونے کی فضیلت کا بیان ----- 279

نبی کریم ﷺ کے منبر بنانے سے پہلے خطبہ کے لیے کھڑے ہونے کی جگہ کا بیان ----- 281

اس علت کا بیان جس کی وجہ سے تارونا شروع ہو گیا تھا جبکہ نبی کریم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے منبر کی بناوٹ، میزھیوں کی تعداد اور جب زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا جائے تو کسی چیز کا سہارا لینے کا بیان ----- 282

نبی کریم ﷺ کی اقتدا کرتے ہوئے خطبہ دیتے وقت کمان یا لٹھی کا سہارا لینا مستحب ہے ----- 284

اس نکلڑی کا بیان جس سے رسول اللہ ﷺ کا منبر بنایا گیا

الرُّكُوبِ وَ اسْتِجَابِ مُقَابَرَةِ الحُطَا لِتَكْتُرَ الحُطَا
فَيَكْتُرُ الأَجْرُ

۴۱..... بَابُ الأَمْرِ بِالسَّكِينَةِ فِي المَشْيِ إِلَى
الجُمُعَةِ وَ النَّهْيِ عَنِ السَّعْيِ إِلَيْهَا

جُمَاعُ أَبْوَابِ الأَذَانِ وَ الحُطْبَةِ فِي الجُمُعَةِ
وَ مَا يَجِبُ عَلَيِ المَأْمُومِينَ فِي ذَلِكِ
الْوَقْتِ مِنَ الإِسْتِمَاعِ لِلحُطْبَةِ وَ الإِنْصَاتِ
لَهَا، وَ مَا أُبِيحَ لَهُمْ مِنَ الأَفْعَالِ وَ مَا نَهِيَ عَنْهُ

۴۲..... بَابُ ذِكْرِ الأَذَانِ الَّذِي كَانَ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أَمَرَ اللّٰهُ
جَلَّ وَ عَلَا بِالسَّعْيِ إِلَى الجُمُعَةِ إِذَا نُودِيَ بِهِ، وَ
الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يُأَدَى بِهِ، وَ ذِكْرِ مَنْ أَحَدَثَ
الْبِدَاءَ الأَوَّلَ قَبْلَ خُرُوجِ الإِمَامِ

۴۳..... بَابُ فَضْلِ إِنْصَاتِ المَأْمُومِ عِنْدَ خُرُوجِ
الإِمَامِ قَبْلَ الإِبْتِدَاءِ فِي الحُطْبَةِ

۴۴..... بَابُ ذِكْرِ أَنَّ مَوْضِعَ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الحُطْبَةِ

۴۵..... بَابُ ذِكْرِ العِلَّةِ الَّتِي لَهَا حَنْ الجِدْعُ عِنْدَ
قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى المِنْبَرِ . وَ
صِفَةِ مَنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ عَدَدِ
دَرَجَتِهِ، وَ البِاسْتِنَادِ إِلَى شَيْءٍ إِذَا حُطِبَ عَلَى
الأَرْضِ

۴۶..... بَابُ اسْتِجَابِ الإِعْتِمَادِ فِي الحُطْبَةِ عَلَى
النَّفْسِ أَوْ العَصَا اسْتِنَانًا بِالنَّبِيِّ ﷺ

۴۷..... بَابُ ذِكْرِ العُودِ الَّذِي مِنْهُ تُتَّخَذُ مَنْبَرُ

خطبہ جمعہ میں بارش کی دعا کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانے کی
 کیفیت کا بیان ----- 293
 خطبہ جمعہ میں منبر پر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنے اور بارش کی
 دعا کے سوا منبر پر دونوں ہاتھ بلند کرنے کی کراہت کا بیان 294
 خطبہ کے دوران انکسرت شہادت سے اشارہ کرتے وقت اسے
 حرکت دینے کا بیان ----- 295
 خطبہ کے دوران آیت سجدہ تلاوت کرنے پر سجدہ کرنے کے لیے
 منبر سے اترنے کا بیان، اگر یہ حدیث صحیح ہو ----- 295
 جمعہ کے دن خطبہ کے دوران منبر پر امام سے سوال کیا جائے تو
 اسے علمی جواب دینے کی رخصت ہے۔ ان علماء کے موقف کے
 برخلاف جو کہتے ہیں کہ خطبہ نماز کی طرح ہے اور اس میں ایسی
 کلام کرنا جائز نہیں جو کلام نماز میں جائز نہیں ----- 296
 لوگوں کو جن باتوں کا علم نہ ہو، امام کو خطبہ کے دوران بغیر سوال
 پوچھے بھی ان باتوں کی تعلیم دینے کی رخصت ہے ----- 298
 سفر سے واپس آنے والا جب مسجد میں داخل ہو تو امام کے لیے
 خطبہ کے دوران اسے سلام کرنے کی رخصت ہے ----- 298
 اگر امام جمعہ کے دن کے خطبہ کے دوران فقر و فاقہ اور حاجت
 مندی دیکھے تو وہ لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم دے سکتا ہے۔ 299
 سوال کرنے والے کو تعلیم دینے کے لیے امام کو خطبہ منقطع کرنے
 کی رخصت ہے ----- 301
 کسی ضرورت کے پیش آنے پر امام کا خطبہ منقطع کر کے منبر سے
 نیچے اترنے کا بیان ----- 301
 خطبہ کے لیے خاموش رہنے اور غور سے سننے کی فضیلت -- 302
 جمعہ کے دن امام کے خطبہ دیتے وقت گفتگو کرنا منع ہے -- 303
 جمعہ والے دن امام خطبہ دے رہا ہو تو لوگوں کو کلام کر کے خاموش

۵۶..... بَابُ صِفَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْأَسْتِسْقَاءِ فِي
 خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ
 ۵۷..... بَابُ الْإِشَارَةِ بِالسَّبَابَةِ عَلَى الْمُنْبَرِ فِي
 خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ وَكِرَاهَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمُنْبَرِ
 فِي غَيْرِ الْأَسْتِسْقَاءِ
 ۵۸..... بَابُ تَحْرِيكِ السَّبَابَةِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِهَا فِي
 الْخُطْبَةِ
 ۵۹..... بَابُ النَّزُولِ عَنِ الْمُنْبَرِ لِلْسُّجُودِ عِنْدَ قِرَاءَةِ
 السَّجْدَةِ فِي الْخُطْبَةِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ
 ۶۰..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْعِلْمِ إِذَا سُئِلَ الْإِمَامُ
 وَقَفَتْ خُطْبَتُهُ عَلَى الْمُنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ضِدَّ
 مَذْهَبٍ مَنْ تَوَهَّمُ أَنَّ الْخُطْبَةَ صَلَاةٌ وَلَا يَجُوزُ
 الْكَلَامُ فِيهَا بِمَا لَا يَجُوزُ فِي الصَّلَاةِ
 ۶۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَعْلِيمِ الْإِمَامِ النَّاسَ مَا
 يَجْهَلُونَ فِي الْخُطْبَةِ مِنْ غَيْرِ سُؤْلِ يَسْأَلُ الْأَمَامُ
 ۶۲..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي سَلَامِ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ
 عَلَى الْقَادِمِ مِنَ السَّفَرِ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ
 ۶۳..... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ النَّاسَ فِي خُطْبَةِ يَوْمِ
 الْجُمُعَةِ بِالصَّدَقَةِ، إِذَا رَأَى حَاجَةً وَقَفَرَ
 ۶۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي قَطْعِ الْإِمَامِ الْخُطْبَةَ
 لِتَعْلِيمِ السَّائِلِ الْعِلْمَ
 ۶۵..... بَابُ نَزُولِ الْإِمَامِ عَنِ الْمُنْبَرِ وَقَطْعِهِ
 الْخُطْبَةَ لِلْحَاجَةِ تَبْدُؤُهُ
 ۶۶..... بَابُ فَضْلِ الْإِنْصَاتِ وَالِاسْتِمَاعِ لِلْخُطْبَةِ
 ۶۷..... بَابُ الرَّجْرِ عَنِ الْكَلَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِنْدَ
 خُطْبَةِ الْإِمَامِ
 ۶۸..... بَابُ الرَّجْرِ عَنِ الْإِنْصَاتِ النَّاسِ بِالْكَلامِ

سے کھینا منع ہے اور اس بات کی اطلاع کا بیان کہ اس وقت
 313 کنکریوں سے کھینا لغو اور بے ہودہ حرکت ہے -----
 جمعہ والے دن اونگھنے والے شخص کے لیے اپنی جگہ تبدیل کرنا
 مستحب ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اونگھ کا حکم نیند والا
 نہیں ہے اور نہ ہی اس سے وضو واجب ہوتا ہے ----- 314
 جمعہ والے دن کسی شخص کا اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود
 وہاں بیٹھنا منع ہے ----- 314
 اس بات کا بیان کہ اگر کوئی شخص جمعہ والے دن اپنی جگہ سے اٹھ
 جائے پھر واپس آ جائے جبکہ اس کی جگہ پر کوئی دوسرا شخص بیٹھ چکا
 ہو تو وہ شخص بیٹھنے والے کی نسبت اس جگہ کا زیادہ حق رکھتا ہے 315
 جب جگہ تنگ ہو تو وسعت اور کشادگی پیدا کرنے کا بیان۔ اللہ
 تعالیٰ کا ارشاد گرمی ہے: ”ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ
 مجلسوں میں کھل کر بیٹھو تو تم کھل کر بیٹھا کرو، اللہ تمہیں کشادگی
 دے گا۔“ ----- 316
 امام کے خطبہ کے دوران لوگوں کا امام کو چھوڑ کر کھیل تماشے یا
 تجارت کی طرف دوڑ جانا منع ہے ----- 316
 جمعہ سے پہلے نفل نماز کے ابواب (کا مجموعہ) ----- 318
 مساجد میں داخل ہوتے وقت نماز میں سے مساجد کا حق ادا کرنے
 کے حکم کا بیان ----- 318
 مسجد میں داخل ہوتے وقت بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل ادا کرنے
 کے حکم کا بیان ----- 318
 مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت پڑھنے سے پہلے بیٹھنا منع
 ہے ----- 319
 جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو پھر دو رکعت پڑھنے سے پہلے مسجد
 سے نکل جائے تو اسے دو رکعت پڑھنے کے لیے مسجد میں واپس
 جانے کے حکم کا بیان ----- 320
 اس بات کی دلیل کا بیان کہ مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز

يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِعْلَامُ بِأَنَّ مَسَّ
 الْحَصَى فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ لَغْوٌ
 ۸۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحَوُّلِ النَّاعِسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
 عَنْ مَوْضِعِهِ إِلَى غَيْرِهِ، وَالِدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ التُّعَاسَ
 لَيْسَ بِاسْتِحْقَاقِ نَوْمٍ وَلَا مُوجِبٍ وَضُوءٍ أ
 ۸۳..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ إِقَامَةِ الرَّجُلِ أَخَاهُ يَوْمَ
 الْجُمُعَةِ مِنْ مَجْلِسِهِ لِيُخَلِّفَهُ فِيهِ
 ۸۴..... بَابُ ذِكْرِ قِيَامِ الرَّجُلِ مِنْ مَجْلِسِهِ يَوْمَ
 الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ، وَقَدْ خَلَّفَهُ فِيهِ غَيْرُهُ، وَالْبَيَانُ
 أَنَّهُ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ مِمَّنْ خَلَّفَهُ فِيهِ
 ۸۵..... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّوَسُّعِ وَالتَّفْسُحِ إِذَا صَاقَ
 الْمَوْضِعُ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
 آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ
 فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ﴾
 ۸۶..... بَابُ ذِكْرِ كَرَاهَةِ انْفِصَاصِ النَّاسِ عَنِ
 الْإِمَامِ وَقَتَّ حُطْبَتِهِ لِلنَّظَرِ إِلَى لَهْوٍ أَوْ تِجَارَةٍ
 أَبْوَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ
 ۸۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِإِعْطَاءِ الْمَسَاجِدِ حَقَّهَا مِنْ
 الصَّلَاةِ عِنْدَ دُخُولِهَا
 ۸۸..... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّطَوُّعِ بِرَكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُولِ
 الْمَسْجِدِ قَبْلَ الْجُلُوسِ
 ۸۹..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْجُلُوسِ عِنْدَ دُخُولِ
 الْمَسْجِدِ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ
 ۹۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِالرُّجُوعِ إِلَى الْمَسْجِدِ لِيُصَلِّيَ
 الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا دَخَلَهُ فَخَرَجَ مِنْهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَهُمَا
 ۹۱..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِرَكْعَتَيْنِ عِنْدَ

- 329 ----- جمعہ کی نماز پہلے وقت میں ادا کرنا مستحب ہے
- شدید گرمی میں نماز جمعہ کو ٹھنڈا کرنے اور جلدی ادا کرنے
- 330 ----- کا بیان
- 331 ----- نماز جمعہ کی رکعات کی تعداد کا بیان
- 331 ----- نماز جمعہ میں قراءت کا بیان
- نماز جمعہ کی دوسری رکعت میں سورہ منافقون کے علاوہ کوئی اور سورت پڑھنا جائز ہے اگرچہ پہلی رکعت میں سورہ جمعہ پڑھی ہو
- 332 ----- نماز جمعہ میں سورہ الاعلیٰ اور سورہ العاشیہ کی قراءت کرنا جائز ہے اور قراءت کا یہ اختلاف جائز اور مباح اختلاف کی قسم سے ہے
- 333 ----- امام کے ساتھ جمعہ کی ایک رکعت پانے والے کا بیان
- 334 ----- چالیس سے کم افراد کے ساتھ نماز جمعہ کی ادائیگی کے جائز ہونے کی دلیل کا بیان، ان علماء کے موقف کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ چالیس سے کم افراد کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرنا جائز نہیں --
- 336 ----- جمعہ میں حاضر نہ ہونے پر سختی کا بیان
- 337 ----- کئی جمعے چھوڑ دینے والوں کے دلوں پر مہر لگنے اور جمعہ سے پیچھے رہنے کی وجہ سے ان کا شمار غافلوں میں ہونے کا بیان
- 338 ----- اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ چھوڑنے والے کے لیے جو وعید آئی ہے وہ اس شخص کے لیے ہے جو بغیر کسی شرعی عذر کے جمعہ چھوڑتا ہے
- 338 ----- اس بات کی دلیل کا بیان کہ تین جمعے چھوڑنے کی وجہ سے دل

- ۱۰۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّبَكُّيرِ بِالْجُمُعَةِ
- ۱۰۳..... بَابُ التَّبَرُّيدِ بِصَلَاةِ الْجُمُعَةِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَ التَّبَكُّيرِ بِهَا
- ۱۰۴..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ
- ۱۰۵..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ
- ۱۰۶..... بَابُ إِبَاحَةِ قِرَاءَةِ غَيْرِ سُورَةِ الْمُنَافِقِينَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَإِنْ قُرِئَ فِي الْأُولَى بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ
- ۱۰۷..... بَابُ إِبَاحَةِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِ «سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى»، وَ «هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ». وَ هَذَا الْاِخْتِلَافُ فِي الْقِرَاءَةِ مِنْ اِخْتِلَافِ الْمُبَاحِ.
- ۱۰۸..... بَابُ الْمُدْرِكِ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ مَعَ الْإِمَامِ
- ۱۰۹..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى تَجْوِيزِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِأَقَلِّ مِنْ أَرْبَعِينَ رَجُلًا، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْجُمُعَةَ لَا تُجْزَى بِأَقَلِّ مِنْ أَرْبَعِينَ رَجُلًا خَيْرًا بَالِغًا
- ۱۱۰..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ شَهَادَةِ الْجُمُعَةِ
- ۱۱۱..... بَابُ ذِكْرِ الْحَتْمِ عَلَى قُلُوبِ التَّارِكِينَ لِلْجُمُعَاتِ، وَ كَوْنِهِمْ مِنَ الْغَافِلِينَ بِالتَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ
- ۱۱۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْوَعِيدَ لِتَارِكِ الْجُمُعَةِ هُوَ لِتَارِكِهَا مِنْ غَيْرِ عُدْرِ
- ۱۱۳..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الطَّعْنَ عَلَى

مہر اس وقت لگتی ہے جب کوئی شخص جمعہ کو حقیر اور بے وقعت سمجھتے

ہوئے چھوڑتا ہے ----- 339

دنیاوی منافع کی خاطر شہروں سے غائب ہونے پر سخت وعید کا

بیان، جبکہ یہ غائب ہونا جمعہ میں حاضری کے ترک کرنے کا

باعث بنتا ہو ----- 340

شہروں سے باہر رہنے والے لوگوں کا امام کے ساتھ جمعہ میں

حاضر ہونے کا بیان جبکہ شہروں میں جمعہ ادا کیا جاتا ہو۔ بشرطیکہ یہ

روایت صحیح ہو۔ کیونکہ عبداللہ بن عمر العمریؓ کے برے حافظے کی

وجہ سے دل غیر مطمئن ہے ----- 340

بغیر شرعی عذر کے جمعہ چھوڑنے پر ایک دینار صدقہ اور اگر دینار

موجود نہ ہو تو نصف دینار صدقہ کرنے کا بیان بشرطیکہ حدیث صحیح

ہو کیونکہ مجھے قنادہ کا قدامہ بن ویرہ سے سماع معلوم نہیں اور نہ

مجھے قدامہ کے بارے میں جرح و تعدیل کا علم ہے ----- 341

بارش میں جمعہ سے پیچھے رہ جانے کی رخصت ہے جبکہ بارش مو

سلا دھار اور موئے قطروں والی ہو ----- 342

بارش میں جمعہ سے پیچھے رہنے کی رخصت ہے اگرچہ بارش تکلیف

دہ نہ ہو ----- 342

امام مؤذن کو جمعہ کی اذان میں یہ الفاظ پکارنے کا حکم دے کہ نماز

گھروں میں ادا کر لو تا کہ سننے والے کو علم ہو جائے کہ بارش کے

دوران جمعہ سے پیچھے رہنا جائز اور مباح ہے ----- 344

امام کا مؤذن کوئی علی الصلوة کو حذف کر کے اس کی جگہ پر "نماز

اپنے گھروں میں ادا کر لو" کے الفاظ کہنے کا حکم دینا ----- 345

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ کے دن (بارش کی وجہ سے) نماز

گھروں میں ادا کر لو، کی نداء لگانا درست ہے جیسا کہ حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ یہ کام اس شخصیت نے کیا ہے جو مجھ

سے بہتر و افضل ہے۔ یعنی نبی کریم ﷺ بشرطیکہ عباد بن منصور

الْقَلْبِ يَتْرُكُ الْجُمُعَاتِ الثَّلَاثِ إِنَّمَا يَكُونُ إِذَا
تَرَكَهَا تَهَاوُنًا بِهَا

۱۱۴..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْعِيَةِ عَنِ الْمَدِينِ
لِمَنْفَعِ الدُّنْيَا إِذَا آتَتِ الْعِيَةُ إِلَى تَرْكِ شُهُودِ
الْجُمُعَاتِ

۱۱۵..... بَابُ ذِكْرِ شُهُودِ مَنْ كَانَ خَارِجَ الْمَدِينِ
الْجُمُعَةَ مَعَ الْإِمَامِ إِذَا جَمَعَ فِي الْمَدِينِ إِنْ صَحَّ
الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ سُوءِ حِفْظِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ الْعُمَرِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ

۱۱۶..... بَابُ الْأَمْرِ بِصَدَقَةِ دِينَارٍ إِنْ وَجَدَهُ أَوْ
بِنَصْفِ دِينَارٍ إِنْ أَعْوَزَهُ دِينَارٌ لِتَرْكِ جُمُعَةٍ مِنْ غَيْرِ
عُذْرٍ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنِّي لَا أَقْفُ عَلَى سَمَاعِ
قَتَادَةَ عَنْ قَدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ، وَلَسْتُ أَعْرِفُ قَدَامَةَ
بِعَدَالَتِهِ وَلَا جَرَحَ

۱۱۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّخْلُفِ عَنِ الْجُمُعَةِ
فِي الْأَمْطَارِ إِذَا كَانَ الْمَطَرُ وَابِلًا كَبِيرًا
۱۱۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّخْلُفِ عَنِ الْجُمُعَةِ
فِي الْمَطَرِ وَإِنْ لَمْ يَكُنِ الْمَطَرُ مُؤَذِّيًا

۱۱۹..... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ الْمُؤَذِّنِ فِي أَذَانِ الْجُمُعَةِ
بِالْبِنْدَاءِ أَنَّ الصَّلَاةَ فِي الْبُيُوتِ لِيَعْلَمَ السَّمِيعُ أَنَّ
التَّخْلُفَ عَنِ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ طَلُقَ مَبَاحٌ

۱۲۰..... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ الْمُؤَذِّنِ بِحَذْفِ حَيٍّ
عَلَى الصَّلَاةِ، وَ الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي الْبُيُوتِ بَدَلَهُ

۱۲۱..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْبِنْدَاءِ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ بِالصَّلَاةِ فِي الرَّحَالِ الَّذِي خَبَرَ ابْنُ
عَبَّاسٍ أَنَّهُ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عَبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ حَفِظَ هَذَا

نے اس حدیث کو محفوظ کیا ہو جسے میں ابھی بیان کروں گا۔ 346

نماز جمعہ اور نفل نماز کے درمیان گفتگو کر کے یا مسجد سے نکل کر

فاصلہ کرنے کے حکم کا بیان ----- 346

نماز جمعہ اور نفل نماز کے درمیان فاصلہ کرنے کے لیے وہاں سے

نکلے بغیر اتنا ہی کافی ہے کہ جس جگہ نماز جمعہ ادا کی تھی وہاں سے

آگے بڑھ جائے ----- 347

امام کا جمعہ کے بعد اپنے گھر میں نفل نماز پڑھنا مستحب ہے 347

امام کے لیے جمعہ کے بعد مسجد میں اس سے نکلنے سے پہلے نفل ادا

کرنا جائز ہے بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو۔ کیونکہ مجھے موسیٰ بن

حارث کی حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سماع کے بارے میں

سہم نہیں ----- 348

ایک مختصر غیر مفصل روایت کے ساتھ مقتدی کو جمعہ کے بعد چار

رکعت نفل ادا کرنے کے حکم کا بیان ----- 349

گزشتہ مختصر روایت کی تفصیل بیان کرنے والی روایت کا ذکر اور

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے نمازی کو چار

رکعت نفل ادا کرنے کا حکم دیا ہے جبکہ وہ جمعہ کے بعد نماز پڑھنے

کا ارادہ کرے اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ جمعہ کے بعد جتنی

نماز پڑھے گا وہ نفل ہوگی فرض نہیں ----- 350

جمعہ سے فارغ ہو کہ دوپہر کے کھانے اور آرام کے لیے گھروں کو

واپس لوٹنے کا بیان ----- 350

نماز جمعہ کے بعد زمین میں پھیل جانا اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل

تلاش کرنا مستحب ہے ----- 351

روزے کے احکام و مسائل

اس بات کا بیان کہ ماہ رمضان کے روزے ایمان کا حصہ

الْخَبَرِ الَّذِي أَذْكَرُهُ

۱۲۲..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْفَصْلِ بَيْنَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

وَبَيْنَ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بَعْدَهَا بِكَلَامٍ أَوْ خُرُوجٍ

۱۲۳..... بَابُ الْأِكْتِفَاءِ مِنَ الْخُرُوجِ لِلْفَصْلِ بَيْنَ

الْجُمُعَةِ وَ التَّطَوُّعِ بَعْدَهَا بِالْقُدْمِ أَمَامَ الْمُصَلِّي

الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْجُمُعَةُ

۱۲۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطَوُّعِ الْيَامِ بَعْدَ

الْجُمُعَةِ فِي مَنْزِلِهِ

۱۲۵..... بَابُ إِسَاحَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

لِلْيَامِ فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ خُرُوجِهِ مِنْهُ إِنْ صَحَّ

الْخَبَرُ، فَإِنِّي لَا أَفْقُ عَلَى سَمَاعِ مُوسَى بْنِ

الْحَارِثِ فِي جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

۱۲۶..... بَابُ أَمْرِ الْمَأْمُومِ بِأَنْ يَتَطَوَّعَ بَعْدَ

الْجُمُعَةِ بِأَرْبَعِ رَكَعَاتٍ يَلْفِظُ مُخْتَصِرٍ غَيْرِ

مُقَصِّصٍ

۱۲۷..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّصِ لِلْفِظَةِ

الْمُخْتَصِرَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا، وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ الْمَرْءَ بِأَنْ يَتَطَوَّعَ

بِأَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَهَا، مَعَ

الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَا صَلَّيْتُ بَعْدَهَا فَتَطَوَّعَ غَيْرِ

فَرِيضَةٍ

۱۲۸..... بَابُ الرَّجُوعِ إِلَى الْمَنَازِلِ بَعْدَ قَضَاءِ

الْجُمُعَةِ لِلْعَدَاءِ وَ الْقِيْلُوَةِ

۱۲۹..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِنْتِسَارِ بَعْدَ صَلَاةِ

الْجُمُعَةِ، وَ الْإِيْتِغَاءِ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ

کتاب الصيام

۱..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ

ہیں ----- 353

اس بات کا بیان کہ ماہ رمضان کے روزے اسلام کا حصہ ہیں

کیونکہ ایمان اور اسلام ایک ہی چیز کے دو نام ہیں ----- 355

ماہ رمضان اور اس کے روزوں کے فضائل کے ابواب

کا مجموعہ ----- 356

رمضان المبارک میں جنت کے دروازوں کے کھلنے کا بیان 356

اس بات کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان "اور شیطین

جکڑ دیئے جاتے ہیں" سے آپ کی مراد سرکش جن ہیں -- 357

ماہ رمضان کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ رمضان مسلمانوں

کے لیے تمام مہینوں سے بہتر ہے اور رمضان شروع ہونے سے

پہلے مومن کا عبادت کے لیے (فارغ ہونے کے لیے) مالی

طاقت کو جمع کرنے کا بیان ----- 358

ماہ رمضان کی پہلی رات اللہ تعالیٰ کے اپنے مومن بندوں پر فضل

و کرم اور سخاوت کرتے ہوئے ان کی بخشش کرنے کے احسان کا

ذکر بشرطیکہ حدیث صحیح ہو کیونکہ مجھے ابو ربیع کے متعلق جرح و

تعدیل کا علم نہیں ہے اور نہ اس کے شاگرد عمرو بن حمزہ القیس کے

بارے میں علم ہے ----- 359

رمضان المبارک کے لیے جنت کی آرائش و زیبائش کا بیان 360

ماہ رمضان کے فضائل کا بیان، بشرطیکہ حدیث صحیح ہو ----- 362

رمضان المبارک میں خوب محنت کے ساتھ عبادت کرنا مستحب

ہے۔ شاید کہ اللہ عزوجل اپنی شفقت و رحمت سے اس مہینے کے

اختتام سے قبل ہی عبادت میں محنت کرنے والے کی بخشش فرما

دے اور بندے کی ناک رمضان کے گزرنے اور بخشش حاصل

کرنے سے پہلے خاک آلود نہ ہو ----- 364

نبی کریم ﷺ کی اقتدا میں ماہ رمضان میں اس کے ختم ہونے

الْإِيمَانِ

۲..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ

الْإِسْلَامِ إِذِ الْإِيمَانُ وَالْإِسْلَامُ إِسْمَانِ لِمُسْمَى

وَاحِدٍ

جَمَاعُ أَبْوَابِ فَضَائِلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

وَ صِيَامِهِ

۳..... بَابُ ذِكْرِ فَتْحِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ

۴..... بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ ((وَصَفَدَتِ الشَّيَاطِينُ))

مَرَدَّةُ الْجِنِّ مِنْهُمْ

۵..... بَابُ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ أَنَّهُ خَيْرُ

الشُّهُورِ لِلْمُسْلِمِينَ، وَ ذِكْرِ إِعْدَادِ الْمُؤْمِنِ الْقُوَّةَ

مِنَ النَّفَقَةِ لِلْعِبَادَةِ قَبْلَ دُخُولِهِ .

۶..... بَابُ ذِكْرِ تَفْضُلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِبَادَةِ

الْمُؤْمِنِينَ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِمَغْفِرَتِهِ

إِيَّاهُمْ كَرَمًا وَ جُودًا إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ

خَلْفًا أَبَا الرَّبِيعِ هَذَا بَعْدَ ذَلِكَ وَ لَا جَرِحَ، وَ لَا

عَمْرُو بْنُ حَمَزَةَ الْقَيْسِيِّ الَّذِي هُوَ دُونَهُ

۷..... بَابُ ذِكْرِ تَزْيِينِ الْجَنَّةِ لِشَهْرِ رَمَضَانَ

۸..... بَابُ فَضَائِلِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

۹..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ فِي

رَمَضَانَ لَعَلَّ الرَّبَّ عَزَّ وَجَلَّ بِرَأْفَتِهِ وَرَحْمَتِهِ،

يَغْفِرُ لِلْمُجْتَهِدِ قَبْلَ أَنْ يَنْقُضِيَ الشَّهْرَ وَ لَا يَرَعَمَ

بِأَنْفِ الْعَبْدِ بِمَضَى رَمَضَانَ قَبْلَ الْغُفْرَانِ

۱۰..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْجُودِ بِالْخَيْرِ وَ الْعَطَايَا

365 ----- تک مالی سخاوت کرنا اور عطیہ دینا مستحب ہے -----

روزے کے ذریعے سے جہنم سے ڈھال حاصل کرنا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے روزے کو جہنم سے ڈھال بنایا ہے۔ ہم آگ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں -----

366 ----- اس بات کی دلیل کا بیان کہ روزہ اس وقت ڈھال بنے گا جب روزہ دار ممنوع اور حرام کاموں سے اجتناب کرے گا۔ اگرچہ ممنوع کاموں سے روزہ نہ ٹوٹتا ہو مگر وہ روزے کی تکمیل اور اتمام میں کمی کا باعث بنتے ہیں -----

367 ----- روزے کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ روزے جیسا دوسرا کوئی عمل نہیں ہے -----

ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ روزے رکھنے سے سابقہ گناہوں کی بخشش کا بیان -----

367 ----- روزے دار کی بوکی مثال، کستوری کی خوشبو کے ساتھ دینے کا بیان۔ کیونکہ کستوری سب سے عمدہ خوشبو ہے -----

368 ----- قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزے دار کے منہ کی بو کا بیان -----

371 ----- اللہ تعالیٰ کا روزے دار کو بغیر حساب کے اجر و ثواب دینے کا بیان کیونکہ روزہ صبر سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ”بلاشبہ صبر کرنے والوں کو ان کا اجر پورا پورا بغیر حساب کے دیا جائے گا۔“ -----

371 ----- اس بات کا بیان کہ روزہ صبر میں سے ہے جیسا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی حدیث کی تاویل کی ہے -----

372 ----- روزے دار کی خوشی کا بیان کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس کے روزے کا ثواب بغیر حساب کے دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان خوش نصیبوں میں شامل فرمائے -----

373 ----- اللہ تعالیٰ کے روزہ داروں کی دعا روزہ اظہار کرنے تک قبول

فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَىٰ آسِلاخِهِ إِسْتِنَانًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱..... بَابُ الْأَجْتِنَانِ بِالصَّوْمِ مِنَ النَّارِ إِذِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الصَّوْمَ جَنَّةً مِنَ النَّارِ، نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ

۱۲..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الصَّوْمَ إِنَّمَا يَكُونُ جَنَّةً بِاجْتِنَابِ مَا نُهِِيَ الصَّائِمُ عَنْهُ، وَإِنْ كَانَ مَا نُهِِيَ عَنْهُ مِمَّا لَا يَبْطِرُهُ وَلَكِنْ يَنْقُصُ صَوْمَهُ عَنِ الْكَمَالِ وَالتَّمَامِ

۱۳..... بَابُ فَضْلِ الصِّيَامِ وَآتِهِ لَا عَدْلَ لَهُ مِنَ الْأَعْمَالِ

۱۴..... بَابُ ذِكْرِ مَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ السَّالِفَةِ بِصَوْمِ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

۱۵..... بَابُ ذِكْرِ تَمْثِيلِ الصَّائِمِ فِي طَيْبِ رِيحِهِ بِطَيْبِ رِيحِ الْمَسْكِ إِذْ هُوَ أَطْيَبُ الطَّيْبِ

۱۶..... بَابُ ذِكْرِ طَيْبِ خَلْقَةِ الصَّائِمِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۷..... بَابُ ذِكْرِ إِعْطَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الصَّائِمِ أَجْرَهُ بِغَيْرِ حِسَابٍ إِذْ أَحْمَدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّمَا يُوقَى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

۱۸..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الصِّيَامَ مِنَ الصَّبْرِ عَلَى مَا تَأَوَّلْتُ خَيْرَ النَّبِيِّ ﷺ

۱۹..... بَابُ ذِكْرِ فَرْحِ الصَّائِمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِإِعْطَاءِ الرَّبِّ إِيَّاهُ ثَوَابَ صَوْمِهِ بِلا حِسَابٍ جَعَلْنَا اللَّهُ مِنْهُمْ

۲۰..... بَابُ ذِكْرِ اسْتِجَابَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ دُعَاءَ

کرنے کا بیان۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل فرمائے ----- 375

جنت کے اس دروازے کا بیان جو صرف روزے داروں کے داخلے کے لیے خاص ہے اور جو شخص جنت میں داخل ہو گیا اور اس نے جتنی مشروب پی لیا تو اسے پیاس نہیں لگے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان لوگوں میں سے کر دے ----- 375

ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو اختیار دیا تھا کہ وہ روزہ رکھ لیں یا کسی کو روزہ رکھوادیں (اسے کھانا دے دیں) پھر یہ اختیار منسوخ ہو گیا اور روزہ مومنوں پر فرض ہو گیا ----- 376

روزے کی فرضیت کی ابتداء میں روزے دار کے رات کو سو جانے کے بعد کھانا پینا اور جماع کرنا ممنوع تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے منسوخ کر کے اپنے مومن بندوں پر فضل و کرم، ان سے درگزر اور تخفیف و آسانی کرتے ہوئے یہ تمام کام طلوع فجر تک جائز قرار دے دیئے ----- 377

چاند اور ماہ رمضان کے روزوں کی ابتداء کے وقت پر مشتمل ابواب کا مجموعہ ----- 380

اگر بادلوں کی وجہ سے چاند، لوگوں سے چھپا نہ ہو تو چاند دیکھ کر روزہ رکھنے کے حکم کا بیان ----- 380

اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے چاند کو لوگوں کے لیے روزہ رکھنے اور افطار کرنے کے اوقات معلوم کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ -- 380

جب لوگوں پر بادل چھا جائیں تو مہینے کا اندازہ اور گنتی کرنے کے حکم کا بیان ----- 381

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب آسمان پر بادل چھا جائیں تو رمضان المبارک کا اندازہ کرنے کے لیے شعبان کے تیس دن شمار کریں گے پھر روزے رکھے جائیں گے ----- 381

الصَّوْمِ إِلَىٰ فِطْرِهِمْ مِّنْ صِيَامِهِمْ جَعَلْنَا اللَّهُ مِنْهُمْ

۲۱..... بَابُ ذِكْرِ بَابِ الْجَنَّةِ الَّذِي يُخْصُّ بِدُخُولِهِ الصَّوْمُ دُونَ غَيْرِهِمْ وَنَفْيِ الظَّمَا عَنَّا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، وَيَشْرَبُ مِنْ شَرَابِهَا، جَعَلْنَا اللَّهُ مِنْهُمْ

۲۲..... بَابُ صِفَةِ بَدَأِ الصَّوْمِ كَانَ فِي تَخْيِيرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادَةَ الْمُؤْمِنِينَ بَيْنَ الصَّوْمِ وَالْإِطْعَامِ، وَنَسَخَ ذَلِكَ بِإِبْحَابِ الصَّوْمِ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ تَخْيِيرِ

۲۳..... بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ الصَّائِمُ عَنْهُ مَمْنُوعًا بَعْدَ النَّوْمِ فِي لَيْلِ الصَّوْمِ مِنَ الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ وَالْجَمَاعِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ فَرَضِ الصَّيَامِ، وَنَسَخَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا ذَلِكَ بِإِبْحَابِهِ لَهُمْ ذَلِكَ أَجْمَعَ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ تَفْضُلًا مِنْهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِبَادَةِ الْمُؤْمِنِينَ، وَعَفْوًا مِنْهُ عَنْهُمْ، وَتَخْفِيفًا عَلَيْهِمْ

جُمَاعُ أَبْوَابِ الْأَهْلِةِ وَوَقْتِ ابْتِدَاءِ

صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۲۴..... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّيَامِ لِرُؤْيَةِ الْهَيْلَالِ إِذَا لَمْ يَغُمَّ عَلَى النَّاسِ

۲۵..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا جَعَلَ الْأَهْلَةَ مَوَاقِيتَ لِلنَّاسِ لِصَوْمِهِمْ وَفِطْرِهِمْ

۲۶..... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّقْدِيرِ لِلشَّهْرِ إِذَا غَمَّ عَلَى النَّاسِ

۲۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالتَّقْدِيرِ لِلشَّهْرِ إِذَا غَمَّ أَنْ يُعَدَّ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ يُصَامُ

ان لوگوں کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جن کا دعویٰ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ماہ رمضان کے تیس روزے مکمل کرنے کا حکم دیا ہے، شعبان کے تیس دن مکمل کرنے کا حکم نہیں دیا ---- 383

جب رمضان کا چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دن پورے کیے بغیر رمضان کا روزہ رکھنا منع ہے ----- 383

جب مطلع ابر آلود نہ ہو تو رمضان کا چاند دیکھے بغیر رمضان کا روزہ رکھنا منع ہے۔ اسی طرح اگر چاند بادل میں چھپا نہ ہو تو شوال کا چاند دیکھے بغیر روزے رکھنا بند کرنا بھی منع ہے ----- 385

مجمل غیر مفسر لفظ کے ساتھ اس دن کے روزے کی ممانعت کا بیان جس کے بارے میں شک ہو کہ یہ دن رمضان کا ہے یا شعبان کا ----- 385

اس بات کی دلیل کا بیان کہ چاند جس رات میں چھوٹا یا بڑا دکھائی دیتا ہے وہ اسی رات کا ہوگا جب تک کہ مہینے کے تیس دن مکمل نہ ہو جائیں پھر بادل وغیرہ کی وجہ سے نظر نہ آئے (تو تیس دن مکمل کرنا ہوں گے) ----- 386

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہر ملک اور شہر والوں کے لیے اپنے ملک اور شہر کی رویت کے مطابق رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے۔ دوسرے علاقے کے لوگوں کی رویت کا اعتبار نہیں ہوگا --- 387

مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔ اس بارے میں نبی کریم ﷺ سے مروی روایات کا بیان جن کے الفاظ عام ہیں اور ان کی مراد خاص ہے ----- 388

عوام اور جاہل لوگوں کے اس وہم کے برخلاف دلیل کا بیان کہ جب چاند بڑا اور روشن ہو تو وہ گزشتہ رات کا ہوتا ہے موجودہ رات کا نہیں ہوتا ----- 389

نبی کریم ﷺ کا اپنی امت کو کلام کے بغیر اشارے کے ساتھ

۲۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى صِدْقِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِإِكْمَالِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا لِنُصُومِ شَهْرِ رَمَضَانَ دُونَ إِكْمَالِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا لِشَعْبَانَ

۲۹..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الصِّيَامِ لِرَمَضَانَ قَبْلَ مَضِيِّ ثَلَاثِينَ يَوْمًا لِشَعْبَانَ إِذَا لَمْ يَرِ الْهِلَالَ

۳۰..... بَابُ التَّنْوِيهِ بَيْنَ الزَّجْرِ عَنِ صِيَامِ رَمَضَانَ قَبْلَ رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ إِذَا لَمْ يَغْمُ الْهِلَالَ، وَبَيْنَ الزَّجْرِ عَنِ إِفْطَارِ رَمَضَانَ قَبْلَ رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ إِذَا لَمْ يَغْمُ الْهِلَالَ

۳۱..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ صَوْمِ الْيَوْمِ الَّذِي يُشْكُ فِيهِ أَمِنْ رَمَضَانَ أَمْ مِنْ شَعْبَانَ، بِلَفْظِ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

۳۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْهِلَالَ يَكُونُ لِلَّيْلَةِ الَّتِي يُرَى صَعْرُ أَوْ كَبْرُ مَا لَمْ تَمْضِ ثَلَاثُونَ يَوْمًا لِشَهْرِ ثُمَّ لَا يَرَى الْهِلَالَ لَيْعِمٍ أَوْ سَحَابٍ

۳۳..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْوَجِبَ عَلَى أَهْلِ كُلِّ بَلَدَةٍ صِيَامَ رَمَضَانَ لِرُؤْيِهِمْ لَا رُؤْيَةَ غَيْرِهِمْ

۳۴..... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارِ رُؤْيَتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنَّ الشَّهْرَ تَسَعٌ وَعِشْرُونَ بِلَفْظِ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ

۳۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى خِلَافِ مَا تَوَهَّمَهُ الْعَامَّةُ وَالْجُهَالُ أَنَّ الْهِلَالَ إِذَا كَانَ كَبِيرًا مُضِيئًا أَنَّهُ لَيْلَةُ الْمَاضِيَةِ، لَا لَيْلَةُ الْمُسْتَقْبَلَةِ

۳۶..... بَابُ ذِكْرِ إِعْلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بتانا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ اور آپ کا انہیں یہ بتانا کہ آپ ان پڑھ ہیں، لکھنا اور حساب کرنا آپ ﷺ کو معلوم نہیں۔ اس دلیل کے بیان کے ساتھ کہ بولنے والے شخص کا سمجھا جانے والا اشارہ حکم میں کلام کے قائم مقام ہوگا۔ جیسا کہ گونگے شخص کا اشارہ ہوتا ہے۔ ----- 390

گزشتہ مجمل لفظ کی تفسیر بیان کرنے والی روایت کا بیان -- 390

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں رمضان المبارک کے انتیس روزوں کی تعداد تیس روزوں کی نسبت زیادہ تھی۔ ان جاہل اور بے عقل لوگوں کے خیال کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ ہر رمضان کے تیس روزے مکمل کرنا واجب ہے۔ ----- 391

چاند کی رویت کے لیے ایک گواہ کی گواہی جائز ہے۔ ---- 392

اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ”حتیٰ کہ صبح کی سفید دھاری تمہارے لیے سیاہ دھاری سے واضح ہو جائے“ سے اللہ تعالیٰ کی مرادرات کے بعد دن کی سفیدی کا ظاہر ہونا ہے۔ ---- 392

اس بات کی دلیل کا بیان کہ فجر دو قسم کی ہے۔ اور دوسری فجر کے طلوع ہونے سے روزے دار کے لیے کھانا پینا اور جماع کرنا حرام ہو جاتا ہے پہلی فجر سے نہیں ہوتا اور یہ مسئلہ اسی جنس سے ہے جسے میں نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرامین کی وضاحت کی ذمہ داری اپنے نبی مکرم کو سونپی ہے۔ ----- 394

مذکورہ بالا فجر کی صفت یہ ہے کہ وہ چوڑائی میں ظاہر ہوتی ہے لہذا اس میں نہیں۔ ----- 395

اس بات کی دلیل کا بیان کہ دوسری فجر جو ہم نے ذکر کی ہے وہ چوڑائی میں پھیلنے والی سفیدی ہے اور اس کا رنگ سرخی مائل ہوتا

وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ أَنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ بِإِسَارَةٍ لَّا يَنْطِقُ، مَعَ إِعْلَامِهِ إِيَّاهُمْ أَنَّهُ أُمِّيٌّ لَّا يَكْتُبُ وَلَا يَحْسِبُ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الإِشَارَةَ الْمَفْهُومَةَ مِنَ النَّاطِقِ تَقُومُ مَقَامَ النُّطْقِ فِي الْحُكْمِ كَهَيِّ مِنَ الْأَخْرَسِ

۳۷..... بَابُ ذِكْرِ النَّحْبِ الْمُمْسِرِ لِلْفِطْرَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتَهَا

۳۸..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ صِيَامَ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لِرَمَضَانَ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِ ثَلَاثِينَ خِلَافَ مَا يَتَوَهَّمُ بَعْضُ النَّجْهَالِ وَالرُّعَاعِ أَنَّ الْوَاجِبَ أَنْ يُصَامَ لِكُلِّ رَمَضَانَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا كَوَائِلَ

۳۹..... بَابُ إِجَازَةِ شَهَادَةِ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ عَلَى رُؤْيَةِ الْهَيْلَالِ

۴۰..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَرَادَ بِقَوْلِهِ ﴿حَتَّىٰ تَبْيَسَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ بَيَانَ بَيَاضِ النَّهَارِ مِنَ اللَّيْلِ

۴۱..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْفَجْرَ هُمَا فَجْرَانِ، وَأَنَّ طُلُوعَ الثَّانِي مِنْهُمَا هُوَ الْمَحْرَمُ عَلَى الصَّائِمِ الْأَكْلَ وَالشُّرْبَ وَالْجِمَاعَ لَا الْأَوَّلَ، وَهَذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَثِيَ بِنَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامِ الْبَيَانَ عَنْهُ عَزَّ وَجَلَّ

۴۲..... بَابُ صِفَةِ الْفَجْرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ وَهُوَ الْمُعْتَرِضُ لَا الْمُسْتَطِيلُ

۴۳..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْفَجْرَ الثَّانِي الَّذِي ذَكَرْنَاهُ هُوَ الْبَيَاضُ الْمُعْتَرِضُ الَّذِي لَوْثُهُ الْحُمْرَةُ

ہے۔ بشرطیکہ روایت صحیح ہو۔ کیونکہ میں عبداللہ بن نعمان کے بارے میں جرح و تعدیل نہیں جانتا۔ اور ملازم بن عمرو کے سوا ان سے روایت کرنے والا کوئی شاگرد بھی مجھے معلوم نہیں ہے۔ 396

اس بات کی دلیل کا بیان کہ فجر سے پہلے کی اذان روزے دار کو اس کے کھانے، پینے اور جماع کرنے سے نہیں روکتی۔ عوام کے خیال کے برخلاف جو اسے روکنے والی خیال کرتے ہیں۔۔ 397

حضرت بلال اور ابن ام مکتوم d کی اذانوں کے درمیانی وقفے کا بیان ----- 397

طلوع فجر سے پہلے فرضی روزے کا پختہ عزم اور نیت کرنا واجب ہے اس سلسلے میں عام الفاظ کا بیان جن کی مراد خاص ہے 398

ہر روزے کے لیے نیت اس دن کے طلوع فجر سے پہلے پہلے کرنا واجب ہے۔ ان لوگوں کے قول کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ پورے مہینے کے لیے ایک ہی وقت میں ایک ہی بار نیت کر لینا جائز ہے ----- 399

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان: ”جس نے رات کے وقت روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں ہے“ سے آپ کی مراد فرضی روزہ ہے نظمی روزہ مراد نہیں۔ 399

سحری کھانے کا حکم مستحب اور راہنمائی کے لیے ہے کیونکہ سحری کھانا بابرکت ہے۔ یہ حکم فرض و واجب نہیں سحری نہ کھانے والا گناہ گار شمار ہو ----- 400

اس بات کی دلیل کا بیان کہ سحری پر صبح کے کھانے کا لفظ غداء بھی بول دیا جاتا ہے ----- 401

سحری کھانے سے روزہ رکھنے میں مدد لینے کے حکم کا بیان بشرطیکہ زمعہ بن صالح کی روایت سے دلیل لینا درست ہو کیونکہ ان کے برے حافظے کی وجہ سے میرا دل غیر مطمئن ہے ----- 402

دن کے روزے اور اہل کتاب کے روزے میں فرق کرنے کے

إِنْ صَحَّ الْحَبْرُ، فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ النُّعْمَانَ هَذَا بَعْدَ الْوَيْلِ وَلَا جَرِحَ، وَلَا أَعْرِفُ لَهُ عَنْهُ رَأوِيًا غَيْرَ مَلَاذِمِ بْنِ عَمْرٍو

۴۴..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَذَانَ قَبْلَ الْفَجْرِ لَا يَمْنَعُ الصَّائِمَ طَعَامَهُ وَلَا شَرَابَهُ وَلَا جَمَاعًا ضِدَّ مَا يَتَوَهَّمُ الْعَامَّةُ

۴۵..... بَابُ ذِكْرِ قَدْرِ مَا كَانَ بَيْنَ أَذَانِ بِلَالٍ وَأَذَانِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ

۴۶..... بَابُ إِجْبَابِ الْإِجْمَاعِ عَلَى الصَّوْمِ الْوَاجِبِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ بِلَفْظِ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ

۴۷..... بَابُ إِجْبَابِ النَّيَّةِ لَصَوْمِ كُلِّ يَوْمٍ قَبْلَ طُلُوعِ فَجْرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ، خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ نِيَّةً وَاحِدَةً فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ لَجَمِيعِ الشَّهْرِ جَائِزٌ

۴۸..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ، الْوَاجِبَ مِنَ الصِّيَامِ دُونَ التَّطَوُّعِ مِنْهُ

۴۹..... بَابُ الْأَمْرِ بِالسُّحُورِ أَمْرٌ نَذْبٌ وَإِرْشَادٌ إِذِ السُّحُورُ بَرَكَةٌ، لَا أَمْرٌ فَرِيضٌ وَإِجْبَابٌ يَكُونُ تَارِكُهُ عَاصِيًا بِتَرْكِهِ

۵۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ أَنَّ السُّحُورَ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ الْغَدَاءِ

۵۱..... بَابُ الْأَمْرِ بِالِاسْتِعَانَةِ عَلَى الصَّوْمِ بِالسُّحُورِ إِنْ جَازَ الْإِحْتِجَاجُ بِخَيْرِ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْهُ لِسُوءِ حِفْظِهِ

۵۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ السُّحُورِ فَضْلًا مِنْ صِيَامِ

بات کی دلیل کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کا قرض بندوں کے قرض کی نسبت ادائیگی کا زیادہ مستحق ہے ----- 416

جماع کرنے والے کو اس دن کے بدلے ایک روزے کی قضا دینے کے حکم کا بیان جس دن میں اس نے جماع کیا تھا۔ جبکہ اس کے پاس مذکورہ کفارہ موجود نہ ہو۔ بشرطیکہ حدیث صحیح ہو۔ کیونکہ میرا دل اس روایت سے مطمئن نہیں ہے ----- 416

اس بات کا بیان کہ جان بوجھ کرتے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ----- 418

جو شخص جان بوجھ کرتے کرے اس پر روزے کی قضا دینا واجب ہے ----- 419

اس بات کا بیان کہ سیبگی لگوانے سے سیبگی لگانے والے اور سیبگی لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے ----- 420

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ناک میں ڈالنے والی دوا اور ہر وہ چیز جو تھنوں کے ذریعے سے ناک میں چلی جائے، اس سے روزے دار کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے ----- 434

افطاری کے وقت سے پہلے روزہ کھولنے والوں کو ان کی کوچوں سے لٹکائے جانے اور آخرت میں انہیں عذاب دیئے جانے کا بیان ----- 435

رمضان المبارک میں بغیر شرعی رخصت کے جان بوجھ کر روزہ چھوڑنے پر سخت وعید کا بیان بشرطیکہ حدیث صحیح ہو کیونکہ میں ابن مطوس اور اس کے والد کو نہیں جانتا، جناب حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا ہے کہ وہ ابو مطوس کو طے ہیں ----- 437

روزے دار بھول کر کچھ کھائی لے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا - 438

روزے کی حالت میں کھانے اور پینے والے پر قضاء اور کفارہ واجب نہیں ہوتا بشرطیکہ وہ کھاتے پیتے وقت روزے کو بھول گیا ہو ----- 438

بِالْقَضَاءِ مِنْ دُيُونِ الْعِبَادِ

۶۵..... بَابُ أَمْرِ الْمُجَامِعِ بِقَضَاءِ صَوْمِ يَوْمٍ مَكَانَ الْيَوْمِ الَّذِي جَامَعَ فِيهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ وَاجِدًا لِلْكَفَّارَةِ الَّتِي ذَكَرْتَهَا قَبْلُ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هَذِهِ اللَّفْظَةِ

۶۶..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْإِسْتِقَاءَ عَلَى الْعَمْدِ يُفْطِرُ الصَّائِمَ

۶۷..... بَابُ ذِكْرِ إِجْبَابِ قَضَاءِ الصَّوْمِ عَنِ الْمُسْتَقْيِ عَمْدًا

۶۸..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْحِجَامَةَ تُفْطِرُ الْحَاجِمَ وَالْمَخْجُومَ حَيِّعًا

۶۹..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ السُّعُوطَ وَمَا يَصِلُ إِلَى الْأَنْوْفِ مِنَ الْمِنْحَرَيْنِ يُفْطِرُ الصَّائِمَ

۷۰..... بَابُ ذِكْرِ تَعْلِيْقِ الْمُفْطِرِينَ قَبْلَ وَقْتِ الْإِفْطَارِ بِعَرَفِيهِمْ وَتَعْذِيْبِهِمْ فِي الْآخِرَةِ بِفِطْرِهِمْ قَبْلَ تَحَلُّةِ صَوْمِهِمْ

۷۱..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي إِفْطَارِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ ابْنَ الْمُطَوِّسِ وَلَا أَبَاهُ غَيْرَ أَنَّ حَبِيبَ بْنَ أَبِي ثَابِتٍ قَدْ ذَكَرَ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا الْمُطَوِّسِ

۷۲..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْأَكْلَ وَالشَّرْبَ نَاسِيًا لِعِصْيَامِهِ غَيْرُ مُفْطِرٍ بِالْأَكْلِ وَالشَّرْبِ

۷۳..... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ الْقَضَاءِ وَالْكَفَّارَةَ عَنِ الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ فِي الصِّيَامِ إِذَا كَانَ نَاسِيًا لِعِصْيَامِهِ وَقْتُ الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ

ذَلِكَ

۸۵..... بَابُ الرُّحْصَةِ فِي مَضَى الصَّائِمِ لِسَانَ
الْمَرْأَةِ خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ كَرِهَ الْقُبْلَةَ لِلصَّائِمِ
عَلَى الْقَمِيمِ إِنْ جَازَ الْأَحْتِجَاجُ بِمُضْغِ أَبِي
يَحْيَى، فَإِنِّي لَا أَعْرِفُهُ بَعْدَ الْوَالِدِ وَلَا جَرَحَ

۸۶..... بَابُ الرُّحْصَةِ فِي قُبْلَةِ الصَّائِمِ الْمَرْأَةِ
الصَّائِمَةِ

۸۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْقُبْلَةَ لِلصَّائِمِ
مُبَاحَةٌ لِجَمِيعِ الصُّوَامِ وَلَمْ تَكُنْ خَاصَّةً لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۸..... بَابُ الرُّحْصَةِ فِي السُّوَاكِ لِلصَّائِمِ

۸۹..... بَابُ الرُّحْصَةِ فِي أَحْتِمَالِ الصَّائِمِ إِنْ صَحَّ
الْحَبْرُ وَإِنْ لَمْ يَصِحَّ الْحَبْرُ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ
فَأَلْفَرَانُ دَالٌّ عَلَى إِبَاحَتِهِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ ﴿فَالْأَنْ بَاشِرُ وَهْنٌ﴾ آيَةٌ. دَالٌّ عَلَى إِبَاحَةِ
الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

۹۰..... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْكِ الْجُنُبِ الْأَغْتَسَالِ مِنَ
الْجَنَابَةِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ إِذَا كَانَ مُرِيدًا لِلصَّوْمِ
۹۱..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرِ رُوِي فِي الزَّجْرِ عَنِ الصَّوْمِ
إِذَا أَدْرَكَ الْجُنُبُ الصُّبْحَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ

۹۲..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ جَنَابَةَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي أَخَّرَ الْعُمَلَّ بَعْدَهَا إِلَى
طُلُوعِ الْفَجْرِ فَصَامَ كَانَ مِنْ جَمَاعٍ لَا مِنْ أَحْتِمَالِ
۹۳..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الصَّوْمَ جَائِزٌ لِكُلِّ
مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا وَاعْتَسَلَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ

ہیں ----- 451

روزے دار کے لیے اپنی بیوی کی زبان چوسنے کی رخصت ہے،
ان علماء کے موقف کے برخلاف جو روزے دار کے نیے منہ کا
بوسہ لینا مکروہ قرار دیتے ہیں۔ بشرطیکہ مصدر ابی یحییٰ کی روایت
کو حجت بنانا درست ہو، کیونکہ مجھے اس کے متعلق جرح و تعدیل کا
علم نہیں ----- 452

روزے دار کے لیے روزے دار بیوی کا بوسہ لینے کی رخصت
ہے ----- 452

اس بات کی دلیل کا بیان کہ روزے دار کے لیے بوسہ لینے کی
رخصت تمام روزے داروں کے لیے ہے اور یہ نبی کریم ﷺ
کے لیے خاص نہیں ----- 453

روزے دار کو مسواک کرنے کی رخصت ہے ----- 453
روزے دار کے لیے سرمہ لگانے کی رخصت ہے بشرطیکہ روایت
صحیح ہو اور اگر روایت صحیح نہ ہو تو قرآن مجید سرمہ لگانے کے جواز
پر دلالت کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَالْأَنْ بَاشِرُ وَهْنٌ﴾
اب تم (بیویوں سے رات کے وقت) مباشرت کر سکتے ہو۔ یہ
فرمان باری تعالیٰ روزے دار کے لیے سرمہ لگانے کی رخصت کی
دلیل ہے ----- 455

جنہی شخص روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ غسل جنابت کو طلوع فجر
تک مؤخر کر سکتا ہے ----- 456
اس حدیث کا بیان جس میں جنہی شخص کو جنابت کی حالت میں صبح
ہو جانے پر روزہ رکھنے کی ممانعت کا ذکر ہے ----- 457

اس بات کی دلیل کہ نبی کریم ﷺ کی وہ جنابت جس کے بعد
آپ نے طلوع فجر تک غسل مؤخر کر دیا تھا اور روزہ رکھ لیا تھا، وہ
جنابت جماع کی وجہ سے تھی، احتلام کے سبب سے نہیں تھی۔ 460
اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہر اس شخص کے لیے روزہ رکھنا جائز
ہے جو جنابت کی حالت میں صبح کرتا ہے اور طلوع فجر کے بعد

- 460 ----- غسل کرتا ہے
- رمضان المبارک میں سفر کے دوران جن لوگوں کیلئے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے ان کے ابواب کا مجموعہ --- 464
- سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق نبی کریم ﷺ سے مروی آپ کی ایک حدیث کا بیان ----- 464
- نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ”سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے“ کے سبب کا بیان ----- 465

اس روایت کا بیان جو نبی کریم سے مروی ہے کہ آپ نے سفر میں روزہ رکھنے والوں کو نافرمان قرار دیا، مگر اس روایت میں انہیں نافرمان قرار دیئے جانے کی علت بیان نہیں ہوئی جس سے بعض علماء کو وہم ہوا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ -- 467

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں نافرمان اس لیے قرار دیا تھا کہ آپ نے انہیں روزہ کھولنے کا حکم دیا تھا اور انہوں نے روزہ رکھے رکھا اور کھولا نہیں۔ اور جس شخص کو کسی کام کا حکم دیا جائے اگرچہ وہ کام مباح ہو یا فرض، واجب تو مباح کام کے ترک کرنے والے کو بھی نافرمان کہنا جائز ہے -- 467

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ والے سال (دوران سفر) صحابہ کرام کو روزہ کھولنے کا حکم اس لیے دیا تھا کیونکہ روزہ کھولنا ان کے لیے جنگ میں قوت و طاقت کا باعث تھا۔ یہ وجہ نہیں تھی کہ سفر میں روزہ رکھنا جائز نہیں ----- 469

نبی کریم ﷺ کی سنت کو اس سے بے رغبتی کرتے ہوئے چھوڑنے پر سخت وعید کا بیان ----- 471

مسافر سے روزے کی فرضیت ساقط ہونے کا بیان ----- 472

اس بات کا بیان کہ سفر میں روزہ نہ رکھنا رخصت ہے، روزہ نہ رکھنا

جُمَاعُ أَبْوَابِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ مِنْ أُبَيْحَ لَهُ الْفِطْرُ فِي رَمَضَانَ عِنْدَ الْمَسَافِرِ

۹۴..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ رُؤْيَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

۹۵..... بَابُ ذِكْرِ السَّبَبِ الَّذِي قَالَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ))

۹۶..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ رُؤْيَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَسْمِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ عَصَاةً مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي أَسْمَاهُمْ بِهَذَا الْأَسْمِ تَوَهَّم بَعْضُ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ غَيْرُ جَائِزٍ لِهَذَا الْخَبَرِ

۹۷..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَمَاهُمْ عَصَاةً إِذْ أَمَرَهُمْ بِالْإِفْطَارِ وَصَامُوا. وَمَنْ أُمِرَ بِفِعْلٍ وَإِنْ كَانَ الْفِعْلُ مَبَاحًا فَرُضًا وَاجِبًا فَتَرَكُ مَا أُمِرَ بِهِ مِنَ الْمُبَاحِ جَازٍ أَنْ يُسَمَّى عَاصِيًا

۹۸..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالْفِطْرِ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ إِذِ الْفِطْرُ أَقْوَى لَهُمْ عَلَى الْحَرْبِ، لَا أَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ غَيْرُ جَائِزٍ

۹۹..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغْبَةً عِنْدَهَا

۱۰۰..... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ فَرَضِ الصَّوْمِ عَنِ الْمَسَافِرِ

۱۰۱..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ

472 ----- فرض نہیں ہے -----

اللہ تعالیٰ کی اپنے مومن بندوں کو دی ہوئی رخصت کو قبول کرتے ہوئے رمضان المبارک میں سفر کے دوران روزہ نہ رکھنا مستحب ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی رخصت کو قبول کرنے والوں کو پسند کرتا

473 ----- ہے -----

473 ----- مسافر کو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار دینے کا بیان -----

طاقت و قوت رکھنے والے شخص کے لیے سفر میں روزہ رکھنا مستحب ہے اور جو کمزور اور ضعیف ہو اس کے لیے روزہ چھوڑنا

475 ----- مستحب ہے -----

اگر روزہ رکھ کر اپنی خدمت کرنے سے بھی عاجز آجائے تو سفر

476 ----- میں روزہ نہ رکھنا مستحب ہے -----

اس بات کی دلیل کا بیان کہ سفر میں روزہ نہ رکھنے والا خادم، سفر

477 ----- میں روزہ رکھنے والے مخدوم سے بہتر و افضل ہے -----

سفر میں رمضان المبارک کے کچھ روزے رکھنے اور کچھ نہ رکھنے کی

478 ----- رخصت کا بیان -----

اس روایت کا بیان جس سے بعض علماء کو وہم ہوا ہے کہ سفر میں

478 ----- روزہ نہ رکھنا، سفر میں روزہ رکھنے کے جواز کا ناخ ہے -----

اس بات کا بیان کہ یہ الفاظ ”آپ کے آخری فرمان پر عمل ہوگا“

479 ----- یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے الفاظ نہیں ہیں۔ -----

اس بات کی دوسری دلیل کہ فتح مکہ والے سال نبی کریم ﷺ کا

روزہ کھولنے کا حکم دینا سفر میں روزہ رکھنے کے جواز کا ناخ نہیں

481 ----- ہے -----

جس شخص نے حالت اقامت میں کچھ روزے رکھے ہوں اسے

رمضان المبارک میں سفر کے دوران روزے نہ رکھنے کی رخصت

رُحْصَةً لَا أَنَّ حَتْمًا عَلَيْهِ أَنْ يُفْطِرَ

۱۰۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ فِي السَّفَرِ فِي

رَمَضَانَ لِقَبُولِ رُحْصَةِ اللَّهِ الَّتِي رَخَّصَ لِعِبَادِهِ

الْمُؤْمِنِينَ، إِذِ اللَّهُ يُحِبُّ قَابِلَ رُحْصَتِهِ

۱۰۳..... بَابُ ذِكْرِ تَخْيِيرِ الْمُسَافِرِ بَيْنَ الصَّوْمِ وَ

الْفِطْرِ

۱۰۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ لِمَنْ

قَوِيَ عَلَيْهِ وَ الْفِطْرِ لِمَنْ ضَعُفَ عَنْهُ

۱۰۵..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ فِي السَّفَرِ إِذَا

عَجَزَ عَنِ خِدْمَةِ نَفْسِهِ إِذَا صَامَ

۱۰۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمُفْطِرَ

لِلْخَادِمِ فِي السَّفَرِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّائِمِ الْمَخْدُومِ

فِي السَّفَرِ

۱۰۷..... بَابُ الرُّحْصَةِ فِي صَوْمِ بَعْضِ رَمَضَانَ

وَ فِطْرِ بَعْضِ فِي السَّفَرِ

۱۰۸..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ تَوَهُّمٍ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ أَنَّ

الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ نَاسِخٌ لِإِبَاحَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ.

۱۰۹..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ عَلَى أَنَّ هَذِهِ الْكَلِمَةَ

((وَ إِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ)) لَيْسَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ

عَبَّاسٍ

۱۱۰..... بَابُ ذِكْرِ دَلِيلِ ثَانٍ عَلَى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفِطْرِ عَامَ الْفَتْحِ لَمْ يَكُنْ

بِنَاسِخٍ لِإِبَاحَتِهِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

۱۱۱..... بَابُ الرُّحْصَةِ فِي الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ فِي

السَّفَرِ لِمَنْ قَدْ صَامَ بَعْضَهُ فِي الْحَضَرِ

481 ----- ہے
 رمضان المبارک میں سفر کے دوران میں روزہ کھولنے کی اجازت
 کا بیان جبکہ دن کا کچھ حصہ گزر چکا ہو۔ اور آدمی کی نیت بھی روزہ
 رکھنے کی ہو ----- 482
 جس دن آدمی اپنے شہر سے سفر کے لیے نکلے اس دن روزہ نہ
 رکھنے کی اجازت کا بیان، بشرطیکہ حدیث صحیح ہو ----- 483
 رمضان المبارک میں ایک دن، رات کی مسافت سے کم مسافت
 پر روزہ نہ رکھنے کی رخصت کا بیان ----- 484
 رمضان المبارک میں حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے
 روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے ----- 485
 عورتوں سے ان کے ایام حیض میں روزے کی فرضیت ساقط
 ہونے کا بیان ----- 488
 اس بات کی دلیل کا بیان کہ حائضہ عورت طہارت کے دنوں میں
 روزے کی قضا دے گی اور حیض کے دنوں میں ساقط ہونے والے
 فرض روزے کی قضا آئندہ شعبان تک دینے کی اسے رخصت
 ہے ----- 488
 میت کے ولی کا میت کی طرف سے ماہ رمضان کے روزوں کی
 قضا ادا کرنے کا بیان جبکہ وہ اس حال میں مرا کہ وہ روزوں کی
 قضا دے سکتا تھا۔ لیکن اس نے قضا دینے میں کوتاہی برتی۔ 491
 فوت شدہ عورت کے ذمہ واجب روزوں کی قضا ادا کرنے
 کا بیان ----- 491
 اگر روزوں کی نذر ماننے والی عورت نذر پوری کرنے سے پہلے
 فوت ہو جائے تو اس کی نذر کے روزوں کی قضا ادا کرنے کے حکم
 کا بیان ----- 492
 اس بات کا بیان کہ نذر ماننے والے مرد یا نذر ماننے والی عورت
 کی طرف سے اس کے ولی، قریبی رشتہ دار، مرد ہو یا عورت، آزاد
 ہو یا غلام، آزاد کردہ لونڈی ہو یا غلام، لونڈی کا روزوں کی قضا دینا

۱۱۲..... بَابُ إِبَاحَةِ الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ
 يَوْمَ قَدْ مَضَى بَعْضُهُ وَالْمَرْءُ نَاوِلُ الصَّوْمِ فِيهِ

۱۱۳..... بَابُ إِبَاحَةِ الْفِطْرِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُخْرَجُ
 فِيهِ الْمَرْءُ مُسَافِرًا مِنْ بَلَدِهِ إِنْ تَبَتَّ الْخَبَرُ

۱۱۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْفِطْرِ فَيَقُومُ رَمَضَانَ فِي
 مَسِيرَةِ أَقَلِّ مِنْ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ

۱۱۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ فِي
 الْأَفْطَارِ فِي رَمَضَانَ

۱۱۶..... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ فَرَضِ الصَّوْمِ عَنِ
 النِّسَاءِ أَيَّامَ حَيْضِهِنَّ

۱۱۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْحَائِضَ
 يَجِبُ عَلَيْهَا قَضَاءُ الصَّوْمِ فِي أَيَّامِ طَهْرِهَا، وَ
 الرُّخْصَةُ لَهَا فِي تَأْخِيرِ قَضَاءِ الصَّوْمِ الَّذِي أَسْقَطَ

الْفَرَضَ عَنْهَا فِي أَيَّامِ حَيْضِهَا إِلَى سَعْبَانَ

۱۱۸..... بَابُ قَضَاءِ وَليِّ الْمَيِّتِ صَوْمَ رَمَضَانَ
 عَنِ الْمَيِّتِ إِذَا مَاتَ وَ أَمَكَّنَهُ الْقَضَاءُ فَمَرَّطَ فِي
 قَضَائِهِ

۱۱۹..... بَابُ قَضَاءِ الصِّيَامِ عَنِ الْمَرْأَةِ تَمُوتُ وَ
 عَلَيْهَا صِيَامٌ

۱۲۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ بِالنَّذْرِ عَنِ
 النَّاذِرَةِ إِذَا مَاتَتْ قَبْلَ الْوَفَاءِ بِنَذْرِهَا

۱۲۱..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ مَنْ قَضَى الصَّوْمَ عَنِ
 النَّاذِرِ وَالنَّاذِرَةِ مِنْ وَليِّهِ أَوْ قَرِيبٍ أَوْ بَعِيدٍ أَوْ ذَكَرَ
 أَوْ أَنْشَى أَوْ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ أَوْ حُرَّةً أَوْ أَمَةً فَالْقَضَاءُ

- جائز ہے ----- 492
- جس میت کے ذمہ فرض روزے ہوں اس کی طرف سے روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا، بشرطیکہ روایت صحیح ہو۔ کیونکہ اشعث بن سوار رضی اللہ عنہ کے برے حافظے کی وجہ سے میرا دل غیر مطمئن ہے ----- 494
- روزے کے کفارے میں ہر روز مسکین کو کھانا کھلانے کے ناپ کی مقدار کا بیان بشرطیکہ روایت صحیح ہو۔ کیونکہ اس سند کے بارے میں میرے دل میں عدم اطمینان ہے ----- 494
- افطاری کے وقت اور جن چیزوں سے افطاری کرنا مستحب ہے ان کے ابواب کا مجموعہ ----- 495
- اس حدیث کا بیان جو افطاری کے وقت کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے خبر کے الفاظ میں بیان ہوئی ہے۔ جبکہ میرے نزدیک اس کا معنی امر و حکم کا ہے ----- 495
- لوگ اس وقت تک خیر و بھلائی پر رہیں گے جب تک روزہ کھولنے میں جلدی کریں گے اور اس میں گویا اس بات کی دلیل ہے کہ جب وہ روزہ کھولنے میں تاخیر کریں گے تو وہ شر میں واقع ہو جائیں گے ----- 497
- دین اسلام کے غلبے کا بیان۔ جب تک مسلمان افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ دین کا اطلاق اسلام کے بعض شعبوں پر بھی ہو جاتا ہے ----- 497
- نبی اکرم محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت اس وقت تک مستحسن سمجھی جائے گی جب تک روزہ کھولنے کے لیے ستاروں کے طلوع کا انتظار نہیں کیا جائے گا ----- 498
- جلدی روزہ افطار کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کے محبت کرنے کا بیان ----- 499
- نماز مغرب سے پہلے روزہ کھولنا مستحب ہے ----- 500

جَائِزٌ عَنِ الْمَيِّتِ

۱۲۲..... بَابُ الْإِطْعَامِ عَنِ الْمَيِّتِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ لِكُلِّ يَوْمٍ مَسْكِينًا إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ أَشْعَثِ بْنِ سَوَّارٍ رَحِمَهُ اللَّهُ لِسُوءِ حِفْظِهِ

۱۲۳..... بَابُ قَدْرِ مَكِيلَةٍ مَا يُطْعَمُ كُلُّ مَسْكِينٍ فِي كَفَّارَةِ الصَّوْمِ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هَذَا الْإِسْنَادِ

جُمَاعُ أَبْوَابِ وَقْتِ الْإِفْطَارِ وَمَا يَسْتَحِبُّ أَنْ يُفْطَرَ عَلَيْهِ

۱۲۴..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ رُويَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَقْتِ الْفِطْرِ يَلْفِظُ خَيْرَ مَعْنَاهُ عِنْدِي مَعْنَى الْأَمْرِ

۱۲۵..... بَابُ ذِكْرِ دَوَامِ النَّاسِ عَلَى الْخَيْرِ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ وَفِيهِ كَالدَّلَالَةِ عَلَى أَنَّهُمْ إِذَا أَخْرَوْا الْفِطْرَ وَقَعُوا فِي الشَّرِّ

۱۲۶..... بَابُ ذِكْرِ طُهُورِ الدِّينِ مَا عَجَلَ النَّاسُ فِطْرَهُمْ، وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ اسْمَ الدِّينِ قَدْ بَقِيَ عَلَى بَعْضِ شُعَبِ الْإِسْلَامِ

۱۲۷..... بَابُ ذِكْرِ اسْتِحْسَانِ سُنَّةِ الْمُصْطَفَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَنْتَظِرْ بِالْفِطْرِ قَبْلَ طُلُوعِ النُّجُومِ

۱۲۸..... بَابُ ذِكْرِ حُبِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُعَجِّلِينَ لِلْإِفْطَارِ

۱۲۹..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

روزہ کھلوانے والے کو روزے دار کے اجر میں کمی کیے بغیر اس کے برابر ثواب دیئے جانے کا بیان ----- 500

تازہ کھجور موجود ہو تو اس سے روزہ کھولنا مستحب ہے اور اگر تازہ کھجور (رطب) موجود نہ ہو تو خشک کھجور سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے ----- 501

جب روزے دار کو تازہ اور خشک کھجوریں دونوں ہی نہ ملیں تو پانی کے ساتھ روزہ کھولنا مستحب ہے ----- 502

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کھجور کی موجودگی میں کھجور کی برکت کے حصول کے لیے اس سے روزہ افطار کرنے کا حکم استحبی اور اختیاری ہے، کیونکہ کھجور باعث برکت ہے اور کھجور کی عدم موجودگی میں پانی سے روزہ کھولنے کا حکم بھی اختیاری اور مستحب ہے کیونکہ پانی پاکیزہ ہے۔ یہ حکم واجب اور فرض نہیں ہے 502

روزے میں وصال کرنے کی ممانعت کا بیان ----- 503

روزوں میں وصال کرنے کو دین میں تشدد اور غلو قرار دینے کا بیان ----- 504

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وصال کرنا منع ہے ----- 505

سحری تک روزے میں وصال کرنے کی ممانعت کا بیان۔ کیوں کہ افطاری کرنے میں جلدی کرنا تاخیر کرنے سے افضل ہے، اگرچہ سحری تک وصال کرنے کی نبی مصطفیٰ ﷺ نے اجازت دی تھی ----- 505

سحری تک وصال کرنا جائز ہے اگرچہ (مغرب کے وقت) جلدی افطاری کرنا افضل ہے ----- 506

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مسلمانوں پر رمضان المبارک کے علاوہ صرف وہی روزے فرض ہیں جو ان کے اپنے افعال اور اقوال کی وجہ سے فرض ہوتے ہیں ----- 507

کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں نے سارے رمضان کے روزے رکھے

۱۳۰..... بَابُ إِعْطَاءِ مُقَطَّرِ الصَّائِمِ مِثْلَ أَجْرِ الصَّائِمِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْتَقَصَ الصَّائِمُ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا

۱۳۱..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ عَلَى الرُّطْبِ إِذَا وُجِدَ وَعَلَى التَّمْرِ إِذَا لَمْ يُوجَدْ الرُّطْبُ

۱۳۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ عَلَى الْمَاءِ إِذَا أَعْوَزَ الصَّائِمُ الرُّطْبَ وَالتَّمَرَ جَمِيعًا

۱۳۳..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْفِطْرِ عَلَى التَّمْرِ إِذَا كَانَ مَوْجُودًا أَمْرًا اخْتِيَارًا وَاسْتِحْبَابًا طَالِبًا لِتَبَرُّكَةِ إِذِ التَّمَرِ بَرَكَةٌ، وَأَنَّ الْأَمْرَ بِالْفِطْرِ عَلَى الْمَاءِ إِذَا أَعْوَزَ التَّمَرَ أَمْرٌ اسْتِحْبَابٌ وَاخْتِيَارٌ إِذَا الْمَاءُ طَهُورٌ، لَا أَنَّ الْأَمْرَ بِذَلِكَ أَمْرٌ فَرَضٍ وَاجِبًا

۱۳۴..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ

۱۳۵..... بَابُ تَسْمِيَةِ الْوِصَالِ بِتَعَمُّقٍ فِي الدِّينِ

۱۳۶..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْوِصَالَ مِنْهُ عَنهُ

۱۳۷..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ إِلَى السَّحْرِ إِذَا تَعَجَّلَ الْفِطْرَ أَفْضَلُ مِنْ تَأْخِيرِهِ، إِنْ كَانَ الْوِصَالُ إِلَى السَّحْرِ قَدْ أَبَاحَهُ الْمُصْطَفَى ﷺ

۱۳۸..... بَابُ إِبَاحَةِ الْوِصَالِ إِلَى السَّحْرِ وَإِنْ كَانَ تَعَجُّلُ الْفِطْرِ أَفْضَلُ

۱۳۹..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَنِ أَنَّ لَا فَرَضَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مِنَ الصِّيَامِ غَيْرَ رَمَضَانَ إِلَّا مَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ بِأَفْعَالِهِمْ وَأَقْوَالِهِمْ

۱۴۰..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ قَوْلِ الْمَرْءِ صُمْتُ

عاشوراء کے روزے کی فضیلت اور رمضان المبارک کے روزوں کے سوا باقی دنوں کے روزوں پر اس کی فضیلت کی بنا پر نبی کریم ﷺ کا اس روزے کا اہتمام کرنا ----- 518
عاشوراء کے روزے سے گناہوں کی بخشش کا بیان ----- 518

عاشوراء کے دن کی عظمت کے لیے ماؤں کا اپنے بچوں کو عاشوراء کے دن دودھ نہ پلانا مستحب ہے۔ بشرطیکہ روایت صحیح ہو، کیونکہ میرادل خالد بن ذکوان کے بارے میں مطمئن نہیں ہے۔ 519

عاشوراء کے روزے کے حکم کا بیان ----- 521
عاشوراء کے دن کے بعض حصے کا روزہ رکھنے کے حکم کا بیان 522
عاشوراء کا روزہ رکھنے اور نہ رکھنے میں اختیار کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ عاشوراء کے دن کے روزے کا حکم استحباب، راہنمائی اور فضیلت کے لیے ہے ----- 523
عاشوراء کے دن میں یہودیوں کے روزے کی مخالفت کے لیے عاشوراء سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھنے کے حکم کا بیان ----- 523

نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں ماہ محرم کی نو تاریخ کو روزہ رکھنا مستحب ہے ----- 524
مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ عرفہ کے دن کی فضیلت اور اس سے گناہوں کی بخشش کا بیان ----- 525
مجمل غیر مفسر الفاظ کے ساتھ مروی حدیث کا بیان جو نبی اکرم ﷺ سے عرفہ کے دن کے روزے کی ممانعت میں ذکر ہوئی ہے ----- 525

گزشتہ دو مجمل روایات کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان 526

فَضِيلَةٌ وَاسْتِحْبَابٍ

۱۵۰..... بَابُ فَضِيلَةِ صِيَامِ عَاشُورَاءَ وَتَحَرِّيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَهُ لِفَضِيلِهِ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ خَلَا صِيَامَ رَمَضَانَ
۱۵۱..... بَابُ ذِكْرِ تَكْفِيرِ الذُّنُوبِ بِصِيَامِ عَاشُورَاءَ

۱۵۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَرْكِ الْأُمَهَاتِ إِرْضَاعِ الْأَطْفَالِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ تَعْظِيمًا لِيَوْمِ عَاشُورَاءَ، إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ. فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ

۱۵۳..... بَابُ الْأَمْرِ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ
۱۵۴..... بَابُ الْأَمْرِ بِصِيَامِ بَعْضِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ
۱۵۵..... بَابُ ذِكْرِ التَّخْيِيرِ بَيْنِ صِيَامِ عَاشُورَاءَ وَإِفْطَارِهِ، وَالذَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِصَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَمْرٌ نَذْبٍ وَإِرْشَادٍ وَفَضِيلَةٍ
۱۵۶..... بَابُ الْأَمْرِ بِأَنْ يُصَامَ قَبْلَ عَاشُورَاءَ يَوْمًا أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا مَخَالَفَةً لِفِعْلِ الْيَهُودِ فِي صَوْمِ عَاشُورَاءَ

۱۵۷..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ التَّاسِعِ مِنَ الْمُحَرَّمِ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ ﷺ
۱۵۸..... بَابُ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَتَكْفِيرِ الذُّنُوبِ بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ
۱۵۹..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرِ رُؤْيِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ، مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

۱۶۰..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرِ مُفَسَّرٍ لَلْفَلْطَتَيْنِ الْمُجْمَلَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا

نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں اور دعا کے لیے قوت و طاقت کو جمع کرنے کے لیے عرفات میں عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنا مستحب ہے۔ کیونکہ عرفہ کے دن کی دعاسب دعاؤں سے افضل و اعلیٰ ہے یا افضل دعاؤں میں سے ایک ہے ----- 527

عشرہ ذوالحجہ میں نبی کریم ﷺ کے روزہ نہ رکھنے کا بیان 527

اس علت و سبب کا بیان جس کی بنا پر نبی کریم ﷺ بعض نقلی کام ترک کر دیتے تھے اگرچہ آپ ان کی ترغیب بھی دلاتے تھے۔ اور ڈر یہ تھا کہ کہیں وہ فعل مسلمانوں پر فرض نہ کر دیا جائے، جبکہ نبی کریم ﷺ لوگوں پر فرائض میں تخفیف کرنا پسند فرماتے تھے ----- 528

ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا مستحب ہے اور اس بات کی اطلاع کہ یہ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کے روزوں کی کیفیت ہے ----- 529

اس بات کا بیان کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناغہ کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل، پسندیدہ اور عدل پر مبنی روزے ہیں ---- 530

اس بات کی دلیل کہ نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ داؤد علیہ السلام کے روزے سب سے معتدل، افضل ترین اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہیں ----- 532

اس بات کی دلیل کا بیان کہ داؤد علیہ السلام سب لوگوں سے بڑھ کر عبادت گزار تھے۔ جبکہ ان کے روزوں کا معمول اس طرح تھا جیسا ہم نے بیان کیا ہے ----- 533

نبی کریم ﷺ کی ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن ناغہ کرنے کی استطاعت ملنے کی تمنا کا بیان ----- 534

اللہ تعالیٰ کی راہ میں روزہ رکھنے کی فضیلت کا بیان۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے ستر سال دور کر دیتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک مجمل غیر مفسر روایت

۱۶۱..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِفْطَارِ يَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَقاتِ يَأْتِيَدَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقْوِيَا بِالْفِطْرِ عَلَى الدُّعَاءِ . إِذِ الدُّعَاءُ يَوْمَ عَرَفَةَ أَفْضَلُ الدُّعَاءِ أَوْ مِنْ أَفْضَلِهِ

۱۶۲..... بَابُ ذِكْرِ إِفْطَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ

۱۶۳..... بَابُ ذِكْرِ عِلَّةٍ قَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْرُكُ لَهَا بَعْضَ أَعْمَالِ النَّطْوُوعِ وَإِنْ كَانَ يَحُثُّ عَلَيْهَا، وَهِيَ خَشْيَةٌ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيْهِمْ ذَلِكَ الْفِعْلُ مَعَ اسْتِحْبَابِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَفَّفَ عَلَى النَّاسِ مِنَ الْفَرَائِضِ

۱۶۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ، وَالْإِعْلَامِ بِأَنَّهُ صَوْمُ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۶۵..... بَابُ الْإِحْبَارِ بِأَنَّ صَوْمَ يَوْمٍ وَفِطْرَ يَوْمٍ أَفْضَلُ الصِّيَامِ وَأَحَبُّهُ إِلَى اللَّهِ وَأَعْدَلُهُ

۱۶۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَبَرَ أَنَّ صِيَامَ دَاوُدَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ وَأَفْضَلُهُ، وَأَحَبُّهُ إِلَى اللَّهِ

۱۶۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ دَاوُدَ كَانَ مِنْ أَعْبِدِ النَّاسِ إِذَا كَانَ صَوْمُهُ مَا ذَكَرْنَا

۱۶۸..... بَابُ ذِكْرِ تَمَيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِطَاعَةَ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمَيْنِ

۱۶۹..... بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ مِبْسَاعَةِ اللَّهِ الْمَرْءَ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا بِذِكْرِ خَيْرِ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

535 ----- کا ذکر

536 ----- گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان

536 ----- رمضان المبارک کے روزوں کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے کی فضیلت کا بیان تو یہ روزے سارے سال کے روزوں کی طرح ہو جائیں گے

537 ----- اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے یہ اطلاع دی ہے کہ رمضان المبارک کے روزے اور شوال کے چھ روزے عمر بھر کے روزوں کی مانند ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی کا بدلہ دس گنا رکھا ہے یا اگر اللہ چاہے تو اس سے بھی زیادہ عطا کرتا ہے

538 ----- سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا مستحب ہے اور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ان دو روزوں کا اہتمام کرنا کرنا چاہیے

538 ----- سوموار کا روزہ رکھنا مستحب ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت اس دن ہوئی، اسی دن آپ کی طرف وحی بھیجی گئی اور اسی دن آپ کی وفات ہوئی

539 ----- سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا اس لیے بھی مستحب ہے کیونکہ ان دو دنوں میں اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں

540 ----- ہر مہینے ایک دن کا روزہ رکھنے کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کا ایک دن کا روزہ رکھنے والے کو پورے مہینے کا ثواب عطا فرمانا

541 ----- ہر مہینے تین روزے رکھنے کا حکم استحباب کے لیے ہے وچوب کے لیے نہیں

542 ----- اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہر مہینے تین روزے رکھنے کا حکم احتیابی ہے، وچوبی نہیں

۱۷۰ بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْفِطْرَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتَهَا

۱۷۱ بَابُ فَضْلِ اتِّبَاعِ صِيَامِ رَمَضَانَ بِصِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ، فَيَكُونُ كَصِيَامِ السَّنَةِ كُلِّهَا

۱۷۲ بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَعْلَمَ أَنَّ صِيَامَ رَمَضَانَ وَ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ يَكُونُ كَصِيَامِ الدَّهْرِ إِذِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَلِهَا أَوْ يَزِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ

۱۷۳ بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمِ الْاِحْمِيسِ، وَتَحْرِى صَوْمِهِمَا، افْتِدَاءً بِفِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۴ بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَ فِيهِ أُوحِيَ إِلَيْهِ، وَ فِيهِ مَاتَ ﷺ

۱۷۵ بَابُ فِي اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَ الْاِحْمِيسِ أَيْضًا، لِأَنَّ الْأَعْمَالَ فِيهِمَا تُعْرَضُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۷۶ بَابُ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمٍ وَاحِدٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَإِعْطَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صَائِمِ يَوْمٍ وَاحِدٍ مِنْ الشَّهْرِ

۱۷۷ بَابُ الْأَمْرِ بِصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اسْتِحْبَابًا لَا إِنْجَابًا

۱۷۸ بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِصَوْمِ الثَّلَاثِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَمْرٌ نَذْبٌ لَا أَمْرٌ فَرَضٌ

ہر مہینے تین دن روزہ رکھنے والے پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا بیان کہ وہ ایک نیکی کا اجر دس گنا عطا کر کے اسے عمر بھر کے روزوں کا ثواب عطا کرتا ہے۔ ----- 543

ہر مہینے کے تین روزے ایام بیض (۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ) میں رکھنا مستحب ہے ----- 544

ہر مہینے کے تین روزے مہینے کے شروع میں رکھنا جائز ہے اس ڈر سے کہ ممکن ہے کہ آدی یہ تین روزے ایام بیض میں نہ پاسکے ----- 545

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہر مہینے کے تین روزے عمر بھر کے روزوں کے قائم مقام ہوں گے، خواہ یہ تین روزے مہینے کے شروع میں، مہینے کے وسط میں یا اس کے آخر میں رکھے جائیں ----- 546

اللہ تعالیٰ ایک دن کا روزہ رکھنے والے کے لیے جنت واجب کر دیتے ہیں جبکہ وہ اپنے روزے کے ساتھ ساتھ صدقہ کرے، نماز جنازہ میں شرکت کرے اور مریض کی تیمارداری کرے ----- 547

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے بیان کے ساتھ سابقہ احادیث کے علاوہ نبی کریم ﷺ کے روزوں کی کیفیت ----- 548

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس فرمان: ”نبی ﷺ نے رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے مکمل روزے نہیں رکھے“ سے ان کی مراد ماہ شعبان ہے۔ آپ اس مہینے کے روزے رمضان کے روزوں کے ساتھ ملا دیتے تھے ----- 549

ایک مہینے میں مسلسل روزے رکھنا اور پھر مسلسل روزے نہ رکھنے کا بیان ----- 550

ہمیشہ نقلی روزے رکھنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت میں جو بالا خانے تیار کر رکھے ہیں، ان کا بیان بشرطیکہ روایت صحیح

۱۷۹..... بَابُ ذِكْرِ تَمَضُّلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الصَّائِمِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ بِإِعْطَائِهِ أَجْرَ صِيَامِ الدَّهْرِ بِالْحَسَنَةِ الْوَاحِدَةِ عَشْرَ أَمْثَالِهَا

۱۸۰..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صِيَامِ هَذِهِ الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَيَّامِ الْبَيْضِ مِنْهَا

۱۸۱..... بَابُ إِبَاحَةِ صَوْمِ هَذِهِ الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلِ الشَّهْرِ مُبَادَرَةً بِصَوْمِهَا خَوْفَ أَنْ لَا يُذْرِكَ الْمَرْءُ صَوْمَهَا أَيَّامَ الْبَيْضِ

۱۸۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ صَوْمَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَقُومُ مَقَامَ صِيَامِ الدَّهْرِ، كَانَ صَوْمُ الثَّلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ، أَوْ مِنْ وَسْطِهِ، أَوْ مِنْ آخِرِهِ

۱۸۳..... بَابُ ذِكْرِ إِجَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ لِلصَّائِمِ يَوْمًا وَاحِدًا إِذَا جَمَعَ مَعَ صَوْمِهِ صَدَقَةً، وَ شُهُودَ جَنَازَةٍ، وَ عِيَادَةَ مَرِيضٍ

۱۸۴..... بَابُ فِي صِفَةِ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَا مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ بِذِكْرِ خَيْرِ مُجْمَلِي غَيْرِ مُفَسَّرٍ

۱۸۵..... بَابُ ذِكْرِ الْحَبْرِ الْمُفَسَّرِ لِلْفِطْنَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُمَا . وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ عَائِشَةَ إِنَّمَا أَرَادَتْ: النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصُمْ شَهْرًا تَامًا غَيْرَ رَمَضَانَ شَهْرَ شَعْبَانَ الَّذِي كَانَ يَصِلُ صَوْمُهُ بِصَوْمِ رَمَضَانَ

۱۸۶..... بَابُ ذِكْرِ صَوْمِ أَيَّامٍ مُتَابِعَةٍ مِنَ الشَّهْرِ وَ إِفْطَارِ أَيَّامٍ مُتَابِعَةٍ بَعْدَهَا مِنَ الشَّهْرِ

۱۸۷..... بَابُ ذِكْرِ مَا أَعَدَّ اللَّهُ جَلَّ وَ عَلَا فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْعُرْفِ لِمَدَامِ صِيَامِ التَّطَوُّعِ إِنْ صَحَّ

562 ----- نہ رکھے

عمر بھر کے روزوں کی فضیلت کا بیان جبکہ ممنوعہ دنوں کے روزے

563 ----- نہ رکھے

نبی کریم ﷺ سے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کے

بارے میں مروی مجمل غیر مفسر روایت کا بیان ----- 565

جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کرنے والی روایت کی مفسر

روایت کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ممانعت اس وقت

ہے جب اکیلے جمعہ کے دن کا روزہ رکھا جائے اور اس سے پہلے

یا بعد میں روزہ نہ رکھا جائے ----- 565

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ کا دن عید کا دن ہے اور جمعہ کے

دن روزہ رکھنے کی ممانعت اس کے عید ہونے کی وجہ سے ہے اور

جمعہ اور عیدین، عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں فرق یہ ہے کہ ان دو

دنوں میں روزے کی ممانعت اس طرح آئی ہے کہ ان سے ایک

دن پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھ کر ان کا روزہ نہیں رکھا جاسکتا

(جبکہ جمعہ کا روزہ اس طریقے سے رکھا جاسکتا ہے) ----- 566

اکیلے جمعہ کا روزہ رکھنے والے کو دن کا کچھ حصہ گزار جانے کے بعد

روزہ کھولنے کا حکم دینا ----- 567

ایک مجمل غیر مفسر روایت جس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص

ہے، اس کے ذکر کے ساتھ اکیلے ہفتے کے دن کا نفل روزہ رکھنے

کی ممانعت کا بیان ----- 568

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہفتے کے دن نفل روزہ رکھنے کی

ممانعت اس وقت ہے جب اکیلے ہفتے کا روزہ رکھا جائے اور اس

سے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد میں روزہ نہ رکھا جائے

ہفتے کے دن روزہ رکھنے کی رخصت ہے جبکہ روزے دار اس کے

بعد اتوار کا روزہ بھی رکھے ----- 570

الْمَرْءُ الْأَيَّامَ الَّتِي زُجِرَ عَنِ الصِّيَامِ فِيهَا

۱۹۹..... بَابُ فَضْلِ صِيَامِ الذَّمِّ إِذَا أَفْطَرَ الْأَيَّامَ

الَّتِي زُجِرَ عَنِ الصِّيَامِ فِيهَا

۲۰۰..... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارِ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنِ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

مُجْمَلَةً غَيْرَ مَفْسُورَةٍ

۲۰۱..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ فِي النَّهْيِ عَنِ

صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَالِدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ عَنْهُ إِذَا

أَفْرَدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالصِّيَامِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُصَامَ قَبْلَهُ

أَوْ بَعْدَهُ

۲۰۲..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ

عِيدٌ، وَأَنَّ النَّهْيَ عَنِ صِيَامِهِ إِذْ هُوَ عِيدٌ، وَ

الْفَرْقُ بَيْنَ الْجُمُعَةِ وَبَيْنَ الْعِيدَيْنِ الْفِطْرِ وَ

الْأَضْحَى، إِذَا جَاءَ بِنَهْيِ صَوْمِهِمَا مُفْرَدًا، وَلَا

مَوْصُولًا بِصِيَامٍ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ

۲۰۳..... بَابُ أَمْرِ الصَّائِمِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُفْرَدًا

بِالْفِطْرِ بَعْدَ مَضِيِّ بَعْضِ النَّهَارِ

۲۰۴..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا

إِذَا أَفْرَدَ بِالصَّوْمِ بِذِكْرِ خَبَرِ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

بِلَفْظِ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ، وَأَحْسِبُ أَنَّ النَّهْيَ عَنِ

صِيَامِهِ

۲۰۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ عَنِ

صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا إِذَا أَفْرَدَ بِصَوْمٍ لَا إِذَا

صَامَ صَائِمٌ يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ يَوْمًا بَعْدَهُ

۲۰۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي يَوْمِ السَّبْتِ إِذَا صَامَ

يَوْمَ الْأَحَدِ بَعْدَهُ

جب عورت کا خاندان گھر میں موجود ہو، سفر پر نہ ہو تو عورت کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر نفل روزہ رکھنا منع ہے ----- 571

لیلۃ القدر کے ابواب کا بیان ----- 572
تاقیامت ہر رمضان المبارک میں شب قدر کے موجود ہونے کا بیان۔ انبیائے کرام کے سلسلے کے منقطع ہونے سے شب قدر کا آنا منقطع نہیں ہوتا ----- 572

اس بات کی دلیل کا بیان کہ شب قدر بغیر کسی شک و شبہ کے رمضان المبارک میں ہے ----- 573
اس بات کی دلیل کا بیان کہ شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ہے ----- 575

شب قدر کو تلاش کرنے اور اسے رمضان کے آخری عشرے میں طلب کرنے کے حکم کا بیان مجمل غیر مفسر الفاظ کے ساتھ - 576

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان ----- 578

اس بات کی دلیل کا بیان کہ شب قدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم ہے۔ گزشتہ وتر راتوں میں تلاش کرنے کا حکم نہیں ----- 578

اس دلیل کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان جو میں نے بیان کیا ہے کہ شب قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا جائے گا نہ کہ پہلے (دو عشروں کی) طاق راتوں میں ----- 579
اس بات کی دلیل کا بیان کہ بقیہ آخری عشرے کی طاق رات کبھی گزشتہ راتوں کے حساب سے بھی طاق ہو جاتی ہے۔ کیونکہ مہینہ کبھی انتیس دنوں کا ہوتا ہے ----- 581

جو دلیل میں نے ذکر کی ہے اس کی تفسیر کرنے والی روایت کا

۲۰۷..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ صَوْمِ الْمَرْأَةِ تَطَوُّعًا بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا إِذَا كَانَ زَوْجُهَا حَاضِرًا غَيْرَ غَائِبٍ عَنْهَا

۲۰۸..... بَابُ ذِكْرِ أَبْوَابِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

۲۰۹..... بَابُ ذِكْرِ دَاوَمِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي كُلِّ رَمَضَانَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ وَتَوْبَى انْقِطَاعِهَا بِتَفْهِي الْأَنْبِيَاءِ

۲۱۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ هِيَ فِي رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَلَا اِزْتِيَابٍ فِي غَيْرِهِ

۲۱۱..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

۲۱۲..... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّمَسُّكِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَطَلْبِهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ بِلَفْظِ مُجْمَلٍ غَيْرِ مَفْسَّرٍ

۲۱۳..... بَابُ ذِكْرِ الْحَبْرِ الْمُفْسَّرِ لِلْفِطْنَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

۲۱۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِطَلْبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوَيْتْرِ مِمَّا يَبْقَى مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ لَا فِي الْوَيْتْرِ مِمَّا يَمْضِي مِنْهَا

۲۱۵..... بَابُ ذِكْرِ الْحَبْرِ الْمُفْسَّرِ لِلدَّلِيلِ الَّذِي ذَكَرْتُ فِي طَلْبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوَيْتْرِ مِمَّا يَبْقَى مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ لَا مِمَّا يَمْضِي مِنْهَا

۲۱۶..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْوَيْتْرَ مِمَّا يَبْقَى مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ قَدْ يَكُونُ أَيْضًا الْوَيْتْرُ مِمَّا يَمْضِي مِنْهُ . إِذِ الشَّهْرُ قَدْ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

۲۱۷..... بَابُ ذِكْرِ الْحَبْرِ الْمُفْسَّرِ لِلدَّلِيلِ الَّذِي

بیان کیونکہ نبی کریم ﷺ نے شب قدر کو مہینے کے گزر جانے والے دنوں کے حساب سے تیسویں رات کو تلاش کرنے کا حکم دیا تھا جبکہ باقی ماندہ دنوں کے اعتبار سے وہ ساتویں رات تھی 581
 آخری سات راتوں میں شب قدر کو تلاش کرنے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی اس روایت کا بیان جس میں اس علت کا ذکر موجود نہیں جس کی بنا پر آپ نے دس دنوں کی بجائے صرف سات دنوں میں شب قدر کو تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔ -- 583

اس حدیث کا بیان جو دوسرے معنی کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے کہ آپ ﷺ نے شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرنے کا حکم اس وقت دیا جب شب قدر کا متلاشی اسے آخری مکمل عشرے میں تلاش کرنے سے عاجز اور کمزور ہو گیا۔ - 584
 نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں جن راتوں میں شب قدر آئی تھی، ان کے ابواب کا مجموعہ ----- 585
 اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں شب قدر ایک مرتبہ رمضان المبارک کی اکیسویں تاریخ میں بھی آئی تھی ----- 585

تیسویں رات کو شب قدر تلاش کرنے کے حکم کا بیان، کیونکہ یہ ممکن ہے کہ شب قدر کسی سال اکیسویں رات میں ہو اور کسی سال تیسویں رات میں ہو ----- 586

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کسی سال شب قدر ستائیسویں رات بھی ہوتی ہے کیونکہ شب قدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے ----- 587
 رمضان المبارک کی آخری رات شب قدر تلاش کرنے کے حکم کا بیان، کیونکہ یہ ممکن ہے کہ کسی سال آخری رات ہی شب قدر

ذَكَرْتُ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِطَلَبِهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ مِمَّا قَدْ مَضَى مِنَ الشَّهْرِ وَكَانَتْ لَيْلَةَ سَابِعَةِ مِمَّا تَبَقَى

۲۱۸..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرِ رُؤْيَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَمْرِ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا أَمَرَ بِالِاقْتِصَارِ عَلَى طَلَبِهَا فِي السَّبْعِ دُونَ الْعَشْرِ جَمِيعًا

۲۱۹..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى صِحَّةِ الْمَعْنَى الثَّانِي الَّذِي ذَكَرْتُ أَنَّهُ أَمَرَ بِطَلَبِهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ إِذَا ضَعُفَ وَعَجَزَ طَالِبُهَا عَنْ طَلَبِهَا فِي الْعَشْرِ كُلِّهِ

جَمَاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ اللَّيَالِي الَّتِي كَانَ فِيهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۲۲۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَدْ كَانَتْ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الشَّهْرِ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ فِي رَمَضَانَ

۲۲۱..... بَابُ ذِكْرِ الْأَمْرِ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ إِذْ جَائِزٌ أَنْ تَكُونَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي بَعْضِ السَّنِينَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَفِي بَعْضِ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ

۲۲۲..... بَابُ ذِكْرِ كَوْنِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي بَعْضِ السَّنِينَ، لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ إِذْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ تَنْتَقِلُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوَيْتِ عَلَى مَا ذَكَرْتُ

۲۲۳..... بَابُ الْأَمْرِ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ آخِرَ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ إِذْ جَائِزٌ أَنْ يَكُونَ فِي بَعْضِ السَّنِينَ

588 ----- ہو

شب قدر کی کیفیت کا بیان کہ اس میں گرمی سردی نہیں ہوتی چاند خوب روشن ہوتا ہے اور فجر روشن ہونے تک شیطان کا باہر نکلنا

589 ----- ممنوع ہوتا ہے

590 ----- شب قدر کی صبح سورج کے طلوع ہونے کی کیفیت کا بیان۔

شب قدر کی صبح سورج کا طلوع ہوتے وقت سرخ اور کمرور ہوتا۔

سورج کی اس کیفیت سے شب قدر پر استدلال کرنا، بشرطیکہ روایت صحیح ہو کیونکہ زمعہ کے حافظے کے بارے میں میرے دل

590 ----- میں عدم اطمینان ہے

اس بات کی دلیل کا بیان کہ شب قدر کی صبح سورج کے بلند ہونے

تک اس کی شعاعیں نہیں ہوں گی۔ اسی طرح شام کے وقت بھی

591 ----- اس کی شعاعیں نہیں ہوں گی

592 ----- شب قدر میں زمین میں فرشتوں کی کثرت کا بیان

اس بات کا بیان کہ شب قدر میں عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ

592 ----- ادا کرنے والا شب قدر کی فضیلت پالیتا ہے

اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی ﷺ کو شب قدر دکھانے کے بعد آپ کو

593 ----- شب قدر بھلا دینے کا بیان

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے شب قدر نیند اور

593 ----- بیداری دونوں حالتوں میں دیکھی ہے

نبی کریم ﷺ کی اس امید اور خیال کا بیان کہ شب قدر کا علم

اٹھایا جاتا، ان کی امت کو اطلاع ملنے سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ شب

قدر کو حاصل کرنے کے طمع کے ساتھ ایک رات کی بجائے کئی راتیں

تِلْكَ اللَّيْلَةُ

۲۲۴..... بَابُ صِفَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِنَفْيِ الْحَرِّ وَالْبَرْدِ فِيهَا وَشِدَّةِ ضَوْئِهَا وَمَنْعِ خُرُوجِ شَيَاطِينِهَا مِنْهَا حَتَّى يُضِيَءَ فَجْرُهَا

۲۲۵..... بَابُ صِفَةِ الشَّمْسِ عِنْدَ طُلُوعِهَا صَبِيحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

۲۲۶..... بَابُ حُمْرَةِ الشَّمْسِ عِنْدَ طُلُوعِهَا وَضَعْفِهَا صَبِيحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَالْإِسْتِدْلَالَ بِصِفَةِ الشَّمْسِ عَلَى لَيْلَةِ الْقَدْرِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ حِفْظِ زَمْعَةٍ

۲۲۷..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الشَّمْسَ لَا يَكُونُ لَهَا شُعَاعٌ إِلَى وَقْتِ ارْتِفَاعِهَا ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَى آخِرِ النَّهَارِ

۲۲۸..... بَابُ ذِكْرِ كَثْرَةِ الْمَلَائِكَةِ فِي الْأَرْضِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ

۲۲۹..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُنْدِرِكَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ فِي جَمَاعَةٍ لَيْلَةَ الْقَدْرِ يَكُونُ مُدْرِكًا لِفَضِيلَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

۲۳۰..... بَابُ ذِكْرِ إِنْسَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بَعْدَ رُؤْيِيهِ إِيَّاهَا

۲۳۱..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ رُؤْيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ كَانَ فِي نَوْمٍ وَفِي يَقْظَةٍ

۲۳۲..... بَابُ ذِكْرِ رَجَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَظَنِّهِ أَنْ يَكُونَ رَفَعَ عَلَيْهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ خَيْرًا لِأُمَّتِهِ مِنْ إِطْلَاعِهِمْ عَلَى عِلْمِهَا، إِذَا اجْتَهَادُوا فِي

594 ----- عبادت میں محنت و کوشش کرنا افضل و اعلیٰ ہے

شب قدر میں ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرنے سے

595 ----- بندے کے گناہوں کی بخشش کا بیان

رمضان المبارک کی تیسویں رات کو دیہاتی شخص کا مدینہ منورہ کی

مسجد میں نماز ادا کرنا مستحب ہے۔ جبکہ ان کی رہائش مدینہ منورہ

کے قریب ہوتا کہ وہ شب قدر کو مسجد نبوی میں رہ کر تلاش

595 ----- کریں

رمضان المبارک میں قیام کرنے کے ابواب کا

597 ----- مجموعہ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ رمضان المبارک میں قیام کرنا نبی

کریم ﷺ کی سنت ہے، رافضی شیعہ کے دعوے کے برخلاف

جو کہتے ہیں کہ رمضان المبارک میں قیام کرنا بدعت ہے، سنت

597 ----- نہیں ہے

رمضان المبارک کے قیام کا حکم رغبت و شوق دلانے کے لیے

598 ----- ہے، تاکید اور وجوبی نہیں ہے

رمضان المبارک کا قیام ایمان اور ثواب کی نیت سے کرنے پر

598 ----- گزشتہ گناہوں کی مغفرت کا بیان

رمضان المبارک میں باجماعت نفل نماز ادا کرنے کا بیان، ان

لوگوں کے قول کے برخلاف جن کا خیال ہے کہ حضرت عمر

فاروق رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے رمضان المبارک میں

599 ----- باجماعت نفل نماز ادا کرنے کا حکم دیا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے ان تین راتوں

میں خصوصاً قیام، ان میں شب قدر کے ہونے کی وجہ سے کرایا

600 ----- تھا

رمضان المبارک کے قیام میں مقتدی کا امام کے ساتھ اس کے

الْعَمَلِ لَيْلَى طَمَعًا فِي إِدْرَاكِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَفْضَلُ وَ

أَكْبَرُ عَمَلًا مِنَ الْإِجْتِهَادِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ خَاصَّةً

۲۳۳..... بَابُ مَغْفِرَةِ ذُنُوبِ الْعَبْدِ بِقِيَامِ لَيْلَةِ

الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

۲۳۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ شَهْرِ شَهْرِ الْبَدْوَى الصَّلَاةِ

فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ مِنْ

رَمَضَانَ إِذَا كَانَ سَكَنُهُ قُرْبَ الْمَدِينَةِ تَحْرِيًّا

لِإِدْرَاكِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي مَسْجِدِهَا

جُمَاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ أَبْوَابِ

قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۲۳۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ قِيَامَ شَهْرِ

رَمَضَانَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ

رَأْيِ الرُّوَافِضِ الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّ قِيَامَ شَهْرِ

رَمَضَانَ بِدْعَةٌ لَا سُنَّةٌ

۲۳۶..... بَابُ الْأَمْرِ بِقِيَامِ رَمَضَانَ أَمْرٌ تَرَعِبُ لَا

أَمْرٌ عَزْمٌ وَإِنْجَابٌ

۲۳۷..... بَابُ ذِكْرِ مَغْفِرَةِ سَالِفِ ذُنُوبِ آخِرِ

بِقِيَامِ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

۲۳۸..... بَابُ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً فِي قِيَامِ شَهْرِ

رَمَضَانَ، صِدْقُ قَوْلِ مَنْ يَتَوَهَّمُ أَنَّ الْفَارُوقَ هُوَ

أَوَّلُ مَنْ أَمَرَ بِالصَّلَاةِ جَمَاعَةً فِي قِيَامِ شَهْرِ

رَمَضَانَ

۲۳۹..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَصَّ الْقِيَامَ بِالنَّاسِ هَذِهِ

الْأَيَّامِ الثَّلَاثِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِيهِنَّ

۲۴۰..... بَابُ ذِكْرِ قِيَامِ اللَّيْلِ كَلْبُهُ لِلْمُصَلِّيِّ مَعَ

- 601 ----- فارغ ہونے تک مکمل قیام اللیل کرنے کا بیان
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے پورے رمضان المبارک کی راتوں میں اس لیے قیام نہیں کیا تھا کہ آپ ڈر گئے تھے کہ کہیں آپ کی امت پر قیام اللیل فرض نہ کر دیا جائے پھر وہ اس سے عاجز آجائیں گے ----- 602
- 603 ----- رمضان المبارک میں قاری قرآن کا ان پڑھ لوگوں کو نفل نماز کی امامت کرانا۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ رمضان المبارک میں نفل نماز کی جماعت کرانا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے، بدعت نہیں ہے، جیسا کہ رافضیوں کا خیال ہے۔ ----- 604
- 605 ----- قیام رمضان میں عورتوں کا امام کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنا مستحب ہے ----- 604
- 606 ----- قیام رمضان کی فضیلت اور قیام کرنے والے کو صدیق اور شہید کا نام ملنے کے استحقاق کا بیان ----- 606
- 607 ----- رمضان المبارک کی راتوں میں نبی کریم ﷺ کی نماز کی تعداد رکعات کا بیان ----- 607
- 608 ----- رمضان المبارک کے آخری عشرے کی تمام راتوں میں عبادت کے لیے جاگنا مستحب ہے۔ ان راتوں میں بیویوں سے ہمبستری نہ کرنا، عبادت میں مشغول رہنا اور آدمی کا اپنے گھر والوں کو بھی جگانا مستحب ہے ----- 608
- 609 ----- رمضان المبارک کے آخری عشرے میں نیک اعمال میں خوب محنت کرنا مستحب ہے ----- 608
- 610 ----- رمضان المبارک میں آرام دہ بستر پر نہ سونا مستحب ہے کیونکہ آرام دہ بستر پر سونے والے کو نرم و گداز اور آرام دہ بستر پر نہ سونے والے شخص کی نسبت گہری نیند آتی ہے اور وہ نفل نماز کے لیے بہت کم چاق و چوبند ہوتا ہے ----- 609
- 611 ----- اعتکاف کے ابواب کا مجموعہ ----- 610

- الإِمَامُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ حَتَّى يَفْرُغَ
٢٤١..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا تَرَكَ قِيَامَ لَيْلَى رَمَضَانَ كَلْفَهُ خَشْيَةً أَنْ يُفْتَرَضَ قِيَامُ اللَّيْلِ عَلَى أُمَّتِهِ فَيُعْجِزُوا عَنْهُ
- ٢٤٢..... بَابُ إِمَامَةِ الْقَارِي الْأُمِّيِّ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ صَلَاةَ الْجَمَاعَةِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَذَعُهُ كَمَا زَعَمَتِ الرُّوَافِضُ
- ٢٤٣..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ النِّسَاءِ جَمَاعَةً مَعَ الْإِمَامِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ
- ٢٤٤..... بَابُ فِي فَضْلِ قِيَامِ رَمَضَانَ وَاسْتِحْقَاقِ قَائِمِهِ اسْمَ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ
- ٢٤٥..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ
- ٢٤٦..... بَابُ اسْتِحْبَابِ إِخْيَاءِ لَيْلَى الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ تَرْكِ مُجَامَعَةِ النِّسَاءِ فِيهِنَّ وَ الْإِسْتِغَالِ بِالْعِبَادَةِ وَ إِيقَاطِ الْمَرْءِ أَهْلَهُ فِيهِنَّ
- ٢٤٧..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِجْتِهَادِ فِي الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ
- ٢٤٨..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَرْكِ الْمَيْسَةِ عَلَى الْفِرَاشِ فِي رَمَضَانَ إِذِ الْبَائِتُ عَلَى الْفُرْشِ أَثْقَلُ نَوْمًا، وَ أَقْلُ نَسَاطًا لِلْقِيَامِ مِنَ النَّائِمِ عَلَى غَيْرِ الْفُرْشِ الْوَطِئَةِ الْمُتَهَدَّةِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ
- جَمَاعُ أَبْوَابِ الْإِعْتِكَافِ

۲۴۹..... بَابُ وَقْتِ الْإِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ
مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

۲۵۰..... بَابُ إِسَاحَةِ صَرْبِ الْقُبَابِ فِي الْمَسْجِدِ
لِلْإِعْتِكَافِ فِيهِ

۲۵۱..... بَابُ فِي إِعْتِكَافِ شَهْرِ رَمَضَانَ كُلِّهِ

۲۵۲..... بَابُ الْإِقْتِصَارِ فِي الْإِعْتِكَافِ عَلَى
الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ وَالْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، إِذِ
الْإِعْتِكَافُ كُلُّهُ فَضِيلَةٌ لَا قَرِيبَةَ، وَالْفَضِيلَةُ لَا
تُصْبِقُ عَلَى الْمَرْءِ أَنْ يَزِيدَ فِيهَا أَوْ يَنْقُصَ مِنْهَا

۲۵۳..... بَابُ إِسَاحَةِ الْإِقْتِصَارِ مِنَ الْإِعْتِكَافِ
عَلَى الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ دُونَ
الْعَشْرَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ

۲۵۴..... بَابُ الرُّحْصَةِ فِي الْإِقْتِصَارِ عَلَى
إِعْتِكَافِ السَّبْعِ الْوَسْطِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ دُونَ مَا
قَبْلَهُ وَمَا بَعْدَهُ مِنْ رَمَضَانَ

۲۵۵..... بَابُ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى إِعْتِكَافِ الْعَشْرِ
الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

۲۵۶..... بَابُ الْإِعْتِكَافِ فِي شَوَالٍ إِذَا قَاتَ
الْإِعْتِكَافِ فِي رَمَضَانَ لِفَضْلِ دَوَامِ الْعَمَلِ

۲۵۷..... بَابُ الْإِعْتِكَافِ فِي السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ إِذَا
قَاتَ ذَلِكَ لِسَفَرٍ أَوْ عَلَيْهِ تُصِيبُ الْمَرْءَ

۲۵۸..... بَابُ الْأَمْرِ بِوَفَاءِ نَذْرِ الْإِعْتِكَافِ بِنَذْرِهِ
الْمَرْءِ فِي الشَّرْكِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ النَّاذِرُ قَبْلَ قَضَاءِ
النَّذْرِ . وَإِسَاحَةُ إِعْتِكَافِ لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ فِي عَشْرِ
رَمَضَانَ

بیان ----- 610

اعتکاف بیٹھنے کے لیے مسجد میں خیمے لگانا جائز ہے ----- 611

پورے رمضان المبارک کا اعتکاف کرنا ----- 611

رمضان المبارک کے صرف درمیانی اور آخری عشرے کے
اعتکاف پر اکتفا کرنے کا بیان۔ کیونکہ اعتکاف سارے کا سارا
فضیلت کا باعث ہے، فرض نہیں ہے اور فضیلت میں آدمی پر کچھ
تنگی نہیں وہ اس میں کمی بیشی کر سکتا ہے ----- 612

رمضان المبارک میں پہلے بیس دنوں کی بجائے صرف آخری
عشرے کے اعتکاف پر اکتفا کرنا درست اور جائز ہے -- 613

رمضان المبارک کے درمیانے سات دنوں کے اعتکاف پر اکتفا
کرنے کی رخصت ہے۔ اس سے پہلے اور بعد کے دنوں پر اکتفا
کرنے کی رخصت نہیں ----- 613

ہمیشہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف کرنے
کا بیان ----- 614

نیک عمل پر بیٹھتی کرنے کی فضیلت کے باعث، اگر رمضان
المبارک میں اعتکاف رہ جائے تو شوال میں اعتکاف کرنے کا
بیان ----- 614

اگر کسی شخص کا اعتکاف سفر یا بیماری کی وجہ سے رہ جائے تو وہ
آئندہ سال اعتکاف کر لے ----- 615

جس شخص نے شرک کی حالت میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی ہو
پھر وہ نذر پوری کرنے سے پہلے مسلمان ہو جائے تو اسے نذر
پوری کرنے کے حکم کا بیان۔ اور رمضان المبارک کے عشرے میں
ایک رات کا اعتکاف بھی جائز ہے ----- 616

معتکف انسانی ضروریات پیشاب اور پاخانے کے لیے اپنے گھر میں داخل ہو سکتا ہے ----- 618

صرف انسانی حاجت کے سوا معتکف شخص اپنے گھر میں داخل نہ ہو اور معتکف کے لیے اپنا سر مسجد سے باہر اپنی بیوی کی طرف نکالنا جائز ہے تاکہ وہ اسے دھوے اور کنگھی کر دے ----- 619

حائضہ عورت مسجد کے باہر بیٹھ کر معتکف شخص کے سر کو چھو سکتی ہے اور اس کی کنگھی کر سکتی ہے ----- 619

عورت کو اپنے معتکف شوہر کی ملاقات اور اس سے گفتگو کرنے کی رخصت ہے ----- 620

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو ان کے گھر کی طرف رخصت کرتے وقت، ان کے ساتھ مسجد کے دروازے تک گئے تھے یہ نہیں کہ آپ مسجد سے نکل کر انہیں ان کے گھر چھوڑ کر آئے تھے ----- 621

معتکف شخص اعتکاف میں اپنی بیوی کے ساتھ رات کو گفتگو کر سکتا ہے حضرت صفیہ c کی حدیث اسی مسئلے کے متعلق ہے --- 622

مسجد میں اعتکاف کے لیے بستر بچھانے اور چارپائی رکھنے کے جواز کا بیان ----- 622

مسجد میں اعتکاف کرنے کے لیے کھجور کی ٹہنیوں اور پتوں سے جھونپڑی بنانے کی رخصت ہے ----- 623

مسجد میں اعتکاف بیٹھتے وقت معتکف اپنی ضرورت کی چیزیں اپنے پاس رکھ سکتا ہے ----- 624

اس بات کی دلیل کا بیان کہ روزے کے بغیر بھی اعتکاف کیا جا سکتا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ایک رات کا اعتکاف کرنے کا حکم دیا ہے اور رات کے وقت روزہ نہیں ہوتا ----- 624

عورتوں کے لیے جامع مساجد میں اپنے خاندانوں کے ساتھ

۲۵۹..... بَابُ إِبَاحَةِ دُخُولِ الْمُعْتَكِفِ الْبَيْتِ لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

۲۶۰..... بَابُ تَرْكِ دُخُولِ الْمُعْتَكِفِ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ وَإِبَاحَةَ إِخْرَاجِ الْمُعْتَكِفِ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ إِلَى الْمَرْأَةِ لِتَغْسِلَهُ وَتُرَجِّلَهُ

۲۶۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْجِيلِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ رَأْسَ الْمُعْتَكِفِ وَمَسَّهَا إِيَّاهُ وَهِيَ خَارِجَةٌ مِنَ الْمَسْجِدِ

۲۶۲..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي زِيَارَةِ الْمَرْأَةِ وَزَوْجِهَا فِي اعْتِكَافِهِ وَمَحَادَّتَيْهَا إِيَّاهُ عِنْدَ زِيَارَتِهَا إِيَّاهُ

۲۶۳..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَلَغَ مَعَ صَفِيَّةَ جِئْنَ آزَادَ قَلْبِهَا إِلَى مَنْزِلِهَا بَابِ الْمَسْجِدِ لِأَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَرَدَهَا إِلَى مَنْزِلِهَا

۲۶۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السَّمْرِ لِلْمُعْتَكِفِ مَعَ نِسَائِهِ فِي الْإِعْتِكَافِ . خَيْرُ صَفِيَّةٍ مِنْ هَذَا الْبَابِ

۲۶۵..... بَابُ الْإِفْرَاشِ فِي الْمَسْجِدِ وَوَضْعِ السُّرْرِ فِيهِ لِإِعْتِكَافِ

۲۶۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي بِنَاءِ بُيُوتِ السَّعْفِ فِي الْمَسْجِدِ لِإِعْتِكَافِ فِيهَا

۲۶۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي وَضْعِ الْأَمِيعَةِ الَّتِي يُحْتَاجُ إِلَيْهَا الْمُعْتَكِفُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ

۲۶۸..... بَابُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى إِجَازَةِ الْإِعْتِكَافِ بِلَا مُقَارَنَةٍ لِلصَّوْمِ إِذِ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَمَرَ بِالْإِعْتِكَافِ لَيْلَةً، وَلَا صَوْمٍ فِي اللَّيْلِ

۲۶۹..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ فِي الْإِعْتِكَافِ فِي

اعتکاف کرنے کی رخصت ہے جبکہ وہ بھی اعتکاف کریں۔ 625
 اس معتکف کا بیان جو اپنے اعتکاف کے دوران ایسے کام کی نذر
 مانتا ہے جو اللہ کی اطاعت وانہیں اور نہ اس سے اللہ تعالیٰ کے
 تقرب کے حصول کی کوشش ہوتی ہے۔ 625
 معتکف شخص کا اپنی اعتکاف گاہ سے نکلنے کے وقت کا بیان اور اس
 بات کی دلیل کا بیان کہ معتکف اپنی اعتکاف گاہ سے صبح کے وقت
 نکلے گا، شام کے وقت نہیں۔ 627

مَسْجِدِ الْجَمَاعَاتِ مَعَ أَرْوَاجِهِنَّ إِذَا اعْتَكَفُوا
 ۲۷۰..... بَابُ ذِكْرِ الْمُعْتَكِفِ يَنْذُرُ فِي اعْتِكَافِهِ مَا
 لَيْسَ لَهُ فِيهِ طَاعَةٌ وَ لَيْسَ يَنْذِرُ يَتَقَرَّبُ إِلَى اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ
 ۲۷۱..... بَابُ وَقْتِ خُرُوجِ الْمُعْتَكِفِ مِنْ مُعْتَكِفِهِ،
 وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْمُعْتَكِفَ يَخْرُجُ مِنْ مُعْتَكِفِهِ
 مُصْبِحًا لَا مُسِيئًا



۲۸..... بَابُ الْأَمْرِ بِالسَّكِينَةِ فِي الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ وَالنَّهْيِ عَنِ السَّعْيِ إِلَيْهَا

نماز کے لیے سکون اور اطمینان کے ساتھ چل کر جانے کا بیان اور نماز کے لیے دوڑ کر جانا منع ہے والدليل على أن الاسم الواحد قد يقع على فعلين يؤمر بأحدهما ويحذر عن الآخر بالاسم الواحد. إذ الله قد أمرنا بالسعي إلى صلاة الجمعة، يريد المضي إليها والرسول صلى الله عليه وسلم المصطفى زجر عن السعي إلى الصلاة وهو العجلة في المشي. فالسعي المأمور به في الكتاب إلى صلاة الجمعة غير السعي الذي زجر عنه النبي صلى الله عليه وسلم في إتيان الصلاة وهذا اسم واحد لفعلين، أحدهما قرص والآخر منهى عنه.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ایک ہی اسم دو فعلوں پر واقع ہو جاتا ہے۔ ان میں سے ایک فعل کا حکم دیا جاتا ہے، جبکہ دوسرے سے منع کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں نماز جمعہ کے لیے سعی کر کے (دوڑ کر جانے) کا حکم دیا ہے۔ جبکہ نبی کریم ﷺ نے نماز کے لیے سعی کرتے ہوئے (دوڑتے ہوئے) جانے سے منع فرمایا ہے۔ پس قرآن مجید میں نماز جمعہ کے لیے جس سعی کا حکم دیا گیا ہے وہ اس سعی سے مختلف ہے، جس سے نبی اکرم ﷺ نے عام نمازوں کے لیے آتے وقت منع فرمایا ہے۔ یہ (سعی) ایک ہی نام ہے جو دو فعلوں کے لیے استعمال ہوا ہے۔ ان میں سے ایک فرض اور دوسرا ممنوع ہے۔

۱۵۰۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ، نَنَا إِبرَاهِيمُ - يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَالزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم نماز کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آؤ، بلکہ تم سکون اور وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ، جو نماز پالو وہ پڑھ لو اور جو حصہ تم سے فوت ہو جائے اسے مکمل کرو۔“

وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ، عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَقْضُوا))

فوائد:..... ۱۔ اس حدیث میں نماز کے لیے سکینت و وقار سے چل کر مسجد میں داخل ہونے کی تاکید ہے اور یہ عمل مستحب ہے۔

(۱۵۰۵) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب لا یسعی الی الصلاۃ، حدیث: ۶۳۶۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب اتيان الصلاة بوقار وسكينة، حدیث: ۶۰۲۔ سنن ترمذی: ۳۲۸۔ سنن ابی داؤد: ۵۷۳۔ سنن نسائی: ۸۶۲۔ مسند احمد: ۲۳۸/۱۔ مسند الحمیدی: ۹۳۵۔

۲۔ نماز کے لیے دوڑنا اور بھاگ کر جماعت میں شامل ہونا مکروہ نفل ہے۔

۳۔ نماز کے لیے سکینت و وقار سے چلنا چاہیے خواہ تکبیر اولیٰ یا کوئی رکعت رہ جائے۔

۲۹..... بَابُ الرَّجْرِ عَنِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ وَقَبْلَ الصَّلَاةِ

اذان ہونے کے بعد اور نماز پڑھنے سے پہلے مسجد سے نکلنا منع ہے

۱۵۰۶۔ نَابُوطَاهِرٍ نَابُؤَبُوكِرٍ، نَابُنْدَارُ، نَامُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، (ح) ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نَايَحْيَى-

يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ۔ قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهَاجِرٍ.....

”جناب ابو شعناء المَحَارِبِيُّ قَالَ: كُنَّا مَعَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَخَرَجَ، فَقَالَ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ بُنْدَارُ: فَقَدْ خَالَفَ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے، مؤذن نے اذان کہی تو ایک شخص اٹھ کر باہر چلا گیا، اس پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رہا یہ شخص تو اس نے ابو القاسم رضی اللہ عنہ کی نافرمانی کی ہے۔“ جناب بندار کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس شخص نے ابو القاسم رضی اللہ عنہ (کے حکم) کی مخالفت کی ہے۔

فوائد:..... اذان کے بعد فرض نماز ادا کرنے سے پہلے بلا عذر مسجد سے نکلنا مکروہ ہے۔ (شرح النووی: ۱۵۷/۵)

۳۰..... بَابُ ذِكْرِ أَحَقِّ النَّاسِ بِالْإِمَامَةِ

لوگوں میں امامت کے زیادہ حق دار شخص کا بیان

۱۵۰۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَابُؤَبُوكِرٍ، نَايَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، (ح) وَثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، (ح) وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - ثَنَا شُعْبَةُ، نَايَسْمَاعِيلَ بْنَ رَجَاءٍ، (ح) وَثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ، نَايَسْمَاعِيلَ بْنَ رَجَاءٍ، (ح) وَثَنَا أَبُو عَثْمَانَ وَسَلَّمَ بْنُ جِنَادَةَ، قَالَا: ثَنَا وَكَيْعٌ. قَالَ أَبُو عَثْمَانَ: ثَنَا فَطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، وَقَالَ سَلْمٌ: عَنْ فَطْرٍ، وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ.....

(۱۵۰۶) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن الخروج من المسجد.....، حدیث: ۶۵۵۔ سنن ابی داؤد: ۵۲۶۔ سنن ترمذی: ۲۰۴۔ سنن ابن ماجہ: ۷۳۳۔ مسند احمد: ۴۱۰/۲۔

(۱۵۰۷) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب من اخط بالامامة، حدیث: ۶۷۳۔ سنن ابی داؤد: ۵۸۴۔ سنن ترمذی: ۲۳۵۔ سنن نسائی: ۷۸۱۔ سنن ابن ماجہ: ۹۸۰۔ مسند احمد: ۱۲۱/۴۔ مسند الحمیدی: ۶۶۷۔

”حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کو امامت وہ شخص کرائے گا جو ان میں سب سے زیادہ قرآن مجید پڑھنے والا ہو۔ اگر وہ قرآن مجید کے پڑھنے میں برابر ہوں تو سنت نبوی کو زیادہ جاننے والا امامت کرائے گا۔ اگر وہ سنت کے علم میں برابر ہوں، تو ان میں سے پہلے ہجرت کرنے والا امامت کرائے گا اور اگر وہ ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو ان میں سے عمر میں بڑا شخص امامت کرائے گا۔“ یہ حدیث جناب ابو معاویہ کی ہے۔ جناب شعبہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”ان کی امامت اللہ کی کتاب کو زیادہ پڑھنے والا اور عالم کرائے گا اور قراءت میں مقدم شخص کرائے گا۔“ ان کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ”سنت کو زیادہ جاننے والا امامت کرائے گا۔“

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَاهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً، فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً، فَأَقْدَمُهُمْ فِي الْهَجْرَةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهَجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًا)). هَذَا حَدِيثٌ أَبِي مُعَاوِيَةَ. وَفِي حَدِيثِ شُعْبَةَ: ((أَقْرَاهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ، وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً)). وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ: أَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ.

۱۵۰۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، وَ ثَنَا بَنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرُوبَةَ وَ هِشَامٍ، وَ ثَنَا بَنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، وَ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.....

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تین افراد ہوں تو ان میں سے ایک انہیں امامت کرائے اور ان میں سے امامت کا زیادہ حق دار وہ شخص ہے جو قرآن کو زیادہ پڑھنے اور جاننے والا ہو۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً، فَلْيَوْمُهُمْ أَحَدُهُمْ، وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَاهُمْ)). أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِنَحْوِهِ.

فوائد:..... ان احادیث میں امامت کے زیادہ مستحقین کا بیان ہے کہ اولاً: قرآن کا زیادہ حافظ اور اچھی قراءت

کا حامل امامت کا زیادہ حقدار ہے۔

(۱۵۰۸) صحیح مسلم، کتاب المباحث، باب من احق بالامامة، حدیث: ۶۷۲۔ سنن نسائی: ۷۸۳۔ مسند احمد: ۲۴/۳۔

صحیح ابن حبان: ۲۱۲۹۔

ثانیاً: اگر قراءت میں کئی لوگ برابر ہوں تو ان میں سے (قاری قرآن کے بعد) سنت کا بڑا عالم امامت کا زیادہ مستحق ہے۔

ثالثاً: اگر قراءت و سنت کے علم میں کئی افراد پاکستان حیثیت کے حامل ہو تو ہجرت میں مقدم شخص افضل ہے۔
رابعاً: اگر گزشتہ اوصاف میں کئی لوگ مشترک ہوں تو ان میں سے بڑی عمر کا انسان امامت کا زیادہ حق دار ہے۔
یہ امامت کے انتخاب کی بہترین صورت ہے پھر اس قاعدہ و قانون کو ملحوظ رکھے بغیر جو بھی صحیح العقیدہ امام مقرر کیا جائے اس کی اقتداء لازم ہے۔

۳۱..... بَابُ اسْتِحْقَاقِ الْإِمَامَةِ بِالْإِزْدِيَادِ مِنْ حِفْظِ الْقُرْآنِ وَإِنْ كَانَ غَيْرُهُ أَسَنَّ مِنْهُ وَأَشْرَفَ
امامت کا مستحق وہ شخص ہے جسے قرآن مجید زیادہ حفظ ہو، اگرچہ دوسرا شخص اس سے عمر میں بڑا اور عزت و
شرف میں بلند ہو

۱۵۰۹۔ نَابُو طَاهِرٍ، نَابُو بَكْرٍ، نَابُو عَمَّارِ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبِثٍ، نَابُو الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى، عَنْ
عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَزَّ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے
ایک لشکر روانہ کرنا چاہا جبکہ وہ چند افراد پر مشتمل تھا۔ رسول
اللہ ﷺ نے انہیں بلایا اور پوچھا: تمہیں کتنا قرآن یاد ہے؟
پھر آپ نے ان سے قرآن سنا، حتیٰ کہ جب آپ ان میں سے
ایک کم سن شخص کے پاس پہنچے تو اس سے پوچھا: اے فلاں!
تمہیں کون کون سی سورتیں یاد ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے
فلاں فلاں سورت اور سورۃ بقرہ یاد ہے۔ آپ نے پوچھا: تمہیں
سورۃ بقرہ بھی یاد ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! اس پر آپ
نے فرمایا: جاؤ تم ان کے امیر ہو۔ ایک شخص جو ان میں شرف و
منزلت والا تھا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس ذات کی
قسم! جس کی صفات اس اس طرح ہیں، میں نے قرآن مجید
صرف اس ڈر کی وجہ سے نہیں سیکھا کہ میں اس پر عمل نہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
بَعْثًا وَهُمْ نَفَرٌ، فَدَعَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ،
قَالَ: ((مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟))
فَاسْتَفْرَأَهُمْ، حَتَّى مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ وَ
هُوَ مِنْ أَحَدِيهِمْ سِنًا، قَالَ: ((مَاذَا مَعَكَ يَا
فُلَانُ؟)) قَالَ: مَعِيَ كَذَا وَكَذَا، وَسُورَةُ
الْبَقَرَةِ. قَالَ: ((مَعَكَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ؟)) قَالَ:
نَعَمْ. قَالَ: ((إِذْهَبْ فَأَنْتَ أَمِيرُهُمْ)) فَقَالَ
رَجُلٌ هُوَ مِنْ أَشْرَفِهِمْ وَالَّذِي كَذَا وَكَذَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ إِلَّا
خَشْيَةَ أَنْ لَا أَقُومَ بِهِ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ،

(۱۵۰۹) اسنادہ ضعیف عطاء مولیٰ ابی احمد مجہول راوی ہے۔ الضعیفہ: ۶۴۸۳۔ سنن ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی

سورۃ البقرۃ، حدیث: ۲۸۷۶۔ سنن ابن ماجہ: ۲۱۷۔ سنن کبریٰ نسائی: ۸۶۹۶۔ صحیح ابن حبان: ۲۱۲۶۔

کر سکوں گا (اسے نماز تہجد میں پڑھ نہیں سکوں گا)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن مجید سیکھو، اسے پڑھو اور سو بھی جایا کرو۔ بے شک قرآن مجید کی مثال اس شخص کے لیے جو اسے سیکھتا ہے، اسے پڑھتا ہے اور نماز تہجد میں اس کی تلاوت کرتا ہے، اس تھیلے جیسی ہے جس میں کستوری بھری ہو اور اس کی خوشبو ہر جگہ مہک رہی ہو اور جس شخص نے قرآن مجید سیکھا اور اسے اپنے سینے میں محفوظ کر کے سویا رہا (نماز تہجد میں اسے تلاوت نہ کیا) تو اس کی مثال اس تھیلے جیسی ہے جس کی کستوری کو تیسے سے بند کر دیا گیا ہو (لہذا اس کی مہک بکھرتی نہیں)۔“

فَأَقْرَأَهُ وَارْقُدْ، فَإِنَّمِثِلِ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ
فَقَرَأَهُ، وَقَامَ بِهِ كَمِثْلِ جُرَابٍ مَحْشُورٍ
مِسْكَاً يَفُوحُ رِيحُهُ عَلَى كُلِّ مَكَانٍ، وَمَنْ
تَعَلَّمَهُ وَرَقَدَ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمِثْلِ جُرَابٍ
أَوْكِيٍّ عَلَى مِسْكِ .

۳۲..... بَابُ ذِكْرِ اسْتِحْقَاقِ الْإِمَامَةِ بِكِبَرِ السِّنِّ إِذَا اسْتَوَوْا فِي الْقِرَاءَةِ وَالسُّنَّةِ وَالْهَجْرَةِ
جب سب لوگ قراءت قرآن، سنت نبوی کی معرفت اور ہجرت کرنے میں برابر ہوں تو بڑی عمر والا شخص امامت کا مستحق ہوگا

۱۵۱۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى، وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، قَالَا: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَا: ثَنَا خَالِدٌ، وَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ،

”حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا ایک ساتھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں (دینی مسائل سیکھنے کے لیے) حاضر ہوئے، پھر جب ہم نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو آپ نے ہمیں فرمایا: ”جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہنا، پھر اقامت کہنا پھر تم میں سے بڑا شخص تمہاری امامت کرائے۔“ جناب الدورقی نے اپنی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ”کہتے ہیں: میں نے حضرت ابو قلابہ سے پوچھا: قراءت قرآن میں مہارت کو معیار کیوں نہیں بنایا؟ انہوں نے فرمایا: ”وہ دونوں صحابی قراءت کے لحاظ سے برابر

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَ هَذَا حَدِيثٌ
بُنْدَارٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَا وَ صَاحِبٌ لِي فَلَمَّا أَرَدْنَا
الْإِقْفَالَ، قَالَ لَنَا: إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ
فَأَذْنَا، ثُمَّ أَقِيمَا، ثُمَّ لِيَوْمَكُمَا أَكْبَرُكُمَا
. زَادَ الدَّورَقِيُّ فِي حَدِيثِهِ، قَالَ: فَقُلْتُ:
لِأَبِي قِلَابَةَ فَأَيْنَ الْقِرَاءَةُ؟ قَالَ: كَانَا
مُتَقَارِبَيْنِ .

تھے۔ (اس لیے بڑی عمر والا امامت کا حق دار ٹھہرایا گیا)۔

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ اگر قراءت میں کئی افراد برابر ہوں تو بڑی عمر کا شخص امامت کا زیادہ حقدار ہے۔

۳۳..... بَابُ إِمَامَةِ الْمُؤَلَّى الْقُرَشِيِّ إِذَا كَانَ الْمُؤَلَّى أَكْثَرَ جَمْعًا لِلْقُرْآنِ . خَيْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَوْمَهُمْ أَقْرَاهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ)) دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْمُؤَلَّى إِذَا كَانَ أَقْرَأَ مِنَ الْقُرَشِيِّ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

جب آزاد کردہ غلام کو زیادہ قرآن مجید یاد ہو تو وہ قریشی شخص کو امامت کرائے گا۔ اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث: ”لوگوں کی امامت وہ کرائے گا جو ان میں قرآن مجید کا بڑا قاری ہو“ اس بات کی دلیل ہے کہ آزاد کردہ غلام جب قریشی شخص سے قرآن مجید کا زیادہ ماہر اور قاری ہو تو وہ امامت کا زیادہ حق دار ہے

۱۵۱۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانَ الْوَأَسِطِيُّ ، وَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ، عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ . أَنَّ الْمُهَاجِرِينَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ، نَزَلُوا إِلَى جَنْبِ قَبَاءَ ، حَضَرَتِ الصَّلَاةُ ، أَمَّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ ، وَ كَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا ، مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، وَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ . هَذَا حَدِيثُ أَحْمَدَ بْنِ سَنَانَ .

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: ”مہاجرین جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ قباء کی ایک جانب فروکش ہوئے۔ نماز کا وقت ہوا تو حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے انہیں امامت کرائی۔ کیونکہ انہیں سب سے زیادہ قرآن یاد تھا۔ ان مہاجرین میں حضرت عمر بن خطاب اور ابوسلمہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہما جیسے (جلیل القدر) صحابہ موجود تھے۔“ یہ حدیث جناب احمد بن سنان کی ہے۔

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ غلام اگر قرآن کا زیادہ علم رکھتا ہو اور باقی لوگوں سے قرآن کا بڑا حافظ ہو تو

امامت کا وہ زیادہ مستحق ہے اور جمہور علماء غلام کی امامت کی مشروعیت کے قائل ہیں۔

۳۴..... بَابُ إِبَاحَةِ إِمَامَةِ غَيْرِ الْمُؤَلَّى إِذَا كَانَ غَيْرُ الْمُؤَلَّى أَكْثَرَ جَمْعًا لِلْقُرْآنِ مِنَ الْبَالِغِينَ .

غیر بالغ لڑکے کی امامت جائز ہے، جبکہ غیر بالغ لڑکے کو بالغوں سے قرآن مجید زیادہ یاد ہو

۱۵۱۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، نَا ابْنُ عَلِيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : ثَنَا

عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ (ح) وَ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ، نَا أَيُّوبُ.....

”حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ”ہم ایک ایسی جگہ رہائش پذیر تھے جہاں لوگ آتے جاتے رہتے تھے۔ لہذا قافلے نبی کریم ﷺ کی خدمت سے واپسی پر ہمارے پاس سے گزرتے، تو میں ان کے قریب ہو کر ان سے (قرآن مجید) سنتا رہتا۔ حتیٰ کہ میں نے کافی سارا قرآن مجید حفظ کر لیا۔ وہ کہتے ہیں: لوگ اسلام قبول کرنے کے لیے فتح مکہ کے منتظر تھے۔ جب مکہ فتح ہو گیا تو لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ ایک آدمی آ کر کہتا: اے اللہ کے رسول! میں فلاں قبیلے کا قاصد ہوں اور آپ کی خدمت میں ان کے اسلام قبول کرنے کی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں۔ لہذا میرے والد گرامی بھی اپنی قوم کے اسلام لانے کی خبر لے کر گئے، پھر جب واپس آئے تو کہا: رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ تم اس شخص کو اپنا امام بناؤ جسے قرآن مجید زیادہ یاد ہو۔ کہتے ہیں: لوگوں نے اس بارے میں غور و فکر اور مشورہ کیا (کہ کسے امام بنایا جائے) جبکہ میں بستی میں تھا۔ جناب دورتی کی روایت میں ہے: ”میں ایک عظیم بستی میں تھا“ تو لوگوں کو مجھ سے زیادہ قرآن مجید یاد کرنے والا کوئی شخص نہ ملا۔ لہذا انہوں نے مجھے اپنا امام بنا لیا حالانکہ میں نابالغ لڑکا تھا۔ تو میں نے انہیں نماز پڑھائی۔ میں نے اپنی ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ جب میں رکوع یا سجدہ کرتا تو میری شرم گاہ تنگی ہو جاتی۔ جب ہم نے نماز مکمل کی تو ایک طویل العمر بڑھیا نے کہا: اپنے قاری کی شرم گاہ کو ہم سے ڈھانپو۔ وہ کہتے ہیں: ”انہوں نے مجھے ایک قمیص بنا

عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: كُنَّا عَلَى حَاضِرٍ فَكَانَ الرَّكْبَانُ يَمْرُونَ بِنَا رَاجِعِينَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنُوا مِنْهُمْ، فَأَسْمَعُ، حَتَّى حَفِظْتُ قُرْآنًا. قَالَ: وَكَانَ النَّاسُ يَنْتَظِرُونَ بِإِسْلَامِهِمْ فَتَحَ مَكَّةَ، فَلَمَّا فَتَحَتْ، جَعَلَ الرَّجُلُ يَأْتِيهِ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنَا وَافِدُ بِنِيِّ فُلَانٍ، وَجِئْتُكَ بِإِسْلَامِهِمْ، فَأَنْطَلِقَ أَبِي بِإِسْلَامِ قَوْمِهِ. فَلَمَّا رَجَعَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَدِمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا)). قَالَ: فَتَنْظَرُوا وَ أَنَا لِعَلِّي حَوَاءٌ. قَالَ الدَّورِيُّ حَوَاءٌ عَظِيمٌ. وَقَالَ أَبُو هَاشِمٍ: حَوَاءٌ، وَقَالَ: فَمَا وَجَدُوا فِيهِمْ أَحَدًا أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي، فَقَدَّمُونِي وَأَنَا غَلَامٌ، فَصَلَّيْتُ بِهِمْ، وَ عَلَى بُرْنَةِ لِي، فَكُنْتُ إِذَا رَكَعْتُ أَوْ سَجَدْتُ، فَتَبْدُو عَوْرَتِي، فَلَمَّا صَلَّيْنَا تَقُولُ لَنَا عَجُوزٌ دَهْرِيَّةٌ: غَطُّوا عَنَّا اسْتِ قَارِيكُمْ. قَالَ: فَقَطَّعُوا لِي قَمِيصًا. قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ: مِنْ مَعْقَدِ النَّحْرَيْنِ، فَذَكَرَ أَنَّهُ فَرِحَ بِهِ فَرِحًا شَدِيدًا. قَالَ الدَّرَوِيُّ: قَالَ: ((لِيَوْمِكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا)).

(۱۵۱۲) صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب: ۵۴، حدیث: ۴۳۰۲۔ سنن ابی داؤد: ۵۸۵۔ سنن نسائی: ۷۹۰۔ مسند احمد:

کردی۔“ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ بحرین کے بنے ہوئے ازار بند کی قمیص بنا کر دی۔“ یہ بھی بیان کیا کہ وہ قمیص ملنے پر بے حد خوش ہوئے تھے۔“ جناب دورق کی روایت میں ہے: ”تم میں سے زیادہ قرآن جاننے والے کو تمہاری امامت کرائی جائیے۔“

فوائد: ۱۔ اگر نمازیوں میں چھوٹا بچہ قرآن کا زیادہ حافظ ہے تو امامت کا زیادہ مستحق ہے، نابالغ بچے کا جماعت کرانا جائز ہے۔

۲۔ حسن بصری، اسحاق بن راہویہ، شافعی اور امام یحییٰ بن یوسفؒ بچے کی امامت کے جواز کے قائل ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو کپڑے لے کر دینا بھی جائز و مباح ہے۔ (نیل الاوطار: ۱۷۶/۳)

۳۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ لِلْبَيْنِ اِمَامَةً اَبِيهِ

ان لوگوں کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو بیٹے کی باپ کے لیے امامت کو ناپسندیدہ قرار دیتے ہیں امام ابو بکرؓ فرماتے ہیں: ”اس مسئلے کی دلیل نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث ہے کہ لوگوں کی امامت ان میں سے وہ شخص کرائے جسے قرآن زیادہ یاد ہو (خواہ وہ بیٹا ہو یا آزاد کردہ

وَسَلَّمَ: ((يَوْمَ الْقَوْمِ افْرَوْهُمْ))

غلام۔)“

۳۶..... بَابُ التَّغْلِيظِ عَلَى الْاِثْمَةِ فِي تَرْكِهِمْ اِتْمَامَ الصَّلَاةِ وَتَاخِيْرِهِمْ الصَّلَاةَ

ان ائمہ کے بارے میں سخت وعید کا بیان جو نماز مکمل نہیں پڑھاتے اور نمازوں کو تاخیر سے (آخری وقت پر) پڑھاتے ہیں۔

وَ الدَّلِيلُ عَلَى اَنَّ صَلَاةَ الْاِمَامِ قَدْ تَكُوْنُ نَاقِصَةً وَ صَلَاةَ الْمَأْمُوْمِ تَامَةً ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ صَلَاةَ الْمَأْمُوْمِ مُتَّصِلَةٌ بِصَلَاةِ اِمَامِهِ، اِذَا فَسَدَتْ صَلَاةُ الْاِمَامِ، فَسَدَتْ صَلَاةُ الْمَأْمُوْمِ، زَعْمٌ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ کبھی امام کی نماز ناقص رہ جاتی ہے جبکہ مقتدیوں کی نماز مکمل ہو جاتی ہے ان لوگوں کے قول کے برخلاف جن کا دعویٰ ہے کہ مقتدی کی نماز اپنے امام کی نماز کے ساتھ متصل ہوتی ہے۔ اس لیے جب امام کی نماز فاسد ہو جائے گی تو مقتدی کی بھی فاسد ہو جائے گی۔

۱۵۱۳۔ نَا اَبُو طَاهِرٍ، نَا اَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ السَّعْدِيُّ، نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عِيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْاَسْلَمِيِّ، (ح) وَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّبَّاحِ، ثَنَا عَفَّانُ، نَا وَهَيْبُ،

ثُمَّ جَبَدَ الرَّحْمَنُ بَيْنَ عُرْسَيْهِ، (ج) وَثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ.....

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے لوگوں کو صحیح (اول) وقت پر امامت کرائی اور مکمل نماز پڑھائی، تو اسے اور مقتدیوں کو بھی اجر و ثواب ملے گا اور جس شخص نے اس میں کوئی کمی و کوتاہی کی تو اس کا گناہ امام ہی کو ہوگا، مقتدیوں کو نہیں۔“

یہ جناب ابن وہب کی روایت ہے۔ تمام راویوں کی حدیث کے معنی ایک ہی ہیں۔

فوائد :..... ۱۔ نماز میں امام کی اقتداء طحوظ ہے، خواہ وہ اول وقت پر نماز پڑھے۔ یا آخر وقت پر اور خواہ وقت استحباب کا انتخاب کرے یا وقت کراہت کا لیکن اگر امام نماز کا اصل وقت فوت کر دے کہ دوسری نماز کے وقت میں پہلی نماز ادا کرے تو اس صورت میں اول وقت پر منفرد نماز پڑھنا مستحب ہے پھر جماعت مل جائے تو اس میں شامل ہونا بھی جائز ہے اور یہ آخری نماز نفل شمار ہوگی۔

۲۔ ائمہ کرام کو نماز کی پابندی اور اسے وقت پر ادا کرنے کی تلقین ہے۔ اس سے نمازی اور امام دونوں ثواب کے مستحق ٹھہرتے ہیں اور تاریخ کی صورت میں امام گناہ گار ہوتا ہے اور اس گناہ کا وہ تہا مستحق ہے نماز کا سوا امام ضامن ہے۔ لہذا اسے وقت پر ادا کرنے کا پابند ہونا چاہیے۔

۳۔..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ انْتِظَارِ الْإِمَامِ إِذَا أَبْطَأَ وَ أَمْرِ الْمَأْمُومِينَ أَحَدَهُمْ بِالْإِمَامَةِ.

جب امام (زیادہ) تاخیر کر دے تو اس کا انتظار نہ کرنے کی رخصت اور مقتدیوں کا کسی ایک مقتدی کو امامت کرانے کا حکم دینے کا بیان

۱۵۱۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَائِيُّ، نَا الْمُتَعَمِّرُ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا، قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرٌ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ.....

(۱۵۱۳) اسنادہ حسن۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب جماع الامامة وفضلها، حدیث: ۵۸۰۔ سنن ابن ماجہ: ۹۸۳۔ مسند احمد: ۱۴۵/۴۔

(۱۵۱۴) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تقدیم الجماعة من یصلی بهم، حدیث: ۲۷۴/۱۰۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۳۶۔ مسند احمد: ۲۴۸/۴۔ سنن الدارمی: ۱۳۳۶۔

نماز میں امامت اور اس میں موجود سنتیں

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (قالے سے) پیچھے رہ گئے اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ پیچھے رہ گئے۔“ پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی۔ وہ فرماتے ہیں: ”پھر ہم لوگوں کے پاس پہنچے تو حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ انہیں ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹنا چاہا۔ لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ تم ہی نماز پڑھاؤ، پھر جب حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کی اور سلام پھیرا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے وہ رکعت مکمل کی جو حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ (ان کے آنے سے) پہلے پڑھا چکے تھے۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اس مسئلہ میں ان لوگوں نے غلطی کی ہے جو اس میں تدبر و تفکر نہیں کر سکے اور نہ وہ علم و دانش سے کام لیتے ہیں۔ اہل عراق کا مذہب اختیار کرنے والے بعض افراد کا یہ دعویٰ ہے کہ نمازی جو حصہ امام کے ساتھ پائے گا وہ اس کی آخری نماز ہوگی اور (وہ یہ کہتے ہیں کہ) اس روایت میں اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت مکمل کی تھی۔ کیونکہ حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ ان کے آنے سے پہلے پہلی رکعت پڑھا چکے تھے، دوسری رکعت نہیں۔ اسی طرح انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ”اور تمہاری جو نماز امام کے ساتھ فوت ہو جائے اس کی قضا دے لو۔“ میں بھی دعویٰ کیا ہے کہ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی ابتدائی نماز کی قضا دے گا، آخری حصے کی قضا نہیں دے گا۔ علمی سوچ بوجھ رکھنے والا ہر شخص جان لے گا کہ یہ تاویل تمام مسلمانوں کے قول کے خلاف ہے۔ کیونکہ اگر رسول

الْمُغِيرَةُ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَلَّفَ، فَتَخَلَّفَ مَعَهُ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ، قَالَ: قَالَ: فَأَنْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ وَقَدْ صَلَّى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَكْعَةً فَلَمَّا أَحَسَّ بِجِئَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ صَلَّى، فَلَمَّا قَضَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ الصَّلَاةَ وَسَلَّمَ، قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُغِيرَةُ فَأَكْمَلَا مَا سَبَقَهُمَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذِهِ اللَّفْظَةُ قَدْ يَغْلُظُ فِيهَا مَنْ لَا يَتَدَبَّرُ هَذِهِ الْمَسْأَلَةَ وَلَا يَفْهَمُ الْعِلْمَ وَالْفِقْهَ، زَعَمَ بَعْضُ مَنْ يَقُولُ بِمَذْهَبِ الْعِرَاقِيِّينَ أَنَّ مَا أَدْرَكَكَ مَعَ الْإِمَامِ آخِرَ صَلَاتِهِ، أَنَّ فِي هَذِهِ اللَّفْظَةِ دَلَالَةً عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُغِيرَةَ إِنَّمَا قَضَيَا الرَّكْعَةَ الْأُولَى، لِأَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ إِنَّمَا سَبَقَهُمَا بِالْأُولَى لَا بِالثَّانِيَةِ، وَكَذَلِكَ أَدْعُوا فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَمَا فَاتَكُمْ فَأَقْضُوا)) فَرَعَمُوا أَنَّ فِيهِ دَلَالَةً عَلَى أَنَّهُ إِنَّمَا يَقْضِي أَوَّلَ صَلَاتِهِ لَا آخِرَهَا. وَهَذَا التَّأْوِيلُ، مَنْ تَدَبَّرَ الْفِقْهَ عِلِمَ أَنَّ هَذَا التَّأْوِيلَ خِلَافَ قَوْلِ أَهْلِ الصَّلَاةِ جَمِيعًا، إِذْ لَوْ كَانَ الْمُصْطَفَى صلی اللہ علیہ وسلم وَالْمُغِيرَةُ بَعْدَ سَلَامِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

اللہ ﷺ اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہما نے حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ کے سلام پھیرنے کے بعد پہلی رکعت کی قضا دی ہوتی جو ان سے فوت ہوگئی تھی، تو وہ یہ رکعت بغیر جلسہ اور تشہد کے پوری کرتے، کیونکہ ان کی جو رکعت رہ گئی تھی وہ حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ کی پہلی رکعت تھی وہ بغیر جلسہ اور تشہد کے تھی۔ تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ جس شخص کو امام کے ساتھ نماز فجر کی ایک رکعت مل جائے وہ دوسری رکعت جلسہ، تشہد اور سلام کے ساتھ مکمل کرے گا۔ اس سے اس بات کی وضاحت اور تصحیح ہوگئی کہ نبی کریم ﷺ نے پہلی رکعت کی قضا نہیں دی کہ جس میں جلسہ، تشہد اور سلام نہیں ہوتا بلکہ آپ نے دوسری رکعت کی قضا دی ہے، جس میں جلسہ، تشہد اور سلام پھیرنا ہوتا ہے۔ اور اگر آپ کے اس فرمان ”تمہاری جو نماز فوت ہو جائے اسے پورا کر لو“ کا معنی یہ ہوتا کہ تم فوت شدہ نماز کی قضا دے لو جیسا کہ اس مسئلہ میں ہمارے مخالفین کا موقف ہے تو پھر اس شخص کے لیے جس کی امام کے ساتھ ایک رکعت فوت ہو جائے، ضروری ہے کہ وہ ایک رکعت قیام، رکوع اور دو سجودوں کے ساتھ ادا کرے اور اس میں جلسہ، تشہد اور سلام نہ پھیرے۔ حالانکہ اہل عراق کا ہمارے ساتھ اتفاق ہے کہ وہ یہ رکعت جلسہ اور تشہد کے ساتھ ادا کرے گا۔ اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جلسہ، تشہد اور سلام پھیرنا یہ آخری رکعت کے احکام ہیں، پہلی رکعت کے نہیں۔ لہذا جو شخص علمی فہم و فراست رکھتا ہو اور عناد و ہٹ دھرمی اس کا شیوہ نہ ہو وہ جانتا ہے کہ تشہد، تشہد کے لیے بیٹھنا اور سلام پھیرنا نماز کی پہلی رکعت نہیں ہے (بلکہ یہ دوسری رکعت کے احکام ہیں)۔“

قَضِيَ الرَّكْعَةُ الْأُولَى الَّتِي فَاتَتْهُمَا، لَكَانَا قَدْ قَضِيََا رَكْعَةً بِلا جَلْسَةٍ وَلَا تَشْهَدٍ، إِذِ الرُّكْعَةُ الَّتِي فَاتَتْهُمَا، وَكَانَتْ أَوْلَى صَلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، كَانَتْ رَكْعَةً بِلا جَلْسَةٍ وَلَا تَشْهَدٍ. وَفِي إِتْفَاقِ أَهْلِ الصَّلَاةِ أَنَّ المُدْرِكَ مَعَ الإِمَامِ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الفَجْرِ يَقْضِي رَكْعَةً بِجَلْسَةٍ وَ تَشْهَدٍ وَ سَلَامٍ، مَا بَانَ وَ صَحَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْضِ الرَّكْعَةَ الْأُولَى الَّتِي لَا جُلُوسَ فِيهَا، وَلَا تَشْهَدَ، وَلَا سَلَامَ، وَأَنَّه قَضَى الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ الَّتِي فِيهَا جُلُوسٌ وَ تَشْهَدٌ وَ سَلَامٌ، وَلَوْ كَانَ مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوا)) مَعْنَاهُ أَنْ اقْضُوا مَا فَاتَكُمْ، كَمَا ادَّعَاهُ مَنْ خَالَفَنَا فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ، كَانَ عَلَى مَنْ فَاتَتْهُ رَكْعَةٌ مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الإِمَامِ أَنْ يَقْضِيَ رَكْعَةً بِقِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَ سَجْدَتَيْنِ بِغَيْرِ جُلُوسٍ وَلَا تَشْهَدٍ وَلَا سَلَامٍ. وَفِي إِتْفَاقِهِمْ مَعْنَاهُ أَنَّهُ يَقْضِي رَكْعَةً بِجُلُوسٍ وَ تَشْهَدٍ مَا بَانَ وَ ثَبَتَ أَنَّ الْجُلُوسَ وَ التَّشْهَدَ وَ السَّلَامَ مِنْ حُكْمِ الرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ، لَا مِنْ حُكْمِ الْأُولَى، فَمَنْ فِيهِمَ العِلْمَ وَ عَقْلَهُ وَ لَمْ يُكَابِرْ، عَلِمَ أَنَّ لَا تَشْهَدَ وَلَا جُلُوسَ لِتَشْهَدٍ وَ لَا سَلَامٍ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ.

۳۸..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي صَلَاةِ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ حَلْفَ مَنْ أُمَّ النَّاسَ مِنْ رَحْمَتِهِ
امام اعظم (حکمران، امیر، بادشاہ) کا اپنی رعایا میں سے کسی شخص کی امامت میں نماز

پڑھنے کی رخصت کا بیان

وَإِنْ كَانَ الْإِمَامُ مِنَ الرَّعِيَّةِ يَوْمَ النَّاسِ يَنْبَغِي إِذْنُ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ، قَالَ أَبُو نُجَيْمٍ: خَبِرْتُ الْمُغْبِرَةَ بَيْنَ شُعْبَةَ
فِي إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ.

اگرچہ رہایا میں سے لوگوں کی امامت کرانے والے امام نے امام اعظم سے اجازت نہ لی ہو، امام ابو نعیم فرماتے
ہیں اس مسئلے کی دلیل حضرت عبدالرحمان بن اسحاق بن عوفؒ کی امامت کے بارے میں مروی ہے مغیرہ بن شعبہؒ کی
حدیث ہے۔

۱۵۱۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي
ابْنُ شَهَابٍ عَنْ حَدِيثِ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغْبِرَةَ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ.....

”حضرت مغیرہ بن شعبہؒ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے
رسول اللہ ﷺ کی معیت میں غزوہ تبوک میں شرکت کی۔
حضرت مغیرہؒ فرماتے ہیں: میں آپ کے ساتھ آیا حتی کہ
ہم نے دیکھا کہ لوگوں نے حضرت عبدالرحمان بن عوفؒ
کو آگے بڑھایا ہوا ہے اور وہ انہیں نماز پڑھا رہے ہیں۔ رسول
اللہ ﷺ نے ایک رکعت پالی اور آخری رکعت لوگوں کے
ساتھ ادا کی۔ پھر جب حضرت عبدالرحمانؒ نے سلام پھیرا،
تو رسول اللہ ﷺ اپنی نماز مکمل کرنے کے لیے کھڑے
ہو گئے۔ اس سے مسلمان پریشان ہو گئے اور انہوں نے بکثرت
سبحان اللہ پڑھنا شروع کر دیا۔ جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی
نماز مکمل کی تو ان کی طرف متوجہ ہوئے، پھر فرمایا: تم نے بہت
اچھا کام کیا ہے، یا فرمایا: تم نے درست کام کیا ہے۔ آپ ان
پر رشک کر رہے تھے کہ انہوں نے نماز کو اس کے وقت پر ادا کیا

الْمُغْبِرَةَ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ عَزَّامَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ
تَبُوكَ، قَالَ الْمُغْبِرَةُ: فَأَقْبَلْتُ مَعَهُ حَتَّى
نَجِدَ النَّاسَ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَوْفٍ، فَصَلَّى لَهُمْ، فَأَدْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى الرَّكَعَتَيْنِ،
فَصَلَّى مَعَ النَّاسِ الرَّكَعَةَ الْأَخِيرَةَ، فَلَمَّا
سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتِمُّ صَلَاتَهُ، فَأَفْرَعُ ذَلِكَ
الْمُسْلِمِينَ فَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ، فَلَمَّا قَضَى
النَّبِيُّ صَلَاتَهُ، أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ:
(أَحْسَبْتُمْ)، أَوْ قَالَ: ((أَصَبْتُمْ)).
يَغِطُهُمْ أَنْ صَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا. قَالَ

(۱۵۱۵) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تقدیم الجماعة من یصلی بهم، حدیث: ۱۰۵/۲۷۴ (۹۵۲)۔ مسند احمد: ۴/۲۵۱۔
وانظر الحديث السابق.

نماز میں امامت اور اس میں موجود سختی

ہے۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ جب نماز کا وقت ہو جائے اور امام اعظم لوگوں میں موجود نہ ہو یا وہ سفر میں ان کے پیچھے رہ گیا ہو تو رعایا کے لیے جائز ہے کہ وہ کسی آدمی کو اپنا امام بنا لیں جو انہیں نماز پڑھائے۔“ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے فعل کی تحسین فرمائی ہے یا اسے درست قرار دیا ہے۔ جبکہ انہوں نے حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو امامت کے لیے آگے بڑھایا تھا اور نماز کو اس کے وقت پر ادا کیا تھا۔ آپ نے انہیں اپنا انتظار کرنے کا حکم نہیں دیا۔ مگر جب امام اعظم موجود ہو تو پھر اس کی اجازت کے بغیر کسی شخص کے لیے امامت کرانا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمران و امیر کی اجازت کے بغیر اس کی امامت کرانے سے منع کیا ہے۔“

أَبُو بَكْرٍ فِي الْحَبْرِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الصَّلَاةَ إِذَا حَضَرَتْ وَكَانَ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ غَائِبًا عَنِ النَّاسِ، أَوْ مُتَخَلِّفًا عَنْهُمْ فِي سَفَرٍ، فَجَائِزٌ لِلرَّعِيَّةِ أَنْ يُقَدِّمُوا رَجُلًا مِنْهُمْ يَوْمُهُمْ، إِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَسَّنَ فِعْلَ الْقَوْمِ أَوْ صَوَّبَهُ إِذْ صَلُّوا الصَّلَاةَ لِيُوقِنَهَا بِتَقْدِيمِهِمْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ لِيَوْمِهِمْ، وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ بِانْتِظَارِ النَّبِيِّ ﷺ. فَأَمَّا إِذَا كَانَ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ حَاضِرًا، فَغَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَوْمَهُمْ أَحَدٌ بغيرِ إِذْنِهِ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَجَرَ عَنْ أَنْ يُؤَمَّ السُّلْطَانُ بِغَيْرِ أَمْرِهِ.

فوائد:..... ۱۔ نماز کے وقت اگر امام موجود نہ ہو تو مقتدیوں میں سے کوئی شخص امامت کے فرائض انجام دے سکتا

ہے۔

۲۔ نماز میں تاخیر سے شامل ہونے والا سلام کے بعد اپنے بقیہ نماز دہرائے گا، یعنی جو اس نے امام کے ساتھ نماز پڑھی ہے وہ اس کی پہلی رکعات ہیں اور جو نماز چھوٹی ہے، وہ اس کی آخری رکعات ہیں۔ اس طرح اس کی نماز کی ترتیب الٹ نہیں ہوگی۔

۱۵۱۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثنا ابنُ عَلِيَّةَ، ثنا شُعْبَةُ (ح) وَثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ صَمْعَجٍ،.....

”حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم کسی شخص کو اس کی سلطنت و حکومت اور اس کے گھر میں امامت نہ کراؤ اور نہ اس کی خصوصی مسند پر بیٹھو مگر اس کی اجازت کے ساتھ۔ یا فرمایا: الایہ کہ وہ تمہیں

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((وَلَا تُؤَمِّنَنَّ رَجُلًا فِي سُلْطَانِهِ وَلَا فِي أَهْلِهِ، وَلَا تَجْلِسَنَّ عَلَيَّ تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، أَوْ قَالَ يَأْذُنُ لَكَ)).

(۱۵۱۶) مسند احمد: ۱۲۱/۴۔ وقد تقدم برقم: ۱۵۰۷.

نماز میں امامت اور اس میں موجود سنتیں

اجازت دے دے۔“

فوائد: گھر کا مالک گھری، مجلس کا سربراہ مجلس میں اور مسجد کا امام مسجد میں امامت کے زیادہ حقدار ہیں خواہ دوسرے لوگ ان سے زیادہ فقیہ، قرآن کا زیادہ ذخیرہ رکھتے ہوں، ان سے زیادہ متقی اور افضل ہوں، گھر کا مالک چاہے تو نماز میں خود آگے ہو سکتا ہے اور چاہے تو کسی اور کو آگے کر سکتا ہے خواہ جسے امام بنایا گیا ہے وہ باقی حاضرین سے کم تر ہو۔ کیونکہ وہ اس کا حاکم ہے اور اس میں اپنی مرضی سے تصرف کر سکتا ہے۔ شافیہ کہتے ہیں: اگر سلطان یا اس کا نائب حاضر ہو تو وہ صاحب منزل اور امام مسجد سے نماز میں مقدم ہوگا کیونکہ اس کی ولایت و سلطنت عام ہے نیز صاحب منزل کے لیے بہتر ہے کہ وہ افضل انسان کو امامت کی اجازت دے۔ (نووی: ۱۷۲/۵)

۲۔ گھر میں گھر کے مالک کی اجازت کے بغیر اس کے بستر وغیرہ بیٹھنا جائز نہیں، بلکہ اس کے لیے صاحب خانہ کی اجازت ضروری ہے۔

۳۹..... بَابُ إِمَامَةِ الْمَرْءِ السُّلْطَانَ بِأَمْرِهِ

آدمی کا امیر و حکمران کے حکم سے امامت کرانے کا بیان

وَ اسْتَخْلَافِ الْإِمَامِ رَجُلًا مِّنَ الرَّعِيَّةِ إِذَا غَابَ عَنِ حَضْرَةِ الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤْمُ النَّاسَ فِيهِ فَتَكُونُ الْإِمَامَةُ بِأَمْرِهِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ خَبِيرٌ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَا إِذَا حَضَرَتِ الْعَصْرُ، لَمْ يَأْتِ أَنْ يَأْمُرَ أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ .

جس مسجد میں امیر امامت کراتا ہو، اگر وہ اس میں حاضر نہ ہو سکتا ہو تو وہ رعایا میں سے کسی کو اپنا نائب مقرر کر سکتا ہے، اس طرح امامت اس کے حکم سے ہوگی۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اس کی دلیل ابو حازم کی حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ جب عصر کا وقت ہو جائے اور آپ تشریف نہ لائیں تو وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے عرض کریں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔“

۱۵۱۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، أَخْبَرَنَا حَمَادٌ. يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ. نَا أَبُو حَازِمٍ،

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ”بنو عمرو بن عوف کے لوگوں کا باہمی جھگڑا ہو گیا، نبی کریم ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر ان کی صلح کرانے کے لیے ان کے پاس تشریف لے گئے، آپ نے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَتَاهُمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، ثُمَّ قَالَ لِبَلَالٍ: ((يَا بَلَالُ! إِذَا

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”اے بلال! جب نماز عصر کا وقت ہو جائے اور میں واپس نہ آؤں تو تم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے عرض کرنا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں۔“ پھر مکمل حدیث بیان کی اور اس حدیث میں یہ بھی بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ (دوران نماز ہی میں) تشریف لے آئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور آپ نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی نماز جاری رکھو۔“

حَضَرَتِ الْعَصْرُ، وَ لَمْ آتِ، فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ فَلْيَصَلِّ بِالنَّاسِ)) وَ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوْلِهِ . وَ ذَكَرَ فِي الْخَبَرِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ، فَقَامَ حَلْفَ أَبِي بَكْرٍ، وَ أَوْمَأَ إِلَيْهِ: إِمْرًا فِي صَلَاتِكَ .

فوائد:..... ۱۔ سلطان کی اجازت سے حاکم سمیت دیگر مقتدیوں کی امامت کرانا جائز ہے۔

۲۔ امام مسجد اپنا نائب مقرر کر سکتا ہے۔ نیز لوگوں میں صلح کرانے سے اگر کچھ نماز چھوٹ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۴۰..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ إِمَامَةِ الْمَرْءِ مَنْ يَكْفُرُهُ إِمَامَتَهُ

جس شخص کی امامت کو ناپسند کیا جاتا ہو، اس کے لیے امامت کرنا منع ہے

۱۵۱۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ لُحَيْعَةَ وَ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ.....

”جناب عطاء بن دینار ہذلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین افراد کی نماز قبول نہیں ہوتی، نہ آسمان کی طرف چڑھتی ہے اور نہ وہ ان کے سروں سے اوپر اٹھتی ہے۔ (۱) وہ شخص جس نے کسی قوم کی امامت کرائی حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں۔ (۲) وہ شخص جو کہے بغیر جنازہ پڑھاتا ہے۔ (۳) وہ عورت جسے اس کا شوہر رات کو بلاتا ہے تو وہ انکار کر دیتی ہے۔“

عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ الْهَدَلِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلَاةٌ، وَلَا تَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ، وَلَا تَجَاوِزُ رُؤُوسَهُمْ، رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، وَ رَجُلٌ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ وَ لَمْ يُؤْمَرْ، وَ امْرَأَةٌ دَعَاهَا زَوْجُهَا مِنَ اللَّيْلِ فَأَبَتْ عَلَيْهِ)).

۱۵۱۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ،.....

(۱۵۱۸) صحیح دون الجملة ”و راجل صلی علی جنازة ولم یؤمر.“

(۱۵۱۹) اسنادہ حسن.

”جناب عمرو بن ولید حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا جیسی روایت بیان کرتے ہیں جسے حضرت انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں نے حدیث کا پہلا حصہ لکھوادیا ہے حالانکہ وہ مرسل ہے کیونکہ اس کے بعد آنے والی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث اسی کے مثل ہے جو ہمیں جناب عیسیٰ نے بیان کی ہے۔ اگر یہ روایت موجود نہ ہوتی تو میں اپنی اس کتاب میں مرسل روایت بیان نہ کرتا۔“

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَرْفَعُهُ، يَعْنِي مِثْلَ هَذَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَلَيْتُ الْجُزْءَ الْأَوَّلَ وَهُوَ مُرْسَلٌ، لِأَنَّ حَدِيثَ أَنَسِ الَّذِي بَعْدَهُ حَدَّثَنَا عَيْسَى فِي عَقِبِهِ يَعْنِي بِمِثْلِهِ، لَوْلَا هَذَا لَمَا كُنْتُ أَخْرِجُ الْخَبَرَ الْمُرْسَلَ فِي هَذَا الْكِتَابِ.

فوائد:..... کسی مذموم فعل کی وجہ سے یعنی اس کی بدعت، فسق، یا کسی شرعی عیب کی وجہ سے مقتدی امام کو ناپسند کریں تو ایسے امام کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ لیکن اگر امام کی ناپسندیدگی کا سبب شرعی امور پر مضبوطی سے قائم رہنا ہو تو امام کے لیے یہ ناپسندیدگی چنداں مضر نہیں، بلکہ شرعی احکام پر اسے مضبوطی سے کار بند رہنا چاہیے، اسی طرح کسی دنیوی عداوت و بغض کی وجہ سے امام سے نفرت بھی امام کے لیے ضرر رساں نہیں۔

۴۱..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ إِمَامَةِ الزَّائِرِ

ملاقات کے لیے آنے والے شخص کی امامت ممنوع ہے

۱۵۲۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيِّ، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ بُدَيْلِ الْعُقَيْلِيِّ، حَدَّثَنِي.....
 جناب ابو عطیہ کہتے ہیں کہ: ”حضرت مالک بن حورث رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو نماز کا وقت ہو گیا۔ ان سے عرض کی گئی کہ آگے بڑھیں (اور جماعت کرا دیں)۔“ انہوں نے فرمایا: تم ہی میں سے کسی شخص کو جماعت کرانی چاہیے۔ جب انہوں نے نماز ادا کر لی تو فرمایا: ”میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔“ جب کوئی شخص کسی قوم کی ملاقات کے لیے جائے تو وہ انہیں امامت نہ کرائے، انہی میں سے کسی شخص کو ان کی امامت کرانی چاہیے۔“ جناب وکیع کی روایت

أَبُو عَطِيَّةَ - رَجُلٌ مِنَّا - وَثَنَا سَلْمٌ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكَيْعٌ، عَنْ أَبَانَ بْنِ يَزِيدَ الْعَطَّارِ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ يُكْنَى أَبُو عَطِيَّةَ وَهَذَا حَدِيثُ الدَّوْرَقِيِّ، قَالَ: أَنَا نَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ، فَحَضَرْتُ الصَّلَاةَ فَقِيلَ لَهُ: تَقَدَّمْ، قَالَ: لِيُؤْمَكُمُ رَجُلٌ مِنْكُمْ. فَلَمَّا صَلَّوْا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِذَا

زَارَ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يُؤْمَهُمْ وَيُؤْمَهُمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ)) وَفِي حَدِيثٍ وَكَيْفَ، قَالَ: آگے بڑھے (اور جماعت کرائے) میں تمہیں بتاؤں گا کہ میں لیتقدم بعضكم حتى أحدثكم لم لا أتقدم آگے کیوں نہیں بڑھا۔

۴۲..... بَابُ الرَّحْصَةِ فِي قِيَامِ الْإِمَامِ عَلَى مَكَانٍ أَرْفَعَ مِنْ مَكَانِ الْمَأْمُومِينَ لِتَعْلِيمِ النَّاسِ الصَّلَاةَ .

مقتدیوں کو نماز سکھانے کے لیے امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑے ہونا درست ہے

۱۵۲۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي.....

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ”ان کے پاس کچھ لوگ آئے جو اس بات میں جھگڑ رہے تھے کہ منبر نبوی کس لکڑی سے بنا ہے؟ اور اسے کس شخص نے بنایا تھا؟ تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”آگاہ رہو، اللہ کی قسم! مجھے خوب علم ہے کہ یہ کس لکڑی سے بنا ہے اور اسے کس نے بنایا ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو پہلے دن اس پر کھڑے دیکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فلاں عورت کی طرف پیغام بھیجا۔ جناب ابو حازم کہتے ہیں کہ: ”حضرت سہل نے اس دن اس عورت کا نام ذکر کیا تھا مگر میں بھول گیا ہوں کہ وہ اپنے بوہٹی غلام کو حکم دے کہ وہ میرے لیے سیڑھیوں والا منبر بنا دے تاکہ میں اس پر کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب کروں۔ اس نے غابہ مقام کے جھاؤ کی لکڑی سے یہ تین سیڑھیاں بنا دیں۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اس پر کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا (اور نماز شروع کر دی) صحابہ کرام نے بھی آپ کے

عَنْ سَهْلِ: أَنَّهُ جَاءَهُ نَفَرٌ يَتَمَارَوْنَ فِي الْمَنْبَرِ مِنْ أَيِّ عُوْدٍ هُوَ؟ وَمَنْ عَمِلَهُ؟ فَقَالَ سَهْلٌ: أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِنْ أَيِّ عُوْدٍ هُوَ، وَمَنْ عَمِلَهُ، وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ يَوْمٍ قَامَ عَلَيْهِ، أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةٍ، قَالَ: إِنَّهُ لَيَسْمِيهَا يَوْمَئِذٍ، وَنَسِيتُ اسْمَهَا، أَنْ مَرِي غَلَامِكِ النَّجَّارِ يَعْمَلُ لِي أَعْوَادًا أَكَلِمِ النَّاسِ عَلَيْهَا، فَعَمِلَ هَذِهِ الثَّلَاثَ الدَّرَجَاتِ مِنْ طُرُقَاءِ الْغَابَةِ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَيْهِ، فَكَبَّرَ، فَكَبَّرَ النَّاسُ خَلْفَهُ، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ، ثُمَّ رَفَعَ وَنَزَلَ الْفَهْقَرِي، ثُمَّ سَجَدَ فِي أَصْلِ الْمَنْبَرِ،

(۱۵۲۱) صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب النجار، حدیث: ۹۱۷، ۲۰۹۴۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب حواز الخطوة والخطوتین فی الصلاة، حدیث: ۵۴۴۔ سنن ابی داؤد: ۱۰۸۰۔ سنن نسائی: ۷۴۰۔ سنن ابن ماجہ: ۱۴۱۶۔ مسند احمد: ۵/۲۳۹۔ سنن الدارمی: ۱۲۵۸۔

پہچھے (صفیں بنا کر) تکبیر کہی۔ پھر آپ نے (منبر ہی پر) رکوع کیا اور لوگوں نے بھی رکوع کیا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور اگلے پاؤں نیچے اتر آئے پھر منبر کی جڑ میں سجدہ کیا۔ پھر آپ دوبارہ منبر پر چڑھے حتیٰ کہ آپ نے اپنی نماز مکمل کی۔ پھر صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”میں نے یہ عمل اس لیے کیا ہے تاکہ تم میری اقتدا کرو اور میری نماز (کا طریقہ) سیکھ لو۔“

فوائد:..... ۱۔ خطبہ وغیرہ کے لیے منبر کا استعمال مستحب ہے اور دوران خطبہ خطیب کا بلند مقام یعنی منبر وغیرہ پر کھڑے ہونا مستحب فعل ہے۔

۲۔ نماز میں معمولی فعل جائز ہے۔ دو تین قدم آگے پیچھے چلنے سے نماز باطل نہیں ہوتی لیکن بلا ضرورت یہ عمل نہ کرنا بہتر ہے۔ اور ضرورت کے تحت اس فعل میں کوئی کراہت نہیں ہے۔

۳۔ نماز میں فعل کثیر اگر وقفہ سے کیا جائے، جیسے دوران نماز کئی قدم آگے پیچھے اٹھائے گئے، تو اس سے نماز باطل نہیں ہوتی، کیونکہ آپ ﷺ نے منبر پر چڑھتے اور منبر سے اترتے وقت یہ فعل بار بار دہرایا تھا۔ یہ عمل بالجملہ کثیر تھا لیکن منفرد طور پر یہ فعل متفرق ہونے کی وجہ سے قلیل ہے۔

۴۔ ضرورت کے وقت امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ لیکن بلا حاجت امام کا مقتدیوں سے اور مقتدیوں کا امام سے بلند مقام پر کھڑے ہونا مکروہ ہے۔ اور اگر یہ عمل لوگوں کو نماز کی تعلیم دینے کی خاطر ہو تو مستحب ہے۔

۵۔ نماز میں مقتدیوں کو افعال نماز کی تعلیم دینا صحت نماز میں نقص پیدا نہیں کرتا۔ (شرح النووی: ۳۳/۵)

۱۵۲۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ أَبِي حَازِمٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَلَمْ يَقُلْ حَضْرَتُ ابُو حَازِمٍ نَعْمَ فِي كَمَلِ حَدِيثِ بَيَانِ كِي اُور يِه الْفَاظِ رَوَايَتِ : ((إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتُمُوا بِي وَتَعَلَّمُوا

صَلَاتِي))

۴۳..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِيَامِ الْإِمَامِ عَلَى مَكَانٍ أَرْفَعَ مِنَ الْمَأْمُومِينَ إِذَا لَمْ يُرِدْ تَعْلِيمَ النَّاسِ

جَب مَقْتَدِيُوں كُو نَمَاز كِي تَعْلِيمِ دِينَا مَقْصُودْ نَهْ هُو تُو اِمَامِ كَا مَقْتَدِيُوں سِے بَلَنْدِ مَقَامِ پَر كَهْرُے هُونَا مَنَعِ هِے

۱۵۲۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، عَنِ الشَّافِعِيِّ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ،

أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ.....

جناب ہمام بیان کرتے ہیں کہ: ”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک بلند چوڑے (دکان) پر ہمیں نماز پڑھائی (جبکہ لوگ نیچے کھڑے تھے) انہوں نے اس پر سجدہ کیا، تو حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں (کپڑے سے پلا کر) کھینچ لیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی ان کی بات مانتے ہوئے نیچے آگئے۔ پھر جب نماز مکمل کی تو حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اس طرح کرنے سے منع نہیں کیا گیا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: کیا آپ نے مجھے دیکھا نہیں کہ میں نے آپ کی بات مان لی تھی (اور نیچے اتر کر سجدہ کیا تھا)؟“

عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ: صَلَّى بِنَا حُدَيْفَةَ عَلَى دُكَّانٍ مُرْتَفِعٍ، فَسَجَدَ عَلَيْهِ، فَجَبَدَهُ أَبُو مَسْعُودٍ، فَتَابَعَهُ حُدَيْفَةُ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَى عَنْ هَذَا؟ فَقَالَ لَهُ حُدَيْفَةُ: أَلَمْ تَرِنِي قَدْ تَابَعْتُكَ؟

فوائد: یہ حدیث دلیل ہے کہ دوران نماز امام اور مقتدی برابر کھڑے ہوں، امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑے ہونا مکروہ فعل ہے۔ البتہ کسی ضرورت کے وقت امام مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑا ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ گذشتہ حدیث میں بیان ہوا ہے۔

۴۳..... بَابُ إِيْدَانِ الْمُؤَذِّنِ الْإِمَامَ بِالصَّلَاةِ

مؤذن کا امام کو نماز کے وقت کی اطلاع دینا

۱۵۲۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْبًا - مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ -.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ”میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھرات کو سویا تو نبی کریم ﷺ نے نماز تہجد پڑھی، جس قدر اللہ نے چاہی۔ پھر آپ لیٹ گئے اور سو گئے حتیٰ کہ آپ خراٹے لینے لگے۔ پھر مؤذن آپ ﷺ کے پاس آپ کو نماز کی اطلاع کرنے کے لیے آیا۔ لہذا آپ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَدَتْ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَصَلَّيْتُ يَعْزِي النَّبِيَّ ﷺ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ، فَتَنَّمَ حَتَّى نَفَخَ، ثُمَّ أَنَا الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَخَرَجَ فَصَلَّيْتُ. هَذَا حَدِيثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ.

(۱۵۲۳) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب الامام یقوم مکانا ارفع.....، حدیث: ۵۹۷.

(۱۵۲۴) صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب التحفیف فی الوضوء، حدیث: ۱۳۸۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبی ﷺ ودعائه باللیل، حدیث: ۷۶۳/۱۸۶۔ سنن ترمذی: ۲۳۲۔ سنن نسائی: ۴۴۳۔ سنن ابن ماجہ: ۴۲۳ مختصراً.

نماز میں امامت اور اس میں موجود سنتیں

تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی۔“ یہ عبد الجبار کی حدیث ہے۔“

فوائد:.....۱۔ نبی ﷺ کا نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا تھا۔ انبیاء علیہم السلام کا نیند کی حالت میں بھی دل جاگتا ہے اس لیے انہیں وضو کے ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کی خبر ہوتی ہے جبکہ غیر نبی اگر ٹیک لگا کر یا لیٹ کر سو جائے تو اسے حکم ہے کہ وہ دوبارہ وضو کر لے۔

۲۔ مؤذن کا امام کو نماز سے آگاہ کرنا اور قیام جماعت کا اہتمام کرنا جائز ہے اور یہ مؤذن کی ذمہ داری میں شامل ہے۔

۴۵..... بَابُ انْتِظَارِ الْمُؤَذِّنِ الْإِمَامَ بِالْإِقَامَةِ

مؤذن کا اقامت کہنے کے لیے امام کا انتظار کرنا

۱۵۲۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورِ السُّلُوْلِيُّ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ يَسْمَاقٍ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ، قَالَ: كَانَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَذِّنُ، ثُمَّ يُمَهِّلُ، فَإِذَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَقْبَلَ، أَخَذَ فِي الْإِقَامَةِ.

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ کا مؤذن اذان کہتا پھر انتظار کرتا، جب نبی کریم ﷺ کو تشریف لاتے ہوئے دیکھ لیتا تو اقامت کہنا شروع کر دیتا۔“

فوائد:..... مؤذن کو امام کی آمد کا انتظار کرنا چاہیے اور جب وہ امام کو آتا دیکھ لے اقامت کہنا شروع کر دے۔

یہ عمل مستحب ہے۔

۲۔ امام کو دیکھنے سے قبل اور امام کے مسجد میں داخل ہو جانے کے بعد اقامت شروع کرنا دونوں طریقے درست نہیں، بلکہ مؤذن امام کو دیکھ لے تو اقامت کہنا شروع کر دے، یہ طریقہ مسنون و مشروع ہے۔

۴۶..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِيَامِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ قَبْلَ رُؤْيِهِمْ إِمَامَهُمْ

امام کو دیکھنے سے پہلے لوگوں کا نماز کے لیے کھڑا ہونا منع ہے

۱۵۲۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، بَنْدَارُ، نَا يَحْيَى، ثَنَا الْحَجَّاجُ (ح) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ، عَنِ الْحَجَّاجِ - يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَثْمَانَ الصَّوَّافِ (ح) وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، ثَنَا سُفْيَانُ - يَعْنِي ابْنَ حَبِيبٍ - عَنِ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ، عَنْ

(۱۵۲۵) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب متى يقوم الناس للصلاة، حدیث: ۶۰۶ بمعناه۔ سنن ابی داؤد: ۵۳۷۔

ترمذی: ۲۰۲۔ سنن ابن ماجہ: ۷۱۳۔ مسند احمد: ۱۰۴، ۸۶/۵۔

يَحْيَىٰ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ،
 عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي. وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ سَنَانَ. قَالَ: ((إِذَا أَحَدَ الْمُؤَدِّدُنْ فِي الْأَذَانِ، فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي)).

”حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب نماز کی اقامت کہی جائے تو تم مجھے دیکھے بغیر کھڑے نہ ہونا۔ جناب احمد بن سنان کی روایت میں ہے: ”جب مؤذن اقامت کہنی شروع کر دے، تو تم مجھے دیکھے بغیر کھڑے نہ ہو کرو۔“

۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي كَلَامِ الْإِمَامِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْإِقَامَةِ وَالْحَاجَةِ تَبْدُؤَ لِبَعْضِ النَّاسِ

اقامت سے فارغ ہونے کے بعد امام بات چیت کر سکتا ہے جبکہ کسی شخص کو ضرورت پیش آجائے

۱۵۲۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا بَنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ (ح) وَثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا ابْنُ عَلِيَّةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ،
 عَنْ أَنَسِ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَجُلٌ يُنَاجِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَامَ أَصْحَابُهُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى. وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجَى بِرَجُلٍ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ، فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ بَعْضُ الْقَوْمِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ”نماز کی اقامت کہہ دی گئی اور ایک شخص رسول اللہ ﷺ سے باتیں کرنے لگا، حتیٰ کہ صحابہ کرام سو گئے، پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی۔“ جناب الدورقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”نماز کی اقامت ہو گئی اور رسول اللہ ﷺ مسجد کے کونے میں ایک شخص کے ساتھ آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے، نبی کریم ﷺ نماز کے لیے اس وقت کھڑے ہوئے جبکہ کچھ لوگ سو چکے تھے۔“

فوائد: ۱۔ اگر کوئی شخص انفرادی طور پر نماز شروع کرے اور بعد میں آنے والے لوگ اس کی اقتدا میں نماز

شروع کر دیں تو اس صورت میں امامت کا اہتمام کرنا جائز ہے اور انہیں نماز باجماعت کا ثواب ملے گا۔

۲۔ امام اور مقتدیوں کے درمیان پردہ وغیرہ حائل ہو تو اس سے نماز باجماعت میں نقص واقع نہیں ہوتا۔

۳۔ دائمی قلیل عمل ایسے کثیر عمل سے بہتر ہے جس میں انقطاع واقع ہو اور آپ کا یہ معمول تھا کہ جس عمل کو شروع کرتے

اس پر دوام اختیار کرتے تھے۔

(۱۵۲۶) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب متى يقوم الناس اذا راوا الامام، حديث: ۶۳۷۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب

متى يقوم الناس للصلاة، حديث: ۶۰۴۔ سنن نسائی: ۷۹۱۔ مسند احمد: ۳۰۴/۳۰۳/۵۔

(۱۵۲۷) صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، باب طول النجوى، حديث: ۶۲۹۲۔ صحیح مسلم، کتاب العیض، باب الدلیل علی

ان نوم الجالس.....، حديث: ۳۷۶۔ سنن نسائی: ۷۹۲۔ مسند احمد: ۱۲۹/۳۔

۴۸..... بَابُ ذِكْرِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَيْمَةِ بِالرِّشَادِ

نبی کریم ﷺ کا اماموں کے لیے رشد و ہدایت کی دعا کرنے کا بیان

۱۵۲۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَّاورِدِيُّ، عَنِ سَهْلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ (ح) وَثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ الْأَشْجِ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ (ح) وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عَيْسَى (ح) وَثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ (ح) وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ سَفِيَانَ (ح) وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَالثَّوْرِيُّ (ح) وَثَنَا أَبُو مُوسَى عَنِ مُؤَمِّلٍ، ثَنَا سَفِيَانَ، كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ أَبِي صَالِحٍ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ”نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”امام (نماز کا) ضامن ہے اور مؤذن (اذان کے درست وقت کا) امانت دار ہے۔ اے اللہ! ائمہ کو رشد و ہدایت اور مؤذنین کو بخشش نصیب فرما۔“ یہ جناب اشج کی روایت ہے۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ روایت ابن نمیر نے اعمش سے بیان کی ہے اور اس روایت کو خراب کر دیا ہے۔“

۱۵۲۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْأَشْجِ، نَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْقَاعَمَشِ، قَالَ: حَدَّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَلَا أَرَانِي إِلَّا قَدْ سَمِعْتُهُ، قَالَ: قَالَ.....

”امام صاحب نے ابن نمیر کی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:“

۱۵۳۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمَلِيُّ، نَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ. وَرَوَى خَبَرٌ

(۱۵۲۸) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب ما یجب علی المؤذن من تعاهد الوقت، حدیث: ۵۱۸۔ سنن ترمذی:

۲۰۷۔ مسند احمد: ۲/۲۸۴۔ مسند الحمیدی: ۹۹۹۔

(۱۵۲۹) سنن ابی داود: ۵۱۸۔ مسند احمد: ۲/۲۸۲۔

(۱۵۳۰) مسند احمد: ۲/۳۷۷۔ وانظر الحدیث المتقدم برقم: ۱۵۲۸۔

سُهَيْلِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، وَ مُحَمَّدِ
بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ، وَ كَمْ يَذْكُرُ الْأَعْمَشَ فِي الْإِسْنَادِ.

۱۵۳۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ
أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ،

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مؤذن امانت دار ہیں اور ائمہ ضامن ہیں۔ اے اللہ! مؤذنون کی بخشش فرما اور ائمہ کو راہ راست پر چلا۔“ تین مرتبہ دعا فرمائی۔ یہ الفاظ جناب علی بن حجر کی روایت کے ہیں اور جناب حسین بن حسن کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”اللہ تعالیٰ ائمہ کو رشد و ہدایت سے نوازے اور مؤذنون کی مغفرت فرمائے۔ یہ روایت محمد بن ابی صالح نے اپنے والد ابو صالح کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی ہے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمُؤَذِّنُونَ أَمَنَاءُ، وَ الْأَئِمَّةُ ضَمَنَاءُ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ، وَ سَدِّدِ الْأَئِمَّةَ))، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ حُجْرٍ. وَ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ: ((أَرَشَدَ اللَّهُ الْأَئِمَّةَ، وَ عَفَّرَ لِلْمُؤَذِّنِينَ)). وَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ.

۱۵۳۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ، نَا عَمِي، أَخْبَرَنِي حَيَوَةُ عَنْ نَافِعِ بْنِ سَلِيمَانَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً، وَ قَالَ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ مؤذن کو معاف فرمائے۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جناب اعمش راوی محمد بن ابی صالح جیسے دو سوراویوں سے بڑھ کر حافظے اور اتقان والے ہیں۔“

قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ قَالَ: ((وَعَفَا عَنِ الْمُؤَذِّنِ)). قَالَ أَبُو بَكْرٍ: الْأَعْمَشُ أَحْفَظُ مِنْ مَاتَيْنِ مِثْلَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ.

فوائد: ۱۔ امام کے ضامن ہونے سے مراد ہے کہ امام مقتدیوں کی نماز مکمل کرانے کا ذمہ دار ہے۔ ضمان کا معنی یہاں نقصان پورا کرنا یا جٹی ادا کرنا نہیں بلکہ یہاں مراد حفاظت و نگرانی ہے۔ خطابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اہل عرب

(۱۵۳۱) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ۴۱۹/۲۔ مصنف عبدالرزاق: ۱۸۳۹۔ صحیح ابن حبان: ۱۶۷۲.

(۱۵۳۲) صحیح: مسند احمد: ۶۵/۶۔ صحیح ابن حبان: ۱۶۶۹.

ضامن کا معنی نگران کرتے ہیں اور ضمان سے مراد نگرانی ہے۔ سو امام اس لحاظ سے ضامن ہے کہ وہ مقتدیوں کی نماز اور عدد رکعات کا نگران ہے۔

۲۔ مؤذن امین ہے۔ اس بارے میں حافظ ابن اثیر نے النہلیۃ میں لکھا ہے کہ قوم کا امین وہ شخص ہے جس پر لوگ اعتماد کرتے ہیں اور جسے امین و محافظ مقرر کرتے ہیں۔ لہذا یہاں معنی یہ ہوگا کہ مؤذن لوگوں کی نماز اور روزے کا امین و محافظ ہے۔ اور طبیی کہتے ہیں: مؤذن روزوں اور نماز کے اوقات کا امین و محافظ ہے کہ لوگ نماز، روزہ اور دیگر مؤقتہ و طائفہ کے لیے اس کی آواز پر اعتماد کرتے ہیں۔ (عون المعبود: ۴۰/۲)

۳۔ ان احادیث سے اذان کی فضیلت پر اور مؤذن کے امام سے افضل ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے کیونکہ اس حدیث کی رو سے امین ضامن سے فائق تر ہے۔ اور امام مؤذن سے افضل ہے اس کی تاکید میں یہ قول ہے کہ امامت افضل ہے کیونکہ نبی ﷺ خلفائے راشدین اور کبار علماء نے فریضہ امامت انجام دیا ہے۔ اذان کی ڈیوٹی انجام نہیں دی۔ (نیل الاوطار: ۳۹۹/۲)



جَمَاعُ أَبْوَابِ قِيَامِ الْمُؤْمِنِينَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَمَا فِيهِ مِنَ السُّنَنِ

مقتدیوں کا امام کے پیچھے کھڑا ہونا اور اس میں وارد سنتوں

کے ابواب کا مجموعہ

۴۹..... بَابُ قِيَامِ الْمُؤْمِنِ الْوَاحِدِ عَنِ الْإِمَامِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا أَحَدٌ .

جب امام کے ساتھ ایک ہی مقتدی ہو اور ان کے ساتھ دوسرا مقتدی موجود نہ ہو تو اس مقتدی کو امام کی

دائیں جانب کھڑا ہونا چاہیے۔

۱۵۳۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: تَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو - وَهُوَ ابْنُ دِينَارٍ - قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ”میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزارا، جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو رسول اللہ ﷺ نماز تہجد کے لیے بیدار ہوئے۔ (پھر) آپ لگے ہوئے ایک مشکیڑے کے پاس آئے اور ہلکا سا وضو کیا۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ میں نے بھی اٹھ کر وضو کیا اور سارے کام اسی طرح کیے، جیسے نبی کریم ﷺ نے کیے تھے۔ پھر میں آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب گھما کر کھڑا کر لیا۔ پھر جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ نے نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ لیٹ کر گہری نیند سو گئے حتیٰ کہ آپ خراٹے لینے لگے۔ پھر مؤذن آپ کے پاس آپ کو نماز کی اطلاع دینے کے لیے حاضر ہوا، تو آپ (مسجد کی طرف) تشریف

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بَتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَلَمَّا كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ، قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَأَتَانِي سَنًا مَعْلَقًا، فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا خَفِيفًا، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، فَكُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ، وَصَنَعْتُ مِثْلَ الَّذِي صَنَعَ، ثُمَّ كُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَحَوَّلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَصَلَّى مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَخَرَجَ فَصَلَّى . هَذَا حَدِيثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ . وَقَالَ الْمَحْزُومِيُّ: عَنْ كُرَيْبٍ، وَقَالَ: فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، وَقَالَ: فَوَصَفَ

وَضُوءُهُ وَجَعَلَهُ يُقَلِّلُهُ، وَلَمْ يَقُلْ: وَضُوءًا حَفِيفًا۔
 لے گئے اور نماز پڑھائی۔“ یہ عبد الجبار کی حدیث ہے اور
 جناب مخزومی کی کرب سے روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”آپ ﷺ تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی اور آپ نے
 وضو نہیں کیا۔“ کہتے ہیں: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
 آپ ﷺ کے وضو کی کیفیت بیان کرتے ہوئے اسے کم
 مقدار شمار کیا اور یہ نہیں کہا: ”آپ نے ہلکا سا وضو کیا۔“

۵۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمَأْمُومَ يَقُومُ خَلْفَ الْإِمَامِ يَنْتَظِرُ مَجِيءَهُ
 غَيْرِهِ فَإِنْ فَرَغَ الْإِمَامُ مِنَ الْقِرَاءَةِ، وَارَادَ الرُّكُوعَ قَبْلَ مَجِيءِ غَيْرِهِ،
 تَقَدَّمَ فَقَامَ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ

ان لوگوں کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ اکیلا مقتدی امام کے پیچھے کھڑا ہو کر دوسرے
 مقتدی کا انتظار کرے گا پھر اگر امام قراءت سے فارغ ہو گیا اور اس نے دوسرے مقتدی کے آنے سے
 پہلے رکوع کرنے کا ارادہ کر لیا تو مقتدی آگے بڑھ کر امام کی دائیں جانب کھڑا ہو جائے

۱۵۳۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بَنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ
 عَنْ سَلَمَةَ - وَهُوَ ابْنُ كَهَيْلٍ - عَنْ كُرَيْبٍ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: ”میں نے اپنی
 خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر ایک رات بسر کی۔ میں نے یہ
 جاننے کی کوشش کی کہ رسول اللہ ﷺ نماز (تہجد) کیسے ادا
 فرماتے ہیں۔ (نبی کریم ﷺ نے کچھ دیر آرام کیا) پھر آپ
 نے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔ لہذا میں بھی آیا اور
 آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔“ فرماتے ہیں:
 آپ ﷺ نے مجھے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔“

فوائد: ۱..... و آدمیوں کی جماعت شروع ہے خواہ وہ کم عمر بچہ ہی ہو اور دو آدمیوں کی جماعت کی صورت

میں مقتدی امام کے ساتھ دائیں جانب کھڑا ہوگا۔

۲۔ نماز تہجد باجماعت ادا کرنا جائز ہے۔

۳۔ ایسے امام کی اقتداء جائز ہے جس نے امامت کروانے کی نیت نہ کی ہو۔

۵۱..... بَابُ قِيَامِ الْإِثْنَيْنِ خَلْفَ الْإِمَامِ

دو مقتدی امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے

۱۵۳۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَدْرَارٌ، نَا أَبُو بَكْرٍ - يَعْنِي الْحَنْفِيَّ - نَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُمَانَ، حَدَّثَنِي شُرْحِبِيلٌ - وَهُوَ ابْنُ سَعْدِ أَبِي سَعِيدٍ - قَالَ: سَمِعْتُ.....

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے روکا اور اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا، پھر میرا ایک اور ساتھی آ گیا تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنالی۔ لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کپڑے کے کناروں کو مخالف سمت میں ڈالا ہوا تھا۔ (یعنی دایاں کنارہ بائیں جانب اور

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ، فَجِئْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ عَنْ يَسَارِهِ، فَتَهَانَيْ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ جَاءَ صَاحِبٌ لِي، فَصَفَّفْنَا خَلْفَهُ، فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالَفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

بایاں کنارہ دائیں جانب)

۵۲..... بَابُ تَقَدُّمِ الْإِمَامِ عِنْدَ مَجِيءِ الثَّلَاثِ إِذَا كَانَ مَعَ الْمَأْمُومِ الْوَاحِدِ

جب امام ایک ہی مقتدی کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو تو تیسرے شخص کے آنے پر امام آگے بڑھ جائے گا

۱۵۳۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ - وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ - عَنْ سَعِيدٍ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي هَلَالٍ -.....

حضرت عمرو بن سعید بیان کرتے ہیں کہ: ”میں اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے انہیں ایک تہبند میں نماز پڑھتے ہوئے پایا۔“ پھر کچھ حدیث بیان کی اور فرمایا: ”ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَا وَابُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَوَجَدْنَاهُ قَائِمًا يُصَلِّي عَلَيْهِ إِزَارًا، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ، وَقَالَ:

(۱۵۳۵) اسنادہ ضعیف: شرحبیل بن سعید ضعیف وخط روای ہے۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الاثنان جماعة، حدیث: ۹۷۴۔ مسند احمد:

۳۲۶/۳

(۱۵۳۶) اسنادہ ضعیف: سعید بن ابی ہلال خط روای ہے۔

أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَصَبَّيْتُ لَهُ وَضُوءًا، فَتَوَضَّأَ فَالتَحَفَ بِإِزَارِهِ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَجَلَعَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَآتَى آخَرَ، فَقَامَ عَنْ يَسَارِهِ، فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، فَصَلَّيْتُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوِثْرِ.

ساتھ آئے تو آپ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے۔ میں نے آپ کے لیے پانی اٹھایا تو آپ ﷺ نے وضو کیا، پھر اپنے تہبند میں لپٹ گئے۔ تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ ﷺ نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا، پھر ایک اور شخص آ گیا اور وہ آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ لہذا رسول اللہ ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے وتر سمیت تیرہ رکعات ادا کیں۔“

۵۳..... بَابُ إِمَامَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلِ الْوَّاحِدِ وَالْمَرْأَةِ الْوَّاحِدَةِ

امام کا ایک آدمی اور ایک عورت کی امامت کرانے کا بیان

۱۵۳۷- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ، وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ الرِّمَادِيُّ، قَالَا: ثَنَا حَجَّاجٌ - وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ - قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ - أَنَّ قَزْعَةَ مَوْلَى لِعَبْدِ الْقَيْسِ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرَمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَقُولُ:.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں نماز پڑھی۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے ساتھ بیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور میں نبی کریم ﷺ کے پہلو میں کھڑے ہو کر آپ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔“

۵۳..... بَابُ إِمَامَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلِ الْوَّاحِدِ وَالْمَرْأَتَيْنِ

امام کا ایک مرد اور دو عورتوں کی امامت کرانے کا بیان

۱۵۳۸- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُخْتَارِ، يُحَدِّثُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ.....

(۱۵۳۷) اسنادہ حسن: سنن نسائی، کتاب الامامة، باب موقف الامام اذا كان معه صبي، حديث: ۸۰۵ - مسند احمد: ۳۰۲/۱.

(۱۵۳۸) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب جواز الجماعة في النافلة، حديث: ۶۶۰ - سنن ابى داؤد: ۶۰۹ - سنن ابن ماجه:

۹۷۵ - سنن نسائی: ۸۰۶ - مسند احمد: ۱۹۴/۳.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ، رسول اللہ ﷺ کی والدہ محترمہ اور خالہ موجود تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی تو حضرت انس کو اپنی دائیں جانب اور ان کی والدہ محترمہ اور خالہ کو اپنے پیچھے کھڑا کیا۔“

۵۵..... بَابُ إِمَامَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلِ وَالْغُلَامِ غَيْرِ الْمُدْرِكِ وَالْمَرْأَةِ الْوَّاحِدَةِ

امام کا ایک مرد، ایک نابالغ لڑکے اور ایک عورت کی امامت کرانے کا بیان

۱۵۳۹۔ نَابُوطَاهِرٍ، نَابُوبَكْرٍ، نَابُوعَمَّارِ الْحُسَيْنِ بْنِ حُرَيْثٍ، نَابُوعَمَّارِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ،.....

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ”میں نے اور ایک بچے نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی، جبکہ میری والدہ نے ہمارے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔“

۱۵۴۰۔ نَابُوطَاهِرٍ، نَابُوبَكْرٍ، نَاعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ، نَابُوعَمَّارِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: بِمِثْلِهِ .

فوائد:..... ان احادیث میں باجماعت نماز ادا کرنے کے کچھ آداب ہیں۔

- ۱۔ اگر نماز باجماعت ادا کرتے وقت دو مرد اور ایک عورت ہو تو امام و مقتدی ایک صف میں کھڑے ہوں گے اور ایک عورت علیحدہ صف میں کھڑی ہوگی، اگر دو یا دو سے زائد عورتیں ہوں تو ان کی صف بھی مردوں سے علیحدہ ہوگی۔
- ۲۔ عورتوں کا نفل و فرض نماز کی جماعت میں شامل ہونا جائز ہے۔ البتہ عورتوں کی صف مردوں سے پیچھے ہوگی اور مرد اور عورت ایک صف میں کھڑے نہیں ہو سکتے۔

(۱۵۳۹) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب المرأة وحدها تكون صفا، حدیث: ۲۲۷۔ سنن نسائی: ۸۷۰۔ مسند احمد:

۱۱۰/۳۔ مسند الحمیدی: ۱۱۹۴۔

(۱۵۴۰) نظر الحدیث السابق۔

۵۶..... بَابُ إِجَارَةِ صَلَاةِ الْمَأْمُومِ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ إِذَا كَانَتِ الصُّفُوفُ خَلْفَهُمَا
مفتدی کا امام کی دائیں جانب کھڑے ہو کر نماز پڑھنا جائز ہے جبکہ ان دونوں کے پیچھے صفیں
(مکمل) بن چکی ہوں

۱۵۴۱۔ نَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادِ الْمُهَلَّبِيِّ، وَ زَيْدُ بْنُ أَحْرَمِ
الطَّائِي، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ، قَالُوا: ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ، عَنْ نُعَيْمِ
بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيطٍ،
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ، قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْمَى عَلَيْهِ،
ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: ((أَحْضَرَتِ الصَّلَاةُ؟))
قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((مُرُّوا بِإِلَا فُلَيْوَدْنَ، وَ
مُرُّوا بِأَبَا بَكْرٍ فَلْيَصَلِّ بِالنَّاسِ)). فَذَكَرُوا
الْحَدِيثَ، وَقَالُوا فِي الْحَدِيثِ، وَ أَذَّنَ، وَ
أَقَامَ، وَ أَمَرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ،
ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: ((أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ؟))
قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((جِيئُونِي بِإِنْسَانٍ أَعْتَمِدُ
عَلَيْهِ)). فَجَاؤُوا بِبِرِّيْرَةَ وَ رَجُلٍ آخَرَ،
فَاعْتَمَدَ عَلَيْهِمَا، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ
فَأَجْلَسَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ، فَذَهَبَ أَبُو
بَكْرٍ يَتَنَحَّى، فَأَمْسَكَهُ حَتَّى فَرَغَ مِنَ
الصَّلَاةِ. ثُمَّ ذَكَرُوا الْحَدِيثَ، وَ هَذَا
حَدِيثُ الْقَاسِمِ.

حضرت سالم بن عبید بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ
بیمار ہو گئے تو آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ پھر آپ ﷺ کو
افاقہ ہوا تو پوچھا: کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ میں نے جواب
دیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: بلال سے کہو کہ اذان دے
اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔“
پھر راویوں نے مکمل حدیث بیان کی اور یہ الفاظ بیان کیے:
”اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان اور اقامت کہی اور صحابہ کرام
نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے نماز پڑھانے کے لیے درخواست
کی۔ پھر آپ کو کچھ افاقہ ہوا تو آپ نے دریافت کیا: ”کیا
نماز کھڑی ہو گئی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! آپ ﷺ
نے حکم دیا کہ میرے پاس ایک شخص کو لے کر آؤ تاکہ میں اس
کا سہارا لے سکوں۔ تو وہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا اور ایک اور شخص کو
لے آئے۔ آپ نے ان دونوں کا سہارا لیا، پھر نماز کے لیے
تشریف لے آئے، آپ کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا
دیا گیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (آپ کو دیکھ کر) پیچھے ہٹنا چاہا
تو آپ نے انہیں روک لیا، حتیٰ کہ وہ نماز سے فارغ ہو گئے۔“
پھر انہوں نے باقی حدیث بیان کی اور یہ حدیث قاسم کی ہے۔

(۱۵۴۱) اسنادہ صحیح: شمائل ترمذی: ۳۹۶۔ سنن کبریٰ نسائی: ۷۰۸۱۔ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ما جاء
فی صلاة رسول اللہ ﷺ فی مرضه، حدیث: ۱۲۳۴۔

فوائد:..... اس حدیث میں دلیل ہے کہ لوگوں کے اصرار پر اور آپ کے صف کے پیچھے امام کی اقتداء پر اضطراب کی وجہ سے آپ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دائیں جانب بیٹھ گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کے فرائض انجام دیئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کی اقتداء کرتے اور باقی مقتدی ابو بکر کی اقتداء کرتے رہے۔ یہ آپ کا خاصہ ہے دیگر دو امام ایک ساتھ کھڑے ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔

۵۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ قَبْلَ تَكْبِيرِ الْإِمَامِ

امام کے تکبیر کہنے سے پہلے صفیں درست اور برابر کرنے کا بیان

۱۵۴۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، (ح) وَ ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ شُعْبَةَ، (ح) وَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدِ الْعَسْكَرِيُّ، نَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - عَنِ شُعْبَةَ، عَنِ سُلَيْمَانَ - وَ هُوَ الْأَعْمَشُ - عَنِ عَمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ أَبِي مَعْمَرٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَخْبَرَةَ الْأَزْدِيِّ،

”حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے (صفیں بناتے وقت) ہمارے کندھوں کو ہاتھ سے درست کرتے اور فرماتے: ”سیدھے ہو جاؤ اور اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دل باہم مختلف ہو جائیں گے۔“ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”تم آج شدید اختلاف کا شکار ہو چکے ہو۔“ یہ جناب وکیع کی روایت ہے۔ جناب ابواسامہ اور ابن ابی عدی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کندھے برابر کرتے۔“ اور محمد بن جعفر کی روایت میں ہے: ”آپ ہمارے کندھوں پر عَوَاتِقَنَا۔“

ہاتھ پھیرتے (اور برابر کرتے)“

۵۸..... بَابُ فَضْلِ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ، وَالْإِخْبَارِ بِأَنَّهَا مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ.

صفوں کو برابر کرنے کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ یہ نماز کی تکمیل کا حصہ ہے

۱۵۴۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، وَ ثَنَا

(۱۵۴۲) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حدیث: ۴۳۲۔ سنن ابی داؤد: ۶۷۴۔ مسن نسائی: ۸۰۸۔ سنن ابن

ماجہ: ۹۷۶۔ مسند احمد: ۱۲۲/۴۔ مسند الحمیدی: ۴۵۶۔

الصَّنْعَانِي، ثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ - عَنْ شُعْبَةَ (ح) وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكَيْعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ.....

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تم اپنی صفوں کو سیدھا کرو کیونکہ صفوں کی درستی نماز کی تکمیل میں سے ہے۔“ یہ جناب بندار کی حدیث ہے۔ جناب سلم بن جنادہ حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: ”صفوں کو سیدھا کرنا نماز کی خوبصورتی اور حسن ہے۔“

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ)). هَذَا حَدِيثٌ بَنْدَارٍ. وَقَالَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ: عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ: ((إِنَّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ إِقَامَةَ الصَّفِّ)).

۵۹..... بَابُ الْأَمْرِ بِاتِّمَامِ الصُّفُوفِ الْأُولَى اقْتِدَاءً بِفِعْلِ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ رَبِّهِمْ

اللہ تعالیٰ کے حضور فرشتوں کی صف بندی کی اقتداء کرتے ہوئے پہلی صفوں کو مکمل کرنے کے حکم کا بیان

۱۵۴۴ - أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، (ح) وَثَنَا الدَّورَقِيُّ، ثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ، ثَنَا الْأَعْمَشُ ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عَيْسَى (ح) وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكَيْعٌ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنِ تَمِيمِ بْنِ طَرْفَةَ،.....

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اس طرح صفیں نہیں بناؤ گے، جس طرح فرشتے اپنے رب تعالیٰ کے حضور صفیں بناتے ہیں؟ ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول! فرشتے اپنے رب کے حضور کس طرح صفیں بناتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ پہلے اگلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں باہم مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔“ یہ جناب وکیع کی حدیث ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟)) قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ: ((يَتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُولَى، وَ يَتَرَاصُونَ فِي الصَّفِّ)). هَذَا حَدِيثٌ وَكَيْعٌ.

(۱۵۴۳) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب اقامة الصف من تمام الصلاة، حدیث: ۷۲۳ - صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حدیث: ۴۳۳ - سنن ابی داود: ۶۶۸ - سنن ابن ماجہ: ۹۹۳ - مسند احمد: ۱۷۷/۳.

(۱۵۴۴) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الامر بالسكون في الصلاة، حدیث: ۴۳۰ - سنن ابی داود: ۶۶۱ - سنن نسائی: ۸۱۷ - سنن ابن ماجہ: ۹۹۲ - مسند احمد: ۱۰۱/۵.

۲۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْمُحَاذَاةِ بَيْنَ الْمَنَاجِبِ وَالْأَعْنَاقِ فِي الصَّفِّ .

صف بندی میں کندھوں اور گردنوں کو برابر رکھنے کے حکم کا بیان

۱۵۴۵- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رَبِيعِ الْقَيْسِيِّ، نَا مُسْلِمٌ - يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ - نَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ، ثَنَا قَتَادَةُ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((رُضُّوا صُفُوفَكُمْ، وَ قَارِبُوا بَيْنَهَا، وَ حَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ، فَوَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَدْفُ)). قَالَ مُسْلِمٌ: يَعْنِي النَّقْدَ الصَّغَارَ. النَّقْدُ الصَّغَارُ: أَوْلَادُ الْعَنَمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنی صفوں کو خوب ملاؤ اور صفوں کو قریب قریب رکھو اور اپنی گردنوں کو برابر رکھو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! بلاشبہ میں دیکھتا ہوں کہ شیطان صفوں میں خالی جگہ سے داخل ہو جاتا ہے گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہو۔“ جناب مسلم بن ابراہیم کہتے ہیں: ”الحذف“ سے مراد بکری کا بچہ ہے۔

فوائد:..... ۱- نماز باجماعت کے دوران صفوں کی درستی، انہیں ملانا اور صفوں میں خالی جگہ نہ چھوڑنا لازمی امر ہے لہذا نمازیوں پر لازم ہے کہ وہ صفوں کو خوب اچھے طریقے سے ملائیں کہ پاؤں سے پاؤں اور کندھے سے کندھے ملے ہوں اور یہ کیفیت تمام قیام میں ہونی چاہیے موجودہ صورت حال میں ایک تو صفوں کو ملانا معیوب سمجھا جاتا ہے پھر اگر احادیث مسنونہ ستانے کے بعد مقتدیوں میں تھوڑی سی تبدیلی واقع ہو بھی تو پہلی رکعت ہی میں صف بندی کا سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے اور وہی صف شکنی اور بے ترتیبی شروع ہو جاتی ہے۔

۲- امام یراشہ بیان کرتے ہیں یہ احادیث صف شکنی کی وعید پر دلیل ہیں کہ صفوں کو ملانا واجب ہے۔

(سبل السلام: ۲/۳۳۷)

۲۱..... بَابُ الْأَمْرِ بِأَنْ يَكُونَ النِّقْصُ وَالْحَلَلُ فِي الصَّفِّ الْآخِرِ

کی اور نقص آخری صف میں ہو تو کوئی حرج نہیں

۱۵۴۶- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ.....

(۱۵۴۵) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حدیث: ۶۶۷- سنن نسائی: ۸۱۶- مسند احمد: ۲۶۰/۳

(۱۵۴۶) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حدیث: ۶۷۱- سنن نسائی: ۸۱۹- وانظر الحديث السابق.

عَنْ أَنَسٍ . أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَتَمُّوا الصَّفَّ الْمُتَقَدِّمَ، فَإِنْ كَانَ نَقْصًا فَلْيَكُنْ فِي الْمُؤَخَّرِ .
حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اگلی صف کو مکمل کرو، اور اگر کمی یا رہ جائے تو وہ آخری صف میں ہونی چاہیے۔“

۱۵۴۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّنَعَانِيُّ، ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ.....
عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِهِ . قَالَ: ((أَتَمُّوا الصَّفَّ الْأَوَّلَ وَالثَّانِي، فَإِنْ كَانَ خَلَلَ فَلْيَكُنْ فِي الثَّلَاثِ)).
”امام شعبہ کی سند سے یہ الفاظ مروی ہیں: ”پہلی اور دوسری صف مکمل کرلو، پھر اگر کمی ہو تو وہ تیسری صف میں ہونی چاہیے۔“

فوائد:.....۱۔ ان احادیث میں صف بندی کی ترتیب کی تعلیم دی گئی ہے کہ پہلے اگلی صفیں مکمل کرنی چاہئیں پھر اگر نقص اور کمی رہ جائے تو پچھلی صف میں نقص واقع ہونا چاہیے۔
۲۔ اگلی صفیں نامکمل چھوڑ کر پچھلی صفوں کی صف بندی درست نہیں۔

۲۲..... بَابُ الْأَمْرِ بِسَدِّ الْفَرَجِ فِي الصُّفُوفِ

صفوں کے درمیان خالی جگہ کو پر کرنے کا بیان

۱۵۴۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانٌ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.....
عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَإِذَا قُمْتُمْ فَعَدِلُوا صُفُوفَكُمْ، وَسُدُّوا الْفَرَجَ، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِي .
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم (نماز کے لیے) کھڑے ہو تو اپنی صفوں کو برابر کیا کرو، اور خالی جگہوں کو پر کیا کرو، بے شک میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔“

۲۳..... بَابُ فَضْلِ وَصْلِ الصُّفُوفِ

صفوں کو ملانے کی فضیلت کا بیان

۱۵۴۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَافِقِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ.....

(۱۵۴۷) انظر الحديث السابق.

(۱۵۴۸) صحیح: مسند احمد: ۱۶، ۳/۱۶۳۔ مسند عبد بن حمید: ۷۷۶، ۸۷۷۔ صحیح ابن حبان: ۴۰۳.

(۱۵۴۹) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حدیث: ۶۶۶۔ سنن نسائی: ۸۲۰۔ مسند احمد:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللَّهُ)).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صف کو ملائے گا، اللہ اسے اپنی رحمت سے ملا دے گا، اور جس نے صف کاٹی اللہ اسے اپنی رحمت سے کاٹ دے گا۔“

۶۴..... بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ الرَّبِّ وَمَلَا نِكْتِهِ عَلَى وَاصِلِ الصُّفُوفِ

صفوں کو ملانے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول اور فرشتوں کی بخشش کی دعا کرنے کا بیان

۱۵۵۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ عَنْ عُمَانَ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَصِلُونَ الصُّفُوفَ)).

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ صفوں کو ملانے والوں پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لیے مغفرت و بخشش کی دعا کرتے ہیں۔“

فوائد:.....۱۔ ان احادیث میں صفوں کو ملانے کی تاکید ہے اور صف بندی اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ عمل ہے

اور یہ فرشتوں کا بھی طرز عمل ہے لہذا صف بندی کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔

۲۔ صفوں پر کبھی اور بے ترتیبی انتہائی مبعوض عمل ہے اور اس پر سخت وعید وارد ہے کہ ایسے لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اختلاف پیدا کرتے ہیں اور ان سے وحدت و اتحاد ختم کر دیتے ہیں۔ لہذا باہمی اتحاد و یگانگت کے لیے صف بندی کا اہتمام جزو لاینفک ہے۔

۶۵..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ تَخَوُّفًا لِمُخَالَفَةِ الرَّبِّ

عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ الْقُلُوبِ

صفوں کو برابر نہ کرنے کے بارے میں سختی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور سزا دلوں

میں اختلاف ڈالنے کا بیان

۱۵۵۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بِنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَيَحْيَى، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ الْأَيْمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْسَجَةَ، قَالَ سَمِعْتُ.....

(۱۵۵۰) اسنادہ حسن: صحیح ابن حبان: ۲۱۶۰۔ مسند احمد: ۱۶۰/۶۔ مسند عبد بن حمید: ۱۵۱۳۔ سنن ابن ماجہ، کتاب

اقامة الصلوات، باب اقامة الصفوف، حدیث: ۹۹۵۔

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاتے اور ہمارے کندھوں اور سینوں کو اپنے دست مبارک سے برابر کرتے اور فرماتے: ”تمہارے سینے مختلف (آگے پیچھے) نہیں ہونے چاہئیں وگرنہ تمہارے دل بھی مختلف ہو جائیں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ پہلی صف والوں پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لیے رحمت و بخشش کی دعا کرتے ہیں۔“ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قرآن مجید کو (اپنی آوازوں کے ساتھ) زینت دو۔“ جناب عبد الرحمان بن عوجہ کہتے ہیں: ”میں یہ الفاظ بھول گیا تھا۔“

”قرآن مجید کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو“ حتیٰ کہ ضحاک بن مزاحم نے مجھے یہ الفاظ یاد دلوائے۔“

الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ يُحَدِّثُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا إِذَا قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ فَيَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا وَصُدُورَنَا وَيَقُولُ: لَا تَخْتَلِفْ صُدُورَكُمْ فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((زَيْنُوا الْقُرْآنَ)). قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْسَجَةَ: كُنْتُ نَسِيتُ: ((زَيْنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ))، حَتَّى ذَكَرَنِيهِ الضَّحَّاكُ بْنُ مَزَاحِمٍ.

۱۵۵۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا ابْنُ وَهَبٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْسَجَةَ.....

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صف بندی کے وقت) ہمارے پاس تشریف لاتے۔ آپ ہمارے کندھوں اور سینوں کو اپنے دست مبارک سے درست کرتے اور فرماتے: ”تمہاری صفیں ٹیڑھی نہیں ہونی چاہئیں وگرنہ تمہارے دل بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ پہلی صف یا پہلی صفوں پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔“

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا فَيَمْسَحُ عَلَيَّ عَوَاتِقَنَا وَصُدُورَنَا، وَيَقُولُ: ((لَا تَخْتَلِفْ صُفُوفُكُمْ فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ أَوِ الصُّفُوفِ الْأَوَّلِ)).

فوائد:.....۱۔ ان احادیث میں پہلی صف میں شامل ہونے کی ترغیب ہے اور صف اول کے افراد کے لیے

(۱۵۵۱) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حدیث: ۶۶۴۔ سنن نسائی: ۸۱۲۔ سنن ابن ماجہ: ۹۹۷۔ مسند احمد: ۳۰۴/۴۔ سنن الدارمی: ۱۲۶۴۔

(۱۵۵۲) مسند احمد: ۲۹۷/۴۔ وانظر الحديث السابق.

فرشتے رحمت و برکت کی دعا کرتے ہیں۔

۲۔ صفِ اول کا ثواب پچھلی صفوں میں نماز پڑھنے سے زیادہ ہے۔ لہذا صفِ اول میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیے۔

۶۶..... بَابُ فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَالْمُبَادَرَةِ إِلَيْهِ

پہلی صف کی فضیلت اور اس میں جگہ لینے کے لیے جلدی کرنے کا بیان

۱۵۵۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارِكِ الْمَخْرَمِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَلَقَيْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ. وَكُنَّا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنْفِيُّ، نَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ.....

”جناب ابو بصیر بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملا۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی تیمارداری کی، تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کی۔ آگے دونوں راویوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ”بلاشبہ پہلی صف فرشتوں کی صف جیسی ہے۔ اور اگر تمہیں اس کی فضیلت کا علم ہو جائے تو تم (اس میں جگہ حاصل کرنے کے لیے) ایک دوسرے پر سہقت لے جانے کی کوشش کرو۔“

أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: عُدْنَا أَبِي بَنَ كَعْبٍ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ: ((إِنَّ الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ، وَتَوَعَّلَمُونَ فَضِيلَتَهُ لَا يَتَدَرَّتُمُوهُ)).

۶۷..... بَابُ ذِكْرِ الْإِسْتِهَامِ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ

پہلی صف کے حصول کے لیے قرعہ اندازی کرنے کا بیان

۱۵۵۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عْتَبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْيَحْمَدِيُّ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ وَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، (ح) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ، نَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: نَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....

(۱۵۵۳) اسنادہ ضعیف: عبد اللہ بن ابی بصیر مجهول راوی ہے۔ تقدم تخريجه برقم: ۱۴۷۶.

(۱۵۵۴) صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب الاستهام فی الاذان، حدیث: ۶۱۵۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تسوية

الصفوف، حدیث: ۴۳۷۔ سنن ترمذی: ۲۲۵۔ سنن نسائی: ۶۷۲۔ وقد تقدم برقم: ۱۴۷۵.

مقتدیوں کی اقتداء اور اس کی سنتیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي السَّجْدِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ لَأَسْتَهَمُوا عَلَيْهِ)).

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر لوگوں کو اذان دینے اور پہلی صف (میں نماز پڑھنے) کا اجر و ثواب معلوم ہو جائے تو وہ اس کے حصول کے لیے قرعہ اندازی کریں۔“

۱۵۵۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَائِلِيُّ نَا أَبُو قُطَيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي رَافِعٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر لوگ جان لیں، یا تم جان لو کہ پہلی صف کا کس قدر اجر و ثواب ہے تو پھر صرف قرعہ اندازی ہی سے فیصلہ ہو (کہ کون پہلی صف میں کھڑا ہوگا)۔“

فوائد: ۱۔ اس حدیث میں اذان کہنے اور پہلی صف میں نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان ہے اور اذان کہنا اور پہلی صف میں نماز پڑھنا افضل اعمال میں سے ہے۔

۲۔ امام شوکانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث دلیل ہے کہ اذان کہنا، صف اول کا التزام کرنا اور عشاء و فجر کی نماز کے لیے مسجد میں جلدی پہنچنا مستحب عمل ہے۔ (نبیل الاوطار: ۲/۳۵۵)

۲۸..... بَابُ ذِكْرِ صَلَوَاتِ الرَّبِّ وَمَلَائِكَتِهِ عَلَيَّ وَاصِلِي الصُّفُوفِ الْأَوَّلِ

پہلی صفوں کو ملانے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول اور فرشتوں کی دعا کا بیان

۱۵۵۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَوْسَجَةَ النَّهْمِيِّ.....

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةِ إِلَى نَاحِيَةٍ، فَيَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا أَوْ صُدُورَنَا وَ يَقُولُ: ((لَا تَخْتَلِفُوا، فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ)). قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ وَ

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (صف بندی کے وقت) صف میں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک تشریف لاتے۔ آپ ﷺ ہمارے کندھوں اور سینوں کو اپنے دست مبارک سے برابر کرتے اور فرماتے: ”تم باہم مختلف نہ ہو (آگے پیچھے کھڑے نہ ہو) وگرنہ

(۱۵۵۵) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث: ۴۳۹۔ سنن ابن ماجه: ۹۹۸۔ مسند ابی یعلی: ۶۴۷۵۔

(۱۵۵۶) تقدم تحريجه برقم: ۱۵۵۱۔

ملائکتہ یصلون علی الذین یصلون الصُّفُوفِ الْأَوَّلِ)) وَ حَسْبَتْهُ قَالَ: ((زَيْنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ))

تمہارے دل بھی مختلف ہو جائیں گے۔ حضرت براء کہتے ہیں: ”اور آپ ﷺ فرماتے تھے: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ پہلی صفوں کو ملانے والوں پر اپنی رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا: ”قرآن مجید کو اپنی خوبصورت آوازوں کے ساتھ زینت دو۔“

۶۹..... بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ الرَّبِّ عَلَى الصُّفُوفِ الْأَوَّلِ وَمَلَائِكَتِهِ

اللہ تعالیٰ کا پہلی صفوں پر رحمت نازل کرنا اور اس کے فرشتوں کا پہلی صف والوں کے لیے دعائے مغفرت کرنا

۱۵۵۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثَنَا أَشْعَثُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زُبَيْدٍ ثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ.....

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ صف کی ایک جانب تشریف لاتے اور نمازیوں کے سینوں اور کندھوں کو برابر کرتے اور فرماتے: ”تم باہم مختلف نہ ہو کرو کہ تمہارے دل بھی مختلف ہو جائیں گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صفوں پر درود بھیجتے ہیں۔“

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي نَاحِيَةَ الصَّفِّ وَيُسَوِّي بَيْنَ صُدُورِ الْقَوْمِ وَمَنَاكِبِهِمْ، وَيَقُولُ: ((لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْأَوَّلِ))..

۷۰..... بَابُ ذِكْرِ اسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَالثَّانِي

نبی کریم ﷺ کا پہلی اور دوسری صف والوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کا بیان

۱۵۵۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا زَيْدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا الدَّسْتَوَائِيُّ وَ ثَنَا الْحَسَنُ أَيْضًا، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ، نَا هِشَامٌ وَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَ كَيْعٌ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ.....

(۱۵۵۷) تقدم تخريجه برقم: ۱۵۵۱.

(۱۵۵۸) اسنادہ صحیح: سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب اقامۃ الصلوف، حدیث: ۹۹۶۔ مسند احمد: ۱۲۶/۴۔ سنن

الدارمی: ۱۲۶۵۔ سنن نسائی: ۸۱۸۔ من طریق اخر منہ.

عَنِ الْعِرْبَانِضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَسْتَغْفِرُ)) لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَلَاثًا، وَلِلثَّانِي مَرَّةً)).
 ”حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف والوں کے لیے تین بار اور دوسری صف والوں کے لیے ایک بار دعائے مغفرت کرتے تھے۔“

فوائد:..... ان احادیث کی توضیح حدیث (۱۵۳۶، ۱۵۳۸، ۱۵۵۱) کے تحت ملاحظہ کریں۔

۷۱..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي التَّخْلُفِ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

پہلی صف سے پیچھے رہنے والوں کے لیے سخت وعید کا بیان

۱۵۵۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَقَالَ: ثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَزَالُ أَقْوَامٌ مُتَخَلِّفُونَ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ حَتَّى يَجْعَلَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى فِي النَّارِ)).
 ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کچھ لوگ ہمیشہ پہلی صف سے پیچھے رہتے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جہنم میں ڈال دے گا۔“

۱۵۶۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكِ الْمُرْزِيُّ، عَنِ الْجَرِيرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى نَاسًا فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: ((مَا يُؤَخِّرُكُمْ؟)) لَا يَزَالُ أَقْوَامٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، تَقَدَّمُوا فَأَتَيْتُمُو أَبِي وَلِيَأْتِمَ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ .
 ”حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مسجد کے پچھلے حصے میں دیکھا۔ آپ نے دریافت کیا: تمہیں کس چیز نے مؤخر کر دیا ہے؟ کچھ لوگ مستقل پیچھے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ بھی انہیں پیچھے کر دے گا۔ تم آگے بڑھو اور میری اقتداء کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتداء کریں۔“

فوائد:..... مسجد میں وقت پر پہنچ کر پچھلی صفوں میں بیٹھنا مکروہ فعل ہے، بلکہ اگر انسان جماعت کے قیام سے پہلے پہنچ جائے تو اسے اگلی صفوں میں داخل ہونا چاہیے۔ اگلی صفوں میں نماز ادا کرنا باعث فضیلت بھی ہے۔ پیچھے پیچھے

(۱۵۵۹) ”فی النار“ کے اضافہ کے بغیر یہ روایت صحیح ہے۔ (صحیح الترغیب: ۵۱۰)۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب صف النساء والتأخر عن الصف الأول، حدیث: ۶۷۹۔

(۱۵۶۰) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حدیث: ۴۳۸۔ سنن نسائی: ۷۹۶۔ وانظر رقم الحديث: ۱۶۱۲۔

رہنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ کہیں روز قیامت اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہی سے محروم ہو جائیں گے۔

۷۲..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ صُفُوفِ الرِّجَالِ وَ خَيْرِ صُفُوفِ النِّسَاءِ

مردوں اور عورتوں کی بہترین صفوں کا بیان

۱۵۶۱۔ أَخْبَرَنَا الْأَسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عَثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّابُونِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُرَيْمَةَ: نَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُرَيْمَةَ: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مردوں کی بہترین صفیں پہلی ہیں اور بدترین آخری ہیں اور عورتوں کی بہترین صفیں پچھلی ہیں اور بدترین صفیں اگلی ہیں۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوْلَاهَا، وَ شَرُّهَا آخِرُهَا، وَ خَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا، وَ شَرُّهَا أَوْلَاهَا))

۱۵۶۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ.....

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اور مردوں کی بہترین صفیں اگلی ہیں اور ان کی بدترین صفیں پچھلی ہیں اور عورتوں کی بہترین صفیں پچھلی ہیں اور ان کی بری صفیں اگلی ہیں اے عورتوں کی جماعت! جب مرد سجدہ کریں تو تم اپنی نظروں کی حفاظت کرنا (تاکہ ان کے ستر پر نظر نہ پڑے)۔ امام سفیان کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن ابی بکر سے پوچھا: (آپ نے عورتوں کو) یہ حکم کیوں دیا؟ انہوں نے جواب دیا: تنگ اور مختصر تہبند ہونے کی وجہ سے۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ الْمُقَدَّمُ، وَ شَرُّهَا الْمُؤَخَّرُ، وَ خَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ الْمُؤَخَّرُ، وَ شَرُّهَا الْمُقَدَّمُ. يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ إِذَا سَجَدَ الرِّجَالُ، فَاحْفَظْنَ أَبْصَارَكُمْ)). قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ: وَمِمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ ضَيْقِ الْإِزَارِ.

فوائد:..... مردوں کی پہلی صفیں بہترین ہیں کا اطلاق عام صفوں پر ہے کہ ان کی پہلی صفیں ہمیشہ خیر و برکت کا

(۱۵۶۱) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث: ۴۴۰۔ سنن ترمذی: ۲۲۴۔ من طریق عبدالعزیز عن سهيل بهذا الاستاد۔ سنن ابن ماجه: ۱۰۰۰۔ مسند احمد: ۴۸۵/۲۔ من طریق عبدالعزیز عن العلاء۔

(۱۵۶۲) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ۳/۳۔ صحیح ابن حبان: ۴۰۲۔ تقدم طرفه برقم: ۱۰۵۸۔

باعث اور کچھلی صفیں بدترین ہیں۔ لیکن عورتوں کی صفوں سے مراد وہ اگلی صفیں جہاں وہ مردوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھیں، البتہ اگر وہ مردوں سے علیحدہ نماز پڑھیں تو ان کی اگلی صفیں بہترین اور کچھلی صفیں بدترین شمار ہوں گی۔ اور خواتین و حضرات کی بری صفوں سے مراد یہ ہے کہ ایسی صفیں اجر و ثواب کی کمی کا باعث ہیں اور مطلوب شریعت سے بعید تر ہیں۔ نیز مردوں کے ساتھ حاضری کی صورت میں عورتوں کی کچھلی صفوں کو اس لیے افضل قرار دیا گیا ہے کہ اس صورت میں وہ مردوں کے اختلاط اور دیکھنے سے دور رہیں گی اور ان کی حرکات و سکنات اور کلام سننے سے کوئی تعلق خاطر پیدا نہیں ہوگا۔

(شرح النووی: ۱۸۳/۲)

۴۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ قِيَامِ الْمَأْمُومِ فِي مِيْمَنَةِ الصَّفِّ

مقتدی کا پہلی صف میں دائیں جانب کھڑے ہونا مستحب ہے

۱۵۶۳۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا أَبُو أَحْمَدَ، نَا مِسْعَرٌ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ (ح) وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جَنَادَةَ، ثَنَا وَ كَيْعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ.....

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم آپ کی دائیں جانب کھڑے ہونا پسند کرتے۔ میں نے آپ کو نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا: ”رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَتْ عِبَادَكَ“ ”اے میرے پروردگار! مجھے اپنے عذاب سے اس دن بچانا، جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔“ جناب سلم بن جنادہ کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ”(آپ نے یہ دعا) نماز سے فارغ ہو کر پڑھی۔“

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، - وَ هَذَا حَدِيثٌ بُونَدَارٍ۔ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ حِينَ انْصَرَفَ: ((رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَتْ عِبَادَكَ)). وَ لَمْ يَقُلْ سَلْمٌ، حِينَ انْصَرَفَ.

۱۵۶۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ.....

”حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی

عَنْ يَزِيدِ بْنِ الْبَرَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ

(۱۵۶۳) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب يمین الامام، حدیث: ۷۰۹۔ سنن نسائی: ۸۲۳۔ سنن ابن ماجہ:

۱۰۰۶۔ مسند احمد: ۳۰۴/۴۔

(۱۵۶۴) مسند احمد: ۲۹۰/۴۔ وانظر الحديث السابق.

يُعْجِبُنَا أَنْ نُصَلِّيَ مِمَّا يَلِي يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِأَنَّهُ كَانَ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ عَنْ يَمِينِهِ .

دائیں جانب کھڑے ہو کر نماز پڑھنا پسند کرتے تھے کیونکہ آپ اپنی دائیں جانب سلام پہلے پھیرتے تھے۔“

۱۵۶۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ، نَا مِسْعَرٌ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ الْبَرَاءِ.....

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ. وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ جِينًا أَنْصَرَفَ: ((رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَتْ عِبَادَكَ)).

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم آپ کی دائیں طرف کھڑے ہونا پسند کرتے۔ میں نے آپ کو نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھتے سنا: ”اے میرے پروردگار! جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا، اس دن مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا۔“

فوائد:..... ۱۔ سلام پھیرنے کے بعد امام کا مقتدیوں کی طرف منہ پھیرنا مسنون ہے۔

۲۔ سلام پھیرنے کے بعد دائیں اور بائیں دونوں جانب سے مقتدیوں کی طرف پھرنا جائز و مباح ہے۔ اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کی مقتدیوں کی طرف منہ پھیرنے کے بعد زیادہ تر نظر اپنے دائیں جانب ہوتی تھی۔

۷۴..... بَابُ فَضْلِ تَلْيِينِ الْمَنَابِكِ فِي الْقِيَامِ فِي الصُّفُوفِ

صفوں میں کھڑے ہوتے وقت کندھوں کو نرم رکھنے کی فضیلت کا بیان

۱۵۶۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا أَبُو عَاصِمٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَمِيءُ عَمَارَةَ بْنِ قُؤَبَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِيَّاحٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُكُمْ أَلْيَنُكُمْ مَنَابِكَ فِي الصَّلَاةِ))

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو نماز میں اپنے کندھوں کو نرم رکھتا ہے۔“

فوائد:..... صف بندی میں نرمی اختیار کرنا اور اپنے کندھوں وغیرہ کو دوسرے نمازیوں کے لیے نرم کرنا کہ اگر وہ صف بندی کے لیے دائیں بائیں ہونے کا اشارہ کریں تو مطیع ہو جانا اور صف بندی سے تناؤ آنے کی صورت میں کچھ سہٹ کر کشادگی پیدا کرنا مستحب فعل ہے اور ان اوصاف کے حامل لوگ اخلاق و عادات میں بہترین ہیں۔

(۱۵۶۵) تقدم تحريجه برقم: ۱۵۶۳.

(۱۵۶۶) اسنادہ حسن۔ سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث: ۶۲۷۲۔ صحیح ابن حبان: ۱۷۵۳.

۷۵..... بَابُ طَرْدِ الْمُصْطَفِينَ بَيْنَ السَّوَارِي عَنِهَا .

ستونوں کے درمیان صفیں بنانے والوں کو وہاں سے ہٹانے کا بیان

۱۵۶۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ وَيَحْيَى بْنُ حَمَادٍ، عَنْ هَارُونَ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ.....

”حضرت قرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ستونوں کے درمیان
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ قُرَّةَ، قَالَ: كُنَّا نُنْهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّوَارِي، وَنُطْرَدُ نَمَاز پڑھنے کے لیے (صفیں بنانے سے) منع کیا جاتا تھا اور
عَنِهَا طَرَدْنَا. ہمیں وہاں سے ہٹا دیا جاتا تھا۔“

۷۶..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَصْطِفَافِ بَيْنَ السَّوَارِي

ستونوں کے درمیان صفیں بنانا منع ہے

۱۵۶۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَنْدَارٌ، نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِيَةَ.....

”جناب عبد الحمید بن محمود بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت
عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَزَحَمْنَا إِلَى السَّوَارِي، فَقَالَ: كُنَّا تَنْفِي هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ ہجوم کی وجہ سے ہم ستونوں تک پہنچ گئے تو انہوں نے فرمایا: ”ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اس کام سے بچتے تھے۔“

فوائد: ۱..... احادیث دلیل ہیں کہ ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا مکروہ ہے اور ابو بکر بن عربی نے اس کی

علت یہ بیان کی ہے کہ یہ صورت صفوں کے انقطاع کا باعث ہے۔

۲۔ امام ترمذی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں اہل علم کی ایک جماعت نے ستونوں کے درمیان صف بندی کو مکروہ خیال کیا ہے

اور احمد و اسحاق کا یہی موقف ہے۔ (عون المعبود: ۱۵۹/۲)

۷۷..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ صَلَاةِ الْمَأْمُومِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحَدُّهُ

مقتدی کا صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا منع ہے

وَالْبَيَانُ أَنَّ صَلَاتَهُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحَدُّهُ غَيْرُ جَائِزَةٍ، يَجِبُ عَلَيْهِ اسْتِقْبَالُهَا، وَأَنَّ قَوْلَهُ لَا صَلَاةَ لَهُ، مِنْ الْجِنْسِ الَّذِي نَقُولُ: إِنَّ الْعَرَبَ تَنْفِي الْإِسْمِ عَنِ الشَّيْءِ لِنَقْضِهِ عَنِ الْكَمَالِ .

(۱۵۶۷) اسنادہ حسن: سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب الصلاۃ بین السواری، حدیث: ۱۰۰۲۔ مستدرک حاکم:

۲۱۸/۱۔ صحیح ابن حبان: ۲۲۱۶۔

(۱۵۶۸) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الصفوف بین السواری، حدیث: ۶۷۳۔ سنن ترمذی: ۲۲۹۔ سنن

سانی: ۸۲۲۔ مسند احمد: ۱۳۱/۳۔

اور اس بات کا بیان کہ صف کے پیچھے اس کی تہا نماز جائز نہیں ہے۔ اس پر اس نماز کو دہرانا واجب ہے۔ آپ کا یہ فرمان ”اس کی نماز نہیں ہوئی“ یہ اسی جنس سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ عرب کسی چیز کی تکمیل میں نقص رہ جانے سے اس چیز ہی کی نفی کر دیتے ہیں۔

۱۵۶۹۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّامِ، ثَنَا مَلَا زِمُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِي جَدِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہما جو کہ وفد کے رکن تھے، فرماتے ہیں: ہم نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ نبی کریم ﷺ نے نماز مکمل کی تو ایک شخص کو دیکھا جو صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھ رہا تھا، نبی کریم ﷺ اس شخص کے پاس کھڑے ہو گئے، یہاں تک کہ اس نے اپنی نماز مکمل کر لی۔ پھر آپ نے اسے کہا: ”اپنی نماز دوبارہ پڑھو کیونکہ صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔“

عَلِيٌّ بْنُ شَيْبَانَ، وَكَانَ أَحَدَ الْوَفْدِ، قَالَ: صَلَّيْنَا خَلْفَهُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ، فَقَضَى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ، فَرَأَى رَجُلًا فَرَدًّا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: ((اسْتَقْبِلْ صَلَاةَكَ، فَلَا صَلَاةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ)).

”امام ابو بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت وابصہ بن معبد کی روایات میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو آپ نے اسے نماز دہرانے کا حکم دیا۔ ہمارے بعض اصحاب محدثین اور اہل عراق کے مذہب کے پیروکار بعض فقہاء نے صف کے پیچھے اکیلے شخص کی نماز کے درست ہونے کے بارے میں ایک ایسی دلیل کو اپنی حجت بنایا ہے جس کا اس مسئلہ سے دور کا تعلق اور مشابہت بھی نہیں ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک کی اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ انہوں نے اور ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے حضرت

۱۵۷۰۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَفِي أَخْبَارٍ وَأَبْصَةَ بْنِ مَعْبُدٍ رَأَى رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحَدَهُ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ. وَاحْتَجَّ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَبَعْضُ مَنْ قَالَ بِمَذْهَبِ الْعِرَاقِيِّينَ فِي إِجَازَةِ صَلَاةِ الْمَأْمُومِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحَدَهُ بِمَا هُوَ بَعِيدُ الشُّبُهَةِ مِنْ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ، احْتَجُّوا بِخَبَرِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ صَلَّى وَامْرَأَةً خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَهُ عَنْ يَمِينِهِ، وَالْمَرْأَةُ خَلْفَ ذَلِكَ، فَقَالُوا: إِذَا جَازَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَقُومَ

(۱۵۶۹) اسنادہ صحیح: سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب الصلاۃ بین السواری، حدیث: ۱۰۰۳، ۸۷۱۔ مسند احمد:

۲۲۰/۴۔ وقد تقدم برقم: ۵۹۳.

(۱۵۷۰) صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الرجل یصلی وحده حمد۔ حدیث: ۶۸۲۔ سنن ترمذی: ۲۳۱۔

سنن ابن ماجہ: ۱۰۰۴۔ مسند الحمیدی: ۸۸۴۔ مسند احمد: ۲۲۸/۴.

مقتدیوں کی اقتداء اور اس کی سنتیں

انس کو اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا اور عورت کو اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔ ”لہذا یہ حضرات کہتے ہیں: ”جب عورت کے لیے صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا جائز ہے، تو پھر اکیلے مرد نمازی کی صف کے پیچھے نماز بھی جائز ہے۔ میرے نزدیک یہ استدلال غلط ہے۔ کیونکہ عورت جب اکیلی ہو، اس کے ساتھ دوسری کوئی عورت موجود نہ ہو، تو عورت کی نماز کا طریقہ ہی یہ ہے کہ وہ صف کے پیچھے اکیلی کھڑی ہو۔ اس کے لیے امام کے ساتھ کھڑا ہونا جائز نہیں ہے۔ اور نہ مردوں کے ساتھ ان کی صف میں شامل ہونا درست ہے۔ جبکہ اکیلے مرد مقتدی کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ وہ امام کی دائیں جانب کھڑا ہوگا اور اگر وہ زیادہ تعداد میں ہوں، تو امام کے پیچھے صف میں کھڑے ہوں گے حتیٰ کہ پہلی صف مکمل ہو جائے اور اکیلے مقتدی کا امام کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔ اہل علم کا اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ اگر کسی شخص نے یہ کام کیا اور وہ اکیلا ہی امام کے پیچھے کھڑا ہو گیا، جبکہ ایک مقتدی امام کی دائیں جانب کھڑا ہو چکا تھا، تو اس کا یہ کام خلاف سنت ہوگا۔ اگرچہ نماز کو دہرانے کے وجوب میں ان کا اختلاف ہے۔ جبکہ عورت اگر صف کے پیچھے اکیلی کھڑی ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ایک عورت یا عورتوں کی جماعت نہ ہو، تو اس نے وہ کام کیا ہے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے اور قیام کا اس کا طریقہ ہے۔ اور جب مرد صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہوتا ہے تو اس نے اپنے طریقہ نماز کی خلاف ورزی کی ہے۔ کیونکہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ صف میں داخل ہو کر مقتدیوں کے ساتھ صف بنائے۔ لہذا یہ کیسے ممکن ہے کہ مرد کا وہ فعل جس سے اسے منع کیا گیا ہے اور وہ اس کے طریقہ نماز کے بھی خلاف ہے، وہ عورت

خَلْفَ الصَّفِّ وَحَدَهَا، جَازَ صَلَاةَ الْمُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحَدَهُ، وَهَذَا إِلْحِتْجَاجٌ عِنْدِي غَلَطٌ، لِأَنَّ سُنَّةَ الْمَرْأَةِ أَنْ تَقُومَ خَلْفَ الصَّفِّ وَحَدَهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ مَعَهَا امْرَأَةٌ أُخْرَى، وَغَيْرُ جَائِزٍ لَهَا أَنْ تَقُومَ بِحِذَاءِ الْإِمَامِ، وَكَانَ فِي الصَّفِّ مَعَ الرِّجَالِ، وَالْمَأْمُومُ مِنَ الرِّجَالِ إِنْ كَانَ وَاحِدًا، فَسُنَّتُهُ أَنْ يَقُومَ عَنْ يَمِينِ إِمَامِهِ، وَإِنْ كَانُوا جَمَاعَةً قَامُوا فِي صَفِّ خَلْفَ الْإِمَامِ، حَتَّى يَكْمَلَ الصَّفُّ الْأَوَّلُ، وَتَمَّ يُجْزِلُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَقُومَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُومُ وَاحِدٌ وَلَا خِلَافَ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هَذَا الْفِعْلَ لَوْ فَعَلَهُ فَاعِلٌ، فَقَامَ خَلْفَ إِمَامٍ وَمَأْمُومٍ قَدْ قَامَ عَنْ يَمِينِهِ، خِلَافَ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانُوا قَدْ اخْتَلَفُوا فِي إِجَابِ إِعَادَةِ الصَّلَاةِ وَالْمَرْأَةُ إِذَا قَامَتْ خَلْفَ الصَّفِّ وَلَا امْرَأَةٌ مَعَهَا وَلَا نِسْوَةٌ فَاعِلَةٌ مَا أُمِرَتْ بِهِ، وَمَا هُوَ سُنَّتُهَا فِي الْقِيَامِ. وَالرَّجُلُ إِذَا قَامَ فِي الصَّفِّ وَحَدَهُ، فَاعِلٌ مَا لَيْسَ مِنْ سُنَّتِهِ، إِذْ سُنَّتُهُ أَنْ يَدْخُلَ الصَّفَّ فَيُصْطَفَّ مَعَ الْمَأْمُومِينَ. فَكَيْفَ يَكُونُ أَنْ يُشْبِهَ مَا رُجِرَ الْمَأْمُومُ عَنْهُ مِمَّا هُوَ خِلَافُ سُنَّتِهِ فِي الْقِيَامِ، بِفِعْلِ امْرَأَةٍ فَعَلَتْ مَا أُمِرَتْ بِهِ، مِمَّا هُوَ سُنَّتُهَا فِي الْقِيَامِ خَلْفَ الصَّفِّ

کے اس فعل کے مشابہ ہو جائے، جس کا عورت کو حکم دیا گیا ہے اور اکیلے ہونے کی صورت میں صف کے پیچھے کھڑے ہونے میں اس کی سنت اور طریقہ بھی ہے!؟ اس لیے ممنوع فعل کو مامور بہ کے ساتھ مشابہت دینے والے واضح غفلت کا شکار ہیں۔ کیونکہ انہوں نے دو متضاد فعلوں میں تشبیہ دی ہے۔ ایک ممنوع کام کو مامور بہ کام کے مشابہت قرار دے دیا ہے۔ پس تم ان الفاظ میں غور و فکر کرو۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے تم پر ہماری دلیل واضح ہو جائے گی۔ اس مسئلہ میں ہمارے مخالف اہل عراق کا موقف یہ ہے کہ اگر عورت مردوں کے ساتھ صف میں کھڑی ہوگی، جہاں مردوں کو کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ تو وہ عورت اپنے دائیں، بائیں اور اپنے پیچھے نماز پڑھنے والے مردوں کی نماز فاسد بنا دے گی۔ حالانکہ ان کے نزدیک مرد کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ صف میں مردوں کے ساتھ کھڑا ہو۔ اس لیے اس مرد کا یہ فعل عورت کے فعل سے کیسے مشابہ ہو سکتا ہے کہ اگر وہ (یہ ممنوع) کام کرے تو تین آدمیوں کی نماز فاسد کر دے۔ لیکن اگر مرد وہی ممنوع کام کرے تو کسی ایک کی بھی نماز فاسد نہ ہو!؟“

وَحَدَّثَنَا؟! فَالْمُشَبَّهِ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ بِالْمَأْمُورِ بِهِ مُعْتَمَلٌ بَيْنَ الْعُقَلَةِ، مُشَبَّهٌ بَيْنَ فَعَلَيْنِ مُتَضَادَّيْنِ، إِذْ هُوَ مُشَبَّهٌ مِنْهِيَآ عَنْهُ بِمَأْمُورٍ بِهِ. فَتَدَبَّرُوا، هَذِهِ اللَّفْظَةُ بَيْنَ لَكُمْ بِتَوْفِيقِ خَالِقِنَا حُجَّةٌ مَا ذَكَرْنَا. وَزَعَمَ مَخَالِفُونَا مِنَ الْعِرَاقِيِّينَ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ أَنَّ الْمَرْأَةَ لَوْ قَامَتْ فِي الصَّفِّ مَعَ الرِّجَالِ حَيْثُ أُمِرَ الرَّجُلُ أَنْ يَقُومَ، أَفْسَدَتْ صَلَاةَ مَنْ عَنْ يَمِينِهَا وَمَنْ عَنْ شِمَالِهَا وَالْمُصَلِّيَ خَلْفَهَا، وَالرَّجُلُ مَأْمُورٌ عِنْدَهُمْ أَنْ يَقُومَ فِي الصَّفِّ مَعَ الرِّجَالِ، فَكَيْفَ يُشَبَّهُ فِعْلُ امْرَأَةٍ لَوْ فَعَلَتْ أَفْسَدَتْ صَلَاةَ ثَلَاثَةٍ مِنَ الْمُصَلِّيِّينَ، بِفِعْلِ مَنْ هُوَ مَأْمُورٌ بِفِعْلِهِ، إِذَا فَعَلَهُ لَا يُفْسِدُ فِعْلَهُ صَلَاةَ أَحَدٍ!؟

فوائد:..... ۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ صف کے پیچھے اکیلے شخص کی نماز نہیں ہوتی اور نخعی، حسن بن صالح، احمد، اسحاق، حماد، ابن ابی لیلیٰ اور کعب کا بھی یہی مذہب ہے۔ (عون المعبود: ۲/۲۰۳)

۲۔ بعض روایات میں ہے کہ اکیلا شخص اگلی صف سے نمازی کھینچ لے۔ لیکن اس معنی کی تمام روایات ضعیف ہیں۔ لہذا نہ تو آگے سے نمازی کھینچنا جائز ہے اور نہ اکیلے شخص کی نماز ہوتی ہے۔ لہذا جب تک اکیلا ہے وہ رکعات شمار نہ کرے اور اگر کوئی دوران نماز نمازی آجائے تو ٹھیک درنہ سلام کے بعد نئے سرے سے نماز کا آغاز کرے۔ یہ موقف کہ اس کی وہ رکعت نہیں ہوتی۔ یہ موقف درست نہیں ہے کیونکہ قرآن نے ایک مطلق قانون بنایا ہے کہ ”لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا“ کہ اللہ انسان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے۔ (البقرہ) اب اگر اگلی صفیں مکمل ہیں اور یہ نمازی اکیلا پیچھے آ کر کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ اور کوئی نمازی شامل نہیں ہوتا اور

اگلی صفیں بھی مکمل ہیں تو اس میں اس نمازی کا کیا تصور ہے کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز بھی ادا کرے اور پھر بھی اس کی نماز، نماز ہی شمار نہ ہو۔ یہ بات بعید از عقل ہے۔

۷۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي رُكُوعِ الْمَأْمُومِ قَبْلَ اتِّصَالِهِ بِالصَّفِّ، وَ ذَيْبِهِ رَاكِعًا حَتَّى يَتَّصِلَ بِالصَّفِّ فِي رُكُوعِهِ

صف میں پہنچنے سے پہلے مقتدی کو رکوع کرنے اور رکوع ہی کی حالت میں آہستہ آہستہ چل کر صف میں پہنچنے کی رخصت کا بیان

۱۵۷۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّي، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ.....

”جناب عطاء سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”جب تم میں سے کوئی شخص اس حال میں مسجد میں داخل ہو کہ لوگ رکوع میں ہوں تو وہ داخل ہوتے ہی رکوع میں چلا جائے پھر رکوع ہی کی حالت میں آہستہ آہستہ چلتے ہوئے صف میں شامل ہو جائے، بلاشبہ یہ سنت ہے۔ جناب عطاء فرماتے ہیں: ”میں نے حضرت عبد اللہ کو ایسے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔“

۷۹..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ أَوْلَى الْأَحْلَامِ وَالنَّهْيِ أَحَقُّ بِالصَّفِّ الْأَوَّلِ

إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِأَنْ يَلْتَوَهُ

اس بات کا بیان کہ عقل و تمیز والے افراد پہلی صف میں کھڑے ہونے کا زیادہ حق رکھتے ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی افراد کو اپنے قریب کھڑے ہونے کا حکم دیا تھا۔

۱۵۷۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذِ الْعَقْدِيِّ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَدَّاءِ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ.....

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

(۱۵۷۱) صحیح: مستدرک حاکم: ۲۱۴/۱ - سنن کبریٰ از بیہقی: ۱۰۶/۳ - معجم اوسط طبرانی: ۷۰۱۲.

(۱۵۷۲) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث: ۴۳۲ - سنن ابی داود: ۶۷۵ - سنن ترمذی: ۲۲۸ - مسند

احمد: ۴۵۷/۱ - سنن الدارمی: ۱۲۶۷.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے اہل دانش اور عقل مند لوگ میرے نزدیک کھڑے ہوں، پھر وہ جو (عقل و تمیز میں) ان کے قریب ہوں۔ پھر وہ جو ان کے قریب ہوں۔ اور تم آپس میں اختلاف نہ کرو، وگرنہ تمہارے دل بھی مختلف ہو جائیں گے اور تم بازاروں کے شور و غل سے (مسجدوں میں) پرہیز کرو۔“

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لِيَلْنِي مِنْكُمْ أَوْلُوا الْأَحْلَامَ وَالسُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، وَلَا تَخْتَلِفُوا، فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ))

۸۰..... بَابُ إِبَاحَةِ تَأْخِيرِ الْأَحْدَاثِ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ إِنْ قَامُوا فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ حَضَرَ بَعْضُ أَوْلَى الْأَحْلَامِ وَانْتَهَى. وَلَيَقُومَ مَنْ أَمَرَ النَّبِيُّ بِأَنْ يَلِيَهُ فِي الْمَقْدَمِ، وَيُؤَخَّرَ عَنِ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ مَنْ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى.

اگر پہلی صف میں نو عمر کھڑے ہو جائیں۔ پھر بعد میں کوئی صاحب عقل و تمیز والے آئیں تو بچوں کو ہٹا کر انہیں پچھلی صف میں کھڑنا جائز ہے اور اگلی صف میں وہ کھڑا ہو جسے نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہونے کا حکم دیا ہے اور عقل و تمیز سے عاری نو عمر کو پچھلی صف میں کھڑا کیا جائے۔

۱۵۷۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَطَاءِ بْنِ مَقْدَمٍ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ السُّدُوسِيُّ، ثَنَا التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ.....

”حضرت قیس بن عباد بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں کہ میں مدینہ منورہ میں مسجد نبوی میں پہلی صف میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا تھا، جب ایک شخص نے مجھے پیچھے سے کھینچ لیا۔ مجھے ہٹا کر وہ خود اس جگہ کھڑا ہو گیا۔ فرماتے ہیں: ”اللہ کی قسم! (غصے کی وجہ سے) میں اپنی نماز سمجھ نہ سکا (کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں)۔ پھر جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے فرمایا: ”اے نوجوان! اللہ تمہارا بھلا کرے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے ہم سے یہ عہد لیا ہے کہ ہم امام کے قریب کھڑے ہوں۔ پھر وہ قبلہ رخ ہوئے اور فرمایا:

عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ. قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا بِالْمَدِينَةِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ قَائِمٌ أَصَلَى فَجَبَدَنِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي جَبْدَةً، فَنَحَانِي وَقَامَ مَقَامِي. قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِي، فَلَمَّا انْصَرَفَ، فَإِذَا هُوَ أَبُو بَن كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا فَتَى لَا يَسْأَلُكَ اللَّهُ، إِنَّ هَذَا عَهْدٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا أَنْ نَلِيَهُ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ: هَلْكَ أَهْلُ الْعُقْدَةِ وَرَبِّ

(۱۵۷۳) اسنادہ حسن: سنن نسائی، کتاب الامامة، باب من يلي الامام ثم الذي يليه، حديث: ۸۰۹۔ مسند احمد: ۱۴۰/۵۔

مسند عبد بن حميد: ۱۷۷۔ مستدرک حاکم: ۲۱۴/۱۔

”رب کعبہ کی قسم! حکمران ہلاک ہو گئے، تین بار فرمایا۔ پھر فرمایا: اللہ کی قسم! ان پر افسوس نہیں لیکن افسوس تو ان لوگوں پر ہے جو (دوسروں کو) گمراہ کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اس سے آپ کی مراد کون لوگ ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میری مراد امراء (حکمران) ہیں۔“

۸۱..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي شَقِّ أَوْلَى الْأَحْلَامِ وَالنُّهْيِ لِلصُّفُوفِ إِذَا كَانُوا قَدْ اصْطَفَوْا

عِنْدَ حُضُورِهِمْ لِيَقُومُوا فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ

اہل دانش اور عقل و تمیز والے اشخاص کو صفوں کو چیر کر پہلی صف میں کھڑے ہونا جائز ہے جبکہ لوگ ان کے آنے پر صفیں بنا چکے ہوں

۱۵۷۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بَشِيرِ بْنِ الْمَنْصُورِ السُّلَمِيُّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، قَالَ مُحَمَّدٌ، ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، قَالَ إِسْمَاعِيلُ: عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف کے درمیان صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ (آپ کی عدم موجودگی میں) نماز کا وقت ہو گیا تو مؤذن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے لوگوں کی امامت کرنے کی درخواست کی۔ (انہوں نے نماز شروع کر دی) پھر رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ آپ کی صفوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے حتیٰ کہ اگلی صف میں کھڑے ہو گئے۔“ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ یہ الفاظ جناب اسماعیل کی روایت کے ہیں۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ النَّاسَ، وَأَنْ يُؤَمَّهُمْ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَرَقَ الصُّفُوفَ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ. ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ. وَ هَذَا اللَّفْظُ الَّذِي ذَكَرَهُ لَفْظُ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ.

فوائد ۱۔ امام کے قریب سمجھ دار اور عالم فاضل لوگوں کا کھڑے ہونا مستحب ہے اور انہیں تاکید ہے کہ یہ

مسجد میں جلد پہنچ کر امام کے قریب جگہ حاصل کریں۔

۲۔ امام شوکانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں۔ ان احادیث میں وضاحت ہے کہ اہل علم و فضل کا اگلی صف میں کھڑے ہونا

مقتدیوں کی اقتداء اور اس کی سنتیں

م شروع ہے۔ تاکہ وہ امام سے طریقہ نماز سیکھیں اور ان سے دیگر لوگ نماز سیکھیں۔ کیونکہ اہل علم و فضل طریقہ نماز اور اس کی تبلیغ سے بہتر عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ (نیل الاوطار: ۱۶۰/۵)

۳۔ اگر جماعت کے قیام سے قبل کوئی بزرگ عالم و فاضل آجائے تو وہ امام کے قریب سے کم عمر افراد کو پیچھے کر کے خود کھڑا ہو سکتا ہے۔

۸۲..... بَابُ أَمْرِ الْمَأْمُومِينَ بِالْإِقْتِدَاءِ بِالْإِمَامِ وَ النَّهْيِ عَنْ مُخَالَفَتِهِمْ إِيَّاهُ

مقتدیوں کو امام کی اقتداء کرنے کے حکم اور امام کی مخالفت کرنے کی ممانعت کا بیان

۱۵۷۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلِ عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یقیناً امام اس لیے (بنایا گیا) ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ لہذا جب وہ نماز پڑھانے کے لیے تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور اس سے اختلاف نہ کرو (اس سے مختلف کام نہ کرو) جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور تم اس سے پہلے جلدی نہ کرو۔“

۸۳..... بَابُ الرَّجْرِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْمَأْمُومِ بِالْمَأْمُومِ بِالتَّكْبِيرِ وَ الرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ

تکبیر، رکوع اور سجدے میں مقتدی کا امام سے پہلے کرنا منع ہے

۱۵۷۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنِي عَيْسَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

(۱۵۷۵) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب النهی عن مبادرة الامام، حدیث: ۴۱۵۔ سنن ابی داود: ۶۰۲۔ سنن نسائی: ۹۲۲۔

سنن ابن ماجہ: ۸۴۶، ۹۶۰۔ وقد تقدم برقم: ۵۷۰۔

(۱۵۷۶) صحیح مسلم، حوالہ سابق، حدیث: ۴۱۵۔ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلوات، باب النهی ان يسبق الامام بالرکوع،

حدیث: ۹۶۰۔ سنن کبریٰ نسائی: ۱۱۹۰۵۔ وانظر الحديث السابق.

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا يَقُولُ: ((لَا تَبَادِرُوا الْيَامَامَ، إِذَا كَبَّرَ الْيَامَامَ، فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ، فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: غَيْرِ الْمَعْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ، فَقُولُوا آمِينَ، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَلَا تَبَادِرُوا الْيَامَامَ الرَّكُوعَ وَالسُّجُودَ)).

ہمیں سکھاتے ہوئے فرمایا کرتے تھے: ”امام سے (کسی بھی کام میں) پہل اور جلدی نہ کرو۔ جب امام تکبیر کہہ لے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ (غَيْرِ الْمَعْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) پڑھے تو تم آمین کہو اور جب وہ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور تم رکوع و سجود میں امام سے جلدی نہ کرو۔“

۸۴..... بَابُ ذِكْرِ الْيَمَانِ أَنَّ الْمَأْمُومَ إِنَّمَا يُكَبِّرُ بَعْدَ فَرَاحِ الْإِمَامِ مِنَ التَّكْبِيرِ

اس بات کا بیان کہ مقتدی تکبیر اس وقت کہے گا جب امام تکبیر کہہ کر فارغ ہو جائے گا

لَا يَكُونُ مُكَبِّرًا حَتَّى يَفْرُعَ مِنَ التَّكْبِيرِ وَيَتِمَّ الرَّاءَ الَّتِي هِيَ آخِرُ التَّكْبِيرِ، وَالْفَرْقُ بَيْنَ قَوْلِهِ ((إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا)) وَبَيْنَ قَوْلِهِ ((وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا))، إِذِ اسْمُ الْمُكَبِّرِ لَا يَقَعُ عَلَى الْيَامَامِ مَا لَمْ يَتِمَّ التَّكْبِيرُ، وَاسْمُ الرَّكَعِ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ إِذَا اسْتَوَى رَاكِعًا، وَكَذَلِكَ اسْمُ السَّاجِدِ يَقَعُ عَلَيْهِ إِذَا اسْتَوَى جَالِسًا.

کیونکہ امام اس وقت تک مکبر نہیں ہوگا جب تک وہ تکبیر کے آخر میں موجود راء کی ادائیگی سے فارغ نہ ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان ”جب امام تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو“ اور اس فرمان: ”جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو“ میں فرق یہ ہے کہ امام کو تکبیر سے فارغ ہونے اور تکبیر کی مکمل ادائیگی تک مکبر (تکبیر کہنے والا) نہیں کہا جاسکتا جبکہ اسے راکع اس وقت کہا جاسکتا ہے جب وہ رکوع میں چلا جائے (اور ابھی رکوع مکمل نہ ہوا ہو) اسی طرح اسے ساجد (سجدہ کرنے والا) بھی اس وقت کہہ سکتے ہیں جب وہ سجدے میں چلا جائے (خواہ ابھی سجدہ مکمل نہ ہوا ہو۔)

۱۵۷۷- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَإِذَا قَالَ الْيَامَامُ: اللَّهُ أَكْبَرُ. فَقُولُوا: اللَّهُ أَكْبَرُ

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام اللہ اکبر کہہ لے، تو تم اللہ اکبر کہو۔ جب وہ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ

فَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: الْحَمْدُ لَهُ“
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

فوائد:..... نماز میں تکبیر کہنے، قیام و قعود اور رکوع و سجود میں امام کی اتباع واجب ہے اور مقتدی تمام امور امام کے بعد انجام دے۔ چنانچہ تکبیر تحریمہ اس وقت کہے جب امام تکبیر کہنے سے فارغ ہو چکا ہو، لیکن اگر اس نے امام کے فارغ ہونے سے پہلے تکبیر کہی تو اس کی نماز کا آغاز ہی نہیں ہوگا۔ مقتدی امام کے رکوع میں داخل ہونے کے بعد رکوع میں داخل ہو پھر اگر وہ امام کے ساتھ یا پہلے رکوع میں چلا جائے تو وہ گناہ گار ہوگا لیکن اس کی نماز باطل نہیں ہوگی، یہی معاملہ سجدے کا ہے اور مقتدی امام کے سلام پھیرنے سے فارغ ہونے کے بعد سلام پھیرے لیکن اگر اس نے امام سے قبل سلام پھیرا تو اس کی نماز باطل ہوگی اور اگر وہ امام کے ساتھ سلام پھیرے اس سے پہلے یا بعد میں نہیں، تو وہ گناہ گار ہوگا اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (شرح النووی: ۱۴۹/۲)

۸۵..... بَابُ سُكُوتِ الْإِمَامِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَبَعْدَ تَكْبِيرَةِ الْإِفْتِاحِ

تکبیر افتتاح کے بعد اور قراءت سے پہلے امام کے خاموش رہنے کا بیان

۱۵۷۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ نَا يَزِيدُ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - ثَنَا سَعِيدٌ، ثَنَا قَتَادَةُ.....

عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّ سَمْرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ وَعِمْرَانَ
ابْنَ حُصَيْنٍ تَذَاكُرًا، فَحَدَّثَ سَمْرَةَ أَنَّهُ
حَفِظَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَكْتَتَيْنِ، سَكْتَةٌ إِذَا كَبَّرَ، وَسَكْتَةٌ
إِذَا فَرَعَ مِنْ قِرَاءَتِهِ عِنْدَ رُكُوعِهِ.
”جناب حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن
جندب اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے آپس میں مذاکرہ
کیا تو حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یاد رکھے ہیں؛ ایک سکتہ اس وقت جب
آپ تکبیر کہہ لیتے اور دوسرا سکتہ اس وقت کرتے جب آپ
رکوع سے پہلے قراءت سے فارغ ہوتے۔“

۸۶..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ اسْمَ السَّاكِتِ قَدْ يَقَعُ عَلَى النَّاطِقِ سِرًّا

اس بات کا بیان کہ کبھی آہستہ بولنے والے پر بھی ساکت و خاموش کا اطلاق ہو جاتا ہے

إِذَا كَانَ سَاكِنًا عَنِ الْجَهْرِ بِالْقَوْلِ: إِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ دَاعِيًا خَفِيًّا فِي سَكْتِهِ عَنِ
الْجَهْرِ بَيْنَ التَّكْمَةِ الْأُولَى وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ.

(۱۵۷۸)۔ مسندہ ضعیف۔ حسن بصری مدلس ہے اور تصریح بالسماع ثابت نہیں۔ جزء القراءة للبخاری: ۲۷۷۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب السكنة عند الافتتاح، حدیث: ۷۷۹۔ سنن ترمذی: ۲۵۱۔ سنن ابن ماجہ: ۸۴۴۔ مسند احمد: ۷/۵.

جبکہ وہ بلند آواز سے کلام نہ کر رہا ہو۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ تکبیر اولیٰ اور قراءت کے درمیانی سکتہ میں جہری نمازوں میں آہستہ اور خفیہ طور سے دعا پڑھا کرتے تھے۔

۱۵۷۹۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا هَارُونَ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا ابْنُ فَضَيْلٍ، عَنْ عَمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز میں تکبیر (اولیٰ) کہہ لیتے تو تکبیر اور قراءت کے درمیان خاموش ہو جاتے۔ میں نے آپ سے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے بتائیں کہ تکبیر اور قراءت کے درمیان آپ کا خاموشی اختیار کرنا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں یہ دعا پڑھتا ہوں: اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي.....“ اے میرے اللہ! میرے گناہوں اور میرے درمیان ایسی ہی دوری کر دے جیسی تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے۔ اے میرے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے اسی طرح پاک صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے پاک ہو جاتا ہے۔ اے میرے اللہ! مجھے میری خطاؤں سے برف، پانی اور اولوں کے ساتھ دھو دے۔“

فوائد:..... ۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد دعائے استفتاح پڑھنا مشروع ہے۔

۲۔ فاضل شخص سے اس کے کسی دائمی معمول کے بارے میں پوچھنا جائز ہے اور عالم و فاضل کو بھی احسن انداز سے سائل کی تشفی کرنی چاہیے۔

۳۔ حدیث میں مذکور دعائے استفتاح کا اہتمام کرنا مسنون و مستحب عمل ہے۔

۸۷..... بَابُ تَطْوِيلِ الْإِمَامِ الرَّكْعَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ لِتَبْلَاغِ الْمَأْمُومُونَ

مقتدیوں کو نماز میں شریک کرنے کے لیے امام کا نمازوں کی پہلی رکعت کو لمبا کرنے کا بیان

۱۵۸۰۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ.....

مقتدیوں کی اقتداء اور اس کی سنتیں

”حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر اور نماز ظہر کی پہلی رکعت کو طویل کیا کرتے تھے۔ ہم یہ سمجھتے تھے کہ آپ یہ کام اس لیے کرتے تھے تاکہ لوگ (نماز میں) شریک ہو جائیں۔“

أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطِيلُ فِي أَوَّلِ رُكْعَةٍ مِنَ الْفَجْرِ وَالظُّهْرِ، فَكُنَّا نَرَى أَنَّهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ لِيَتَأَدَّى النَّاسُ.

فوائد:..... فجر، ظہر، عصر اور دیگر فرض نماز میں پہلی رکعت کو باقی رکعت سے لمبا کرنا مستحب عمل ہے اور اس میں حکمت یہ ہے پیچھے رہ جانے والے نمازی بھی پہلی رکعت میں شامل ہو جائیں۔ لہذا ائمہ کو اس سنت کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور امامت میں نبی ﷺ کی سیرت کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

۸۸..... بَابُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَإِنْ جَهَرَ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ، وَالزَّجْرُ عَنْ أَنْ

يَزِيدَ الْمَأْمُومُ عَلَى قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ إِذَا جَهَرَ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ

امام کے پیچھے قراءت کرنے کا بیان اگرچہ امام جہری قراءت کر رہا ہو۔ جب امام جہری قراءت کر رہا ہو تو مقتدی کے لیے سورۃ فاتحہ سے زائد قراءت کرنا منع ہے

۱۵۸۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مَوْلَى بَنِي هِشَامِ الشُّكْرِيِّ نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيَّةَ عَن مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، (ح) وَثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، نَا مُحَمَّدٌ (ح) وَثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْأَمْوِيُّ، نَا أَبِي، عَن مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ، قَالَ: ثَنَا يَزِيدُ - وَهُوَ ابْنُ هَارُونَ -، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ - وَهُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ - حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ، عَن مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ يَسْكُنُ إِيْلِيَاءَ.....

”حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو آپ کے لیے قراءت کرنا بھاری اور مشکل ہو گیا۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا: یقیناً میرا خیال ہے کہ تم اپنے امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو؟ کہتے ہیں: ہم نے جواب دیا: جی ہاں،

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّبْحَ، فَتَقَلَّتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((إِنِّي لَأَرَاكُمْ تَقْرَأُونَ وَرَاءَ إِمَامِكُمْ؟)) قَالَ، قُلْنَا: أَجَلٌ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا. قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا

(۱۵۸۰) صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب القراءة فی الظهر، حدیث: ۸۰۰۔ مصنف عبدالرزاق: ۲۶۷۵۔ صحیح ابن

حبان: ۱۸۵۲۔ وقد تقدم برقم: ۵۰۳.

(۱۵۸۱) جزء القراءة للبخاری: ۶۴۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب من ترك القراءة فی صلاته بفاتحة الكتاب، حدیث:

۸۲۳۔ سنن ترمذی: ۲۰۰۔ مسند احمد: ۳۱۳/۵.

بِأَمِّ الْكِتَابِ، فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا)). هَذَا حَدِيثُ ابْنِ عُلْيَةَ وَعَبْدِ الْأَعْلَى.

اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول (ہم تیزی سے قراءت کرتے ہیں) آپ نے فرمایا: ”تو تم ام الكتاب کے سوا قراءت نہ کیا کرو کیونکہ جو شخص سورہ فاتحہ کی قراءت نہیں کرتا اس کی کوئی نماز نہیں ہوتی۔“ یہ حدیث ابن علیہ اور عبد الاعلیٰ کی ہے۔

۸۹..... بَابُ تَأْمِينِ الْمَأْمُومِ عِنْدَ فِرَاحِ الْإِمَامِ مِنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ

الَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ، وَإِنْ نَسِيَ إِمَامٌ وَجَهْلٌ وَلَمْ يُؤْمَرْ

جس نماز میں امام جہری قراءت کر رہا ہو، اس میں امام کے سورت فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہونے کے بعد مقتدی آمین کہے گا، اگرچہ امام بھولنے یا جہالت کی وجہ سے آمین نہ کہے۔

۱۵۸۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ أَبِي صَالِحٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا، يَقُولُ: ((إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قرَأَ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ، فَقُولُوا: آمِينَ)).

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں (نماز کی) تعلیم دیتے ہوئے فرماتے تھے: ”جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ (غیر المغضوب علیہم ولا الضالین) پڑھے تو تم آمین کہو۔“

۹۰..... بَابُ فَضْلِ تَأْمِينِ الْمَأْمُومِ

جب امام آمین کہے تو مقتدی کے آمین کہنے کی فضیلت کا بیان

إِذَا آمَنَ إِمَامُهُ رَجَاءَ مَغْفِرَةٍ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِ الْمُؤْمِنِ إِذَا وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ عَلَى الْإِمَامِ الْجَهْرَ بِالتَّأْمِينِ إِذَا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ لِيَسْمَعَ الْمَأْمُومُ تَأْمِينَهُ، إِذْ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَأْمُرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَأْمُومَ بِالتَّأْمِينِ إِذَا آمَنَ إِمَامُهُ، وَلَا سَبِيلَ لَهُ إِلَى مَعْرِفَةِ تَأْمِينِ الْإِمَامِ إِذَا أَخْفَى الْإِمَامُ التَّأْمِينَ.

جب مومن کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جائے تو مومن کے لیے گزشتہ گناہوں کی بخشش کی امید کا بیان، اس دلیل کے ساتھ کہ جہری قراءت کرنے والے امام کو آمین بھی بلند آواز سے کہنا ضروری ہے تاکہ مقتدی اس کی آمین سن سکیں، کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ امام کے آمین کہنے پر مقتدیوں کو بھی آمین کہنے کا حکم دیں جبکہ امام کے مخفی آمین کہنے کی وجہ سے مقتدی کے لیے امام کی آمین سننا ممکن ہی نہ ہو۔

۱۵۸۳۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ، نَا ابْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنِي يُوسُفُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ لہذا جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگی تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔“

۹۱..... بَابُ ذِكْرِ إِجَابَةِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنِ عِنْدَ فَرَاغِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورت فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہونے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومن کی دعا قبول ہونے کا بیان

۱۵۸۴۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ قَتَادَةَ (ح) وَثَنَا بَنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، (ح) وَثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ جُبَيْرٍ.....

”جناب حطان بن عبد اللہ الرقاشی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ”بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تو ہمیں ہماری سنتیں بیان کیں اور ہمیں ہماری نماز سکھائی۔ آپ نے فرمایا: ”جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) پڑھے تو تم آمین کہو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اس حدیث کا تعلق مقتدی کے امام کے سورہ فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہونے کے بعد آمین کہنے سے ہے۔ اگرچہ امام جہالت یا بھول جانے کی وجہ

(۱۵۸۳) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب جهر الامام بالتأمين، حديث: ۷۸۰۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب التسميع والتحميد والتأمين، حديث: ۴۱۰۔ سنن ابی داؤد: ۹۳۶۔ سنن ترمذی: ۲۵۰۔ سنن نسائی: ۹۲۹۔ سنن ابن ماجہ: ۸۵۲۔ مسند احمد: ۲۳۳/۲۔ وقدم تقدم: ۵۷۵، ۵۶۹.

(۱۵۸۴) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة، حديث: ۴۰۴۔ سنن ابی داؤد: ۹۷۲، ۹۷۳۔ سنن نسائی: ۸۳۱۔ سنن ابن ماجہ: ۹۰۱، ۸۴۷۔ مسند احمد: ۳۹۳/۴.

سے آمین نہ کہے۔“

۹۲..... بَابُ ذِكْرِ حَسَدِ الْيَهُودِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى تَأْمِينِهِمْ

یہودیوں کا مومنوں سے آمین کہنے کی وجہ سے حسد کرنے کا بیان

۱۵۸۵۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو بَشِيرِ الْوَاسِطِيُّ، نَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ - عَنْ سُهَيْلِ عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا: ”السَّامُ عَلَيْكَ“ (آپ کو موت آجائے) نبی کریم ﷺ نے اسے جواب دیا: ”وَعَلَيْكَ“ (اور تمہیں بھی موت آجائے۔) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے بولنے کا ارادہ کیا پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کی ناپسندگی کو بھانپتے ہوئے خاموشی اختیار کی۔ پھر ایک اور یہودی آیا اور اس نے بھی آ کر کہا: ”آپ پر موت طاری ہو“ آپ نے جواباً کہا: ”اور تم پر بھی۔“ میں نے پھر کلام کرنے کا ارادہ کیا مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کی ناپسندیدگی جان لی (اس لیے خاموش رہی)۔ پھر تیسرا آیا تو اس نے بھی کہا: ”آپ پر موت واقع ہو“ مجھ سے (اس بار) صبر نہ ہو سکا تو میں نے جواب دیا: ”اور تم پر موت واقع ہو۔ خنازیر اور بندروں کے بھائیوں پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہو۔ کیا تم اللہ کے رسول کو اس طریقے سے سلام کرتے ہو جس طریقے سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کرنا نہیں سکھایا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ بدکلامی اور عملاً فحش گوئی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ ان یہودیوں نے ایک بات کی تھی تو ہم نے بھی انہیں جواب دے دیا تھا۔ بلاشبہ یہودی بہت حاسد قوم ہے اور وہ جس قدر ہمارے (آپس

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ يَهُودِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَعَلَيْكَ)). قَالَتْ عَائِشَةُ: فَهَمَمْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، فَعَرَفْتُ كَرَاهِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذَلِكَ، فَسَكَتُ ثُمَّ دَخَلَ الْخُرْفَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ. فَقَالَ: ((وَعَلَيْكَ)). فَهَمَمْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَعَرَفْتُ كَرَاهِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذَلِكَ. ثُمَّ دَخَلَ الثَّالِثُ، فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ. فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قُلْتُ: وَعَلَيْكَ السَّامُ، وَغَضِبَ اللَّهُ وَلَعَنَتْهُ إِخْوَانِ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ، أَتَحْيُونَ رَسُولَ اللَّهِ بِمَا لَمْ يُحْيِهِ اللَّهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ، قَالُوا قَوْلًا، فَردَدْنَا عَلَيْهِمْ، إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ حَسَدٌ، وَإِنَّهُمْ لَا يَحْسُدُونَ عَلَى شَيْءٍ كَمَا يَحْسُدُونَ عَلَى السَّلَامِ وَعَلَى أَمِينٍ)).

میں) سلام کرنے اور آمین کہنے پر حسد کرتے ہیں، اس قدر ہماری کسی اور چیز پر حسد نہیں کرتے۔“

فوائد:..... ۱۔ وَإِذْ قَالَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا آمِينَ۔ یہ الفاظ دلیل ہیں

کہ امام اور مقتدی کو ایک ساتھ آمین کہنی چاہیے، امام کے بعد آمین نہ کہے۔ (شرح النووی: ۱۴۱/۲)

۲۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ سورہ فاتحہ کے اختتام پر، امام، مقتدی اور منفرد کے لیے آمین کہنا مستحب ہے۔ اور امام

و مقتدی کو ایک ساتھ آمین کہنا چاہیے۔ (شرح النووی: ۱۴۰/۲)

۹۳..... بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَصَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّائِمِينَ، فَلَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا مِنَ النَّبِيِّينَ قَبْلَهُ، خَلَا هَارُونَ حِينَ دَعَا مُوسَى فَأَمَّنَ هَارُونَ، إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ.

اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو آمین کے ساتھ خاص فرمایا ہے۔ آپ سے پہلے کسی نبی کو یہ خصوصیت عطا نہیں فرمائی۔ صرف حضرت ہارون علیہ السلام کو عطا کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی تو حضرت ہارون علیہ السلام نے آمین کہی تھی۔ بشرطیکہ اس سلسلے میں مروی روایت صحیح ہو

۱۵۸۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ الْقَيْسِيُّ، نَا أَبُو عَامِرٍ، وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ أَيْضًا، ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمَّارَةَ عَنْ زُرَيْبِيِّ مَوْلَى لَالِ الْمُهَلَّبِ، قَالَ: سَمِعْتُ.....

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تین خصوصی چیزیں عطا فرمائی ہیں۔ حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! وہ کون سی چیزیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے صفیں بنا کر نماز پڑھنی عطا کی ہے اور مجھے سلام سے نوازا ہے اور بلاشبہ وہ اہل جنت کا تحفہ اور سلام ہوگا اور مجھے آمین عطا کی ہے۔ مجھ سے پہلے کسی نبی کو یہ عطا نہیں ہوئی۔ سوائے حضرت ہارون علیہ السلام کے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں آمین عطا کی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے اور حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے۔“

أَنْسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا، فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ أَعْطَانِي خِصَالًا ثَلَاثَةً)). فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: وَمَا هَذِهِ الْخِصَالُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((أَعْطَانِي صَلَاةَ فِي الصُّفُوفِ، وَ أَعْطَانِي التَّحِيَّةَ، إِنَّهَا لَتَحِيَّةٌ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَ أَعْطَانِي التَّأْمِينَ، وَ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا مِنْ النَّبِيِّينَ قَبْلُ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ اللَّهُ أَعْطَى هَارُونَ يَدْعُو مُوسَى وَ يُؤَمِّنُ هَارُونَ)).

۹۳..... بَابُ السُّنَّةِ فِي جَهْرِ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَةِ، وَاسْتِحْبَابِ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ جَهْرًا بَيْنَ الْمُخَافَةِ وَبَيْنَ الْجَهْرِ الرَّفِيعِ

امام کے جہری قراءت کرنے میں سنت کا بیان۔ بہت زیادہ بلند آواز اور بالکل پست آواز کے درمیان آواز سے قراءت کرنا مستحب ہے

۱۵۸۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ مُنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتُ بِهَا﴾. (الاسراء: ۱۱۰) قَالَ: نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ، فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ جَهْرًا بِالْقُرْآنِ، وَقَالَ قَالَ الدَّوْرَقِيُّ: رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ، وَقَالَ: فَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا، سَبُّوا الْقُرْآنَ، وَمَنْ أَنْزَلَهُ، وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ﴾ أَيِ بِقِرَاءَتِكَ، فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ، فَيَسُبُّونَ الْقُرْآنَ، ﴿وَلَا تُخَافِتُ بِهَا﴾ عَنِ أَصْحَابِكَ فَلَا يَسْمَعُونَ، ﴿وَإِتَّعَ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا﴾. قَالَ الدَّوْرَقِيُّ: عَنِ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا الْخَبْرُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ فِي "كِتَابِ الْإِيمَانِ"

”حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس ارشاد کی تفسیر میں فرماتے ہیں ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتُ بِهَا﴾ (الاسراء: ۱۱۰) ”اپنی نماز نہ زیادہ بلند آواز سے پڑھیں، نہ بالکل پست آواز سے۔“ یہ آیت مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جبکہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں چھپے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ جب اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھاتے تو بلند آواز سے قرآن مجید پڑھتے۔“ جناب الدورقی کی روایت میں ہے: ”آپ ﷺ تلاوت کرتے وقت اپنی آواز بلند کرتے۔“ لہذا جب مشرکین قرآن کی تلاوت سنتے تو قرآن مجید کو گالیاں دیتے، اس کے نازل کرنے والے اور اسے لانے والے کو سب و شتم کرتے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا: ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ﴾ ”اپنی قراءت کو بلند آواز سے نہ کریں۔“ کہ مشرکین اسے سن کر قرآن مجید کو گالیاں دیں۔ ﴿وَلَا تُخَافِتُ بِهَا﴾ اور نہ اتنی پست آواز میں قراءت کریں کہ آپ کے صحابہ کرام سن نہ سکیں۔ ﴿وَإِتَّعَ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا﴾ اور ان دونوں کے درمیانی راہ اختیار

(۱۵۸۷) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ بنی اسرائیل، باب ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ﴾.....، حدیث: ۴۷۲۲۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب النوسط فی القراءۃ فی الصلاة.....، حدیث: ۴۴۶۔ سنن ترمذی: ۳۱۴۵۔ سنن نسائی: ۱۰۱۲۔ مسند

کریں۔ جناب الدورقی کی روایت میں ہے آپ اپنے صحابہ سے اتنی پست آواز نہ رکھو کہ آپ انہیں قراءت سنا نہ سکیں۔ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ روایت اس جنس کے متعلق ہے جس کے بارے میں میں ”کتاب الایمان“ میں بیان کر چکا ہوں کہ کبھی اسم کا اطلاق مختلف اجزاء اور شاخوں والی چیز کے کسی ایک جزء یا شاخ پر بھی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے، اس روایت میں، نماز کا اطلاق صرف قراءت پر کیا ہے ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ﴾ اپنی قراءت کو بلند نہ کریں۔“ اس میں صلاۃ سے مراد صرف قراءت ہے پوری نماز مراد نہیں ہے۔

أَنَّ الْإِسْمَ قَدْ يَفْعُ عَلَى بَعْضِ أَجْزَاءِ الشَّيْءِ ذِي الْأَجْزَاءِ وَالشُّعْبِ . قَدْ أَوْقَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اسْمَ الصَّلَاةِ عَلَى الْقِرَاءَةِ فِيهَا فَقَطُ ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ﴾ أَرَادَ الْقِرَاءَةَ فِيهَا . وَ لَيْسَ الصَّلَاةُ كُلَّهَا ، الْقِرَاءَةُ فِيهَا فَقَطُ .

فوائد:.....۱۔ جبری نماز میں قراءت کو درمیانی آواز سے پڑھنا مشروع ہے۔

۲۔ جس جگہ تلاوت قرآن سے توین قرآن کا خطرہ ہو وہاں قرآن کو آہستہ آواز سے پڑھنا چاہیے کہ قرآن کی آواز سامعین تک ہی پہنچے۔

۹۵..... بَابُ ذِكْرِ مُحَافَظَةِ الْإِمَامِ الْقِرَاءَةَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ، وَإِبَاحَةِ الْجَهْرِ بِبَعْضِ الْأَيِّ أحياناً فِيمَا يُخَافُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ نماز ظہر اور عصر میں امام کا پوشیدہ آواز سے قراءت کرنے کا بیان کبھی کبھار سری نماز میں آیت کا کچھ حصہ بلند آواز سے پڑھنا جائز ہے۔

۱۵۸۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا يَحْيَى ، نَا هِشَامٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ.....

”حضرت ابوقوادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر میں (سری۔ مخفی) قراءت کرتے تھے اور بعض اوقات ہمیں ایک آدھ آیت سنا دیتے تھے۔ آپ پہلی رکعت کو طویل ادا کرتے تھے۔ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے ہونٹ

أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ ، وَرَبَّمَا أَسْمَعْنَا الْآيَةَ أحياناً ، وَيُطِيلُ الرِّكَعَةَ الْأُولَى . قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فِي خَبَرِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَرِّكُ شَفْتَيْهِ ، وَفِي خَبَرِ حَبَّابِ :

(۱۵۸۸) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب القراءۃ فی العصر، حدیث: ۷۶۲۔ سنن نسائی: ۶۷۷۔ سنن ابن ماجہ: ۱۰۰۰۔

مقتدیوں کی اقتداء اور اس کی سنتیں

مبارک ہلاتے تھے۔“ اور حضرت خبابؓ کی روایت میں ہے: ”ہم رسول اللہ ﷺ کی قراءت کو آپ کی ڈاڑھی کی حرکت سے جانتے تھے۔“ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ طہر اور عصر کی نمازوں میں مخفی قراءت کرتے تھے۔ میں نے دونوں صحابہؓ کی روایات کو کتاب الصلاة کے ابواب القراءۃ میں بیان کیا ہے۔

كُنَّا نَعْرِفُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ، دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ كَانَ يُخَافُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ. خَرَجْتُ خَيْرَهُمَا فِي "كِتَابِ الصَّلَاةِ" فِي "أَبْوَابِ الْقِرَاءَةِ"

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ نبی ﷺ نماز ظہر میں سری تلاوت کرتے تھے اور نماز عصر میں بھی آپ ﷺ کا یہی معمول تھا۔ لہذا نماز ظہر و نماز عصر میں سری قراءت مشروع ہے۔ البتہ کبھی کبھار کسی آیت کو بلند آواز سے پڑھنا مباح ہے۔

۹۶..... بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

نماز مغرب میں امام کا بلند آواز سے قراءت کرنا

۱۵۸۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، (ح) وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، وَثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ..... جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ. قَالَ: سَمِعْتُ كَرِيمَ ﷺ كَوْمَازِ مَغْرِبٍ فِي سُورَةِ طُورٍ فِي تِلَاوَتِ الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ.

۹۷..... بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ

نماز عشاء میں امام کا جہری قراءت کرنا

۱۵۹۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَ مِسْعَرٍ، سَمِعَا عِدِيَّ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ..... الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ بِالْتَّيْنِ وَالزَّيْتُونِ فِي عِشَاءِ الْآخِرَةِ، فَمَا سَمِعْتُ أَحْسَنَ قِرَاءَةً مِنْهُ ﷺ.

”حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز عشاء میں سورہ التین والزیتون کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ میں نے آپ ﷺ سے بہتر اور

خوبصورت قراءت کسی کی نہیں سنی۔“

۹۸..... بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعَدَاةِ

نماز فجر میں امام کا بلند آواز سے قراءت کرنا

۱۵۹۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، فَسَمِعَ قُطْبَةَ يَقُولُ، وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عِلَاقَةَ، وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمِّهِ.....

”حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے نبی کریم ﷺ کو نماز صبح میں سورہ ق کی قراءت کرتے ہوئے سنا۔ (وہ کہتے ہیں) میں نے آپ ﷺ کو سنا، آپ یہ آیت تلاوت کر رہے تھے: ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ﴾ اور کھجور کے بلند و بالا درخت پیدا کیے جن کے شگونے تہ بہ تہ ہیں۔“ اور ایک مرتبہ یہ الفاظ روایت کیے: (بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ) جناب عبد الجبار کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے آپ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ﴾“

قُطْبَةُ بْنُ مَالِكٍ. سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِسُورَةِ ﴿ق﴾. فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ: ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ﴾ وَقَالَ مَرَّةً: ﴿بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ﴾. وَقَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ﴾.

۹۹..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الْمُفَسِّرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَجْهَرُ فِي الْأَوَّلِينَ

مِنَ الْمَغْرِبِ، وَالْأَوَّلِينَ مِنَ الْعِشَاءِ، لَا فِي جَمِيعِ الرَّكْعَاتِ كُلِّهَا

یہ تفسیر کرنے والی روایت کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نماز مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت کرتے تھے۔ آپ ان کی تمام رکعات میں بلند آواز سے قراءت نہیں کرتے تھے

مِنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِنْ ثَبَتَ الْخَبْرُ مُسْتَدًّا، وَلَا أَحَالَ، وَإِنَّمَا خَرَجْتُ هَذَا الْخَبْرَ فِي هَذَا الْكِتَابِ إِذْ لَا خِلَافَ بَيْنَ أَهْلِ الْفِئَلَةِ فِي صِحَّةِ مَتْنِهِ، وَإِنْ لَمْ يَثْبُتِ الْخَبْرُ مِنْ جِهَةِ الْإِسْنَادِ الَّذِي نَذَكَّرُهُ.

اگر اس سلسلے میں مروی حدیث مستثابت ہو، اور میرا خیال نہیں کہ یہ ثابت ہو۔ میں اس حدیث کو اس کتاب میں صرف اس لیے بیان کر رہا ہوں، کیونکہ تمام مسلمانوں کا اس حدیث کے متن کی صحت میں اتفاق ہے اگرچہ سند کے لحاظ سے یہ

ثابت نہیں ہے جسے ہم ابھی بیان کرتے ہیں۔

۱۵۹۲۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي نَافِعٍ، نَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ، نَا عِكْرَمَةُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنِي.....

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اس اثناء میں کہ میں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان (سورہا) تھا جب میں نے کسی کو بات کرتے ہوئے سنا۔“ پھر معراج والی مکمل حدیث بیان کی اور فرمایا: ”پھر اعلان کیا گیا: بے شک آپ کو ہر نماز کے بدلے دس گنا ثواب ملے گا۔ فرمایا: پھر میں نیچے اتر آیا۔ پھر جب سورج آسمان کے درمیان سے ڈھل گیا تو جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک صف کے ساتھ نازل ہوئے، اور آپ کو نماز پڑھائی۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کے پیچھے صف بنائی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے جبرائیل کی اقتداء کی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ نے انہیں چار رکعات نماز پڑھائی اور آہستہ آواز سے قراءت کی، پھر صحابہ کو چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ سورج جھک گیا مگر ابھی وہ روشن اور سفید تھا (زرد نہیں ہوا تھا)۔ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہیں چار رکعات پڑھائیں جن میں پوشیدہ قراءت کی۔ لہذا نبی کریم ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کی اقتداء کی اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کی اقتداء کی۔ پھر انہیں سورج غروب ہونے تک چھوڑ دیا۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہیں تین رکعات پڑھائیں، پہلی دو رکعتوں میں جبری قراءت کی اور تیسری رکعت میں پوشیدہ قراءت کی۔ نبی کریم ﷺ

(۱۵۹۲) اسنادہ ضعیف: سنن الدارقطنی: ۹۷/۱ باختصار۔ مراسیل ابی داؤد: ۱۲۔ من طریق سعید عن قتادہ عن الحسن مرسلًا.

نے جبرائیل علیہ السلام اور صحابہ کرام نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ پھر جب شفق غائب ہوگی تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہیں چار رکعات پڑھائیں۔ دو رکعات میں جبری اور دو رکعات میں سری قراءت کی۔ نبی کریم ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کی اقتداء کی اور نبی کریم کے صحابہ کرام نے نبی ﷺ کی اقتداء کی۔ پھر لوگ سو گئے حتیٰ کہ صبح ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہیں دو رکعات پڑھائیں اور ان میں طویل قراءت کی۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بصری راویوں نے یہ حدیث سعید سے اور انہوں نے حضرت قتادہ کے واسطے سے حضرت انس کے استاد مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے واقعہ معراج میں بیان کی ہے، روایت کے آخر میں وہ کہتے ہیں: ”امام حسن بصری فرماتے ہیں:“ پھر جب سورج ڈھل گیا تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے..... آخر تک۔ اس طرح انہوں نے اس مقام سے آگے کی روایت حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مرسل بیان کی ہے۔ اور کرمہ بن ابراہیم نے یہ قصہ حضرت انس بن مالک کی حدیث میں درج کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ واقعات حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کی صورت میں محفوظ اور ثابت نہیں ہے۔ مگر تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے، کہ نماز میں جبری اور سری قراءت کا جو تذکرہ اس حدیث میں آیا ہے وہ اسی طرح درست ہے جیسے اس حدیث میں مذکور ہوا ہے۔

بِجَبْرِئِلَ، وَاتَّمَّ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّ ﷺ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ نَزَلَ جِبْرِئِلُ فَصَلَّى بِهِمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، يَجْهَرُ فِي رَكَعَتَيْنِ، وَيُخَافِتُ فِي اثْنَتَيْنِ، وَاتَّمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَبْرِئِلَ، وَاتَّمَّ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، فَبَاتُوا حَتَّى أَصْبَحُوا، نَزَلَ جِبْرِئِلُ فَصَلَّى بِهِمْ رَكَعَتَيْنِ يُطِيلُ فِيهِنَ الْقِرَاءَةَ)). قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا الْخَبَرُ رَوَاهُ الْبَصْرِيُّونَ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ الْقِصَّةَ الْمِعْرَاجِ، وَقَالُوا فِي أُخْرِهِ: قَالَ الْحَسَنُ: فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ، نَزَلَ جِبْرِئِلُ إِلَى أُخْرِهِ، فَجَعَلَ الْخَبَرَ مِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ فِي إِمَامَةِ جِبْرِئِلَ مُرْسَلًا عَنِ الْحَسَنِ، وَعِكْرَمَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَدْرَجَ هَذِهِ الْقِصَّةَ فِي خَبَرِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. وَهَذِهِ الْقِصَّةُ غَيْرُ مَحْفُوظَةٍ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا أَنَّ أَهْلَ الْقِبْلَةِ لَمْ يَخْتَلِفُوا أَنَّ كُلَّ مَا ذُكِرَ فِي هَذَا الْخَبَرِ مِنَ الْجَهْرِ وَالْمُخَافَةِ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ فَكَمَا ذُكِرَ فِي هَذَا الْخَبَرِ.

فوائد:..... ۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز مغرب اور نماز عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے قرآن

پڑھنا مشروع ہے، اور آخری دو رکعت میں سری تلاوت مسنون ہے۔

۲۔ نماز مغرب میں قنار مفصل سورتوں کی تلاوت مستحب ہے لیکن کبھی کبھی کسی طویل سورت کی تلاوت بھی مشروع ہے۔ اسی طرح نماز عشاء میں اوساط مفصل سورتوں کی تلاوت مسنون ہے لیکن کبھی کبھار کسی چھوٹی سورت کی

تلاوت بھی مباح ہے۔

۱۰۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِمَبَادِرَةِ الْإِمَامِ الْمَأْمُومِ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

امام کو مقتدی سے پہلے رکوع و سجود کرنے کا حکم کا بیان

۱۵۹۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حَطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، (ح) وَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا عَبْدَةُ، كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ.....

”جناب طحان بن عبد اللہ رقاشی بیان کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی، جب وہ اپنی نماز کے آخر میں بیٹھے تو ایک شخص نے کہا: ”نماز نیکی اور زکوٰۃ کے ساتھ ملانی گئی ہے (قرآن مجید میں ان کا تذکرہ ایک ساتھ ہوا ہے)۔ پھر جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا: یہ کلمات کس شخص نے کہے ہیں؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہیں اپنی نماز میں کون سے کلمات کہنے ہیں؟ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تو ہمیں سنتیں بیان کیں اور ہمیں ہماری نماز سکھائی۔ آپ نے فرمایا: ”جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفیں درست اور سیدھی کیا کرو، اور تم میں سے ایک شخص کو امامت کرانی چاہیے، پھر جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، اور جب وہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھے تو تم آمین کہو، اللہ تمہاری دعا قبول کرے گا اور جب امام تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو۔ کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے رکوع سے سر اٹھاتا ہے۔ لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس کے برابر ہو جائے گا (تمہارا دیر سے رکوع میں جانا اور بعد میں

عَنْ حَطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ، وَ هَذَا حَدِيثٌ عَبْدَةُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ، فَلَمَّا جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ، قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَ الزَّكَاةِ. فَلَمَّا انْقَلَبَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ، قَالَ: أَيُّكُمْ الْقَائِلُ كَلِمَةً كَذَا وَ كَذَا؟ أَمَا تَدْرُونَ مَا تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ؟ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا، فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَ عَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ: ((إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، وَ لِيَوْمِكُمْ أَحَدُكُمْ، فَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَالَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾، فَقُولُوا: آمِينَ يُحِبُّكُمْ اللَّهُ، وَ إِذَا كَبَّرَ وَ رَكَعَ فَكَبِّرُوا وَ ارْكَعُوا، فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ، وَ يَرْفَعُ قَبْلَكُمْ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَبَيْنَكَ وَ بَيْنَكَ، فَإِذَا كَبَّرَ وَ سَجَدَ، فَاسْجُدُوا، فَإِنَّ الْإِمَامَ

اٹھنا)۔ جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو، بلاشبہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سجدے سے سر اٹھاتا ہے۔ جناب بندار کی روایت میں اضافہ ہے: ”تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے بدلے میں ہو جائے گا۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”آپ کی مراد یہ ہے کہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے، تم پر سبقت لے جاتا ہے اور تم رکوع سے اپنے سر اس کے سر اٹھانے کے بعد اٹھاتے ہو، اس طرح تم رکوع میں (اس کے بعد بھی کچھ دیر) ٹھہرتے ہو۔ اس طرح امام کے رکوع سے سر اٹھالینے کے بعد رکوع میں ٹھہرنا یہ اس سبقت کے بدلے میں ہو جائے گا، جو امام مقتدیوں سے رکوع و سجود میں کرتا ہے۔“

۱۰۱..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ الْمَأْمُومِ بِالرُّكُوعِ، وَ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ الْإِمَامَ مَا سَبَقَ

الْمَأْمُومِ مِنَ الرُّكُوعِ، أَدْرَكَهُ الْمَأْمُومُ بَعْدَ رَفْعِ الْإِمَامِ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

مقتدی کا امام سے پہلے رکوع میں جانا منع ہے۔ اور اس بات کا بیان کہ امام مقتدی سے رکوع میں جانے میں جو سبقت کرتا ہے، مقتدی وہ سبقت امام کے سر اٹھانے کے بعد پالے گا۔ (یعنی اس کے رکوع کی مقدار امام کے رکوع کی مقدار کے برابر ہو جائے گی)

۱۵۹۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ، (ح) وَثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، (ح) وَثَنَا أَيْضاً سَعِيدٌ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانِ، وَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا حَمَادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَا: ثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ۔ هَذَا حَدِيثٌ عَبْدِ الْجَبَّارِ۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ.....

عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول یَقُولُ: ((إِنِّي قَدْ بَدَنْتُ، فَلَا تَبَادُرُونِي)) اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بلاشبہ میرا بدن بھاری ہو گیا

(۱۵۹۴) اسنادہ حسن: سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب ما یومر بہ المأموم من اتباع الامام، حدیث: ۶۱۹۔ سنن ابن ماجہ:

۹۶۳۔ مسند احمد: ۹۲/۴۔ مسند الحمیدی: ۶۰۳۔ سنن الدارمی: ۱۳۱۵۔

ہے، لہذا تم مجھ سے پہلے رکوع و سجود نہ کیا کرو۔ کیونکہ میں رکوع کرتے وقت تم پر جتنی بھی سبقت کروں گا وہ تم میرے سر اٹھانے کے بعد پالو گے اور جب میں سجدہ کرتے ہوئے تم سے جتنی بھی سبقت کروں گا تم وہ میرے سر اٹھانے کے بعد پالو گے۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب مخزومی نے یحییٰ کی روایت میں یہ الفاظ بیان نہیں کیے: ”میں سجدہ کرتے وقت تم سے جتنی بھی سبقت کروں گا۔“ اور جناب یحییٰ بن حکیم کی روایت میں ہے: ”بلاشبہ میں بھاری جسم والا ہو گیا ہوں یا میں کمزور اور عمر رسیدہ ہو گیا ہوں۔“

بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَإِنَّكُمْ مَهْمَا أَسِفْتُمْ بِهِ إِذَا رَكَعْتُ، تُذِرْكُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ، وَ مَهْمَا أَسِفْتُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُ، تُذِرْكُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ)). قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَمْ يَذْكُرِ السُّخْرَوِيُّ هَذِهِ حَدِيثَ يَحْيَى، ((وَمَهْمَا أَسِفْتُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُ)) إِلَى آخِرِهِ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: ((إِنِّي قَدْ بَدَنْتُ أَوْ بَدَنْتُ)).

۱۰۲..... بَابُ ذِكْرِ الْوَقْتِ الَّذِي يَكُونُ فِيهِ الْمَأْمُومُ مُدْرِكًا لِلرُّكْعَةِ إِذَا رَكَعَ إِمَامُهُ قَبْلُ

اس وقت کا بیان جس میں مقتدی رکعت کو پانے والا شمار ہوگا، جبکہ اس کے امام نے اس سے

پہلے رکوع کر لیا ہو

۱۵۹۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَافِقِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ رُكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ، فَقَدْ أَدْرَكَهَا قَبْلَ أَنْ يُقِيمَ الْإِمَامُ صَلَاتَهُ)).

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے نماز کو پالیا، امام کی اپنی کمر کو سیدھا کرنے سے پہلے۔“

۱۰۳..... بَابُ رَفْعِ الْإِمَامِ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَبْلَ الْمَأْمُومِ

امام کا مقتدی سے پہلے رکوع سے سر اٹھانا

قَالَ أَبُو بَكْرٍ، فِي خَبَرِ أَبِي مُوسَى: ((فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرَكِعُ قَبْلَكُمْ وَيَرَفَعُ قَبْلَكُمْ))، قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: ((فَتِلْكَ بِتِلْكَ)).

”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جناب ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:“ پس بے شک امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے رکوع سے سر اٹھاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱۵۹۵) صحیح بخاری، کتاب مواقیح الصلاة، باب من ادرك من الصلاة ركعة، حديث: ۵۸۰۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب من ادرك ركعة من الصلاة، حديث: ۶۰۷۔ سنن ابی داؤد: ۱۱۲۱۔ سنن ترمذی: ۵۲۴۔ سنن نسائی: ۵۵۴۔ سنن ابن ماجہ: ۱۱۲۲۔

(۱۵۹۶) تقدم برقم: ۱۵۹۳۔

مقتدیوں کی اقتداء اور اس کی سنتیں

فرمایا: ”تمہارا تاخیر سے رکوع کرنا اور تاخیر سے سر اٹھانا) وہ برابر ہو جائے گا۔“

فوائد:..... ان احادیث میں امام کی اتباع کی تاکید ہے کہ نماز کے ہر رکن میں امام کے پیچھے چلا جائے۔ امام سے مسابقت اور امام کے ساتھ چلنے کی ممانعت ہے۔ چونکہ ان چیزوں کا جاننا صحت نماز کی بنیادی شرائط ہیں اس لیے ان کا جاننا ہر نمازی کے لیے ضروری ہے۔

۲۔ امام جس رکن میں مقتدی سے جتنی جلدی جاتا ہے، مقتدیوں کے اس رکن میں اتنی تاخیر سے منتقل ہونے سے سبقت کا ازالہ ہو جاتا ہے لہذا قیام و قعود، رکوع و سجود اور سلام پھیرنے میں امام کی اقتداء ملحوظ رکھی جائے۔

۱۰۴..... بَابُ الْأَمْرِ بِتَحْمِيدِ الْمَأْمُومِ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ، وَرِجَاءِ مَغْفِرَةِ ذُنُوبِهِ إِذَا وَافَقَ تَحْمِيدُهُ تَحْمِيدَ الْمَلَائِكَةِ

رکوع سے سر اٹھانے کے بعد مقتدی کا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے اور اسے اپنے گناہوں کی بخشش کی امید رکھنے کا بیان جبکہ اس کی حمد و ثناء فرشتوں کی حمد و ثنا کے موافق ہو جائے۔

۱۵۹۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے میری اطاعت کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس شخص نے میری نافرمانی کی تو اس نے یقیناً اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، اور جس شخص نے امیر کی اطاعت کی تو اس نے بلاشبہ میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی تو اس نے یقیناً میری نافرمانی کی۔ بے شک امام ڈھال ہے، لہذا جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ اور جب وہ ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ“ کہے تو تم ”اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ کہو۔ جب اہل زمین کا قول آسمان والوں کے قول کے موافق ہو جائے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ کسری (ایران کا بادشاہ) ہلاک

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَطَاعَنِي، فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي، فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ أَطَاعَ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَى الْأَمِيرَ، فَقَدْ عَصَانِي، إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ، فَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا، فَصَلُّوا قُعُودًا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ، فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَإِذَا وَافَقَ قَوْلُ أَهْلِ الْأَرْضِ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ، غُفِرَ لَهُ مَا مَضَى مِنْ ذَنْبِهِ. وَ يَهْلِكُ كِسْرَى وَلَا يَكْسِرُ بَعْدُ، وَيَهْلِكُ قَيْصَرٌ وَلَا قَيْصَرَ مِنْ بَعْدِهِ)).

(۱۵۹۷) مسند احمد: ۶۷/۲ مطولاً۔ صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب وجوب طاعة الامراء، حديث: ۱۸۳۵ بالشرط الاول.

مقتدیوں کی اقتداء اور اس کی سنتیں

ہوگا، تو اس کے بعد کوئی کسرئی نہیں ہوگا، اور قیصر (روم) کا بادشاہ) ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔“

فوائد:.....۱۔ خلیفۃ المسلمین کی اتباع لازم اور شرعی امور میں نافرمانی حرام ہے۔

۲۔ نماز میں امام کی اتباع لازم ہے اور اگر امام کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑھیں اور اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدیوں کو بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہیے۔ یہ مسئلہ بعد میں منسوخ ہو گیا تھا جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا گیا ہے۔

۳۔ امام کا بلند آواز سے سبح اللہ من حمدہ کہنا مشروع ہے۔

۱۰۵..... بَابُ مُبَادِرَةِ الْإِمَامِ الْمَأْمُومِ بِالسُّجُودِ، وَ ثُبُوتِ الْمَأْمُومِ قَائِمًا وَ تَرْكِهِ الْإِلْتِحَاءَ لِلْسُّجُودِ حَتَّى يَسْجُدَ إِمَامُهُ

سجدہ کرتے وقت امام کا مقتدی سے پہلے سجدے میں جانا اور مقتدی کا کھڑے رہنا، اور اس وقت تک سجدے کے لیے نہ جھکنا جب تک امام سجدے میں نہ چلا جائے

۱۵۹۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنِ أَبِيهِ.....

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ رکوع سے سر اٹھا لیتے تھے، تو ہم اس وقت تک کھڑے رہتے یہاں تک کہ ہم آپ کو سجدے کی حالت میں دیکھ لیتے۔“

۱۵۹۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ، ثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ صَالِحٍ - وَ فِي الْقَلْبِ مِنْهُ - عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَرِيحٍ.....

”حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، آپ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی کمر جھکا تا نہیں تھا حتیٰ کہ ہم دیکھ لیتے کہ رسول اللہ ﷺ مکمل طور پر سجدے کی حالت میں تھے۔“

(۱۵۹۸) صحیح علی شرط مسلم.

(۱۵۹۹) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب متابعة الامام والعمل بعده، حدیث: ۴۷۵۔ مسند احمد: ۳۰۷، ۳۰۶/۴۔ مسند

الحمیدی: ۵۶۷ الروایات مطولة ومختصرة.

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ اسْتَوَى سَاجِدًا. میں چلے گئے ہیں۔“

فوائد:.....۱۔ ابن جوزی نے ان احادیث سے استدلال کیا ہے کہ جب تک امام کسی رکن میں مکمل منتقل نہ ہو جائے اس وقت تک مقتدی کو اس رکن میں جانے کا آغاز نہیں کرنا چاہیے۔

۲۔ علماء کا یہی موقف ہے کہ مقتدیوں کو امام کی اتباع کرنی چاہیے اور وہ اس کے رکوع میں جانے کے بعد رکوع میں جائیں اور اس کے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رکوع سے سر اٹھائیں۔ (تحفۃ الاحوذی: ۳۱۲/۱)

۱۰۶..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي مُبَادَرَةِ الْمَأْمُومِ الْإِمَامَ بِرَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ السُّجُودِ

سجدے سے امام سے پہلے سر اٹھانے پر مقتدی کے لیے سخت وعید کا بیان

۱۶۰۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، وَنَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ.....

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محمد ﷺ یا ابو القاسم علیہ السلام نے فرمایا: ”وہ شخص جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے، کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو الإمام أَنْ يَحْوَلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ)۔ گدھے کا سر بنا دے۔“

فوائد:.....۱۔ امام سے سبقت کرنا اور رکوع وسجود وغیرہ میں اس سے پہلے کرنا حرام ہے اور اس پر سخت

وعید ہے۔

۲۔ اس حدیث میں امام کی اتباع کی تاکید کی گئی ہے اور تمام نماز میں اس کی اقتداء کا حکم دیا گیا ہے۔ لہذا تمام نماز میں امام کے پیچھے چلنا مقتدیوں پر لازم ہے۔

۱۰۷..... بَابُ ذِكْرِ إِذْرَاكِ الْمَأْمُومِ مَا فَاتَهُ مِنْ سُجُودِ الْإِمَامِ بَعْدَ رَفْعِ الْإِمَامِ رَأْسَهُ

اس بات کا بیان کہ امام کے سجدے کا جو حصہ مقتدی سے فوت ہو جائے گا،

مقتدی اسے امام کے سر اٹھانے کے بعد پالے گا

۱۶۰۱۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ، فِي خَبَرِ أَبِي مُوسَى: ((فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ، وَ يَرْفَعُ قَبْلَكُمْ، فَيَلْكَ بِتِلْكَ)) . وَ فِي خَبَرِ

(۱۶۰۰) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب اثم من رفع رأسه قبل الامام، حدیث: ۶۹۱۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تحريم سبق الامام برکوع او سجود، حدیث: ۴۲۷۔ سنن ترمذی: ۵۸۲۔ سنن نسائی: ۸۲۹۔ سنن ابن ماجہ: ۹۶۱۔ مسند احمد: ۲۶۰/۲

(۱۶۰۱) تقدم برقم: ۱۵۹۳۔ وحديث معاوية رضی اللہ عنہا۔ تقدم برقم: ۱۵۹۴۔

مُعَاوِيَةَ: ((وَمَهْمَا أَسْبَقَكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُ تُدْرِكُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ)).
 تمہارا دیر سے سجدہ کرنا اور دیر سے سر اٹھانا، اس سے تمہارا اور امام کا سجدہ برابر ہو جائے گا) اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ”میں جس قدر بھی تم سے پہلے سجدے میں جاؤں گا تم وہ مقدار میرے سر اٹھانے کے بعد پا لو گے۔“

۱۰۸..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ مَبَادِرَةِ الْمَأْمُومِ الْإِمَامَ بِالْقِيَامِ وَالْقُعُودِ

قیام اور قعود (بیٹھنے) میں مقتدی کا امام سے جلدی کرنا منع ہے

۱۶۰۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ، نَا هَارُونَ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا ابْنُ فَضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ قُلْفَلٍ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، وَانصَرَافَ مِنَ الصَّلَاةِ وَأَقْبَلَ إِلَيْنَا بوجهِهِ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ، فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ. وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْقُعُودِ وَلَا بِالْإِنْصِرَافِ، فَإِنِّي أَرَأَيْتُمْ مَنْ خَلْفِي. وَآيْمُ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ. لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُمْ لَصَحَحْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا))، قَالَ: فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا رَأَيْتُ؟ قَالَ: ((رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ)).

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف اپنے چہرہ مبارک کے ساتھ متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں لہذا تم مجھ سے پہلے رکوع اور سجود نہ کیا کرو۔ قیام، قعود اور نماز سے فارغ ہوتے وقت مجھ سے پہلے نہ کیا کرو۔ بے شک میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم وہ دیکھ لو جو میں دیکھتا ہوں تو تم بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ روؤ۔“ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے عرض کی، اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے کیا دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے جنت اور جہنم دیکھی ہے۔“

فوائد:..... مکرر ۱۵۷۵-۱۵۹۸-

۱۰۹..... بَابُ افْتِتَاحِ الْإِمَامِ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي يُجْهَرُ

فِيهَا مِنْ غَيْرِ سَكْتٍ قَبْلَهَا

جہری قراءت والی نماز میں امام دوسری رکعت میں بغیر سکتے کے قراءت شروع کرے گا

۱۶۰۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ نَصْرِ الْمُعَارِكِ الْمِصْرِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ

(۱۶۰۳) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تحریم سبق الامام برکوع او سجود، حدیث: ۴۲۶۔ مسند احمد: ۱۰۲/۳۔

حَسَّانَ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا عَمَّارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، نَا أَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ، نَا.....
 أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَهَضَ فِي الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَلَمْ يَسْكُتْ.
 ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے تو آپ الحمد لله رب العالمین سے قراءت شروع کر دیتے اور سکتہ نہیں کرتے تھے۔“

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ دعائے استفتاح نماز کی اول رکعت میں مشروع ہے باقی رکعات میں رکعت کا آغاز سورہ فاتحہ کی تلاوت سے کیا جائے گا۔

۱۱۰..... بَابُ تَخْفِيفِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِتْمَامِ

امام کا ہلکی اور مکمل نماز پڑھانا

۱۶۰۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، نَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ.....
 ”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سے سب سے زیادہ ہلکی، مگر مکمل نماز پڑھانے والے تھے۔“

فوائد:..... ہلکی نماز سے یہ ہرگز مراد نہیں کہ نماز میں اطمینان اور تعدیل ارکان نہ ہو۔ جو حضرات نماز میں جلد بازی کے عادی ہو جاتے ہیں انہیں مسنون قراءت بھی لمبی محسوس ہوتی ہے اور سنتِ عدم واقفیت کی بنا پر طویل قراءت پر انقباض اور پریشانی کا شکار نظر آتے ہیں۔

۱۱۱..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَطْوِيلِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ مُخَافَةَ تَنْفِيرِ الْمَأْمُومِينَ وَفُتُوْتِهِمْ

مقتدیوں کے متفرق ہونے اور ان کے فتنے میں مبتلا ہونے کے ڈر سے امام کا لمبی نماز پڑھانا منع ہے
 ۱۶۰۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ، نَا قَيْسُ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو (ح) وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ لَنَا أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو، وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ.....

(۱۶۰۳) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ما یقال بین تکبیرة الاحرام والقراءة، حدیث: ۵۹۹ تعلقاً صحیح ابن حبان: ۱۹۳۳.

(۱۶۰۴) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب امر الائمة بتخفيف الصلاة، حدیث: ۴۶۹/۱۸۹۔ سنن ترمذی: ۲۳۷۔ سنن نسائی:

۸۲۵۔ مسند احمد: ۱۷۰/۳۔ سنن الدارمی: ۱۲۶۰.

(۱۶۰۵) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب تخفيف الامام في القيام، حدیث: ۷۰۲۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب امر الائمة

بتخفيف الصلاة، حدیث: ۴۶۶۔ سنن ابن ماجہ: ۹۸۴۔ مسند احمد: ۱۱۸/۴۔ مسند الحمیدی: ۴۵۳.

”حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو اس نے عرض کی: بے شک میں فلاں شخص کی وجہ سے صبح کی نماز سے پیچھے رہتا ہوں، کیونکہ وہ ہمیں بڑی طویل نماز پڑھاتا ہے، تو میں نے اس دن سے زیادہ نبی کریم ﷺ کو وعظ و نصیحت میں ناراض ہوتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! بے شک تم میں سے کچھ لوگ دوسروں کو متفر کرنے والے ہیں۔ تم میں سے جو شخص بھی لوگوں کو امامت کرائے تو وہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ لوگوں میں کمزور، عمر رسیدہ اور حاجت مند افراد (بھی) ہوتے ہیں۔“ یہ بندار کی حدیث ہے۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْعِدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ، مِمَّا يُطِيلُ بِنَا، فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمٍ مِثْلِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ لَمُنْفَرِينَ، فَأَيُّكُمْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ)). هَذَا حَدِيثٌ بَنَدَارٌ.

۱۱۲..... بَابُ قَدْرِ قِرَاءَةِ الْإِمَامِ الَّذِي لَا يَكُونُ تَطْوِيلًا

امام کی قراءت کی اس مقدار کا بیان جو طویل شمار نہیں ہوگی

۱۶۰۶۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَشْرُ بْنُ مَعَاذِ الْعَقَدِيُّ، نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، (ح) وَثَنَا بَنَدَارٌ، ثَنَا عُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عَمَرَ قَالَ: ثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ، وَهَذَا حَدِيثُ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ خَالِهِ وَهُوَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ.....

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں (امامت کراتے وقت) ہلکی نماز پڑھانے کا حکم دیتے تھے اور آپ ہمیں سورہ صافات کی قراءت کر کے امامت کراتے تھے۔“

۱۶۰۷۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَارِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَبَّاسِ، عَنْ عَمَّارِ الدُّهْنِيِّ.....

”جناب ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں کہ میرے والد گرامی نے

(۱۶۰۶) اسنادہ حسن: سنن نسائی، کتاب الامامة، باب الرخصة للامام في التطويل، حديث: ۸۲۷۔ مسند احمد: ۲/۲۵۶۔

صحیح ابن حبان: ۱۸۱۴۔

(۱۶۰۷) اسنادہ صحیح۔

ہمارے ساتھ نماز پڑھنی چھوڑ دی تو میں نے کہا: آپ ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ انہوں نے فرمایا: بے شک تم بہت ہلکی نماز پڑھتے ہو (اس لیے میں تمہارے ساتھ نماز نہیں پڑھتا)۔ میں نے عرض کی: نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان کدھر گیا کہ بلاشبہ تم میں کمزور، عمر رسیدہ، اور ضرورت مند افراد بھی ہوتے ہیں۔ (اس لیے ہلکی نماز پڑھایا کرو) انہوں نے جواب دیا: میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ پھر انہوں نے ہمیں تمہاری نماز سے تین گنا زائد طویل نماز پڑھائی۔“

الصَّلَاةَ مَعَنَا قُلْتُ: مَا لَكَ لَا تُصَلِّيَ مَعَنَا؟ قَالَ: إِنَّكُمْ تُخَفِّفُونَ الصَّلَاةَ، قُلْتُ: فَأَيْنَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ فِيكُمْ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَّةِ؟)) قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ ذَلِكَ، ثُمَّ صَلَّى بِنَائِلَاتٍ أَضْعَافٍ مَا تُصَلُّونَ.

۱۱۳..... بَابُ تَقْدِيرِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ بِضَعْفَاءِ الْمَأْمُومِينَ وَكِبَارِهِمْ وَذِي الْحَوَائِجِ مِنْهُمْ

امام کا کمزور، عمر رسیدہ اور ضرورت مند مقتدیوں کا خیال رکھتے ہوئے نماز پڑھانے کا بیان

۱۶۰۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى، ثَنَا سَلَمَةُ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ (ح) وَثَنَا بَنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، قَالَ أَنبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ.....

”جناب مطرف بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو انہوں نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ نے مجھے طائف کا امیر بنا کر بھیجتے وقت آخری وصیت یہ کی کہ ”اے عثمان! نماز مختصر اور ہلکی پڑھانا اور (امامت کراتے وقت) کمزور لوگوں کا خیال رکھنا کیونکہ نمازیوں میں عمر رسیدہ، کمزور، بیمار اور حاجت مند افراد بھی ہوتے ہیں۔“

عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ فَقَالَ: كَانَ آخِرُ مَا عَهَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَعَثَنِي عَلَى الطَّائِفِ، فَقَالَ: ((يَا عُمَانُ تَجَوَّزْ فِي الصَّلَاةِ، وَاقْدِرِ النَّاسَ بِأَضْعُفِهِمْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ، وَذَا الْحَاجَّةِ)).

فوائد ۱۔ ان احادیث کا مفہوم واضح ہے کہ ان میں امام کو نماز میں اس قدر تخفیف کا حکم ہے کہ تخفیف سے نماز کے ارکان و سنن میں خلل واقع نہ ہو۔ البتہ اکیلا شخص ارکان میں اتنی طوالت کر سکتا ہے جتنی طوالت مناسب ہو۔ مثلاً

(۱۶۰۸) سنن ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلوات، باب من ام اقوما فليخفف، حدیث: ۹۸۷۔ مسند احمد: ۲۱/۴۔ مسند الحمیدی:

۹۰۰۔ صحیح مسلم، کتاب الصلوة، باب امر الائمة بتخفيف الصلاة، حدیث: ۴۰۶۸۔ من طریق آخر عنہ.

قیام، رکوع، سجود، تشهد اور دو سجدوں کے درمیانی جلسہ میں طوالت کی جاسکتی ہے۔ (شرح النووی: ۲/۲۱۶)

۲۔ فرض نمازوں میں اتنی طوالت کہ مقتدیوں پر گراں گزرے اور ان کی مشقت کا باعث ہو مکروہ ہے۔ بلکہ نماز باجماعت بلکہ پچھلے انداز میں مشروع ہے۔

۱۱۳..... بَابُ تَخْفِيفِ الْإِمَامِ الْقِرَاءَةَ لِلْحَاجَةِ تَبْدُو لِبَعْضِ الْمَأْمُومِينَ

کسی مقتدی کو کوئی ضرورت پیش آنے پر امام کا قراءت مختصر کردینے کا بیان

۱۶۰۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَشْرُ بْنُ هَلَالِ الصَّوَّافِ، ثَنَا جَعْفَرُ، يَعْنِي ابْنَ سَلِيمَانَ الضُّبَيْعِيَّ، ثَنَا ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ.....

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے دوران) ماں کے ساتھ موجود بچے کے رونے کی آواز سنتے تو آپ ﷺ چھوٹی یا ہلکی سورت کی قراءت کر لیتے۔“

۱۱۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَخْفِيفِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ لِلْحَاجَةِ تَبْدُو لِبَعْضِ

الْمَأْمُومِينَ بَعْدَ مَا قَدْ نَوَى إِطَالَتَهَا.

کسی مقتدی کو کوئی ضرورت پیش آنے پر امام کا مختصر نماز پڑھانا جبکہ وہ پہلے لمبی نماز

پڑھانے کی نیت کر چکا ہو

۱۶۱۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَدِيٍّ، عَنِ سَعِيدِ، عَنِ قَتَادَةَ.....

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میں نماز شروع کرتا ہوں تو میرا ارادہ طویل نماز پڑھانے کا ہوتا ہے، پھر میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو میں اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اس کے رونے کی وجہ سے اس کی ماں کو تکلیف ہوتی ہے۔“

(۱۶۰۹) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب امر الائمة بتخفيف الصلاة: ۴۷۰۔ مسند احمد: ۳/۱۵۳۔

(۱۶۱۰) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب من اخف الصلاة عند بكاء الصبي، حدیث: ۷۱۰۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب

امر الائمة بتخفيف الصلاة، حدیث: ۱۹۲/۴۷۰۔ سنن ابن ماجہ: ۹۸۹۔ مسند احمد: ۳/۱۰۹۔

فوائد: ۱۔ مقتدیوں کے ساتھ نرمی کرنا اور ان کے مصالح کا خیال رکھنا مشروع ہے اور انہیں مشقت میں

ڈالنا جائز نہیں۔

۲۔ عورتوں کا مردوں کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

۳۔ بچوں کو مسجد میں لے جانا جائز ہے۔ (شرح النووی: ۲/۲۱۸)

۴۔ کسی عارضے کی وجہ سے نماز میں تخفیف کرنا مباح ہے۔

۵۔ نماز کے دوران غیر اختیاری طور پر کسی خیال کا آنا نماز کے لیے نقصان دہ نہیں تاہم اس کی بنا پر نماز سے توجہ ہٹا لینا

درست نہیں۔ (شہباز حسن)

۱۱۶..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي خُرُوجِ الْمَأْمُومِ مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ لِلْحَاجَةِ تَبَدُّوْ لَهُ
مِنْ أُمُورِ الدُّنْيَا إِذَا طَوَّلَ الصَّلَاةَ

جب امام طویل نماز پڑھائے تو مقتدی کو دنیاوی امور میں سے کوئی حاجت پیش آنے پر

نماز سے نکل جانے کی رخصت ہے

۱۶۱۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ
قَالَ: سَمِعْتُ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت
معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے پھر اپنے
قبیلے میں واپس جا کر انہیں جماعت کراتے تھے۔ ایک رات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی، پھر حضرت
معاذ رضی اللہ عنہ نے واپس جا کر اپنی قوم کو نماز پڑھائی تو سورہ بقرہ کی
تلاوت شروع کر دی۔ تو ایک شخص جماعت سے الگ ہو گیا اور
وہ ایک کونے میں نماز ادا کر کے چلا گیا۔ لوگوں نے اس سے
پوچھا: اے فلاں! تمہیں کیا ہوا ہے۔ کیا تم منافق ہو گئے ہو؟
اس نے جواب دیا: میں منافق نہیں ہوا اور میں ضرور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو صورت حال سے
آگاہ کروں گا۔ چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: كَانَ مُعَاذٌ
يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُؤْمِّمُهُمْ،
فَأَخَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَاتَ لَيْلَةٍ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَرْجِعُ مُعَاذٌ يَوْمَ
قَوْمِهِ، فَانْفَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَتَنَحَى
رَجُلٌ، وَصَلَّى نَاحِيَةً، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالُوا:
مَا لَكَ يَا فُلَانُ، نَافَقْتُ؟ قَالَ: مَا نَافَقْتُ وَ
لَا يَسُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَاخْبِرْتَهُ. قَالَ: فَذَهَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّ

عرض کی: اے اللہ کے رسول! بے شک حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں پھر واپس جا کر ہمیں امامت کراتے ہیں اور گزشتہ رات آپ نے عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کی۔ پھر وہ آئے تو ہمیں امامت کرائی اور سورۃ بقرہ کی تلاوت شروع کر دی اور بے شک ہم اونٹوں کے ذریعے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں اور (دن بھر) اپنے ہاتھوں سے محنت کرتے ہیں (اس لیے رات تک بہت زیادہ تھک جاتے ہیں) پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے معاذ! کیا تم فتنہ باز ہو؟ فلاں فلاں سورت پڑھا کرو۔“ ہم نے عمرو سے پوچھا: حضرت ابو زبیر فرماتے ہیں کہ (سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) اور (وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ) پڑھا کرو۔ تو انہوں نے فرمایا: ہاں انہی جیسی سورتیں پڑھنے کا حکم دیا۔

فوائد:..... ۱۔ نماز کو بے جا طول دینا اور مقتدیوں کی تکلیف کا باعث بنا کر وہ فعل ہے۔

۲۔ اگر مقتدی امام کی طوالت سے آزرده ہے تو وہ نماز چھوڑ کر علیحدہ نماز پڑھ سکتا ہے۔

۳۔ امام و حاکم سے مظلوم کا شکایت کرنا اور اپنی مظلومیت سنانا جائز و مباح ہے اور یہ ممنوع غیبت سے مستثنیٰ ہے۔

۴۔ امام و حاکم کا کسی شخص کی غلطی پر اسے ڈانٹنا اور سختی کرنا درست ہے۔

۱۷۱..... بَابُ الْأَمْرِ بِاتِّمَامِ أَهْلِ الصُّفُوفِ الْأَوَّخِرِ بِأَهْلِ الصُّفُوفِ الْأُولِ .

پچھلی صفوں والوں کو اگلی صفوں والوں کی اقتدا کرنے کے حکم کا بیان

۱۶۱۲۔ أَخْبَرَنَا الْأَسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عَثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّصَابُونِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ أَبِي الْأَشْهَبِ السَّعْدِيِّ، وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا أَبُو عَامِرٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ، نَا أَبُو نَضْرَةَ.....

(۱۶۱۱) تقدم تخريجه برقم: ۵۲۱.

(۱۶۱۲) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث: ۴۳۸ - سنن ابى داود: ۶۸۰ - سنن نسائى: ۷۹۶، ۷۹۷ -

سنن ابن ماجه: ۹۷۸ - مسند احمد: ۱۹/۳ - وقد تقدم: ۱۵۶۰.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو صفوں میں پیچھے پیچھے رہتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: تم آگے بڑھ کر میری اقتداء کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتداء کریں اور کچھ لوگ مسلسل پیچھے رہتے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ بھی ان کو پیچھے کر دیتا ہے۔ یہ جناب و کج کی حدیث ہے۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي أَصْحَابِهِ تَأَخَّرًا، فَقَالَ: ((تَقَدَّمُوا، وَاتَّمُوا بِي، وَليَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلا يَزَالِ الْقَوْمُ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ)). هَذَا حَدِيثٌ وَكَيْعٌ. وَ قَالَ: ابْنُ مَعْمَرٍ: عَنْ أَبِي نَضْرَةَ الْعَبْدِيِّ.

فوائد:..... مکرر ۱۵۶۰۔

۱۱۸..... بَابُ أَمْرِ الْمَأْمُومِ بِالصَّلَاةِ جَالِسًا إِذَا صَلَّى إِمَامُهُ جَالِسًا

مقتدی کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کے حکم کا بیان جبکہ اس کا امام بھی بیٹھ کر نماز پڑھائے

۱۶۱۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، نَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک امام امانت دار ہے یا امیر ہے، اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو، اور اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَيْتُهُ قَالَ: ((إِنَّ الْإِمَامَ آمِينَ أَوْ أَمِيرًا، فَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا، فَصَلُّوا قُعُودًا، وَإِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا)).

۱۱۹..... بَابُ أَمْرِ الْمَأْمُومِ بِالْجُلُوسِ بَعْدَ افْتِتَاحِهِ الصَّلَاةِ قَائِمًا إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِدًا

جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی کو بھی بیٹھ کر نماز پڑھنے کے حکم کا بیان جبکہ مقتدی نے نماز کی ابتداء کھڑے ہو کر کی ہو

۱۶۱۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِي أَبِي.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے جبکہ آپ بیمار تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور انہوں نے کھڑے ہو کر نماز

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. أَنَّ النَّاسَ دَخَلُوا عَلَي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَصَلَّى بِهِمْ جَالِسًا، فَصَلُّوا قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ

(۱۶۱۳) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب ایجاب التکبیر وافتتاح الصلاة، حدیث: ۷۳۴۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب اتتمام المأموم بالامام، حدیث: ۴۱۴۔ مسند الحمیدی: ۹۵۸۔ مسند ابی یعلیٰ: ۶۳۲۶۔ صحیح ابن حبان: ۲۱۰۰۔ (۱۶۱۴) صحیح بخاری، کتاب المرضی، باب اذا عاد مریضا فحضرت الصلاة، حدیث: ۵۶۵۸۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب اتتمام المأموم بالامام، حدیث: ۴۱۲۔ سنن ابی داؤد: ۶۰۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۲۷۔ مسند احمد: ۵۱/۶۔

اجْلِسُوا، وَقَالَ: ((إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا صَلَّى جَالِسًا، فَصَلُّوا جُلُوسًا، وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا، فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ، فَارْكَعُوا، وَإِذَا سَجَدَ، فَاسْجُدُوا، وَإِذَا رَفَعَ، فَارْفَعُوا)).

شروع کر دی۔ آپ نے انہیں اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ (نماز سے فارغ ہو کر) آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، لہذا جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو، اور جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ جب وہ اپنا سر اٹھالے تو تم بھی اپنے سر اٹھا لو۔“

۱۲۰..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ صَلَاةِ الْمَأْمُومِ قَائِمًا خَلْفَ الْإِمَامِ قَاعِدًا

بیٹھ کر نماز پڑھانے والے امام کے پیچھے مقتدی کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا منع ہے

۱۶۱۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ وَ وَكِيعٌ۔ وَاللَّفْظُ لِجَرِيرٍ۔ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ أَبِي سَفْيَانَ.....

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس نے آپ کو بھجور کے تنے پر گرا دیا۔ جس سے آپ کے پاؤں میں موج آگئی تو ہم آپ ﷺ کی تیمارداری کے لیے آئے تو ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے میں آپ کو بیٹھ کر نفل پڑھتے ہوئے پایا۔ لہذا ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے ہمیں (بیٹھنے کا) اشارہ کیا تو ہم بیٹھ گئے۔ پھر جب آپ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو اور جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرو، اور تم اس طرح نہ کیا کرو جس طرح پارسی اپنے بادشاہوں اور روسا کے ساتھ کرتے ہیں۔“

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا بِالْمَدِينَةِ، فَصَرَعهُ عَلَى جُذْمٍ نَخْلِيَّةٍ، فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ، فَاتَيْنَاهُ نَعُودَهُ، فَوَجَدْنَاهُ فِي مَشْرُبِيَّةٍ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَسْتَبِحُ جَالِسًا، فَقَمْنَا خَلْفَهُ، وَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ: ((إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا، فَصَلُّوا جُلُوسًا، وَإِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَائِمًا، فَصَلُّوا قِيَامًا، وَلَا تَفْعَلُوا كَمَا يَفْعَلُ أَهْلُ فَارِسَ بَعْظَمَانَهَا)).

(۱۶۱۵) اسنادہ صحیح علی شرط مسلم: سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب الامام یصلی من قعود، حدیث: ۶۰۲۔ الادب المفرد

للبخاری: ۹۶۰۔ سنن ابن ماجہ: ۳۴۸۵۔ مسند احمد: ۳/۳۰۰۔

۱۲۱..... بَابُ ذِكْرِ أَحْبَارِ تَأْوَلَهَا بَعْضُ الْعُلَمَاءِ نَاسِحَةً لِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْمَأْمُومَ بِالصَّلَاةِ جَالِسًا إِذَا صَلَّى إِمَامُهُ جَالِسًا

ان روایات کا بیان جنہیں بعض علماء نے تاویل کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے اس حکم کی ناسخ قرار دیا ہے جس میں آپ نے مقتدی کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے، جبکہ اس کا امام بھی بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو ۱۶۱۶۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَنَا وَكَيْعٌ، (ح) وَثَنَا سَلَمٌ أَيْضًا، نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ.....

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، جَاءَهُ بِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُؤَدِّئُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ، فَلْيَصِلْ بِالنَّاسِ)). قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ، وَمَتَى يَقُومُ مَقَامَكَ يَبْكِي، فَلَا يَسْتَطِيعُ، فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ. قَالَ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيَصِلْ بِالنَّاسِ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِن كُنَّ صَوَابَاتٍ يُوسَفُ)). قَالَتْ: فَأَرْسَلْنَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَفَّةً، فَخَرَجَ يُهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ، وَرَجُلَاهُ تَخْطَانِ فِي الْأَرْضِ. فَلَمَّا أَحَسَّ بِهِ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ مَكَانَكَ. قَالَ: فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِ

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اس مرض میں بیمار ہوئے جس میں آپ کی وفات ہوئی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کی اطلاع کرنے آئے تو آپ نے فرمایا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! بیشک ابو بکر رضی اللہ عنہ نہایت نرم دل اور بہت جلد رو دینے والے شخص ہیں، وہ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے لگ جائیں گے اور نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ اس لیے اگر آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں تو بہتر ہوگا۔ آپ نے فرمایا: ابو بکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ نے تین بار یہ حکم دیا۔ پھر فرمایا: بلاشبہ تم حضرت یوسف (علیہ السلام) کے قصہ والی عورتوں جیسی ہو۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: ”لہذا ہم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا (وہ تشریف لائے) اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ (اس دوران میں) نبی کریم ﷺ نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو دو آدمیوں کا سہارا لے کر تشریف لائے جبکہ آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی آمد کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹنے

(۱۶۱۶) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الرجل الرجل یأتم بالامام.....، حدیث: ۷۱۳۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب

استخلاف الامام، حدیث: ۴۱۸۔ سنن ابی داؤد: ۱۲۳۲۔ سنن نسائی: ۸۳۴۔ مسند احمد: ۶/۲۲۴۔

لگے، اس پر نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو، لہذا نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ اس طرح حضرت ابو بکر نبی کریم ﷺ کی اقتداء کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ یہ حدیث جناب وکیع کی ہے اور جناب ابو معاویہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اور رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے تھے۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: محدثین کے ایک گروہ کا یہ کہنا ہے کہ جب بیمار امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو اس کے پیچھے قیام کی طاقت رکھنے والے مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑھیں گے۔ وہ کہتے ہیں: جناب اسود اور عروہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث ان احادیث کی ناخ ہے جنہیں ہم نے گزشتہ اوراق میں ذکر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے جبکہ ان کا امام بھی بیٹھ کر نماز پڑھا رہا ہو۔ وہ فرماتے ہیں: ”چونکہ گزشتہ احادیث اس وقت کی ہیں، جب نبی کریم ﷺ گھوڑے سے گر گئے تھے (اور موج آنے کی وجہ سے آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی تھی) اور اس حدیث میں مذکور واقعہ آپ کی اس بیماری کے وقت کا ہے جس بیماری میں آپ وفات پا گئے تھے۔ اس لیے وہ کہتے ہیں کہ آپ کا آخری عمل آپ کے سابقہ قول و فعل کے لیے ناخ ہے۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اللہ تعالیٰ سے غلطی سے بچاؤ اور درست راہ کی توفیق کا سوال کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ اس مسئلہ میں میرے نزدیک درست ہے کہ اگر یہ بات صحیح ثابت ہو جائے کہ نبی کریم ﷺ اپنی آخری بیماری میں خود ہی امام تھے تو پھر مسئلہ اسی طرح ہوگا جس طرح

أَبِي بَكْرٍ ﷺ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ يَأْتُمُّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَأْتُمُونَ بِأَبِي بَكْرٍ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ. هَذَا حَدِيثٌ وَكَيْعٌ وَقَالَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا، وَأَبُو بَكْرٍ ﷺ قَائِمًا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ: قَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ الْمَرِيضُ جَالِسًا، صَلَّى مَنْ خَلْفَهُ قِيَامًا إِذَا قَدَرُوا عَلَى الْقِيَامِ، وَ قَالُوا: خَبَرَ الْأَسْوَدَ وَعُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ﷺ نَاسِخٌ لِلْأَخْبَارِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا فِي أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ بِالْجُلُوسِ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا. قَالُوا: لِأَنَّ تِلْكَ الْأَخْبَارَ عِنْدَ سُقُوطِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَرَسِ، وَ هَذَا الْخَبَرُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوْفِّي فِيهِ: قَالُوا: وَ الْفِعْلُ الْأَخْرُ نَاسِخٌ لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ فِعْلِهِ وَقَوْلِهِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَإِنَّ الَّذِي عِنْدِي فِي ذَلِكَ - وَاللَّهِ أَسْأَلُ الْعِصْمَةَ وَالتَّوْفِيقَ - أَنَّهُ لَوْ صَحَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ هُوَ الْإِمَامُ فِي الْمَرَضِ الَّذِي تُوْفِّي فِيهِ لَكَانَ الْأَمْرُ عَلَى مَا قَالَتْ هَذِهِ الْفِرْقَةُ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ، وَلَكِنْ لَمْ يَثْبُتْ عِنْدَنَا ذَلِكَ، لِأَنَّ الرِّوَاةَ قَدْ اخْتَلَفُوا فِي هَذِهِ الصَّلَاةِ عَلَى فِرْقٍ ثَلَاثٍ.

یہ اہل حدیث گروہ کہتا ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ بات ثابت نہیں ہے۔ کیونکہ اس نماز کے متعلق راویوں کا اختلاف ہے اور ان کے تین گروہ بن گئے ہیں۔ (جو درج ذیل ہیں)۔

۱۶۱۷۔ فَفِي خَبَرِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. وَخَبَرُ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ الْأَسْوَدِ.....

”جناب عمروہ اور اسود کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہی امام تھے اور اسی قسم کی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے (بطور امام) کھڑے تھے اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے آگے کھڑے تھے۔

امام صاحب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی سند بیان کی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ الْإِمَامَ. وَقَدْ رُوِيَ بِمِثْلِ هَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ الْمُقَدَّمُ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُقَدَّمُ بَيْنَ يَدَيِ أَبِي بَكْرٍ.

۱۶۱۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ.

۱۶۱۹۔ وَرُوِيَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ، وَ مَسْرُوقِ بْنِ الْأَجْدَعِ.....

”جناب مسروق بن اجدع، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تھی اور رسول اللہ ﷺ صف میں شامل تھے۔“

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ صَلَّى بِالنَّاسِ، وَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّفِّ.

۱۶۲۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَنْدَارٌ، نَا بَكْرُ بْنُ عَيْسَى صَاحِبُ الْبَصْرِيِّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ نَعِيمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقِ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

(۱۶۱۷) انظر الحديث السابق: ۱۶۱۴. اسنادہ صحیح علی شرط مسلم.

(۱۶۱۹) اسنادہ صحیح: انظر الحديث الاتي برقم: ۱۶۲۱.

(۱۶۲۰) اسنادہ صحیح: سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب (۱۵۱) منه، حدیث: ۳۶۲۔ سنن نسائی: ۷۸۷۔ مسند احمد:

مقتدیوں کی اقتداء اور اس کی سنتیں

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ خَلْفَهُ .
 نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے صف میں تھے۔“

۱۶۲۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَنْدَارٌ، ثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمِحْبَرِ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ.....

”جناب عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی جبکہ رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے صف میں موجود تھے۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ یہ روایت درست نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی آخری بیماری میں ادا کی گئی نماز میں امام تھے، اور آپ بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے تھے۔ کیونکہ جناب مسروق اور عبید اللہ کی حضرت عائشہ سے روایت کردہ احادیث میں مذکور ہے کہ امام حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور نبی کریم ﷺ مقتدی تھے اور یہ روایت جناب عروہ اور اسود کی حضرت عائشہ سے مروی روایات کے خلاف ہے۔ اس بنا پر کہ امام شعبہ بن حجاج نے اپنی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں بیان کر دیا ہے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں: ”ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے امام تھے۔ جبکہ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے امام تھے جب وہ حدیث جس سے ان لوگوں نے استدلال کیا ہے جن کا خیال ہے کہ آپ ﷺ کا یہ فعل اس وقت کا ہے جب آپ گھوڑے سے گر گئے تھے، اور آپ ﷺ کا یہ حکم کہ ائمہ کی اقتداء کی جائے اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائیں تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں، یہ منسوخ

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ صَلَّى بِالنَّاسِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ خَلْفَهُ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَلَمْ يَصِحَّ الْخَبْرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ هُوَ الْإِمَامُ فِي الْمَرَضِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي كَانَ هُوَ فِيهَا قَاعِدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَالْقَوْمُ قِيَامًا، لِأَنَّ فِي خَبَرِ مَسْرُوقٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ الْإِمَامَ، وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَأْمُومًا، وَ هَذَا ضِدُّ خَبَرِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ، وَخَبَرِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ . عَلِيٌّ أَنَّ شُعْبَةَ بْنَ الْحَجَّاجِ قَدِ بَيَّنَّ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ الْمُقَدَّمُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَدَّمُ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ . وَإِذَا كَانَ الْحَدِيثُ الَّذِي

(۱۶۲۱) اسنادہ صحیح علی شرط البخاری۔ سنن نسائی، کتاب الامامة، باب الاتمام بمن یاتم الامام، حدیث: ۷۹۸۔ مسند

احمد: ۲۴۹/۶۔ صحیح ابن حبان: ۲۱۱۴۔ تقدم طرفه برقم: ۲۵۷۔

ہے۔ جبکہ یہ بات نقل کے اعتبار سے صحیح ثابت نہیں ہے۔ لہذا کسی عالم دین کے لیے ایک مختلف فیہ حدیث کے ساتھ آپ کے کسی ایسے فعل اور حکم کو منسوخ قرار دینا درست نہیں، جو آپ سے صحیح اور متواتر اسانید کے ساتھ ثابت ہو۔ کیونکہ محدثین کے اس گروہ نے جو دعویٰ کیا ہے اس فعل سے نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں منع کیا ہے اور ہم نے بیان کیا ہے کہ وہ روایت مختلف فیہ ہے اور آپ نے بیان کیا ہے کہ یہ کام ایرانی اور رومی اپنے بادشاہوں کے ساتھ کرتے ہیں کہ جب ان کے بادشاہ بیٹھے ہوتے ہیں تو یہ (ان کی تعظیم کے لیے) کھڑے رہتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو اس کے مقام پر بیان کر چکے ہیں۔ لہذا جس کام سے رسول اللہ ﷺ منع کر چکے ہوں۔ ایرانیوں اور رومیوں کی اتباع کرتے ہوئے اس کام کا حکم دینا کس طرح درست ہو سکتا ہے جبکہ نبی کریم ﷺ کے منع کرنے کے بعد یہ بات بھی صحیح ثابت نہ ہو کہ آپ نے اس کام کا حکم دیا ہو اور اسے جائز قرار دیا ہو۔ احادیث کی معرفت رکھنے والے علمائے کرام کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا کی ہے، اور لوگوں کو بھی بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے، جبکہ وہ قیام کی قدرت رکھتے ہوں اور ان کے لیے بیٹھ کر نماز کی ادائیگی ممکن ہو۔ یقیناً نبی اکرم ﷺ نے مقتدیوں کو امام کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے، جبکہ امام بھی بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھا رہا ہو تو مقتدیوں کو نماز میں کھڑے ہونے سے منع کیا ہے۔ اس حکم کے منسوخ ہونے میں علماء نے اختلاف کیا ہے لیکن نقل کے اعتبار سے نبی کریم سے ایسی کوئی روایت ثابت نہیں ہے جو نبی کریم ﷺ سے ثابت

بِهِ احْتَجَّ مَنْ زَعَمَ أَنَّ فِعْلَهُ الَّذِي كَانَ فِي سَفْطَتِهِ مِنَ الْفَرَسِ، وَ أَمْرُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِقْتِدَاءِ بِالْاِئِمَّةِ وَقُعُودِهِمْ فِي الصَّلَاةِ إِذَا صَلَّى اِمَامُهُمْ قَاعِدًا مَنسُوحًا، غَيْرَ صَحِيحٍ مِنْ جِهَةِ النُّقْلِ، فَغَيْرُ جَائِزٍ لِعَالِمٍ اَنْ يَدَّعِي نَسْخَ مَا قَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَخْبَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ بِالْاَسَانِيدِ الصَّحِيحِ مِنْ فِعْلِهِ وَ اَمْرِهِ بِخَبَرٍ مُخْتَلَفٍ فِيهِ، عَلَيَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَجَرَ عَنْ هَذَا الْفِعْلِ الَّذِي ادَّعَتْهُ هَذِهِ الْفِرْقَةُ فِي خَبَرِ عَائِشَةَ الَّذِي ذَكَرْنَا اَنَّهُ مُخْتَلَفٌ فِيهِ عَنْهَا، وَ اَعْلَمَ اَنَّهُ فِعْلٌ فَارِسٍ وَ الرُّومِ بِعُظْمَائِهِا، يَقُومُونَ وَ مَلُوكُهُمْ قُعُودًا، وَ قَدْ ذَكَرْنَا هَذَا الْخَبَرَ فِي مَوْضِعِهِ، فَكَيْفَ يَجُوزُ اَنْ يُؤْمَرَ بِمَا قَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الزَّجْرِ عَنْهَا اسْتِنَانًا بِفَارِسٍ وَ الرُّومِ، مِنْ غَيْرِ اَنْ يَصِحَّ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَمْرُ بِهِ وَ اِبَاحَتُهُ بَعْدَ الزَّجْرِ عَنْهُ. وَ لَا خِلَافَ بَيْنَ اَهْلِ الْمَعْرِفَةِ بِالْاَخْبَارِ اَنَّ النَّبِيَّ قَدْ صَلَّى قَاعِدًا، وَ اَمَرَ الْقَوْمَ بِالْقُعُودِ، وَ هُمْ قَادِرُونَ عَلَيَّ الْقِيَامِ لَوْ سَاعَدَهُمُ الْقَضَاءُ، وَ قَدْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَأْمُومِينَ بِالْاِقْتِدَاءِ بِالْاِمَامِ وَ الْقُعُودِ إِذَا صَلَّى الْاِمَامُ قَاعِدًا، وَ

آپ کے فعل اور حکم کو منسوخ کرے۔ جسے ہم نے بیان کیا ہے۔ لہذا جو چیز آپ سے صحیح ثابت ہے اور اہل علم کا اس کی صحت پر اتفاق ہے وہ چیز یقینی ہے، اور جس چیز میں علمائے کرام کا اختلاف ہے اور اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے بھی کوئی چیز ثابت نہیں تو وہ چیز مشکوک ہے اور مشکوک چیز کے ساتھ یقینی اور پختہ چیز کو ترک کرنا جائز نہیں ہے بلکہ یقینی چیز کو یقینی چیز کے ساتھ ہی ترک کیا جاتا ہے۔ اگر (احکام دین میں) گہرا غور و فکر کرنے والا کوئی شخص یہ کہے کہ قیام کی قدرت رکھنے والے شخص کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟ اسے جواب دیا جائے گا کہ اگر اللہ چاہے تو اس کے لیے یہ جائز ہوگا کہ وہ بہترین چیز کے ساتھ نماز پڑھ لے جبکہ یہ تو نبی ﷺ کی سنت ہے جس کی اتباع کا حکم دیا گیا ہے اور اس کی اتباع پر ہدایت نصیب کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ چنانچہ بتایا ہے کہ آپ ﷺ کی اطاعت درحقیقت اللہ عزوجل ہی کی اطاعت ہے اور مسائل کا یہ کہنا: (بیٹھ کر مقتدی کا نماز پڑھنا) کیسے جائز ہو سکتا ہے جبکہ نبی کریم ﷺ سے عادل راویوں کی متواتر اسانید سے صحیح ثابت ہے آپ نے (کھڑے ہو کر، بیٹھے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا) حکم دیا ہے اور آپ کے فعل سے بھی ثابت ہے۔ یہ قائل کی لاعلمی ہے، کیونکہ تمام ماہرین علم حدیث کے نزدیک نبی کریم ﷺ سے صحیح ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے جبکہ امام بیٹھ کر نماز پڑھائے اور ان کے نزدیک یہ بات بھی ثابت شدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ سمیت بیٹھ کر نماز ادا کی ہے، جبکہ صحابہ کرام یا ان میں سے کوئی ایک بھی بیمار نہیں تھا۔ (سب بیٹھ کر نماز پڑھنے پر قادر تھے)۔ ایک گروہ

زَجَرَ عَنِ الْقِيَامِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا صَلَّى
الْإِمَامُ قَاعِدًا وَ اخْتَلَفُوا فِي نَسْخِ ذَلِكَ، وَ
لَمْ يَثْبُتْ خَبْرٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ يَنْسُخُ مَا قَدْ
صَحَّ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا ذَكَرْنَا
مِنْ فِعْلِهِ وَ أَمْرِهِ، فَمَا صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ اتَّفَقَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلَى
صِحِّهِ يَقِينُونَ، وَ مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ وَ لَمْ يَصْحَ
فِيهِ خَبْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَكٌّ، وَ غَيْرُ جَائِزٍ تَرَكُ الْيَقِينِ بِالشَّكِّ، وَ
إِنَّمَا يَجُوزُ تَرَكُ الْيَقِينِ بِالْيَقِينِ. فَإِنْ قَالَ
قَائِلٌ غَيْرُ مُنْعَمِ الرُّوْيَةِ: كَيْفَ يَجُوزُ أَنْ
يُصَلِّيَ قَاعِدًا مَنْ يَقْدِرُ عَلَى الْقِيَامِ؟ قِيلَ لَهُ:
إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَجُوزُ ذَلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ بِأَوْلَى
الْأَشْيَاءِ أَنْ يَجُوزَ بِهِ، وَ هِيَ سُنَّةُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرٌ بِاتِّبَاعِهَا وَ وَعَدَ
الْهُدَى عَلَى اتِّبَاعِهَا، فَأَخْبَرَ أَنَّ طَاعَتَهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَاعَتُهُ عَزَّ وَ جَلَّ،
وَ قَوْلُهُ: كَيْفَ يَجُوزُ لِمَا قَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَمْرُ بِهِ، وَ ثَبَّتَ
فِعْلُهُ لَهُ بِنَقْلِ الْعَدْلِ عَنِ الْعَدْلِ مَوْصُولًا
إِلَيْهِ، بِالْأَخْبَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ جَهْلٌ مِنْ قَائِلِهِ،
وَ قَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِنْدَ جَمِيعِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْأَخْبَارِ الْأَمْرُ
بِالصَّلَاةِ قَاعِدًا إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِدًا، وَ
ثَبَّتَ عِنْدَهُمْ أَيْضًا أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نے اس کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ لیکن ان کا یہ دعویٰ کسی ایسی صحیح روایت سے ثابت نہیں جس روایت کی کوئی معارض و مخالف روایت موجود نہ ہو۔ لہذا جو چیز رسول اللہ ﷺ کے حکم اور آپ کے فعل سے صحیح ثابت ہو اس کی مخالفت کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک آپ کے حکم اور فعل کو منسوخ کرنے والی کوئی صحیح روایت موجود نہ ہو اور اس حکم کو منسوخ کرنے والی صحیح روایت معدوم ہے۔ ایسا روایت کا دستیاب نہ ہونا، اہل محدثین کے اس گروہ کے دعویٰ کو باطل کرتا ہے۔ لہذا جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدیوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کے حکم اور فعل کے مطابق امام کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ واللہ الموفق للصواب (اللہ تعالیٰ ہی درست راہ کی توفیق بخشتا ہے۔)

وَسَلَّمَ صَلَّى قَاعِدًا بِقُعُودِ أَصْحَابِهِ، لَا مَرَضَ بِهِمْ وَلَا بِأَحَدٍ مِنْهُمْ، وَادَّعَى قَوْمٌ نَسَخَ ذَلِكَ فَلَمْ تَثْبُتْ دَعْوَاهُمْ بِخَبَرٍ صَحِيحٍ لَا مُعَارِضَ لَهُ، فَلَا يَجُوزُ تَرْكُ مَا قَدْ صَحَّ مِنْ أَمْرِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِعْلِهِ فِي وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ إِلَّا بِخَبَرٍ صَحِيحٍ عَنْهُ يَنْسُخُ أَمْرَهُ ذَلِكَ وَفِعْلَهُ، وَجُودٌ نَسَخَ ذَلِكَ بِخَبَرٍ صَحِيحٍ مَعْدُومٍ، وَفِي عَدَمِ وَجُودِ ذَلِكَ بَطْلَانٌ مَا ادَّعَتْ، فَجَازَتْ الصَّلَاةُ قَاعِدًا، إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِدًا اقْتِدَاءً بِهِ عَلَى أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِعْلِهِ، وَاللَّهُ الْمُؤَقِّقُ لِلصَّوَابِ .

فوائد:..... ان احادیث کی توضیح حدیث: ۴۸۶ کے ضمن میں بیان ہوئی ہے۔

۱۲۲..... بَابُ إِذْرَاكِ الْمَأْمُومِ الْإِمَامَ سَاجِدًا وَ الْأَمْرِ بِالْإِقْتِدَاءِ بِهِ فِي الشُّجُودِ، وَ أَنْ لَا يَعْتَدَ بِهِ إِذَا الْمُدْرِكُ لِلْسُّجُودِ إِنَّمَا يَكُونُ بِإِذْرَاكِ الرَّكُوعِ قَبْلَهَا

مقتدی امام کو سجدے کی حالت میں پائے تو اسے امام کی اقتداء میں سجدے کی حالت میں شامل ہونے کے حکم کا بیان اور وہ اس سجدے کو شمار نہ کرے کیونکہ سجدے کو پانے والا وہی ہوگا جو اس سے پہلے رکوع بھی پاچکا ہے (ورنہ اکیلے سجدے سے رکعت پوری نہیں ہوگی)

۱۶۲۲۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ التَّبْرُزِيُّ، نَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، وَ تَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي الْعَتَابِ وَ ابْنِ الْمُقْبَرِيِّ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم (نماز کے لیے) آؤ اور ہم سجدے کی حالت میں ہوں تو تم بھی سجدے میں شامل ہو جاؤ اور اسے کچھ بھی شمار نہ کرو اور جس شخص نے رکعت (رکوع و سجدے سمیت)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا جِئْتُمْ وَ نَحْنُ سُجُودٌ، فَاسْجُدُوا، وَ لَا تَعُدُّوْهَا شَيْئًا، وَ مَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ)). قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي الْقَلْبِ

(۱۶۲۲) حسن: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الرجل يدرك الامام ساجدا، حدیث: ۸۹۳۔ مستدرک حاکم: ۲۱۶/۱۔

پالی تو اس نے نماز پالی۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اس سند کے بارے میں میرے دل میں عدم اطمینان ہے کیونکہ مجھے یحییٰ بن ابی سلیمان کے بارے میں جرح و تعدیل کا علم نہیں (کہ یہ راوی ضعیف ہے یا ثقہ؟) امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں نے غور و فکر کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ بنی ہاشم کے مولیٰ ابوسعید، انہی یحییٰ بن ابی سلیمان سے متعدد روایات بیان کرتا ہے۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ الفاظ کہ اسے کچھ بھی شمار نہ کرو“ یہ اسی جنس سے تعلق رکھتے ہیں جسے میں اپنی کتب میں کئی جگہ بیان کر چکا ہوں کہ عرب کسی چیز کے نام کی نفی اس کے نامکمل اور ناقص ہونے کی بنا پر بھی کر دیتے ہیں۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (اگر یہ حدیث آپ سے صحیح ثابت ہو) کا ارادہ ان الفاظ سے یہ ہے کہ تم اسے ایسا سجدہ شمار نہ کرو جو فرض (رکعت) سے کفایت کر جائے۔ آپ کی مراد یہ نہیں کہ تم اسے فرض یا نفل کچھ بھی شمار نہ کرو (بلکہ یہ سجدہ نفل شمار ہوگا)۔

مِنْ هَذَا الْإِسْنَادِ، فَإِنِّي كُنْتُ لَا أَعْرِفُ يَحْيَى بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ بَعْدَ آلِهِ وَلَا جَرِحَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: نَظَرْتُ فَإِذَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَدْ رَوَى عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ هَذَا أَخْبَارًا ذَوَاتَ عَدَدٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَذِهِ اللَّفْظَةُ: فَلَا تُعَدُّوْهَا شَيْئًا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي بَيَّنْتُ فِي مَوَاضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ الْعَرَبَ تَنْوِي الْأِسْمَ عَنِ الشَّيْءِ لِنَقْصِهِ عَنِ الْكَمَالِ وَ التَّمَامِ، وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -إِنْ صَحَّ عَنْهُ الْخَبَرُ- أَرَادَ بِقَوْلِهِ: ((فَلَا تُعَدُّوْهَا شَيْئًا)) أَيْ: لَا تُعَدُّوْهَا سَجْدَةً تُجْزِي مِنْ فَرَضِ الصَّلَاةِ، لَمْ يَرُدْ لَا تُعَدُّوْهَا شَيْئًا لَا فَرَضًا وَلَا تَطَوُّعًا.

۲۳ بَابُ إِجَازَةِ الصَّلَاةِ الْوَاحِدَةِ بِإِمَامَيْنِ

ایک نماز کو دو اماموں کے ساتھ ادا کرنے کی رخصت و اجازت ہے

أَحَدُهُمَا بَعْدَ الْأَخْرِ مِنْ غَيْرِ حَدِيثِ الْأَوَّلِ، إِذَا تَرَكَ الْأَوَّلُ الْإِمَامَةَ بَعْدَ مَا قَدْ دَخَلَ فِيهَا، فَيَتَقَدَّمُ الثَّانِي فَيَتِمُّ الصَّلَاةَ مِنَ الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ أَنْتَهَى إِلَيْهِ الْأَوَّلُ، وَ إِجَازَةُ صَلَاةِ الْمُصَلِّي يَكُونُ إِمَامًا فِي بَعْضِ الصَّلَاةِ مَأْمُومًا فِي بَعْضِهَا، وَ إِجَازَةُ اثْتِمَامِ الْمَرْءِ بِإِمَامٍ قَدْ تَقَدَّمَ افْتِتَاحَ الْمَأْمُومِ الصَّلَاةَ قَبْلَ إِمَامِهِ.

ان میں سے دوسرا امام پہلے امام کا وضو لے بغیر نماز پڑھاتا ہے۔ جب پہلا امام نماز شروع کرنے کے بعد امامت چھوڑ دے تو دوسرا امام آگے بڑھ کر اسی جگہ سے نماز مکمل کرے گا جہاں سے پہلے امام نے چھوڑی تھی۔ اور نمازی کے لیے کچھ نماز بطور امام اور کچھ نماز بطور مقتدی ادا کرنا جائز ہے اور مقتدی کو ایسے امام کی اقتداء کرنا بھی جائز ہے کہ جس امام سے پہلے مقتدی (کسی دوسرے امام کی اقتداء میں) نماز شروع کر چکا ہو۔

۱۶۲۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ، وَ

ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ بْنِ دِينَارٍ.....

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف کے پاس ان کی صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ (آپ ﷺ کو وہاں دیر ہوگئی) اور نماز کا وقت ہو گیا۔ مؤذن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے تو میں اقامت کہہ دوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ لہذا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کر دی۔ اسی دوران میں کہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ آپ صفوں کو چیرتے ہوئے (آگے بڑھے) حتیٰ کہ پہلی صف میں کھڑے ہو گئے۔ اس پر لوگوں نے (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو متوجہ کرنے کے لیے) تالیاں بجائیں مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی نماز میں ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ پھر جب لوگوں نے اور زیادہ تالیاں بجائیں تو وہ متوجہ ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارہ کیا، اپنی جگہ کھڑا رہے (اور نماز جاری رکھو) مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے اس حکم پر (کہ آپ کی موجودگی میں لوگوں کی امامت کراتے رہیں) اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اس کی حمد بیان کی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ کر صف میں برابر ہو کر کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ”اے ابوبکر! جب میں نے تمہیں حکم

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، فَحَانَتْ الصَّلَاةُ، وَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: أَتَصَلِّي بِالنَّاسِ فَأَقِيم؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ، التَفَّتْ، فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ امْكُثْ مَكَانَكَ. فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللَّهُ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ، حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى، فَلَمَّا انصَرَفَ، قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَتَّبِعَ إِذْ أَمَرْتُكَ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ

دے دیا تھا تو تم اپنی جگہ کھڑے کیوں نہ رہے؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابن ابی قحافہ (ابوبکر) کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے امامت کرائے۔ لہذا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا وجہ ہے کہ میں نے تمہیں بکثرت تالیاں بجاتے دیکھا ہے۔ جس شخص کو نماز میں کوئی چیز محسوس ہو (کہ امام سے غلطی ہوگئی ہے) تو اسے سبحان اللہ کہنا چاہیے۔ کیونکہ جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو امام اس کی طرف متوجہ ہو جائے گا اور بلاشبہ تالی بجانا (اور امام کو غلطی پر متنبہ کرنا) عورتوں کے لیے خاص ہے۔“ یہ حدیث یونس بن عبدالاعلیٰ کی روایت ہے۔ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اس حدیث میں اس مسئلے کی دلیل ہے کہ جب امام کو سبحان اللہ کہہ کر متوجہ کیا جائے تو امام کے لیے سبحان اللہ کہنے والے کی طرف متوجہ ہونا جائز ہے تاکہ وہ جان سکے کہ سبحان اللہ کہنے والے نے کیا غلطی پائی ہے، چنانچہ اس کے مطابق اپنا فریضہ ادا کر سکے۔“

فوائد: ۱۔ نماز کو اول وقت پر جلدی پڑھنا مشروع ہے، جب نماز کا وقت ہوا نبی ﷺ موجود نہ تھے تو

صحابہ کرام نے آپ کے انتظار کی خاطر نماز لیٹ نہ کی۔

۲۔ نماز میں التفات سے اس وقت تک نماز باطل نہیں ہوتی جب تک نماز اپنا تمام بدن قبلہ کی دوسری طرف نہ پھیر لے۔

۳۔ تصفیق (تالی بجانا، دائیں ہتھیلی کا بائیں ہاتھ کی پشت پر مارنا) نماز میں غلطی پر تنبیہ کے لیے عورتوں کا وصف ہے۔

۴۔ نمازی کا کسی عارضہ کی وجہ سے جائے نماز سے آگے پیچھے ہونے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ بشرطیکہ یہ عمل کثیر نہ ہو۔

۵۔ نماز میں کسی نعمت کے حدوث کی صورت میں ہاتھ بلند کر کے اللہ کی حمد و ثنا کرنا مباح ہے۔

۶۔ دو اماموں کے پیچھے نماز پڑھنا کہ ایک کے بعد اصل امام امامت کے فرائض انجام دے۔ یہ صورت جائز ہے۔

۷۔ ایسے امام کی اقتداء جائز ہے جو شروع نماز میں شامل نہ ہوا ہو۔

۸۔ نماز میں کوئی معاملہ پیش آنے کی صورت میں مرد حضرات کا سبحان اللہ کہنا مسنون ہے۔ (عون المعبود: ۲/۴۳۰)

۱۲۴..... بَابُ اسْتِحْلَافِ الْأَمَامِ الْأَعْظَمِ فِي الْمَرَضِ بَعْضِ رَعِيَّتِهِ لِيَتَوَلَّى الْإِمَامَةَ بِالنَّاسِ
امام اعظم کا بیماری کی وجہ سے اپنی رعایا میں سے کسی کو اپنا خلیفہ اور نائب مقرر کرنا تاکہ وہ لوگوں کی امامت
کا فریضہ سنبھال سکے

۱۶۲۴۔ نَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادِ الْمُهَلَّبِيِّ، وَ أَبُو طَالِبٍ
زَيْدُ بْنُ أَحْزَمِ الطَّائِي، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ، قَالُوا: ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، نَا سَلْمَةَ بْنُ
نَيْبِطَ، عَنْ نَعِيمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ نَيْبِطِ بْنِ شَرِيْبَةَ.....

”حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آپ بے ہوش ہو گئے۔ پھر آپ کو
ہوش آیا تو پوچھا: کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ ہم نے عرض کی:
جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ اذان کہیں اور
ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر آپ ﷺ
دوبارہ بے ہوش ہو گئے۔ پھر آپ کو ہوش آیا تو دریافت کیا: کیا
نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔
آپ ﷺ نے فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ اذان کہے اور
ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر آپ ﷺ بے
ہوش ہو گئے پھر آپ کو ہوش آیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
عرض کی: بے شک میرے ابا جان بڑے نرم دل انسان ہیں (وہ
آپ کی عدم موجودگی برداشت نہیں کر سکیں گے) اس لیے اگر
آپ ﷺ ان کے علاوہ کسی کو حکم دے دیں تو بہتر ہے۔ پھر
آپ ﷺ کو ہوش آیا تو آپ نے پوچھا: کیا نماز کا وقت
ہو گیا ہے؟ ہم نے بتایا کہ جی ہاں وقت ہو گیا ہے۔ آپ نے
فرمایا: بلال سے کہو کہ وہ اذان دے اور ابوبکر سے کہو کہ وہ
لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی:
بلاشبہ میرے والد گرامی نرم دل ہیں (وہ آپ کی جدائی میں

عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: مَرَضَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ،
ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: ((أَحْضَرَتِ الصَّلَاةُ؟))
قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: ((مُرُوا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ، وَ
مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) ثُمَّ أُغْمِيَ
عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: ((أَحْضَرَتِ
الصَّلَاةُ؟)) قُلْنَا نَعَمْ قَالَ ((مُرُوا بِلَالًا
فَلْيُؤَذِّنْ وَ مَرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ))
ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ
أَبِي رَجُلٌ أَسِيفٌ، فَلَوْ أَمَرْتَ غَيْرَهُ، ثُمَّ
أَفَاقَ، فَقَالَ: ((أَحْضَرَتِ الصَّلَاةُ؟))
قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: ((مُرُوا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ، وَ
مُرُوا أَبَا بَكْرٍ، فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. ثُمَّ أُغْمِيَ
عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ أَبِي
رَجُلٌ أَسِيفٌ، فَلَوْ أَمَرْتَ غَيْرَهُ. ثُمَّ
أَفَاقَ، فَقَالَ: ((أَحْضَرَتِ الصَّلَاةُ؟)) قُلْنَا:
نَعَمْ. فَقَالَ: ((مُرُوا بِلَالًا، فَلْيُؤَذِّنْ، وَ
مُرُوا أَبَا بَكْرٍ، فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)). قَالَتْ

رونے لگیں گے) اس لیے اگر آپ ان کے علاوہ کسی آدمی کو حکم دیں تو بہتر ہوگا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم یوسف علیہ السلام کے قصہ والی عورتوں جیسی ہو۔ بلال سے کہو کہ وہ اذان دے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر آپ بے ہوش ہو گئے۔ لوگوں نے حضرت بلال سے اذان کہنے کی التجا کی تو انہوں نے اذان کہی اور اقامت پڑھی اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے لوگوں کو نماز پڑھانے کی درخواست کی (تو انہوں نے نماز شروع کر دی) پھر آپ ﷺ کو ہوش آیا تو پوچھا: کیا نماز کھڑی ہو گئی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک آدمی لاؤ جس کا میں سہارا لے سکوں۔ تو وہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا اور ایک اور آدمی کو بلال لائے۔ چنانچہ آپ ان دونوں کا سہارا لے کر نماز کے لیے تشریف لائے تو آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا گیا۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تو آپ نے انہیں روک لیا، حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہو گئے۔ یہ قاسم بن محمد کی حدیث ہے۔“

۱۲۵..... بَابُ ذِكْرِ اسْتِخْلَافِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْغَيْبَةِ عَنْ حَضْرَةِ الْمَسْجِدِ الَّذِي هُوَ إِمَامُهُ عِنْدَ الْحَاجَةِ تَبَدُّوْهُ .

بوقت ضرورت امام کا اپنی مسجد میں حاضر نہ ہونے کی بنا پر اپنا نائب مقرر کرنا

امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے بنی عمرو بن عوف کے درمیان صلح کرانے کے لیے تشریف لے جانے کا ذکر ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”جب نماز کا وقت ہو جائے اور میں واپس نہ آسکوں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

عَائِشَةُ: إِنَّ أَبِي رَجُلٌ أَسِيفٌ، فَلَوْ أَمَرْتُ غَيْرَهُ، فَقَالَ: ((إِنَّكَ صَوَاحِبَاتِ يُوْسُفَ، مُرُوا بِبِلَالٍ فَلْيُؤْذَنَ، وَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ))، ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ، فَأَمَرُوا بِبِلَالٍ، فَأَذَنَ وَأَقَامَ، وَ أَمَرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: ((أَقِيَمَتِ الصَّلَاةُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ . قَالَ جِئْتُونِي بِإِنْسَانٍ أَعْتَمِدُ عَلَيْهِ، فَجَاؤُوا بِبِرِيرَةَ وَ رَجُلٍ آخَرَ، فَأَعْتَمَدَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَجْلَسَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَنَحَّى فَأَمْسَكَهُ، حَتَّى فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ . هَذَا حَدِيثُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ .

۱۶۲۵۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي خَيْرِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَ خُرُوجِهِ إِلَى بَنِي عَمْرِو لِيُصَلِّحَ بَيْنَهُمْ، قَالَ لِبِلَالٍ: ((إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَ لَمْ آتِ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) .

سے کہنا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں۔“

فوائد:۱۔ بیماری یا کسی دوسرے عارضے کی وجہ سے امام کا امامت کے لیے اپنا نائب مقرر کرنا جائز و مباح ہے۔ اور نیابت کے لیے کسی صالح، متقی انسان کا انتخاب کیا جائے۔

۲۔ نائب کی امامت کے دوران اگر اصل امام آجائے تو نائب کا پیچھے ہٹنا یا اصل امام کا اس کے پہلو میں بیٹھنا دونوں صورتیں جائز ہیں۔

۱۲۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْاِقْتِدَاءِ بِالْمُصَلِّي الَّذِي يَنْوِي الصَّلَاةَ مُفْرَدًا،

وَلَا يَنْوِي اِمَامَةً الْمُقْتَدِي بِهِ

ایسے نمازی کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان جو اکیلے نماز پڑھنے کی نیت سے نماز

پڑھ رہا ہو اور اس کی نیت مقتدی کی امامت کرانا نہ ہو

۱۶۲۶۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ - وَهُوَ الْمُقْبِرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہماری ایک بڑی چٹائی تھی جسے ہم دن کے وقت بچھا لیتے تھے اور رات کے وقت رسول اللہ ﷺ اسے سمیٹ کر اس پر نماز ادا فرماتے۔ پھر کچھ مسلمانوں نے آپ ﷺ کی اس نماز کا پتہ لگالیا اور وہ آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔ آپ کو بھی اس کا علم ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اتنے عمل کی ذمہ داری اٹھاء جتنی تم طاقت رکھتے ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ (ثواب دیتے ہوئے) نہیں تھکے گا حتیٰ کہ تم ہی (عمل کرتے کرتے) تھک جاؤ گے اور آپ ﷺ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ تھا جو دائمی ہو اگرچہ تھوڑا ہی ہو اور آپ جب کوئی (نفل) نماز ادا فرماتے تو اس پر بیٹھتی اختیار کرتے۔“ یہ جناب عبد الجبار کی روایت ہے اور

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ لَنَا حَصِيرٌ نَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ وَيَتَحَجَّرُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهِ، فَتَبَعَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ فَعَلِمَ بِهِمْ، فَقَالَ: ((اَكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا . وَ كَانَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَيْهِ مَا دِيمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ، وَ كَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَتَبَّهًا)). هَذَا حَدِيثٌ عَبْدُ الْجَبَّارِ . وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: فَسَمِعَ بِهِ نَاسٌ، فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ، وَ زَادَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((إِنِّي

(۱۶۲۶) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب صلاة الليل، حدیث: ۷۳۰. صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب فضيلة العمل الدائم، حدیث: ۷۸۲۔ سنن ابی داود: ۱۳۶۸۔ سنن نسائی: ۷۶۳۔ سنن ابن ماجہ: ۹۴۲۔ مسند احمد: ۴۰/۶۔ مسند الحمیدی: ۱۸۳.

مقتدیوں کی افتداء اور اس کی سنتیں

جناب سعید بن عبد الرحمان کی روایت میں ہے: ”کچھ لوگوں نے آپ ﷺ کی اس نماز کی خبر سنی تو وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔“ اور یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک میں ڈرتا ہوں کہ مجھے تمہارے بارے میں کوئی ایسا حکم نہ دے دیا جائے جس کی تم طاقت نہ رکھو۔“

۱۶۲۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا، ثَنَا أَنَسُ (ح) وَثَنَا الصَّنَعَانِيُّ أَيضًا، ثَنَا بَشْرُ يَعْنِي ابْنَ الْمُفْضَلِ، ثَنَا حُمَيْدٌ، قَالَ: قَالَ أَنَسُ، (ح) وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، نَا حُمَيْدٌ.....

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے کسی حجرے میں (نفل) نماز ادا فرمائی تو کچھ مسلمانوں کو (آپ ﷺ کی نماز کا علم ہو گیا) تو وہ آئے اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔ جب نبی ﷺ کو ان کی موجودگی کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے اپنی نماز مختصر کر دی، پھر آپ گھر تشریف لے گئے۔ تو آپ ﷺ نے نماز ادا کی جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور تھی۔ پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے (تو لوگ ابھی موجود تھے) لہذا آپ ﷺ نے یہ عمل کئی بار کیا۔ جب صبح ہوئی تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! گزشتہ رات ہم نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی ہے، اور ہم اسے وسیع پیمانے پر ادا کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ کام عمداً کیا ہے (تاکہ تم پر یہ نماز فرض نہ کر دی جائے)۔

عَنْ أَنَسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ بِشَرِّ بْنِ الْمُفْضَلِ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ حُجْرِهِ، فَجَاءَ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَحَسَّ بِمَكَانِهِمْ تَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ، ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ، فَصَلَّى مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ خَرَجَ فَعَادَ ذَلِكَ مِرَارًا، فَلَمَّا أَصْبَحُوا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صَلَّيْنَا بِصَلَاتِكَ اللَّيْلَةَ وَنَحْنُ نُحِبُّ أَنْ تَبْسُطَ قَالَ: ((عَمَدًا فَعَلْتُ ذَلِكَ)).

فوائد:..... ۱۔ اگر فاضل شخص تھا نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے پیچھے بعد میں آنے والے لوگ باجماعت نماز کا

اہتمام کر سکتے ہیں۔

۲۔ نماز باجماعت کے لیے شروع ہی میں نیت کرنا لازم نہیں بلکہ اگر دوران نماز جماعت کی صورت بن جائے تو اسی

دوران نماز باجماعت کی نیت کر کے نماز کا آغاز کرنا مشروع ہے۔

۳۔ امام اور مقتدیوں کے درمیان پردہ یا دیوار کی اوٹ ہو تو بھی اتباع جائز ہے۔

۱۲۷..... بَابُ افْتِتَاحِ غَيْرِ الطَّاهِرِ الصَّلَاةِ نَاوِيًا لِإِمَامَةٍ، وَ ذِكْرُهُ أَنَّهُ غَيْرُ طَاهِرٍ بَعْدَ الْإِفْتِتَاحِ، وَ تَرْكِهِ الْإِسْتِخْلَافَ عِنْدَ ذَلِكَ لِيَنْتَظِرَ الْمَأْمُومُونَ رُجُوعَهُ بَعْدَ الطَّهَارَةِ فَيَوْمُهُمْ

ناپاک شخص کا امامت کی نیت سے نماز شروع کرنا اور نماز شروع کرنے کے بعد اسے یاد آنا کہ وہ ناپاک ہے اس وقت اس کا کسی کو اپنا نائب نہ بنانا تاکہ مقتدی اس کی واپسی کا انتظار کریں

اور وہ طہارت کے بعد انہیں امامت کرائے

۱۶۲۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ، نَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ أَبِي سَلَمَةَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز کھڑی ہوگی اور صفیں برابر ہو گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، پھر جب آپ اپنی جائے نماز میں کھڑے ہوئے تو آپ کو یاد آیا کہ آپ جنبی ہیں۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اشارہ کیا کہ تم اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ پھر آپ گھر تشریف لے گئے، غسل کیا، پھر تشریف لائے اور ہمیں نماز پڑھائی۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حماد بن سلمہ اپنی سند سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کر دی تھی، پھر (یاد آنے پر) انہیں اشارہ کیا کہ اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہو، پھر آپ گھر چلے گئے۔ پھر آپ واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے پھر آپ نے انہیں نماز پڑھائی۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَ عُدِلَتِ الصُّفُوفُ قِيَامًا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَامَ فِي مَصَلَاةٍ، ذَكَرَ أَنَّهُ جُنُبٌ، فَأَوْمَأَ إِلَيْنَا، وَقَالَ: ((مَكَانَكُمْ)). ثُمَّ دَخَلَ، فَاعْتَسَلَ، فَخَرَجَ فَصَلَّى بِنَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ زِيَادِ الْأَعْلَمِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ أَوْمَأَ إِلَيْهِمْ أَنْ مَكَانَكُمْ، ثُمَّ دَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلَّى بِهِمْ

۱۶۲۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، ح وَنَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَيْضًا، نَنَا عَمَّانُ، (ح) وَنَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا زَيْدُ بْنُ هَارُونَ،

(۱۶۲۸) صحیح بخاری، کتاب الغسل، باب اذا ذکر فی المسجد انه جنب، حدیث: ۲۷۵۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب

متی یقوم الناس للصلاة، حدیث: ۶۰۵۔ سنن ابی داؤد: ۲۳۵۔ سنن نسائی: ۸۱۰۔ مسند احمد: ۵۱۸/۲۔

قَالُوا: تَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ.....

”جناب الدورقی نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا ہے: ”پھر جب آپ ﷺ نے سلام پھیرایا فرمایا: پھر جب آپ نے اپنی نماز مکمل کی تو فرمایا: ”یقیناً میں بھی ایک انسان ہی ہوں (اس لیے بھول گیا) اور میں جنابت کی حالت میں تھا (اس لیے یاد آنے پر غسل کیا اور پھر نماز پڑھائی)۔“

فوائد:..... اگر امام یا مقتدی کو مسجد میں پہنچنے کے بعد معلوم ہو کہ وہ حالت جنابت سے ہے، تو اسے فوراً مسجد سے نکل کر غسل کرنا چاہیے، پھر نماز میں شامل ہونا چاہیے اس صورت میں تیمم کرنا جائز نہیں۔

۲۔ اگر امام کو مسجد میں آنے کے بعد یاد آئے کہ وہ جنبی ہے، تو اسے اپنا نائب مقرر نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ مقتدیوں کو امام کا انتظار کرنا چاہیے، تا وقتیکہ امام غسل سے فارغ ہو جائے۔

۱۲۸..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي خُصُوصِيَّةِ الْإِمَامِ نَفْسَهُ بِالذُّعَاءِ دُونَ الْمَأْمُومِينَ خِلَافَ الْخَبْرِ غَيْرِ الثَّابِتِ الْمُرَوِّى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ خَانَهُمْ إِذَا خَصَّ نَفْسَهُ بِالذُّعَاءِ دُونَهُمْ .

مقتدیوں کے علاوہ امام کا صرف اپنے لیے دعا کرنا درست ہے اس ضعیف حدیث کے برخلاف جو نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”جب امام مقتدیوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعا کرے تو اس نے ان کی خیانت کی ہے۔“

۱۶۳۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى، وَجَمَاعَةٌ، قَالُوا: تَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ عَمَّارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنِ أَبِي زُرْعَةَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کی تکبیر کہتے تو کچھ دیر خاموش رہتے۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ تکبیر اور قراءت کے درمیان اپنی خاموشی میں کیا دعا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيْهَةً . فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: بِأَبِي وَأُمِّي مَا تَقُولُ فِي سُكُوتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ؟

(۱۶۲۹) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی الحب یرضی بالقوم، حدیث: ۲۳۳ مختصراً۔ مسند احمد: ۴۱/۵ .

(۱۶۳۰) تقدم تحریحہ برقم: ۱۰۷۹ .

پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں: اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقِّي الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْثَّلَجِ وَالْمَاءِ وَ الْبَرَدِ)).

پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں: اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقِّي الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْثَّلَجِ وَالْمَاءِ وَ الْبَرَدِ)).

میرے گناہوں کے درمیان اسی طرح دوری ڈال دے جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے۔ اے میرے پروردگار! مجھے میری خطاؤں سے اسی طرح پاک صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے میرے اللہ! مجھے میری خطاؤں سے برف، پانی اور اولوں کے ساتھ دھو دے۔“

”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے نماز شروع کرنے کے بارے میں مروی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیث اسی باب کے متعلق ہے اور یہ باب بڑا طویل ہے، میں نے اسے کتاب الکبیر میں بیان کیا ہے۔“

۱۶۳۱۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبِرْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي افْتِتَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ مِنْ هَذَا الْبَابِ، وَ هَذَا بَابٌ طَوِيلٌ قَدْ خَرَجْتُهُ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ.

فوائد: یہ احادیث دلیل ہیں کہ امام نماز میں خاص اپنے لیے دعائیں کر سکتا ہے اور امام کا خاص اپنے لیے دعا کرنا ممنوع فعل نہیں۔ اس کی بقیہ تفصیل حدیث ۴۶۰ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۱۲۹..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ جَمَاعَةً فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي قَدْ جُمِعَ فِيهِ ضِدَّ قَوْلِ

مَنْ زَعَمَ أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ فُرَادَى إِذَا صَلَّيَ فِي الْمَسْجِدِ جَمَاعَةً مَرَّةً

جس مسجد میں جماعت ہو چکی ہو، اس میں نماز باجماعت ادا کرنے کی رخصت کا بیان۔ ان لوگوں کے دعویٰ کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ جب مسجد میں ایک مرتبہ جماعت ہو جائے تو (بعد میں آنے والے) اکیلے اکیلے نماز پڑھیں گے

۱۶۳۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا هَارُونَ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نَا عَبْدَةُ - يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الْكَلَاعِيِّ - عَنْ سَعِيدٍ، (ح) وَ ثَنَا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ الْأَعْلَى، قَالَ: أَنبَأَنَا سَعِيدٌ، نَا سُلَيْمَانُ النَّاجِيُّ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ.....

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اس وقت (مسجد میں) آیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا چکے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون اجر و ثواب کے لیے اس پر صدقہ کرے گا؟ فرماتے ہیں: لوگوں میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے اس شخص کے ساتھ نماز پڑھی۔ یہ ہارون بن اسحاق کی روایت ہے۔“

فوائد یہ حدیث دلیل ہے کہ جس مسجد میں نماز باجماعت کا اہتمام ہو چکا ہو وہاں دوبارہ جماعت کرنا جائز ہے۔ اور یہ نماز سے پیچھے رہ جانے والوں کے لیے صدقہ ہے کیونکہ تمہا نماز پڑھنے سے ایک نماز اور نماز باجماعت ادا کرنے سے ستائیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

۲۔ مفترض (فرض ادا کرنے والے) کے پیچھے متفعل (نفل ادا کرنے والے) کی نماز جائز ہے اور فرض اور نفل پڑھنے والے ل کر جماعت کا اہتمام کر سکتے ہیں۔

۱۳۰..... بَابُ إِبَاحَةِ اِتِّمَامِ الْمُصَلِّيِّ فَرِيضَةً بِالْمُصَلِّيِّ نَافِلَةً، ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ مِنَ الْعَرَاقِيِّينَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَأْتِيَ الْمُصَلِّيُّ فَرِيضَةً بِالْمُصَلِّيِّ نَافِلَةً

فرض نماز پڑھنے والا مقتدی، نفل نماز پڑھانے والے امام کی اقتداء میں نماز ادا کر سکتا ہے ان عراقی علماء کے قول کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ فرض نماز پڑھنے والے کے لیے نفل نماز پڑھنے والے کی اقتداء کرنا جائز نہیں ہے

۱۶۳۳۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى، نَا ابْنُ عَجَلَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُقْسِمٍ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے، پھر واپس جا کر اپنی قوم کو امامت کراتے اور انہیں وہی نماز پڑھاتے۔“

۱۶۳۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، نَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ

(۱۶۳۲) اسنادہ صحیح۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب فی الجمع فی المسجد مرتین، حدیث: ۵۷۴۔ سنن ترمذی، کتاب

الصلاة، باب ما جاء فی الجماعة فی مسجد قد صلی فیہ مرة، حدیث: ۲۲۰۔ مسند احمد: ۵/۳۔ سنن الدارمی: ۱۳۶۸۔

(۱۶۳۳) اسنادہ حسن صحیح۔ مسند احمد: ۳۰۲/۳۔ وقد تقدم برقم: ۵۲۱۔

الْحَارِثُ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ عُمَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُقْسِمٍ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے تھے، پھر واپس جا کر اپنے ساتھیوں کو نماز (عشاء) پڑھاتے تھے۔ ایک دن جب وہ واپس آگئے تو انہیں نماز پڑھائی اور ان کے پیچھے ان کی قوم کے ایک نوجوان نے بھی نماز پڑھنی شروع کی۔ جب اس نوجوان پر (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی) قراءت لمبی ہوگئی تو وہ (اکیلے) نماز پڑھ کر چلا گیا۔ اس نے اپنے اونٹ کی لگام پکڑی اور چل دیا۔ جب حضرت معاذ نے نماز مکمل کر لی تو انہیں یہ بات بتائی گئی۔ انہوں نے فرمایا: بلاشبہ یہ تو نفاق ہے، میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتاؤں گا۔ لہذا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نوجوان کا قصہ بتایا تو اس نوجوان نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! معاذ رضی اللہ عنہ بڑی دیر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ٹھہرتے ہیں پھر واپس جا کر ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے معاذ! کیا تو فتنہ باز ہے؟ اور اس نوجوان سے پوچھا: اے بھتیجے! تم نماز کیسے پڑھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں فاتحہ الکتاب پڑھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اس کی جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے اس کی پناہ مانگتا ہوں لیکن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت معاذ کے گنگٹانے کو نہیں جانتا (کہ آپ کون سی دعائیں مانگتے ہیں) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں اور معاذ بھی انہی دو کے اردگرد گنگٹاتے ہیں (جنت کے حصول کی دعائیں اور جہنم سے پناہ مانگتے ہیں)۔ یا اسی قسم کا جواب دیا۔ اس

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ، فَرَجَعَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَصَلَّى بِهِمْ وَصَلَّى خَلْفَهُ فَتَى مِنْ قَوْمِهِ، فَلَمَّا طَالَ عَلَى الْفَتَى، صَلَّى وَخَرَجَ، فَأَخَذَ بِخَطَامِ بَعِيرِهِ وَانْطَلَقُوا، فَلَمَّا صَلَّى مُعَاذٌ ذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا لِنِفَاقٍ لَأُخْبِرَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَخْبَرَهُ مُعَاذٌ بِالَّذِي صَنَعَ الْفَتَى، فَقَالَ الْفَتَى: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يُطِيلُ الْمَكْتَّ عِنْدَكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُطَوِّلُ عَلَيْنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفَتَأْتَانِي أَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ وَقَالَ لِلْفَتَى: كَيْفَ تَصْنَعُ يَا ابْنَ أُخْيٍ إِذَا صَلَّيْتَ؟ قَالَ: أَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَأَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ، وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ، وَأِنِّي لَا أَدْرِي مَا دَنَدَنْتُكَ وَدَنَدَنْتُ مُعَاذًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنِّي وَمُعَاذٌ حَوْلَ هَاتَيْنِ)). أَوْ نَحْوَ ذِي قَالَ: قَالَ الْفَتَى: وَ لَكِنْ سَيَعْلَمُ مُعَاذٌ إِذَا قَدِمَ الْقَوْمُ وَقَدْ خَبَرُوا أَنَّ الْعَدُوَّ وَقَدَدْنَا قَالَ: فَفَعِدُوا،

(۱۶۳۴) صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب امامة من صلی بقوم وقد صلی تلك الصلاة، حدیث: ۵۹۹۔ وانظر الحدیث

السابق.

نوجوان نے کہا: اور لیکن معاذ عنقریب جان لے گا (کہ میں منافق ہوں یا سچا مومن) جب قوم (میدان کارزار میں) آئے گی اور وہ جان چکے ہیں کہ دشمن قریب آچکا ہے۔ پھر جب قوم میدان میں اتری تو نوجوان نے شہادت پائی۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے بعد حضرت معاذ سے پوچھا: میرے اور تمہارے مخالف کا کیا بنا؟ انہوں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! اس نے اللہ تعالیٰ کو اپنی بات سچ کر دکھائی، وہ شہید ہو گیا ہے، جبکہ میری بات غلط نکلی (جو میں نے اسے منافق کہا تھا)۔“

قَالَ: فَاسْتَشْهَدَ الْفَتَى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ لِمُعَاذٍ: ((مَا فَعَلَ حَضْرَتِي وَحَضْرَتِكَ))؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبْتُ، اسْتَشْهَدَ.

۱۳۱..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ مُعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِيضَةً لَا تَطَوُّعًا كَمَا ادَّعَى بَعْضُ الْعِرَاقِيِّينَ

اس بات کا بیان کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ فرض نماز پڑھتے تھے، نفل نہیں، جیسا کہ بعض عراقی علماء کا دعویٰ ہے

۱۶۳۵۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُقْسِمٍ.....

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے تھے، پھر واپس جا کر اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ مسئلہ مکمل لکھوا چکا ہوں۔ میں اس مسئلہ میں نبی کریم ﷺ کی احادیث نماز خوف کے بارے میں بیان کر چکا ہوں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک گروہ کو نفل نماز پڑھائی جبکہ انہوں نے آپ کے پیچھے فرض نماز ادا کی۔ اس طرح وہ نماز نبی کریم ﷺ کے لیے نفل تھی اور ان کے لیے فرض تھی۔“

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَ مُعَاذٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَمَلَيْتُ هَذِهِ الْمَسْأَلَةَ بِتَمَامِهَا، بَيَّنْتُ فِيهَا أَخْبَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ أَنَّهُ صَلَّى بِأَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ تَطَوُّعًا وَصَلُّوا خَلْفَهُ فَرِيضَةً لَهُمْ، فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطَوُّعًا وَلَهُمْ فَرِيضَةً.

فوائد:..... ان احادیث کی وضاحت حدیث ۵۲۱ کے تحت بیان ہوئی ہے نیز یہ احادیث دلیل ہیں کہ نفل پڑھنے

والے کے پیچھے فرض پڑھنے والوں کی نماز ہو جاتی ہے اور متقل کا فرض ادا کرنے والوں کا امام بننا جائز ہے۔

۱۳۲..... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ مُنْفَرِدًا عِنْدَ تَأْخِيرِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ جَمَاعَةً .

امام نماز باجماعت مؤخر کرے تو تنہا نماز پڑھنے کے حکم کا بیان

۱۶۳۶۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، أَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرِمٍ، أَخْبَرَنَا عَيْسَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ.....

جناب اسود بیان کرتے ہیں کہ میں اور علقمہ، حضرت ابن مسعود کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو انہوں نے پوچھا: کیا تمہارے پیچھے ان (امراء) لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کی: نہیں۔ انہوں نے فرمایا: تم اٹھو اور نماز پڑھ لو (کیونکہ نماز کا وقت ہو چکا ہے) تو ہم نے اٹھ کر ان کے پیچھے کھڑے ہونا چاہا تو انہوں نے ہمارے ہاتھ پکڑ کر ہم میں سے ایک کو اپنی دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کر لیا، پھر بغیر اذان اور اقامت کے نماز پڑھائی۔ جب انہوں نے رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈال کر دونوں ناگوں کے درمیان رکھ لیا۔ پھر جب نماز ادا کر لی تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ پھر فرمایا: یقیناً عنقریب ایسے حکمران ہوں گے جو نمازوں کو اس وقت تک مؤخر اور تنگ کریں گے، جس قدر مرنے والا شخص گلے میں سانس اٹکنے کے بعد زندہ رہتا ہے۔ لہذا تم میں سے جو شخص ان حالات کو پائے تو وہ نماز کو اس کے وقت پر ادا کرے پھر ان حکمرانوں کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنالے۔

۱۳۳..... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ جَمَاعَةً بَعْدَ آدَاءِ الْفَرَضِ مُنْفَرِدًا عِنْدَ تَأْخِيرِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ

جب امام نماز باجماعت کو مؤخر کر دے تو اکیلے فرض نماز پڑھ لینے کے بعد دوبارہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے حکم کا بیان

عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَصَلُّوا هُوَ لَاءِ خَلْفِكُمْ؟ قُلْنَا: لَا. قَالَ: فَقُومُوا، فَصَلُّوا، فَدَهَبْنَا لِنَقُومَ خَلْفَهُ، فَأَخَذَ بِأَيْدِينَا وَأَقَامَ أَحَدَنَا عَنْ يَمِينِهِ، وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ، فَصَلُّوا بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ، فَجَعَلَ إِذَا رَكَعَ يُشَبِّكُ أَصَابِعَهُ، وَجَعَلَهَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، فَلَمَّا صَلَّيْتُ، قَالَ: كَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّهَا سَتَكُونُ أُمْرًا يُمَيِّنُونَ الصَّلَاةَ، يَخْنُقُونَهَا إِلَى شَرْقِ الْمَوْتَى، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ، فَلْيَصِلْ الصَّلَاةَ لَوْ قَتَلَهَا، وَلْيَجْعَلْ صَلَاتَهُ مَعَهُمْ سُبْحَةً))

(۱۶۳۶) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النذب الی وضع الایدی علی الرکب، حدیث: ۵۲۴۔ سنن ابی داؤد: ۸۲۸،

۶۱۳۔ سنن نسائی: ۷۲۰۔ مسند احمد: ۴۲۶/۱۔

مقتدیوں کی اقتداء اور اس کی سنتیں

وَالْبَيَانُ أَنَّ الْأَوْلَى تَكُونُ فَرَضًا مُنْفَرِدًا وَالثَّانِيَةَ نَافِلَةً فِي جَمَاعَةٍ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الصَّلَاةَ جَمَاعَةً هِيَ الْفَرِيضَةُ لَا الصَّلَاةَ مُنْفَرِدًا، وَالزَّجْرُ عَنْ تَرْكِ الصَّلَاةِ نَافِلَةً خَلْفَ الْإِمَامِ الْمُصَلِّي فَرِيضَةً وَإِنْ أَخَّرَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا .

اور اس بات کا بیان کہ پہلی تنہا ادا کی گئی نماز فرض ہوگی اور جماعت کے ساتھ ادا کی گئی دوسری نماز نفل ہوگی۔ ان لوگوں کے قول کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ جماعت کے ساتھ ادا کی گئی نماز فرض ہوگی نہ کہ وہ جو اکیلے پڑھی گئی اور فرض نماز پڑھانے والے امام کے پیچھے بطور نفل نماز ترک کرنے کی ممانعت کا بیان اگرچہ وہ تاخیر سے نماز پڑھائے۔“

۱۶۳۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ح وَ ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَا: نَا أَيُّوبُ، (ح) وَ ثَنَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ نَا إِسْمَاعِيلَ - يَعْنِي ابْنَ عَلِيَّةَ - أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ.....

”جناب ابو العالیہ ابراءؓ بیان کرتے ہیں کہ ابن زیاد نے نماز موخر کر دی، تو میرے پاس حضرت عبد اللہ بن صامت تشریف لائے۔ میں نے انہیں کرسی دی تو وہ اس پر بیٹھ گئے۔ پھر میں نے انہیں ابن زیاد کی کارستانی بیان کی۔ انہوں نے اپنے ہونٹ چبائے پھر اپنا ہاتھ میری ران پر مارا اور فرمایا۔ میں نے حضرت ابو ذرؓ سے اسی طرح سوال کیا تھا جس طرح تم نے مجھ سے کیا ہے، تو انہوں نے میری ران پر اسی طرح مارا تھا، جیسے میں نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا ہے اور فرمایا تھا: بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سوال کیا تھا، جس طرح تم نے مجھ سے سوال کیا ہے، تو آپ نے میری ران پر ایسے ہی مارا تھا جیسے میں نے تمہاری ران پر مارا ہے، اور آپ نے فرمایا تھا: ”نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔“ پھر اگر ان حکمرانوں کے ساتھ تم نماز (باجماعت) پالو تو پڑھ لو اور یہ نہ کہنا: بے شک میں تو نماز پڑھ چکا ہوں اس لیے اب میں نہیں

عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ، قَالَ: أَخَّرَ ابْنُ زِيَادٍ الصَّلَاةَ، فَآتَانِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ، فَأَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا، فَجَلَسَ عَلَيْهِ، فَذَكَرْتُ لَهُ صُنْعَ ابْنِ زِيَادٍ فَعَضَّ عَلَيَّ شَفْتَيْهِ، ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهُ عَلَيَّ فَخِذِي، وَقَالَ: إِنِّي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَمَا سَأَلْتَنِي، فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ، وَقَالَ: إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي، فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ، وَقَالَ: ((صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قَتَيْتَهَا، فَإِنْ أَدْرَكْتِكَ مَعَهُمْ، فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ: إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا أَصَلِّي)). هَذَا حَدِيثٌ بُنْدَارٍ، وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: فَعَضَّ عَلَيَّ شَفْتَيْهِ .

(۱۶۳۷) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب کراهة تاخیر الصلاة عن وقتها، حدیث: ۶۴۸/۲۴۲۔ سنن ابی داؤد: ۴۳۱۔ سنن

ترمذی: ۱۷۶۔ سنن نسائی: ۷۷۹۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۵۶۔ مسند احمد: ۱۴۷/۵۔

پڑھتا۔ یہ جناب بندار کی حدیث ہے اور جناب یحییٰ بن حکیم کی روایت میں ہے: ”انہوں نے اپنے دونوں ہونٹ چبائے۔“

فوائد:..... ۱۔ اس حدیث میں اول وقت پر نماز پڑھنے کی ترغیب ہے اور اگر امام اول وقت سے نماز موخر کرے تو مقتدی کے لیے اول وقت پر تنہا نماز پڑھنا مستحب ہے۔ پھر وہ امام کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرے، اس سے اول وقت اور جماعت دونوں فضیلتیں حاصل ہو جائیں گی۔

۲۔ انسان ایک نماز دومرتبہ پڑھے تو اس کی پہلی نماز فرض اور دوسری نفل شمار ہوگی۔ (شرح النووی: ۱۴۷/۵)

۱۳۴..... بَابُ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مُنْفَرِدًا

نماز صبح اکیلے ادا کرنے کے بعد جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا بیان

فَكَوْنُ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً لِلْمَأْمُومِ نَافِلَةٌ وَ صَلَاةُ الْمُنْفِرِ قَبْلَهَا فَرِيضَةٌ . وَ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، نَهَى خَاصًّا لَا نَهَى عَامًّا .

مقتدی کی جماعت کے ساتھ ادا کی گئی نماز نفل ہوگی اور اس سے پہلے تنہا ادا کی گئی نماز فرض ہوگی اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی کہ ”صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں“ سے خاص نہیں مراد ہے، یہ نہیں عام نہیں

۱۶۳۸۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَ أَحْمَدُ بْنُ مُنِيحٍ ، قَالَا : ثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ ، (ح) وَ ثَنَا بَنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدٌ (ح) وَ حَدَّثَنَا الصُّنْعَانِيُّ ، ثَنَا خَالِدٌ ، قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ ، وَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُنِيحٍ ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ ، وَ شُعْبَةُ وَ شَرِيكٌ ح وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، كُلُّهُمُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ قَالَ هُشَيْمٌ : وَ هَذَا حَدِيثُهُ ، قَالَ : ثَنَا جَابِرُ بْنُ.....

”حضرت یزید بن اسود عامری بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے حج میں آپ ﷺ کے ساتھ شریک تھا۔ تو میں نے آپ ﷺ کے ساتھ منیٰ کی مسجد خیف میں فجر کی نماز پڑھی۔ جب آپ نے نماز مکمل کی تو اچانک آپ ﷺ نے دیکھا کہ لوگوں کے پیچھے دو آدمی بیٹھے تھے جنہوں نے آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ آپ نے حکم دیا کہ ان دونوں کو

يَزِيدُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْعَامِرِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ ، قَالَ : فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الْفَجْرِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ ، يَعْنِي مَسْجِدَ مَنَى ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ إِذَا هُوَ بِرَجْلَيْنِ فِي أَحْرِ الْقَوْمِ وَ لَمْ يَصَلِّيَا مَعَهُ ، فَقَالَ :

مقتدیوں کی اقتداء اور اس کی سنتیں

میرے پاس لاؤ۔ پس ان دونوں کو لایا گیا تو (خوف کی وجہ سے) ان کے شانوں کا گوشت پھڑک رہا تھا۔ آپ نے پوچھا: تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ دونوں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنے محلے میں نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ نے فرمایا: تو تم ایسے نہ کیا کرو، جب تم اپنے محلے (کی مسجد) میں نماز پڑھ لو پھر تم جماعت والی مسجد میں آؤ تو ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھ لیا کرو بے شک وہ تمہارے لیے نفل بن جائے گی۔ جناب بندار کی روایت میں ہے: ”پھر تم اس امام کے پاس آؤ جس نے ابھی نماز نہ پڑھی ہو۔“ اور جناب وکیع کی روایت میں ہے: ”پھر تم اس حال میں آؤ کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہوں۔“ اور جناب صنعانی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ”اور لوگ آپ ﷺ کے دست مبارک کو پکڑ کر اسے اپنے چہروں پر لگا رہے تھے تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ پاکیزہ خوشبو و مہک والا تھا۔“

عَلَىٰ بِهِمَا: فَأَتَىٰ بِهِمَا تَرَعْدُ فَرَأَيْتُهُمَا، فَقَالَ: ((مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا))؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ. كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا، قَالَ: فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا، ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ، فَصَلِّيَا مَعَهُمْ، فَإِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ. وَقَالَ بُنْدَارٌ: فَأَتَيْتُمَا الْإِمَامَ وَلَمْ يُصَلِّ. وَفِي حَدِيثٍ وَكَيْعٍ: ثُمَّ جِئْتُمْ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ. وَزَادَ الصَّنَعَانِيُّ: وَالنَّاسُ يَأْخُذُونَ بِيَدِهِ، وَيَمْسَحُونَ بِهَا وَجُوهَهُمْ، فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ، وَ أَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ.

فوائد.....: مکرر ۱۲۹۹۔

۱۳۵..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ تَرْكِ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً نَافِلَةً بَعْدَ الصَّلَاةِ مُنْفَرِدًا فَرِيضَةً

تہا فرض نماز پڑھ لینے کے بعد جماعت کے ساتھ بطور نفل نماز نہ پڑھنے کی ممانعت کا بیان

۱۶۳۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ . - وَ هَذَا حَدِيثٌ يَحْيَى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ . عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ.....

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا کیا حال ہوگا جب تم ایسے لوگوں کے درمیان ہوگے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا؟)) فَقَالَ لَهُ:

(۱۶۳۸) تقدم تحريجه برقم: ۱۲۷۹.

(۱۶۳۹) صحيح: مسند احمد: ۱۶۷/۵ - وقد تقدم برقم: ۱۶۲۷.

مقدموں کی اقتداء اور اس کی سنتیں

((صَلِّ الصَّلَاةَ لِيُوقِيَهَا، فَإِذَا أَدْرَكْتَهُمْ، لَمْ يُصَلُّوا، فَصَلِّ مَعَهُمْ، وَلَا تَقُلْ: إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ، فَلَا أُصَلِّي)). لَمْ يَقُلْ بِنَدَارٍ: ((صَلِّ الصَّلَاةَ لِيُوقِيَهَا)).

کر کے ادا کریں گے؟ پھر آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: تم نماز وقت پر پڑھ لینا۔ پھر تم انہیں اس حال میں پاؤ کہ انہوں نے ابھی نماز نہ پڑھی ہو تو تم ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو اور یہ نہ کہو: میں تو نماز پڑھ چکا ہوں لہذا میں (ان کے ساتھ نماز) نہیں پڑھتا۔“ جناب بندار نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے: ”تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔“

۱۳۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الصَّلَاةَ الْأُولَى الَّتِي يُصَلِّيهَا الْمَرْءُ فِي وَقْتِهَا تَكُونُ فَرِيضَةً

اس بات کی دلیل کا بیان کہ پہلی نماز جسے نمازی اس کے وقت پر پڑھے گا وہ فرض ہوگی

وَالثَّانِيَةِ الَّتِي يُصَلِّيهَا جَمَاعَةٌ مَعَ الْإِمَامِ تَكُونُ تَطَوُّعًا ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الثَّانِيَةَ تَكُونُ فَرِيضَةً وَالْأُولَى نَافِلَةً، مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا أَخَّرَ الْعَصْرَ فَعَلَى الْمَرْءِ أَنْ يُصَلِّيَ الْعَصْرَ فِي وَقْتِهَا، ثُمَّ يَسْتَهْلُ مَعَ الْإِمَامِ، وَفِي هَذَا مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ))، نَهَى خَاصًّا لَا نَهَى عَامًّا.

اور دوسری نماز نفل ہوگی جسے وہ امام کے ساتھ باجماعت پڑھے گا۔ ان لوگوں کے قول کے برخلاف، جن کا خیال ہے کہ دوسری نماز فرض ہوگی اور پہلی نفل شمار ہوگی۔ اس دلیل کے ساتھ کہ جب امام عصر کی نماز مؤخر کر دے تو آدمی کو چاہیے کہ وہ عصر کی نماز اس وقت پر پڑھے۔ پھر امام کے ساتھ بطور نفل ادا کر لے۔ اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد مبارک ”عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں“ اس سے خاص نہیں مراد ہے، عام نہیں۔

۱۶۴۰- نَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ. قَالَا: نَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ، نَنَا عَاصِمٌ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَعَلَّكُمْ سَتَدْرِكُونَ أَقْوَامًا يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ لِغَيْرِ وَقْتِهَا، فَإِنْ

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شاید کہ عقرب تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے جو نماز کو اس کے وقت کے بعد پڑھیں گے۔ لہذا اگر تم ان

(۱۶۴۰) استنادہ صحیح: سنن نسائی، کتاب الامامة، باب الصلاة مع الامة الحوزة، حدیث: ۷۸۰۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۵۵۔ مسند

احمد: ۳۷۹/۱۔ وانظر ما تقدم برقم: ۱۶۳۶.

أَدْرَكْتُمُوهُمْ ، فَصَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ لِلْوَقْتِ الَّذِي تَعْرِفُونَ ، ثُمَّ صَلُّوا مَعَهُمْ وَاجْعَلُوهَا سُبْحَةً .

لوگوں کو پالو تو تم اپنے گھروں میں معروف وقت پر نماز پڑھ لینا، پھر ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لینا اور اسے نفل بنا لینا۔“

فوائد:..... اگر امام قصد نماز میں تاخیر کرے تو انفرادی طور پر اول وقت پر نماز پڑھنا مستحب ہے پھر نماز باجماعت مل جائے تو اس میں شامل ہونے سے انکار نہ کیا جائے۔ بلکہ جماعت میں شامل ہونے سے جماعت کا ثواب بھی ملے گا اور جماعت کے ساتھ پڑھی گئی اس کی نماز نفل شمار ہوگی۔

۱۳۷..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ إِعَادَةِ الصَّلَاةِ عَلَى نِيَّةِ الْفَرَضِ

فرض نماز کی نیت سے نماز کو دوبارہ پڑھنا منع ہے

۱۶۴۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، نَا أَبُو خَالِدٍ ، أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ الْمُكْتَبُ (ح) وَتَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، نَا عَيْسَى ، عَنْ حُسَيْنٍ ، (ح) وَتَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوفِيُّ تَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ.....

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ ، قَالَ: أَتَيْتُ عَلِيَّ بْنَ عَمْرٍو وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى الْبَلَاطِ ، وَ النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ ، فَقُلْتُ: أَلَا تُصَلِّي؟ قَالَ: قَدْ صَلَّيْتُ ، قُلْتُ: أَلَا تُصَلِّي مَعَهُمْ؟ قَالَ ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُصَلُّوا صَلَاةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ)). هَذَا حَدِيثٌ عَيْسَى

”حضرت ميمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا جبکہ وہ بلاط مقام پر تشریف فرما تھے، اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے عرض کی: کیا آپ نماز نہیں پڑھیں گے؟ انہوں نے فرمایا: میں نماز پڑھ چکا ہوں۔ میں نے پوچھا: کیا آپ ان لوگوں کے ساتھ نماز (باجماعت) ادا نہیں کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”ایک دن میں

ایک ہی نماز دو بار مت پڑھوں“ یہ جناب عیسیٰ کی روایت ہے۔

فوائد:..... اسناد کار میں احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ کا اتفاق ہے کہ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص فرض نماز ادا کرے، پھر فرض کی ادائیگی کے بعد اسی نماز کو دوبارہ فرض نماز کی نیت سے ادا کرے، بہر حال جو شخص نبی ﷺ کی اقتداء میں جماعت کے ساتھ دوسری نماز بطور نفل ادا کرے۔ تو یہ ایک دن میں ایک نماز کو دو مرتبہ دہرانا نہیں، کیونکہ اس کی پہلی نماز فرض اور دوسری نفل ہے۔ یہ نماز کا اعادہ نہیں ہے۔ (عون المعبود: ۲/ ۱۹۴)

(۱۶۴۱) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب اذا صلی فی جماعة ثم ادرك جماعة، حدیث: ۵۷۹۔ سنن نسائی:

۸۶۱۔ مسند احمد: ۱۹/۲۔ صحیح ابن حبان: ۲۳۸۹۔

۱۳۸..... بَابُ الْمَدْرِكِ وَتُرَايْنِ صَلَاةِ الْإِمَامِ، وَجُلُوسِهِ فِي الْوُتْرِ مِنْ صَلَاتِهِ اقْتِدَاءً بِالْإِمَامِ
جس شخص کو امام کی نماز سے وتر (ایک یا تین) رکعت ملے تو وہ اپنے امام کی اقتداء میں وتر رکعت میں

(تشہد) بیٹھے گا

۱۶۴۲- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ، ثَنَا عَمِّي، أَخْبَرَنِي يُونُسُ،
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ زَيَْادٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ.....

”حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ تبوک میں فجر سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستے سے ہٹ گئے اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی تھا لہذا میں بھی راستے سے ہٹ گیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور قضائے حاجت کی۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے) تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر برتن سے پانی انڈیلا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ دھوئے، پھر اپنا چہرہ مبارک دھویا پھر اپنے بازوؤں سے کپڑا ہٹانا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جبے کی آستینیں تنگ ہو گئیں۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ جبے کے اندر داخل کر کے جبے کے نیچے سے نکال لیے اور انہیں کہنیوں تک دھولیا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے موزوں پر مسح کیا، پھر آپ (اونٹنی پر) سوار ہو گئے۔ پھر ہم چلتے ہوئے لوگوں کے پاس پہنچے تو ہم نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا، انہوں نے حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کیا ہوا تھا اور وہ انہیں نماز فجر کی ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے ساتھ صف میں کھڑے ہو گئے اور حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے دوسری رکعت پڑھی۔ پھر حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے سلام پھیر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر اپنی نماز مکمل کرنے لگے۔ اس پر مسلمان سخت

الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ: عَدَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَبْلَ الْفَجْرِ، فَعَدَلْتُ مَعَهُ، فَأَنَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَرَّزُ، فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ، فَعَسَلَ كَفَّهُ، ثُمَّ عَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ حَسَرَ عَنِ ذِرَاعِيهِ فَصَاقَ كَمَا جَبَّتِهِ، فَأَدَخَلَ يَدَهُ، فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجَبَّةِ، فَعَسَلَهُمَا إِلَى الْمِرْفَقِ، فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلَى خُفْيَيْهِ، ثُمَّ رَكِبَ، فَأَقْبَلْنَا نَسِيرًا حَتَّى نَجِدَ النَّاسَ فِي الصَّلَاةِ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَرَكَعَ بِهِمْ رُكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَّ مَعَ الْمُسْلِمِينَ، فَصَلَّى وَرَاءَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمُّ صَلَاتَهُ فَفَزَعَ الْمُسْلِمُونَ، وَكَثُرُوا التَّسْبِيحَ، لِأَنَّهُمْ

سَبَقُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((لَهُمْ أَحْسَنُتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ)).

گھبرا گئے اور بکثرت تسبیحات پڑھنے لگے۔ کیونکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پہلے نماز پڑھ لی تھی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو انہیں فرمایا: تم نے بہت اچھا کام کیا ہے، یا تم نے درست کام کیا ہے (کہ نماز کو اس کے وقت پر باجماعت ادا کر لیا ہے)۔“

فوائد:۱۔ نماز باجماعت کھڑی ہو تو بعد میں آنے والے مقتدی اسی حالت کو اختیار کریں گے، جس حالت میں امام ہے خواہ نماز نفل ہو یا فرض، پھر جو امام کے ساتھ نماز پالیں وہ ان کی اول نماز ہوگی اور بقیہ نماز سلام پھیرنے کے بعد ادا کریں گے۔

۲۔ نماز وتر کی جماعت قائم ہو تو بعد میں آنے والے مقتدی اسی حالت کو شامل ہوں گے جس حالت میں امام ہے، وہ اپنے طور پر شروع سے نماز کا آغاز نہ کریں، یہ صورت مستحب ہے۔

۱۳۹..... بَابُ أَمَامَةِ الْمَسَافِرِ الْمُقِيمِينَ، وَإِتْمَامِ الْمُقِيمِينَ صَلَاتِهِمْ بَعْدَ فَرَاحِ الْإِمَامِ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ، وَإِنَّمَا خَرَجْتُ هَذَا الْخَبَرَ فِي هَذَا الْكِتَابِ لِأَنَّ هَذِهِ مَسْأَلَةٌ لَا يَخْتَلِفُ الْعُلَمَاءُ فِيهَا

مسافر شخص کا مقیم لوگوں کو امامت کرانا اور امام کے فارغ ہونے کے بعد مقیم افراد کا اپنی نماز کو مکمل کرنا۔ اگر اس سلسلے میں مروی روایت صحیح ہو۔ کیونکہ علی بن زید بن جدعان کے بارے میں میرے دل میں عدم اطمینان ہے اور میں نے یہ روایت اس کتاب میں صرف اس لیے بیان کر دی ہے کیونکہ اس مسئلہ میں علمائے کرام کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

۱۶۴۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِزِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، (ح) وَثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ.....

”جناب ابو نضرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نوجوان حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے سامنے کھڑا ہوا، اس نے ان کی سواری کی لگام پکڑ لی اور ان سے نماز خوف کے بارے میں سوال کیا تو وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس نوجوان نے مجھ سے

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، قَالَ: قَامَ شَابٌّ إِلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: فَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ، فَسَأَلَهُ عَنْ صَلَاةِ السَّفَرِ. فَالْتَمَتَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: إِنَّ هَذَا الْفَتَى يَسْأَلُنِي عَنْ أَمْرِ، وَ

(۱۶۴۳) اسنادہ ضعیف: علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب متى يتم المسافر، حدیث:

۱۲۲۹۔ سنن ترمذی: ۵۴۵۔ مسند احمد: ۴/۴۳۱۔

ایک مسئلہ پوچھا ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ میں تم سب کو بیان کر دوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کئی غزوات میں شرکت کی ہے تو آپ ﷺ مدینہ منورہ واپس آنے تک صرف دو دو رکعات ہی پڑھتے تھے۔ جناب زیاد بن ایوب کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ”اور میں نے آپ ﷺ کے ساتھ حج بھی کیا تو آپ ﷺ صرف دو رکعتیں ہی پڑھتے تھے، یہاں تک کہ آپ ﷺ مدینہ منورہ واپس آ گئے۔“ جناب احمد بن عبدہ اور زیاد بن ایوب دونوں کی روایت میں ہے: ”فتح مکہ کے زمانہ میں آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں اٹھارہ راتیں قیام پذیر رہے، آپ ﷺ دو دو رکعات ہی پڑھتے رہے، پھر آپ اہل مکہ سے فرماتے: ”تم چار رکعتیں (پوری) ادا کر لو کیونکہ ہم مسافر لوگ ہیں اور میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی جنگ میں شرکت کی اور ان کے ساتھ حج بھی کیا ہے، وہ بھی واپس آنے تک دو دو رکعتیں ہی ادا کرتے تھے اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کئی حج کیے ہیں، وہ بھی دو رکعات ہی ادا کرتے تھے حتیٰ کہ واپس آ جاتے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اپنی خلافت کے ابتدائی سات سالوں میں حج کے دوران دو رکعات ہی پڑھتے رہے حتیٰ کہ واپس مدینہ آ جاتے۔ پھر (ان سات سالوں) کے بعد انہوں نے (کامل نماز) چار رکعات پڑھنی شروع کر دیں۔“ جناب احمد کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ”پھر پوچھا: کیا میں نے تمہیں مسئلہ بیان کر دیا ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔“ اس روایت کے الفاظ جناب احمد بن عبدہ کی روایت کے ہیں۔

إِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ مَوْهُ جَمِيعاً، غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَوَاتٍ، فَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي إِلَّا رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ الْمَدِينَةَ. زَادَ زِيَادُ بْنُ أَيُوبَ: وَحَجَّجْتُ مَعَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا رَكَعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَقَالَا: أَقَامَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ لَيْلَةً يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُولُ لِأَهْلِ مَكَّةَ: ((صَلُّوا أَرْبَعًا فَإِنَّا قَوْمٌ سَفَرٌ، وَغَزَوْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَحَجَّجْتُ مَعَهُ، فَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي إِلَّا رَكَعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ، وَحَجَّجْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَجَّجَاتٍ، فَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي إِلَّا رَكَعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ، وَصَلَّاهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَبْعَ سِنِينَ مِنْ إِمَارَتِهِ رَكَعَتَيْنِ فِي الْحَجِّ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْمَدِينَةِ، ثُمَّ صَلَّاهَا بَعْدَهَا أَرْبَعًا. زَادَ أَحْمَدُ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ بَيَّنْتُ لَكُمْ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. وَ لَفْظُ الْحَدِيثِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِةَ .

۱۳۰..... بَابُ الْمَسْبُوقِ بِبَعْضِ الصَّلَاةِ، وَ الْأَمْرُ بِاقْتِدَائِهِ بِالْإِمَامِ فِيمَا يُدْرِكُ، وَ إِمَامِهِ مَا سَبَقَ بِهِ بَعْدَ فَرَغِ الْإِمَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

جس شخص کی کچھ نماز (امام کے ساتھ) فوت ہو جائے وہ باقی نماز میں امام کی اقتداء کرے اور امام کے فارغ ہونے پر فوت شدہ نماز کو مکمل کر لے گا

۱۶۴۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقِ الْحَوْلَانِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ.....

”حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں ان کے والد نے خبر دی کہ اس دوران کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھے جب آپ ﷺ نے اچانک شور و غل سنا تو آپ نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم نے نماز کے لیے جلدی کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو، جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم مجھے دکھ لینے سے پہلے کھڑے نہ ہوا کرو اور تم سکون و اطمینان اختیار کیا کرو، پھر تمہیں جتنی نماز مل جائے وہ پڑھ لو اور جو تم سے چھوٹ جائے اسے مکمل کر لو۔“

فوائد..... مکرر-۱۰۶۳۔

۱۳۱..... بَابُ الْمَسْبُوقِ بِوِثْرٍ مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ، وَ الدَّلِيلُ عَلَى أَنْ لَا سَجْدَتِي السَّهْوِ عَلَيْهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس شخص کی وتر رکعات امام کے ساتھ فوت ہو جائیں اس پر

سجدہ سہو کرنا لازمی نہیں ہے

ضِدَّ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ، عَلَى مَذْهَبِهِمْ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ تَكُونُ سَجْدَتَا الْعَمْدِ، لَا سَجْدَتَا السَّهْوِ، إِذَا الْمَأْمُومُ إِنَّمَا يَتَعَمَّدُ الْجُلُوسَ فِي الْوِثْرِ مِنْ صَلَاتِهِ اقْتِدَاءً بِإِمَامِهِ إِذْ كَانَ لِلْإِمَامِ شَفْعٌ وَلَهُ وَثْرٌ، وَ تَكُونُ سَجْدَتَا السَّهْوِ عَلَى أَصْلِهِمْ لِمَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ فِعْلُهُ، لَا لِمَا يَسْهُو فَيَفْعَلُ مَا لَيْسَ لَهُ فِعْلُهُ عَلَى الْعَمْدِ .

(۱۶۴۴) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب قول الرجل فاتنا الصلاة، ۶۳۵۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب اتیان

الصلاة بوقار، حدیث ۶۰۳۔ وقد تقدم برقم: ۱۰۳۶۔

ان لوگوں کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ اسے سہو کے دو سجدے کرنے پڑیں گے۔ اس مسئلہ میں ان کے مذہب کی رو سے یہ دو سجدے عمداً ہوں گے سہواً نہیں ہوں گے۔ کیونکہ جب امام کی دوسری رکعت ہوگی اور اس کی پہلی ہوگی تو یہ شخص عمداً امام کی اقتداء میں پہلی رکعت میں تشہد بیٹھے گا۔ اس طرح ان کے موقف کے مطابق سہو کے دو سجدے نمازی پر کسی وجوہی عمل کی ادائیگی پر لازم آئیں گے نہ کہ بھول کر کوئی ایسا کام کرنے پر واجب ہوں گے جسے نمازی کے لیے عمداً کرنا جائز نہ ہو۔

۱۶۶۵۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَأَبُو بَشْرِ النَّوَاسِطِيُّ، قَالَا: تَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ الدَّوْرَقِيُّ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، وَقَالَ أَبُو بَشْرِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ سَبْرِينَ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ وَهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ.....

”حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو چیزوں کو دیکھنے کے بعد ان کے بارے میں کسی سے سوال نہیں کروں گا۔ ہم ایک سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے تو وضو کیا، اور اپنی پیشانی اور اپنے عمامہ کے دونوں اطراف کا مسح کیا اور اپنے دونوں موزوں کا بھی مسح کیا۔ (دوسری بات یہ ہے کہ) امام کا اپنی رعایا کے ساتھ کسی آدمی کے پیچھے نماز ادا کرنا (جائز ہے)۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو نماز کا وقت ہو گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (قضائے حاجت سے فارغ ہو کر) ان تک نہ پہنچ سکے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نماز کھڑی کی اور حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھا دیا، لہذا انہوں نے ابھی کچھ نماز ہی پڑھائی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے بتیہ نماز ادا کی، پھر جب حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ نے سلام پھیر لیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، قَالَ: خَصَلْتَانِ لَا أَسْأَلُ عَنْهُمَا أَحَدًا بَعْدَ مَا قَدْ شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّا كُنَّا مَعَهُ فِي سَفَرٍ فَبَرَزَ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ فَتَوَضَّأَ وَ مَسَحَ بِنَاصِيَتَيْهِ وَ جَانِبَيْ عِمَامَتِهِ، وَ مَسَحَ عَلَى خُفْيِهِ، قَالَ: وَ صَلَاةُ الْإِمَامِ خَلْفَ الرَّجُلِ مَعَ رِعِيَّتِهِ. وَ شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَاخْتَبَسَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ قَدَّمُوا ابْنَ عَوْفٍ، فَصَلَّى بِهِمْ بَعْضَ الصَّلَاةِ، وَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى خَلْفَ ابْنِ عَوْفٍ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ. فَلَمَّا سَلَّمَ ابْنُ عَوْفٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَضَى مَا سَبَقَ بِهِ. هَذَا حَدِيثٌ

(۱۶۶۵) رجالہ نقات: سنن نسائی، کتاب الطہارۃ، باب کیف المسح علی العمامۃ، حدیث: ۱۰۹۔ وقد تقدم برقم: ۱۶۶۱.

مقتدیوں کی اقتداء اور اس کی سنتیں

کھڑے ہو کر فوت شدہ نماز مکمل کر لی۔“ یہ جناب الدورقی کی روایت ہے۔ جبکہ جناب ابو بشر کی روایت میں ہے: ”تو نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے پانی منگولیا تو میں ایک برتن یا مشکیزے میں پانی لے کر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے تنگ آستیوں والا ایک جبہ زیب تن کیا ہوا تھا۔ لہذا آپ ﷺ نے جبے کے نیچے سے اپنے ہاتھ نکال کر وضو کیا اور اپنے دونوں موزوں پر مسح کیا اور اپنی پیشانی اور عمامہ کے دونوں جانب مسح کیا۔ پھر آپ ﷺ لوگوں کے پاس دیر سے تشریف لائے تو انہوں نے نماز کھڑی کر دی۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر یہ حدیث اس سند سے ثابت ہو یعنی ابو بشر کی سند میں ابن سیرین کہتے ہیں: حدثنی عمرو بن وہب (کہ مجھے عمرو بن وہب نے بیان کیا۔ اس طرح انہوں نے اپنے سماع کی صراحت کر دی ہے) لیکن حماد بن زید کی سند میں ہے، ابن سیرین کہتے ہیں: حدثنی رجل یکنی ابا عبد اللہ عن عمرو بن وہب۔ (یعنی اس سند میں ابن سیرین اور عمرو بن وہب کے درمیان ابو عبد اللہ نامی مجھول شخص کا واسطہ ہے۔)“

۱۶۴۶- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَاهُ أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَفْيَانَ الْأَيْلِيُّ، نَا مُعَاوِيَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، لَفْظًا، قَالَ: ثَنَا سَلَامٌ أَبُو الْمُنْذِرِ الْقَارِيُّ، نَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ أَبِي رَافِعٍ.....
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأْتَوْهَا وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ، فَصَلُّوا مَا أَدْرَكْتُمْ، وَ

(۱۶۴۶) (مسند احمد: ۴۸۹/۲ - صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب لا یسعی الی الصلاة، حدیث: ۶۳۶ - صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب اتیان الصلاة بوقار، حدیث: ۶۰۲ - من طریق آخر عند ابی ہریرة رضی اللہ عنہ.

﴿تَمُوا مَا فَاتَكُمْ﴾۔ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے اسے مکمل کر لو۔“

فوائد:..... ان احادیث کی وضاحت حدیث ۱۵۴۲ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۱۴۲..... بَابُ تَلْقِينِ الْإِمَامِ إِذَا تَعَايَا أَوْ تَرَكَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ

جب امام قراءت قرآن کے دوران اٹک جائے یا کوئی آیت چھوڑ دے تو اسے یاد دہانی کرانے کا بیان ۱۶۴۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَنْدَارٌ وَ أَبُو مُوسَى، قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، ثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي سَلْمَةُ بْنُ كَهَيْلٍ، عَنْ ذَرِّ، عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي أَنْبَرِي، عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو (دوران قراءت) ایک آیت چھوڑ دی اور لوگوں میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ (نماز کے بعد) انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں فلاں آیت بھول گئے ہیں یا وہ منسوخ ہو گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں وہ بھول گیا تھا۔“ یہ جناب بندار کی روایت ہے اور جناب ابو موسیٰ کی روایت میں ہے: ”صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسِيَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَرَفِيَ الْقَوْمُ أَبِي، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ نَسَيْتَ آيَةً كَذَا وَ كَذَا، أَوْ نَسِخْتُ. قَالَ: ((نَسَيْتُهَا)). هَذَا حَدِيثُ بَنْدَارٍ. وَقَالَ أَبُو مُوسَى، عَنْ سَلْمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَنْبَرِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسِيَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَرَفِيَ الْقَوْمُ أَبِي، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ نَسَيْتَ آيَةً كَذَا وَ كَذَا أَوْ نَسَيْتُهَا؟ قَالَ: لَا، بَلْ نَسَيْتُهَا.

رسول! آپ فلاں فلاں آیت بھول گئے ہیں یا آپ کو بھلا دی گئی ہے (منسوخ کر دی گئی ہے)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں (منسوخ نہیں ہوئی) بلکہ میں اسے بھول گیا تھا۔“

۱۶۴۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، (ح) وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ تَمَامِ الْمِصْرِيِّ، نَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ: ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ الْكَاهَلِيِّ.....

(۱۶۴۷) اسنادہ صحیح: عبد اللہ بن احمد فی الزیادات علی المسند: ۱۲۳/۵.

(۱۶۴۸) حسن: جزء القراءة للبخاری: ۱۹۴۔ سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الفتح علی الامام فی الصلاة، حدیث: ۹۰۷۔

عبد اللہ بن احمد فی الزیادات: ۷۴/۴.

مقتدیوں کی اقتداء اور اس کی سنتیں

”حضرت مسور بن یزید الاسیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں قراءت کرتے ہوئے سنا تو آپ نے کچھ آیات کی تلاوت چھوڑ دی۔ تو ایک شخص نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ نے یہ آیات چھوڑ دی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تو تم نے مجھے یاد کیوں نہ کرادیا؟ جناب محمد بن یحییٰ کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ”اس صحابی نے جواب دیا کہ میرے خیال میں وہ آیات منسوخ ہو گئی تھیں۔ (اس لیے میں نے آپ کو یاد نہ دلایا۔)“

عَنْ مَسُورِ بْنِ يَزِيدَ الْأَسَدِيِّ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَسَدِيُّ، قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَرَبَّمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَرَكَ شَيْئًا لَمْ يَقْرَأْهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَكْتَ آيَةً كَذَا وَكَذَا، قَالَ: ((فَهَلَّا أَدْرَكْتُمُونِيهَا؟)) زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، فَقَالَ: كُنْتُ أَرَاهَا تُسْحَتُ .

فوائد:.....۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ قراءت بھولنے کی صورت میں امام کو آیت یاد دلانا اور لقمہ دینا مشروع ہے۔

۲۔ جہری نماز میں قراءت بھولنے کی صورت میں مذکورہ آیت یاد دلانا اور دیگر ارکان میں بھولنے کی صورت میں مردود

کا سبب اللہ کہنا اور عورتوں کا تالی پینا جائز ہے۔ (عون المعبود: ۱۳۷/۳)

۱۴۳..... بَابُ وَضْعِ الْإِمَامِ نَعْلَيْهِ عَنِ يَسَارِهِ

امام کا اپنے جوتے اپنی بائیں جانب رکھنا

۱۶۴۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَنْدَارٌ، نَا عَثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ سُهَيْبَانَ.....

”حضرت عبد اللہ بن سائب کہتے ہیں: میں فتح مکہ والے سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے صبح کی نماز ادا کی تو اپنے جوتے اتار دیے اور انہیں اپنی بائیں جانب رکھ لیا۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ، فَصَلَّى الصُّبْحَ، فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَوَضَعَهُمَا عَنِ يَسَارِهِ .

فوائد:..... مکرر ۱۶۴۹



جُمَاعُ أَبْوَابِ الْعُذْرِ الَّذِي يَجُوزُ فِيهِ تَرْكُ إِيْتَانِ الْجَمَاعَةِ جس عذر کی بنا پر نماز باجماعت ترک کرنا جائز ہے، ان ابواب کا مجموعہ

۱۴۴..... بَابُ الرَّخْصَةِ لِلْمَرِيضِ فِي تَرْكِ إِيْتَانِ الْجَمَاعَةِ
بیمار آدمی کے لیے نماز باجماعت ترک کرنے کی رخصت ہے۔

۱۶۵۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْمَخْزُومِيُّ، قَالَا: تَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، (ح) وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيرِ
الْأَيْلِيُّ، أَنَّ سَلَامَةَ بْنَ رُوْحٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَقِيلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ.....

”حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس
دوران میں کہ مسلمان سوموار والے دن نماز فجر ادا کر رہے تھے
اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھ رہے تھے، تو اچانک رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کا پردہ اٹھا کر
انہیں دیکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ایک دلکش
مسکراہٹ پھیل گئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ صف میں کھڑے
ہونے کے لیے اپنی ایزھیوں کے بل پیچھے ہٹے، انہیں خیال ہوا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں اور
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اور مسلمانوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر خوشی کی وجہ سے اپنی نمازوں کو توڑنے کا قصد
کر لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی نماز مکمل
کرو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ میں واپس تشریف لے گئے اور
اپنے اور ان کے درمیان پردہ لٹکا لیا۔ پھر رسول اللہ اسی روز

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ
الْمُسْلِمِينَ بَيْنَمَا هُمْ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ
يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِهِمْ، لَمْ
يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَ سَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَنَظَرَ
إِلَيْهِمْ وَ هُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ تَبَسَّمَ
فَضَحِكَ، فَانْكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقْبِيهِ
لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَ ظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَرِيدٌ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى
الصَّلَاةِ. وَقَالَ أَنَسٌ: وَ هَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ
يَفْتَتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِرَسُولِ
اللَّهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ
أَتَمُّوا صَلَاتَهُمْ، ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ، وَ

نماز باجماعت ترک کرنا

وفات پاگئے۔ یہ روایت جناب محمد بن عزیر کی ہے اور انہوں نے باقی راویوں کی نسبت بہترین سیاق سے اور مکمل حدیث بیان کی ہے۔ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جناب عبد الوارث بن سعید کی روایت میں ہے: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین روز تک ہمارے پاس (نماز کے لیے) تشریف نہیں لائے۔“ میں نے یہ روایت کتاب الکبیر میں بیان کر دی ہے۔“

أَرْخَى السِّتْرَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ، فَتَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ. هَذَا حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَزِيرٍ، وَهُوَ أَحْسَنُهُمْ سِيَاقًا لِلْحَدِيثِ، وَأَتَمُّهُمْ حَدِيثًا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ: لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثًا، خَرَجْتُهُ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ، حَدَّثَنَاهُ عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازِ، نَا عَبْدِ الْوَارِثِ.

فوائد:..... ان احادیث کی وضاحت حدیث ۱۳۸۸ کے تحت بیان ہوئی ہے۔

۱۳۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ عِنْدَ حُضُورِ الْعِشَاءِ

رات کا کھانا موجود ہونے کی صورت میں نماز باجماعت ترک کرنے کی رخصت کا بیان

۱۶۵۱- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ عَبْدَةَ، قَالُوا: ثَنَا سُفْيَانُ، نَا الزُّهْرِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ.....

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کھانا حاضر ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھاؤ۔“ یہ روایت جناب عبد الجبار کی ہے۔“

أَنَسَ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدُؤُوا بِالْعِشَاءِ)). هَذَا حَدِيثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ. وَقَالَ الْمَخْزُومِيُّ وَ أَحْمَدُ: عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ أَحْمَدُ: عَنِ أَنَسِ.

فوائد:..... مکرر ۹۳۳۔

۱۳۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ إِذَا كَانَ الْمَرْءُ حَاقِنًا.

جب آدمی پیشاب یا پاخانہ روکے ہوئے ہو تو اسے نماز باجماعت ترک کرنے کی رخصت ہے۔

۱۶۵۲- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ.....

(۱۶۵۱) تقدم برقم: ۹۳۴

(۱۶۵۲) تقدم برقم: ۹۳۳

”حضرت عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن ارقم سفر کرتے تھے تو لوگ ان کے ساتھ ہوتے اور ان کی اقتداء کرتے۔ اور وہ اپنے ساتھیوں کے لیے اذان دیتے اور ان کی امامت بھی کرتے۔ فرماتے ہیں: ایک دن نماز کے لیے اذان ہوگئی تو انہوں نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص جماعت کرا دے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کرنا چاہتا ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو اسے چاہیے کہ پہلے قضائے حاجت کرے۔“

عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْأَرْقَمِ كَانَ يُسَافِرُ، فَيُضَحِّبُهُ قَوْمٌ يَقْتَدُونَ بِهِ، قَالَ: وَكَانَ يُؤَذِّنُ لِأَصْحَابِهِ وَيَوْمُهُمْ . قَالَ: فَتُؤَدِّي بِالصَّلَاةِ يَوْمًا، ثُمَّ قَالَ: يَوْمُكُمْ أَحَدُكُمْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ)).

فوائد:..... مکرر ۹۳۲۔

۱۳۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْعُمَيَّانِ الْجَمَاعَةِ فِي الْأَمْطَارِ وَالسُّيُولِ .

ناپینا افراد کو بارشوں اور سیلابوں میں نماز باجماعت ترک کرنے کی رخصت ہے

۱۶۵۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيرِ الْأَيْلِيِّ، أَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عَقِيلِ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ.....

”جناب محمود بن ریح بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبان بن مالک جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں اور جنگ بدر میں شرکت کا شرف حاصل کرنے والے انصار میں سے ایک ہیں، وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو عرض کی: اے اللہ کے رسول! میری نظر کمزور ہوگئی ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں۔ پس جب بارشوں کا موسم آتا ہے تو میرے اور ان کے درمیان واقع وادی بہنے لگتی ہے۔ تو میں ان کی مسجد میں جا کر انہیں نماز نہیں پڑھا سکتا۔ اس لیے میری خواہش ہے کہ اے اللہ کے رسول! آپ تشریف لائیں اور

مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ - أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصْرِي، وَإِنِّي أَصْلَبِي بِقَوْمِي، فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ، سَأَلَ الْوَادِيَّ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ بِهِمْ، فَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ

(۱۶۵۳) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب المساجد فی البیوت، حدیث: ۴۲۵۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب الرخصة

فی التحلف عن الجماعة لعذر، حدیث: ۳۳/۲۶۳۔ سنن نسائی: ۷۸۹۔

نماز باجماعت ترک کرنا

میرے گھر میں نماز ادا کریں تاکہ میں اس جگہ کو میں اپنی نماز گاہ بنا لوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں عنقریب (تمہاری یہ خواہش پوری) کروں گا۔ ان شاء اللہ۔ حضرت عتبہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”تو دوسرے دن سورج چڑھنے کے بعد رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما تشریف لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اجازت چاہی تو میں نے آپ ﷺ کو اجازت دے دی (آپ کو خوش آمدید کہا) تو آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے بغیر گھر میں داخل ہوئے پھر پوچھا: تم اپنے گھر میں کس جگہ چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ کہتے ہیں: میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا۔ لہذا رسول اللہ ﷺ (اس جگہ) کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ ہم نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر صف بنالی تو آپ ﷺ نے دو رکعات ادا کر کے سلام پھیرا۔ پھر ہم نے آپ ﷺ کو آپ کے لیے خزیر (گوشت اور آٹے سے تیار کردہ خاص قسم کا کھانا) کے لیے آپ کو بٹھا لیا، فرماتے ہیں: (اس دوران) محلے کے لوگ مسلسل آتے رہے حتیٰ کہ ہمارے گھر میں لوگوں کی کافی تعداد جمع ہوگئی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: مالک بن دحیث کہاں ہے؟ ایک شخص نے جواب دیا: ”وہ تو منافق آدمی ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں کرتا) اس لیے آپ ﷺ کی آمد پر حاضر نہیں ہوا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے بارے میں ایسا مت کہو، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ وہ اللہ کی رضا کے لیے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کا اقرار کرتا ہے؟ تو اس شخص نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ ہم تو اس کی تعلق داری اور سچی دوستی و محبت منافقوں ہی کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے

اللَّهُ أَنكَ تَأْتِي، فَتُصَلِّي فِي بَيْتِي أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. قَالَ عْتَبَانُ بْنُ مَالِكٍ: فَغَدَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ أَرْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذْنَتْ لَهُ. فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟)) قَالَ: فَأَشْرَفْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةِ الْبَيْتِ. فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرَ، فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا، فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَأَجْلَسَنَا عَلَى حَزْنِيرٍ صَنَعْنَاهُ لَهُ. قَالَ: فَثَابَ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ حَوْلَنَا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ ذَوُوهُ عَدَدٍ. فَقَالَ: ((أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّحَيْثِ؟)) فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقُلْ لَهُ ذَلِكَ، أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ)). قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، إِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنُصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيَّ النَّارَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ)). قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الزُّهْرِيُّ-

فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے آگ پر اس شخص کو حرام کر دیا جو خالص اللہ کی رضا کے لیے لا "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کا اقرار کرتا ہے۔ امام محمد زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حصین بن محمد انصاری سے، جو کہ بنی سالم کے ایک سردار ہیں، حضرت محمود بن ربیع کی حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ان کی تصدیق کی۔“

”جناب معمر کی امام زہری سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”بے شک میری نظر کمزور ہو گئی ہے۔“ یہ الفاظ اس شخص پر بولے جاتے ہیں جس کی بینائی میں نقص و کمزوری ہو اگرچہ اسے تھوڑا سا دکھائی بھی دیتا ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ مکمل نابینا ہو چکے ہوں اور انہیں کچھ دکھائی نہ دیتا ہو۔ مجھے اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ بعد میں مکمل بینائی سے محروم ہو گئے تھے، وہ بالکل دیکھ نہیں سکتے تھے۔ لیکن جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا تو اس وقت ان کی بینائی میں کچھ نقص تھا (مکمل نابینا نہ تھے) حتیٰ کہ مجھے اس روایت کے الفاظ سے یقین ہو گیا (کہ واقعی وہ سوال کے وقت مکمل نابینا نہ تھے)۔ جناب معمر کی روایت میں الفاظ ہیں۔ حضرت عثمان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: بلاشبہ میری نظر کمزور ہو گئی ہے اور سیلاب میرے اور میری قوم کی مسجد کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ (اس لیے) میری خواہش ہے کہ آپ تشریف لائیں اور میرے گھر کسی جگہ نماز ادا کریں جسے میں اپنے لیے جائے نماز بنا لوں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں (تمہاری یہ خواہش

فَسَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَ هُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ مِنْ سَرَائِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ فَصَدَّقَهُ .

۱۶۵۴۔ وَفِي خَبَرِ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصْرِي . وَهَذِهِ اللَّفْظَةُ قَدْ تَقَعُ عَلَى مَنْ فِي بَصَرِهِ سُوءٌ ، وَإِنْ كَانَ يُبْصِرُ بَصَرَ سُوءٍ ، وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَدْ صَارَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُ . لَسْتُ أَشْكُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ صَارَ بَعْدَ ذَلِكَ أَعْمَى لَمْ يَكُنْ يُبْصِرُ ، فَأَمَّا وَقْتُ سُؤَالِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَإِنَّمَا سَأَلَ ، إِلَى أَنْ أَيْقَنْتُ فِي لَفْظِ هَذَا الْخَبَرِ . حَدَّثَنَا بِخَبَرِ مَعْمَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ ، عَنْ عِثْبَانَ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، فَقُلْتُ: إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصْرِي ، وَإِنَّ السُّيُولَ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي ، وَلَوْ دِدْتُ أَنَّكَ جِئْتَ ، وَصَلَيْتَ فِي بَيْتِي مَكَانًا اتَّخَذَهُ مَسْجِدًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)). وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِتَمَامِهِ .

(۱۶۵۴) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب اذا زار الامام قوما فامهم، حدیث: ۶۸۶۔ صحیح مسلم، حوالہ سابق: ۳۳/۲۶۳۔ سنن

نسائی: ۱۳۲۸۔ مسند احمد: ۴۹/۵۔ وانظر الحديث السابق.

پوری) کروں گا ان شاء اللہ۔“ پھر مکمل حدیث بیان کی۔

فوائد:..... ۱۔ نابینا شخص کا امام بننا جائز ہے اور نابینا کی امامت سے نماز میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔

۲۔ بارش کی صورت میں گھر پر نماز پڑھنا جائز ہے اور گھر میں نماز کے لیے کوئی خاص جگہ مقرر کی جاسکتی ہے۔ نیز کسی صالح شخص سے گھر پر نماز کے لیے جگہ مختص کرانا جائز ہے۔

۳۔ نماز چاشت کا باجماعت اہتمام کرنا جائز ہے۔

۴۔ رضائے الہی سے کلمہ توحید کا اقرار کرنے والا جنتی ہے۔ خواہ اس کا میل جول منافقین کے ساتھ بھی ہو، اور محض ظن سے کسی کو منافق کہنا درست نہیں۔ تاہم یہ روایت منافقین کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کے جواز کی دلیل نہیں ہے۔

۱۲۸..... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ فِي السَّفَرِ،

وَالْأَمْرُ بِالصَّلَاةِ فِي الرَّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ وَالْبَارِدَةِ

سفر میں جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنا جائز ہے اور بارش اور ٹھنڈ والی رات میں

گھروں میں نماز پڑھنے کے حکم کا بیان

بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصِرٍ غَيْرِ مَتَّقِيٍّ لَوْ حُمِلَ الْخَبْرُ عَلَى ظَاهِرِهِ كَانَ شُهُودُ الْجَمَاعَةِ فِي اللَّيْلَةِ

الْمَطِيرَةِ وَالْبَارِدَةِ مَعْصِيَةً، إِذِ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَمَرَ بِالصَّلَاةِ فِي الرَّحَالِ

ایک مختصر غیر مفصل روایت کے ذکر کے ساتھ۔ اگر اس مختصر روایت کو اس کے ظاہر پر محمول کیا جائے تو بارش اور سردی والی

رات جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا معصیت و نافرمانی ہوگی، کیونکہ ایسی حالت میں نبی کریم ﷺ نے گھروں میں نماز

پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

۱۶۵۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: ثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ

أَحْمَدُ: قَالَ: نَا أَيُّوبُ، وَقَالَ زِيَادُ: قَالَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، (ح) وَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، (ح) نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا

يَحْيَى، نَا عُبَيْدُ اللَّهِ، (ح) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ نَا حَمَّادٌ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعَدَةَ - عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ،

(ح) وَ ثَنَا يَحْيَى أَيْضًا، وَ نَا أَبُو يَحْيَى - يَعْنِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عُثْمَانَ - نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَ هَذَا

حَدِيثُ بَنْدَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ.....

(۱۶۵۵) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الاذان للمسافرين اذا كانوا جماعة، حدیث: ۶۳۲۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة

المسافرين، باب الصلاة في الرحال في المطر، حدیث: ۶۹۷۔ سنن ابی داود: ۱۰۶۲۔ سنن نسائی: ۶۵۵۔ سنن ابن ماجہ:

۹۳۷۔ مسند احمد: ۵۳/۲۔

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نماز کے لیے اذان دی پھر یہ کلمات پکارے: ”صَلُّوْا فِی رِحَالِكُمْ“ اپنے ٹھکانوں اور گھروں میں نماز ادا کرو۔“ پھر انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں بارش اور سردی والی رات ایسا ہی کرتے تھے۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس لفظ ”بارش اور سردی والی رات“ کے دو معنی ہیں: ایک یہ کہ اس سے مراد ایسی رات ہو جس میں بارش اور سردی دونوں ہوں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی مراد بارش والی رات اور سردی والی رات (الگ الگ) ہو۔ اگرچہ دونوں عینیں ایک ہی رات میں جمع نہ ہوں اور جناب حماد بن زید کی روایت میں اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی مراد کوئی ایک معنی ہے۔ بارش والی رات یا سردی والی رات۔“

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ ثُمَّ قَالَ: صَلُّوْا فِی رِحَالِكُمْ، ثُمَّ حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ وَالْبَارِدَةِ فِي السَّفَرِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذِهِ اللَّفْظَةُ (فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ وَالْبَارِدَةِ)، تَحْتَمِلُ مَعْنَيْنِ أَحَدُهُمَا: أَنْ تَكُونَ اللَّيْلَةُ مَطِيرَةً وَبَارِدَةً جَمِيعًا، وَتَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ اللَّيْلَةَ الْمَطِيرَةَ وَاللَّيْلَةَ الْبَارِدَةَ أَيْضًا وَإِنْ لَمْ تَجْتَمِعِ الْعِلَّتَانِ جَمِيعًا فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ. وَخَبَرُ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ دَالٌّ عَلَى أَنَّهُ أَرَادَ أَحَدَ الْمَعْنَيْنِ، كَانَتْ اللَّيْلَةُ مَطِيرَةً أَوْ كَانَتْ بَارِدَةً.

۱۴۹..... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ فِي السَّفَرِ فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ بَارِدَةً وَلَا مَطِيرَةً بِمِثْلِ اللَّفْظِ الَّذِي ذَكَرْتُ فِي الْبَابِ قَبْلُ

دوران سفر اندھیری رات میں نماز باجماعت چھوڑنا جائز ہے۔ اگرچہ رات ٹھنڈی اور بارش والی نہ ہو۔ گزشتہ باب میں مذکور حدیث جیسی حدیث کے بیان کے ساتھ۔

۱۶۵۶۔ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ، نَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ أَحْمَدَ قَالَ: أَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عَثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّابُونِيُّ قَرَأَهُ عَلَيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ.....

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں ہوتے اور رات اندھیری یا بارش والی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن اذان دیتا یا منادی پکارتا۔“

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَكَانَتْ لَيْلَةٌ ظُلْمَاءُ أَوْ لَيْلَةٌ مَطِيرَةً أَوْ مُؤَدَّنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَوْ نَادَى

نماز باجماعت ترک کرنا

”نماز اپنے اپنے ٹھکانوں اور خیموں میں پڑھ لو۔“

مُنَادِيهِ: أَنْ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ .

فوائد:..... ۱۔ دوران سفر رات کے وقت بارش ہونے اور سخت سردی کی صورت میں نماز باجماعت میں تخفیف مباح ہے اور نماز باجماعت ترک کرنے کی رخصت ہے۔ نیز یہ شرعی عذر میں سے ایک عذر ہے جس کی وجہ سے نماز باجماعت ترک کرنا جائز ہے۔

۳۔ رات کے وقت سخت اندھیرا یا بارش ہو تو نماز باجماعت ترک کرنا جائز ہے اور ان صورتوں میں مؤذن اذان میں حی علی الصلاة، حی علی الفلاح کی جگہ صَلُّوا فِي الرِّحَالِ کہے گا۔

۱۵۰..... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ فِي السَّفَرِ، وَالْأَمْرُ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ فِي الْمَطَرِ

الْقَلِيلِ غَيْرِ الْمُؤَذِّي بِمِثْلِ اللَّفْظِ الَّذِي ذَكَرْتُ قَبْلُ

سفر کے دوران نماز باجماعت ترک کرنا جائز ہے۔ گزشتہ باب میں مذکور حدیث جیسی حدیث کے ساتھ، تھوڑی اور غیر تکلیف دہ بارش میں نماز گھروں اور ٹھکانوں پر پڑھنے کا حکم

۱۶۵۷۔ أَحْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مَوْمِلُ بْنُ هِشَامٍ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا: قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ، ثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءِ، وَقَالَ مَوْمِلٌ، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ.....

”جناب ابولہجہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک اندھیری رات میں عشاء کی نماز کے لیے گھر سے نکلا۔ پھر جب میں واپس آیا تو میں نے دروازہ کھلوانے کے لیے دستک دی تو میرے والد گرامی نے پوچھا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں ابولہجہ ہوں۔ (اس پر ان کے والد گرامی نے) فرمایا: میں نے حدیبیہ والے دن اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس حال میں دیکھا کہ ہم پر بارش ہوئی جس سے ہمارے جوتوں کے تلوے بھی نہ بھیکے تو رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے اعلان کر دیا کہ تم نماز اپنے ٹھکانوں اور خیموں میں ادا کر لو۔“

عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ: قَالَ: خَرَجْتُ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ إِلَى الْمَسْجِدِ صَلَاةَ الْعِشَاءِ، فَلَمَّا رَجَعْتُ اسْتَفْتَحْتُ، فَقَالَ أَبِي: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: أَبُو مَلِيحٍ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ، وَأَصَابَتْنَا سَمَاءٌ لَمْ تَبُلْ أَسْفَلَ نِعَالِنَا، فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ .

(۱۶۵۷) اسناد صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب الجمعة فی الیوم المطیر، حدیث: ۱۰۵۷۔ سنن ابن ماجہ: ۹۳۷۔

مسند احمد: ۷۴/۵۔ سنن نسائی: ۸۵۰۔

۱۵۱..... بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ فِي الرَّحَالِ وَ تَرَكِ الْجَمَاعَةِ فِي الْيَوْمِ الْمَطِيرِ فِي السَّفَرِ مِثْلَ اللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرْتُ قَبْلُ

گزشتہ روایت جیسی روایت کے ساتھ دوران سفر بارش والے دن نماز باجماعت ترک کرنے اور ٹھکانوں پر نماز پڑھنے کی رخصت و اباحت کا بیان

وَ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ حُكْمَ النَّهَارِ فِي إِبَاحَةِ تَرْكِ الصَّلَاةِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَطَرِ كَحُكْمِ اللَّيْلِ سَوَاءً. اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ بارش میں نماز باجماعت ترک کرنے کے جواز کا حکم رات اور دن کے لیے برابر ہے۔

۱۶۵۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، (ح) وَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، (ح) وَ نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا أَبُو بَحْرٍ، نَا سَعِيدُ بْنُ عُرْوَةَ (ح) وَ نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عَيْسَى، عَنْ سَعِيدٍ وَ نَا بُنْدَارٌ، نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، (ح) وَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ.....

”حضرت ابو یحییٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حنین والے دن نبی کریم ﷺ کی معیت میں ہم پر بارش برسی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”نماز ٹھکانوں اور خیموں میں ادا کی جائے گی۔“

عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَصَابَتْنَا السَّمَاءُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الصَّلَاةُ فِي الرَّحَالِ)). هَذَا حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ مَرَّةً أُخْرَى: أَبُو الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ.

فوائد: یہ حدیث دلیل ہے کہ اگر تھوڑی بارش ہو تب بھی نماز باجماعت میں تخفیف ہے اور نماز باجماعت ترک کرنے کی رخصت ہے۔

۱۵۲..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَضَى لِلْفُظَّةِ الْمُخْتَصِرَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ فِي الرَّحَالِ

ٹھکانوں اور خیموں میں نماز پڑھنے کے متعلق نبی کریم ﷺ کے حکم کے بارے میں، میں نے جو مختصر

روایت بیان کی تھی، اس کی تفصیلی روایت کا بیان

وَ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ أَمْرٌ إِبَاحَةٌ لَا أَمْرٌ عَزْمٌ، يَكُونُ مُتَعَدِّبَةً عَاصِيًا إِنْ شَهِدَ الصَّلَاةَ جَمَاعَةً فِي الْمَطَرِ

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کا حکم جواز کے لیے ہے، وجوب کے لیے نہیں کہ اگر کوئی نمازی بارش میں نماز باجماعت میں حاضر ہوتا ہے تو وہ گناہگار ہوگا

۱۶۵۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا أَبُو نُعَيْمٍ، نَا زُهَيْرٌ، وَنَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، نَا سِنَانٌ يَعْنِي ابْنَ مُطَاهِرٍ عَنِ زُهَيْرٍ، عَنِ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَمَطَرْنَا فَقَالَ: ((لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِي رَحْلِهِ)).

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو ہم پر بارش ہوگئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو شخص چاہے وہ اپنے خیچے میں نماز پڑھے۔“

فوائد:..... اس حدیث کی وضاحت حدیث ۱۶۵۵ کے تحت بیان ہوتی ہے۔

۵۳..... بَابُ إِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ الْمُظْلِمَةِ، وَالذَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالصَّلَاةِ فِي الرَّحَالِ فِي مِثْلِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَمْرٌ بِإِبَاحَةٍ لَّهُ لَا حَتْمٌ.

اندھیری اور بارش والی رات میں نماز کے لیے مسجد میں آنے کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس قسم کی رات میں خیموں میں نماز پڑھنے کا حکم اباحت و جواز کے لیے ہے، واجب نہیں ہے۔

۱۶۶۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: نَا فُلَيْحٌ، عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ.....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: فَلَمَّا تَوَفَّى أَبُو هُرَيْرَةَ، قُلْتُ: وَاللَّهِ لَوْ جِئْتُ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، فَأَتَيْتُهُ، فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا فِي قِصَّةِ الْعَرَّاجِينَ، قَالَ: ثُمَّ هَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ، فَلَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ بَرَقَتْ بَرَقَةٌ، فَرَأَى قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانَ، فَقَالَ: ((مَا السُّرَى يَا قَتَادَةُ؟)) فَقَالَ: عَلِمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّ شَاهِدَ

”حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے (دل میں) کہا: اللہ کی قسم! اگر میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں (حصول علم کے لیے) حاضر جاؤں تو بہت بہتر ہوگا۔ لہذا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔“ پھر انہوں نے عراجین کھجور کی شاخوں کے قصے کے بارے میں ایک طویل حدیث بیان کی۔ انہوں نے فرمایا: ”پھر اس رات بادل خوب امنڈ کر آیا (اور خوب بارش برسی)۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز کے لیے باہر تشریف لائے تو بجلی چمکی، جس سے آپ ﷺ

نماز باجماعت ترک کرنا

نے حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ تو پوچھا: ”اے قتادہ! ایسی رات میں کیسے چل کر آئے؟ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے معلوم تھا کہ آج رات نمازی کم ہوں گے اس لیے میں نے پسند کیا کہ میں نماز جماعت کے ساتھ ادا کروں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز پڑھ لو تو ٹھہرے رہنا حتیٰ کہ میں تمہیں جانے کی اجازت دے دوں۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کو کھجور کی ایک شاخ عنایت کی۔ اور فرمایا: ”یہ شاخ لے لو، تمہارے آگے اور پیچھے دس دس (ہاتھ) روشن کر دے گی۔ پھر جب تم اپنے گھر داخل ہو جاؤ اور گھر کے ایک کونے میں سایہ دیکھو تو گفتگو کرنے سے پہلے اسے مارنا کیونکہ وہ شیطان ہے۔“ راوی کہتے ہیں کہ تو انہوں نے ایسے ہی کیا۔ اس لیے ہم بھی ان شاخوں کو پسند کرتے ہیں۔“

۱۵۴..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ إِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ لِأَكْلِ الثَّوْمِ

لہسن کھانے والے شخص کو نماز باجماعت میں شریک ہونا منع ہے

۱۶۶۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَابُنْدَارٌ وَأَبُو مُوسَى، قَالَا: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ.....

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر فرمایا: ”جس شخص نے اس پودے یعنی لہسن سے کھایا ہو تو وہ مسجد میں ہرگز نہ آئے۔“ جناب عبید اللہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے اس پودے سے کھایا ہو وہ مسجدوں کے قریب ہرگز

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ: ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثَّوْمَ، فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ)). وَ قَالَ بُنْدَارٌ: قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ وَ قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ

(۱۶۶۱) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب ما جاء في الثوم النيء، حدیث: ۸۵۳۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب نہی من اكل ثوما او بصلا، حدیث: ۵۶۱۔ سنن ابی داود: ۳۸۲۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۰۱۶۔ مسند احمد: ۱۳/۲۔ سنن الدارمی:

الشَّجَرَةَ، فَلَا يَقْرَبَنَّ الْمَسَاجِدَ)). نہ جائے۔“

۱۶۶۲۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْخَزَّازُ، نَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

”حضرت عباد بن تمیم اپنے پچاسے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اس سبزی میں سے کھالے تو وہ ہمیں ہماری اس مسجد میں اس (کی بو کے ساتھ اذیت نہ دے۔“

فوائد:.....۱۔ کچا پیاز اور لہسن کھا کر نماز باجماعت میں شامل ہونا اور مساجد میں داخل ہونا ممنوع ہے، کیونکہ اس سے نمازیوں اور فرشتوں کو ایذا اٹھانا پڑتی ہے۔

۲۔ اگر مسجد خالی ہو تب بھی لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں داخل ہونا ممنوع ہے۔ کیونکہ مساجد میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ اس بدبو سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

۱۵۵..... بَابُ تَوْقِيتِ النَّهْيِ عَنْ اِتِّيانِ الْجَمَاعَةِ لِاَكْلِ الثُّومِ

لہسن کھانے والے شخص کے لیے نماز باجماعت میں شرکت کی ممانعت کی تعیین و تحدید کا بیان

۱۶۶۳۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيْرٌ، عَنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ.....

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے قبلہ رخ تھو کا تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگا ہوگا اور جس شخص نے اس بدبو دار سبزی میں سے کھایا ہو تو وہ تین دن تک ہماری مسجد کے قریب مت آئے۔“

فوائد:..... مصنف نے اس حدیث سے لفظ ”ثلاثاً“ سے یہ استدلال کیا ہے کہ پیاز کھانے کے بعد تین دن

تک مساجد میں داخلہ ممنوع ہے۔ لیکن یہ استدلال درست نہیں، کیونکہ پیاز کھانے کے بعد تین دن تک پیاز کی بو باقی نہیں رہتی لہذا اتنی لمبی پابندی بے سود ہے پھر ممکن اور قرین قیاس یہ ہے کہ ”ثلاثاً“ سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ نے یہ کلمات تین بار دہرایا کیونکہ آپ ﷺ کا معمول تھا کہ بات سمجھانے کی خاطر آپ ﷺ مکرر کلمات کہتے تھے۔

۱۵۶..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِيْتَانِ الْمَسَاجِدِ لِأَكْلِ الثَّوْمِ

لہسن کھانے والے شخص کے لیے مساجد میں آنا منع ہے

۱۶۶۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ أَنَّ سَلَامَةَ بْنَ رَوْحٍ حَدَّثَهُمْ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ: وَقَالَ ابْنُ شَهَابٍ، حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ.....

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ زَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ ثَوْماً أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَرِلْنَا أَوْ لِيَعْتَرِلْ مَسْجِدَنَا وَلِيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ)).

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے (کچا) لہسن یا پیاز کھایا ہو تو وہ ہم سے الگ رہے یا وہ ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔“

فوائد:..... ان احادیث کی وضاحت حدیث ۱۶۶۲ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۱۵۷..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِيْتَانِ الْجَمَاعَةِ لِأَكْلِ الْكُرَّاثِ

گندنا کھانے والے شخص کے لیے جماعت میں شریک ہونا منع ہے

۱۶۶۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ: الثَّوْمِ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: وَالْبَصْلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأْذِي مِمَّا يَتَأَذَى مِنْهُ الْإِنْسَانُ)).

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے اس پودے لہسن سے کھایا ہو۔“ پھر بعد میں فرمایا: ”اور پیاز اور گندنا کھایا ہو تو وہ ہماری مسجد کے قریب بالکل نہ آئے کیونکہ فرشتے بھی اس چیز سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جس سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں۔“

فوائد:..... گندنا ایک بدبودار سبزی ہے جس کی بعض قسمیں لہسن اور بعض پیاز سے ملتی جلتی ہیں۔ اس قسم کی بدبو یا ان سے سخت بدبو رکھنے والی اشیاء کا بھی یہی حکم ہے جیسے سگریٹ وغیرہ۔

(۱۶۶۴) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب ما جاء في الثوم النوى، حديث: ۸۵۵۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب نہی من اكل ثوما او بصلا، حديث: ۵۶۴۔ سنن ابی داؤد: ۳۸۲۲۔ سنن کبریٰ نسائی: ۷۶۵۱۔ مسند احمد: ۴۰۰/۳۔

(۱۶۶۵) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب ما جاء في الثوم النوى، حديث: ۸۵۴۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب نہی من اكل ثوما او بصلا، حديث: ۵۶۴/۷۴۔ سنن ترمذی: ۱۸۰۶۔ سنن نسائی: ۷۰۸۔ مسند احمد: ۲۸۰/۳ وانظر الحديث السابق.

۱۵۸..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ عَنْ إِيْتَانِ الْمَسَاجِدِ لِأَكْلِهِنَّ نَيْمًا غَيْرَ مَطْبُوحٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ پیاز و لہسن وغیرہ کھانے والے کو مساجد میں آنے کی ممانعت اس وقت ہے

جب اس نے انہیں پکائے بغیر کچا ہی کھایا ہو

۱۶۶۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ سَعِيدٍ، عَنِ قَتَادَةَ، عَنِ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ.....

”جناب معدان سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن لوگوں سے خطاب فرمایا، پھر کہا: لوگو! بے شک تم ان دو پودوں سے کھاتے ہو اور میرے نزدیک یہ دونوں بدبو دار ہیں، ایک لہسن ہے اور دوسرا پیاز۔ اور میں ایک آدمی کو دیکھا کرتا تھا کہ اس کے منہ سے (ان کی) بدبو محسوس کی جاتی تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بقیع کی طرف نکال دیا جاتا تھا۔ (لہذا) جو شخص انہیں کھانا چاہے تو وہ ان کو پکا کر ان کی بو ختم کر لے۔“

عَنْ مَعْدَانَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ مَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ، هَذَا الثُّومُ، وَهَذَا الْبَصَلُ، وَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرَّجُلَ يُوجَدُ رِيحُهُ فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ فَيَخْرُجُ بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ، وَمَنْ كَانَ أَكْلَهُمَا فَلْيَمْتَهُمَا طَبْحًا.

۱۵۹..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ عَنْ ذَلِكَ لِتَأْذِي النَّاسِ بِرِيحِهِ لَا تَحْرِيمًا لِأَكْلِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ لہسن اور پیاز کھانے کی ممانعت ان کی بو کی وجہ سے ہے، ان کے حرام

ہونے کی وجہ سے نہیں

۱۶۶۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نَا عَبْدُ الْأَعْلَى، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْجَرِيرِ، (ح) وَثَنَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نَا إِسْمَاعِيلُ، نَا سَعِيدُ بْنُ الْجَرِيرِ، عَنِ أَبِي نَضْرَةَ.....

”حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابھی ہم آگے نہیں بڑھے تھے کہ خیبر فتح ہو گیا تو ہم لہسن کے کھیت میں پہنچے، فرماتے ہیں: لوگ سخت بھوکے تھے۔ اس لیے ہم نے لہسن خوب جی بھر کر کھایا۔ پھر ہم مسجد میں آگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: لَمْ نَعُدْ أَنْ فُتِحَتْ خَيْبَرُ فَوَقَعْنَا فِي تِلْكَ الْبَقْلَةِ الثُّومِ، فَأَكَلْنَا مِنْهَا أَكْلًا شَدِيدًا، قَالَ: وَنَاسٌ جِيَاعٌ، ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ، فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

(۱۶۶۶) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب نہی من اکل ثوما او بصلا، حدیث: ۵۶۷۔ سنن نسائی: ۷۰۹۔ سنن ابن ماجہ:

۱۰۱۴۔ مسند احمد: ۲۶/۱۔

(۱۶۶۷) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب نہی من اکل ثوما او بصلا، حدیث: ۵۶۵۔ مسند احمد: ۱۲/۳۔

نے بو محسوس کی تو فرمایا: جس شخص نے اس بدبودار پودے سے کھایا ہو تو وہ ہماری مسجد کے قریب مت آئے۔ اس پر لوگوں نے کہنا شروع کر دیا: لہسن حرام ہو گیا۔ لہسن حرام ہو گیا۔ یہ بات نبی کریم ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! جس چیز کو اللہ نے حلال قرار دیا ہو اسے حرام قرار دینے کا مجھے کوئی حق نہیں ہے۔ لیکن یہ ایک پودہ ہے جس کی بو مجھے پسند نہیں ہے۔ یہ ابو ہاشم کی روایت ہے۔ اور ابو موسیٰ نے اپنی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ”اور صورت حال یہ ہے کہ میرے فرشتوں میں سے ایک سرگوشی کرنے والا آتا ہے۔ لہذا میں ناپسند کرتا ہوں کہ انہیں اس کی بدبو محسوس ہو۔“

الرِّيحَ، فَقَالَ: ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْحَبِيثَةَ فَلَا يَقْرَبَنَا فِي مَسْجِدِنَا)). فَقَالَ النَّاسُ: حُرِّمَتْ، حُرِّمَتْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ لَيْسَ لِي تَحْرِيمٌ مَا أَحَلَّ اللَّهُ، وَ لَكِنَّهَا شَجَرَةٌ أَكْرَهُ رِيحَهَا)). هَذَا حَدِيثٌ أَبِي هَاشِمٍ، وَ زَادَ أَبُو مُوسَى فِي آخِرِ حَدِيثِهِ: ((وَ إِنَّهُ يَأْتِينِي مِنْ أَنَا جِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَأَكْرَهُ أَنْ يَشْمُوا رِيحَهَا)).

۱۶۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ عَنِ ذَلِكَ لِلْمَلَائِكَةِ بِرِيحِهِ

إِذِ النَّاسُ يَتَأَذُّونَ بِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ لہسن اور پیاز کی ممانعت اس لیے ہے کہ فرشتے ان کی بو سے تکلیف محسوس کرتے ہیں کیونکہ ان کی بو سے لوگوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔

۱۶۶۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسِيدٍ، نَا يَزِيدُ - وَ هُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ - التَّسْتَرِيُّ، عَنِ أَبِي الزُّبَيْرِ.....
عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ الْبَصْلِ وَالْكَرَّاثِ، قَالَ وَكَمْ يَكُنْ يَبْلَدُنَا يَوْمَئِذٍ النَّوْمُ، فَقَالَ: ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسَانُ)).

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پیاز اور گندنا کھانے سے منع کیا۔ فرماتے ہیں: ان دنوں ہمارے علاقے میں لہسن نہیں ہوتا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اس پودے سے کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے۔ کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں۔“

فوائد:..... ۱۔ پیاز اور لہسن پکانے سے ان کی بدبو زائل ہو جاتی ہے اور پکا کر ان کے استعمال سے مسجد میں

(۱۶۶۸) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی من اکل ثوما او بصلا، حدیث: ۵۶۴/۷۲۔ سنن ابن ماجہ: ۳۳۶۵۔ سنن

کبریٰ نسائی: ۶۶۵۳۔ مسند احمد: ۲۷۴/۳۔ مسند الحمیدی: ۱۲۹۹۔

داخل ہونے پر پابندی نہیں ہے۔

۲۔ کچا پیاز اور کچا لہسن حرام نہیں، لیکن ان کے استعمال کے بعد مساجد میں داخل ہونے پر پابندی ہے۔ کیونکہ اس سے انسانوں اور فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

۱۶۱..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ إِتْيَانِ الْمَسْجِدِ لِأَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصْلِ وَالْكُرَّاثِ إِلَى أَنْ يَذْهَبَ رِيحُهُ
جس شخص نے لہسن، پیاز اور گندنا کھایا ہو، اسے ان کی بو ختم ہونے تک مسجد میں آنا منع ہے۔

۱۶۶۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَا ابْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، أَنَّ أَبَا النَّجِيبِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ حَدَّثَهُ، أَنَّ.....

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں لہسن، پیاز اور گندنا کا تذکرہ ہوا اور عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول! ان سب میں لہسن سخت بو والا ہے، کیا آپ اسے حرام قرار دیتے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اسے کھا لو، اور جس شخص نے اسے کھایا ہو وہ اس کی بو ختم ہونے تک ہماری اس مسجد میں نہ آئے۔“

فوائد:۱۔ کچا پیاز اور کچا لہسن کھانے کے بعد مسجد میں داخل ہونا ممنوع ہے تا وقتیکہ اس کی بدبو ختم نہ ہو اور جب ان کی بدبو ختم ہو جائے تو مسجد میں حاضر ہونا جائز ہے۔

۲۔ کچا پیاز اور لہسن کھا کر چونکہ مسجد میں آنے پر پابندی ہے اس لیے مسجد کی حدود میں بیٹھ کر کچا پیاز اور لہسن وغیرہ کھانا بدرجہ اولیٰ ممنوع ہے۔

۱۶۲..... بَابُ ذِكْرِ مَا خَصَّ اللَّهُ بِهِ نَبِيَّهٖ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَرَلِّثِ أَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصْلِ وَالْكُرَّاثِ مَطْبُوعًا

پکا ہوا لہسن، پیاز اور گندنا نہ کھانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت کا بیان

۱۶۷۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ وَهَبٍ حَدَّثَهُ.....

(۱۶۶۹) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی من اکل ثوما او بصلا، حدیث: ۵۶۶۔ سنن ابی داود، کتاب الاطعمه، باب فی اکل الثوم، حدیث: ۳۸۲۳۔ وقد تقدم بقره: ۱۶۶۷۔

(۱۶۷۰) صحیح مسلم، کتاب الاشریة، باب اباحه اکل الثوم، حدیث: ۲۰۵۳۔ سنن کبریٰ نسائی: ۶۵۹۶۔ مسند احمد: ۴۱۶۔ ۴۱۵/۵۔ من طریق جابر بن سعمره عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ۔

نماز باجماعت ترک کرنا

”حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک سبزی کا سالن بھیجا گیا جس میں پیاز یا گندنا ڈالا گیا تھا۔ پس حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اس میں سے رسول اللہ ﷺ کے کھانے کے آثار نہ دیکھے تو (خود بھی) اسے کھانے سے انکار کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: تمہیں یہ کھانا کھانے سے کس چیز نے روکا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! مجھے آپ کے کھانے کے آثار دکھائی نہیں دیئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(میں نے تو اس لیے نہیں کھایا کیونکہ) میں اللہ کے فرشتوں سے حیا محسوس کرتا ہوں (کہ کہیں انہیں بو محسوس نہ ہو) اور یہ حرام نہیں ہے۔“

فوائد:..... ۱۔ یہ احادیث صریح نص ہیں کہ پیاز اور لہسن حلال ہیں اور نبی ﷺ پر بھی پیاز اور لہسن حرام نہیں تھے۔

۲۔ مسجد و دینی مجلس میں داخلے کے وقت کچے لہسن اور پیاز کے استعمال سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ ان کی بدبو تکلیف کا باعث ہے۔

۳۔ نبی ﷺ کچے پیاز اور لہسن سے مستقل گریز کرتے تھے کیونکہ آپ ﷺ فرشتوں سے ہم کلام ہوتے تھے۔

۶۳..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَّ بِتَرَكِ أَكْلِهِنَّ

لِمُنَاجَاةِ الْمَلَائِكَةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کی لہسن و پیاز نہ کھانے کی خصوصیت فرشتوں

سے ہم کلامی کی وجہ سے ہے

۱۶۷۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ، نَا أَبُو قُدَامَةَ وَ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: تَنَا سُفْيَانُ، قَالَ

أَبُو قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ، وَقَالَ زِيَادُ: عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ، قَالَتْ: نَزَلَ عَلَيْنَا

النَّبِيُّ ﷺ، فَتَكَلَّفْنَا لَهُ طَعَامًا فِيهِ بَعْضُ

”حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے گھر مہمان ٹھہرے تو ہم نے آپ ﷺ کے لیے

(۱۶۷۱) حسن: سنن ترمذی، کتاب الاطعمه، باب ما جاء في الرخصة في اكل الثوم مطبوخا، حديث: ۱۸۱۰۔ سنن ابن ماجه:

۳۳۶۴۔ مسند احمد: ۴۳۳/۶۔ مسند الحمیدی: ۳۳۹۔ سنن الدارمی: ۲۰۶۰۔

خصوصی کھانا تیار کیا جس میں کچھ سبزیاں بھی شامل تھیں، جب وہ کھانا آپ ﷺ کو پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم کھا لو کیونکہ میں تمہارے جیسا نہیں ہوں، بلاشبہ مجھے خدشہ ہے کہ میں اپنے ساتھی (جبرائیل) کو تکلیف دوں گا۔“ جناب ابو قدامہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہا کے ہاں مہمان ٹھہرا تو انہوں نے مجھے بیان کیا، وہ فرماتی ہیں: آپ (رسول اللہ ﷺ) ہمارے مہمان بنے۔“

۱۶۲..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِهِ عِنْدَ الصَّرُورَةِ وَالْحَاجَةِ إِلَيْهِ

بوقت ضرورت اور حاجت، لہسن اور پیاز کھانے کی رخصت ہے

۱۶۷۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغْبِرَةِ، عَنِ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنِ أَبِي بُرْدَةَ.....

”حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے لہسن کھایا، پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو اس حال میں پایا کہ آپ ایک رکعت ادا کر چکے تھے۔ پھر جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو میں نے کھڑے ہو کر نماز مکمل کرنا شروع کر دی، پس آپ نے لہسن کی بو محسوس کی تو فرمایا: ”جس شخص نے یہ سبزی کھائی ہو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے حتیٰ کہ اس کی بو ختم ہو جائے۔ جب میں نے نماز مکمل کی تو میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ (لہسن کھانے میں) میرا عذر ہے۔ آپ مجھے اپنا دست مبارک دیجیے، آپ اس بات کو آسان پائیں گے، تو آپ ﷺ نے مجھے اپنا دست مبارک تھما دیا۔ پس میں نے آپ ﷺ کا دست مبارک اپنی آستین سے داخل کر کے اپنے سینے تک لگایا تو آپ ﷺ کو معلوم ہوا

الْبُقُولِ، فَلَمَّا وَضَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ لِأَصْحَابِهِ: ((كُلُوا فَإِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِّنْكُمْ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُؤْذِيَ صَاحِبِي. وَ قَالَ أَبُو قَدَامَةَ عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ، نَزَلَتْ عَلَيْهَا فَحَدَّثْتَنِي، قَالَتْ: نَزَلَ عَلَيْنَا

عَنِ الْمُغْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: أَكَلْتُ ثَوْمًا، ثُمَّ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي بِرَكْعَةٍ، فَلَمَّا صَلَّى قُمْتُ أَقْضَى، فَوَجَدَ رِيحَ الثَّوْمِ، فَقَالَ: ((مَنْ أَكَلَ هَذِهِ الْبَقْلَةَ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا)). فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ، أَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي عُذْرًا، نَاوَلْنِي يَدَكَ، فَوَجَدْتُهُ سَهْلًا، فَنَاوَلْنِي يَدَهُ، فَأَدْخَلْتَهَا مِنْ كُمِّي إِلَى صَدْرِي فَوَجَدَهُ مَعْصُوبًا: فَقَالَ: ((إِنَّ لَكَ عُذْرًا)).

کہ (میرا پیٹ بھوک کی وجہ سے) بندھا ہوا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک (اس حالتِ مجبوری میں تیرے لیے اہسن کھانے میں) عذر ہے۔“

فوائد:..... کسی مرض کے لیے بطور دوا کچا اہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں داخل ہونا جائز ہے اور ایسے شخص پر مسجد میں داخل ہونے کی پابندی نہیں ہے۔

۱۶۵..... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ فِي الْجَمَاعَةِ صِدَّةً مَذْهَبٍ مِّنْ كَرِهَةِ ذَلِكَ
دن کے وقت نفل نماز باجماعت ادا کرنے کا بیان، ان لوگوں کے مذہب کے برخلاف جو اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔

۱۶۷۳۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزِ الْأَيْلِيِّ أَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَقِيلِ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ.....

”حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عتبٰن بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ دوسرے دن سورج بلند ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے گھر تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے اجازت چاہی تو میں نے آپ کو اجازت دی (اور خوش آمدید کہا) تو آپ ﷺ بیٹھے بغیر گھر میں تشریف لے گئے اور پوچھا: ”تم اپنے گھر میں مجھ سے کس جگہ نماز پڑھوانا پسند کرتے ہو؟“ کہتے ہیں: میں نے گھر کے کونے کی طرف آپ کو اشارہ کیا۔ لہذا رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر صف بندی کی تو آپ نے دو رکعت پڑھائیں پھر سلام پھیر دیا۔“

مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَهُ، قَالَ : قَالَ لِي عَتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ: فَعَدَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابُو بَكْرٍ جِئْنَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِكَ؟)) قَالَ: فَأَشْرَفْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ، فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا، فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ.

فوائد:..... مکرر ۱۲۳۱۔

۱۶۶..... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ ضِدًّا مَذْهَبٍ مِّنْ كَرِهَةٍ ذَلِك

رمضان المبارک کے علاوہ دنوں میں رات کے وقت نفل نماز باجماعت ادا کرنے کا بیان،
ان لوگوں کے مذہب کے برخلاف جو اسے مکروہ خیال کرتے ہیں

۱۶۷۴۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي
اللَيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي هِلَالٍ.....

”حضرت عمرو بن ابی سعید بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابوسلمہ
بن عبد الرحمان، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں
حاضر ہوئے تو ہم نے انہیں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے
پایا۔“ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ اور فرمایا: ”ہم رسول
اللہ ﷺ کی معیت میں واپس آئے حتیٰ کہ جب ہم سقیایا
قاہہ مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کون مرد ہے جو
ایا یہ حوض پر پہنچ کر پسائی کر کے اس کے سوراخ بند کرے اور
اس سے پانی کھینچے، اور ہمارے آنے سے پہلے ہمارے
مشکیروں میں پانی بھر دے۔ تو میں نے عرض کی: یہ کام کرنے
کے لیے میں حاضر ہوں اور حضرت جابر بن صخر رضی اللہ عنہ نے کہا:
میں ایسا آدمی ہوں (جو یہ خدمت بجالانے کے لیے تیار
ہے)۔ لہذا ہم پیدل چلتے ہوئے شام کے وقت حوض پر پہنچ
گئے۔ ہم نے پسائی کر کے حوض کے رخنے بند کیے اور اس سے
پانی نکالا۔ پھر ہم لیٹ کر سو گئے حتیٰ کہ آدھی رات ہو گئی تو ایک
فخص آیا اور حوض پر کھڑا ہو گیا، اس کی اٹنی اسے کھینچ کر حوض
کی طرف لے جانے کی کوشش کرتی جبکہ وہ اس کی لگام کھینچ کر
اسے روکنے کی کوشش کرتا پھر اس نے کہا: کیا تم دونوں اجازت
دیتے ہو کہ میں پانی پلا لوں؟ ناگہاں وہ تو رسول اللہ ﷺ

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَا وَابْنُ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَوَجَدْنَاهُ قَائِمًا يُصَلِّي، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. وَقَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالسُّقْيَا أَوْ بِالْقَاحَةِ قَالَ: أَلَا رَجُلٌ يَنْطَلِقُ إِلَى حَوْضٍ الْأَيَاةِ فَيَمْدُرُهُ وَيَنْزِعُ فِيهِ، وَيَنْزِعُ لَنَا فِي أَسْقِيَتِنَا حَتَّى نَأْتِيَهُ، فَقُلْتُ: أَنَا رَجُلٌ، وَقَالَ جَابِرُ بْنُ صَخْرٍ: أَنَا رَجُلٌ، فَخَرَجْنَا عَلَى أَرْجَلِنَا حَتَّى آتَيْنَاهَا أَصِيلًا. فَمَدَرْنَا الْحَوْضَ وَنَزَعْنَا فِيهِ، ثُمَّ وَضَعْنَا رُؤُوسَنَا حَتَّى أَبْهَارَ اللَّيْلِ، أَقْبَلَ رَجُلٌ، حَتَّى وَقَفَ عَلَى الْحَوْضِ، فَجَعَلَتْ نَاقَتُهُ تَنَازِعُهُ عَلَى الْحَوْضِ، وَجَعَلَ يَنَازِعُهَا زَمَامَهَا، ثُمَّ قَالَ: أَتَأْذِنَانِ ثُمَّ أَشْرَعُ؟ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: نَعَمْ يَا أَبَا نَتِّ وَأَمِنَا، فَأَرَخَى لَهَا، فَسَرِبَتْ حَتَّى

تھے۔ تو ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان! تو آپ ﷺ نے اونٹنی کی لگام ڈھیلی کر دی تو اس نے خوب سیر ہو کر پانی پیا۔“ پھر حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے ہمیں بتایا: ”پھر آپ ﷺ (مدینہ منورہ) کے قریب ہو گئے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے عرج کے علاقے میں بطحاء مقام پر اونٹنی کو بٹھایا، پھر آپ ﷺ اپنی کسی ضرورت کے لیے تشریف لے گئے۔ (واپس تشریف لائے) تو میں نے آپ کے لیے پانی اٹدیا اور آپ نے وضو کیا پھر آپ اپنی چادر میں لپٹ گئے (اور نماز شروع کر دی) میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ پھر ایک اور آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ لہذا آپ ﷺ آگے بڑھ گئے اور نماز پڑھائی۔ ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ وتر سمیت تیرہ رکعات ادا کیں۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ روایات: ”میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما کے گھر رات گزاری تو نبی کریم ﷺ رات کے وقت نماز کے لیے کھڑے ہو گئے“ اسی مسئلے کے متعلق ہیں۔“

ثَمَلْتُ، ثُمَّ قَالَ لَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ :
فَدَنَا حَتَّى أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِالْعَرَجِ ،
فَخَرَجَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَصَبَبْتُ لَهُ وَضُوءًا
افْتَوَضًا، فَاتَّحَفَ بِإِزَارِهِ، فَقُمْتُ عَنْ
يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ أَنَاهُ الْآخِرُ،
فَقَامَ عَنْ يَسَارِهِ، فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاتِي، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ
ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوَتْرِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ:
أَخْبَارُ ابْنِ عَبَّاسٍ: بَسْتُ عِنْدَ خَالَتِي
مَيْمُونَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي بِاللَّيْلِ مِنْ هَذَا الْبَابِ .

۱۶۷..... بَابُ الْوَتْرِ جَمَاعَةً فِي غَيْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کے علاوہ دنوں میں وتر باجماعت ادا کرنے کا بیان

۱۶۷۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، (ح)
وَلَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ، أَنَّ مَالِكًَا حَدَّثَهُ، عَنْ مَحْرَمَةَ بِنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ
كُرَيْبٍ.....

(۱۶۷۵) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب اذا قام الرجل عن يسار الامام، حدیث: ۶۹۸۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبي ﷺ ودعاؤه بالليل، حدیث: ۱۸۲/۷۶۳۔ سنن ابی داود: ۱۳۶۷۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۶۳۔ سنن نسائی: ۱۶۲۱۔ شمائل ترمذی: ۲۶۵۔

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزاری، تو میں تکیے کی چوڑائی کے رخ لیٹ گیا جبکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے گھر والے تکیے کی لمبائی کے رخ لیٹ گئے۔ لہذا آپ ﷺ سو گئے حتیٰ کہ آدھی رات ہوگئی یا آدھی رات سے کچھ کم یا کچھ زیادہ وقت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ بیدار ہو گئے۔ آپ ﷺ نے بیٹھ کر اپنے چہرہ مبارک کو ہاتھوں سے ملا پھر سورہ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کی۔ پھر آپ لکے ہوئے مشکیزے کی طرف گئے اور اس سے (پانی لے کر) اپنا بہترین وضو کیا۔ پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھنی شروع کر دی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”تو میں بھی آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرے دائیں کان کو پکڑ کر مسلا۔ اور آپ نے دو رکعات ادا کیں۔ پھر دو ہلکی سی رکعات پڑھیں۔ پھر آپ تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ادا کی۔“ یہ ربیع کی حدیث ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: ((أَنَّه بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ خَالَتُهُ، فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوَسَادِ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ يَمْسَحُ وَجْهَهُ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَيْءٍ مُعَلَّقَةٍ، فَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وَضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى، فَفَتَلَهَا، وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ. هَذَا حَدِيثُ الرَّبِيعِ.

- فوائد:** ۱۔ اکیلے مقتدی کا مقام امام کے دائیں جانب ہے اور اگر مقتدی امام کے بائیں جانب کھڑا ہو تو اسے گھما کر دائیں جانب لایا جائے گا۔ اور عمل قلیل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔
- ۲۔ بچے کی نماز صحیح ہے اور امام کے ساتھ اس کا مقام بالغ شخص کی طرح ہے۔
- ۳۔ نوافل باجماعت ادا کرنا جائز ہے۔ (شرح النووی: ۶/۴۳)
- ۴۔ رمضان کی طرح غیر رمضان میں رات کے نوافل اور وتر کا باجماعت اہتمام کرنا جائز ہے۔



جُمَاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ النِّسَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ

عورتوں کے نماز باجماعت ادا کرنے کے ابواب کا مجموعہ

۱۶۸..... بَابُ إِمَامَةِ الْمَرْأَةِ النِّسَاءِ فِي الْفَرِيضَةِ

عورت کا فرض نمازوں میں عورتوں کو جماعت کرانا

۱۶۷۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جَمِيْعٍ، عَنْ لَيْلَى بِنْتِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهَا، وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَلَادٍ.....
عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: ((انْطَلِقُوا بِنَا نَزُورُ الشَّهِدَةَ)). وَإِذْنٌ لَهَا أَنْ تُؤَدَّ لَهَا، وَأَنْ تَوْمَّ أَهْلَ دَارِهَا فِي الْفَرِيضَةِ وَكَانَتْ قَدْ جَمَعَتِ الْقُرَانَ.

”حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”ہمارے ساتھ چلو ہم شہید خاتون کی زیارت کریں۔“ اور آپ ﷺ نے انہیں اجازت دی تھی کہ ان کے لیے اذان کہی جائے اور وہ اپنے گھر والوں (عورتوں، بچوں) کی فرض نماز میں امامت کرائیں اور وہ قرآن مجید کی حافظہ تھیں۔“

فوائد:..... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کا امامت کرانا اور عورتوں کا باجماعت نماز کا اہتمام کرنا نبی ﷺ کے حکم سے ثابت ہے اور عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے فرائض اور تراویح میں عورتوں کی امامت کرائی ہے۔

(عون المعبود: ۲/۱۱۳)

۱۶۹..... بَابُ الْإِذْنِ لِلنِّسَاءِ فِي إِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ

عورتوں کو مساجد میں آنے کی اجازت ہے

۱۶۷۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، (ح) وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، (ح) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

(۱۶۷۶) اسنادہ حسن: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب امامة النساء، حدیث: ۵۹۲۔ مسند احمد: ۶/۴۰۵۔

(۱۶۷۷) صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب استئذان المرأة زوجها في الخروج.....، حدیث: ۵۲۳۸۔ صحیح مسلم، کتاب

الصلاة، باب خروج النساء الى المساجد، حدیث: ۴۴۲۔ سنن ابن ماجه: ۱۶۔ مسند احمد: ۶/۲۔ مسند الحمیدی: ۶۱۲۔

عورتوں کا نماز باجماعت ادا کرنا

”حضرت سالم اپنے والد گرامی حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی شخص کی بیوی مسجد میں جانے کی اجازت طلب کرے تو وہ اسے نہ روکے۔“ جناب علی بن خشرم کہتے ہیں: سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ اجازت رات کے وقت (مساجد میں نماز پڑھنے کے لیے جانے کے بارے میں) ہے۔ جناب عبد الجبار، سعید اور یحییٰ بن حکیم امام سفیان رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ایک شخص نے امام نافع سے یہ بیان کیا ہے کہ یہ حکم رات کے وقت ہے۔“

عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا اسْتَأْذَنْتُ أَحَدَكُمْ امْرَأَتَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا)). قَالَ عَلِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ: نَرَى أَنَّهُ بِاللَّيْلِ. وَقَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي بِاللَّيْلِ. وَقَالَ سَعِيدٌ: قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ نَافِعٌ بِاللَّيْلِ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ سُفْيَانُ، رَجُلٌ فَحَدَّثَنَا عَنْ نَافِعٍ إِنَّمَا هُوَ بِاللَّيْلِ.

۷۰..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَسْجِدِ إِلَى الْمَسْجِدِ بِاللَّيْلِ

عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں کی طرف جانے سے روکنا منع ہے

۱۶۷۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنِي أَبِي، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ.....

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تم اپنی عورتوں کو رات کے وقت مساجد میں حاضر ہونے سے مت روکو۔“

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمْ الْمَسَاجِدَ بِاللَّيْلِ)).

۷۱..... بَابُ الْأَمْرِ بِخُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ تَفَلَاتٍ

عورتوں کو مساجد میں سادگی کے ساتھ جانے کے حکم کا بیان

۱۶۷۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، (ح) وَثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم سے روایت کرتے ہیں کہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا

(۱۶۷۸) سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی خروج النساء الی المسجد، حدیث: ۵۶۶۔ مسند احمد: ۴۵/۲۔ صحیح بخاری: ۵۰۰۔ صحیح مسلم: ۴۴۲۔ وانظر السابق.

(۱۶۷۹) سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی خروج النساء الی المسجد، حدیث: ۵۶۵۔ مسند احمد: ۴۳۸/۲۔ مسند الحمیدی: ۹۷۸۔ مسند ابی یعلیٰ: ۵۹۱۵۔ صحیح ابن حبان: ۲۲۱۱.

تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ، وَ لِيَخْرُجْنَ إِذَا خَرَجْنَ تَفْلَاتٍ)).
 آپ نے فرمایا: ”تم اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں (میں حاضر ہونے) سے نہ روکو۔ اور انہیں چاہیے کہ جب وہ (مساجد کی طرف) نکلیں تو سادگی کے ساتھ (بغیر زیب و زینت کے) نکلیں۔“

فوائد یہ احادیث دلیل ہیں کہ گھر کے نگران کے لیے جائز نہیں کہ عورتوں کو مساجد میں جانے اور مساجد میں جا کر نماز پڑھنے سے روکے۔ البتہ مساجد میں داخل ہونے کے لیے عورتوں پر کچھ حقوق لازم ہیں، جن کی پابندی کرنا ضروری ہے بصورت دیگر عورتوں کو مساجد سے روکا جاسکتا ہے۔ مستورات مساجد میں حاضری کے وقت درج ذیل امور کا لحاظ رکھیں:

۱۔ خوشبو اور عطریات کا استعمال نہ کریں۔

۲۔ باپردہ ہو کر نکلیں۔

۳۔ شوخ بھڑکیلا لباس نہ پہنیں، جو فتنہ کا سبب ہو۔

۴۔ پازیبوں کی جھنکار ظاہر نہ کریں اور بناؤ سنگھار کا اہتمام نہ کریں۔

۷۲..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ شُهُودِ الْمَرْأَةِ الْمَسْجِدَ مُتَعَطِرَةً

عورت کے لیے خوشبو لگا کر مسجد میں آنا منع ہے۔

۱۶۸۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، قَالَا: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ.....

عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ، فَلَا تَمَسَّ طِيًّا)). وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي بُكَيْرٌ، وَقَالَ: إِنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی عورت مسجد میں حاضر ہو تو وہ خوشبو مت لگائے۔“ جناب بکیر کی روایت میں ہے: ”حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ فرمان) سنا۔“

(۱۶۸۰) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب خروج النساء الى المساجد، حدیث: ۴۱۶۔ سنن نسائی: ۵۲۶۲۔ مسند احمد:

۷۳..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَعَطُّرِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ الْخُرُوجِ لِيُوجَدَ رِيحُهَا وَ تَسْمِيَةِ فَاعِلِهَا زَانِيَةً
عورت کا خوشبو لگا کر گھر سے نکلنا تاکہ اس خوشبو کو محسوس کیا جائے، اس بارے میں سخت وعید کا بیان اور
ایسی عورت کو زانیہ کا نام دیئے جانے کا بیان

وَ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ اسْمَ الزَّانِيَةِ قَدْ يَقَعُ عَلَى مَنْ يَفْعَلُ فِعْلًا لَا يُوجِبُ ذَلِكَ الْفِعْلُ جَلْدًا وَلَا رَجْمًا،
مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ التَّشْبِيهَ الَّذِي يُوجِبُ ذَلِكَ الْفِعْلَ إِنَّمَا يَكُونُ إِذَا اشْتَبَهَتْ الْعِلْتَانِ لَا لِاجْتِمَاعِ
الْإِسْمِ، إِذِ الْمَتَعَطِّرَةُ الَّتِي تَخْرُجُ لِيُوجَدَ رِيحُهَا قَدْ سَمَّاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَانِيَةً، وَ
هَذَا الْفِعْلُ لَا يُوجِبُ جَلْدًا وَلَا رَجْمًا، وَلَوْ كَانَ التَّشْبِيهُ يَكُونُ الْإِسْمِ عَلَى الْإِسْمِ، لَكَانَتْ
الزَّانِيَةُ بِالتَّعَطُّرِ يَجِبُ عَلَيْهَا مَا يَجِبُ عَلَى الزَّانِيَةِ بِالْفَرْجِ، وَلَكِنْ لَمَّا كَانَتْ الْعِلَّةُ الْمُوجِبَةُ لِلْحَدِّ
فِي الزَّانِيَةِ الْوُطْءُ بِالْفَرْجِ لَمْ يَجْزُ أَنْ يُحْكَمَ لِمَنْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ زَانٍ وَ زَانِيَةٌ بِغَيْرِ جِمَاعٍ بِالْفَرْجِ فِي
الْفَرْجِ بِجَلْدٍ وَلَا رَجْمٍ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ کبھی زانی اس شخص کو بھی کہہ دیا جاتا ہے جس نے ایسے فعل کا ارتکاب کیا ہوتا ہے کہ اس فعل
پر کوڑے یا رجم کی سزا واجب نہیں ہوتی۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ وہ تشبیہ جس سے یہ فعل واجب ہوتا ہے وہ اس
وقت ہوگی جب دونوں علتیں مشابہ ہوں۔ فقط اسم کے جمع ہونے سے فعل واجب نہیں ہوتا۔ کیونکہ لوگوں کو خوشبو محسوس
کرانے کے ارادے سے معطر ہو کر نکلنے والی عورت کو رسول اللہ ﷺ نے زانیہ قرار دیا ہے حالانکہ یہ فعل کوڑے یا رجم
کی سزا کو واجب نہیں کرتا۔ اور اگر نام کی نام پر تشبیہ مراد ہوتی تو خوشبو لگا کر زانیہ قرار پانے والی عورت پر وہی سزا واجب
ہوتی جو شرم گاہ سے زنا کرنے والی عورت پر واجب ہوتی ہے۔ لیکن جب زنا کی حد (کوڑے یا رجم) کو واجب کرنے
والی علت شرم گاہ کے ساتھ زنا قرار پائی تو پھر شرم گاہ کے ساتھ زنا کیے بغیر صرف نام کے زانی مرد یا زانی عورت کے
بارے میں کوڑوں یا رجم کرنے کا حکم لگانا جائز نہیں ہے۔

۱۶۸۱ - أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ، عَنِ ثَابِتِ بْنِ
عَمَّارَةَ الْحَنْفِيِّ، عَنِ عُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ.....

”حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت
کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو عورت بھی خوشبو لگاتی ہے
پھر لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے تاکہ وہ اس کی خوشبو کو محسوس
قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعَطَّرَتْ، فَفَمَرَّتْ عَلَى
قَوْمٍ لِيَجِدُوا رِيحَهَا، فَهِيَ زَانِيَةٌ، وَكُلُّ

(۱۶۸۱) اسنادہ حسن: سنن ابی داؤد، کتاب الترجل، باب فی طیب المرأة للخروج، حدیث: ۴۱۷۳، سنن ترمذی: ۲۷۸۶۔

سنن نسائی: ۵۲۱۹۔ مسند احمد: ۴/۳۹۴۔

عورتوں کا نماز باجماعت ادا کرنا

عینِ زانیۃ))۔
 کریں تو وہ زانیہ ہے اور (اسے دیکھنے والی) ہر آنکھ زانیہ ہے۔“

فوائد :.....۱۔ عورتوں کا گھر سے نکلنے وقت خوشبو و عطریات استعمال کرنا حرام ہے۔ خواہ خروج کا مقصد مسجد میں نماز پڑھنا ہو یا کوئی اور مقصد۔

۲۔ خوشبو لگا کر اجنبی مردوں کے قریب سے گزرنے والی عورت زانیہ ہے اگرچہ اس زنا اور حقیقی زنا میں تفاوت ہے۔ لیکن چونکہ یہ عمل مردوں کی شہوات براہِ بیخندہ کرنے اور انہیں برائی پر ابھارنے کا سبب ہے، اس لیے اس فعل بد کو زنا سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۷۴..... بَابُ إِجَابِ الْغُسْلِ عَلَى الْمُتَطَيِّبَةِ لِلْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَ نَفْيِ قَبُولِ

صَلَاتِهَا إِنْ صَلَّتْ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ

خوشبو لگا کر مسجد جانے والی عورت پر غسل کرنا واجب ہے اور اگر وہ غسل کرنے سے پہلے نماز پڑھتی ہے تو وہ قبول نہیں ہوگی

۱۶۸۲۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو زَهْرٍ عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ، نَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ - يَعْنِي النَّبْرُوْنِيَّ - ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي.....

”جناب موسیٰ بن یسار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے اس حال میں گزری کہ اس کی خوشبو خوب مہک رہی تھی۔ تو انہوں نے فرمایا: اے جبار کی باندی! کہاں جا رہی ہو؟ اس نے جواب دیا کہ مسجد کی طرف جا رہی ہوں۔ انہوں نے پوچھا: ”کیا خوشبو لگائی ہے؟“ اس نے کہا: جی ہاں۔ حضرت (ابو ہریرہ) نے فرمایا: تو پھر واپس لوٹ جاؤ اور غسل کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”اللہ تعالیٰ اس عورت کی نماز قبول نہیں فرماتا جو مسجد کی طرف اس حال میں نکلتی ہے کہ اس کی خوشبو خوب مہک رہی ہو۔ حتیٰ کہ وہ واپس جا کر غسل کر لے۔“

(۱۶۸۲) حسن: مسند ابی یعلیٰ: ۶۳۸۵۔ سنن ابی داؤد، کتاب الترجل، باب فی طیب المرأة للخروج، حدیث: ۴۱۷۴۔

۷۵..... بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا عَلَى صَلَاتِهَا فِي الْمَسْجِدِ، إِنَّ ثَبْتَ الْخَبَرِ

عورت کی مسجد میں نماز سے اس کی اپنے گھر میں نماز بہتر ہے اگر اس سلسلے میں مروی حدیث ثابت ہو
فِيَايَ لَا أَعْرِفُ السَّائِبَ مَوْلَى أُمِّ سَلْمَةَ بَعْدَ الْوَالِدِ وَلَا جَرِيحَ، وَلَا أَقْفُ عَلَى سَمَاعِ حَبِيبِ بْنِ أَبِي
ثَابِتٍ هَذَا الْخَبَرَ مِنْ ابْنِ عَمَرَ، وَلَا هَلْ سَمِعَ قَتَادَةَ خَبْرَهُ مِنْ مُورِقٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ أَمْ لَا. بَلْ
كَأَنِّي لَا أَشْكُ أَنْ قَتَادَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، لِأَنَّهُ أَدْخَلَ فِي بَعْضِ أَحْبَابِ أَبِي الْأَحْوَصِ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي الْأَحْوَصِ مُورِقًا، وَهَذَا الْخَبَرُ نَفْسُهُ أَدْخَلَ هَمَامٌ وَ سَعِيدٌ بْنُ بِشِيرٍ بَيْنَهُمَا مُورِقًا.
کیونکہ مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام سائب کے بارے میں جرح اور تعدیل کا علم نہیں ہے اور نہ مجھے
حبیب بن ابی ثابت کے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کے سماع کے بارے میں علم ہے اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ
کیا قتادہ نے اپنی روایت مورق کے واسطے سے ابوالأحوص سے سنی ہے یا نہیں؟ بلکہ مجھے اس بارے میں کوئی شک نہیں کہ
قتادہ نے یہ روایت ابوالأحوص سے نہیں سنی کیونکہ اس نے ابوالأحوص کی بعض روایات میں اپنے اور ابوالأحوص کے
درمیان مورق کو داخل کر دیا ہے اور اس روایت میں بھی جناب ہمام اور سعید بن بشیر نے قتادہ اور ابوالأحوص کے درمیان
مورق کو داخل کر دیا ہے۔

۱۶۸۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ
الْحَارِثِ أَنَّ دَرَجًا أَبَا السَّمْحِ حَدَّثَهُ عَنِ السَّائِبِ مَوْلَى أُمِّ سَلْمَةَ.....

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”عورتوں کی بہترین
مساجد ان کے گھروں کے اندرونی حصے ہیں۔“
عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ، قَالَ: ((خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعْرُ
بُيُوتِهِنَّ)).

۱۶۸۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيِّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ،
(ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ يَزِيدَ، أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشِبٍ، حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي
ثَابِتٍ.....

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”تم اپنی عورتوں کو مساجد میں آنے سے منع نہ کرو اور ان
کے گھرانے کے لیے بہتر ہیں۔“ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے
عَنِ ابْنِ عَمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
((لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمْ الْمَسَاجِدَ، وَبُيُوتَهُنَّ
خَيْرَ لِهِنَّ)). فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَرَ:

(۱۶۸۳) حسن: مسند احمد: ۶/۲۹۷۔ مستدرک حاکم: ۱/۲۰۹۔ سنن کبریٰ بیہقی: ۳/۱۳۱۔

(۱۶۸۴) صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی خروج النساء الی المسجد، حدیث: ۵۶۷۔ مسند احمد: ۲/۷۶۔

بلی، وَاللّٰهُ لَنَمْنَعَنَّ . فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: بیٹے (بلال) نے کہا: ”کیوں نہیں، اللہ کی قسم! ہم انہیں ضرور منع کریں گے۔“ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”تم سن رہے ہو کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا فرمان بیان کر رہا ہوں اور تم آگے سے یہ کٹ جتی کر رہے ہو؟“ دونوں راویوں کے الفاظ ایک ہی ہیں۔“

أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ، وَثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ، ثَنَا الْعَوَامُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِنَحْوِهِ .

۱۶۸۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو مُوسَى، نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مَوْرِقٍ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ.....

”حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”بے شک عورت چھپانے کی چیز ہے۔ لہذا جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے گھورتا ہے (اور لوگوں کو خوب مزین کر کے دکھاتا ہے) اور عورت اپنے رب کی رضا اور خوشنودی کے قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِنَّ الْمَرْأَةَ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ، وَأَقْرَبَ مَا تَكُونُ مِنْ وَجْهِ رَبِّهَا وَهِيَ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا)).

۱۶۸۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ.....

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عورت پردہ ہے اور بے شک جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے اور بلاشبہ وہ اپنے رب کی رضا کے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے۔“ یا جیسا آپ نے فرمایا۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: ((الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، وَإِنَّهَا إِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ، وَإِنَّهَا لَا تَكُونُ إِلَى وَجْهِ اللَّهِ أَقْرَبَ مِنْهَا فِي قَعْرِ بَيْتِهَا))، أَوْ كَمَا قَالَ .

۱۶۸۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَثْمَانَ - يَعْنِي الدِّمَشْقِيَّ - ثَنَا سَعْدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مَوْرِقٍ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ.....

(۱۶۸۵) اسنادہ صحیح: سنن ترمذی، کتاب الرضاع، باب (۱۸)، حدیث: ۱۱۷۳۔ صحیح ابن حبان: ۵۰۶۹۔

(۱۶۸۷) انظر الحديث السابق: ۱۶۸۵۔

(۱۶۸۶) انظر الحديث السابق.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت کی مثل بیان کرتے ہیں۔ ”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بلاشبہ میں نے کہا تھا: ”اور مجھے یہ بھی علم نہیں کہ کیا قتادہ نے یہ حدیث ابوالاخص سے سنی ہے یا نہیں؟“ میں نے یہ بات سلیمان تمیمی کی اس روایت کی بنا پر کی تھی جس کو قتادہ ابوالاخص سے بیان کرتے ہیں لیکن سند سے مورق کا واسطہ گرا دیتے ہیں جبکہ ہمام اور سعید بن بشیر نے سند میں (قتادہ اور ابوالاخص کے درمیان) مورق کا واسطہ ذکر کیا ہے۔ بلاشبہ مجھے اس حدیث کے صحیح ہونے میں اس لیے بھی شک ہے کیونکہ معلوم نہیں کہ قتادہ نے یہ حدیث مورق سے سنی ہے یا نہیں؟

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ . وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ، وَإِنَّمَا قُلْتُ : (وَلَا هَلْ سَمِعَ قَتَادَةَ هَذَا الْخَبَرَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ) ، لِرِوَايَةِ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ هَذَا الْخَبَرَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ ، لِأَنَّهُ أَسْقَطَ مُورِقًا مِنَ الْإِسْنَادِ . وَهَمَّامٌ وَ سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ أَدْخَلَا فِي الْإِسْنَادِ مُورِقًا ، وَإِنَّمَا شَكَّكَتْ أَيْضًا فِي صِحَّتِهِ ، لِأَنِّي لَا أَقِفُ عَلَى سَمَاعِ قَتَادَةَ هَذَا الْخَبَرَ مِنْ مُورِقٍ .

۱۷۱..... بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا عَلَى صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا، إِنْ كَانَ

قَتَادَةَ سَمِعَ هَذَا الْخَبَرَ مِنْ مُورِقٍ

عورت کا اپنے کمرے میں نماز پڑھنا اپنے حجرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اگر قتادہ

نے یہ روایت مورق سے سنی ہو

۱۶۸۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ، ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُورِقِ الْعَجَلِيِّ ، عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”عورت کی اپنے اندرونی کمرے میں نماز زیادہ اجر و ثواب والی ہے، اس کی اپنے حجرے (بیرونی حجرتہا)۔“

کمرے، برآمدے) میں پڑھی گئی نماز سے۔“

فوائد: ۱۔ عورتوں کا مساجد کے بجائے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ اور گھر میں وہ جتنی باپردہ اور محفوظ

جگہ پر نماز پڑھیں گی۔ اتنا اجر و ثواب زیادہ ہے۔

۲۔ عورت کا گھر میں رہنا اس کی عزت و ناموس کے لیے بہتر ہے۔ کیونکہ عورت پردہ دار چیز ہے۔ اور اس کے باہر

نکلنے سے فتنہ و فساد برپا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس لیے نماز کے لیے بھی مسجد میں نہ جانا افضل ہے اور دیگر کاموں

کے لیے نکلنے کے لیے تو بلاوٹی احتراز کرنا چاہیے۔

۳۔ عورتوں کے لیے حصولِ رضائے الہی کا بہترین ذریعہ گھر کے محفوظ حصے میں رہنا ہے۔

۷۷..... بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِي حُجْرَتِهَا عَلَى صَلَاتِهَا فِي دَارِهَا

عورت کی اپنے حجرے میں ادا کی گئی نماز اس کے گھر (محن) میں ادا کی گئی نماز سے بہتر ہے

وَصَلَاتِهَا فِي مَسْجِدِ قَوْمِهَا عَلَى صَلَاتِهَا فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنْ كَانَتْ صَلَاةً فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْدِلُ أَلْفَ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهَا مِنَ الْمَسَاجِدِ. وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنْ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صَلَاةً فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيَمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ))، أَرَادَ بِهِ صَلَاةَ الرِّجَالِ دُونَ صَلَاةِ النِّسَاءِ .

اور اس کی قوم کی مسجد میں پڑھی گئی نماز مسجد نبوی ﷺ میں پڑھی گئی نماز سے بہتر ہے اگرچہ مسجد نبوی میں ادا کی گئی نماز دیگر مساجد میں ادا کی گئی ہزار نمازوں سے افضل ہے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان: ”میری اس مسجد میں ادا کی گئی نماز دیگر مساجد میں ادا کی گئی ہزار نمازوں سے افضل ہے“ اس سے آپ کی مراد مردوں کی نماز ہے، عورتوں کی نماز مراد نہیں ہے۔

۱۶۸۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، ثنا ابنُ وَهْبٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ.....

”حضرت عبد اللہ بن سوید انصاری اپنی پھوپھی جو کہ حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہما کی زوجہ محترمہ ہیں، ان سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے ساتھ نماز (باجماعت) ادا کرنا پسند کرتی ہوں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے معلوم ہے کہ تم میرے ساتھ نماز (باجماعت) ادا کرنا پسند کرتی ہو، حالانکہ تمہاری اپنے چھوٹے کمرے میں نماز، تمہاری اپنے بڑے کمرے (یا باہر والے کمرے) میں ادا کی گئی نماز سے بہتر ہے۔ اور تمہاری اپنے بڑے کمرے میں نماز تمہاری اپنے محن میں نماز سے بہتر ہے اور تمہاری اپنے محن

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُوَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمَّتِهِ امْرَأَةِ أَبِي حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ: أَنَّهَا جَاءَتْ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أَحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَكَ. فَقَالَ: ((قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تُحِبِّينَ الصَّلَاةَ مَعِي، وَصَلَاتِكَ فِي بَيْتِكَ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكَ فِي حُجْرَتِكَ، وَصَلَاتِكَ فِي دَارِكَ، وَصَلَاتِكَ فِي دَارِكَ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكَ، وَصَلَاتِكَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكَ خَيْرٌ

عورتوں کا نماز باجماعت ادا کرنا

مِنْ صَلَاتِكَ فِي مَسْجِدِي)) . فَأَمَرْتُ ،
 فَبَيَّنِي لَهَا مَسْجِدًا فِي أَقْصَى شَيْءٍ مِنْ مَبَيْتِهَا
 وَ أَظْلَمِهِ ، فَكَانَتْ تُصَلِّي فِيهِ حَتَّى لَقِيَتْ
 اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ .
 میں نماز تمہاری اپنی قوم کی مسجد میں نماز سے بہتر ہے اور تمہاری
 اپنی قوم کی مسجد میں نماز کی ادائیگی میری مسجد میں نماز پڑھنے
 سے بہتر ہے لہذا ان کے حکم پر ان کے لیے ان کے گھر کے
 آخری اور اندھیرے حصے میں مسجد بنا دی گئی تو وہ اس مسجد میں
 نماز پڑھتی تھیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملیں۔ (فوت ہو گئیں)۔“

فوائد: ۱۔ عورت کا گھر کے انتہائی خفیہ حصے میں نماز پڑھنا افضل اور زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔

۲۔ عورت کے لیے گھر کے کسی بھی گوشے میں نماز پڑھنا محلے کی مسجد اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے افضل ہے،
 اگرچہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب ہزار نماز کے برابر ہے۔ لیکن عورت کا گھر پر نماز پڑھنا اس سے زیادہ اجر
 و ثواب کا باعث ہے۔ اس لیے عورتوں کو گھر پر نماز پڑھنی چاہیے۔

۷۸..... بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِي مَخْدَعِهَا عَلَى صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا

عورت کا اپنے کمرے کی بجائے اپنی چھوٹی کوٹھری میں نماز ادا کرنا زیادہ بہتر اور پسندیدہ ہے

۱۶۹۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا أَبُو مُوسَى ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ، ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ
 مُورِقٍ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ: ((صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي مَخْدَعِهَا
 أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا ، وَ صَلَاتُهَا
 فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي
 حُجْرَتِهَا)) .
 ”حضرت عبد اللہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ
 آپ ﷺ نے فرمایا: ”عورت کا اپنی کوٹھری میں نماز ادا کرنا،
 اس کے اپنے کمرے میں نماز پڑھنے سے افضل و بہتر ہے۔ اور
 اس کا اپنے کمرے میں نماز پڑھنا اس کے اپنے بیرونی کمرے
 (یا برآمدے) میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔“

فوائد: عورتوں کا گھر کے خفیہ اور محفوظ گوشے میں نماز پڑھنا گھر کے بیرونی حصے (گھن) میں نماز پڑھنے
 سے افضل ہے۔

۷۹..... بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِي أَشَدِّ مَكَانٍ مِنْ بَيْتِهَا ظُلْمَةً .

عورت کا اپنے گھر میں سخت اندھیری جگہ پر نماز پڑھنا زیادہ پسندیدہ ہے

۱۶۹۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى ، نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ،
 عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ

(۱۶۹۰) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب التثدید فی ذلك، حدیث: ۵۷۰۔ وقد تقدم برقم: ۱۶۸۸.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَحَبَّ صَلَاةٍ تُصَلِّيَهَا الْمَرْأَةُ إِلَى اللَّهِ فِي أَشَدِّ مَكَانٍ فِي بَيْتِهَا ظُلْمَةً)).
 ”حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک عورت کی محبوب ترین نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر کے شدید اندھیرے والے حصے میں پڑھتی ہے۔“

۱۶۹۲۔ وَرَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَفِي الْقَلْبِ مِنْهُ رَحِمَهُ اللَّهُ . قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ أَحَبَّ صَلَاةٍ تُصَلِّيَهَا الْمَرْأَةُ إِلَى اللَّهِ أَنْ تُصَلِّيَ فِي أَشَدِّ مَكَانٍ مِنْ بَيْتِهَا ظُلْمَةً)).
 ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کو عورت کی وہ نماز سب سے زیادہ محبوب ہے جو وہ اپنے گھر کے سخت اندھیرے والے حصے میں ادا کرتی ہے۔“
 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ .

۱۸۰..... بَابُ فَضْلِ صُفُوفِ النِّسَاءِ الْمُؤَخَّرَةِ عَلَى الصُّفُوفِ الْمُقَدَّمَةِ، وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ

صُفُوفَهُنَّ إِذَا كَانَتْ مُتَبَاعِدَةً عَنِ صُفُوفِ الرِّجَالِ كَانَتْ أَفْضَلَ

عورتوں کی پچھلی صفوں کی اگلی صفوں پر فضیلت اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب عورتوں کی صفیں مردوں کی صفوں سے دور ہوں گی تو وہ افضل و بہتر ہوگا

۱۶۹۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، نَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوْلَاهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوْلَاهَا)).
 ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مردوں کی بہترین صفیں اگلی ہیں اور ان کی بدترین صفیں پچھلی ہیں اور عورتوں کی بہترین صفیں پچھلی ہیں اور ان کی بدترین صفیں اگلی ہیں۔“

فوائد..... مکرر ۱۳۵۔

(۱۶۹۱) اسنادہ ضعیف: ابراہیم الحجری راوی میں کلام ہے۔ الضعیفہ: ۴۴۵۳۔ مجمع الزوائد: ۳۰/۲۔

(۱۶۹۲) حسن.

(۱۶۹۳) تقدم تحريجه برقم: ۱۰۶۱۔

۱۸۱..... بَابُ أَمْرِ النِّسَاءِ بِحَفْضِ أَبْصَارِهِنَّ إِذَا صَلَّيْنَ مَعَ الرِّجَالِ إِذَا خَفِنَ رُؤْيَا عَوْرَاتِ الرِّجَالِ إِذَا سَجَدَ الرِّجَالُ أَمَامَهُنَّ

عورتوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم ہے جبکہ وہ مردوں کے ساتھ نماز باجماعت ادا کر رہی ہوں اور انہیں مردوں کے ستر پر نظر پڑنے کا ڈر ہو جبکہ مردان کے آگے (اگلی صف میں) سجدہ کر رہے ہوں گے

۱۶۹۴۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ.....

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عورتوں کی جماعت! جب مرد سجدہ کریں تو تم اپنی نظروں کی حفاظت کرو۔“ امام ابوسفیان کہتے ہیں: ”میں نے عبد اللہ بن ابی بکر سے پوچھا: (آپ نے) یہ حکم کس لیے دیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ تہ بند اور چادروں کے تنگ اور چھوٹے ہونے کی وجہ سے۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ إِذَا سَجَدَ الرِّجَالُ فَاحْفَظُوا أَبْصَارَكُمْ)). قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ: مِمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ ضَيْقِ الْأُزْرِ.

امام صاحب اپنے استاد ابو یحییٰ محمد بن عبد الرحیم کی سند سے مذکورہ بالا روایت کی مثل بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم مردوں کے ستر سے اپنی نظروں کی حفاظت کرو۔“

اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَاهُ أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ، بِمِثْلِهِ، وَقَالَ: ((فَاحْفَظُوا أَبْصَارَكُمْ مِنْ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ)) فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

۱۸۲..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ رَفْعِ النِّسَاءِ رُؤُوسَهُنَّ مِنَ السُّجُودِ، إِذَا صَلَّيْنَ مَعَ الرِّجَالِ قَبْلَ

اسْتِوَاءِ الرِّجَالِ جُلُوسًا، إِذَا صَافَتْ أَرْؤُهُمْ، فَيَخِيفُ أَنْ يَرَى النِّسَاءُ عَوْرَاتِهِمْ

عورتیں جب مردوں کے ساتھ نماز (باجماعت) ادا کر رہی ہوں تو مردوں کے سیدھے بیٹھ جانے سے پہلے انہیں اپنے سر سجدے سے اٹھانا منع ہے جبکہ مردوں کے تہ بند تنگ اور چھوٹے ہوں اور یہ خدشہ ہو کہ عورتوں کی نظر ان کے ستر پر پڑے گی۔

۱۶۹۵۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا بَشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ - ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ - وَهُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ - عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

(۱۶۹۴) تقدم تحريجه برقم: ۱۵۶۲.

(۱۶۹۵) تقدم تحريجه برقم: ۷۶۳.

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں (مردوں کے) کپڑوں کے تنگ ہونے کی وجہ سے عورتوں کو نماز میں حکم دیا جاتا تھا کہ وہ مردوں کے ٹھیک طرح سے بیٹھنے تک اپنے سر (سجدے سے) نہ اٹھائیں۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ثوری رضی اللہ عنہ کی ابو حازم سے روایت کو میں نے کتاب الکبیر میں ”نماز میں لباس کے ابواب“ میں بیان کر چکا ہوں۔“

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كُنَّ النِّسَاءُ يُؤَمَّرْنَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا يَرْفَعْنَ رُؤُوسَهُنَّ حَتَّى يَأْخُذَ الرَّجَالُ مَقَاعِدَهُمْ مِنْ قَبَاحَةِ الثِّيَابِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرُ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، خَرَجَتْهُ فِي كِتَابِ ((الْكَبِيرِ)) فِي أَبْوَابِ اللَّبَاسِ فِي الصَّلَاةِ.

فوائد..... ۱۔ عورتیں مردوں کے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد سر اٹھائیں اس کی علت یہ تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جسموں پر معمولی چادر ہوتی تھی اور سجدہ کی حالت میں شرمگاہوں کے کھلنے کا خطرہ رہتا تھا۔ اس خطرہ کے پیش نظر نبی ﷺ نے عورتوں کو تاکید کی کہ مردوں کے سجدہ سے اٹھ جانے کے بعد وہ سجدہ سے اٹھیں۔

۲۔ عورتوں کی صفیں مردوں کے پیچھے ہوتی ہیں اس لحاظ سے بھی ارکان نماز میں عورتیں مردوں کے پیچھے چلیں گی اور عورتیں مردوں کے ارکان نماز پر عمل کرنے کے بعد کچھ وقفہ سے یہ اعمال انجام دیں گی۔

۱۸۳..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي قِيَامِ الْمَأْمُومِ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ إِذَا كَانَ خَلْفَهُ نِسَاءً، إِذَا أَرَادَ النَّظَرَ، إِلَيْهِنَّ أَوْ إِلَى بَعْضِهِنَّ، وَ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْمُصَلِّيَ إِذَا نَظَرَ إِلَى خَلْفِهِ مِنَ النِّسَاءِ لَمْ يُفْسِدْ ذَلِكَ الْفِعْلُ صَلَاتَهُ

مقتدی کے پچھلی صف میں کھڑے ہونے پر سخت وعید کا بیان جبکہ مردوں کے پیچھے عورتیں نماز پڑھ رہی ہوں اور مقتدی کا ارادہ انہیں یا کسی عورت کو دیکھنا ہو اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب مقتدی اپنے پیچھے کھڑی عورتوں میں سے کسی کو دیکھ لے تو اس کا یہ فعل اس کی نماز کو فاسد نہیں کرتا۔

۱۶۹۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، أَخْبَرَنَا نَوْحٌ - يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ الْحَدَانِيَّ - ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے خوبصورت ترین لوگوں میں سے ایک حسین و جمیل عورت نماز پڑھا کرتی تھی تو کچھ لوگ اگلی صفوں میں نماز

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَتْ تُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ امْرَأَةً حَسَنَاءَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ، فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ فِي

(۱۶۹۶) اسنادہ صحیح: سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة الحجر، حدیث: ۳۱۲۲۔ سنن نسائی: ۸۷۱۔ سنن

ابن ماجہ: ۱۰۴۶۔ مسند احمد: ۳۰۵/۱۔

عورتوں کا نماز باجماعت ادا کرنا

پڑھتے تاکہ اس پر نظر نہ پڑے اور کچھ لوگ پیچھے رہتے تاکہ پچھلی صفوں میں کھڑے ہوں۔ پھر جب وہ رکوع کرتے تو اپنی بغل کے نیچے سے دیکھ لیتے تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَرَأَى الْمُسْتَأْخِرِينَ﴾ اور یقیناً ہمیں ان کا علم ہے جو تم میں آگے بڑھنے والے ہیں اور ان کا بھی علم ہے جو پیچھے رہنے والے ہیں۔“

”امام صاحب اپنے استاد ابو موسیٰ کی سند سے مذکورہ بالا کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔“

الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِثَلَاثَ يَرَاهَا، وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ، فَإِذَا رَكَعَ نَظَرَ مَنْ تَحْتَ إِبْطِهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي شَأْنِهَا: ﴿وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ﴾ . (الحجر: ۲۴)

۱۶۹۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُوسَى، نَا نُوحُ بْنُ قَيْسِ الْحَدَانِيِّ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِهَذَا الْمَعْنَى. وَأَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَاهُ الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، نَا نُوحُ، عَن عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ بِنَحْوِهِ.

۱۸۳..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ عَنِ مَنَعِ النِّسَاءِ الْمَسَاجِدَ كَانَ إِذَا كُنَّ لَا يُخَافُ

فَسَادَهُنَّ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسَاجِدِ وَظَنَّ لَا يَبْقَيْنَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ عورتوں کو مساجد میں جانے سے روکنے کی ممانعت اس وقت ہے جب ان کے مساجد کی طرف جانے میں فساد کا ڈر نہ ہو

۱۶۹۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، نَا حَمَّادٌ - يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ - وَثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنِ يَحْيَى، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ.....

”حضرت عمرہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا: ”اگر رسول اللہ ﷺ وہ چیزیں دیکھ لیتے جو عورتوں نے آپ ﷺ کے بعد زیب و زینت اور بناؤ

عَنْ عَمْرَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: لَوْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَحَدَتْ النِّسَاءُ بَعْدَهُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسَاجِدَ، كَمَا

(۱۶۹۷) انظر الحديث السابق.

(۱۶۹۸) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب انتظار الناس قیام الامام العالم، حدیث: ۸۶۹۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب

خروج النساء الى المساجد، حدیث: ۴۴۵۔ سنن ابی داؤد: ۵۶۹۔ مسند احمد: ۹۱/۶.

عورتوں کا نماز باجماعت ادا کرنا

سنگھار اختیار کر لیا ہے تو آپ ﷺ انہیں مسجدوں میں آنے سے منع کر دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔ حضرت عمرہ کہتی ہیں: میں نے کہا: یہ کیا بات ہے؟ کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد میں آنے سے روک دیا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ یہ جناب عبد الجبار کی حدیث ہے اور جناب احمد کی روایت میں ہے: ”میں نے حضرت عمرہ سے

پوچھا: ”کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا؟“

۱۸۵..... بَابُ ذِكْرِ بَعْضِ أَحَادِيثِ نِسَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ مُنْعَنَ الْمَسَاجِدِ

بنی اسرائیل کی عورتوں کے کچھ فتنوں کا بیان جن کی وجہ سے انہیں مساجد میں آنے سے روک دیا گیا تھا

۱۶۹۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، ثَنَا الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرِّبَّانِ الْأَيَادِيُّ، ثَنَا أَبُو نَضْرَةَ.....

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دنیا کا تذکرہ کیا تو فرمایا: بلاشبہ دنیا سرسبز و دلکش اور شیریں و لذیذ ہے لہذا اس (کے فتنوں) سے بچو اور عورتوں (کے فتنے) سے بچ کر رہنا۔“ پھر آپ نے بنی اسرائیل کی تین عورتوں کا ذکر کیا، دو عورتیں دراز قد تھیں (اس لیے) مشہور و معروف تھیں اور ایک عورت پست قد تھی جو معروف نہ تھی تو اس نے (شہرت حاصل کرنے کے لیے) لکڑی کی دو (اوپچی اڑھی والی) جوتیاں بنوائیں اور ایک انگوٹھی بنوائی اور اسے بہترین خوشبو کستوری سے بھر دیا اور اس کا ایک غلاف بھی بنوایا۔ لہذا جب وہ مسجد میں جاتی یا کسی مجلس کے پاس سے گزرتی تو اس غلاف کو ہٹا دیتی جس سے خوشبو کھل جاتی اور ہر طرف اس کی مہک پھیل جاتی۔“ جناب مستر فرماتے ہیں: ”وہ

مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَقُلْتُ: مَا هَذِهِ؟ أَوْ مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَتْ نَعَمْ. هَذَا حَدِيثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ. وَقَالَ أَحْمَدُ فِي حَدِيثِهِ: قُلْتُ لِعَمْرَةَ: وَمُنِعَ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ؟

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدُّنْيَا، فَقَالَ: ((إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَاتَّقَوْهَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ)). ثُمَّ ذَكَرَ نِسْوَةَ ثَلَاثًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ تُعْرَفَانِ، وَامْرَأَةٍ قَصِيرَةٍ لَا تُعْرَفُ، فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ، وَصَاعَتْ خَاتِمًا فَحَشَّتَهُ مِنْ أَطْيَبِ الطَّيِّبِ الْمِسْكِ، وَجَعَلَتْ لَهُ غُلْفًا، فَإِذَا مَرَّتِ الْمَسْجِدَ أَوْ بِالْمَلَأِ قَالَتْ بِهِ، فَفَتَحَتْهُ، فَفَاحَ رِيحُهُ. قَالَ الْمُسْتَمِرُّ: بِخَنْصِرِهِ الْيُسْرَى، فَأَشْخَصَهَا دُونَ أَصَابِعِهِ الثَّلَاثَةَ شَيْئًا، وَاقْبَضَ الثَّلَاثَ.

(۱۶۹۹) صحیح مسلم، کتاب الالفاظ من الادب، حدیث: ۲۲۵۲۔ وکتاب الذکر والدعاء، باب اکثر اهل الحنة الفقراء، حدیث:

۲۷۴۲ مختصراً۔ سنن نسائی: ۵۲۶۶ مختصراً۔ مسند احمد: ۴۳/۳۔

اپنی چھنگلی انگلی کے ساتھ خوشبو بکھیرتی تھی۔ انہوں نے تین انگلیوں کو بند کر کے چھنگلی انگلی کو تھوڑا سا جھکا کر دکھایا کہ اس طرح کرتی تھی۔“

فوائد:.....۱۔ عورتوں کا مساجد میں جانے کے لیے زیب و زینت کو ترک کرنا عطریات کا عدم استعمال لازم ہے بنی اسرائیل کی عورتوں پر عبادت گاہوں میں داخلے پر پابندی کی یہی علت تھی۔

۲۔ عورتوں کا مساجد کی طرف روانہ ہوتے وقت زیب و زینت کرنا اور عطریات استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

۳۔ اگر عورتیں زیب و زینت اور عطریات کا استعمال معمول بنالیں اور انہیں ڈھٹائی سے ترک نہ کریں تو ان کے مساجد میں داخلے پر پابندی لگائی جاسکتی ہے۔

۱۷۰۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ عَمَّارَةَ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ.....

”جناب عبدالرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما جب عورتوں کو دیکھتے تو فرماتے: ”انہیں پیچھے رکھو جہاں اللہ تعالیٰ نے ان کا مقام و مرتبہ رکھا ہے اور فرماتے: ”یہ عورتیں بنی اسرائیل کے مردوں کے ساتھ (نماز میں) صفیں بناتی تھیں۔ ایک عورت (لمبی ہونے کے لیے) سانچہ پہن لیتی تاکہ اپنے آشنا کے لیے اونچی ہو سکے، (اس جرم کی سزا میں) ان پر حیض مسلط کر دیا گیا اور ان پر مساجد میں آنا حرام قرار دے دیا گیا۔ اور حضرت عبداللہ جب انہیں دیکھتے تو فرماتے: ”انہیں اسی جگہ مؤخر رکھو جہاں انہیں اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”یہ روایت موقوف ہے مسند نہیں ہے۔“

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ كَانَ إِذَا رَأَى النِّسَاءَ، قَالَ: أَخْرُوهُنَّ حَيْثُ جَعَلَهُنَّ اللَّهُ. وَقَالَ: إِنَّهُنَّ مَعَ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَصْفُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ، كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْبَسُ الْقَالِبَ، فَتَطَالَ لِخَلِيلِهَا فَسَلَطَتْ عَلَيْهَا الْحَيْضَةُ، وَحَرِّمَتْ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا رَأَاهُنَّ قَالَ: أَخْرُوهُنَّ حَيْثُ جَعَلَهُنَّ اللَّهُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: الْحَبْرُ مَوْقُوفٌ غَيْرُ مُسْنَدٍ.

۱۸۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي إِمَامَةِ الْمَمَالِكِ الْأَحْرَارِ إِذَا كَانَ الْمَمَالِكُ أَقْرَأَ مِنَ الْأَحْرَارِ غلام شخص کا آزاد لوگوں کو امامت کرنا درست ہے جبکہ غلام آزاد لوگوں سے زیادہ بڑا

قاری اور عالم دین ہو

۱۷۰۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، أَخْبَرَنَا الْجَرِيرِيُّ،

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.....

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تین افراد جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک ان کی امامت کرائے، اور ان میں امامت کا زیادہ حق داران میں سے بڑا قاری اور عالم دین ہے۔“ ”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اس حدیث میں اور قتادہ کی حضرت ابوسعید سے روایت اور حضرت اس کی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت میں اس بات کی دلیل ہے کہ غلام جب آزاد لوگوں سے زیادہ قرآن مجید جانتے ہوں تو وہ امامت کے زیادہ حق دار ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں آزاد شخص کو غلام سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا۔ (بلکہ سب کا حکم ایک ہی ہے)۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِذَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ أَمَّهُمْ أَحَدُهُمْ، وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَبُهُمْ)). قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي هَذَا الْخَبَرِ وَخَيْرِ قِتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَخَيْرِ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْعَبِيدَ إِذَا كَانُوا أَقْرَبَ مِنَ الْأَحْرَارِ كَانُوا أَحَقَّ بِالْإِمَامَةِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتثنِ فِي الْخَبَرِ حُرَّادُونَ مَمْلُوكٌ.

فوائد:..... اس حدیث کی وضاحت حدیث ۱۵۰۸ کے تحت بیان ہوتی ہے۔

۱۸۷..... بَابُ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً فِي الْأَسْفَارِ

سفر میں نماز باجماعت کا بیان

۱۷۰۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - ، نَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ.....

”حضرت حارث بن وہب خزاعی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں دو رکعت نماز باجماعت پڑھائی حالانکہ ہماری تعداد بھی بہت زیادہ تھی اور ہم خوب امن و امان کی حالت میں تھے (دشمن کا خوف بالکل نہ تھا)۔“

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبِ الْخَزَاعِيِّ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى أَكْثَرَ مَا كُنَّا وَآمَنَهُ رَكَعَتَيْنِ .

فوائد:..... ووران سفر میں نماز باجماعت کا التزام کرنا لازم ہے، البتہ سفر میں نماز قصر کرنا مستحب فعل ہے۔

(۱۷۰۱) تقدم تخريجه برقم: ۱۵۰۸.

(۱۷۰۲) صحيح بخاری، كتاب التقصير، باب الصلاة بعني، حديث: ۱۰۸۳ - صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب قصر

الصلاة بعني، حديث: ۶۹۶ - سنن ابی دارود: ۱۹۶۵ - سنن ترمذی: ۸۸۲ - سنن نسائی: ۱۴۴۶ - مسند احمد: ۳۰۶/۴.

۱۸۸..... بَابُ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا

نماز کا وقت گزرنے کے بعد اسے باجماعت ادا کرنے کا بیان

۱۷۰۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى - يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ - وَعُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ - قَالَا: تَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خندق والے دن ہمیں نماز سے روک دیا گیا حتیٰ کہ جب مغرب کے بعد رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو ہماری کفایت کی گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ﴿وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيمًا﴾ (احزاب: ۲۵) ”اور (اس) لڑائی میں اللہ مومنوں کو کافی ہو گیا اور اللہ طاقتور اور غلبے والا ہے۔“ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا تو انہوں نے اقامت کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر ادا فرمائی، اپنے بہترین طریقے کے مطابق جیسا کہ آپ ادا کیا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے عصر کی اقامت کہی تو آپ نے اسی انداز سے عصر کی نماز ادا کی، پھر انہوں نے اقامت پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب بھی اسی طریقے سے ادا کی۔ پھر اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح نماز عشاء ادا کی اور یہ واقعہ نماز خوف کے متعلق حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے یعنی ﴿فَرِحَ جَالًا أَوْ رُكْبَانًا﴾ (البقرة: ۲۲۹) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ خَرَجْتُ إِمَامَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ لَيْلَةً نَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فِيمَا مَضَى مِنْ هَذَا الْكِتَابِ وَهُوَ مِنْ هَذَا الْبَابِ أَيْضًا.

تھے۔ اس حدیث کا تعلق بھی اس باب سے بھی ہے۔“

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ چھوٹی ہوئی نمازوں کو باجماعت ادا کرنا جائز ہے۔ اور اگر کئی نمازیں چھوٹ جائیں تو انہیں بالترتیب باجماعت ادا کرنا مباح ہے۔

۱۸۹..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي السَّفَرِ

سفر میں دو نمازوں کو جمع کر کے باجماعت ادا کرنا

۱۷۰۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ.....

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک والے سال نکلے تو (دوران سفر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اور عصر اور نماز مغرب اور عشاء کو جمع کر کے ادا فرماتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں: ”آپ نے ایک دن نماز کو مؤخر کر دیا، پھر آپ خیمے سے باہر تشریف لائے تو نماز ظہر اور عصر کو جمع کر کے ادا فرمایا۔ پھر آپ اندر تشریف لے گئے، پھر آپ باہر آئے اور نماز مغرب اور عشاء کو جمع کر کے ادا فرمایا۔“ پھر مکمل حدیث بیان کی۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ تَبُوكَ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، قَالَ: فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، ثُمَّ دَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

فوائد:..... مکرر ۹۶۶۔

۱۹۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْفُضْلِ بَيْنَ الْفَرِيضَةِ وَالتَّطَوُّعِ بِالْكَلَامِ أَوْ الْخُرُوجِ

فرض اور نفل نماز کے درمیان بات چیت یا جگہ تبدیل کر کے فرق کرنے کے حکم کا بیان

۱۷۰۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَشْرٍ، نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ، وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ بِنِ أَبِي الْخُوَارِ، (ح) وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمَلِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ.....

”جناب عمر بن عطاء کہتے ہیں کہ مجھے نافع بن جبیر نے حضرت

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: أُرْسَلَنِي نَافِعُ بْنُ

(۱۷۰۴) تقدم تخريجه برقم: ۹۶۸.

(۱۷۰۵) صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة، حديث: ۸۸۳۔ سنن ابی داود: ۱۱۲۹۔ مسند احمد: ۹۰/۴.

سائب بن یزید کے پاس مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا۔ میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ”ہاں، میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ محراب میں جمعہ ادا کیا جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھنی شروع کر دی، انہوں نے مجھے بلانے کے لیے ایک شخص کو بھیجا۔ لہذا میں ان کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: ”جب تم نماز جمعہ پڑھ لو تو گفتگو کرنے یا وہاں سے نکلنے سے پہلے اس کے ساتھ کوئی دوسری نماز نہ ملاؤ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا حکم دیا ہے۔ جناب ابن رافع اور عبدالرحمان کی روایت میں الفاظ یہ ہیں: ”اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ ایک نماز کے ساتھ دوسری نماز کو نہ ملایا جائے حتیٰ کہ تم گفتگو کر لو یا وہاں سے نکل جاؤ۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: ”عمر بن عطاء بن ابی الحوارثہ راوی ہے۔ جبکہ دوسرے عمر بن عطاء کے بارے میں ہمارے اصحاب محدثین نے اس کے حافظے کی خرابی کی وجہ سے اس کی احادیث میں جرح کی ہے اور جناب ابن جریج نے ان دونوں سے روایات بیان کی ہیں۔“

فوائد:..... فرض نماز کے بعد موکدہ سنتیں یا نوافل ادا کرنے کے لیے فرض نماز کی جگہ تبدیل کرنا یا نوافل کے اہتمام سے قبل کسی سے ہم کلام ہونا مستحب فعل ہے۔ اور نوافل کا گھر پر اہتمام کرنا افضل ہے بصورت دیگر مسجد میں نوافل کے لیے کسی اور جگہ کا انتخاب بہتر ہے۔ تاکہ سجدہ کی جگہیں زیادہ ہو جائیں اور فرض و نفل میں انفصال پیدا ہو۔

(شرح النووی: ۶/۱۶۹-۱۷۰)

۱۹۱..... بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّكْبِيرِ وَالدِّكْرِ عِنْدَ قَضَاءِ الْإِمَامِ الصَّلَاةِ

امام کے نماز ختم کرنے پر ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ اور ذکر الہی بلند آواز سے کرنے کا بیان

۱۷۰۶۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، نَا عَمْرُو۔ وَهُوَ ابْنُ دِينَارٍ۔ أَخْبَرَنِي أَبُو مَعْبُدٍ.....

(۱۷۰۶) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب المذکر بعد الصلوة، حدیث: ۸۴۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب المذکر بعد

الصلوة، حدیث: ۵۸۳۔ سنن ابی داؤد: ۱۰۰۲۔ سنن نسائی: ۱۳۳۶۔ مسند احمد: ۱/۲۲۲۔ مسند الحمیدی: ۴۸۰۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ. ”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے اختتام کو اللہ اکبر کی آواز سے پہچانتا تھا۔“

۱۷۰۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ أَبَا مَعْبُدٍ أَخْبَرَهُ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَفَعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يُتَصَرَّفُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَكُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ. ”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرض نماز سے فارغ ہونے پر بلند آواز سے ذکر کرنا رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں موجود تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ”جب لوگ نماز سے فارغ ہو کر بلند آواز سے ذکر کرتے تو میں اس سے (نماز کی تکمیل اور اختتام کو) پہچان لیتا۔“

فوائد:..... ۱۔ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد با آواز بلند تکبیر کہنا مستحب فعل ہے۔

۲۔ صغریٰ کی وجہ سے بچوں کا بعض اوقات نماز باجماعت میں شامل نہ ہونا قابل مواخذہ نہیں۔

۱۹۲..... بَابُ نِيَّةِ الْمُصَلِّيِّ بِالسَّلَامِ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ، وَمَنْ عَنْ

شِمَالِهِ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَسَارِهِ

نمازی جب اپنی دائیں طرف سلام پھیرے تو اس کی نیت دائیں طرف والے (نمازیوں) کو سلام کرنے کی ہو اور جب اپنی بائیں طرف سلام پھیرے تو اس کی نیت اپنے بائیں جانب والوں کو سلام کرنے کی ہو۔

۱۷۰۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَسْعَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُبَيْطَةِ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَارَ أَحَدُنَا إِلَى أَخِيهِ بِيَدِهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ ”حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہم سے ایک شخص اپنی دائیں اور بائیں جانب (سلام پھیرتے وقت) اپنے بھائی کی

(۱۷۰۷) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الذكر بعد الصلاة، حدیث: ۸۴۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب الذكر بعد

الصلاة، حدیث: ۱۲۲-۵۸۳۔ سنن ابی داؤد: ۱۰۰۳۔ مسند احمد: ۱/۳۶۷۔

(۱۷۰۸) تقدم تحريجه برقم: ۷۳۳۔

شِمَالِهِ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يَفْعَلُ هَذَا كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ؟! إِنَّمَا يَخْفَى أَحَدَكُمُ، أَوْ أَلَا يَخْفَى أَحَدَكُمُ، أَنْ يَقُولَ هُكَذَا. وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَوْحِهِ الْيَمْنَى، وَ أَشَارَ بِإِصْبَعِهِ. ثُمَّ سَلَّمَ عَلَى أُخِيهِ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ، وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ.

طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھالی تو فرمایا: ”کیا بات ہے کہ تم میں سے ایک شخص اس طرح اشارہ کرتا ہے گویا کہ وہ سرکش گھوڑے کی دہلیز ہوں؟ یقیناً تم میں سے کسی شخص کو صرف اتنا ہی کافی ہے، یا (کہا کہ) کیا تم میں سے کسی شخص کو اتنا کافی نہیں ہے کہ وہ اس طرح کرے اور آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اپنی دائیں ران پر رکھا اور انگلی کے ساتھ اشارہ کیا پھر وہ اپنی دائیں اور بائیں جانب والے کو سلام کہے۔“

فوائد:..... مکرر ۲۳۔

۱۹۳..... بَابُ سَلَامِ الْمَأْمُومِ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ سَلَامِ الْإِمَامِ

امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقتدی کو نماز سے سلام پھیرنا چاہیے۔

۱۷۰۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ.....

”امام ابن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو خوب یاد رکھا ہے اور انہیں وہ کلی بھی یاد ہے جو رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر کے کنویں سے ڈول میں پانی لے کر ان کے منہ پر کی تھی۔ لہذا حضرت محمود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔“ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھاتا تھا اور جب بارشیں نازل ہوتیں تو میرے اور میری قوم کے درمیان ایک وادی (سیلابی پانی کی وجہ سے) حائل ہو جاتی۔ اس لیے میرے لیے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ، أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَلْوٍ مِنْ بَيْتٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ فِي وَجْهِهِ، فَزَعَمَ مُحَمَّدٌ أَنَّهُ سَمِعَ عِثَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَقُولُ: كُنْتُ أَصَلِّي لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ، فَكَانَ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَإِذَا جَاءَتِ

(۱۷۰۹) صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب صلاة النوافل جماعة، حدیث: ۱۱۸۵، ۱۱۸۶۔ سنن ابن ماجہ: ۷۰۴۔ من طریق

ابراہیم بن سعد بهذا الاسناد۔ و تقدم برقم: ۱۶۵۳.

بڑا مشکل ہو جاتا کہ میں اسے عبور کر کے ان کی مسجد میں پہنچتا۔ اس لیے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ”بلاشبہ میری نظر کمزور ہو چکی ہے اور جب بارش آتی ہے تو میرے اور میری قوم کے درمیان وادی بننے لگتی ہے اور میرے لیے اسے عبور کرنا مشکل ہو جاتا ہے لہذا میری خواہش ہے کہ آپ ﷺ تشریف لائیں اور میرے گھر میں میری نمازگاہ میں نماز ادا کریں جسے میں نمازگاہ بنا سکوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عقرب میں تمہاری خواہش پوری کروں گا۔“ چنانچہ اگلے دن سورج بلند ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما تشریف لائے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے (گھر میں داخلے کی) مجھ سے اجازت چاہی تو میں نے اجازت دے دی۔ آپ ﷺ نے بیٹھے بغیر فرمایا: ”تم اپنے گھر میں کس جگہ پر مجھ سے نماز پڑھانا پسند کرتے ہو؟ تو میں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں میں آپ ﷺ سے نماز پڑھانا پسند کرتا تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور تکبیر کہی تو ہم نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے صف بندی کی۔ لہذا آپ ﷺ نے دو رکعتیں ادا کیں، پھر سلام پھیر دیا اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے سلام کے بعد سلام پھیر دیا۔“

الْأَمْطَارُ. قَالَ: فَشَقَّ عَلَيَّ أَنْ أَجْتَازَهُ قَبْلَ مَسْجِدِهِمْ، فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ مِنْ بَصْرِي، وَإِنَّ الْوَادِيَ الَّذِي يَحُولُ بَيْنِي، وَبَيْنَ قَوْمِي يَسِيلُ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ، فَيَشُقُّ عَلَيَّ أَنْ أَجْتَازَهُ، فَوَدِدْتُ أَنَّكَ تَأْتِينِي، فَتُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِي مُصَلِّيَ اتَّخِذَهُ مُصَلِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((سَأَفْعَلُ)). فَعَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بَعْدَ مَا امْتَدَّ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ: ((أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ لَكَ فِي بَيْتِكَ؟)) فَأَشْرَفْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَحْبَبْتُ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ. فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَصَفَّقْنَا وَرَاءَهُ، فَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ.

فوائد: یہ حدیث دلیل ہے کہ امام کے دونوں جانب سلام پھیرنے کے بعد مقتدی سلام پھیرنے کا آغاز کریں، سلام پھیرنے کا یہ طریقہ مشروع ہے۔ بقیہ فوائد حدیث ۱۶۵۳ کے تحت ملاحظہ کیجئے۔

۱۹۳..... بَابُ رَدِّ الْمَأْمُومِ عَلَى الْإِمَامِ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ عِنْدَ انْقِضَاءِ الصَّلَاةِ

جب نماز کے اختتام پر امام سلام پھیرے گا تو مقتدی کو امام کے سلام کا جواب دینا چاہیے

۱۷۱۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْبَصْرِيُّ، نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو بَشِيرٍ صَاحِبُ اللُّؤْلُؤِ، (ح) وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَسْفَاطِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنِي

عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ الْقَاسِمِ، نَاهَمَامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ.....

عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُسَلِّمَ عَلَى أَيْمَانِنَا وَأَنْ يَرُدَّ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ: وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ. زَادَ إِبْرَاهِيمُ، قَالَ هَمَامٌ: يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ.

”حضرت سرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنی دائیں جانب والوں کو سلام کریں اور ہم ایک دوسرے کے سلام کا جواب دیں۔“ جناب محمد بن یزید کی روایت میں ہے: ”ہم ایک دوسرے کو سلام کہیں۔“ جناب ابراہیم کی روایت میں اضافہ ہے: ”جناب ہمام کہتے ہیں: یعنی نماز میں (سلام پھیرتے وقت سلام کہیں)۔“

۱۷۱۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ

بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ،.....

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَرُدَّ عَلَى أَيْمَانِنَا السَّلَامَ، وَأَنْ نَتَحَابَّ، وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿وَإِذَا حُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا﴾ (سورة نساء : ۸۶) ”اور جب تمہیں سلام کہا جائے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا وہی لوٹا دو۔“ اور حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ”پھر اپنی دائیں جانب والوں اور اپنی بائیں جانب والوں کو سلام کہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امام جب نماز کے اختتام پر جب اپنی دائیں طرف سلام پھیرے گا تو اپنی بائیں جانب والے لوگوں کو سلام کہے گا اور جب اپنی بائیں جانب سلام پھیرے گا تو اپنی بائیں جانب والے لوگوں کو سلام کہے گا۔“ اور اللہ تعالیٰ نے مسلمان شخص کے

(۱۷۱۰) اسنادہ ضعیف: حسن بھری دلس کے سماع کی صراحت نہیں۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب الرد علی الامام، حدیث:

۱۰۰۱۔ سنن ابن ماجہ: ۹۲۲.

(۱۷۱۱) اسنادہ ضعیف: انظر الحدیث السابق.

بتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ۖ
فَوَاجِبٌ عَلَى الْمَأْمُومِ رَدُّ السَّلَامِ عَلَى
الْإِمَامِ إِذَا الْإِمَامُ سَلَّمَ عَلَى الْمَأْمُومِ عِنْدَ
انْقِضَاءِ الصَّلَاةِ .

سلام کا جواب دینے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے
﴿وَإِذَا حُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا﴾
’اور جب تمہیں سلام کہا جائے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا
وہی لوٹا دو۔‘ چنانچہ مقتدی کو امام کے سلام کا جواب دینا واجب
ہے کیونکہ امام نے نماز کے اختتام پر سلام پھیرتے وقت
مقتدیوں ہی کو سلام کہا ہے۔“

۱۹۵..... بَابُ إِقْبَالِ الْإِمَامِ بُوْجْهِهُ يُمْنَةً إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ، وَيُسْرَةً إِذَا سَلَّمَ عَنْ شِمَالِهِ، وَفِيهِ
ذَلِيلٌ أَيْضًا أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ، وَالْمَأْمُومِينَ الَّذِينَ عَنْ يَسَارِهِ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَسَارِهِ
جب امام اپنی دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرے گا تو اسی طرف اپنے چہرے کے ساتھ متوجہ ہوگا اور اس
میں اس بات کی دلیل بھی ہے کہ جب امام اپنی دائیں جانب سلام پھیرے گا (تو اپنی دائیں جانب والے
مقتدیوں کو سلام کہے گا) اور جب بائیں جانب سلام پھیرے گا تو
اپنی بائیں جانب والے مقتدیوں کو سلام کہے گا

۱۷۱۲- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عْتَبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، نَا مَضْعَبُ بْنُ
ثَابِتٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ.....

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے
نبی کریم ﷺ کو اپنی دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے
ہوئے دیکھا حتیٰ کے آپ ﷺ کے رخسار مبارک کی سفیدی
دکھائی دینے لگتی۔ تو جناب زہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ بات
رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی صورت میں نہیں سنی گئی۔“ تو
جناب اسماعیل بن محمد کہتے ہیں: ”کیا آپ نے نبی کریم ﷺ
کی تمام احادیث سنی ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ پوچھا: دو تہائی
سنی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں تو پوچھا: آدھی سنی لی ہیں؟
انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ اس پر جناب اسماعیل نے فرمایا:
”تو یہ حدیث اس آدھی تعداد میں سے ہے جو نہیں سنی گئی۔“

سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسَلِّمُ
عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ
خَدِهِ. فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَمْ يَسْمَعْ هَذَا مِنْ
حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ إِسْمَاعِيلُ:
أَكُلُّ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَمِعْتُهُ؟ قَالَ: لَا. قَالَ فَالْثَّلَاثِينَ؟ قَالَ: لَا.
قَالَ: فَالْبَيْضُ؟ قَالَ: لَا. قَالَ فَهَذَا فِي
النِّصْفِ الَّذِي لَمْ يَسْمَعْ.

فوائد: ۱۔ سلام پھیرتے وقت اس قدر پھرنا چاہیے کہ دائیں جانب والوں کو امام کا دایاں رخسار اور بائیں جانب والوں کو امام کا بائیں رخسار دکھائی دے اور مقتدیوں کو بھی دونوں جانب سلام پھیرتے وقت یہی طریقہ ملحوظ رکھنا چاہیے۔

۱۹۶..... بَابُ اَنْحِرَافِ الْاِمَامِ مِنَ الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يَتَطَوَّعُ بَعْدَهَا

امام کا ایسی نماز کے بعد اٹھ جانا جس کے بعد نفل نماز نہیں ہوتی

۱۷۱۳۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، نَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، ثَنَا جَابِرُ بْنُ.....
 ”حضرت یزید بن اسود عامری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے حج میں شریک ہوا، تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد خیف میں فجر کی نماز پڑھی۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی اور سلام پھیرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے پیچھے دو آدمی دیکھے۔“ پھر مکمل حدیث بیان کی۔

فوائد: فرض نماز کے متصل بعد امام کا گھر چلے جانا جائز ہے۔ خواہ فرض نماز کے بعد مسنون نماز ہو یا نہ ہو اور گھر پر نوافل ادا کرنا افضل ہیں، نیز نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصلیٰ پر کافی دیر بیٹھنے رہنا بھی ثابت ہے۔

۱۹۷..... بَابُ تَخْيِيرِ الْاِمَامِ فِي الْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ اَنْ يَنْصَرِفَ يُمْنَةً اَوْ يَنْصَرِفَ يُسْرَةً

امام کو اختیار ہے کہ وہ نماز سے فارغ ہو کر دائیں طرف یا بائیں طرف پھیرے

۱۷۱۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، ثَنَا عَمَّارَةُ بْنُ عُمَيْرٍ، (ح) وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، نَا عَيْسَى، (ح) وَثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، (ح) وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، (ح) وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، قَالَ: أَتَانَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمَّارَةَ بِنِ عُمَيْرٍ، (ح) وَثَنَا بَشْرُ بْنُ خَالِدِ الْعَسْكَرِيِّ، قَالَ، وَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ:.....

(۱۷۱۳) تقدم تحريجه برقم: ۱۲۷۹، ۱۶۳۸.

(۱۷۱۴) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب الافتال والانصراف عن اليمين والشمال، حديث: ۸۵۲۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جواز الانصراف من الصلاة، حديث: ۷۰۷۔ سنن ابی داود: ۱۰۴۲۔ سنن نسائی: ۱۳۶۱۔ سنن ابن ماجه: ۹۳۰۔ مسند احمد: ۳۸۳/۱۔ مسند الحمیدی: ۱۲۷.

”حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”تم میں سے کوئی شخص شیطان کے لیے اپنے نفس سے حصہ مقرر نہ کرے کہ وہ صرف دائیں طرف ہی پھرنے کو اپنے لیے صحیح اور ضروری سمجھے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اکثر اپنی بائیں طرف پھرتے ہوئے دیکھا ہے۔“

فوائد: ۱۔ سلام پھیرنے کے بعد امام کا مقتدیوں کی جانب پھرنا مسنون ہے اور مقتدیوں کی جانب رخ کرتے وقت دائیں اور بائیں دونوں جانب سے پھرنا جائز و مباح ہے۔

۲۔ یہ اعتقاد رکھنا کہ صرف دائیں جانب ہی سے مڑنا شروع ہے، درست نہیں۔

۱۹۸..... بَابُ إِبَاحَةِ اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ بِوَجْهِهِ بَعْدَ السَّلَامِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مُقَابِلَهُ مِنْ قَدِّ فَاتَهُ بَعْضُ

صَلَاةِ الْإِمَامِ فَيَكُونُ مُقَابِلَ الْإِمَامِ إِذَا قَامَ يَقْضِي

سلام پھیرنے کے بعد امام کا لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھنا جائز ہے جبکہ اس کے سامنے کوئی ایسا شخص نہ ہو جس کی کچھ نماز امام کے ساتھ فوت ہوگئی ہو۔ لہذا جب وہ کھڑے ہو کر اپنی نماز مکمل کرے گا تو وہ امام کے سامنے ہوگا

۱۷۱۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ.....

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ”ایک روز ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی، پھر جب سلام پھیرا تو ہماری طرف اپنا چہرہ مبارک کر کے متوجہ ہوئے۔“

فوائد: سلام پھیرنے کے بعد مقتدیوں کی جانب چہرہ کرنا مستحب فعل ہے۔

۱۹۹..... بَابُ الرَّجْرِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ بِالْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

امام سے پہلے سلام پھیرنا منع ہے

۱۷۱۶۔ ثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ.....

(۱۷۱۵) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تحریم سبق الامام برکوع او سجود، حدیث: ۴۲۶۔ سنن نسائی: ۸۳۔ وقد تقدم برقم: ۱۶۰۲۔

(۱۷۱۶) تقدم تخريجه برقم: ۱۶۰۲، ۱۷۱۵۔

عورتوں کا نماز یا جماعت ادا کرنا

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز ہمیں نماز پڑھائی، پھر جب آپ ﷺ نے نماز سے سلام پھیرا تو ہماری طرف اپنے چہرہ مبارک کے ساتھ متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں تو تم مجھ سے پہلے رکوع کیا کرو نہ سجدہ۔ تم قیام، قعود اور نماز سے فارغ ہونے میں مجھ پر سبقت نہ کیا کرو اور بلاشبہ میں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں، اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم وہ چیز دیکھ لو جو میں نے دیکھی ہے تو تم بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ رونے لگو۔ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے جنت اور جہنم دیکھی ہے۔“ یہ جناب ہارون کی روایت ہے۔ اور جناب علی بن مسہر کی روایت میں ”قعود“ کے الفاظ نہیں ہیں اور یہ الفاظ موجود ہیں: ”بے شک میں تمہیں اپنے سامنے اور اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔“

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ، أَقْبَلَ إِلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: ((إِيَّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ، فَلَا تَسْفُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ، وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْقُعُودِ، وَلَا بِالْإِنْصِرَافِ، وَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفِي، وَآيْمُ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُمْ لَصَحَحْتُمْ قَلِيلًا، وَكَبَيْتُمْ كَثِيرًا)). قَالَ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَأَيْتَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ. هَذَا حَدِيثٌ هَارُونَ. لَمْ يَقُلْ عَلِيُّ: وَلَا بِالْقُعُودِ، قَالَ: إِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي.

فوائد.....

- ۱۔ ارکان نماز میں امام کی اقتداء لازم ہے اور امام سے پہلے کرنے کی سخت وعید ہے، لہذا نماز میں امام کی اتباع ملحوظ رکھی جائے۔
- ۲۔ غفلت اور سستی کے شکار مقتدیوں کو وعظ و نصیحت کرنا اور امام کی مخالفت اور ارکان نماز سے مسابقت پر انہیں تنبیہ کرنا جائز ہے۔

۲۰۰..... بَابُ نَهْوِضِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْفَرَاحِ مِنَ الصَّلَاةِ الَّتِي يَتَطَوَّعُ بَعْدَهَا سَاعَةٌ يُسَلِّمُ مِنْ غَيْرِ لَبِثٍ، إِذَا لَمْ يَكُنْ خَلْفَهُ نِسَاءٌ

امام کا ایسی نماز سے فارغ ہونے کے بعد انتظار کیے بغیر اٹھ کر چلے جانا جس نماز کے بعد نفل نماز پڑھی جاتی ہے جبکہ امام کے پیچھے عورتیں نہ ہوں۔

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ فَرُّوخَ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ، قَالَ: ثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقِ، قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

فَرُوخٌ، قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَايَةَ.....
 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "حَضْرَتِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانُ كَرْتِي هِي كِي رَسُولِ
 كَانِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْفَفَ النَّاسِ صَلَاةً فِي إِتْمَامٍ قَالَ: صَلَّيْتُ
 مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ سَاعَةً يُسَلِّمُ يَقُومُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ
 أَبِي بَكْرٍ، فَكَانَ إِذَا سَلَّمَ وَتَبَّ مَكَانَهُ كَأَنَّهُ يَقُومُ عَنْ رَضْفٍ. لَمْ يَذْكُرْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ: كَانَ أَحْفَفَ النَّاسِ صَلَاةً. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَمْ يَرَوْهُ غَيْرُ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَرُوخٍ."
 "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ ہلکی مگر مکمل نماز پڑھاتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازیں ادا کیں۔ آپ ﷺ سلام پھیرتے ہی اٹھ کر چلے جاتے تھے۔ پھر میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نمازیں ادا کیں تو وہ جب سلام پھیرتے تو اپنی جگہ سے اچھل کر کھڑے ہو جاتے گویا کہ وہ گرم بھر سے اٹھے ہوں۔ جناب علی بن عبد الرحمان نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے: "آپ ﷺ لوگوں میں سب سے ہلکی اور مختصر نماز پڑھاتے تھے۔" امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "یہ حدیث غریب ہے، اسے عبد اللہ بن فروخ کے سوا کوئی راوی بیان نہیں کرتا۔"

۲۰۱..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَقُومُ سَاعَةً يُسَلِّمُ إِذَا كَانَ خَلْفَهُ نِسَاءً، وَاسْتِحْبَابِ ثُبُوتِ الْإِمَامِ جَالِسًا إِذَا كَانَ خَلْفَهُ نِسَاءً لِيُرْجَعَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يَلْحَقَهُمُ الرِّجَالُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ اس وقت سلام پھیرتے ہی اٹھ جاتے تھے جب آپ ﷺ کے پیچھے عورتیں نہیں ہوتی تھیں۔ امام کا اس وقت بیٹھے رہنا مستحب ہے جب اس کے پیچھے عورتیں ہوں تاکہ وہ مردوں کے ملنے سے پہلے واپس لوٹ جائیں۔

۱۷۱۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ.....
 "نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی

(۱۷۱۷) اسنادہ ضعیف: عبد اللہ بن فروخ راوی ضعیف ہے تاہم اگلی روایت اس کا شاہد ہے۔ مستدرک حاکم: ۱/۲۱۶۔ معجم کبیر

طبرانی کما فی مجمع الزوائد: ۱۴۶/۶۔ ۱۴۷۔

(۱۷۱۸) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب انتظار الناس قیام الامام العالم، حدیث: ۸۶۶۔ سنن ابی داؤد: ۱۰۴۰۔ سنن نسائی:

۱۳۳۴۔ سنن ابن ماجہ: ۹۳۲۔ مسند احمد: ۳۱۶/۶۔

عورتوں کا نماز باجماعت ادا کرنا

ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں جب عورتیں فرض نماز سے سلام پھیرتیں تو اٹھ جاتیں اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ نماز ادا کرنے والے مرد بیٹھے رہتے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ اٹھتے تو مرد بھی اٹھ جاتے۔

۲۰۲..... بَابُ تَخْفِيفِ ثُبُوتِ الْإِمَامِ بَعْدَ السَّلَامِ لِيَنْصَرِفَ النِّسَاءُ قَبْلَ الرِّجَالِ، وَ تَرَكَ

تَطْوِيلِهِ الْجُلُوسَ بَعْدَ السَّلَامِ

سلام پھیرنے کے بعد امام کا کچھ دیر بیٹھے رہنا تاکہ عورتیں مردوں سے پہلے واپس چلی جائیں اور امام کا سلام پھیرنے کے بعد دیر تک نہ بیٹھنے کا بیان

۱۷۱۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، قَالَا: ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ.....

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو آپ تھوڑی سی دیر بیٹھنے کے بعد کھڑے ہو جاتے۔ ”امام زہری کہتے ہیں: ”ہمارے خیال میں آپ ﷺ یہ کام اس لیے کرتے تھے تاکہ عورتیں کسی مرد کے نکلنے سے پہلے چلی جائیں۔“ واللہ اعلم۔ جناب یحییٰ بن حکیم کی روایت میں ہے: ”آپ ﷺ بہت تھوڑی دیر ٹھہرتے تھے۔“

فوائد:..... ۱۔ اگر عورتیں نماز باجماعت میں حاضر ہوں تو نماز سے سلام پھیرنے کے بعد امام اور مقتدی کچھ دیر رکے رہیں تاکہ عورتیں مسجد سے نکل جائیں اور مردوں و عورتوں کا اختلاط نہ ہو۔

۲۔ اگر عورتیں نماز باجماعت میں شامل ہوں تو جتنی دیر میں مرد مسجد میں ٹھہرے ہوں، عورتوں کو جلدی وہاں سے نکل جانا چاہیے اور ارادی و غیر ارادی طور پر مسجد میں زیادہ دیر نہیں ٹھہرنا چاہیے۔ مرد وزن کے عدم اختلاط کا یہ عمدہ حل ہے۔



کِتَابُ الْجُمُعَةِ الْمُخْتَصَرُ مِنَ الْمُخْتَصَرِ
 مِنَ الْمُسْنَدِ عَلَى الشَّرْطِ الَّذِي ذَكَرْنَا فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ
 مسند کے اختصار سے مختصر کتاب الجمعة کا بیان اسی شرط کے مطابق جو
 ہم نے کتاب کے شروع میں بیان کی ہے

۱..... بَابُ ذِكْرِ فَرُضِ الْجُمُعَةِ
 جمعہ کی فرضیت کا ذکر

وَ الْبَيَانُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَرَضَهَا عَلَى مَنْ قَبَلْنَا مِنَ الْأُمَمِ وَ اخْتَلَفُوا فِيهَا فَهَدَى اللَّهُ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ لَهَا، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ﴾ (الجمعة: ۸) وَ هَذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي نَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ يُوْجِبُ الْفَرُضَ بِشَرِيْطَةٍ، وَ قَدْ يَجِبُ ذَلِكَ الْفَرُضُ بِغَيْرِ تِلْكَ الشَّرِيْطَةِ، لِأَنَّ اللَّهَ إِنَّمَا أَمَرَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ بِالسَّعْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَ قَدْ لَا يَقْدِرُ الْحُرُّ الْمُسْلِمُ عَلَى الْمَشْيِ عَلَى الْقَدَمِ وَ هُوَ قَادِرٌ عَلَى الرُّكُوبِ، وَ إِتْيَانِ الْجُمُعَةِ رَاكِبًا، وَ هُوَ مَالِكٌ لِمَا يَرْكَبُ مِنَ الدَّوَابِّ، وَ الْفَرُضُ لَا يَزُولُ عَنْهُ إِذَا قَدَرَ عَلَى إِتْيَانِ الْجُمُعَةِ رَاكِبًا، وَ إِنْ كَانَ عَاجِزًا عَنْ إِتْيَانِهَا مَا شِئًا.

اور اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلی امتوں پر بھی جمعہ فرض قرار دیا تھا اور انہوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے امت محمدی ﷺ کو (اس دن کی) ہدایت دی، یہ امت لوگوں کی رہنمائی کے لیے نکالی گئی بہترین امت ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ﴾ (الجمعة: ۹) ”اے ایمان والو! جب اذان دی جائے نماز کے لیے جمعہ کے دن، تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت کرنا چھوڑ دو۔“ اور یہ مسئلہ اسی جنس سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کبھی کوئی فرض کسی شرط کے ساتھ واجب قرار دیتے ہیں اور کبھی وہ فرض اس شرط کے بغیر بھی واجب ہوتا

ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جمعہ کے لیے دوڑ کر آنے کا حکم دیا ہے اور کبھی مسلمان آزاد شخص پیدل چلنے کے قابل نہیں ہوتا مگر وہ سوار ہو کر (جمعہ کے لیے) آنے پر قادر ہوتا ہے اور اس کے پاس سواری کا جانور بھی موجود ہوتا ہے۔ لہذا ایسی حالت میں جبکہ وہ سوار ہو کر جمعہ کے لیے آنے کی قدرت رکھتا ہوا، اس سے یہ فرض ساقط نہیں ہوگا اگرچہ وہ پیدل چل کر آنے سے عاجز ہو۔

۱۷۲۰۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ، ثَنَا، سُفْيَانُ، نَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنِ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ح) وَثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُخْزُومِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنِ أَبِيهِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہم سب سے آخر میں آنے والی امت ہیں اور ہم قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے، تاہم انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد کتاب عطا ہوئی۔ پھر یہ دن جسے اللہ تعالیٰ نے ان پر فرض کیا تھا، انہوں نے اس میں اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی ہدایت دے دی یعنی جمعہ کے دن کی۔ لوگ اس بارے میں ہمارے پیروکار ہیں یہودی کل (بفتے کو) اور عیسائی التوار کو عبادت کریں گے۔“ یہ جناب مخزومی کی حدیث ہے۔ اور جناب عبد الجبار کی روایت میں ہے: ”اور یہ دن جس میں انہوں نے اختلاف کیا تھا۔“ اور ایک مرتبہ کہا: ”پھر یہ دن جس کو اللہ تعالیٰ نے ان پر فرض کیا تھا، انہوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا۔ جناب معمر کی ہمام بن منبہ کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ سے روایت اسی باب سے ہے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (ح) وَثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا، حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تَحْنُ الْأَخْرُونَ، وَتَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْنَهُمْ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَأَوْتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، ثُمَّ هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَهَذَا نَا اللَّهُ، - يَعْنِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ - النَّاسُ لَنَا تَبَعٌ فِيهِ، الْيَهُودُ عَدَا، وَالنَّصَارَى بَعْدَ عَدِ. هَذَا حَدِيثُ الْمُخْزُومِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: وَإِنَّ هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ. وَقَالَ مَرَّةً: ثُمَّ هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ اخْتَلَفُوا فِيهِ. وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ هَذَا

(۱۷۲۰) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب فرض الجمعة، حدیث: ۸۷۶۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب هداية هذه الامة

ليوم الجمعة، حدیث: ۸۵۵۔ سنن نسائی: ۸۵/۳۔ مسند احمد: ۲۴۳/۲، ۲۴۹۔ مسند الحمیدی: ۹۵۴، ۹۵۵۔

يَوْمَهُمُ الَّذِي قَرَضَ عَلَيْهِمْ فَأَخْتَلَفُوا فِيهِ .
خَبَرُ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ مِنْ هَذَا الْبَابِ .

فوائد: ۱۔ ﴿نَحْنُ الْأَخْرُونَ، وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ﴾ کا مفہوم علماء بیان کرتے ہیں کہ امت مسلمہ زمان و وجود کے اعتبار سے آخری اور فضیلت اور دخول جنت کے لحاظ سے اول و سابق ہے اور یہ امت تمام ام سے پہلے جنت میں داخل ہوگی۔

۲۔ هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ . یہ الفاظ جمعہ کے فرض ہونے کی دلیل اور اس میں اس امت کی فضیلت کا بیان ہے۔ (شرح النووی: ۱۴۲/۶)

۲..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ فَرْضَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْبَالِغِينَ دُونَ الْأَطْفَالِ . وَ هَذَا مِنَ الْجَنَسِ
الَّذِي نَقُولُ: إِنَّهُ مِنَ الْأَخْبَارِ الْمُعَلَّلَةِ الَّتِي يَجُوزُ الْقِيَاسُ عَلَيْهِ، قَدْ بَيَّنَّتْهُ فِي عَقَبِ الْخَبَرِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ بچوں کے سوا بالغ افراد پر فرض ہے۔ اور یہ مسئلہ اس جنس سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ یہ ان معلل روایات میں سے ہے جن پر قیاس کرنا جائز ہے، میں نے اسے حدیث کے بعد بیان کر دیا ہے۔

۱۷۲۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ الْمِصْرِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا
الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنِي عِيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ، (ح) وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حَمَزَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ
خَالِدٍ - وَ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ - ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسِ الْقَتَبَانِيِّ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِ، عَنْ نَافِعٍ.....

”حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ہر بالغ شخص کے لیے جمعہ کے لیے جانا ضروری ہے اور جمعہ کے لیے جانے والے شخص پر غسل کرنا واجب ہے۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ ”ہر بالغ شخص کے لیے جمعہ کے لیے جانا واجب ہے۔“ یہ ان الفاظ میں سے ہیں جن کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ جب حکم کسی علت و سبب کی بنیاد پر

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ
رَوَاحُ الْجُمُعَةِ وَعَلَى كُلِّ مَنْ رَاحَ الْجُمُعَةَ
الْغُسْلُ)). قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذِهِ اللَّفْظَةُ:
((عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ)). مِنْ
الْلَفْظِ الَّذِي نَقُولُ: إِنَّ الْأَمْرَ إِذَا كَانَ لِعِلَّةٍ

(۱۷۲۱) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الطہارۃ، باب فی الغسل للجمعة، حدیث: ۳۴۲۔ سنن نسائی: ۱۳۷۲۔ صحیح

ہو تو اس کے ساتھ تمثیل و تشبیہ دینا جائز ہوتا ہے۔ جب تک وہ علت باقی ہو وہ حکم واجب ہوتا ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ ہر ختم (بالغ) شخص کے لیے جمعہ کے لیے حاضر ہونا واجب ہے اور احتلام سے مراد بالغ ہونا ہے۔ لہذا جب کوئی شخص بالغ ہو جائے اور اگرچہ اسے احتلام نہ آئے اور وہ کسی اور علامت سے بالغ ہو جائے تو ایسے ہر بالغ شخص پر جمعہ فرض ہوتا ہے اگرچہ اس کا بالغ ہونا احتلام کے علاوہ کسی اور علامت سے ہی ہو۔ اگرچہ یہ بات ہمارے قاعدے کے خلاف ہے اور تشبیہ و تمثیل میں ہمارے مخالفین کے قاعدے اور اصول کے مطابق ہے۔ اس کا خیال یہ ہے کہ حکم کسی علت کی بنا پر نہیں ہوتا بلکہ حکم صرف تعبد کے لیے ہوتا ہے۔ اگر بات ایسے ہی ہو تو وہ شخص جس کی عمر بیس یا تیس سال ہو اور وہ ابھی بالغ نہ ہوا (اسے احتلام نہ آیا ہو) اور وہ مسلمان عقلمند آزاد شخص ہو وہ شہر میں جمعہ کے لیے اذان سننے یا وہ مسجد کے دروازے پر موجود ہو تو اس کے لیے جمعہ کے لیے حاضر ہونا واجب نہیں ہوگا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ جمعہ کی حاضری صرف ختم شخص پر واجب ہے۔ حالانکہ ایسے بہت سے لوگ ہیں جنہیں سالہا سال تک احتلام نہیں ہوتا اور یہ حکم اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی طرح ہے: ﴿وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ ”اور جب تم میں سے لڑکے بلوغت کی حد کو پہنچ جائیں تو انہیں چاہیے کہ وہ بھی اسی طرح اجازت مانگیں جس طرح ان سے پہلے (ان کے بڑے) اجازت مانگتے رہے ہیں۔“ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان بچوں کو اجازت لینے کا حکم دیا ہے جنہیں احتلام آجائے اور احتلام کا آنا بالغ ہونے کی دلیل ہے اور اگر تشبیہ

فَالْتَّمِثْ لُ وَ التَّشْبِيهُ بِهِ جَائِزٌ، مَتَى كَانَتْ الْعِلَّةُ قَائِمَةً فَلَا مَرُ وَاجِبٌ، لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا عَلَّمَ أَنَّ عَلَى الْمُحْتَلِمِ رَوَاحَ الْجُمُعَةِ، لِأَنَّ الْإِحْتِلَامَ بُلُوغٌ، فَمَتَى كَانَ الْبُلُوغُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ احْتِلَامٌ وَكَانَ الْبُلُوغُ بِغَيْرِ احْتِلَامٍ، فَفَرَضُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ بَالِغٍ وَإِنْ كَانَ بُلُوغُهُ بِغَيْرِ احْتِلَامٍ، وَلَوْ كَانَ عَلَى غَيْرِ أَصْلِنَا وَكَانَ عَلَى أَصْلٍ مِنْ خَالَفْنَا فِي التَّشْبِيهِ وَ التَّمْثِيلِ، وَزَعَمَ أَنَّ الْأَمْرَ لَا يَكُونُ لِعِلَّةٍ، وَلَا يَكُونُ إِلَّا تَعَبُدًا، لَكَانَ مَنْ بَلَغَ عِشْرِينَ سَنَةً وَ ثَلَاثِينَ سَنَةً وَهُوَ حُرٌّ عَاقِلٌ فَسَمِعَ الْأَذَانَ لِلْجُمُعَةِ فِي الْمَضَرِّ، أَوْ هُوَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ رَوَاحَ الْجُمُعَةِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ احْتَلَمَ، لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْلَمَ أَنَّ رَوَاحَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمُحْتَلِمِ! وَقَدْ يَعِيشُ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ السِّنِينَ الْكَثِيرَةَ فَلَا يَحْتَلِمُ أَبَدًا، وَهَذَا كَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ فَإِنَّمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالِاسْتِئْذَانِ مَنْ قَدْ بَلَغَ الْحُلُمَ، إِذِ الْحُلُمُ بُلُوغٌ، وَلَوْ لَمْ يَجْزِ الْحُكْمُ بِالتَّشْبِيهِ وَ النَّظِيرِ كَانَ مَنْ بَلَغَ ثَلَاثِينَ سَنَةً وَ لَمْ يَحْتَلِمِ، لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ الْاسْتِئْذَانُ، وَ هَذَا كَخَبَرِ النَّبِيِّ ﷺ:

اور نظیر (پر قیاس کرتے ہوئے) حکم لگانا جائز نہ ہوتا تو ایسا شخص جو تیس سال کا ہو جائے اور اسے احتلام نہ آئے تو اس پر اجازت طلب کرنا واجب نہیں ہوگا۔ اور یہ بات نبی کریم ﷺ کی اس حدیث کی طرح ہے: ”تین قسم کے افراد سے قلم اٹھایا گئی ہے (وہ شریعت کے مکلف نہیں ہیں) اس روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور بچے سے حتیٰ کہ اسے احتلام آنے لگے۔“ اور جس شخص کو احتلام نہ آئے اور وہ اس عمر کو پہنچ چکا ہو جس میں انسان بغیر احتلام کے بالغ ہو جاتا ہے تو ایسے شخص سے قلم نہیں اٹھایا گیا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا مطلب ”یہاں تک کہ وہ احتلام والا ہو جائے“ یہ ہے کہ احتلام بلوغت کی دلیل ہے۔ اس لیے جب بھی بچہ بالغ ہو جائے گا اگرچہ احتلام آئے بغیر ہی ہو، تو اس پر شرعی احکام لاگو ہوں گے اور اس پر قلم جاری ہوگا جیسا کہ احتلام آنے کے بعد جاری ہوتا ہے۔

((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ))، قَالَ فِي الْحَبْرِ: ((وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ))، وَ مَنْ لَمْ يَحْتَلِمَ وَ بَلَغَ مِنَ السِّنِّ مَا يَكُونُ إِدْرَاكًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ فَالْقَلَمُ عَنْهُ غَيْرُ مَرْفُوعٍ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: ((حَتَّى يَحْتَلِمَ))، أَنَّ الْإِحْتِلَامَ بُلُوعًا، فَمَتَى كَانَ الْبُلُوعُ وَإِنْ كَانَ بِغَيْرِ احْتِلَامٍ، فَالْحُكْمُ عَلَيْهِ، وَ الْقَلَمُ جَارٍ عَلَيْهِ كَمَا يَكُونُ بَعْدَ الْإِحْتِلَامِ .

فوائد:.....۱۔ ہر بالغ مرد پر جمعہ واجب ہے۔

۲۔ مسافر، مریض، غلام اور عورتیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔

۳..... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ فَرَضِ الْجُمُعَةِ عَنِ النِّسَاءِ

عورتوں سے جمعہ کی فرضیت ساقط ہونے کا بیان

وَ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَاطَبَ بِالْأَمْرِ بِالسَّعْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ عِنْدَ الْبَدَاءِ بِهَا فِي قَوْلِهِ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ﴾ (الجمعة: ۹) الرَّجَالُ دُونَ النِّسَاءِ إِنَّ تَبَتْ هَذَا الْحَبْرُ مِنْ جِهَةِ النُّقْلِ، وَإِنْ لَمْ يَتَّبَتْ فَاتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلَى إِسْقَاطِ فَرَضِ الْجُمُعَةِ عَنِ النِّسَاءِ كَافٍ مِنْ نَقْلِ خَبَرِ الْخَاصِّ فِيهِ.

اور اس کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ﴾ (الجمعة: ۹) ”اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے“ میں جمعہ کی اذان کے وقت دوڑنے کا حکم مردوں کو دیا ہے، عورتوں کو نہیں۔ اگر یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ثابت ہو جائے، اور اگر یہ ثابت

نہ ہو تو عورتوں سے جمعہ کی فرضیت کے ساقط ہونے کے لیے علمائے کرام کا اتفاق کافی ہے۔ یہ اتفاق اس بارے میں خصوصی روایت سے کافی ہے۔

۱۷۲۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، نَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عُمَانَ الْكِلَابِيُّ، حَدَّثَنِي.....

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطِيَّةِ الْأَنْصَارِيِّ، حَدَّثَنِي جَدَّتِي: أَنَّ النَّبِيَّ اللَّهَ لَمَّا جَمَعَ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فِي بَيْتِ، فَأَتَانَا عُمَرُ، فَقَامَ عَلَى الْبَابِ، فَسَلَّمَ فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَقَالَ: أَنَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَكُنْ، فَقُلْنَا مَرَحَبًا بِرَسُولِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، قَالَ: أَتْبَاعِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكَنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تُسْرِفَنَّ، وَلَا تَزْنِينَ؟ قَالَتْ، قُلْنَا: نَعَمْ، فَمَدَدْنَا أَيْدِيَنَا مِنْ دَاخِلِ الْبَيْتِ، وَمَدَّ يَدَهُ مِنْ خَارِجِ. قَالَتْ: وَأَمْرَنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحَيْضَ وَالْعَوَاتِقَ فِي الْعَيْدَيْنِ، وَنُهَيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَلَا جُمُعَةَ عَلَيْنَا، قَالَ: قُلْتُ لَهَا: مَا الْمَعْرُوفُ الَّذِي نُهَيْتَنَ عَنْهُ؟ قَالَتْ: النَّيَاحَةُ..

”جناب اسماعیل بن عبد الرحمان بن عطیہ انصاری روایت کرتے ہیں کہ مجھے میری دادی نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ نے انصاری عورتوں کو ایک گھر میں جمع کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ وہ دروازے پر کھڑے ہو گئے اور سلام کیا، ہم نے ان کے سلام کا جواب دیا۔ پھر انہوں نے فرمایا: میں تمہاری طرف رسول اللہ ﷺ کا قاصد ہوں۔ ہم نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ اور ان کے پیغام رساں کو خوش آمدید۔ انہوں نے کہا: کیا تم اس شرط پر بیعت کرتی ہو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ گی، نہ چوری کرو گی نہ زنا کاری میں مبتلا ہو گی؟ وہ فرماتی ہیں، ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ لہذا ہم نے گھر کے اندر ہی سے اپنے ہاتھ (بیعت کے لیے) بڑھائے اور انہوں نے باہر سے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ وہ فرماتی ہیں: اور آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عیدین کے روز حیض والی کنواری لڑکیوں کو بھی نکالا کریں اور ہمیں جنازوں کی اتباع سے منع کر دیا گیا، اور ہم پر جمعہ فرض نہیں ہے۔ اسماعیل کہتے ہیں: میں نے انہیں کہا: وہ کون سا معروف کام ہے جس سے تمہیں منع کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا: ”نوحہ گری سے منع کیا گیا۔“

(۱۷۲۲) اسنادہ ضعیف: اسماعیل بن عبد الرحمن مجهول راوی ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب خروج النساء فی العید،

حدیث: ۱۱۳۹۔ مسند احمد: ۸۵/۵۔

(۱۷۲۳) انظر الحدیث السابق.

۱۷۲۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ الْقَيْسِيُّ، نَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عُثْمَانَ، بِنَحْوِهِ: وَلَمْ يَقُلْ: لَا تُشْرِكَنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا.

”امام صاحب اپنے استاد محمد بن معمر قعنبی سے مذکورہ بالا کی طرح روایت کرتے ہیں اور اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ”تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنانا۔“

۴..... بَابُ ذِكْرِ أَوَّلِ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بِمَدِينَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذِكْرِ عَدَدِ مَنْ جَمَعَ بِهَا أَوَّلًا

مدینہ نبوی ﷺ میں ادا کیے گئے پہلے جمعہ کا بیان اور جمعہ ادا کرنے والوں کی تعداد کا تذکرہ

۱۷۲۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى، نَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، (ح) وَنَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزْرِيُّ، نَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، نَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ الْفَضْلُ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى.....

”حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبد الرحمان بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد محترم حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی بیٹائی ختم ہونے کے بعد ان کا راہنما ہوتا تھا۔ اور جب میں انہیں لے کر جمعہ کے لیے گھر سے نکلتا اور وہ جمعہ کی اذان سنتے تو حضرت ابو امامہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر کرتے۔ فرماتے ہیں: تو وہ ایک عرصہ تک اسی طرح جب جمعہ کے لیے اذان سنتے تو حضرت ابو امامہ کے لیے دعا کرتے اور ان کے لیے بخشش طلب کرتے۔ میں نے اپنے دل میں کہا: اللہ کی قسم! یہ تو میری نہایت بے بسی ہے کہ میں ان سے یہ بھی نہ پوچھ سکوں کہ وہ جمعہ کی اذان سن کر حضرت ابو امامہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر کیوں کرتے ہیں؟ بیان کرتے ہیں کہ میں پہلے کی طرح جمعہ کے روز انہیں

عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ قَائِدًا بِي كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ حِينَ ذَهَبَ بَصْرَهُ، وَ كُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ بِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَسَمِعَ الْأَذَانَ بِهَا صَلَّى عَلَيَّ أَبِي أُمَامَةَ أَسْعَدَ بْنِ زُرَّارَةَ. قَالَ: فَمَكَثَ حِينًا عَلَيَّ ذَلِكَ لَا يَسْمَعُ الْأَذَانَ لِلْجُمُعَةِ إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: وَاللَّهِ إِنْ هَذَا الْعَجْزِيُّ حَيْثُ لَا أَسْأَلُهُ، مَا لَهُ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ بِالْجُمُعَةِ صَلَّى عَلَيَّ أَبِي أُمَامَةَ أَسْعَدَ بْنِ زُرَّارَةَ؟ قَالَ: فَخَرَجْتُ بِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمَا كُنْتُ أَخْرُجُ بِهِ، فَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ بِالْجُمُعَةِ صَلَّى عَلَيَّ أَبِي

(۱۷۲۴) اسنادہ حسن: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الجمعة فی القرى، حدیث: ۱۰۶۹۔ سنن ابی ماجہ: ۱۰۸۲۔ صحیح

لے کر گھر سے نکلا۔ جب انہوں نے جمعہ کی اذان سنی تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی اور استغفار کیا۔ تو میں نے ان سے عرض کی: اے اباجان! کیا بات ہے کہ آپ جب بھی جمعہ کی اذان سنتے ہیں، حضرت ابوامامہ کے لیے دعا کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ”اے پیارے بیٹے! (ابوامامہ) وہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے مدینہ منورہ میں بیاضہ کی بستی میں جمعہ پڑھایا۔ اس مقام کو نقیع الخضمات کہا جاتا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا، اس دن تمہاری تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: چالیس مرد تھے۔“ یہ جناب سلمہ بن فضل کی حدیث ہے۔

۵..... بَابُ ذِكْرِ الْجُمُعَةِ الَّتِي جُمِعَتْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ الَّتِي جُمِعَتْ بِالْمَدِينَةِ وَذِكْرِ الْمَوْضِعِ الَّذِي جُمِعَ بِهِ

مدینہ منورہ میں پڑھے گئے جمعہ کے بعد پڑھے جانے والے جمعہ اور اس کے مقام کا بیان

۱۷۲۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَنَا أَبُو عَامِرٍ، نَنَا إِبْرَاهِيمُ - وَهُوَ ابْنُ طَهْمَانَ - عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ادا کیے گئے جمعہ کے بعد سب سے پہلا جمعہ بحرین کے علاقے جواثی میں عبد القیس کی مسجد میں ادا کیا گیا۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدُ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجَوَاثِي مِنَ الْبَحْرَيْنِ.

فوائد ۱۔ یہ احادیث دلیل ہے کہ بستیوں وغیرہ میں جمعہ کا انعقاد جائز و مباح اور احناف کا اس حدیث ”لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيقَ إِلَّا فِي مِصْرٍ جَامِعٍ“ (جمعہ اور تشریق کا اہتمام کسی بڑے شہر میں ہی میں جائز ہے۔) سے استدلال کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ حدیث مجموع الطرق ضعیف ہے، دیکھیے: الضعیف، ۹۱۶۔

۲۔ نماز جمعہ کو شہر سے مشروط کرنا درست نہیں، کیونکہ اس بارے میں کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں، پھر احناف کا عمل اپنے اس موقف کے مخالف ہے، اور آج احناف بستیوں اور دیہاتوں میں جمعہ کا انعقاد کرتے ہیں، جو فقہ حنفی کے خلاف ہے۔

(۱۷۲۵) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب الجمعة فی القرى والمدن، حدیث: ۸۹۲۔ سنن ابی داؤد: ۱۰۶۸۔

۳۔ جمعہ کے لیے حاضرین کی کم از کم تعداد چالیس ہو یہ شرط نہیں، بلکہ اس سے کم اور زیادہ تعداد کا جمعہ کے انعقاد سے کوئی تعلق نہیں۔

۶..... بَابُ ذِكْرِ مَنْ لَلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿خَيْرِ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾
امت محمدیہ ﷺ جو لوگوں کی ہدایت کے لیے نکالی گئی ہے اس پر اللہ تعالیٰ کے عظیم احسان کا بیان
بِهُدَايَتِهِ إِيَّاهُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَلَهُ الْحَمْدُ كَثِيرًا عَلَى ذَلِكَ، إِذْ قَدْ صَلَّ عَنْهُ أَهْلُ الْكِتَابِ قَبْلَهُمْ بَعْدَ
فَرَضِ اللَّهِ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْهُدَايَةَ هِدَايَتَانِ عَلَى مَا بَيَّنَّتْهُ فِي كِتَابِ ((أَحْكَامِ
الْقُرْآنِ)) أَحَدُهُمَا هِدَايَةٌ خَاصَّةٌ لِأَوْلِيَائِهِ دُونَ أَعْدَائِهِ مِنَ الْكُفَّارِ، وَهَذِهِ الْهُدَايَةُ مِنْهَا، إِذْ لَلَّ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ خَصَّ بِهَا الْمُؤْمِنِينَ دُونَ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، وَالْهُدَايَةُ الثَّانِيَةُ بَيَانُ لِلنَّاسِ
كُلِّهِمْ وَهِيَ عَامَّةٌ لَا خَاصَّ كَمَا بَيَّنَّتْهُ فِي ذَلِكَ الْكِتَابِ .

کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جمعہ کے دن کی ہدایت نصیب فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے اس فضل و کرم پر (ہم) اس کی بے شمار تعریفیں
بیان کرتے ہیں۔ جبکہ مسلمانوں سے پہلے اہل کتاب پر اللہ تعالیٰ نے جمعہ فرض کیا تو وہ اس سے گمراہ ہو گئے اور اس بات
کی دلیل کا بیان کہ ہدایت کی دو قسمیں ہیں جیسا کہ میں نے کتاب ”احکام القرآن“ میں بیان کیا ہے۔ (۱) خاص ہدایت
جو اللہ کے اولیاء کو حاصل ہوتی ہے۔ کافروں اور اس کے دشمنوں کو حاصل نہیں ہوتی اور یہ ہدایت (جمعہ کے دن کی
ہدایت) اسی قسم میں سے ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت صرف مومنوں کو عطا کی ہے اور اہل کتاب یہود و نصاریٰ کو
محروم رکھا ہے (۲) ہدایت کی دوسری قسم عام ہے۔ جس کا معنی تمام لوگوں کو راہ حق بتاتا ہے۔ یہ قسم خاص نہیں ہے جیسا کہ
میں اس کتاب میں بیان کر چکا ہوں۔

۱۷۲۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَيْسَى بْنُ إِبرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي
ذُنَبٍ، عَنِ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنِ أَبِيهِ.....
”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: ”جمعہ کے دن سے بہتر کسی اور دن پر سورج نہ طلوع
ہوا ہے نہ غروب۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی ہدایت نصیب
فرمائی اور لوگ اس سے بھٹک گئے۔ چنانچہ لوگ اس بارے
میں ہمارے پیچھے پیچھے ہیں اور جمعہ کا دن ہمارے لیے ہے۔
یہود کے لیے ہفتہ اور عیسائیوں کے لیے اتوار ہے۔ اس (جمعہ
ذُنَبٍ، عَنِ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنِ أَبِيهِ.....
عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ،
(ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ
أَبِي ذُنَبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ
أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا
طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ خَيْرٍ

کے دن میں ایک ایسی گھڑی بھی ہے کہ جو مسلمان شخص نماز کی حالت میں اسے پا کر اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا کر دیتے ہیں۔“

مَنْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، هَدَانَا اللَّهُ لَهُ، وَضَلَّ النَّاسُ عَنْهُ، وَالنَّاسُ لَتَأْفِيهِ تَبَعٌ، فَهُوَ لَنَا، وَالْيَهُودُ يَوْمَ السَّبْتِ، وَالتَّصَارِيُّ يَوْمَ الْأَحَدِ، إِنَّ فِيهِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُؤْمِنٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ). فَذَكَرَ الْحَدِيثَ .



جَمَاعُ أَبْوَابِ فَضْلِ الْجُمُعَةِ

جمعة المبارک کی فضیلت کے ابواب کا مجموعہ

۷..... بَابُ فِي ذِكْرِ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَأَنَّهَا أَفْضَلُ الْأَيَّامِ وَفَرْعُ الْخَلْقِ

غَيْرِ الثَّقَلَيْنِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ بِذِكْرِ خَيْرٍ مُخْتَصِرٍ غَيْرِ مُتَقَصِّصِي

جمعة کے دن کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ جمعہ تمام دنوں سے افضل و اعلیٰ دن ہے۔ اس دن جنوں اور

انسانوں کے سوا تمام مخلوقات خوف زدہ اور ڈرتی ہیں

اس سلسلے میں ایک مختصر غیر مفصل روایت کا بیان

۱۷۲۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - نَا الْعَلَاءُ، (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ - يَعْنِي ابْنَ قَيْسِ الْمَدَنِيِّ - نَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، (ح) وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، قَالَ بَدَأَ عَنِ الْعَلَاءِ، وَقَالَ أَبُو مُوسَى، قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ، (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيْعٍ، نَا يَزِيدُ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - نَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنِ أَبِيهِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”سورج کسی ایسے دن میں نہ طلوع ہوتا ہے نہ غروب کہ جو دن جمعہ کے دن سے افضل یا اعظم ہو۔ اور جنوں اور انسانوں کے سوا ہر جانور جمعہ کے دن خوفزدہ ہوتا ہے اور ڈرتا ہے۔“ جناب علی بن حجر، ابن بزیع اور محمد بن ولید کی روایت میں ہے: ”کسی افضل دن پر“ اور انہوں نے ”افضل“ یا ”اعظم“ کے الفاظ میں شک نہیں کیا۔ (بلکہ صرف افضل کا لفظ بیان کیا ہے۔)“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ يَوْمًا وَلَا تَغْرُبُ أَفْضَلَ أَوْ أَعْظَمَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَ مَا مِنْ دَابَّةٍ لَا تَفْرَعُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا هَدَيْنِ الثَّقَلَيْنِ: الْجِنَّ وَالْإِنْسَ)). قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَابْنُ بَزِيْعٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: ((عَلَى يَوْمِ أَفْضَلِ))، وَ لَمْ يَشْكُوا.

(۱۷۲۷) اسنادہ صحیح: الصحیحہ: ۱۰۰۲۔ مسند احمد: ۲/ ۴۵۷۔ سنن کبریٰ نسائی: ۱۱۹۲۰۔ مسند ابی یعلیٰ: ۶۴۶۸۔

صحیح ابن حبان: ۲۷۵۹۔

۸..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الْمُتَقَصِّي لِلْفِطَةِ الْمُخْتَصِرَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا، وَالِدَلِيلِ عَلَى أَنَّ الْعِلَّةَ الَّتِي تَفْرَعُ الْخَلْقَ لَهَا مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ هِيَ خَوْفُهُمْ مِنْ قِيَامِ السَّاعَةِ فِيهَا إِذِ السَّاعَةُ تَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اس مختصر روایت کی تفصیل بیان کرنے والی روایت کا ذکر جسے میں نے گزشتہ باب میں بیان کیا ہے اور اس دلیل کا بیان کہ جمعہ کے دن مخلوقات کے ڈرنے کی وجہ ان کا یہ خوف ہے کہ اس دن قیامت قائم نہ ہو جائے کیونکہ قیامت جمعہ کے دن قائم ہوگی

۱۷۲۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الرَّبِيعُ بْنُ سَلِيمَانَ الْمُرَادِيُّ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ، قَالَ وَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُمَانَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جمعہ کا دن باقی تمام دنوں کا سردار ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اسی دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اس حدیث کو روایت کرنے میں ہم سے غلطی ہوئی ہے کیونکہ یہ مرسل روایت ہے۔“ جناب موسیٰ بن ابی عثمان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نہیں سنیں۔ جبکہ ان کے والد گرامی جناب ابو عثمان تان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی روایات بیان کی ہیں۔“

۱۷۲۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّرَوَيْيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَضْعَبٍ - يَعْنِي الْقُرْقَسَائِيَّ - ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرُوخٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جمعہ کا دن وہ بہترین دن ہے جس میں سورج طلوع ہوا ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی دن انہیں

(۱۷۲۸) اسنادہ ضعیف: سند میں انقطاع ہے۔ جیسا کہ امام ابن خزیمہ نے کہا ہے۔ مستدرک حاکم: ۲۷۷/۱.

(۱۷۲۹) صحیح: مسند احمد: ۵۴۰/۲۔ من طریق محمد بن مصعب بهذا الاسناد۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل يوم

الجمعة، حدیث: ۸۵۴۔ سنن نسائی: ۱۳۷۴۔ سنن ترمذی: ۴۸۸۔ من طریق آخر عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ.

جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن انہیں جنت سے نکالا گیا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اس روایت کے الفاظ ”اسی دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا“ سے لے کر ”اسی دن قیامت قائم ہوگی“ تک کے الفاظ میں علمائے کرام کا اختلاف ہے کہ کیا یہ الفاظ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیے ہیں یا جناب کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہیں؟ میں نے کتاب الکبیر میں یہ روایات بیان کر دی ہیں کہ کن راویوں نے یہ کلام حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور کن راویوں نے اسے جناب کعب الاحبار کا کلام بنا کر روایت کیا ہے۔ جبکہ میرا دل ان راویوں کی روایت کی طرف زیادہ مائل ہے جنہوں نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے جناب کعب رضی اللہ عنہ کے کلام کے طور پر بیان کیا ہے۔ کیونکہ ہمیں جناب محمد بن یحییٰ نے اپنی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ ”بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن انہیں جنت میں بسایا گیا اور اسی دن انہیں وہاں سے نکالا گیا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔“ جناب ابوسلمہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ”کیا آپ نے یہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: (نہیں) بلکہ یہ چیز ہمیں کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے۔ اسی طرح یہ روایت جناب ابان بن یزید عطار اور شیبان بن عبد الرحمن نحوی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے بیان کی ہے۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حدیث کے یہ الفاظ ”جمعہ کا دن وہ بہترین دن ہے جس میں سورج طلوع ہوا ہے۔“ تو اس میں کوئی شک و

أُخْرِجَ مِنْهَا، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ)). قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ اخْتَلَفُوا فِي هَذِهِ اللَّفْظَةِ فِي قَوْلِهِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ إِلَى قَوْلِهِ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، أَهْوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ كَعْبِ الْأَخْبَارِ؟ قَدْ خَرَجْتُ هَذِهِ الْأَخْبَارَ فِي كِتَابِ ((الْكَبِيرِ)) مَنْ جَعَلَ هَذَا الْكَلَامَ رِوَايَةً مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ جَعَلَهُ عَنْ كَعْبِ الْأَخْبَارِ، وَالْقَلْبُ إِلَى رِوَايَةٍ مَنْ جَعَلَ هَذَا الْكَلَامَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ كَعْبِ أَمَيْلٍ، لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى حَدَّثَنَا، قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ: ثنا الأوزاعي عن يحيى، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة: خير يوم طلعت فيه الشمس يوم الجمعة، فيه خلق آدم، وفيه أسكن الجنة وفيه أخرج منها، وفيه تقوم الساعة. قال، قلت له: أشيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال: بل شيء حدثناه كعب. وهكذا رواه أبان بن يزيد العطار وشيبان بن عبد الرحمن النحوي عن يحيى بن أبي كثير. قال أبو بكر: وأما قوله: ((خير يوم طلعت فيه الشمس يوم الجمعة)). فهو عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم لا

شہ نہیں کہ یہ الفاظ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیے ہیں اور اس کے بعد والے الفاظ ”اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے“ سے لے کر آخر تک۔ تو ان میں علمائے کرام کا اختلاف ہے۔ کچھ کے نزدیک یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں اور بعض دوسرے علماء کے نزدیک یہ جناب کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں۔“

فوائد..... ان احادیث میں جمعہ کے دن کی فضیلت اور ان میں رونما ہونے والے عظیم واقعات کا بیان ہے اور روز جمعہ خیر و برکت کا سرچشمہ ہے جس سے فیض یاب ہونے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

۹..... بَابُ صِفَةِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ أَهْلِهَا إِذَا بُعِثُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِنَّ صَحَّ الْخَبْرَ فَإِنَّ فِي النَّفْسِ مِنْ هَذَا الْإِسْنَادِ

جب قیامت کے دن لوگ اٹھائے جائیں گے تو جمعہ اور جمعہ ادا کرنے والے افراد کی صفت کا بیان اگر روایت صحیح ہو کیونکہ اس سند کے بارے میں میرادل مطمئن نہیں ہے۔

۱۷۳۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ السَّمَنَانِيُّ، نَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ حَمِيدٍ، وَ حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ، نَا الْهَيْثَمُ، أَخْبَرَنِي أَبُو مَعْيَدٍ - وَ هُوَ حَفْصُ بْنُ غِيلَانَ - عَنْ طَاوُسٍ.....

”حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن، دنوں کو ان کی اصلی حالت پر اٹھائے گا۔ اور جمعہ کا دن جگمگاتا ہوا روشن بنا کر اٹھایا جائے گا۔ جمعہ والے لوگ اسے اس طرح گھیرے ہوں گے جیسے دلہن (عزیز و اقارب کے جہرمت میں) دولہا کے سپرد کی جاتی ہے۔ جمعہ ان کے لیے روشنی کرے گا اور وہ اس کی روشنی میں چل رہے ہوں گے۔ ان کے رنگ برف کی طرح سفید ہوں گے، ان کی خوشبو اور مہک کستوری کی طرح پھیل رہی ہوگی۔ وہ کافور کے پہاڑوں میں داخل ہو

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ الْأَيَّامَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى هَيْئَتِهَا، وَيَبْعَثُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ زَهْرَاءَ مُنِيرَةً أَهْلَهَا يَحْفُونَ بِهَا كَالْعُرُوسِ تَهْدِي إِلَى كَرِيمَتِهَا، تُضِيءُ لَهُمْ يَمْسُونَ فِي ضَوْئِهَا، أَلْوَانُهُمْ كَالثَّلْجِ بِيَاضًا، وَ رِيحُهُمْ يَسْطَعُ كَالْمِسْكِ يَخُوضُونَ فِي جِبَالِ الْكَافُورِ يَنْظُرُ إِلَيْهِمُ الشَّقَلَانُ مَا يَطْرُقُونَ تَعْجَبًا، حَتَّى يَدْخُلُوا

(۱۷۳۰) صحیح: الصحیحہ: ۷۰۶۔ مستدرک حاکم ۲۷۷/۱۔ الفوائد لتمام: ۴۳۷۔ مجمع الزوائد: ۱۶۴/۲ بحوالہ طبرانی.

الرَّجُلُ، لَا يَخَالِطُهُمْ أَحَدٌ إِلَّا الْمُؤَدُّونَ الْمُحْتَسِبُونَ)). هَذَا حَدِيثٌ زَكَرِيَّا بَنَ يَحْيَى .

رہے ہوں گے۔ انہیں جن اور انسان دیکھ رہے ہوں گے (ان کے بلند مقام و مرتبے پر) تعجب و حیرت کی وجہ سے وہ اپنی نظریں نہیں جھکائیں گے۔ حتیٰ کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ان کے ساتھ کوئی اور شخص شریک نہیں ہوگا، صرف اجر و ثواب کی نیت سے اذانیں دینے والے مؤذن ان کے ساتھ شریک ہوں گے۔“ یہ جناب زکریا بن یحییٰ کی حدیث ہے۔

فوائد:۱۔ جمعہ کا دن جیسے دنیا میں دیگر ایام سے افضل ہے، روز قیامت بھی باقی دن سے افضل اور

پر نور ہوگا۔

- ۲۔ جمعہ کا اہتمام کرنے والوں کا روز قیامت اکرام کیا جائے گا اور انہیں انعامات سے نوازا جائے گا۔
- ۳۔ جمعہ ادا کرنے والے قیامت کے اندھیرے سے محفوظ رہیں گے اور انہیں قیامت کے دن کا خوف اور غم نہیں ہوگا۔
- ۴۔ روز قیامت جمعہ کے حاضرین موج و مستی کریں گے اور اسی خوشی و فرحت کی حالت میں انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔
- ۵۔ طلب ثواب کی نیت سے اذان دینے والے مؤذن اور جمعہ کا باقاعدہ اہتمام کرنے والے روز قیامت یکساں اجر و ثواب کے حامل ہوں گے۔

۱۰..... بَابُ ذِكْرِ السَّاعَةِ الَّتِي فِيهَا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

اس گھڑی کا بیان جس میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جمعہ والے دن پیدا کیا تھا

۱۷۳۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرِ بْنِ الْحَكَمِ، ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَحَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعْفَرَانِيُّ وَجَمَاعَةٌ قَالُوا، ثَنَا الْحَجَّاجُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمِيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي، فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ، وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ،

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا تو فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مٹی کو سبت کے روز پیدا فرمایا۔ اور اس میں پہاڑ اتوار والے دن بنائے۔ اور

(۱۷۳۱) صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین، باب ابتداء الخلق وخلق آدم عليه السلام، حدیث: ۲۷۸۹۔ صحیح ابن حبان:

درخت سوموار والے دن پیدا کیے اور منگل والے دن ناپسندیدہ اشیاء کو پیدا کیا۔ بدھ والے دن نور پیدا کیا۔ اور زمین پر جانور جمعرات والے دن پھیلانے اور آدم علیہ السلام کو جمعہ والے دن عصر کے بعد پیدا کیا۔ یہ آخری مخلوق تھی جو جمعہ والے دن آخری گھڑی میں پیدا کی۔ عصر اور رات کے درمیانی حصے میں۔“

وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الْثُلَاثَاءِ، وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْاِرْبَعَاءِ، وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَخَلَقَ اَدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، اٰخِرُ خَلْقٍ فِي اٰخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ، فَيَمَّا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ .

فوائد:.....۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ آدم علیہ السلام کی تخلیق جمعہ کے دن عصر کے بعد دن کی آخری گھڑی میں ہوئی تھی، جمعہ کے فضائل میں ایک فضیلت بروز جمعہ آدم علیہ السلام کی پیدائش ہے۔

۲۔ جمعہ کے دن قبولیت دعا کی کون سی گھڑی ہے۔ اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔ اس بارے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ۔ فتح الباری میں علماء کے بیسیس مختلف اقوال نقل کیے ہیں۔ جن میں سے راجح ترین قول یہ ہے کہ جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی نماز عصر کے بعد ہے۔ کیونکہ اس کی تائید میں اکثر روایات وارد ہوتی ہیں۔ نیز آئندہ روایت سے اس موقف کی موید ہے۔ (نیل الاوطار: ۲/۳۰۸)

جامع ترمذی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثِنْتَا عَشْرَةَ سَاعَةً، مِنْهَا سَاعَةٌ يُوجَدُ عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهِمَا اِلَّا اَتَاهُ اللَّهُ اِيَّاهُ، فَالْتَمَسُوْهَا اٰخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ. ” کے دن بارہ گھڑیاں ہیں، ان میں سے ایک گھڑی ایسی ہے، جس میں مسلمان شخص اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا پایا جا۔ اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دیتے ہیں اور اسے جمعہ کے دن عصر کے بعد آخری گھڑی میں تلاش کرو۔“

(صحیح الجامع: ۸۱۹۰، ص)

۱..... بَابُ ذِكْرِ الْعَلَّةِ الَّتِي اُحْسِبُ لَهَا سُمِّيَتْ الْجُمُعَةُ جُمُعَةً

اس علت و سبب کا بیان جس کی وجہ سے میرے خیال کے مطابق جمعہ کو جمعہ کہا جاتا ہے ۱۷۳۲۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيْرٌ، عَن مَنَّصُوْرٍ، عَن مَعَشِرٍ، عَن اِبْرَاهِيْمَ، عَن عَلْقَمَةَ، عَنِ الْقُرَيْعِ الضَّبِّيِّ، قَالَ: وَكَانَ الْقُرَيْعُ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ.....

عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

(۱۷۳۲) اسنادہ حسن: سنن نسائی، کتاب الجمعة، باب فصل الانصات وترك اللغو يوم الجمعة، حدیث: ۱۴۰۴۔ مسند

فرمایا: ”اے سلمان! جمعہ کے دن کی کیا کیفیت و اہمیت ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے سلمان! جمعہ کا دن کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمان! جمعہ کا دن کیسا ہے؟ میں نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بخوبی جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمان! جمعہ کے دن تمہارے باپ یا تم سب کے باپ (آدم کی تخلیق) کو جمع کیا گیا۔ میں تمہیں جمعہ کے دن کی اہمیت و فضیلت بتاتا ہوں۔ جو شخص بھی جمعہ کے دن طہارت و پاکیزگی حاصل کرتا ہے جیسا کہ تمہیں حکم دیا گیا ہے، اپنے گھر سے نکل کر جمعہ کے لیے (مسجد) آجاتا ہے۔ پھر بیٹھ کر خاموش (ہو کر خطبہ سنتا) رہتا ہے۔ حتیٰ کہ اپنی نماز ادا کر لیتا ہے تو یہ عمل پہلے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔“

((يَا سَلْمَانَ، مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟)) قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ . قَالَ: ((يَا سَلْمَانَ مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟)) قَالَ، قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ . ((قَالَ: يَا سَلْمَانَ مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟)) قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((يَا سَلْمَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟ بِهِ جُمِعَ أَبُوكَ - أَوْ أَبُوكُمْ - أَنَا أُحَدِّثُكَ عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمَا أُمِرْتُمْ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَيَقْعُدَ فَيَنْصِتَ حَتَّى يَقْضَى صَلَاتَهُ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ)).

فوائد:..... اس حدیث میں جمعہ کی وجہ تسمیہ کا بیان ہے کہ جمعہ کو جمعہ اس لیے کہتے ہیں اس دن آدم کو جمع کر کے

ان کی تخلیق ہوئی تھی اس وجہ سے اس دن کو جمعہ سے موسوم کیا گیا۔

۱۲..... بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت

۱۷۳۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا حُسَيْنٌ - يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ الْجَعْفِيِّ - ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّعْغَلِيِّ.....

”حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”تمہارے افضل و اعلیٰ دنوں میں سے جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی دن فوت

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ

(۱۷۳۳) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب فضل یوم الجمعة وليلة الجمعة، حدیث: ۱۰۴۷۔ سنن نسائی:

۱۳۷۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۰۸۵۔ مسند احمد: ۸/۴۔ سنن الدارمی: ۱۰۷۲۔

وَفِيهِ قُبُضٌ، وَفِيهِ النَّفْحَةُ، وَفِيهِ الصَّعَقَةُ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ)). قَالُوا: وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيَّ الْأَرْضَ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ)).

کے گئے اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن (لوگوں پر) بے ہوشی طاری ہوگی۔ تو تم اس دن میں مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہمارا درود آپ ﷺ کو کیسے پیش کیا جائے گا جب کہ آپ کا جسم مبارک تو بسیدہ ہو چکا ہوگا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیائے کرام کے اجسام کھائے۔“

فوائد:.....۱۔ جمعہ کے دن نبی ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا مستحب فعل ہے۔ (المغنی لابن قدامہ: ۴/۲۰۳)

۲۔ جمعہ کے دن نبی ﷺ پر کثرت سے درود پڑھنا مشروع ہے اور آپ ﷺ پر پڑھے گئے درود و سلام آپ ﷺ پر پیش کیے جاتے ہیں۔ (نیل الاوطار: ۵/۳۲۱)

۳۔ انبیاء ﷺ کے اجساد قبروں میں محفوظ و مامون ہیں اور قبر کی مٹی ان کا کچھ نہیں بگاڑتی، یہ انبیاء ﷺ کے لیے خاص اعزاز ہے۔

”امام صاحب اپنے استاد محمد بن رافع کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مطلب یہ تھا کہ آپ ﷺ کا جسم مبارک تو مٹی میں فنا ہو چکا ہوگا۔“

۱۷۳۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: يَعْنُونَ قَدْ بَلَيْتَ.

۱۳..... بَابُ ذِكْرِ بَعْضِ مَا خُصَّ بِهِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ مِنَ الْفَضِيلَةِ بَأَنَّ جَعَلَ اللَّهُ فِيهِ سَاعَةً يَسْتَجِيبُ فِيهَا دُعَاءَ الْمُصَلِّي، بِذِكْرِ خَيْرِ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ مُخْتَصِرٍ غَيْرِ مُتَقَصِّصٍ

ایک مجمل غیر مفسر، مختصر غیر مفصل روایت کے ساتھ جمعہ کے بعض خصوصی فضائل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن میں ایک گھڑی رکھی ہے جس میں نمازی کی دعا قبول فرماتا ہے۔

۱۷۳۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ، سَمِعْتُ.....

(۱۷۳۴) انظر الحديث السابق.

(۱۷۳۵) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فی الساعة التي فی يوم الجمعة، حدیث: ۸۵۲/۱۵۔ مسند احمد: ۴۵۷/۶۔ مصنف عبدالرزاق: ۵۰۵۷۲۔ صحیح ابن حبان: ۲۷۶۲.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جمعہ کے دن ایک گھڑی ہے جو مسلمان بندہ اللہ ﷻ میں خیراً اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ“۔
اس گھڑی کو اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی مانگتے ہوئے پائے تو اللہ

تعالیٰ اسے وہی چیز عطا کر دیتا ہے۔“

۱۴..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الْمُتَقَصِّي لِبَعْضِ هَذِهِ اللَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُمُهَا،

گزشتہ جمل حدیث کی تفصیل بیان کرنے والی روایت کا ذکر

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَعْلَمَ أَنَّ هَذِهِ السَّاعَةَ الَّتِي فِي الْجُمُعَةِ إِنَّمَا يُسْتَجَابُ فِيهَا دُعَاءُ الْمُصَلِّي دُونَ غَيْرِهِ، وَفِيهِ اخْتِصَارٌ أَيْضًا، كَيْسَتْ هَذِهِ اللَّفْظَةُ الَّتِي أَذْكَرُهَا بِمُتَقَصِّصَاتِ لِكُلِّهَا .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ جمعہ کے دن میں پائی جانے والی گھڑی میں صرف نمازی کی دعا قبول کی جاتی ہے، دیگر لوگوں کی نہیں اور اس روایت میں بھی اختصار ہے۔ میں اب جو روایت بیان کروں گا وہ بھی مکمل تفصیل بیان نہیں کرتی

۱۷۳۶۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَخَبَرٌ.....
سَعِيدُ بْنُ الْحَارِثِ: لَا يُؤَافِقُهَا. قَالَ فِي خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: مُؤْمِنٌ وَهُوَ يُصَلِّي، فَيَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ. وَقَالَ فِي خَبَرِ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ: ((لَا يُؤَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَهُوَ فِي صَلَاةٍ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا آتَاهُ إِيَّاهُ)).

”جناب سعید بن حارث کی روایت میں ہے: ”نہیں موافقت کرتا مومن اس گھڑی کی۔“ جبکہ محمد بن ابراہیم کی روایت میں ہے: ”(نہیں موافقت کرتا اس گھڑی کی) مومن اس حال میں کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو سوال کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا کر دیتا ہے۔“ جناب سعید بن حارث کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”اس گھڑی کی مسلم شخص موافقت کرتا ہے اس حال میں کہ وہ نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی سوال کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا کر دیتے ہیں۔“

۱۵..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الْمُتَقَصِّي لِلْفِطْرَتَيْنِ الْمُجْمَلَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْتُمُهَا فِي الْبَابَيْنِ قَبْلُ

گزشتہ دو ابواب میں مذکور جمل روایات کی تفصیل بیان کرنے والی حدیث کا ذکر

وَالْبَيَانُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَعْلَمَ أَنَّ دُعَاءَ الْمُصَلِّي انْقَائِمُ يُسْتَجَابُ فِي تِلْكَ

السَّاعَةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ دُونَ دُعَاءِ غَيْرِ الْمُصَلِّيِّ وَ دُونَ دُعَاءِ الْمُصَلِّيِّ غَيْرِ الْقَائِمِ وَ ذَكَرَ قَصْرَ تِلْكَ السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا الدُّعَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ .

اور اس بات کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے اطلاع دی ہے کہ جمعہ والے دن اس مخصوص گھڑی میں نماز کی حالت میں کھڑے شخص کی دعا قبول ہوتی ہے جبکہ غیر نمازی کی دعا اور اس نمازی کی دعا قبول نہیں ہوتی جو حالت قیام میں نہ ہو اور جمعہ والے دن قبولیت کی اس گھڑی کے مختصر ہونے کا ذکر۔

۱۷۳۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا عَبْدُ الوَهَّابِ، نَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ رضي الله عنه: ((إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّيُ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)). وَقَالَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا وَيُزِيدُهَا. وَقَالَ: بُنْدَارٌ: ((وَقَالَ بِيَدِهِ، قُلْنَا: يَزِيدُهَا يُقَلِّلُهَا)). لَيْسَ فِي خَيْرِ ابْنِ عَلِيَّةَ: ((إِيَّاهُ)).

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو القاسم رضي الله عنه نے فرمایا: ”بے شک جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ جو مسلمان اس گھڑی کو اس حال میں پالیتا ہے کہ وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی خیر و بھلائی مانگتا ہے، اللہ اسے وہ عطا کر دیتا ہے۔“ اور آپ رضي الله عنه نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے اس کے مختصر عرصہ کو بیان کیا۔ جناب بندار کی روایت میں ہے: ”ہم نے کہا کہ آپ رضي الله عنه اس گھڑی کو بہت مختصر بیان کر رہے تھے۔“ جناب ابن علیہ کی روایت میں ”ایاہ“ کے الفاظ نہیں ہیں۔“

۱۶..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ السَّاعَةَ الَّتِي ذَكَرْنَا هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمُعَاتِ

لَا فِي بَعْضِهَا دُونَ بَعْضٍ

اس بات کا بیان کہ جس گھڑی کا ہم نے تذکرہ کیا ہے وہ تمام جمعہ کے دنوں میں ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ وہ کچھ جمعوں میں ہوتی ہے اور کچھ میں نہیں ہوتی

۱۷۳۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، نَا مُحَمَّدٌ

(۱۷۳۷) صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء فی الساعۃ الّتی فی یوم الجمعة، حدیث: ۶۴۰۰۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فی الساعۃ الّتی فی یوم الجمعة، حدیث: ۸۵۲/۱۴۔ سنن ابن ماجہ: ۱۱۳۷۔ مسند احمد: ۲۳۰/۲۔ مسند الحمیدی: ۹۸۶۔

بُنْ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: جِئْتُ الطُّورَ ، فَلَقَيْتُ هُنَاكَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ ، فَحَدَّثَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَحَدَّثَ عَنِ التَّوْرَةِ ، فَمَا اخْتَلَفْنَا حَتَّى مَرَرْتُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ قُلْتُ ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فِي كُلِّ جُمُعَةٍ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُؤْمِنٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَيَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)). فَقَالَ كَعْبٌ: بَلْ فِي كُلِّ سَنَةٍ . فَقُلْتُ: مَا كَذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَرَجَع ، فَتَلَا ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي كُلِّ يَوْمٍ جُمُعَةٍ . ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ مَعَ قِصَّةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ .

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کوہ طور کے علاقے میں آیا تو میں وہاں جناب کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے ملا۔ میں نے اسے رسول اللہ ﷺ کی احادیث سنائیں اور انہوں نے تورات کی روایات بیان کیں۔ تو ہمارے درمیان کسی بات پر اختلاف نہ ہوا حتیٰ کہ میں نے جمعہ کے دن کا تذکرہ کیا تو میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”ہر جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ جو بھی مسلمان نماز پڑھتے ہوئے اس گھڑی کو پالیتا ہے تو وہ جو چیز بھی اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز عطا کر دیتا ہے۔“ تو کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ”بلکہ یہ گھڑی ہر سال میں (ایک مرتبہ ہوتی ہے)۔ تو میں نے کہا: نہیں، رسول اللہ ﷺ نے اس طرح نہیں فرمایا لہذا وہ واپس گئے اور تورات کی تلاوت کی پھر کہا: رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا ہے کہ یہ گھڑی ہر جمعہ کے دن میں ہے۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنے قصے کے متعلق طویل حدیث بیان کی۔“

۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ أَنَّ الدُّعَاءَ بِالْخَيْرِ مُسْتَجَابٌ فِي تِلْكَ

السَّاعَةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ دُونَ الدُّعَاءِ بِالْمَأْثِمِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس گھڑی میں خیر و بھلائی کی دعا قبول ہوتی ہے۔ گناہ کی دعا قبول نہیں ہوتی
 قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي خَبَرِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ .
 امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ابن سیرین کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں یہ الفاظ ہیں (جو اس مسئلہ کی دلیل ہیں): ”نمازی اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے خیر و برکت کی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا کر دیتے ہیں۔“

(۱۷۳۸) اسنادہ حسن: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الاجابة اية ساعة هي في يوم الجمعة، حديث: ۱۰۴۸ - سنن ترمذی:

۹۹۱ - سنن نسائی: ۱۴۳۱ - مسند احمد: ۵/۴۵۱ - مسند الحمیدی: ۹۴۴.

۱۸. بَابُ ذِكْرِ وَقْتِ تِلْكَ السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا الدُّعَاءُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن قبولیت دعا کی گھڑی کے وقت کا بیان

۱۷۳۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ، نَا عَمِّي، أَخْبَرَنِي مَحْرَمَةٌ، عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا: ”کیا تم نے اپنے والد گرامی کو جمعہ کی گھڑی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”وہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز مکمل ہونے کے درمیان عرصے میں ہے۔“

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ نَعَمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ)). أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نَا عَمِّي، حَدَّثَنِي مَيْمُونُ بْنُ يَحْيَى - وَهُوَ ابْنُ أَخِي مَحْرَمَةٌ، عَنْ مَحْرَمَةٍ، عَنْ أَبِيهِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً.

۱۹..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ أَنَّ الدُّعَاءَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ يُسْتَجَابُ فِي الصَّلَاةِ لِإِنْتِظَارِ الصَّلَاةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس گھڑی میں دعا نماز میں نماز کے انتظار کی وجہ سے قبول ہوگی۔

كَمَا تَأَوَّلَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَنَّ مُنْتَظَرَ الصَّلَاةِ فِي صَلَاةٍ، مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الدُّعَاءَ بِالْخَيْرِ فِي صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ جَائِزٌ، إِذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ فِي خَبَرِ أَبِي مُوسَى أَنَّ تِلْكَ السَّاعَةَ هِيَ مَا بَيْنَ جُلُوسِ الْإِمَامِ عَلَى الْمِنْبَرِ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ، وَإِنَّمَا تُقْضَى الصَّلَاةُ فِي هَذَا الْوَقْتِ صَلَاةُ الْجُمُعَةِ لَا غَيْرُهَا .

جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے تاویل کی ہے کہ نماز کا انتظار کرنے والا بھی نماز ہی کے حکم میں ہوتا ہے۔ اس دلیل کے ساتھ کہ فرض نماز میں دعائے خیر کرنا جائز ہے۔ جبکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ یہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے اور نماز مکمل ہونے کے درمیان ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے اور اس وقت صرف نماز جمعہ

ادا کی جاتی ہے، دوسری کوئی نماز نہیں ہوتی۔

۱۸۴۰۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ مُحَمَّدٍ.....
 ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوالقاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”بے شک جمعہ کے دن ایک گھڑی ہے، جو مسلمان بھی نماز کی حالت میں کھڑے ہوئے اس گھڑی کو پالیتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ سے خیر و برکت کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز عطا کر دیتا ہے۔“ جناب ابن عون کی روایت میں ہے: ”اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنے سر کی طرف اشارہ کیا۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں: ”آپ رضی اللہ عنہم سے بہت تھوڑا ہوتا رہے تھے۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ نماز کی حالت میں کھڑے ہو کر دعا کرنا جائز ہے۔“

فوائد:..... ان احادیث کی وضاحت حدیث ۱۷۳۱ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۲۰..... بَابُ ذِكْرِ انْسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَتِ تِلْكَ السَّاعَةِ بَعْدَ عِلْمِهِ بِإِيَّاهَا

نبی کریم رضی اللہ عنہم کو قبولیت دعا کی گھڑی کا علم عطا کرنے کے بعد اسے بھلا دینے کا بیان

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْعَالِمَ قَدْ يُخْبِرُ بِالشَّيْءِ ثُمَّ يَنْسَاهُ وَيَحْفَظُهُ عَنْهُ بَعْضُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْهُ، لِأَنَّ أَبَامُوسَى الْأَشْعَرِيَّ وَعَمْرَو بْنَ عَوْفٍ الْمُزَنِيَّ قَدْ أَخْبَرَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّاعَةَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّهُ قَدْ أَنْسَاهَا، وَهَذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي كُنْتُ بَيَّنْتُ فِي ((كِتَابِ النِّكَاحِ)) أَنَّ الْعَالِمَ قَدْ يُحَدِّثُ بِالشَّيْءِ ثُمَّ يَنْسَاهُ عِنْدَ ذِكْرِي طَعْنٍ مِنْ طَعْنٍ فِي خَبَرِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِكَايَةِ ابْنِ عَلِيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ شَهَابٍ فَلَمْ يَعْرِفْهُ. ح وَخَبَرَ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ، هُوَ مِنْ هَذَا الْجِنْسِ أَيْضًا. قَالَ أَبُو مَعْبُدٍ بَعْدَ مَا سُئِلَ عَنْهُ لَا أَعْرِفُهُ، وَقَدْ حَدَّثَ بِهِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ کبھی عالم دین ایک مسئلہ بیان کرتا اور پھر بھول جاتا ہے اور اس سے سنے والا شخص وہ مسئلہ یاد رکھتا ہے۔ کیونکہ حضرت ابو موسیٰ اشعری اور عمرو بن عوف رضی اللہ عنہما نے نبی کریم رضی اللہ عنہم سے اس گھڑی کو بیان کیا ہے اور نبی

کریم ﷺ نے یہ اطلاع دی ہے کہ آپ ﷺ کو یہ گھڑی بھلا دی گئی ہے اور یہ مسئلہ اسی جنس سے ہے جسے میں نے ”کتاب النکاح“ میں بیان کیا ہے کہ عالم دین بعض اوقات کوئی مسئلہ بیان کرتا ہے پھر اسے بھول جاتا ہے۔ میں نے یہ بات اس جگہ ذکر کی ہے جہاں میں نے ابن جریج کی روایت میں طعن کرنے والوں کی جرح کا ذکر کیا ہے۔ امام ابن جریج رحمہ اللہ نے یہ روایت اپنی سند سے امام زہری رحمہ اللہ کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً بیان کی ہے۔ جناب ابن علیہ کہتے ہیں کہ ابن جریج فرماتے ہیں: تو میں نے ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ کو یہ روایت بیان کی تو وہ اسے پہچان نہ سکے۔ اسی طرح عمرو بن دینار کی ابو معبد کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث بھی اسی جنس سے ہے کہ ”ہم نبی کریم ﷺ کی نماز کے اختتام کو تکبیر سے پہچانتے تھے۔“ جب جناب ابو معبد سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ”میں نہیں جانتا“ حالانکہ وہ یہ حدیث بیان کر چکے تھے۔

۱۷۴۱۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، نَا فُلَيْحٌ، (ح) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا فُلَيْحٌ، عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ.....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: قُلْتُ: وَاللَّهِ لَوْ جِئْتُ أَبَا سَعِيدٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذِهِ السَّاعَةِ أَنْ يَكُونَ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ، فَأَتَيْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا وَقَالَ، قُلْتُ: يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنِ السَّاعَةِ الَّتِي فِي الْجُمُعَةِ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْهَا عِلْمٌ؟ فَقَالَ: سَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا، فَقَالَ: ((إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَعْلَمْتُهَا ثُمَّ أَنْسَيْتَهَا كَمَا أَنْسَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ))، ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوْلِهِ.

”حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے دل میں کہا: اللہ کی قسم! اگر میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوں (تو یہ بہت بہتر ہے) کہ میں ان سے قبولیت دعا کی اس گھڑی کے بارے میں پوچھ لوں، ممکن ہے ان کو اس کا علم ہو لہذا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ایک طویل حدیث بیان کی۔ میں نے عرض کی: اے ابوسعید! ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن قبولیت دعا کی گھڑی کے بارے میں بیان کیا ہے تو کیا آپ کو اس کے متعلق کچھ علم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ”ہم نے نبی کریم ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ مجھے اس کا علم دیا گیا تھا پھر مجھے وہ گھڑی بھلا دی گئی جیسا کہ مجھے لیلۃ القدر بھلا دی گئی۔“ پھر میں ان کے پاس سے نکلا اور حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔“

(۱۷۴۱) اسنادہ ضعیف: فتح بن سلیمان راوی میں ضعف ہے۔ الضعیفة: ۱۱۷۷۔ مسند احمد: ۳/۶۵/۵۰۔ مستدرک حاکم:

۱/۲۷۹/۲۸۰۔ تقدم طرفه برقم: ۸۸۱۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۳۹ باختصار.

جَمَاعُ أَبْوَابِ الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ

غسل جمعہ کے ابواب کا مجموعہ

۲۱..... بَابُ إِجَابِ الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کے لیے غسل کے واجب ہونے کا بیان

مِثْلَ اللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرْتُ قَبْلَ أَنْ الْأَمْرُ إِذَا كَانَ لِغَلَّةٍ فَمَتَى كَانَتْ الْغَلَّةُ قَائِمَةً كَانَ الْأَمْرُ وَاجِبًا إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ: ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ))، لِغَلَّةٍ، أَيْ أَنْ الْإِحْتِلَامَ بِلُغُوعٍ، فَمَتَى كَانَ الْبُلُوعُ- وَإِنْ كَانَ بِغَيْرِ إِحْتِلَامٍ- فَالْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى الْبَالِغِ، وَكَوْكَانَ الْحُكْمُ بِالنَّظِيرِ وَالشَّبِيهِ غَيْرِ جَائِزٍ عَلَى مَا زَعَمَ بَعْضُ مَنْ خَالَفَنَا فِي هَذَا لَكَانَ مَنْ بَلَغَ مِنْ السِّنِّ مَا بَلَغَ، وَشَاخَ، وَكَمْ يَحْتَلِمُ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَمَنْ احْتَلَمَ وَهُوَ ابْنُ يَتِيمٍ عَشْرَةَ سَنَةٍ أَوْ أَكْثَرَ وَجَبَ عَلَيْهِ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَهَذَا لَا يَقُولُهُ مَنْ يَعْقِلُ أَحْكَامَ اللَّهِ وَدِينَهُ.

اسی قسم کے الفاظ کے ساتھ جو میں نے پہلے بھی بیان کیے ہیں کہ جب امر (حکم) کسی علت کی وجہ سے ہو تو جب تک وہ علت قائم ہو حکم واجب ہوتا ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جمعہ کے دن غسل کرنا ہر محتلم (بالغ) شخص پر واجب ہے۔ آپ ﷺ کا یہ حکم اس علت کے سبب ہے کہ احتلام کا آنا بلوغت کی دلیل ہے۔ لہذا جب بھی بلوغت حاصل ہو جائے گی۔ اگرچہ احتلام کے بغیر ہی ہو، تو ہر بالغ شخص پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہوگا اور اگر شبیہ و نظیر کے ساتھ حکم لگانا درست نہ ہوتا، جیسا کہ اس مسئلہ میں ہمارے مخالفین کا خیال ہے تو وہ شخص جو بڑی عمر کا ہو جائے اور بوڑھا ہو جائے اور اسے احتلام نہ آئے تو اس پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب نہیں ہوگا اور جسے احتلام آجائے اور وہ ابھی بارہ سال یا اس سے زائد عمر کا ہو تو اس پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب قرار پائے گا اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے احکامات اور اس کے دین کو سمجھنے والا کوئی شخص بھی نہیں کہتا۔

۱۷۴۲- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ بَسَارٍ.....

(۱۷۴۲) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب وضوء الصبيان، حدیث: ۸۵۸۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب وجوب غسل الجمعة علی کل بالغ، حدیث: ۸۴۶۔ سنن ابی داؤد: ۳۴۱۔ سنن نسائی: ۱۳۷۸۔ سنن ابن ماجہ: ۱۰۸۹۔ مسند احمد: ۶/۳۔ مسند الحمیدی: ۷۳۶۔

غسل جمعہ کے ابواب

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: "حَضْرَتُ الْبُؤْسَعِيدِ خُدْرِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَةَ هِيَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ غَسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِلِغَةِ الْبَلْغِ (بِالْفِعْلِ) عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ. ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ.))

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جمعہ کے دن غسل کرنا ہر محتلم (بالغ) شخص پر واجب ہے۔“ دوسری روایت میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر محتلم (بالغ) شخص پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے۔“

أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَا: ثَنَا أَبُو عَلْقَمَةَ - وَهُوَ الْفَرَوِيُّ - ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ. أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ.)) وَثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ مَرَّةً، قَالَ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَلْقَمَةَ. أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

۲۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: وَاجِبٌ أَيْ وَاجِبٌ عَلَى الْبَطْلَانِ لَا وَجُوبٌ فَرَضٍ لَا يُجْزِئُهُ غَيْرُهُ، عَلَى أَنَّ فِي الْخَبَرِ أَيْضًا اخْتِصَارُ كَلَامٍ سَابِقٌ بَعْدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ”واجب ہے“ سے آپ کی مراد یہ نہیں کہ یہ ایک ایسا واجب ہے جس کے علاوہ کوئی چیز کفایت نہیں کرے گی، اس روایت میں بھی اختصار ہے۔ میں عنقریب اسے بیان کروں گا۔ ان شاء اللہ

۱۷۴۳ - أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِي وَشُعَيْبٌ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدٍ - وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ - عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ - وَهُوَ سَعِيدٌ - عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْمُتَكْدِرِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ.....

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر محتلم (بالغ) شخص پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے اور اسے مسواک کرنی اور حسب استطاعت خوشبو لگانی چاہیے۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَالسِّوَاكَ، وَ أَنْ يَمَسَّ مِنَ الطَّيِّبِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ.))

(۱۷۴۳) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب الطيب للجمعة، حديث: ۸۸۰ - صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب الطيب والسواك يوم الجمعة، حديث: ۸۴۶/۷ - سنن ابی داود: ۳۴۴ - سنن نسائی: ۱۳۸۴ - مسند احمد: ۶۹/۳.

غسل جمعہ کے ابواب

۱۷۴۴۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ، اَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءِ أَبُو عَمْرٍو بْنِ الْبَصْرِيِّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ سُلَيْمٍ.....

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر بالغ شخص پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو وہ خوشبو لگائے۔“

۱۷۴۵۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمَّارَةَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، حَدَّثَنِي.....

”جناب عمرو بن سلیم کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر بالغ شخص پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے، اور یہ کہ وہ مسواک کرے اور اگر اسے خوشبو میسر ہو تو خوشبو لگائے۔“ جناب عمرو کہتے ہیں: ”غسل کے بارے میں میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ واجب ہے لیکن مسواک کرنے کے بارے میں مجھے معلوم نہیں کہ وہ واجب ہے یا نہیں، لیکن استاد محترم نے ہمیں اسی طرح بیان کیا تھا۔“

۱۷۴۶۔ وَقَدْ رَوَى زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ.....

”حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں اس بات کا انکار نہیں کرتا کہ جناب محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے خوشبو لگانے اور مسواک کے علاوہ صرف غسل کے حکم پر واجب ہونے کے بارے میں

عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ)). اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْعَطَّارُ - فَارِسِيُّ الْأَصْلِ سَكَنَ الْفُسْطَاطَ - نَا عَمْرٍو بْنُ أَبِي

(۱۷۴۴) انظر الحديث السابق.

(۱۷۴۵) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب الطيب للجمعة، حديث: ۸۸۰۔ وانظر الحديث السابق.

(۱۷۴۶) صحیح: المعجم الاوسط للطبرانی۔ مجمع الزوائد: ۱۷۲/۲.

غسل جمعہ کے ابواب

روایت سنی ہے۔ جبکہ ان کے بھائی ابوبکر بن منکر کی سند سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں نبی کریم ﷺ سے غسل، اور میسر خوشبو لگانے کا وجوب ذکر ہے کیونکہ داؤد بن ابی ہند نے ابوزبیر کے واسطے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ہر مسلمان شخص پر سات دنوں میں ایک دن غسل کرنا واجب ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔“

سَلَمَةَ نَا زُهَيْرٍ. وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَسْتُ أَنْكُرُ أَنْ يَكُونَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ مِنْ جَابِرٍ ذَكَرَ إِيْجَابَ الْغُسْلِ عَلَى الْمُحْتَلِمِ دُونَ التَّطْيِبِ وَدُونَ الْإِسْتِنَانِ. وَرَوَى عَنْ أَخِيهِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِيْجَابَ الْغُسْلِ وَإِمْسَاسِ الطَّيْبِ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ، لِأَنَّ دَاوُدَ بْنَ أَبِي هِنْدٍ قَدْ رَوَى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((عَلَى كُلِّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ غُسْلُ يَوْمٍ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ)).

۱۷۴۷۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا بَنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ، وَثَنَا أَبُو الْحَطَّابِ، ثَنَا بِشْرٌ، - يَعْنِي ابْنَ الْمُفْضَلِ - ثَنَا دَاوُدُ، (ح) وَثَنَا بَنْدَارٌ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ.....

”امام ابوبکر رضی اللہ عنہما داؤد بن ابی ہند کی روایت کی سند بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ”اس روایت میں نبی کریم ﷺ نے مسواک کرنے اور خوشبو لگانے کو جمعہ کے دن غسل کرنے کے حکم کے ساتھ ملا کر بیان کیا ہے۔ اس طرح نبی کریم ﷺ نے بیان کر دیا کہ یہ تینوں چیزیں ہر بالغ پر واجب ہیں۔ مسواک منہ کی صفائی اور طہارت کا ذریعہ ہے اور خوشبو جسم سے ناپسندیدہ بو کو ختم کر کے اسے معطر اور پاکیزہ بنانے کا سبب ہے۔ اور ہم نے کسی مسلمان کو یہ کہتے نہیں سنا کہ جمعہ کے دن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا واجب ہے۔ اور غسل کا حکم بھی ان دو جیسا ہی ہے۔ دیگر ابواب میں واضح دلائل سے استدلال کیا

عَنْ دَاوُدَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَفِي هَذَا الْحَبْرِ قَدْ قَرَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّوَاكَ وَإِمْسَاسَ الطَّيْبِ إِلَى الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَأَخْبَرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُنَّ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَالسِّوَاكُ تَطْهِيرٌ لِلْفَمِ وَالطَّيْبُ مُطِيبٌ لِلْبَدَنِ وَإِذَا هَابَا لِيَرْبِحَ الْمَكْرُوهَةَ عَنِ الْبَدَنِ. وَلَمْ نَسْمَعْ مُسْلِمًا زَعَمَ أَنَّ السِّوَاكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَا إِمْسَاسَ الطَّيْبِ فَرَضَ وَالْغُسْلُ أَيْضًا مِثْلَهُمَا، وَ يَسْتَدِلُّ فِي الْأَبْوَابِ الْأُخْرَى بِدَلَائِلٍ غَيْرِ

(۱۷۴۷) اسناد صحیح: سنن نسائی، کتاب الجمعة، باب ایجاب الغسل یوم الجمعة، حدیث: ۱۳۷۹۔ مسند احمد: ۳/۴۰۳۔

شرح معانی الآثار طحاوی: ۱/۱۱۶۔

مُشْكِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ غُسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جَاءَ غَاكُ جَمْعِ كَيْفِ دُنِ غَسَلِ كَرْنَا إِيَّاهُ وَاجِبٌ نَحْنُ كَمَا اس كَيْ
لَيْسَ بِفَرِيضٍ لَا يُجْزَى عَنْهُ .
بغیر کوئی چیز (وضو وغیرہ) کفایت نہ کرتی ہو۔

۲۳..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الْمُفَسِّرِ

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان

لِلْفِطْرَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتَهَا، وَالدَّلِيلُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِغُسْلِ يَوْمِ
الْجُمُعَةِ مَنْ أَتَاهَا دُونَ مَنْ لَمْ يَأْتِ الْجُمُعَةَ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم ان لوگوں کو دیا ہے جو جمعہ کے لیے
(مسجد) آئیں گے۔ جو جمعہ کے لیے نہیں آتے انہیں یہ حکم نہیں ہے۔

۱۷۴۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ، ثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ،
عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، (ح) وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ، ثَنَا
بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ -، نَا الْأَوْزَاعِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،
حَدَّثَنِي.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران جب کہ
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن لوگوں سے خطاب فرما
رہے تھے تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (مسجد میں) داخل
ہوئے، تو حضرت عمر نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کتایہ کرتے
ہوئے فرمایا: ”لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اذان کے بعد تاخیر سے
آتے ہیں؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے امیر
المومنین! جب میں نے اذان سنی تو صرف وضو ہی کیا ہے (اور
کوئی کام نہیں کیا) پھر مسجد میں آ گیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا: ”صرف وضو ہی کر کے آئے ہو۔ کیا تم نے رسول
اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا: ”جب تم میں سے کوئی
شخص جمعہ کے لیے آئے تو اسے چاہیے کہ غسل کرے۔“؟“!

أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ عُمَانُ
بْنُ عَقْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَرَضَ بِهِ فَقَالَ: مَا بَالُ
رِجَالٍ يَتَأَخَّرُونَ بَعْدَ النِّدَاءِ؟ قَالَ عُمَانُ:
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا زِدْتُ حِينَ سَمِعْتُ
النِّدَاءَ أَنْ تَوَضَّأْتُ ثُمَّ أَقْبَلْتُ. قَالَ:
الْوُضُوءُ أَيْضًا: أَوَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِذَا جَاءَ
أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ؟)) فِي خَبَرِ
الْوَلِيدِ: يَخْطُبُ النَّاسَ، وَ لَمْ يَقُلْ: يَوْمَ
الْجُمُعَةِ.

(۱۷۴۸) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب (۵)، حدیث: ۸۸۲۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب (۱)، حدیث: ۸۴۵۔ سنن

ابی داؤد: ۳۴۰۔ مسند احمد: ۱/۱۵۰۔ سنن الدارمی: ۱۰۳۹۔

غسل جمعہ کے ابواب

جناب ولید کی روایت میں ہے: ”وہ لوگوں سے خطاب فرما

رہے تھے۔“ یہ الفاظ بیان نہیں کیے: ”جمعہ کے دن۔“

۲۳..... بَابُ أَمْرِ الْحَاطِبِ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ

خطبہ جمعہ کے دوران خطیب کا جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم دینے کا بیان

وَ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْخُطْبَةَ لَيْسَتْ بِصَلَاةٍ كَمَا تَوَهَّم بَعْضُ النَّاسِ، إِذِ الْخُطْبَةُ لَوْ كَانَتْ صَلَاةً مَا جَازَ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِيهَا مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ خطبہ نماز نہیں ہے، جیسا کہ بعض لوگوں کا وہم ہے۔ کیونکہ اگر خطبہ نماز ہوتا تو اس میں ایسی کلام کرنا جائز نہ ہوتا جو نماز میں جائز نہیں ہے۔

۱۷۴۹- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ، سَمِعْتُ سَالِمًا يُخْبِرُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ.

وَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ منبر پر کھڑے فرما رہے تھے: ”تم میں سے جو شخص جمعہ کے لیے آئے تو اسے غسل کرنا چاہیے۔“

۱۷۵۰- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ.....

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا جب کہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے: ”جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے لیے آئے تو اسے غسل کر لینا چاہیے۔“

۱۷۵۱- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ قَرَعَةَ، نَا الْفَضِيلُ - يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ نَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ.....

(۱۷۴۹) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب هل علی من لم ینشهد الجمعة غسل، حدیث: ۸۹۴۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب (۱)، حدیث: ۸۴۴۔ سنن ترمذی: ۴۹۲۔ مسند احمد: ۹/۲۔ مسند الحمیدی: ۶۰۸۔ (۱۷۵۰) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب فضل الغسل یوم الجمعة، حدیث: ۸۷۷۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب (۱)، حدیث: ۸۴۴/۱۔ وانظر الحدیث السابق.

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَغْتَسِلْ)).
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے: ”جب تم میں سے کوئی شخص (جمعہ کے لیے) مسجد میں آئے تو اسے غسل کر لینا چاہیے۔“

فوائد: ۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ جمعہ کے دن کا غسل مشروع ہے۔ پھر غسل جمعہ واجب ہے یا مستحب اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ چنانچہ بعض صحابہ، سلف کی ایک جماعت اور اہل ظاہر غسل جمعہ کے وجوب کے قائل ہیں اور جمہور علماء اس کے استحباب کے قائل ہیں۔

۲۔ احادیث الباب جمعہ کے وجوب و فرضیت پر دلالت کرتی ہیں اور یہ ٹھوس دلائل فرضیت جمعہ کے موقف کو ترجیح دیتے ہیں۔

۳۔ جن احادیث سے غسل جمعہ کے وجوب کو استحباب پر محمول کیا جاتا کچھ ضعیف، کچھ غیر واضح اور کچھ فرضیت غسل کے وجوب پر دلالت کرتی ہیں۔ لہذا کوئی ایسی واضح دلیل نہیں جو غسل جمعہ کے حکم کو استحباب پر محمول کرتی ہو۔

۴۔ فرضیت غسل جمعہ کے دلائل واضح، اٹل اور ٹھوس ہیں، جب کہ جس روایات سے استحباب کی دلیل لی جاتی ہے ان کی اسنادی حیثیت مشکوک ہے ورنہ ان کا مفہوم غیر واضح ہے۔

۲۵..... بَابُ أَمْرِ النِّسَاءِ بِالْغُسْلِ لِشَهْرِ الْجُمُعَةِ

عورتوں کو جمعہ میں حاضر ہونے کے لیے غسل کرنے کے حکم کا بیان

وَهَذِهِ اللَّفْظَةُ أَيْضًا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي ذَكَرْتُ أَنَّهُ مُفسِّرٌ لِلْفِظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي فِي خَبَرِ أَبِي سَعِيدٍ، وَبَيَّنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْغُسْلِ مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ دُونَ مَنْ حُسِبَ عَنْهَا .

اور یہ روایت بھی اسی جنس سے ہے جو میں نے بیان کی ہے کہ وہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی مجمل روایت کی تفسیر کرتی ہے اور اس بات کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کا حکم ان افراد کو دیا ہے جو جمعہ کے لیے آئیں، ان کو حکم نہیں دیا جو جمعہ کی ادائیگی سے روک دیئے گئے ہوں۔

۱۷۵۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَابٍ، (ح) وَثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُرَازِمِيُّ، أَخْبَرَنَا زَيْدٌ حَدَّثَنِي عَثْمَانُ بْنُ وَقِيدِ الْعَمَرِيُّ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱۷۵۱) صحیح: انظر الحديث السابق.

(۱۷۵۲) اسنادہ ضعیف: الضعیفة: ۳۹۵۸۔ صحیح ابن حبان: ۱۲۲۳.

غسل جمعہ کے ابواب

فرمایا: ”مردوں اور عورتوں میں سے جو شخص جمعہ کے لیے آئے اسے غسل کر لینا چاہیے اور جو مرد یا عورت جمعہ کے لیے نہ آئے تو اس پر غسل کرنا واجب نہیں ہے۔“ یہ جناب ابن ارفع کی حدیث ہے۔

((مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَلْيَغْتَسِلْ، وَمَنْ لَمْ يَأْتِهَا فَلَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ. هَذَا حَدِيثُ ابْنِ رَافِعٍ.))

۲۶..... بَابُ ذِكْرِ عِلَّةِ ابْتِدَاءِ الْأَمْرِ بِالْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن غسل کرنے کے حکم کی ابتداء کی علت و سبب کا بیان

۱۷۵۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثَنَا فَرِيشُ بْنُ أَنَسٍ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ عُمَالًا أَنفُسِهِمْ، فَكَانُوا يَرُوحُونَ إِلَى الْجُمُعَةِ كَهَيئَتِهِمْ فَقِيلَ لَهُمْ: لَوْ اعْتَسَلْتُمْ .

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگ اپنے کام کاج خود ہی کرتے تھے، تو وہ جمعہ کے لیے اپنی اسی حالت میں چلے جاتے تو انہیں حکم دیا گیا: ”اگر تم غسل کر لیا کرو تو بہتر ہے۔“

۱۷۵۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ ثَنَا عَمِي قَالَ. أَخْبَرَنِي عَمْرُو - وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ - عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَتَنَابُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ مَنَازِلِهِمْ مِنَ الْعَوَالِي فَيَأْتُونَ فِي الْعَبَاءِ وَيُصِيبُهُمُ الْغَبَارُ وَالْأَعْرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمْ الرِّيحُ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لَيَوْمِكُمْ هَذَا)).

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”لوگ عوالی مقام سے اپنے گھروں سے جمعہ کے لیے آتے تھے۔ وہ چونغے پہن کر آتے تھے۔ (راستے میں) ان پر گرد و غبار پڑتا اور انہیں پسینہ آ جاتا تو ان کے جسموں سے بو نکلنے لگتی۔ تو رسول اللہ ﷺ کے پاس ان میں سے ایک شخص آیا جبکہ آپ ﷺ میرے پاس تشریف فرما تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم اپنے اس دن (جمعہ) کے لیے غسل کر لیا کرو تو بہت بہتر ہوگا۔“

۱۷۵۵ - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَلِيمَانَ الْمُرَادِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنَا سَلِيمَانُ - وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ - عَنْ عَمْرُو - وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرُو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ - عَنْ عِكْرَمَةَ.....

(۱۷۵۳) انظر الحديث الآتي.

(۱۷۵۴) صحيح بخاری، كتاب الجمعة، باب من اين توتي الجمعة، حديث: ۹۰۲ - صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب وجوب

غسل الجمعة، حديث: ۸۴۷ - سنن ابی داود: ۱۰۵۵ - سنن کبریٰ نسائی: ۱۶۰۸.

(۱۷۵۵) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، كتاب الطهارة، باب الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة، حديث: ۳۵۳ - مسند احمد:

۲۶۸/۱ - مسند عبد بن حميد: ۵۹۰.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے پاس دو عراقی شخص آئے اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے دن غسل کرنے کے متعلق پوچھا، کیا وہ واجب ہے؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں جواب دیا کہ جس شخص نے غسل کیا تو وہ زیادہ بہتر اور زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے۔ اور میں عنقریب تمہیں بتاؤں گا کہ (جمعہ کے روز) غسل کرنے کا حکم کیسے شروع ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں لوگ ضرورت مند اور غریب تھے۔ وہ اونٹنی کپڑے پہنتے تھے اور اپنی کھجوروں کو اپنی کمر پر پانی اٹھا اٹھا کر سیراب کرتے تھے اور مسجد نبوی تک تھی اور چھت بھی بلند نہ تھی تو رسول اللہ ﷺ موسم گرما کے ایک شدید گرم دن میں جمعہ کے روز گھر سے تشریف لائے اور آپ ﷺ کا منبر بھی چھوٹا سا تھا، صرف تین میٹر یہاں تھیں۔ آپ ﷺ نے لوگوں سے خطاب فرمایا تو لوگوں کو اونٹنی لباس میں پسینہ آ گیا، تو اون اور پسینہ کی ملی جلی ان کی بو پھیل گئی۔ حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے کے لیے اذیت کا باعث بن گئے۔ یہاں تک کہ ان کی بوسول اللہ ﷺ تک بھی پہنچ گئی جبکہ آپ ﷺ منبر پر کھڑے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! جب یہ دن ہو تو غسل کیا کرو اور تم میں کسی شخص کو جو اچھی خوشبو یا تیل مہیا ہو تو وہ اسے لگالے۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنَ أَهْلِ الْعِرَاقِ أَتِيَاهُ، فَسَأَلَاهُ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ اجِبٌ هُوَ؟ فَقَالَ لَهُمَا ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ اغْتَسَلَ فَهُوَ أَحْسَنُ وَأَطْهَرُ، وَسَأَخْبِرُكُمْ لِمَاذَا بَدَأَ الْغُسْلُ، كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُحْتَاجِينَ يَلْبَسُونَ الصُّوفَ، وَيَسْقُونَ النَّخْلَ عَلَى ظُهُورِهِمْ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ ضَيْقًا مُقَابَرَبِ السَّقْفِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ شَدِيدِ الْحَرِّ وَمِنْبَرٌ قَصِيرٌ، إِنَّمَا هُوَ ثَلَاثُ دَرَجَاتٍ، فَخَطَبَ النَّاسَ فَعَرَقَ النَّاسُ فِي الصُّوفِ، فَتَارَتْ أَرْوَاحُهُمْ رِيحَ الْعَرَقِ وَ الصُّوفِ حَتَّى كَانَ يُؤَذَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا، حَتَّى بَلَغَتْ أَرْوَاحُهُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ هَذَا الْيَوْمَ فَاعْتَسِلُوا، وَلَيْمَسَّ أَحَدُكُمْ أَطْيَبَ مَا يَجِدُ مِنْ طَيْبِهِ أَوْ دُهْنِهِ)).

فوائد..... ۱۔ ان احادیث میں فرضیت غسل جمعہ کی علت کا بیان ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جانی مشقت کرتے تھے اور اس محنت و مشقت اور مزدوری کی وجہ سے گرمیوں میں سخت پسینہ کی وجہ سے ان کے بدن اور کپڑوں میں بدبو پیدا ہوتی جو دوران نماز اور بالخصوص جمعہ کے اجتماع میں مسجد کی فضا مکدر کر دیتی تھی۔ اس بدبو کی روک تھام کے لیے نبی ﷺ نے جمعہ کا غسل فرض اور جمعہ کے لیے علیحدہ لباس بنانے کی تاکید کی۔

۲۔ ان احادیث سے استدلال کیا جاتا ہے کہ غسل جمعہ مستحب ہے۔ واجب نہیں، کیونکہ غسل جمعہ کی فرضیت کا ایک خاص سبب تھا، جب اس کا ازالہ ہو چکا ہے تو غسل جمعہ کی فرضیت از خود معدوم ہو چکی ہے۔ یہ استدلال درست نہیں،

غسل جمعہ کے ابواب

کیونکہ شریعت اسلامیہ میں کئی چیزیں ایسی ہیں، جن کی فرضیت و وجوب کے کچھ خاص اسباب تھے، لیکن وہ اسباب معدوم ہونے کے باوجود ان کی فرضیت باقی رہی، نیز کوئی ایسی دلیل موجود نہیں۔ جس میں وضاحت ہو کہ غسل جمعہ کی علت کے معدوم ہونے کی صورت میں ﷺ نے فرضیت غسل کو کالعدم قرار دیا ہو۔

۲۷..... بَابُ ذِكْرِ دَلِيلِ أَنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَضِيلَةٌ لَا فَرِيضَةٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ کے دن کا غسل فضیلت کا باعث ہے فرض نہیں ہے

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ يَعْقُوبُ: ثنا الْأَعْمَشُ، وَقَالَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ: عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے جمعہ کے دن وضو کیا اور خوب اچھا وضو کیا، پھر جمعہ کے لیے آیا (تو امام کے) قریب ہو کر بیٹھا، خاموش رہا اور اس نے بڑے غور سے خطبہ سنا تو اس کے اس جمعہ کے اور گزشتہ جمعہ کے درمیانی گناہ اور مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس شخص نے سنگریوں کو لگا۔“

چھو تو اس نے لغو کام کیا۔“

فوائد:..... اس حدیث سے غسل جمعہ کے عدم وجوب کی دلیل لینا درست نہیں۔ کیونکہ غسل کے عدم ذکر سے

عدم وجوب غسل لازم نہیں آتا اور دیگر روایات جن میں غسل کر کے جمعہ کے لیے آنے کی فرضیت ہے۔ وہ مذکورہ حدیث سے مقدم ہوں گی۔

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّمِ الْعَجَلِيُّ ثنا يَزِيدُ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - ثنا شُعْبَةُ، عَنِ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ،.....

”حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے وضو کیا تو وہ بہت اچھا اور عمدہ ہے۔ اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل والعلیٰ ہے۔“

(۱۷۵۶) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل من استمع وانصت في الخطبة، حديث: ۸۵۷۔ سنن ابی داود: ۱۰۵۰۔ سنن ترمذی: ۴۹۸۔ سنن ابن ماجہ: ۱۰۲۰، ۱۰۹۰۔ مسند احمد: ۴۲۴/۲۔

(۱۷۵۷) حسن: سنن نسائی، کتاب الجمعة، باب الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة، حديث: ۱۳۸۱۔ سنن ترمذی: ۴۹۷۔ سنن ابی داود: ۳۵۴۔ مسند احمد: ۱۱/۵۔ سنن الدارمی: ۱۵۴۰۔

فوائد:..... یہ حدیث جمہور علماء کے موقف کی دلیل ہے کہ غسل جمعہ مستحب ہے۔ واجب نہیں۔

(سبل السلام: ۱/ ۲۸۴)

۲۸..... بَابُ ذِكْرِ فَضِيلَةِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا ابْتَكَّرَ الْمُغْتَسِلُ إِلَى الْجُمُعَةِ فَدَنَا
وَ انْصَتَ وَ لَمْ يَلْغُ

جمعہ کے دن غسل کی فضیلت کا بیان جبکہ غسل کرنے والے جمعہ کے لیے بہت پہلے آئے،
امام کے قریب بیٹھے، خاموش رہے اور فضول کام نہ کرے

۱۷۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الصَّرِيْسِ وَ عَبْدِ بَنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْحَزْرَاعِيُّ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَ ابْنُ الصَّرِيْسِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، وَقَالَ عَبْدَةُ: أَنبَأَنَا حُسَيْنُ بْنُ
عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ.....

”حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا اور آپ نے جمعہ کا ذکر کیا: ”جس شخص
نے غسل کرایا اور خود غسل کیا اور صبح سویرے پہلے گھڑی میں
(جمعہ کے لیے) آیا۔ امام کے قریب ہو کر بیٹھا اور خاموش رہا
اور اس نے کوئی لغو کام نہ کیا تو اسے ہر قدم کے بدلے ایک
سال کے روزوں اور قیام اللیل کا اجر ملے گا۔“ جناب محمد بن
علاء کی روایت میں ”اور جمعہ کا ذکر کیا“ کے الفاظ نہیں ہیں اور
ان کی روایت میں ”غَسَلَ“ (سردھویا) کے الفاظ ہیں۔ لفظ
غسل تشدید کے بغیر ہے۔ جناب ابن الصریس کی روایت میں
ہے: ”اس کے لیے ہر قدم کے بدلے اجر لکھا جاتا ہے۔“ امام
ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جس راوی کی روایت میں یہ الفاظ
ہیں: ”مَنْ غَسَلَ وَ اغْتَسَلَ“ تو اس کا معنی یہ ہے کہ اس نے
اپنی پیوی یا لونڈی پر غسل واجب کر دیا، اور خود بھی غسل کیا۔ اور
جس کی روایت میں غَسَلَ وَ اغْتَسَلَ (بغیر شد کے) الفاظ

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ((مَنْ
غَسَلَ وَ اغْتَسَلَ، وَ غَدَا وَ ابْتَكَّرَ، فَدَنَا وَ
انْصَتَ، وَ لَمْ يَلْغُ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ
كَأَجْرِ سَنَةِ صِيَامِهَا وَ قِيَامِهَا)) لَمْ يَقُلْ
مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: وَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. وَ
قَالَ: مَنْ غَسَلَ بِالتَّخْفِيفِ. وَقَالَ ابْنُ
الصَّرِيْسِ: كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ. قَالَ أَبُو
بَكْرٍ: مَنْ قَالَ فِي الْخَيْرِ: مَنْ غَسَلَ وَ
اغْتَسَلَ فَمَعْنَاهُ: جَامِعٌ فَأَوْجَبَ الْغُسْلَ
عَلَى زَوْجَتِهِ أَوْ أُمَّتِهِ، وَ اغْتَسَلَ. وَ مَنْ
قَالَ: غَسَلَ وَ اغْتَسَلَ أَرَادَ غَسَلَ رَأْسَهُ وَ
اغْتَسَلَ فَعَسَلَ سَائِرَ الْجَسَدِ، كَخَيْرِ
طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

(۱۷۵۸) اسنادہ صحیح: سنن نسائی، کتاب الجمعة، باب فضل المنى الى الجمعة، حدیث: ۱۳۸۵۔ سنن ابی داؤد: ۳۴۵۔

سنن ابن ماجہ: ۱۰۸۷۔ مسند احمد: ۹/۴۔

ہیں تو اس کا معنی یہ ہے کہ اس نے اپنا سر دھویا اور اپنا سارا جسم بھی دھویا۔ جیسا کہ طاؤس کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے۔“

فوائد:..... اس حدیث میں بیان کردہ اعمال پر عمل کرنے سے جمعہ کی طرف اٹھنے والے ہر قدم کے بدلے ایک

سال کے روزوں اور قیام کا ثواب ملتا ہے، جو بہت بڑی فضیلت ہے۔

۱۷۵۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيُّ.....

”جناب طاؤس الیمانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”جمعہ کے دن نہایا کرو اور اپنے سر دھویا کرو، اگرچہ تم جنبی نہ بھی ہو اور خوشبو لگایا کرو تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”خوشبو کے بارے میں میں نہیں جانتا مگر غسل کے بارے میں ان کی بات ٹھیک ہے۔“

عَنْ طَاوُسِ الْيَمَانِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: زَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ اغْسِلُوا رُءُوسَكُمْ وَإِنْ لَمْ تَكُونُوا جُنُبًا وَ مَسُوا مِنَ الطَّيِّبِ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَّا الطَّيِّبُ فَلَا أَدْرِي وَ أَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ .

فوائد:..... غَسَلَ کے کئی معانی بیان ہوتے ہیں:

- ۱۔ اس سے مجامعت کے بعد خود غسل کرنا اور بیوی کو غسل کرانا مقصود ہے۔
- ۲۔ اس سے مرد سر کے بال دھونا ہیں اور حدیث الباب بھی اس موقف کی تائید کرتی ہیں۔
- ۳۔ اغتسل اور غسل کا تکرار تاکید کے لیے ہے۔

۲۹..... بَابُ ذِكْرِ بَعْضِ فَصَائِلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن غسل کرنے کے بعض فضائل کا بیان

وَأَنَّ الْمُغْتَسِلَ لَا يَزَالُ طَاهِرًا إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى إِنْ كَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ سَمِعَ هَذَا الْخَبَرَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ .

اور یہ کہ غسل کرنے والا آئندہ جمعہ تک پاک صاف رہتا ہے، بشرطیکہ یہ روایت یحییٰ بن ابی کثیر نے عبد اللہ بن ابی قتادہ

(۱۷۵۹) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب الدهن للجمعة، حدیث: ۸۸۴۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب الطيب والسواك

يوم الجمعة، حدیث: ۸۴۸۔ سنن کبریٰ نسائی: ۱۶۹۳۔ مسند احمد: ۲۵۶/۱۔

سے سنی ہو۔

۱۷۶۰۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، ثَنَا هَارُونُ بْنُ مُسْلِمٍ صَاحِبُ الْحِمْيَرِ أَبُو الْحَسَنِ، ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو قَتَادَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَأَنَا أَعْتَسِلُ. قَالَ، غُسْلُكَ هَذَا مِنْ جَنَابَةِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ، فَأَعِدْ غُسْلًا آخَرَ. إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَمْ يَزَلْ طَاهِرًا إِلَى الْجُمُعَةِ الْآخِرَى)). قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَمْ يَرَوْهُ غَيْرُ هَارُونَ.

جناب عبد اللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں غسل کر رہا تھا۔ تو انہوں نے پوچھا: کیا جنابت کی وجہ سے غسل کر رہے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: تو پھر ایک غسل اور کرو۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے جمعہ والے دن غسل کیا تو وہ اگلے جمعہ تک پاک صاف رہتا ہے۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ اسے ہارون کے سوا کسی دوسرے راوی نے بیان نہیں کیا۔“

فوائد:.....۱۔ اس حدیث میں غسل جمعہ کی فضیلت کا بیان ہے۔

۲۔ جمعہ کے دن غسل کرنے والا جسمانی طہارت کے لحاظ سے بھی اور گناہوں سے طہارت کے اعتبار سے بھی آئندہ جمعہ تک طاہر رہتا ہے۔



جَمَاعُ أَبْوَابِ الطَّيِّبِ وَ التَّسْوُكِ وَ اللَّبْسِ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کے لیے خوشبو لگانے، مسواک کرنے اور (اچھا) لباس

پہننے کے ابواب کا مجموعہ

۳۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّطْيِبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ مِنْ الْحُقُوقِ عَلَى الْمُسْلِمِ
التَّطْيِبُ إِذَا كَانَ وَاجِدًا لَهُ .

جمعہ کے دن خوشبو لگانے کے حکم کا بیان۔ کیونکہ خوشبو لگانا مسلمان کے واجبی حقوق
میں سے ہے، بشرطیکہ اس کے پاس خوشبو موجود ہو

۱۷۶۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، ثَنَا رَوْحٌ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ،
سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ، يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں
(حَقُّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ كُلَّ سَبْعَةٍ كَمَا قَالَ: ”ہر مسلمان پر سات دن کے بعد غسل کرنا
ایام، وَأَنْ يَمَسَّ طَيِّبًا إِنْ وَجَدَهُ“۔ واجب ہے۔ اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو خوشبو لگائے۔“

فوائد:..... جمعہ کے دن اگر خوشبو میسر ہو تو اس کا استعمال مستحب عمل ہے۔ اور اگر خوشبو دستیاب نہ ہو تو اہل خانہ
کی خوشبو استعمال کرنے کی تاکید ہے۔ بہر صورت جمعہ کے اجتماع میں نہانے اور خوشبو لگانے کے حکم میں حکمت یہ ہے کہ
اجتماع گاہ بدبو اور تعفن سے محفوظ رہے اور عطربیز ماحول سامعین کی دلجمعی کا باعث بنے۔

۳۱..... بَابُ فَضِيلَةِ التَّطْيِبِ وَ التَّسْوُكِ وَ لَبْسِ أَحْسَنَ مَا يَجِدُ الْمَرْءُ مِنَ الثِّيَابِ بَعْدَ

الإغتسالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن غسل کرنے کے بعد آدمی کا اپنا عمدہ لباس پہننے، خوشبو لگانے اور مسواک

کرنے کی فضیلت کا بیان

(۱۷۶۱) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل، حدیث: ۸۹۸، ۲۹۷۔ صحیح مسلم، کتاب

الجمعة، باب الطيب والسواك يوم الجمعة، حدیث: ۸۴۹۔ صحیح ابن حبان: ۱۲۳۱۔

جمعہ کے لیے خوشبو، مسواک اور اچھا لباس

وَتَرَكُ تَحْطِیْ رِقَابِ النَّاسِ، وَ التَّطَوُّعِ بِالصَّلَاةِ بِمَا قَضَى اللَّهُ لِلْمَرْءِ أَنْ يَتَطَوَّعَ بِهَا قَبْلَ الْجُمُعَةِ،
وَ الْإِنْصَاتِ عِنْدَ خُرُوجِ الْإِمَامِ حَتَّى تُقْضَى الصَّلَاةُ.

لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگنا، جمعہ سے پہلے جس قدر اللہ توفیق عنایت فرمائے نفل نماز ادا کرنا اور امام کے مسجد میں آجانے کے بعد نماز مکمل ہونے تک خاموشی اختیار کرنے کا بیان۔

۱۷۶۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّرَوَقِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ أَبِي أُمَامَةَ
بْنِ سَهْلٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا اور مسواک کی اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو اس نے خوشبو لگالی اور اپنا بہترین لباس زیب تن کیا، پھر وہ مسجد میں آیا تو اس نے لوگوں کی گردنوں کو نہ پھلانگا، پھر اس نے نفل نماز پڑھی جتنی اللہ تعالیٰ نے چاہی، پھر جب امام تشریف لے آیا تو اس نے خاموشی اختیار کی حتیٰ کہ نماز ادا کر لی گئی تو یہ جمعہ اس جمعے اور گزشتہ جمعے کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔“ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: ”اور مزید تین دن کے گناہوں کا کفارہ بنے گا، بے شک اللہ تعالیٰ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا عطا کرتے ہیں۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَا: سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ اسْتَنَّ وَ مَسَّ مِنَ الطَّيِّبِ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ، وَ لَبَسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَ لَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ، ثُمَّ رَكَعَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَرَكَعَ، ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتَّى يُصَلِّيَ كَأَنَّهُ لَمَّا بَيْنَهَا وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهَا)). يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ زِيَادَةً، إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا.

فوائد :..... ۱۔ روز جمعہ مذکورہ افعال انجام دینے سے گزشتہ جمعہ سے لے کر موجودہ جمعہ تک کے سابقہ گناہ ٹھوہو

جاتے ہیں اور یہ اعمال جمعہ کے دن کے افضل اعمال میں سے ہیں۔

۲۔ جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا، بہترین لباس پہننا اور حاضرین جمعہ کی گردنیں نہ پھلانگنا اور دوران خطبہ سکوت اختیار کرنا افضل اعمال ہیں، جو گزشتہ جمعہ کے گناہوں کا کفارہ ہیں، لہذا جمعہ کے دن ان اعمال پر بڑھ چڑھ کر عمل کرنا چاہیے۔

(۱۷۶۲) اسنادہ حسن: سنن ابی داود، کتاب الطہارۃ، باب فی الغسل للجمعة، حدیث: ۳۴۳۔ مسند احمد: ۹۸۱/۳۔ مستدرک حاکم: ۲۸۳/۱۔

جمعہ کے لیے خوشبو، مسواک اور اچھا لباس

۳۲..... بَابُ فَضِيلَةِ الْإِدْهَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ التَّجْمِيعِ بَيْنَ الْإِدْهَانِ وَ بَيْنَ التَّطِيبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
جمعہ کے دن تیل لگانے، خوشبو اور تیل دونوں استعمال کرنے کی فضیلت کا بیان

۱۷۶۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نَا شُعَيْبٌ، نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ،
عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ.....

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا تو بہترین غسل کیا، پھر اپنا عمدہ لباس پہنا پھر گھر میں موجود تیل سے لگایا جتنا اللہ نے اس کے مقدر میں لکھا تھا یا اپنی خوشبو لگائی، پھر (مسجد میں آ کر خود بیٹھنے کے لیے) دو افراد کے درمیان جدائی نہ ڈالے تو اللہ تعالیٰ اس کے اس جمعہ اور پچھلے جمعہ کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔“ جناب سعید مقبری کہتے ہیں: ”میں نے یہ روایت عمارہ بن عمرو بن حزم کو بیان کی تو انہوں نے فرمایا: ”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا ہے اور تین دن کے مزید گناہ معاف ہوں گے۔“

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَحْسَنَ الْغُسْلَ، ثُمَّ لَبَسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ، ثُمَّ مَسَّ مِنْ دُهْنٍ بَيْتِهِ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ، أَوْ مِنْ طَيْبِهِ، ثُمَّ لَمْ يَفْرَقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ قَبْلَهَا)). قَالَ سَعِيدٌ: فَذَكَرْتُهَا لِعِمَّارَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: صَدَقَ، وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

”امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث سعید مقبری اپنے والد کے واسطے سے بیان کرتے ہیں جبکہ ہمیں جناب بندار نے بیان کیا کہ میں نے ان کے منہ سے یہ الفاظ یاد کیے ہیں: ”وَعَنْ أَبِيهِ“ یعنی یہ روایت سعید مقبری اور ان کے والد ایک ہی استاد سے بیان کرتے ہیں۔ اور میرے نزدیک یہ بات وہم ہے۔ جبکہ صحیح یہی ہے کہ یہ روایت سعید مقبری اپنے والد سے بیان کرتے ہیں۔“

۱۷۶۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ، قَالَ لَنَا بُنْدَارٌ: أَحْفَظُهُ مِنْ فِيهِ: وَعَنْ أَبِيهِ. هَذَا عِنْدِي وَهَمٌّ وَالصَّحِيحُ: عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ.

فوائد:..... یہ احادیث دلیل ہیں کہ جمعہ کے دن خوشبو لگانا مستحب فعل ہے اور اگر خوشبو میسر نہ ہو تو زاناہ خوشبو کا

(۱۷۶۳) اسنادہ حسن: سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ما جاء فی الزینۃ یوم الجمعۃ، حدیث: ۱۰۹۷۔ مسند احمد:

۱۸۰/۵۔ مسند الحمیدی: ۱۳۸۔

(۱۷۶۴) اسنادہ حسن: النظر الحدیث المسابغ:

استعمال بہتر ہے۔

۳۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ اتِّخَاذِ الْمَرْءِ فِي الْجُمُعَةِ ثِيَابًا سَوِيًّا ثَوْبِي الْمِهْنَةِ

جمعہ کے دن کام کاج کے کپڑوں کے علاوہ عمدہ لباس پہننا مستحب ہے

۱۷۶۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرمایا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو دھاری دار (میلے کپڑے) کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کے لیے کوئی حرج کی بات نہیں کہ اگر اس کے پاس گنجائش و وسعت ہو تو وہ اپنے کام کے کپڑوں کے علاوہ ایک (صاف ستھرا) جوڑا اپنے جمعہ کے لیے مخصوص کر لے۔“

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ جمعہ کے دن اچھا لباس پہننا مستحب ہے اور خاص جمعہ کے لیے علیحدہ صاف

ستھرا جوڑا رکھنا درست ہے۔ (عون المعبود: ۳/ ۴۲)

۳۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ الْجُبَّةِ فِي الْجُمُعَةِ إِنْ كَانَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ سَمِعَ هَذَا الْخَبْرَ

مِنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ

جمعہ کے لیے جبہ پہننا مستحب ہے، بشرطیکہ حجاج بن ارطاة نے یہ روایت ابو جعفر محمد بن علی سے سنی ہو

۱۷۶۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، نَا حَفْصُ بْنُ يَعْنَى ابْنَ غِيَاثٍ. عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک جبہ تھا جو آپ ﷺ عیدین اور جمعہ کے دن زیب تن فرماتے تھے۔“

(۱۷۶۵) صحیح: سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ما جاء فی الزینۃ یوم الجمعة، حدیث: ۱۰۹۶۔ صحیح ابن حبان:

۲۷۶۶۔

(۱۷۶۶) اسنادہ ضعیف: حجاج راوی ضعیف ہے۔ الضعیفہ: ۲۴۵۵۔

جَمَاعُ أَبْوَابِ التَّهْجِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَالْمَشْيِ إِلَيْهَا

جمعہ کے لیے جلدی اور پیدل چل کر جانے کے ابواب کا مجموعہ

۳۵..... بَابُ فَضْلِ التَّكْبِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ مُغْتَسِلًا وَالدُّنُوبِ مِنَ الْإِمَامِ وَالِاسْتِمَاعِ وَالِإِنْصَاتِ
جمعہ کے دن غسل کر کے صبح سویرے مسجد جانے اور امام کے قریب بیٹھنے، غور سے

خطبہ سننے اور خاموش رہنے کی فضیلت کا بیان

۱۷۶۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَنَا أَبُو مُوسَى، نَا أَبُو أَحْمَدَ وَنَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، نَا مُحَمَّدُ
بْنُ يُونُسَ، قَالَ، نَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي
الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ.....

”حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے غسل کرایا اور خود غسل کیا پھر صبح سویرے چل کر (مسجد) گیا اور امام کے قریب بیٹھ کر خاموشی اور غور کے ساتھ خطبہ سنا، تو اسے ایک سال کے روزوں اور تہجد کا اجر و ثواب ملے گا۔“ یہ جناب ابو موسیٰ کی روایت ہے اور محمد بن یوسف کی روایت میں ہے: ”اسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور تہجد کا اجر ملے گا۔“

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ غَسَلَ وَ اغْتَسَلَ، ثُمَّ غَدَا وَ ابْتَكَّرَ وَ جَلَسَ مِنَ الْإِمَامِ قَرِيبًا فَاسْتَمَعَ وَ انْصَبَتْ، كَانَ لَهُ مِنْ الْأَجْرِ أَجْرُ سَنَةِ صِيَامُهَا وَ قِيَامُهَا)). هَذَا حَدِيثُ أَبِي مُوسَى، وَ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ: ((كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ أَجْرُ سَنَةِ صِيَامُهَا وَ قِيَامُهَا)).

نوائد:..... مکرر ۱۷۵۸۔

(۱۷۶۷) صحیح: سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب فی فضل الغسل یوم الجمعة، حدیث: ۴۹۶۔ سنن نسائی: ۱۳۸۲۔ مسند احمد: ۱۰/۴۔ سنن الدارمی: ۱۵۴۷۔ وقد تقدم برقم: ۱۷۵۸۔

۳۶..... بَابُ تَمْثِيلِ الْمُهَجِّرِينَ إِلَى الْجُمُعَةِ فِي الْفَضْلِ بِالْمُهْدِينَ

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ سَبَقَ بِالتَّهْجِيرِ كَانَ أَفْضَلَ مِنْ أَبْطَاءِهِ

جمعہ کے لیے جلدی جانے والوں کی فضیلت کی مثال قربانی کرنے والوں کے ساتھ دی گئی ہے

اور اس بات کی دلیل کہ جمعہ کے لیے جلدی جانے والا دیر سے جانے والے سے افضل ہے

۱۸۶۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ أَبُو هَاشِمٍ، نَا مُبَشَّرٌ - يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ -

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: ”نماز (جمعہ) کے لیے جلدی جانے والا اونٹ کی

قربانی کرنے والے کی طرح اجر و ثواب کا مستحق ہے۔ اس کے

بعد آنے والے کو گائے کی قربانی کرنے والے کے برابر ثواب

ملتا ہے۔ اس کے بعد والے کو بکری کی قربانی کرنے والے کے

جیسا ثواب ملتا ہے اور اس کے بعد آنے والے کو پرندہ (مرغی)

کی قربانی کرنے والے کے ثواب جتنا ثواب ملتا ہے۔“

۳۷..... بَابُ ذِكْرِ جُلُوسِ الْمَلَائِكَةِ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِكِتَابَةِ الْمُهَجِّرِينَ

إِلَيْهَا عَلَى مَنَازِلِهِمْ، وَوَقْتُ طَيْهِمْ لِلصُّحُفِ لِاسْتِمَاعِ الْخُطْبَةِ

جمعہ کے دن جمعہ کے لیے جلدی آنے والوں کے نام حسب مراتب لکھنے کے لیے فرشتوں کے مسجد کے

دروازوں پر بیٹھنے کا بیان۔ اور خطبہ جمعہ سننے کے لیے ان کے اپنے رجسٹروں کو بند کر دینے کے وقت کا بیان

۱۷۶۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، ثَنَا سُفْيَانُ، نَا الزُّهْرِيُّ، وَثَنَا سَعِيدُ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: ”جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر

(۱۸۶۸) سنن دارمی: ۱۰۵۴۲۔ سنن کبریٰ نسائی: ۱۱۹۱۸۔ صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائكة صلوات الله عليهم، حديث: ۳۲۱۱۔ سنن نسائی: ۸۶۵۔ مسند احمد: ۲/۲۶۳۔ من طریق آخر عن ابی سلمة۔ صحیح مسلم: ۸۵۰۔ من طریق آخر عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ۔

(۱۷۶۹) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل التهجير يوم الجمعة، حديث: ۸۵۰/۲۴ (۱۹۸۵)۔ سنن نسائی: ۱۳۸۷۔ سنن ابن ماجه: ۱۰۹۲۔ مسند احمد: ۲/۲۳۹۔ مسند الحمیدی: ۹۳۴۔

جمعہ کے لیے جلدی اور پیدل جانا

فرشتے موجود ہوتے ہیں جو لوگوں کے نام ان کے (مسجد آنے کے) مراتب کے لحاظ سے لکھتے ہیں۔ جو پہلے آتا ہے اسے پہلے اور بعد میں آنے والوں کو بعد میں لکھتے ہیں۔ پھر جب امام (خطبہ کے لیے) تشریف لاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کر دیتے ہیں۔“ جناب عبد الجبار کی روایت میں ہے: ”جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کر دیتے ہیں۔“ دونوں راوی کہتے ہیں: ”اور وہ فرشتے بھی خطبہ سننے لگ جاتے ہیں۔“ لہذا نماز کے لیے جلدی آنے والا، اونٹ کی قربانی کرنے والے جیسا اجر پاتا ہے۔ پھر اس کے بعد آنے والا گائے کی قربانی کرنے والے شخص کی طرح ثواب حاصل کرتا ہے۔ پھر اس کے بعد والا مینڈھے کی قربانی کرنے والے شخص کی مثل ثواب پاتا ہے۔“ حتیٰ کہ آپ نے مرغی اور انڈے کا تذکرہ بھی کیا۔“ جناب مخزومی کی روایت میں ”گائے کی قربانی کرنے والے کی طرح“ اور ”مینڈھے کی قربانی کرنے والے کی طرح۔“ کے الفاظ ہیں۔“

۳۸..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ مَنْ يَقْعُدُ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنَ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

مِنَ الْمَلَائِكَةِ لِكِتَابَةِ الْمُهَاجِرِينَ إِلَيْهَا

جمعہ کے دن جمعہ کے لیے جلدی آنے والوں کے نام لکھنے کے لیے مسجد کے ہر دروازے پر

مقرر فرشتوں کی تعداد کا بیان

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْاِثْنَيْنِ قَدْ يَقْعُ عَلَيْهِمَا اسْمُ جَمَاعَةٍ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَوْقَعَ عَلَى الْمَلَائِكِينَ اسْمَ الْمَلَائِكَةِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ دو پر کبھی جمع کا لفظ بھی بول دیا جاتا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے دو فرشتوں کے لیے جمع کا صیغہ ”ملائکۃ“ استعمال کیا ہے۔

۱۷۷۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - ثَنَا الْعَلَاءُ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ، ح وَثَنَا

أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ، نَا يَزِيدُ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - نَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جمعہ کے دن مسجد کے ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو پہلے آنے والوں کے نام بالترتیب لکھتے ہیں۔ تو پہلے آنے والے شخص کا ثواب اس شخص کے ثواب کی طرح ہے، جو اونٹ قربان کرتا ہے۔ پھر وہ شخص جو گائے کی قربانی کرتا ہے اور اس کے بعد آنے والا شخص بکری کی قربانی کرنے والے کی طرح ثواب پاتا ہے۔ پھر اس کے بعد والا پرندے کی قربانی کرنے والے شخص جتنا ثواب پاتا ہے۔ اس کے بعد آنے والا اٹلے کی قربانی کرنے والے کی طرح ثواب حاصل کرتا ہے۔ پھر جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو رجسٹر بند کر دیئے جاتے ہیں۔ جناب بندار کی روایت میں ہے: ”پھر جب (امام) بیٹھتا ہے تو رجسٹر بند کر دیئے جاتے ہیں۔“ اور جناب علی بن حجر کی روایت میں ہے: ”اس نے پرندے کی قربانی پیش کی۔“ جناب ابن بزیع کی روایت میں ہے: ”پھر جب امام تشریف لے آتا ہے تو رجسٹر بند کر دیئے جاتے ہیں۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَلَكَانِ يَكْتُبَانِ الْأَوَّلَ فَأَلَّوْلَ كَرَجَلٍ قَدَّمَ بَدَنَهُ، وَكَرَجَلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً، وَكَرَجَلٍ قَدَّمَ شَاةً، وَكَرَجَلٍ قَدَّمَ طَيْرًا، وَكَرَجَلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً. فَإِذَا قَعَدَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ)). وَقَالَ بَنْدَارٌ: فَإِذَا قَعَدَ طُوِيَتِ الصُّحُفُ. وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: قَدَّمَ طَائِرًا. قَالَ ابْنُ بَزِيعٍ: فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ.

فوائد: ۱۔ ان احادیث میں جمعہ کے لیے جلدی مسجد میں حاضر ہونے کی ترغیب و تحریض کا بیان ہے کہ لوگ

مسجد میں جلد حاضر ہو کر احادیث میں بیان کردہ اجر و ثواب کے مستحق ٹھہریں۔

۲۔ ان احادیث سے استدلال کیا جاتا ہے کہ اونٹ کی قربانی افضل ہے۔ پھر گائے کی، اور اس کے بعد بکرے کی۔

۳۔ خطیب کے منبر پر آجانے کے بعد حاضرین جمعہ کو جمعہ کا ثواب نہیں ملتا، البتہ نماز جمعہ میں شریک ہونے پر نماز جمعہ کا ثواب ملتا ہے۔ لہذا خطیب کے مسجد میں داخل ہونے سے پہلے مسجد میں پہنچ جانا چاہیے تاکہ انسان جمعہ کا ثواب حاصل کر سکے۔

۳۔ قربانی اور صدقات کا اطلاق چھوٹی اور بڑی چیزوں پر بھی ہوتا ہے اور حاضرین جمعہ میں سے مختلف لوگوں کے درجات اور ثواب مختلف ہوتے ہیں۔

۳۹..... بَابُ ذِكْرِ دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ لِلْمُتَخَلِّفِينَ عَنِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ طَيْهِمُ الصُّحُفِ

فرشتوں کا رجسٹر بند کرنے کے بعد جمعہ سے پیچھے رہ جانے والوں کے لیے دعا کرنے کا بیان

۱۷۷۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَيْبِيُّ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ، ثَنَا هَمَّامٌ، ثَنَا مَطَرٌ (ح) وَحَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا الْمُقْرِيُّ، أَخْبَرَنِي هَمَّامٌ، عَنْ مَطَرٍ.....

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((تُبْعَثُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَكْتُبُونَ مَجِيءَ النَّاسِ، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَّيْتُ الصُّحُفَ، وَرُفِعَتِ الْأَقْلَامُ، فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: مَا حَبَسَ فُلَانًا؟ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ ضَالًّا فَاهْدِهِ، وَإِنْ كَانَ مَرِيضًا فَاشْفِهِ، وَإِنْ كَانَ عَائِلًا فَاعْنِهِ. هَذَا حَدِيثُ الْمُقْرِيِّ. وَقَالَ الْقُطَيْبِيُّ: قَالَ: تَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، وَقَالَ آيضًا: يَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ، اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ ضَالًّا فَاهْدِهِ، وَإِنْ كَانَ..... إِلَىٰ آخِرِهِ.

”حضرت عمرو بن شعيب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جمعہ والے دن فرشتوں کو مسجد کے دروازوں پر بٹھایا جاتا ہے، وہ لوگوں کی آمد کو (بالترتیب) لکھتے رہتے ہیں۔ پھر جب امام تشریف لے آتا ہے تو رجسٹر لپیٹ دیے جاتے ہیں اور قلم اٹھالیے جاتے ہیں۔ تو فرشتے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں: فلاں شخص کو کس چیز نے (جمعہ سے) روک لیا ہے؟ پھر فرشتے دعا کرتے ہیں: اے اللہ! فلاں شخص اگر گمراہ ہو گیا ہے تو اسے ہدایت نصیب فرما اور اگر وہ بیمار ہے تو اسے شفا نصیب فرما اور اگر وہ فقیر ہے تو اسے غنی کر دے۔ یہ جناب مقری کی حدیث ہے۔ اور جناب قطعی کی روایت میں ہے: ”فرشتے مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور یہ الفاظ بھی روایت کیے کہ وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں: اے اللہ! اگر وہ گمراہ ہو گیا ہے تو اسے سیدھی راہ دکھا۔ اگر وہ ایسے ایسے ہو گیا ہے تو..... آخر تک۔“

۴۰..... بَابُ فَضْلِ الْمَسْجِدِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَتَرْتِيبِ الرُّكُوبِ وَاسْتِحْبَابِ مُقَارَبَةِ الْخُطَا لِتَكْثُرِ

الْخُطَا فَيَكْثُرُ الْأَجْرُ

جمعہ کے لیے جاتے وقت سواری پر سوار نہ ہونے اور پیدل چل کر جانے کی فضیلت کا بیان چھوٹے قدموں کے ساتھ چلنا مستحب ہے تاکہ (مسجد تک) قدم زیادہ ہو جائیں تاکہ اجر و ثواب بھی زیادہ ہو جائے

(۱۷۷۱) اسنادہ ضعیف: مطر الوراق راوی ضعیف ہے۔ الضعیفة: ۵۱۶۱.

جمعہ کے لیے جلدی اور پیدل جانا

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَيْرِ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ أَجْرٌ سَنَةِ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا))، قَدْ أَمَلَيْتُهُ قَبْلُ .

”امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے مروی روایت میں ہے: ”(جمعہ کے لیے آنے والے کو) ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور قیام کا اجر ملتا ہے۔“ میں یہ روایت پہلے لکھواچکا ہوں۔

۴۱..... بَابُ الْأَمْرِ بِالسَّكِينَةِ فِي الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَ النَّهْيِ عَنِ السَّعْيِ إِلَيْهَا

جمعہ کے لیے سکون و اطمینان کے ساتھ جانے کا حکم اور دوڑتے ہوئے جانے کی ممانعت کا بیان

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْأِسْمَ الْوَاحِدَ يَقَعُ عَلَى فِعْلَيْنِ يُؤْمَرُ بِأَحَدِهِمَا وَيُزَجَّرُ عَنِ الْآخَرِ بِالْإِسْمِ الْوَاحِدِ، فَمَنْ لَا يَفْهَمُ الْعِلْمَ، وَلَا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْمَعْنَيْنِ، قَدْ يَخْطُرُ بِإِلَاحِثَةِ أَحَدِهِمَا مُخْتَلِفَانِ، قَدْ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي نَصِّ كِتَابِهِ بِالسَّعْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ فِي قَوْلِهِ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ﴾ وَالنَّبِيُّ الْمُصْطَفَى ﷺ قَدْ نَهَى عَنِ السَّعْيِ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا آتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ)). وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَإِذَا آتَيْتُمُ الصَّلَاةَ، فَلَا تَسْعَوْا إِلَيْهَا وَامْشُوا وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ)). فَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ بِالسَّعْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنِ السَّعْيِ إِلَى الصَّلَاةِ، فَالسَّعْيُ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ هُوَ الْمَضِيُّ إِلَيْهَا، غَيْرَ السَّعْيِ الَّذِي زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آيَاتِنَا الصَّلَاةِ. لِأَنَّ السَّعْيَ الَّذِي زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ النَّحْبُ وَشِدَّةُ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ الَّذِي هُوَ ضِدُّ الْوَقَارِ وَالسَّكِينَةِ، فَمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ غَيْرَ مَا زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ، وَإِنْ كَانَ الْأِسْمُ الْوَاحِدُ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِمَا جَمِيعًا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ خَيْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ایک ہی اسم کا اطلاق دو مختلف فعلوں پر ہو جاتا ہے۔ ایک فعل کا حکم دیا جاتا ہے جبکہ اسی اسم کے ساتھ دوسرے فعل سے منع کیا جاتا ہے لہذا کم فہم شخص جو دونوں معنوں میں فرق نہیں کر سکتا اس کے دل میں یہ خیال آ سکتا ہے کہ یہ دونوں مختلف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں جمعہ کے لیے سعی (دوڑنے) کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ﴾ ”اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان کہہ دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔“ (جلدی آؤ)۔ جبکہ نبی کریم ﷺ نے نماز کے لیے آتے وقت دوڑنے سے منع کیا ہے۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے: ”جب تم نماز کے لیے آؤ تو تم کو سکون اور وقار اختیار کرنا چاہیے۔“ اور آپ نے فرمایا: ”جب تم نماز کے لیے آؤ تو تم اس کی

طرف دوڑ مت لگاؤ، تم سکون و اطمینان کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ۔“ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے لیے سعی (دوڑنے) کا حکم دیا ہے جبکہ نبی کریم ﷺ نے نماز کے لیے آتے وقت سعی سے منع فرمایا ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے لیے جس سعی کا حکم دیا ہے وہ جمعہ کے لیے آنا ہے اور یہ سعی اس سعی سے مختلف ہے جس سے نبی اکرم ﷺ نے نماز کے لیے آتے وقت منع فرمایا ہے۔ کیونکہ جس سعی سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے اس سے مراد نماز کے لیے آتے وقت تیز دوڑ لگانا ہے جو وقار و سکون کے منافی ہو۔ لہذا جس سعی کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے وہ اس سعی سے مختلف ہے جس سے نبی کریم ﷺ نے منع کیا ہے، اگرچہ دونوں کے لیے لفظ سعی ہی بولا گیا ہے۔

امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی حدیث کہ جب تم نماز کے لیے آؤ تو تمہیں سکینت اور وقار اختیار کرنا چاہیے۔ (یہ اس کی دلیل ہے)“

۱۷۷۲- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم دوڑتے ہوئے نماز کے لیے مت آؤ، تم نماز کے لیے اس حال میں چلتے آؤ کہ تم پر سکون و اطمینان ہو تو تم جو نماز پالو اسے پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے اسے پورا کر لو۔“

فوائد:..... آیت جمعہ میں جمعہ کی اذان سن کر جلد مسجد میں پہنچنے کی تاکید خاص ہے۔ لیکن حدیث الباب کی رو سے مسجد کا رخ کرتے وقت بھاگ کر مسجد میں پہنچنا ممنوع ہے۔ بلکہ جمعہ کے دن بھی مسجد میں آتے وقت سکینت و وقار اختیار کرنا چاہیے اور آیت جمعہ میں سعی سے مقصود یہ ہے کہ اذان جمعہ کے بعد تمام کام ختم کر دینے چاہئیں اور فقط جمعہ کے اہتمام کی تیاری کرنی چاہیے اور فوراً مسجد کا رخ کرنا چاہیے۔



جَمَاعُ أَبْوَابِ الْأَذَانِ وَالْخُطْبَةِ فِي الْجُمُعَةِ وَمَا يَجِبُ عَلَيِ
الْمَأْمُومِينَ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ مِنَ الْإِسْتِمَاعِ لِلْخُطْبَةِ وَالْإِنْصَاتِ
لَهَا، وَمَا أُبِيحَ لَهُمْ مِنَ الْأَفْعَالِ وَمَا نُهُوا عَنْهُ

اذان، خطبہ جمعہ، اور اس دوران مقتدیوں کا بغور خطبہ سننا اور خاموش رہنا
اور ان افعال کے ابواب کا مجموعہ جو ان کے لیے جائز ہیں اور جو منع ہیں

۴۲..... بَابُ ذِكْرِ الْأَذَانِ الَّذِي كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أَمَرَ
اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا بِالسَّعْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ إِذَا نُودِيَ بِهِ، وَالْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يُنَادَى بِهِ، وَذِكْرِ مَنْ
أَحَدَثَ النَّدَاءَ الْأَوَّلَ قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ

اس اذان کا بیان جو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں موجود تھی۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم
دیا ہے کہ جب وہ اذان دے دی جائے تو جمعہ کے لیے جلدی کی جائے اور اس وقت کا بیان جب یہ اذان
دی جاتی تھی اور اس شخص کا ذکر جس نے امام کے تشریف لانے سے پہلے پہلی اذان دینی شروع کی تھی
۱۷۷۳۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُوسَى، نَا أَبُو عَامِرٍ، نَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنِ السَّائِبِ - وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ - قَالَ: كَانَ
النِّدَاءُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ وَإِذَا قَامَتِ
الصَّلَاةُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ وَعُمَرَ، حَتَّى كَانَ
عُثْمَانُ، فَكَثَرَ النَّاسُ، فَأَمَرَ بِالنِّدَاءِ الثَّلَاثِ
عَلَى الزُّورَاءِ، فَتَبَّتْ حَتَّى السَّاعَةِ. قَالَ

”حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
نے قرآن مجید میں جمعہ کے دن جس اذان کا ذکر کیا ہے وہ اس
وقت دی جاتی تھی جب امام (خطبہ جمعہ کے لیے) تشریف
لے آتا اور (دوسری اذان یعنی اقامت) نبی کریم ﷺ،
حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں اس وقت کہی جاتی جب
نماز کھڑی ہوتی۔ حتیٰ کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عہد آیا تو
لوگ زیادہ ہو گئے، لہذا انہوں نے تیسری اذان زوراء مقام پر

(۱۷۷۳) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب الاذان يوم الجمعة، حدیث: ۹۱۲۔ سنن ابی داؤد: ۱۰۸۷۔ سنن ترمذی: ۵۱۶۔

سنن نسائی: ۱۳۹۳۔ مسند احمد: ۴۴۹/۳۔

کہنے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ اذان آج تک باقی ہے۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حدیث کے ان الفاظ“ اور جب نماز کھڑی ہوتی“ سے مراد دوسری اذان یعنی اقامت مراد ہے۔ اور اذان و اقامت کو اذنان (دو اذانیں) کہا جاتا ہے۔ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں سنا آپ فرماتے ہیں: ”ہر دو اذانوں کے درمیان (نفل) نماز ہے۔ اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہر اذان اور اقامت کے درمیان ہے۔ اور عرب دو ٹی ہوئی چیزوں کو ایک ہی نام دے دیتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا بَوَیْہِ لِكُلِّ وَاٰحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ﴾ ”والدین میں سے ہر ایک کا چھنا حصہ ہے۔“ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَوَرِثَةُ اَبَوَاہِ فَلِاٰمِہِ الثُّلُثُ﴾ ”اور اس کے وارث اس کے والدین ہوں تو اس کی والدہ کو تیسرا حصہ ملے گا۔“ جبکہ والدین سے مراد ماں اور باپ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے دونوں کے لیے ”ابوین“ (دو باپ) کا لفظ بولا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بھی اسی قسم سے تعلق رکھتی ہے۔ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہمارا کھانا دو سیاہ چیزیں ہوتی تھیں: کھجور اور پانی۔“ جبکہ سیاہ رنگ صرف کھجور کا ہوتا ہے پانی کا نہیں۔ اس کے باوجود عائشہ رضی اللہ عنہا نے دونوں کو اسودین (دو سیاہ چیزیں) کا نام دیا ہے۔ جبکہ ان دونوں کو ملا دیا گیا تھا۔ اسی قسم کی ایک مثال ”سُنَّةُ الْعُمَرَيْنِ“ عمرین کا طریقہ اور سنت“ اور اس سے مراد حضرت ابو بکر اور عمر کا طریقہ ہوتا ہے، اور اس سے مراد حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عمر بن عبد العزیز کا طریقہ نہیں ہے، جیسا کہ بعض لوگوں کو اس سے غلط فہمی اور وہم ہوا ہے۔ اور اس بات کی دلیل کہ حدیث کے ان الفاظ ”اور جب نماز کھڑی ہوتی“ سے مراد دوسری اذان ہے جسے اقامت

أَبُو بَكْرٍ فِي قَوْلِهِ: ((وَإِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ)) يُرِيدُ النَّدَاءَ الثَّانِي: الْإِقَامَةَ. وَالْأَذَانَ وَالْإِقَامَةَ يُقَالُ لَهَا: أَذَانَانِ - أَلَمْ تَسْمَعْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ)) وَإِنَّمَا أَرَادَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَ وَإِقَامَةٍ. وَالْعَرَبُ قَدْ تُسَمِّي الشَّيْئَيْنِ بِاسْمِ الْوَاحِدِ إِذَا قَرَنْتَ بَيْنَهُمَا. قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا بَوَیْہِ لِكُلِّ وَاٰحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ﴾ وَقَالَ: ﴿وَوَرِثَةُ اَبَوَاہِ فَلِاٰمِہِ الثُّلُثُ﴾ وَإِنَّمَا هُمَا أَبٌ وَأُمٌّ، فَسَمَّاهُمَا اللَّهُ أَبُوَيْنِ. وَمِنْ هَذَا الْجِنْسِ خَبْرُ عَائِشَةَ: كَانَ طَعَامُنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسْوَدَيْنِ، التَّمْرُ وَالْمَاءُ. وَإِنَّمَا السَّوَادُ لِلتَّمْرِ خَاصَّةٌ دُونَ الْمَاءِ، فَسَمَّيْتُهُمَا عَائِشَةَ الْأَسْوَدَيْنِ لِمَا قَرَنْتَ بَيْنَهُمَا. وَمِنْ هَذَا الْجِنْسِ قِيلَ: سُنَّةُ الْعُمَرَيْنِ. وَإِنَّمَا أَرِيدُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، لَا كَمَا تَوَهَّمُ مَنْ ظَنَّ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ. وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّهُ أَرَادَ بِقَوْلِهِ: وَإِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ النَّدَاءَ الثَّانِي الْمُسَمَّى إِقَامَةً.

کہتے ہیں۔ (درج ذیل حدیث ہے)۔

فوائد: ۱..... عہد رسالت، خلافت ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ابتدائی دور خلافت میں جمعہ کی ایک اذان مشروع تھی اور یہی سنون و مستحب طریقہ ہے۔ کہ امام کے منبر پر براجمان ہونے کے بعد ایک اذان کہی جائے۔

۲۔ عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جمعہ کی دو اذانیں ہوتی تھیں، ایک مقام زوراء (تجارتی منڈی) میں اور دوسری امام کے منبر پر بیٹھنے کے بعد، یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا اجتہاد تھا، مقصود یہ تھا کہ بازار میں مصروف لوگوں کو جمعہ کی اطلاع دی جائے اور وقت جمعہ تمام لوگ مسجد میں پہنچ جائیں اور جمعہ سے تاخیر کی گنجائش باقی نہ رہے۔

۱۷۷۴۔ أَنَّ سَلْمَ بْنَ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا: وَ كَيْعُ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ أَذَانَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، حَتَّى كَانَ زَمَنُ عُثْمَانَ، فَكَثُرَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأَذَانِ الْأَوَّلِ بِالزُّورَاءِ.

”حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک، حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے دور خلافت میں جمعہ کے دن دو اذانیں ہوتی تھیں۔ (اذان اور اقامت)۔ حتیٰ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا تو انہوں نے پہلی اذان زوراء مقام پر

دینے کا حکم دیا۔“

۴۳..... بَابُ فَضْلِ إِنْصَاتِ الْمَأْمُومِ عِنْدَ خُرُوجِ الْإِمَامِ قَبْلَ الْإِبْتِدَاءِ فِي الْخُطْبَةِ

امام کے تشریف لانے کے بعد اور خطبہ شروع ہونے سے پہلے مقتدی کے

خاموش ہونے کی فضیلت کا بیان

ضِدَّ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ كَلَامَ الْإِمَامِ يَقْطَعُ الْكَلَامَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَيْرِ أَبِي سَعِيدٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَأَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ))، وَ كَذَلِكَ فِي خَيْرِ سَلْمَانَ أَيْضاً وَ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ. قَدْ خَرَجْتُ خَيْرَ أَبِي سَعِيدٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنَ الْكِتَابِ.

اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ امام کی گفتگو سے دوسرے لوگوں کی کلام ختم ہوتی ہے، امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی نبی کریم ﷺ سے مروی روایت میں ہے: ”اور (مقتدی) خاموش ہو جائے جب اس کا امام تشریف لے آئے۔“ اسی طرح حضرت سلمان اور ابویوب انصاری رضی اللہ عنہما کی روایات میں بھی (اس قسم کے الفاظ آئے ہیں)۔ حضرت ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایات میں کتاب کے گزشتہ صفحات میں بیان کر چکا ہوں۔

۱۷۷۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ شَوْكِرٍ بْنِ رَافِعِ الْبَغْدَادِيِّ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ، عَنِ عَمْرَانَ بْنِ أَبِي يَحْيَى، عَنِ

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ.....

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَمَسَّ مِنْ طَيْبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ، وَلَبَسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ إِنْ بَدَأَ لَهُ، وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتَّى يُصَلِّيَ، كَانَ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَقُولُ: إِنَّ الْإِنْصَاتَ عِنْدَ الْعَرَبِ قَدْ يَكُونُ الْإِنْصَاتُ عَنْ مُكَالَمَةِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا دُونَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَدُونَ ذِكْرِ اللَّهِ وَالِدُّعَاءِ، كَخَبْرِ أَبِي هُرَيْرَةَ: كَانُوا يَتَكَلَّمُونَ فِي الصَّلَاةِ فَتَنَزَلَتْ، ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ فَإِنَّمَا زُجِرُوا فِي الْآيَةِ عَنِ مُكَالَمَةِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا، وَأُمِرُوا بِالْإِنْصَاتِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ: الْإِنْصَاتِ عَنِ كَلَامِ النَّاسِ لَا عَنِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالذِّكْرِ وَالِدُّعَاءِ، إِذِ الْعِلْمُ مُحِيطٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرُدِّ بِقَوْلِهِ: ((ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَتَّى يُصَلِّيَ)) أَنْ يَنْصَتَ شَاهِدُ الْجُمُعَةِ فَلَا يُكَبِّرُ مُفْتَتِحًا لَصَلَاةِ الْجُمُعَةِ، وَلَا يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ، وَلَا يَسْتَبِيحُ

”حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو اس نے خوشبو لگائی اور اپنا عمدہ لباس زیب تن کیا پھر وہ مسجد چلا گیا اور اگر اس کا جی چاہا تو اس نے نماز نفل ادا کی اور اس نے کسی کو تکلیف نہ دی، پھر جب اس کا امام آ گیا تو اس نے خاموشی اختیار کی حتیٰ کہ نماز ادا کر لیتا ہے تو اس کے یہ اعمال اس جمعہ اور گزشتہ جمعہ کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بن جائیں گے۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ اسی جنس سے متعلق ہے جس کے متعلق میں کہتا ہوں کہ عرب کے نزدیک انصات سے مراد کبھی ایک دوسرے سے بات چیت سے خاموشی ہوتی ہے، قرآن مجید کی تلاوت، ذکر الہی اور دعا کرنے سے خاموشی مراد نہیں ہوتی۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے: ”صحابہ کرام نماز کے دوران بات چیت کر لیتے تھے حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہو گئی ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ اور جب قرآن پڑھا جائے تو تم اسے غور سے سنو اور خاموش ہو جاؤ۔“ اس آیت میں انہیں ایک دوسرے سے گفتگو کرنے سے روکا گیا ہے اور انہیں قرآن مجید کی تلاوت کے وقت خاموش رہنے کا حکم دیا ہے۔ یہ خاموشی لوگوں کی باہمی گفتگو سے ہوگی؟ قراءت قرآن، تسبیحات، تکبیر، ذکر اور دعا سے خاموش رہنا مراد نہیں ہے کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ”پھر جب امام تشریف لے آیا تو وہ خاموش ہو گیا حتیٰ کہ اس نے نماز پڑھ لی۔“ سے آپ کی

مراد یہ نہیں کہ جمعہ میں حاضر ہونے والا شخص نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر نہیں کہے گا اور نہ رکوع کو جاتے وقت تکبیر کہے گا اور نہ رکوع میں تسبیحات پڑھے گا اور نہ رکوع سے سر اٹھا کر ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ پڑھے گا اور نہ سجدے کے لیے جھکتے وقت اللہ اکبر کہے گا اور نہ سجدے میں تسبیح پڑھے گا اور نہ قعدہ میں تشہد پڑھے گا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کے دین کو سمجھتا ہے اسے اس قسم کا وہم نہیں ہوتا۔ لہذا یہ بات حتمی اور یقینی ہے کہ اس حدیث میں انصاف (خاموشی) کا مطلب لوگوں کی باہمی گفتگو اور کلام سے خاموشی ہے۔ اس کا مطلب تکبیر، قراءت قرآن، تسبیح اور ذکر وغیرہ سے خاموشی نہیں ہے جن کا نمازی کو نماز کے دوران حکم دیا گیا ہے کہ وہ یہ اعمال انجام دے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا معنی ہے، اگر یہ صحیح ثابت ہو۔ ”جب امام قراءت کرے تو خاموشی اختیار کرو۔“ یعنی لوگوں سے بات چیت ختم کر دو۔ میں مسئلہ ”امام کے پیچھے قراءت کرنا“ کے تحت انصاف کا معنی اور اس لفظ کے کتنے معانی ہو سکتے ہیں، میں بیان کر چکا ہوں۔“

فوائد:..... خطبہ جمعہ کے لیے سامعین کا خاموشی اختیار کرنا لازم اور اجر و ثواب کا باعث ہے اور دوران خطبہ

سامعین کا گفتگو کرنا لغو اور جمعہ کے ثواب کو مٹا دیتا ہے۔

۴۴..... بَابُ ذِكْرِ أَنَّ مَوْضِعَ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخُطْبَةِ

نبی کریم ﷺ کے منبر بنانے سے پہلے خطبہ کے لیے کھڑے ہونے کی جگہ کا بیان

كَانَ قَبْلَ اتِّخَاذِهِ الْمُنْبَرِ . وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْخُطْبَةَ عَلَى الْأَرْضِ جَائِزَةٌ مِّنْ غَيْرِ صُغُودِ الْمُنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْحِلَّةِ الَّتِي لَهَا أَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاتِّخَاذِ الْمُنْبَرِ إِذْ هُوَ أُخْرَى أَنْ يَسْمَعَ النَّاسُ خُطْبَةَ الْإِمَامِ إِذَا كَثُرُوا إِذَا خَطَبَ عَلَى الْمُنْبَرِ .

اور اس دلیل کا بیان کہ جمعہ کے دن منبر پر چڑھے بغیر زمین پر خطبہ دینا جائز ہے اور اس علت کا ذکر جس کی بنا پر نبی ﷺ نے منبر بنانے کا حکم دیا تھا کیونکہ جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہو جائے تو امام منبر پر خطبہ دے گا تو لوگ بخوبی سن

سکین گے

۱۷۷۶۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عَيْسَى - يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ - عَنِ الْمُبَارَكِ وَهُوَ ابْنُ فُضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُسِنْدُ ظَهْرَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ خَشَبٍ أَوْ جِدْعٍ أَوْ نَخْلَةٍ - شَكَّ الْمُبَارَكُ - فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: ((ابْنُو لِي مِنْبَرًا)). فَبَنَوَاهُ الْمُنْبَرُ. فَتَحَوَّلَ إِلَيْهِ، حَنَّتِ الْخَشَبَةُ حَنِينَ الْوَالِدِ، فَمَا زَالَتْ حَتَّى نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُنْبَرِ، فَأَتَاهَا فَأَحْتَضَنَهَا فَسَكَنَتْ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: الْوَالِدُ يُرِيدُ بِهَا الْمَرْأَةَ إِذَا مَاتَ لَهَا وَلَدٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن لکڑی کے ایک ستون، تنے یا کھجور کے درخت سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے تھے (اور خطبہ ارشاد فرماتے تھے)۔ مبارک راوی کو شک ہے کہ کون سا لفظ بیان کیا تھا۔ پھر جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہو گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے لیے منبر بناؤ“ تو صحابہ نے آپ کے لیے منبر بنا دیا۔ لہذا آپ منبر پر تشریف فرما ہو گئے تو لکڑی، اپنے بچے کی جدائی میں رونے والی ماں کی طرح رونے لگی۔ وہ اسی طرح روتی رہی حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے، پھر آپ نے جا کر اسے گلے سے لگایا تو وہ خاموش ہو گئی۔“
امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”الوالہ سے مراد وہ عورت ہے جس کا بچہ فوت ہو گیا ہو (اور وہ اس کی جدائی میں روتی ہو)“

۴۵..... بَابُ ذِكْرِ الْعَلَّةِ الَّتِي لَهَا حَنُّ الْجِدْعِ عِنْدَ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُنْبَرِ. وَصِفَةِ مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَدَدِ دَرَجَتِهِ، وَ الْإِسْتِنَادِ إِلَى شَيْءٍ إِذَا حَظَبَ عَلَى الْأَرْضِ

اس علت کا بیان جس کی وجہ سے تارونا شروع ہو گیا تھا جبکہ نبی کریم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے منبر کی بناوٹ، سیڑھیوں کی تعداد اور جب زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا جائے تو کسی چیز کا

سہارا لینے کا بیان

۱۷۷۷۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، نَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ، ثَنَا.....

(۱۷۷۶) حسن: الصحيحه: ۲۱۷۴ - مسند احمد: ۳/۲۲۲ - صحيح ابن حبان: ۶۴۷۳.

(۱۷۷۷) اسنادہ حسن: سنن ترمذی، کتاب المناقب، باب (۹)، حدیث: ۳۶۲۷ باختصار۔ سنن الدارمی: ۴۱.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہوتے تو مسجد میں نصب ایک منبر کے ساتھ ٹیک لگاتے، پھر خطبہ ارشاد فرماتے۔ پھر ایک رومی شخص آیا تو اس نے عرض کی: کیا ہم آپ کے لیے ایک ایسی چیز نہ بنا دیں کہ آپ اس پر بیٹھ جائیں تو کھڑے محسوس ہوں؟ اس نے آپ ﷺ کے لیے ایک منبر بنایا جس کی دو سیڑھیاں تھیں اور آپ تیسری سیڑھی پر بیٹھتے تھے۔ پھر جب آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو تنے نے تیل کی طرح رونا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کی جدائی میں اس کے رونے کی آواز سے مسجد گونج اٹھی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ منبر سے اتر کر اس کے پاس تشریف لائے اور اسے اپنے ساتھ چٹا لیا جبکہ وہ رو رہا تھا۔ جب نبی کریم ﷺ نے اسے اپنے ساتھ چٹایا تو وہ خاموش ہو گیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر میں اسے اپنے ساتھ نہ چٹاتا تو یہ رسول اللہ ﷺ کی جدائی میں تاقیامت اسی طرح روتا رہتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے تنے کو دفن کر دیا گیا۔“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”یہ اللہ تعالیٰ کے ذکر (خطبہ) کی جدائی میں رویا ہے۔“

أَنَّ سُبْنَ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيَسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَى جِدْعٍ مَنصُوبٍ فِي الْمَسْجِدِ فَيَخْطُبُ فَجَاءَ رُومِيٌّ فَقَالَ: أَلَا تَصْنَعُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ وَكَأَنَّكَ قَائِمٌ؟ فَصَنَعَ لَهُ مَنْبَرًا، لَهُ دَرَجَتَانِ، وَيَقْعُدُ عَلَى الثَّالِثَةِ، فَلَمَّا قَعَدَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَنْبَرِ خَارَ الْجِدْعُ خَوَارَ الثَّوْرِ، حَتَّى اِرْتَجَّ الْمَسْجِدُ بِخَوَارِهِ حُزْنًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَزَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَنْبَرِ فَالْتَزَمَهُ وَهُوَ يَخُورُ، فَلَمَّا التَزَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ التَزَمَهُ مَا زَالَ هَكَذَا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ حُزْنًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)) فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفِنَ يَعْنِي الْجِدْعَ. وَفِي خَبَرِ جَابِرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ هَذَا بَكَى لِمَا فَقَدَ مِنَ الذِّكْرِ .

فوائد:..... ۱۔ منبر کے استعمال سے قبل نبی ﷺ زمین پر ایک ستون کا سہارا لے کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، پھر جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگی تو آپ ﷺ نے منبر بنانے کا حکم دیا اور منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد کرنا شروع کیا، لہذا خطبہ جمعہ کے لیے منبر کا استعمال مسنون ہے۔

۲۔ جمادات میں حس موجود ہے اور محبوب کی جدائی سے انہیں بھی صدمہ لاحق ہوتا ہے۔

۳۔ نبی ﷺ کے منبر کی تین سیڑھیاں تھیں اور آپ ﷺ تیسری سیڑھی پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد کرتے تھے۔

۴۶..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِعْتِمَادِ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْقَسِيِّ أَوْ الْعَصَا اسْتِنَانًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کی اقتدا کرتے ہوئے خطبہ دیتے وقت کمان یا لالٹھی کا سہارا لینا مستحب ہے

۱۷۷۸۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ تَمَامِ الْمِصْرِيِّ، نَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، نَا مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِيِّ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدٍ - وَهُوَ الْعَدَوَانِيُّ - عَنْ أَبِيهِ . أَنَّهُ أَبْصَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى قَوْسٍ أَوْ عَصَا حِينَ آتَاهُمْ ، قَالَ : فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : ﴿ وَالسَّمَاءَ وَالطَّارِقَ ﴾ فَوَعَيْتَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَنَا مُشْرِكٌ ، ثُمَّ قَرَأْتُهَا فِي الْإِسْلَامِ . فَدَعَتْنِي ثَقِيفٌ ، فَقَالُوا : مَا سَمِعْتَ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ ؟ فَقَرَأْتُهَا عَلَيْهِمْ . فَقَالَ مَنْ مَعَهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ : نَحْنُ أَعْلَمُ بِصَاحِبِنَا لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّهُ - كَمَا يَقُولُ - حَقٌّ لَتَابَعْنَاهُ .

”حضرت خالد بن خالدؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کمان یا لالٹھی کا سہارا لیے ہوئے دیکھا، جب وہ مسلمانوں کے پاس آئے تھے۔ کہتے ہیں: میں نے آپ کو یہ سورت پڑھتے ہوئے سنا: ﴿ وَالسَّمَاءَ وَالطَّارِقَ ﴾ تو میں نے یہ سورت جاہلیت میں یاد کر لی تھی جبکہ میں ابھی مشرک ہی تھا۔ پھر میں نے مسلمان ہونے کے بعد اس کی تلاوت کی۔ پھر مجھے ثقیف کے لوگوں نے بلایا اور پوچھا: تم نے اس شخص (محمد ﷺ) سے کیا سنا ہے؟ تو میں نے یہ سورت انہیں سنادی تو ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے قریشی کہنے لگے: ہم اپنے ساتھی کو زیادہ جانتے ہیں اگر ہم اس کی دعوت کو حق مانتے تو اس کی اتباع کر لیتے۔“

فوائد:..... ۱۔ خطبہ جمعہ کے لیے خطیب کا کھڑا ہونا مستحب ہے اور بلاغدر بیٹھ کر خطبہ دینا مکروہ ہے۔

۲۔ حاکم یا امام کی غلطی پر اسے متنبہ کرنا اور خلاف سنت پر اسے ڈانٹنا درست اور نبی عن المنکر کے عین مطابق ہے۔

۴۷..... بَابُ ذِكْرِ الْعُودِ الَّذِي مِنْهُ أُتِّخِذَ مِنْبَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس لکڑی کا بیان جس سے رسول اللہ ﷺ کا منبر بنایا گیا تھا

۱۷۷۹۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: أَخْتَلَفُوا فِي مَنبَرِ ”جناب ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے

(۱۷۷۸) اسنادہ ضعیف: عبدالرحمن بن خالد عدوانی مجہول راوی ہے۔ مسند احمد: ۴/۲۳۵۔ ۱/۱۷۷۸۔ صحیح مسلم، کتاب

الجمعة، باب فی قولہ تعالیٰ ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً...﴾، حدیث: ۸۶۴۔ سنن نسائی: ۱۳۹۸۔ ۲/۱۷۷۸۔ انظر الحديث السابق.

(۱۷۷۹) تقدم تحريجه برقم: ۱۵۲۱.

اذان، خطبہ اور اس دوران خاموشی

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْ شَيْءٍ هُوَ، فَأَرْسَلُوا إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، فَقَالَ: مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: الْأَثْلُ هُوَ الطَّرْفَاءُ .

رسول اللہ ﷺ کے منبر کے متعلق اختلاف کیا کہ وہ کس چیز سے بنا تھا۔ تو انہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس (ایک شخص کو پوچھنے کے لیے) بھیجا تو انہوں نے فرمایا: لوگوں میں مجھ سے زیادہ اس بات کو جاننے والا کوئی شخص باقی نہیں ہے۔ وہ جنگل کے جھاؤ کی لکڑی سے بنا تھا۔“

امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”الاثل سے مراد الطرفاء (جھاؤ سے ملتا جلتا درخت) ہے۔“

فوائد:..... یہ حدیث واضح نص ہے کہ نبی ﷺ کا منبر جنگلی جھاؤ کے درخت سے تیار ہوا تھا، لیکن منبر کی تعمیر کے لیے جھاؤ کا درخت استعمال کرنا ضروری نہیں، بلکہ کسی بھی لکڑی یا کسی اور میٹریل سے منبر تیار کرنا جائز ہے البتہ خطبہ کے لیے منبر کا استعمال مستحب نفل ہے۔

۴۸..... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ النَّاسِ بِالْجُلُوسِ عِنْدَ الْأَسْتِوَاءِ عَلَى الْمُنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِنْ كَانَ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَمَنْ دُونَهُ حَفِظَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي هَذَا الْأَسْنَادِ فَإِنَّ أَصْحَابَ ابْنِ جُرَيْجٍ أُرْسَلُوا هَذَا الْخَبَرَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جمعہ کے دن امام کا منبر پر تشریف فرما ہوتے وقت لوگوں کو بیٹھنے کا حکم دینا، اگر ولید بن مسلم اور ان کے بیٹے والے راویوں نے اس سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ یاد رکھا ہو کیونکہ ابن جریج کے شاگردوں نے یہ روایت عطاء کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے مرسل روایت کی ہے (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ ذکر نہیں کیا)

۱۷۸۰- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، نَا الْوَلِيدُ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبِيعٍ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو آپ نے لوگوں سے کہا: بیٹھ جاؤ۔“ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ کا یہ حکم سنا جبکہ وہ مسجد کے دروازے پر تھے تو وہ (وہیں) بیٹھ گئے تو نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا: ”اے ابن مسعود (اندر) آ جاؤ۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا اسْتَوَى النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمُنْبَرِ، قَالَ لِلنَّاسِ ((إِجْلِسُوا)) فَسَمِعَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَهُوَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، فَجَلَسَ . فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((تَعَالَ)) يَا ابْنَ مَسْعُودٍ .

(۱۷۸۰) حسن: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الامام يكلم الرجل في خطبة، حديث: ۱۰۹۱ .

۴۹..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْجُلُوسَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ، صِدْقَ قَوْلٍ مَن جَهَلَ السَّنَةَ فَرَعَمَ أَنَّ السَّنَةَ بَدْعَةٌ، وَقَالَ الْجُلُوسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بَدْعَةٌ

جمع کے دن خطبوں کی تعداد، دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان۔ اس شخص کے قول کے برخلاف جو سنت نبوی سے جاہل ہے اور سنت کو بدعت سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا بدعت ہے۔

۱۷۸۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ الْبَكْرَاوِيُّ، نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمَرَ، ثَنَا نَافِعٌ.....

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن دو خطبے دیا کرتے تھے، ان کے درمیان بیٹھتے تھے۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جناب بندار کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ شیخ بکراوی کو بلند مرتبہ قرار دیتے تھے اور ان کی عزت و تکریم کرتے تھے۔“

فوائد:..... ۱۔ جمعہ کے دو خطبے شروع ہیں اور ان کے درمیان بیٹھنا مسنون ہے۔

۲۔ جمعہ کے دونوں خطبوں میں وعظ و نصیحت اور ارشاد و تبلیغ مسنون و مستحب سنت فعل ہے۔

۵۰..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْصِيرِ الْخُطْبَةِ وَتَرْكِ تَطْوِيلِهَا

خطبہ جمعہ کو مختصر کرنا اور اسے طویل نہ کرنا مستحب ہے

۱۷۸۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هِجَابِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَرْحَبِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبَجَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ.....

”جناب ابوالواکل بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بڑا بلیغ اور مختصر خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر جب وہ منبر سے اترے تو ہم نے ان سے عرض کی: ”اے ابویقظان آپ نے بڑا بلیغ اور مختصر خطبہ ارشاد فرمایا ہے، اگر آپ اسے طویل کرتے تو بہت اچھا ہوتا۔ انہوں نے فرمایا: بے شک میں نے رسول

(۱۷۸۱) تقدم تخريجه برقم: ۱۴۴۶.

(۱۷۸۲) صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، حديث: ۸۶۶۔ مسند احمد: ۲۶۳/۴۔ سنن الدارمي: ۱۰۵۶.

اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”بلاشبہ آدمی کی لمبی نماز اور مختصر خطبہ اس کے فقیہ ہونے کی علامت ہے۔ لہذا تم نماز کو طویل اور خطبہ کو مختصر کیا کرو۔“ کیونکہ بعض بیان جادو (کا اثر) رکھتے ہیں۔“ جناب عبدالرحمان بن عبدالملک بن ابجر نے مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کی ہے مگر یہ الفاظ بیان نہیں کیے: ”اگر آپ طویل خطبہ دیتے تو اچھا تھا۔“

مَسْنَةٌ مِّنْ فَهْمِهِ، فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَأَقْصِرُوا
الْحُطْبَةَ، فَإِنَّ مِنَ الْبَيَانَ سِحْرًا)). أَنَا أَبُو
طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بِهِ رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْعَدْرِيُّ أَبُو الْحَسَنِ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَصِيمٍ
الْجُعْفِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
بْنِ أَبَجَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ، وَ لَمْ يَقُلْ:
فَلَوْ كُنْتُ نَفْسًا.

”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے: ”رسول اللہ ﷺ کا خطبہ درمیانہ ہوتا تھا۔“

”حضرت حکم بن حزن کی نبی کریم ﷺ سے مروی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور پاکیزہ، مختصر اور بابرکت کلمات کے ساتھ اللہ کی ثناء بیان کی۔“

۱۷۸۳۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ جَابِرِ بْنِ
سَمُرَةَ: كَانَتْ حُطْبَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَصْدًا.
۱۷۸۴۔ وَ فِي خَبَرِ الْحَكَمِ بْنِ حَزْنٍ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ كَلِمَاتٍ
طَيِّبَاتٍ خَفِيفَاتٍ مُبَارَكَاتٍ.

فوائد:.....۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ خطبہ جمعہ میں اقتصار و اختصار مستحب فعل ہے۔ اور مختصر خطبہ ارشاد کرنا خطیب کے سجدہ ہونے کی علامت ہے، کیونکہ فقیہ جامع الفاظ کا انتخاب کرتا ہے اور طویل تر موضوع کو مختصر جامع الفاظ میں اچھے طریقے سے بیان کر سکتا ہے۔

۲۔ نماز میں اتنی طوالت نہ ہو کہ مقتدی اکتاہٹ کا شکار ہو جائیں۔

۵۱..... بَابُ صِفَةِ حُطْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بَدْوِهِ فِيهَا بِحَمْدِ اللَّهِ وَ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ.
نبی کریم ﷺ کے خطبے کی کیفیت اور آپ کے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ساتھ خطبہ شروع کرنے کا بیان

۱۷۸۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَيْسَى الْبَسْطَامِيُّ، نَا أَنَسٌ - يَعْنِي ابْنَ عِيَّاضٍ عَنِ
جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (ح) وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَنَا سُفْيَانُ، عَنِ
جَعْفَرٍ، عَنِ أَبِيهِ.....

(۱۷۸۳) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، حديث: ۸۶۶۔ سنن ترمذی: ۵۰۷۔ سنن نسائی: ۱۵۸۳.

(۱۷۸۴) سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الرجل یخطب علی قوس، حدیث: ۱۰۹۶.

(۱۷۸۵) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، حديث: ۸۶۷۔ سنن ابی داود: ۲۹۵۴۔ سنن نسائی:

۱۵۷۹۔ سنن ابن ماجہ: ۲۴۱۶۔ مسند احمد: ۳/۳۷۱۔ الروایات مطولة ومختصرة.

اذان، خطبہ اور اس دوران خاموشی

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ اپنے خطبے میں اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق حمد و ثناء بیان کرتے تھے پھر فرماتے: ”جسے اللہ راہ راست پر ڈال دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ گمراہ کر دے، اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔ یقیناً سب سے سچی بات اللہ کی کتاب (قرآن مجید) ہے اور بہترین سیرت و طریقہ محمد ﷺ کی سیرت و طریقہ ہے اور بدترین کام دین میں نئے کام ایجاد کرنا ہے۔ اور نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی جہنم میں (جانے کا سبب) ہوگی۔“ پھر آپ فرماتے: ”میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح قریب قریب بھیجے گئے ہیں، اور جب آپ قیامت کا ذکر فرماتے تو آپ کے رخسار سرخ ہو جاتے آپ کی آواز بلند ہو جاتی اور آپ شدید غصے میں آجاتے، گویا کہ آپ لشکرِ جرار سے ڈرانے والے ہوں۔ صبح کو قیامت برپا ہونے والی ہے، رات کو قیامت آنے والی ہے۔“ پھر آپ فرماتے: ”جو شخص مال چھوڑ گیا وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے قرض یا بچے چھوڑے تو وہ میرے ذمے ہیں اور میں ان کی پرورش کروں گا اور میں مومنوں کا ولی اور دوست ہوں۔ یہ ابن مبارک کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ اور انس بن عیاض کی حدیث کے الفاظ اس سے مختلف ہیں۔“

فوائد:..... ۱۔ خطبہ کے آغاز میں حمد و ثنا اور مذکورہ کلمات و خطبات کا اہتمام کرنا مستحب فعل ہے۔

۲۔ خطیب کا بلند آواز سے خطبہ ارشاد کرنا، خطبہ میں اختصار کرنا اور ترغیب و ترہیب کے لیے جامع کلمات استعمال کرنا مستحب فعل ہے۔

۵۲..... بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن خطبہ میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا بیان

۱۷۸۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيبِ

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ مَعْنٍ.....

عَنِ ابْنَةِ الْحَارِثَةِ بْنِ النُّعْمَانَ، قَالَتْ: مَا حَفِظْتُ ﴿ق﴾ إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَفْرَأُ بِهَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ، وَكَانَ تَنْوَرُنَا وَ تَنْوَرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاحِدًا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: ابْنَةُ الْحَارِثَةِ هَذِهِ هِيَ أُمُّ هِشَامِ بْنِ حَارِثَةَ.

”حضرت حارثہ بن نعمان کی صاحبزادی بیان کرتی ہیں کہ میں نے سورہ ﴿ق﴾ رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے سن کر یاد کی ہے، آپ یہ سورت ہر جمعہ کو پڑھتے تھے اور ہمارا اور رسول اللہ ﷺ کا تنور ایک ہی تھا۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حضرت حارثہ کی بیٹی ام ہشام بنت حارثہ ہیں۔“

۱۷۸۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ أُمِّ هِشَامِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانَ، قَالَتْ: قَرَأْتُ ﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرُؤُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمَنْبَرِ إِذَا خَطَبَ النَّاسَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ نَسَبَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ.

”حضرت ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے سورہ ق رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے سن کر پڑھی اور یاد کی ہے۔ آپ یہ سورت ہر جمعہ کو منبر پر لوگوں کو خطبہ دیتے وقت پڑھا کرتے تھے۔“

فوائد:.....۱۔ خطبہ جمعہ میں سورہ ق کے انتخاب کا سبب یہ تھا کہ یہ سورت بعثت، موت بہترین نصاب اور سخت وعیدوں پر مشتمل ہے۔

۲۔ خطبہ جمعہ میں تلاوت کرنا جائز ہے۔

۳۔ ہر خطبہ جمعہ میں سورہ ق کا کچھ حصہ یا مکمل سورت کی تلاوت کرنا جائز ہے۔ (شرح النووی: ۶/۱۶۰)

۵۳..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْأَسْتِسْقَاءِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ إِذَا قُحِطَ النَّاسُ وَ خِيفَ مِنَ الْقَحْطِ

هَلَاكَ الْأَمْوَالِ وَ انْقِطَاعِ السُّبُلِ إِنْ لَمْ يُعِثِ اللَّهُ بِمَنِّهِ وَ طَوْلِهِ

خطبہ جمعہ میں بارش کی دعا کرنے کی رخصت کا بیان جبکہ لوگ قحط سالی سے دوچار ہوں اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بارش نہ عطا کرے تو قحط سالی، اموال کی ہلاکت اور راستوں کے کٹ جانے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہو

(۱۷۸۶) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، حديث: ۸۷۳۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۰۰۔ مسند احمد: ۴۶۳/۶

(۱۷۸۷) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، حديث: ۸۷۳/۵۲۔ مسند احمد: ۴۳۵/۶ وانظر الحديث السابق.

۱۷۸۸۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّاعِدِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ نَا شَرِيكَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَيْرٍ.....

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ والے دن ایک شخص دارالقضاء کی جانب والے دروازے سے مسجد میں داخل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا پھر اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اموال ہلاک ہو گئے اور راستے کٹ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بارش عطا فرمائے۔ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ بلند کیے پھر دعا کی: اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرما۔ اے اللہ! ہمیں بارش عنایت کر۔ اے اللہ! ہمیں بارش نصیب فرما۔“ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! ہمیں آسمان پر کوئی بادل یا بادل کی ٹکڑی دکھائی نہیں دی۔ اور نہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھریا حملہ تھا۔ پس سلع کے پیچھے سے ایک بدلی نمودار ہوئی جو ایک ڈھال جتنی تھی۔ پھر جب وہ بدلی آسمان کے درمیان پہنچی تو وہ پھیل گئی پھر اس نے بارش برسا دی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اللہ کی قسم! ہم نے سات دن تک سورج نہ دیکھا۔“ فرماتے ہیں: ”پھر اگلے جمعے اسی دروازے سے ایک شخص داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو اس نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! مال مویشی ہلاک ہو گئے ہیں اور راستے کٹ گئے ہیں۔ لہذا آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ہم سے بارش روک لے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند کیے اور

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ، وَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمُنْبَرِ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلُ اللَّهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ، وَ انْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهُ أَنْ يُعِينَنَا. قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَغْنِنَا، اللَّهُمَّ أَغْنِنَا، اللَّهُمَّ أَغْنِنَا))، قَالَ أَنَسٌ: وَلَا وَاللَّهِ مَا تَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ، وَلَا قَرَعَةٍ وَلَا مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ، فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلَ التُّرْسِ، فَلَمَّا تَوَسَّطَتْ يَعْنِي السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ. قَالَ أَنَسٌ: فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْعًا، قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ، وَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ، هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَ انْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهُ أَنْ يُنْسِكَهَا عَلْنَا. قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ

(۱۷۸۸) صحیح بخاری، کتاب الاستسقاء، باب الاستسقاء فی حطبة الجمعة، حدیث: ۱۰۱۴۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة

الاستسقاء، باب الدعاء فی الاستسقاء، حدیث: ۸۹۷۔ سنن ابی داؤد: ۱۱۷۵۔ سنن نسائی: ۱۰۱۴۔

اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِيهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اللَّهُمَّ عَلَى الْأَكَامِ وَالظَّرَابِ وَبُطُونَ الْأَوْدِيَةِ وَ مَنَابِتِ الشَّجَرِ)). قَالَ: فَأَقْلَعْتُ، وَ خَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ . قَالَ شَرِيكٌ: فَسَأَلْتُ أَنَسًا أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ؟ فَقَالَ: لَا أَدْرِي . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: السَّلْعُ: جَبَلٌ .

دعا کی: ”اے اللہ! ہمارے ارد گرد بارش برسا اور ہم پر بارش نہ برسا۔ اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑوں کی چوٹیوں، وادیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر بارش برسا دے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”چنانچہ بادل چھٹ گیا اور ہم دھوپ میں چلتے ہوئے (واپس گھروں کو) گئے۔“ جناب شریک کہتے ہیں: ”میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا یہ وہی پہلا شخص تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”سلع پہاڑ ہے۔“

۵۴..... بَابُ الدُّعَاءِ بِحَبْسِ الْمَطَرِ عَنِ الْيُؤُوبِ وَالْمَنَازِلِ إِذَا خِيفَ الضَّرَرُ مِنْ كَثْرَةِ الْأَمْطَارِ وَ هَدْمِ الْمَنَازِلِ، وَ مَسْأَلَةَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ تَحْوِيلِ الْأَمْطَارِ إِلَى الْجِبَالِ وَالْأَوْدِيَةِ حَيْثُ لَا يُخَافُ الضَّرَرُ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ

خطبہ جمعہ میں گھروں اور مکانوں پر بارش رکنے کی دعا کرنے کا بیان جبکہ بارشوں کی کثرت سے نقصان اور گھروں کے منہدم ہونے کا خطرہ ہو گیا ہو اور اللہ تعالیٰ سے بارشوں کو پہاڑوں اور وادیوں میں لے جانے کی دعا کرنا جہاں نقصان کا اندیشہ نہ ہو

۱۷۸۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - تَنَا حَمِيدٌ، عَنِ أَنَسِ، وَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، قَالَا: تَنَا خَالِدٌ - وَ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ - تَنَا.....

”جناب حمید بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: کیا نبی کریم ﷺ (دعا کرتے وقت) اپنے ہاتھ بلند کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ”جمہ والے دن آپ سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! بارش بند ہو چکی ہے اور زمین بخر ہو گئی ہے اور مال مویشی ہلاک ہو گئے ہیں تو آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے بارش کی دعا کی

حَمِيدٌ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ هَلْ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ؟ قَالَ: قِيلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَحَطَّ الْمَطَرُ، وَ أَجْدَبَتِ الْأَرْضُ، وَ هَلَكَ الْمَالُ . قَالَ: فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ فَاسْتَسْفَى، وَ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ

(۱۷۸۹) سنن نسائی، کتاب الاستسقاء، باب مسألة الامام رفع المطر اذا خاف ضرره، حديث: ۱۰۲۸۔ مسند احمد: ۱۰۴/۳۔

الادب المفرد للبخاری: ۶۱۲۔ وجزء رفع اليدين: ۹۳۔

حتیٰ کہ میں نے آپ کی بگلوں کی سفیدی دیکھی اور ہم نے آسمان پر کوئی بدلی نہ دیکھی تھی۔ پھر جیسے ہی ہم نے نماز مکمل کی تو مسجد سے بالکل قریب رہنے والے شخص کو بھی شدید بارش کی وجہ سے اپنے گھر والوں کے پاس لوٹنے میں فکر مندی اور تشویش کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر بارش ایک ہفتہ جاری رہی۔ پھر صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! گھر منہدم ہو گئے ہیں اور قافلے رک گئے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ (اٹھا کر) دعا کی: ”اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا دے اور ہم پر بارش نہ برسا۔“ چنانچہ مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گئے۔“ یہ خالد بن حارث کی روایت کے الفاظ ہیں۔ جبکہ ابوموسیٰ کی روایت میں ”قحط

سَحَابَةٌ . قَالَ: فَمَا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ حَتَّىٰ إِنَّ الشَّابَّ الْقَرِيبَ الْمَنْزِلِ لِيَهُمَهُ الرُّجُوعُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مِنْ شِدَّةِ الْمَطَرِ ، فَدَامَتْ جُمُعَةٌ . فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهْدَمَتِ الْبُيُوتُ ، وَ احْتَسَسَتِ الرُّكْبَانُ ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ بِيَدِهِ: ((اللَّهُمَّ حَوِّلْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَكُشِطَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ . هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ غَيْرَ أَنَّ أَبَا مُوسَى قَالَ : فَحَطَّ الْمَطَرُ .

المطر“ ”بارش نہیں ہو رہی“ کے الفاظ ہیں۔“

۵۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَبَسُّمِ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

امام کا خطبے کے دوران مسکرانا درست ہے

۱۷۹۰۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ حُمَيْدٍ عَنْ ”امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حمید کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے: ”تو رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے۔“

فوائد:..... ۱۔ بارش طلی کی تین صورتیں مباح ہیں:

(ا) عام اوقات میں دعا کرنا۔

(ب) دوران خطبہ جمعہ خطیب سے بارش طلی کی دعا کی درخواست کرنا۔

(ج) اور خطیب کا دوران خطبہ بارش طلی کی دعا، نماز استسقاء کے اہتمام کے ساتھ مخصوص انداز سے دعا کرنا۔

۲۔ دوران خطبہ جمعہ بارش کی دعا کرنا مستحب فعل ہے۔

۳۔ اگر بارشیں نقصان کا باعث بن جائیں اور بارشوں سے مال و جان کی ہلاکت کا خطرہ ہو تو بارش روکنے کے لیے دعا

کرنا جائز و مباح ہے بارش کا سلسلہ روکنے کے لیے نماز ادا کرنا یا مکان کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان دینا یہ تمام

غیر مشروع افعال ہیں مسنون و مستحب طریقہ یہ ہے کہ بارش روکنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے۔ بارش

روکنے کی دعا سے معلوم ہوتا ہے کہ جن علاقوں میں بارش نقصان کا باعث بن رہی ہو ان علاقوں سے بارش روکنے کی دعا کی جائے نہ کہ مطلقاً بارش روکنے کی دعا کی جائے۔

۴۔ ان احادیث میں رسول ﷺ کے عظیم معجزے کا بیان ہے کہ آپ ﷺ کے بارش طلی کی دعا کے ساتھ ہی بادل اُٹھ آئے اور موسلا دھار بارش شروع ہو گئی، پھر آپ ﷺ نے بارش کے خاتمہ کی دعا کی تو فوراً بادل چھٹ گئے اور بارش منقطع ہو گئی۔

۵۔ خطبہ جمعہ میں امام کا مسکرانا جائز ہے۔

۵۲..... بَابُ صِفَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْأُسْتِسْقَاءِ فِي حُطْبَةِ الْجُمُعَةِ

خطبہ جمعہ میں بارش کی دعا کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانے کی کیفیت کا بیان

۱۷۹۱۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، نَا يَزِيدُ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - ثَنَا سَعِيدٌ، عَن قَتَادَةَ.....

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی کسی دعا میں یا کسی دعا کے کرتے وقت ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے سوائے بارش کی دعا کے۔ آپ (بارش کی دعا کرتے وقت) اس قدر ہاتھ بلند کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگتی۔“

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ أَوْ عِنْدَ شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْأُسْتِسْقَاءِ، فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطِئِهِ.

”امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”شریک بن عبد اللہ کی حضرت انس سے روایت میں ہے: ”تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے۔“ میں اس سے پہلے حضرت قتادہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت املا کر چکا ہوں کہ نبی کریم ﷺ بارش کی دعا کے علاوہ اپنی کسی دعا میں ہاتھ بلند نہیں کرتے تھے۔“ ان کی مراد یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے بارش طلب کرتے وقت اور بارش روکنے کی دعا کرتے وقت اپنے ہاتھ بلند کرتے

۱۷۹۲۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ قَدْ أَمَلِيَتْهُ قَبْلُ فِي خَبَرِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْأُسْتِسْقَاءِ، يُرِيدُ إِلَّا عِنْدَ مَسْأَلَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَسْقِيَهُمْ، وَعِنْدَ مَسْأَلَتِهِ بِحَبْسِ الْمَطَرِ

(۱۷۹۱) صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، حدیث: ۳۵۶۵۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع

اليدين بالدعاء في الاستسقاء، حدیث: ۸۹۵۔ سنن ابی داود: ۱۱۷۰۔ سنن ابن ماجہ: ۱۱۸۰۔ سنن کبریٰ نسائی: ۱۴۴۲۔

مسند احمد: ۱۸۱/۳۔ وانظر ما تقدم برقم: ۱۴۱۱۔

(۱۷۹۲) تقدم تحريجه برقم: ۱۷۸۸۔

تھے۔ انہوں نے دونوں معنوں کے لیے ”استسقاء“ کا اسم استعمال کیا ہے، جبکہ ایک مرتبہ بارش طلب کرنے کی دعا کی ہے اور دوسری مرتبہ بارش رکنے کی دعا کی ہے۔ میری اس تاویل کے درست ہونے کی دلیل حضرت انس رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث ہے جسے شریک بن عبد اللہ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن منبر پر خطبہ کے دوران اپنے ہاتھ بلند کیے جبکہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کی تھی۔ اسی طرح آپ نے اس وقت بھی ہاتھ اٹھائے تھے جب آپ نے یہ دعا کی تھی: ”اے اللہ! ہمارے ارد گرد بارش برس، ہم پر بارش نہ برس۔“

عَنْهُمْ . وَقَدْ أَوْقَعَ اسْمَ الْإِسْتِسْقَاءِ عَلَى الْمَعْنَيْنِ جَمِيعًا، أَحَدُهُمَا، مَسْأَلَتُهُ أَنْ يَسْقِيَهُمْ وَالْمَعْنَى الثَّانِي أَنْ يَحْبِسَ الْمَطْرَ عَنْهُمْ . وَالِدَلِيلِ عَلَى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْتُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَدْ خَبَرَ فِي خَبَرِ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ أَنَّهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْمَنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ سَأَلَ اللَّهُ أَنْ يُغِيثَهُمْ ، وَكَذَلِكَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا)) فَهَذِهِ اللَّفْظَةُ أَيْضًا اسْتِسْقَاءٌ إِلَّا أَنَّهُ سَأَلَ اللَّهُ أَنْ يَحْبِسَ الْمَطْرَ عَنِ الْمَنَازِلِ وَالْبُيُوتِ وَتَكُونُ السَّقْيَا عَلَى الْجِبَالِ وَالْأَكَامِ وَالْأَوْدِيَةِ .

فوائد:..... ۱۔ دوران خطبہ بارش طلبی کی دعا کے وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے۔

۲۔ انس رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ نبی ﷺ استسقاء کے سوا کسی دعا کے وقت ہاتھ نہیں اٹھائے سے مقصود یہ ہے کہ آپ ﷺ نے استسقاء میں جتنے زیادہ ہاتھ بلند کیے ہیں کسی اور دعا میں اتنے ہاتھ بلند نہیں کیے۔ یا انس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو استسقاء کے سوا کسی اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے نہیں دیکھا، جب کہ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے اور اذعیہ میں بھی آپ ﷺ کو ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے دیکھا ہے۔ لہذا ان کی بات مقدم ہوگی۔

۵۷..... بَابُ الْإِشَارَةِ بِالسَّبَابَةِ عَلَى الْمَنْبَرِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ وَكَرَاهَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ

عَلَى الْمَنْبَرِ فِي غَيْرِ الْإِسْتِسْقَاءِ

خطبہ جمعہ میں منبر پر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنے اور بارش کی دعا کے سوا منبر پر دونوں

ہاتھ بلند کرنے کی کراہت کا بیان

۱۷۹۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ مَوْسَى الْقَطَّانُ، نَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنِ (ح) وَنَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، قَالَ: سَمِعْتُ.....

(۱۷۹۳) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، حديث: ۸۷۴۔ سنن ابی داود: ۱۱۰۴۔ سنن ترمذی:

۵۱۵۔ سنن نسائی: ۱۴۱۳۔ مسند احمد: ۱۳۵/۴ وقد تقدم برقم: ۱۴۵۱۔

”جناب عمارہ بن رویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بشر بن مروان نے خطبہ دیا اور (خطبہ کے دوران) وہ ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہا تھا تو حضرت عمارہ نے کہا: ”اللہ ان دونوں ہاتھوں کا ستیاناس کرے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔“ یہ جناب جریر کی حدیث ہے۔ جناب ہشیم کی روایت میں ہے: ”میں حضرت عمارہ بن رویہ رضی اللہ عنہ کے پاس عید والے دن حاضر ہوا جبکہ بشر بن مروان ہمیں خطبہ دے رہا تھا تو اس نے دعا کے لیے دونوں ہاتھ بلند کیے۔“ اور یہ اضافہ بیان کیا ہشیم نے شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ امام ابو بکر فرماتے ہیں: ”امام شعبہ اور ثوری نے حصین سے یہ الفاظ روایت کیے ہیں کہ انہوں نے بشر بن مروان کو جمعہ کے دن منبر پر دیکھا۔“

”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ نے امام شعبہ اور سفیان ثوری رحمہما اللہ کی روایت کی سند بیان کی ہے۔“

عَمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: خَطَبَ بَشْرُ بْنُ مَرْوَانَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَدْعُو، فَقَالَ عَمَارَةُ: قَبَّحَ اللَّهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ، رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ وَمَا يَقُولُ إِلَّا هَكَذَا، يُشِيرُ بِإِصْبِعِهِ. هَذَا حَدِيثُ جَرِيرٍ. وَفِي حَدِيثِ هُشَيْمٍ: شَهِدْتُ عَمَارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيَّ فِي يَوْمِ عِيدٍ، وَبَشْرُ بْنُ مَرْوَانَ يَخْطُبُنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ، وَزَادَ وَأَشَارَ هُشَيْمٌ بِالسَّبَابَةِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ حُصَيْنٍ، فَقَالَا: رَأَى بَشْرُ بْنُ مَرْوَانَ عَلَى الْمَنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۱۷۹۴۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا عَنْ حُصَيْنٍ.

۵۸..... بَابُ تَحْرِيلِكَ السَّبَابَةِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِهَا فِي الْخُطْبَةِ

خطبہ کے دوران انگشتِ شہادت سے اشارہ کرتے وقت اسے حرکت دینے کا بیان

قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَدْ أَمَلَيْتُ خَيْرَ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ فِي كِتَابِ الْعِيدَيْنِ.

امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

کی روایت کتاب العیدین میں لکھوا چکا ہوں۔“

۵۹..... بَابُ النَّزُولِ عَنِ الْمَنْبَرِ لِلْسُّجُودِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ فِي الْخُطْبَةِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

خطبہ کے دوران آیت سجدہ تلاوت کرنے پر سجدہ کرنے کے لیے منبر سے اترنے

کا بیان، اگر یہ حدیث صحیح ہو

۱۷۹۵۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِي وَشَعِيبٌ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، ثَنَا خَالِدٌ - وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ - عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

”حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تو سورہ ص کی تلاوت کی۔ پھر جب سجدے والی آیت پڑھی تو آپ منبر سے اترے اور سجدہ کیا تو ہم نے بھی سجدہ کیا۔ پھر دوبارہ اس سورت کی تلاوت کی تو جب سجدے والی آیت پر پہنچے تو ہم سجدے کے لیے تیار ہوئے۔ جب آپ نے ہمیں (سجدے کے لیے تیار) دیکھا تو فرمایا: یہ تو ایک نبی کی توجہ کا ذکر ہے لیکن میں تمہیں سجدے کے لیے تیار دیکھ رہا ہوں۔ لہذا آپ نیچے تشریف لائے اور سجدہ کیا اور ہم نے بھی سجدہ کیا۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ابن وہب کے کسی شاگرد نے اس حدیث کو ابن وہب سے عمرو بن حارث کی سند سے بیان کرتے وقت سعید بن ابی ہلال اور عیاض کے درمیان اسحاق بن عبد اللہ ابو فروہ کا اضافہ کر دیا ہے۔ جبکہ ہمارے اصحاب اسحاق کی حدیث کو دلیل و حجت نہیں بناتے۔ اور میرے خیال میں اس نے اسحاق بن عبد اللہ کو اس سند میں داخل کر کے غلطی کی ہے۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَرَأَ ﴿ص﴾ فَلَمَّا مَرَّ بِالسُّجْدَةِ، نَزَلَ فَسَجَدَ، وَ سَجَدْنَا، وَقَرَأَ بِهَا مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا بَلَغَ السُّجْدَةَ تَسَرَّنَا لِلْسُّجُودِ، فَلَمَّا رَأَانَا، قَالَ: ((إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةٌ لِيَّيَّ وَلِئِنْ أَرَأَيْتُمْ قَدْ اسْتَعْدَدْتُمْ لِلْسُّجُودِ)) فَتَزَلَّ فَسَجَدَ وَ سَجَدْنَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَدْخَلَ بَعْضُ أَصْحَابِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، فِي هَذَا الْإِسْنَادِ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَبِي قُرُوءَةَ بَيْنَ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ وَبَيْنَ عِيَاضٍ، . وَإِسْحَاقُ وَمَنْ لَا يَحْتَجُّ أَصْحَابُنَا بِحَدِيثِهِ، وَ أَحْسِبُ أَنَّهُ غَلَطَ فِي إِدْخَالِهِ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.

فوائد..... مکرر پر ۱۳۵۵

۲۰..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي الْعِلْمِ إِذَا سُئِلَ الْإِمَامُ وَقَتَّ خُطْبَتَهُ عَلَى الْمَنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، صَدَّ

مَذْهَبٍ مَنْ تَوَهَّمَ أَنَّ الْخُطْبَةَ صَلَاةٌ وَلَا يَجُوزُ الْكَلَامُ فِيهَا بِمَا لَا يَجُوزُ فِي الصَّلَاةِ

جمعہ کے دن خطبہ کے دوران منبر پر امام سے سوال کیا جائے تو اسے علمی جواب دینے کی رخصت ہے۔ ان علماء کے موقف کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ خطبہ نماز کی طرح ہے اور اس میں ایسی کلام کرنا جائز نہیں جو کلام نماز میں جائز نہیں۔

۱۷۹۶۔ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَحْمَدَ،

قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خَزِيمَةَ، نَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خَزِيمَةَ، نَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شَرِيكَ.....

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ “منبر پر جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو ایک شخص نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ تو صحابہ کرام نے اسے اشارہ کیا کہ خاموش ہو جاؤ۔ تو اس نے تین بار آپ سے یہی سوال کیا۔ ہر مرتبہ صحابہ کرام اسے اشارہ کرتے کہ خاموش ہو جاؤ۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے تیسری مرتبہ سوال کرنے پر فرمایا: تیرا بھلا ہوتم نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟“ اس نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت۔“ آپ نے فرمایا: یقیناً تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تمہیں محبت ہے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ کچھ دیر خاموش رہے۔ پھر ایک نوجوان لڑکا گزرا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ وہ میرا ہم عمر تھا۔ وہ بالغ ہو چکا تھا یا بلوغت کے قریب تھا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس نے کہا: ”میں یہاں موجود ہوں۔“ آپ نے فرمایا: ”اگر اس لڑکے نے اپنی عمر مکمل کر لی تو وہ قیامت کی علامات دیکھے بغیر ہرگز فوت نہیں ہوگا۔“

فوائد:.....۱۔ دوران خطبہ امام سے کسی مسئلہ کے بارے میں سوال کرنا جائز ہے اور امام کو متعلقہ سوال کا جواب

احسن انداز سے دینا چاہیے۔

۲۔ قیامت کب وقوع پذیر ہوگی اس جیسے سوالات کے بجائے قیامت کی تیاری کرنی چاہیے اور قیامت کے دن کا بہترین سرمایہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہے۔

(۱۷۹۶) سنن کبیری نسائی، صحیح بخاری، کتاب الادب، باب ما جاء في قول الرجل ويترك، حديث: ۶۱۶۷ و صحیح مسلم، کتاب الزهد، باب قرب الساعة، حديث: ۲۹۵۳۔ صحیح ابن حبان: ۵۶۵۔ من طريق آخر انس رضی اللہ عنہ بمعناه.

۶۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَعْلِيمِ الْإِمَامِ النَّاسَ مَا يَجْهَلُونَ فِي الْخُطْبَةِ مِنْ

غَيْرِ سُؤَالِ يَسْأَلُ الْأَمَامَ

لوگوں کو جن باتوں کا علم نہ ہو، امام کو خطبے کے دوران بغیر سوال پوچھے بھی ان باتوں کی تعلیم دینے کی رخصت ہے

۱۷۹۷- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، نَا سَلَمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، عَنِ يُونُسَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شَيْبَةَ.....

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: ((يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ مِنْ هَذَا الْبَابِ أَوْ مِنْ هَذَا الْفَجِّ مِنْ خَيْرِ ذِي يَمَنِ، أَلَا وَإِنَّ عَلِيَّ وَجْهَهُ مَسْحَةٌ مِلْكٍ)). قَالَ: فَحَمِدْتُ اللَّهَ عَلَى مَا أَبْلَانِي.

”حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں مدینہ منورہ آیا تو نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”تمہارے پاس اس دروازے سے یا اس راستے سے یمن والوں کا بہترین شخص داخل ہوگا، آگاہ رہو اس کے چہرے پر بادشاہ کا نشان ہوگا۔“ حضرت جریر فرماتے ہیں میں نے اللہ تعالیٰ کے اس احسان اور نعمت پر اس کا شکر ادا کیا۔“

۶۲..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي سَلَامِ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْقَادِمِ مِنَ السَّفَرِ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

سفر سے واپس آنے والا جب مسجد میں داخل ہو تو امام کے لیے خطبے کے دوران اسے سلام کرنے کی

رخصت ہے

۱۷۹۸- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْمُغِيرَةَ - وَهُوَ ابْنُ شَيْبَةَ.....

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: لَمَّا دَنَوْتُ مِنَ مَدِينَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْحَتُ رَأْسِي وَحَلَلْتُ عَيْتِي، فَلَيْسَتْ حُلَّتِي، فَدَخَلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ، فَسَلَّمْتُ

”حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گیا تو میں نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور اپنا تھمبلا کھول کر اپنا جوزا پہنا، پھر میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سلام کیا۔ تو لوگوں نے مجھے گھورتا

(۱۷۹۷) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ۴/۳۵۹-۳۶۷۰- سنن کبریٰ نسائی: ۸۲۴۶- الصحیحۃ: ۳۱۹۳.

(۱۷۹۸) اسنادہ صحیح: سنن کبریٰ نسائی: ۸۲۴۶- وانظر الحديث السابق.

شروع کر دیا۔ تو میں نے اپنے پاس بیٹھے شخص سے پوچھا: اے عبداللہ! کیا رسول اللہ ﷺ نے میرے بارے میں کچھ فرمایا تھا (جو یہ سب لوگ مجھے غور سے دیکھ رہے ہیں؟) اس نے جواب دیا کہ ہاں آپ ﷺ نے تمہارا بڑا اچھا تذکرہ فرمایا ہے۔ اس دوران کہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، تو آپ کو اپنے خطبے میں کوئی بات یاد آئی تو آپ نے فرمایا: تمہارا بارے میں پاس اس دروازے سے یا اس راستے سے یمن والوں کا ہتھوڑا شخص داخل ہوگا اور اس کے چہرے پر بادشاہ کا نشان ہوگا۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”تو میں نے اللہ تعالیٰ کے اس

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَرَمَانِي النَّاسُ بِالْحَدَقِ، فَقُلْتُ لِحَلِيسِ لِي: يَا عَبْدَ اللَّهِ هَلْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَمْرِي شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ ذَكَرَكَ بِأَحْسَنِ الذِّكْرِ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ إِذْ عَرَضَ لَهُ فِي خُطْبَتِهِ، قَالَ: ((إِنَّهُ سَيَدْخُلُ عَلَيْكُمْ مِنْ هَذَا الْبَابِ أَوْ مِنْ هَذَا الْفَجِّ مِنْ خَيْرِ ذِي يَمَنِ، وَإِنَّ عَلَى وَجْهِهِ لَمَسْحَةَ مَلِكٍ)). قَالَ: فَحَدَّثْتُ اللَّهَ عَلَى مَا أْبَلَانِي.

احسان پر اس کا شکر ادا کیا۔“

فوائد:..... ۱۔ دوران خطبہ لوگوں کو ایسی بات سے آگاہ کرنا، جس سے وہ بے خبر ہوں جائز ہے۔

۲۔ ان احادیث میں جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان ہے کہ بہترین یمنی اور مبارک شخص تھے۔

۳۔ کسی نعمت اور انعام کے ملنے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا مستحب فعل ہے۔

۶۳..... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ النَّاسِ فِي خُطْبَةِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِالصَّدَقَةِ، إِذَا رَأَى حَاحَةً وَفَقْرًا

اگر امام جمعہ کے دن کے خطبہ کے دوران فقر و فاقہ اور حاجت مندی دیکھے تو وہ لوگوں کو صدقہ کرنے

کا حکم دے سکتا ہے

۱۷۹۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، نَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ.....

”جناب عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح سے مروی ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ والے دن مسجد میں داخل ہوئے جبکہ مروان بن حکم خطبہ دے رہا تھا۔ چنانچہ حضرت ابو سعید نے کھڑے ہو کر نماز (تحیۃ المسجد) شروع کر دی۔ تو (مروان کے) محافظ انہیں بٹھانے کے لیے آگئے۔ تو انہوں

عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ . أَنَّ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَرَّوَانُ بْنُ الْحَكَمِ يَخْطُبُ، فَقَامَ يُصَلِّي، فَجَاءَ الْأَخْرَاسُ لِيُجْلِسُوهُ، فَأَبَى حَتَّى صَلَّى . فَلَمَّا أَنْصَرَفَ مَرَّوَانُ،

(۱۷۹۹) اسنادہ حسن: سنن ابی داود، کتاب الزکاة، باب الرجل یخرج من ماله، حدیث: ۱۶۷۵، مختصر السنن ترمذی: ۱۱۰۱

سنن نسائی: ۱۴۰۹، سنن ابن ماجہ: ۱۱۱۳، الادب المفرد للبخاری: ۱۷۴۱، مسند احمد: ۲۵۰۳.

اذان، خطبہ اور اس دوران خاموشی

نے بیٹھنے سے انکار کر دیا حتیٰ کہ نماز ادا کر لی۔ پھر جب مروان فارغ ہو کر چلا گیا تو ہم حضرت ابوسعیدؓ کے پاس آئے اور ان سے عرض کی: اللہ آپ پر رحم فرمائے، یہ لوگ آپ کے ساتھ برا سلوک کرنے ہی والے تھے۔ انہوں نے فرمایا: ”میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان دیکھنے کے بعد ان دورکعات کو ہرگز چھوڑنے والا نہیں تھا۔ پھر بتایا کہ ایک شخص نہایت شکستہ حالت میں جمعہ کے دن آیا جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو (اس شخص پر) صدقہ کرنے کا حکم دیا تو صحابہ کرام کو (اسے دینے کے لیے) کپڑے میسر نہ آئے۔ آپ نے اسے دو کپڑے دینے کا حکم دیا اور آپ نے اسے حکم دیا تو اس نے دورکعات ادا کیں پھر وہ دوسرے جمعے آیا جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے (اس پر) صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ تو ایک شخص نے اپنی دو چادروں میں سے ایک اسے دے دی تو نبی کریم ﷺ نے اسے بلند آواز سے ڈانٹا اور فرمایا: ”اپنی چادر واپس لے لو۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ شخص سخت بد حالی میں مسجد میں داخل ہوا تھا تو میں نے لوگوں کو (اس پر) صدقہ کرنے کا حکم دیا تھا تو انہیں کپڑے نہ ملے لہذا میں نے اسے دو کپڑے دینے کا حکم دیا تھا۔ پھر یہ آج مسجد میں آیا ہے تو میں نے صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے تو اس شخص نے اسے اپنی ایک چادر دی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس شخص کو حکم دیا کہ وہ دورکعات نماز ادا کرے۔“

أَتَيْنَاهُ، فَقُلْنَا لَهُ: يَرَحْمُكَ اللَّهُ إِنْ كَادُوا لَيَفْعَلُونَ بِكَ. قَالَ: مَا كُنْتُ لِأَتْرُكُهُمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَأَيْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي هَيْئَةِ بَدَّةٍ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّصِدَقُوا، فَمَا لَقَوْا ثِيَابًا، فَأَمَرَ لَهُ بِثَوْبَيْنِ، وَأَمَرَهُ، فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، ثُمَّ جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّصِدَقُوا، فَأَلْفَى رَجُلٌ أَحَدَ ثَوْبِيهِ، فَصَاحَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ زَجَرَهُ، وَقَالَ: ((خُذْ ثَوْبَكَ)). ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ هَذَا دَخَلَ فِي هَيْئَةِ بَدَّةٍ، فَأَمَرْتُ النَّاسَ أَنْ يَتَّصِدَقُوا، فَمَا لَقَوْا ثِيَابًا فَأَمَرْتُ لَهُ بِثَوْبَيْنِ، ثُمَّ دَخَلَ الْيَوْمَ فَأَمَرْتُ أَنْ يَتَّصِدَقُوا فَأَلْفَى هَذَا أَحَدَ ثَوْبِيهِ))، ثُمَّ أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ.

فوائد:..... ۱۔ مسجد میں بیٹھنے سے قبل دورکعت نماز کا اہتمام لازم ہے۔ خواہ خطیب جمعہ کا خطبہ ارشاد کر رہا ہو،

تب بھی دورکعت نماز پڑھ کر بیٹھنا شروع ہے۔

۲۔ دوران خطبہ لوگوں کی فقر و حاجت کے باعث حاضرین کو صدقہ کی ترغیب دینا جائز ہے۔

۳۔ جو شخص خود محتاج ہے، اسے اپنے تن من کی فکر کرنی چاہیے۔ اس کے لیے صدقہ کرنا پسندیدہ ہے کیونکہ وہ خود محتاج ہو کر سائل بن جائے گا، گنجائش ہو تو دوسروں پر خیرات کی جائے۔

۶۳..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي قَطْعِ الْإِمَامِ الْخُطْبَةَ لِتَعْلِيمِ السَّائِلِ الْعَلَمِ

سوال کرنے والے کو تعلیم دینے کے لیے امام کو خطبہ منقطع کرنے کی رخصت ہے

۱۸۰۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو زُهَيْرٍ عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، نَا الْمُقْرِي، نَنَا سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ.....

”حضرت ابو رفاعہ عدوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ایک اجنبی شخص اپنے دین کے بارے میں سوال کرنے آیا ہے، اسے معلوم نہیں کہ اس کا دین کیا ہے؟ تو آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے اپنا خطبہ چھوڑ دیا پھر آپ کے پاس ایک کرسی لائی گئی، میرا خیال ہے کہ اس کے پائے لوہے کے تھے۔ جناب حمید کہتے ہیں: میرے خیال میں انہوں نے سیاہ رنگ کی لکڑی کے پائے دیکھے تو انہوں نے اسے لوہا سمجھ لیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اللہ تعالیٰ کا سکھایا ہوا علم سکھانے لگے۔ پھر آپ نے خطبہ دوبارہ شروع کیا اور اس کا باقی حصہ مکمل کیا۔“

عَنْ أَبِي رِفَاعَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ؟ فَأَقْبَلَ إِلَيَّ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ، فَأَتَى بِكُرْسِيِّ خَلَّتْ قَوَائِمُهُ حَدِيدًا، قَالَ حُمَيْدٌ: أَرَاهُ رَأَى خَشْبًا أَسْوَدَ حَسِبَهُ حَدِيدًا، فَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ، ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ وَاتَمَّ آخِرَهَا.

فوائد:..... مکرر ۱۳۵۷۔

۶۵..... بَابُ نَزْوِلِ الْإِمَامِ عَنِ الْمَنْبَرِ وَ قَطْعِهِ الْخُطْبَةَ لِلْحَاجَةِ تَبَدُّو لَهُ

کسی ضرورت کے پیش آنے پر امام کا خطبہ منقطع کر کے منبر سے نیچے اترنے کا بیان

۱۸۰۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَاعِيُّ، نَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَبَابِ۔ عَنْ حُسَيْنٍ۔ وَهُوَ ابْنُ وَاقِدٍ۔ حَدَّثَنِي.....

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ

(۱۸۰۰) الادب المفرد للبخاری: ۱۱۶۴۔ مسند احمد: ۸۰/۵۔ وقد تقدم برقم: ۱۴۵۷.

(۱۸۰۱) تقدم تخريجه برقم: ۱۴۵۶.

اذان، خطبہ اور اس دوران خاموشی

ارشاد فرما رہے تھے تو حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما آگے ان دونوں نے سرخ رنگ کی قمیص پہنی ہوئی تھیں۔ وہ کپڑے میں پاؤں الجھنے سے کبھی گر جاتے اور پھر اٹھ جاتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے اور انہیں اٹھالیا، پھر انہیں اپنے سامنے بیٹھالیا اور فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے، بلاشبہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش کا باعث ہیں۔ میں نے ان دونوں کو دیکھا تو میں صبر نہ کر سکا۔“ پھر آپ نے اپنا خطبہ شروع کر دیا۔“

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ، فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنَ، عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَيَقْوَانِ، فَمَرَّ، فَأَخَذَهُمَا، فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتَ هَذَيْنِ قَلِمَ أَصْبِرَ)). ثُمَّ أَخَذَ فِي حُطْبَتِهِ.

۱۸۰۲۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ الْأَشْجِ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا: ثَنَا أَبُو ثَمِيلَةَ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، نَا.....
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَمْشِيهِ، وَقَالَ: ((فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى نَزَلْتُ فَحَمَلْتُهُمَا)). وَكَمْ يَقُلُ: ثُمَّ أَخَذَ فِي حُطْبَتِهِ.

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کیا۔ اور آپ نے فرمایا: ”تو میں صبر نہ کر سکا حتیٰ کہ میں منبر سے اترا اور ان دونوں کو اٹھالیا۔“ اور یہ الفاظ روایت نہیں کیے: ”پھر آپ نے دوبارہ خطبہ شروع کر دیا۔“

فوائد:..... مکرر ۱۳۵۶۔

۶۲..... بَابُ فَضْلِ الْإِنْصَاتِ وَالِاسْتِمَاعِ لِلْحُطْبَةِ

خطبے کے لیے خاموش رہنے اور غور سے سننے کی فضیلت

۱۸۰۳۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي سَلِيمَانُ بْنُ يَلَالٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، أَنَّ.....
”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہو تو آدمی غسل کرے اور اپنا سر دھوئے پھر اپنی بہترین خوشبو لگائے اور اپنا عمدہ لباس پہنے پھر

أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَاغْتَسِلَ الرَّجُلُ، وَغَسَلَ رَأْسَهُ، ثُمَّ

(۱۸۰۲) تقدم تحريجه برقم: ۱۴۵۶.

(۱۸۰۳) استاده صحيح: معصف عبدالرزاق: ۵۵۹۰۔ وانظر ما تقدم برقم: ۱۷۶۲.

تَطَيَّبَ مِنْ أَطْيَبِ طَيِّبِهِ، وَ لَيْسَ مِنْ صَالِحِ
 يُبَايِهِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَ لَمْ يَقْرَأْ
 بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ اسْتَمَعَ لِلْإِمَامِ، عَفَّرَ لَهُ مِنْ
 الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَ زِيَادَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.
 نماز پڑھنے کے لیے جائے اور دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہ
 ڈالے، پھر امام کی بات غور سے سنے تو اس جمعہ اور گزشتہ جمعہ
 کے درمیانی گناہ اور مزید تین دن کے اس کے گناہ معاف
 کر دیے جاتے ہیں۔“

فوائد:..... ۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ دوران خطبہ جمعہ خاموشی اختیار کرنا اور خطبہ جمعہ غور سے سنا باعث اجر
 و ثواب ہے۔

۲۔ جمہور علماء کا موقف ہے کہ دوران خطبہ جمعہ خاموش رہنا واجب ہے اور اس دوران گفتگو کرنا حرام ہے۔ خواہ امر
 بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ ہی درپیش ہو۔ (فقہ السنۃ: ۱/ ۲۹۶)

۶۷..... بَابُ الرَّجْرِ عَنِ الْكَلَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِنْدَ خُطْبَةِ الْإِمَامِ

جمعہ کے دن امام کے خطبہ دیتے وقت گفتگو کرنا منع ہے

۱۸۰۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا حَبَابٌ، ثَنَا وَهَيْبٌ، ثَنَا سُهَيْلٌ،
 عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا تَكَلَّمْتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ
 لَعَوْتَ وَأَلْعَيْتَ)). يَعْنِي وَالْإِمَامُ
 يَخْطُبُ.
 ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں
 کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم نے جمعہ والے دن گفتگو کی
 جبکہ امام خطبہ دے رہا تھا تو تم نے لغو کام کیا اور اپنا اجر ضائع کر
 لیا۔“

۶۸..... بَابُ الرَّجْرِ عَنِ انْصَاتِ النَّاسِ بِالْكَلَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامِ يَخْطُبُ

جمعہ والے دن امام خطبہ دے رہا ہو تو لوگوں کو کلام کر کے خاموش کرنا منع ہے

۱۸۰۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ،
 عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَهُ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ (ح) وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 عَزْرِيذِ الْأَيْلِيِّ، أَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ حَكِيمٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ
 الْمُسَيْبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ (ح) وَثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ، ثَنَا ابْنُ
 جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَارِظٍ،
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (ح) وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ

شہاب، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، (ح) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب تم نے اپنے ساتھی سے کہا: خاموش ہو جاؤ جبکہ امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغو کام کیا۔“ یہ الفاظ عبدالرزاق کی روایت کے ہیں۔ باقی راویوں نے سماع کا ذکر نہیں کیا۔ کچھ راویوں نے ”قال رسول الله ﷺ“ کہا ہے اور کچھ نے ”عن النبي ﷺ“ کہا ہے۔“

۶۹..... بَابُ الرَّجْرِ عَنْ اِنْصَاتِ النَّاسِ بِالْكَلامِ وَ اِنْ لَمْ يَسْمَعْ الرَّاجِرُ خُطْبَةَ الْاِمَامِ

لوگوں کو کلام کے ذریعے سے خاموش کرنا منع ہے اگرچہ منع کرنے والا امام کا خطبہ نہ سن رہا ہو

۱۸۰۶۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ (ح) وَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ”جب ایک شخص نے دوسرے شخص کو کہا: ”خاموش ہو جاؤ“ جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اس نے بے ہودہ اور لغو کام کیا۔“ ”لَغَيْتُ“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی لغت ہے۔ جناب مخزومی نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں: ”جب تم نے اپنے ساتھی سے کہا: خاموش ہو جاؤ جمعہ والے دن جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے فضول و بے کار کام کیا۔ امام سفیان فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ”لَغَيْتُ“ کہنا، ان کی ذاتی لغت ہے وَاِنَّمَا هُوَ لَعَوْتُ.“

(۱۸۰۵) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب الانصات يوم الجمعة، حديث: ۹۳۴۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فی الانصات يوم الجمعة، حديث: ۸۵۱۔ سنن ابی داؤد: ۱۱۱۲۔ سنن ترمذی: ۵۱۲۔ سنن نسائی: ۱۴۰۲۔ سنن ابن ماجہ: ۱۱۱۰۔ مسند احمد: ۲/۲۷۲۔

(۱۸۰۶) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فی الانصات يوم الجمعة، حديث: ۸۵۱/۱۲۔ موطا امام مالک: ۱/۱۰۳۔

جبکہ اصل لفظ لَعَوْتُ ہے۔ (معنی ایک ہی ہے)۔

فوائد:۱۔ دوران خطبہ جمعہ ہر طرح کی گفتگو کرنا حرام ہے اور خطبہ جمعہ کے لیے سکوت اختیار کرنا واجب

ہے۔

۲۔ دوران خطبہ حاضرین امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضہ سے سبکدوش ہو جاتے ہیں اور حاضرین بولنے والا شخص یا بگاڑ پیدا کرنے والے انسان کو تنبیہ وغیرہ بھی نہیں کر سکتے۔

۳۔ دوران خطبہ کلام کرنے والے کا جمعہ کا اجر ضائع ہو جاتا ہے اور اس کا جمعہ نہیں بلکہ ظہر ہوتی ہے۔ جیسا کہ آئندہ احادیث دلیل ہیں۔

۷۔..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ السُّؤَالِ عَنِ الْعِلْمِ غَيْرِ الْإِمَامِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ

امام خطبہ دے رہا ہو تو امام کے علاوہ کسی شخص سے علمی سوال پوچھنا منع ہے

۱۸۰۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِيانٍ، ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جمعہ والے دن مسجد میں داخل ہوا جبکہ نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے قریب بیٹھ گیا تو نبی کریم ﷺ نے سورہ براءت (توبہ) کی تلاوت کی۔ میں نے حضرت ابی سے پوچھا: یہ سورت کب نازل ہوئی؟ تو انہوں نے مجھے ترش روئی سے خاموش کرا دیا اور میرے ساتھ بات نہیں کی۔ پھر کچھ دیر رکنے کے بعد میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے سخت انداز میں مجھے خاموش کرا دیا اور میرے ساتھ بات نہ کی۔ پھر میں تھوڑی دیر خاموش رہا پھر میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے ترش روئی کے ساتھ مجھے خاموش کرا دیا اور میرے ساتھ گفتگو نہ کی۔ پھر جب نبی کریم ﷺ نے نماز ادا کر لی تو میں نے حضرت ابی سے پوچھا: میں نے آپ سے سوال پوچھا تھا تو آپ نے مجھے ترش روئی سے خاموش کرا دیا

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَلَسْتُ قَرِيبًا مِنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ، فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةَ بَرَاءَةِ، فَقُلْتُ لِأَبِي: مَتَى نَزَلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ؟ قَالَ: فَتَجَهَّمَنِي وَلَمْ يَكَلِّمَنِي. ثُمَّ مَكَثْتُ سَاعَةً، ثُمَّ سَأَلْتُهُ، فَتَجَهَّمَنِي، وَ لَمْ يَكَلِّمَنِي. ثُمَّ مَكَثْتُ سَاعَةً، ثُمَّ سَأَلْتُهُ، فَتَجَهَّمَنِي وَلَمْ يَكَلِّمَنِي، فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِأَبِي: سَأَلْتُكَ فَتَجَهَّمَنِي وَلَمْ تَكَلِّمَنِي. قَالَ أَبِي: مَا لَكَ مِنْ صَلَاتِكَ إِلَّا مَا لَعَوْتُ. فَذَهَبْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا

اور مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ تو حضرت ابی نے فرمایا: ”تمہیں تمہاری نماز کا کچھ اجر نہیں ملا سوائے تمہاری لغوبات کے (گناہ کے)۔ لہذا میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ ”اے اللہ کے نبی! میں حضرت ابی کے پہلو میں بیٹھا تھا جبکہ آپ سورہ براءت کی تلاوت کر رہے تھے تو میں نے ان سے پوچھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی؟ تو انہوں نے مجھے ترش روئی سے خاموش کرادیا اور کوئی جواب نہ دیا۔ پھر کہا: کہ تمہیں تمہاری نماز کا کچھ اجر نہیں ملا سوائے اس لغوبات کے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ابی نے سچ کہا ہے۔“

”امام صاحب نے ابن ابی مریم کی سند سے مذکورہ بالا کی طرح بیان کیا ہے۔“

نَبِيِّ اللَّهِ كُنْتُ بِجَنْبِ أَبِي وَأَنْتَ تَقْرَأُ بَرَاءَةَ، فَسَأَلْتُهُ مَتَى نَزَلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ؟ فَتَجَهَّمَنِي وَتَمَّ يَكَلِّمَنِي، ثُمَّ قَالَ: مَا لَكَ مِنْ صَلَاتِكَ إِلَّا مَا لَعَوْتُ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صَدَقَ أَبِي)).

۱۸۰۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: وَ تَنَاهَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا بْنُ حَيَوِيهِ الْإِسْفَرَايِينِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرِيَمٍ بِمِثْلِهِ.

۷..... بَابُ ذِكْرِ إِبْطَالِ فَضِيلَةِ الْجُمُعَةِ بِالْكَلامِ وَ الْإِمَامِ يَخْطُبُ، بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ وَ زَجْرِ الْمُتَكَلِّمِ عَنِ الْكَلامِ بِالتَّسْبِيحِ
امام کے خطبہ دینے کے دوران گفتگو کرنے سے جمعہ کی فضیلت ضائع ہونے اور گفتگو کرنے والے کو تسبیح کے ساتھ منع کرنے کا بیان، اس سلسلے میں ایک مجمل غیر مفسر روایت کا ذکر

۱۸۰۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ الْأَشْجِ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ عَيْسَى يَعْنِي الْحَنَفِيَّ - ثنا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے جب ایک آیت تلاوت کی تو ایک شخص جو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا تھا۔ اس نے پوچھا: یہ آیت کب اتری ہے؟ کیونکہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ تَلَا آيَةً، فَقَالَ رَجُلٌ - وَهُوَ إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ - مَتَى أَنْزَلْتَ هَذِهِ الْآيَةَ؟ فَأْتَيْتُ لَمْ

(۱۸۰۸) انظر الحديث السابق.

(۱۸۰۹) اسنادہ ضعیف: حسین بن عیسیٰ راوی ضعیف ہے۔

میں نے تو یہ آیت ابھی ابھی سنی ہے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: سبحان اللہ۔ تو شخص خاموش ہو گیا۔ پھر آپ نے ایک اور آیت تلاوت کی تو اس شخص نے حضرت عبداللہ سے اسی طرح سوال کیا۔ تو حضرت عبداللہ نے پھر سبحان اللہ کہہ کر اسے خاموش کرادیا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا: تم نے ہمارے ساتھ جمعہ ادا نہیں کیا۔ تو اس شخص نے حیرت سے سبحان اللہ کہا پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سارا واقعہ بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن ام عبد نے درست کہا ہے۔ ابن ام عبد نے صحیح کہا ہے۔“

أَسْمَعَهَا إِلَّا السَّاعَةَ . فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ :
سُبْحَانَ اللَّهِ . فَسَكَتَ الرَّجُلُ . ثُمَّ تَلَا آيَةَ
أُخْرَى ، فَقَالَ الرَّجُلُ لِعَبْدِ اللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ
. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ : سُبْحَانَ اللَّهِ . فَلَمَّا
قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ ، قَالَ ابْنُ
مَسْعُودٍ لِلرَّجُلِ : إِنَّكَ لَمْ تَجْمَعْ مَعَنَا .
قَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ . قَالَ : فَذَهَبَ إِلَى النَّبِيِّ
ﷺ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
(صَدَقَ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ صَدَقَ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ) .

فوائد:.....۱۔ خطبہ جمعہ کے دوران سامعین کی علمی گفتگو اور ہمہ قسم کے مسائل کے متعلق گفتگو کرنا ناجائز ہے اور گفتگو کرنے والے کو جمعے کا ثواب نہیں ملتا۔ (تاہم جمعہ کی فرضیت ساقط ہو جائے گی)۔

۲۔ حاضرین خطبہ میں سے کوئی شخص کسی صاحب علم سے کوئی مسئلہ دریافت کرے تو اس کا جواب نہیں دینا چاہیے، خواہ سائل تکرار کرے، کیونکہ جواب دینے کی صورت میں وہ بھی پہلے شخص کی طرح ہو جائے گا۔

۴..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الْمَفْسِّرِ لِلْفِظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

میں نے جو مجمل روایت بیان کی ہے اس کی مفسر روایت کا بیان

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ اللَّغْوَ وَالِإِمَامُ يَخْطُبُ إِنَّمَا يُبْطَلُ فَضِيلَةُ الْجُمُعَةِ لَا أَنَّهُ يُبْطَلُ الصَّلَاةَ نَفْسَهَا
إِبْطَالًا يَجِبُ إِعَادَتُهَا . وَهَذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ فِي (كِتَابِ الْإِيمَانِ) أَنَّ الْعَرَبَ تَنْفِي
الِاسْمِ عَنِ الشَّيْءِ لِنَقْصِهِ عَنِ الْكَمَالِ وَالْتِمَامِ ، فَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَجْمَعْ مَعَنَا مِنْ
نَفْيِ الْإِسْمِ إِذْ هُوَ نَاقِصٌ عَنِ التَّمَامِ وَالْكَمَالِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ امام کے خطبہ کے دوران لغو کام کرنے سے جمعہ کی فضیلت اور اجر ضائع ہوتا ہے۔ اس سے نماز جمعہ باطل نہیں ہوتی کہ اس کا اعادہ کرنا واجب ہو۔ اور یہ مسئلہ اس قسم سے ہے جسے میں نے ”کتاب الایمان“ میں بیان کیا ہے کہ عرب کسی چیز میں نقص اور کمی کی وجہ سے بھی اس چیز کی نفی کر دیتے ہیں چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ”تم نے ہمارے ساتھ جمعہ ادا نہیں کیا“ کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا جمعہ ناقص اور نامکمل ہے۔

۱۸۱۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ ، عَنْ

اذان، خطبہ اور اس دوران خاموشی

عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنِ أَبِيهِ.....
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ: عَنْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ
 قَالَ: ((مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ مَسَّ مِنْ
 طَيْبٍ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَ لَهَا، وَلَيْسَ مِنْ
 صَالِحِ ثِيَابِهِ، ثُمَّ لَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ،
 وَ لَمْ يَلْغُ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ كَأَنَّهُ كَفَّارَةٌ لِمَا
 بَيْنَهُمَا، وَمَنْ لَعَا أَوْ تَخَطَّى كَأَنَّهُ لُهُ
 ظُهُرًا)).

”حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے
 روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس شخص نے جمعہ کے
 دن غسل کیا پھر اس نے اپنی بیوی کی خوشبو میں سے خوشبو لگائی
 اگر اس کے پاس خوشبو موجود ہو، اور اپنا بہترین لباس پہنا پھر
 (مسجد میں آیا تو) لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگیں اور دوران خطبہ
 اس نے کوئی لغو کام نہ کیا تو اس کے یہ اعمال دو جمعوں کے درمیانی
 گناہوں کا کفارہ بن جائیں گے۔ اور جس شخص نے لغو کام کیا یا
 اس نے گردنیں پھلانگیں تو اسے ظہر کی نماز کا اجر ملے گا۔“

فوائد:..... دوران خطبہ جمعہ گفتگو کرنے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگنے والا جمعہ کے اجر و ثواب سے محروم رہتا ہے۔
 اسے خطبہ جمعہ اور جمعہ میں شامل ہونے کا اجر نہیں ملتا، بلکہ اسے صرف نماز باجماعت میں شریک ہونے کا اجر ملتا ہے۔

۷۳..... بَابُ الْأَمْرِ بِانْصَابِ الْمُتَكَلِّمِ وَالْإِمَامِ يَخْطُبُ بِالْإِشَارَةِ إِلَيْهِ بِالزُّجْرِ
 جب امام خطبہ دے رہا ہو تو گفتگو کرنے والے کو خاموش کرانے کے لیے اشارے کے ساتھ منع
 کرنے کے حکم کا بیان

قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي خَبَرِ شَرِيكٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَوَيْرٍ، عَنْ أَنَسٍ فِي قِصَّةِ السَّائِلِ عَنِ السَّاعَةِ،
 فَأَشَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ أَنْ اسْكُتْ .

امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”شریک بن عبداللہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت میں مذکور قیامت کے بارے میں سوال
 کرنے والے کے قصے میں ہے: ”تو لوگوں نے اسے اشارہ کیا کہ خاموش ہو جاؤ۔“

۷۴..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ تَخَطِّي النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامِ يَخْطُبُ، وَإِبَاحَةِ
 زَجْرِ الْإِمَامِ عَنْ ذَلِكَ فِي حُطْبَتِهِ.

جمعہ والے دن امام خطبہ دے رہا ہو تو لوگوں کی گردنیں پھلانگنا منع ہے۔ اور امام دوران
 خطبہ اس حرکت سے منع کر سکتا ہے

۱۸۱۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ - يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ - عَنْ
 مُعَاوِيَةَ - وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ.....

”جناب زاہریہ بیان کرتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن حضرت عبداللہ بن بسر کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو وہ امام کے تشریف لانے تک مسلسل ہمارے ساتھ گفتگو کرتے رہے۔ تو ایک شخص آیا، اس نے لوگوں کی گردنیں پھلانگنا شروع کر دیا تو انہوں نے مجھے فرمایا: ”ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ نے اسے کہا: ”بیٹھ جاؤ، تم نے (دوسروں کو) تکلیف دی ہے اور دیر سے بھی آئے ہو۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”خطبہ کے متعلق اور ابواب بھی ہیں جنہیں میں کتاب العیدین میں بیان کر چکا ہوں۔“

عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَسْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى خَرَجَ الْإِمَامُ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ، فَقَالَ لِي: جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُبُ، فَقَالَ لَهُ: ((اجْلِسْ فَقَدْ أَذَيْتَ وَانْتَيْتَ)). قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي الْخُطْبَةِ أَيْضًا أَبْوَابٌ قَدْ كُنْتُ خَرَجْتُهَا فِي كِتَابِ الْعِيدَيْنِ.

فوائد:..... خطبہ جمعہ کے دوران حاضرین جمعہ کی گردنیں پھلانگنا جائز نہیں، اس سے جمعہ کا اجر و ثواب ختم ہو جاتا ہے، لہذا اس قبیح و شنیع فعل سے اجتناب کرنا چاہیے، کیونکہ یہ حاضرین کی ایذا رسانی اور اجر و ثواب سے محرومی کا باعث ہے۔

۷۵..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّفْرِيقِ بَيْنَ النَّاسِ فِي الْجُمُعَةِ وَفَضِيلَةُ اجْتِنَابِ ذَلِكَ

جمعہ میں لوگوں کے درمیان جدائی ڈالنے کی ممانعت اور اس سے اجتناب کرنے کی فضیلت کا بیان

۱۸۱۲- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى - يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ - نَنَا ابْنُ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ.....

”حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ”جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا تو بہترین غسل کیا۔ یا اس نے وضو کیا تو اچھا وضو کیا، پھر اپنا عمدہ لباس پہنا اور اللہ کی عطا کی ہوئی خوشبو لگائی یا اپنے گھر والوں کا (تیار کردہ) تیل لگایا اور اس نے دو (بیٹھنے والوں) کے درمیان جدائی نہ ڈالی تو اس کے اس جمعہ اور گزشتہ جمعہ کے درمیانی گناہ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَحْسَنَ الْغُسْلِ أَوْ تَطَهَّرَ فَأَحْسَنَ الطُّهُورِ، فَلَيْسَ مِنْ خَيْرِ ثِيَابِهِ وَمَسَّ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ طَيِّبًا أَوْ دَهْنًا أَهْلِهِ، وَلَمْ يَفْرِقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ الْآخِرَى. قَالَ

(۱۸۱۱) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب تحطی رقاب الناس یوم الجمعة، حدیث: ۱۱۱۸۔ سنن نسائی:

۱۴۰۰۔ مسند احمد: ۱۹۰/۴۔

(۱۸۱۲) اسنادہ حسن: تقدم تخريجه برقم: ۱۷۶۴۔

معاذ کر دیئے جاتے ہیں۔“ جناب بندار کہتے ہیں: میں نے یہ روایت استادِ محترم کے منہ سے ان کے باپ کے واسطے سے سنی ہے۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ کسی راوی نے جناب بندار کی اس روایت میں متابعت کی ہو۔ اور ماہر شاہسوار بھی کبھی کوتاہی کر جاتا ہے۔“

بُنْدَارُ: أَحْفَظُهُ مِنْ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَا أَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ بُنْدَارًا فِي هَذَا ، وَ الْجَوَادُ قَدْ يَفْتَرُ فِي بَعْضِ الْأَوْقَاتِ .

فوائد:..... دورانِ خطبہ جمعہ سامعین میں گھسنا اور انہیں جدا کر کے زبردستی صف میں داخل ہونا ناجائز ہے، اس سے سامعین کو تکلیف ہوتی ہے۔ دورانِ خطبہ ہر ایسا فعل مکروہ ہے جو حاضرین کی ایذا اور خطبہ جمعہ میں خلل کا باعث بنے۔

۷۶..... بَابُ طَبَقَاتٍ مَن يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ

جمعہ میں حاضر ہونے والوں کے مراتب

۱۸۱۳۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - ثَنَا حَبِيبُ الْمُعَلِّمِ.....
 ”حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جمعہ کے لیے تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں: ایک وہ شخص ہے جو جمعہ کے لیے حاضر ہوتا ہے اور لہو کام کرتا ہے تو اس جمعہ سے اس کا یہی حصہ ہے اور دوسرا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کے لیے حاضر ہوتا ہے۔ لہذا اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے عطا کر دے اور اگر چاہے تو عطا نہ کرے۔ تیسرا وہ شخص ہے جو وقار کے ساتھ جمعہ میں حاضر ہوتا ہے۔ خاموش اور پرسکون رہتا ہے، کسی مسلمان شخص کی گردن نہیں پھلانگتا اور نہ کسی کو تکلیف دیتا ہے تو وہ اس کے لیے اس جمعہ اور گزشتہ جمعہ کے درمیانی گناہوں اور مزید تین دن کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ (الانعام: ۱۶۰)
 ”جو شخص ایک نیکی لائے گا تو اسے دس گنا اجر دیا جائے گا۔“

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: ((يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ يَحْضُرُهَا يَلْعُو ، فَهُوَ حَظُّهُ مِنْهَا ، وَ رَجُلٌ حَضَرَهَا بِدَعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللَّهَ فَإِنْ شَاءَ اللَّهُ أَعْطَاهُ ، وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُ ، وَ رَجُلٌ حَضَرَهَا بِوَقَارٍ وَإِنْصَاتٍ وَ سَكُونٍ ، وَ لَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةً مُسْلِمٍ ، وَ لَمْ يُؤْذِ أَحَدًا ، فَهُوَ كَقَارِئِهِ إِيَّاهُ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَ زِيَادَةٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، لِأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ: ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ .

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ جمعہ میں تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں:

- ۱۔ جمعہ میں لغو دلیو اور غل غیازہ کرنے والے جمعہ کے اجر سے محروم رہتے ہیں اور اجر و ثواب کے بجائے گناہ کے سزاوار ٹھہرتے ہیں۔
- ۲۔ کچھ لوگ فقط دعا کے لیے حاضر ہوتے ہیں، اگر اللہ چاہے تو ان کی دعا قبول کر لیتا ہے، وہ جمعے کے اجر و ثواب سے محروم رہتے ہیں۔

۳۔ جمعہ کے اجر و ثواب سے وہ شخص مستفید ہوتا ہے جو رضائے الہی کا متلاشی ہے اور آداب جمعہ کو ملحوظ رکھتا ہے۔ اس کے اس جمعہ سے لے کر آئندہ دس روز تک کے صغیرہ گناہ محو ہو جاتے ہیں۔ اور کئی گنا اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے۔

۷۷..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْأَخْبَارِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذُكِرَتْهَا فِي الْأَبْوَابِ الْمُسَقِّدَةِ

گزشتہ ابواب میں، میں نے جو مجمل روایات بیان کی ہیں ان کی مفسر روایت کا بیان

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ جَمِيعَ مَا تَقَدَّمَ مِنَ الْأَخْبَارِ فِي ذِكْرِ الْجُمُعَةِ أَنَّهَا كَفَّارَةٌ لِلذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا إِنَّمَا هِيَ الْفَظَّاءُ عَامٌّ مَرَادُهَا خَاصٌّ، أَرَادَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَفَّارَةٌ لِصِغَارِ الذُّنُوبِ دُونَ كِبَارِهَا .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ میں حاضر ہونے سے گناہوں کا کفارہ بننے کے متعلق تمام احادیث کے الفاظ عام ہیں اور ان کی مراد خاص ہے۔ نبی کریم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ جمعہ صغیرہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ بڑے گناہوں کا کفارہ نہیں بنتا۔

۱۸۱۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تَغْشَ الْكَبَائِرُ)).

فوائد..... مکرر ۳۱۴

۷۸..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحُبُوبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

جمعہ کے دن گوٹ مار کر بیٹھنا منع ہے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو

۱۸۱۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو جَعْفَرِ السَّمَنَانِيُّ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي

أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ
 مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ
 الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ .
 ہے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو۔“

فوائد ۱۔ حبوة سرین کے بل بیٹھ کر گھٹنے کھڑے کر کے ان کے گرد سہارا لینے کے لیے دونوں ہاتھ باندھ لیتا۔ یا کمر اور گھٹنوں کے گرد کپڑا باندھنا۔ (القاموس الوحید) دوران خطبہ جمعہ اس انداز سے نہیں بیٹھنا جو نیند کا باعث ہو اور وضو ٹوٹنے کا خطرہ ہو۔

۷۹..... بَابُ الرَّجْرِ عَنِ الْحَلْقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ

جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے حلقے بنا کر بیٹھنا منع ہے

۱۸۱۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرِ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ.....

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسَاجِدِ، وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهَا الْأَشْعَارُ، وَأَنْ يُنْشَدَ فِيهَا الضَّلَاةُ، وَعَنِ الْحَلْقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ .

”حضرت عمر و بن شعيب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مساجد میں خرید و فروخت کرنے، ان میں شعر پڑھنے، گم شدہ چیز کا اعلان کرنے اور جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے حلقے بنا کر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔“

فوائد..... مساجد میں خرید و فروخت کرنا، شریک اور عشقیہ اشعار کہنا اور گمشدہ چیز کا اعلان کرنا ناجائز و ممنوع ہے اور خطبہ جمعہ کے دوران حلقے بنا کر بیٹھنا ممنوع ہے۔

۸۰..... بَابُ فَضْلِ تَرْكِ الْجَهْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينَ يَأْتِي الْمَرْءُ

الْجُمُعَةَ إِلَى انْقِضَاءِ الصَّلَاةِ

جمعہ کے دن جمعہ کے لیے آنے سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک جہالت و نادانی والی حرکات ترک کرنے کی فضیلت

(۱۸۱۵) حسن: سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب الاحتیاء والامام بخطب، حدیث: ۱۱۱۰۔ سنن ترمذی: ۵۱۴۔ مسند

احمد: ۴۳۹/۳۔

(۱۸۱۶) تقدم تخريجه برقم: ۱۳۰۴۔

۱۸۱۷۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي زَيْدِ الْقَطَوَانِيِّ، نَا مَعَاوِيَةُ -
يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ - ثَنَا شَيْبَانٌ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ.....

”حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب مسلمان آدمی اچھی طرح طہارت حاصل کر کے جمعہ کے لیے آتا ہے پھر کوئی فضول حرکت نہیں کرتا اور نہ کوئی جہالت والا کام کرتا ہے حتیٰ کہ امام نماز سے فارغ ہو جاتا ہے تو اس کا یہ عمل اس جمعہ اور آئندہ جمعہ کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔“

فوائد :..... جمعہ کے لیے مسجد میں داخل ہو کر خطبہ جمعہ شروع ہونے سے لے کر اختتام خطبہ تک لغو باتیں کرنا اور آداب جمعہ کے منافی کام کرنا ممنوع ہے، اسے جہالت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور ان سے جمعہ کا اجر و ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔

۸۱..... بَابُ الزُّجْرِ عَنْ مَسِّ الْحَصَى وَالْإِمَامِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِعْلَامُ بِأَنَّ مَسَّ الْحَصَى فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ لَغْوٌ

جب امام جمعہ والے دن خطبہ دے رہا ہو تو اس وقت کنکریوں سے کھیلنا منع ہے۔ اور اس بات کی اطلاع کا بیان کہ اس وقت کنکریوں سے کھیلنا لغو اور بے ہودہ حرکت ہے

۱۸۱۸۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ، نَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ والے دن خوب اچھا وضو کیا۔ پھر وہ جمعہ کے لیے آیا تو امام کے قریب ہو کر بیٹھا، اس نے خاموشی اختیار کی اور خوب غور سے خطبہ سنا تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیانی گناہ اور مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے کنکریوں کو چھوا (ان فَقَدْ لَعْنَا)۔“

(۱۸۱۷) صحیح: مسند احمد: ۳۹/۳۔ مسند عبد بن حمید: ۹۰۱۔

(۱۸۱۸) تقدم تحريجه برقم: ۱۷۵۶۔

کے ساتھ کھیلا) تو اس نے لغو کام کیا۔“

فوائد: امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں اس حدیث میں دوران خطبہ کنکریوں کو چھونے اور دیگر فضول کاموں سے ممانعت کا بیان ہے اور اس میں واضح اشارہ ہے کہ قلب و جوارح خطبہ کی طرف متوجہ ہونے چاہئیں۔

(تحفة الاحوذی: ۲/۳۵)

۸۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحَوُّلِ النَّاعِسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَنْ مَوْضِعِهِ إِلَى غَيْرِهِ، وَالِدَلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّعَّاسَ لَيْسَ بِاسْتِحْقَاقِ نَوْمٍ وَلَا مُوجِبٍ وَضُوءًا

جمعہ والے دن اونگھنے والے شخص کے لیے اپنی جگہ تبدیل کرنا مستحب ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اونگھ کا حکم نیند والا نہیں ہے اور نہ ہی اس سے وضو واجب ہوتا ہے

۱۸۱۹۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَعَبْدَةُ بْنُ سَلِيمَانَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ (ح) وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ (ح) وَثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ، وَثَنَا مُحَمَّدٌ أَيْضًا، ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي مَجْلِسِهِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ)). هَذَا حَدِيثٌ الْأَشْجِيِّ. وَفِي حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.....

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو جمعہ والے دن اپنی جگہ پر اونگھ آجائے تو وہ اپنی وہ جگہ تبدیل کر لے۔“ یہ جناب اشجی کی روایت ہے۔ اور یزید بن ہارون کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔“

فوائد:..... اگر جمعہ میں دوران خطبہ نیند آئے تو وہ جگہ تبدیل کر لینی چاہیے، اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور جگہ تبدیل کر لینے میں حکمت یہ ہے کہ اس عمل سے نیند کا غلبہ ختم ہو جاتا ہے اور خطبہ جمعہ سے، جس کا مقصود وعظ وارشاد ہے سامع مستفید ہو سکتا ہے۔

۸۳..... بَابُ الرَّجْرِ عَنِ إِقَامَةِ الرَّجُلِ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ مَجْلِسِهِ لِيُخْلِفَهُ فِيهِ

جمعہ والے دن کسی شخص کا اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھنا منع ہے

۱۸۱۹ (حسن: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الرجل ينعم والامام بخطب، حدیث: ۱۱۱۹۔ سنن ترمذی: ۵۲۶۔ مسند احمد: ۲۲/۲۔ صحیح ابن حبان: ۲۷۸۱۔

۱۸۲۰۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يَزْعُمُ أَنَّ.....

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ پر نہ بیٹھے۔ جناب نافع کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یہ حکم جمعہ کے دن ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جمعہ کے دن اور جمعہ کے علاوہ دنوں میں بھی (یہی حکم ہے)۔ جناب نافع کہتے ہیں: اگر کوئی شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ جاتا تو وہ اس جگہ پر نہیں بیٹھتے تھے۔“

فوائد: ۱۔ جمعہ کے دن دوران خطبہ اور عام حالت میں کسی شخص کو اس کی بیٹھنے کی جگہ سے اٹھانا اور خود وہاں بیٹھنا حرام ہے۔ بلکہ جو شخص وہاں بیٹھنا ہوا ہے، وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

۲۔ اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے جگہ چھوڑ دے اور کسی دوسرے کو بیٹھنے کی اجازت دے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

۸۳..... بَابُ ذِكْرِ قِيَامِ الرَّجُلِ مِنْ مَجْلِسِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ، وَقَدْ خَلَفَهُ فِيهِ غَيْرُهُ، وَ الْبَيَانُ أَنَّهُ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ مِمَّنْ خَلَفَهُ فِيهِ

اس بات کا بیان کہ اگر کوئی شخص جمعہ والے دن اپنی جگہ سے اٹھ جائے پھر واپس آجائے جبکہ اس کی جگہ پر کوئی دوسرا شخص بیٹھ چکا ہو تو وہ شخص بیٹھنے والے کی نسبت اس جگہ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

۱۸۲۱۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ (ح) وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَّأَوْرِدِيَّ - وَ ثَنَا أَبُو بَشِيرٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي: ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ - كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ، وَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ وَ ثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ زُرَيْجٍ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: ثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ.....

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

(۱۸۲۰) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب لا یقیم الرجل اخاه یوم الجمعة، حدیث: ۹۱۱۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب

تحریم قامة الانسان من موضعه المباح، حدیث: ۲۱۷۷۔ سنن ترمذی: ۲۷۴۹۔ مسند احمد: ۱۴۹/۲۔

(۱۸۲۱) صحیح مسلم، کتاب السلام، باب اذا قام من محاسنه لم عاد.....، حدیث: ۲۱۷۹۔ الادب المفرد للبخاری: ۱۱۳۸۔

سنن ابی داؤد: ۴۸۵۳۔ سنن ابن ماجہ: ۳۷۱۷۔ مسند احمد: ۲۶۳/۲۔

اذان، خطبہ اور اس دوران خاموشی

فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے، پھر وہ واپس آجائے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔“ جناب یوسف نے یہ اضافہ بیان کیا ہے: ”پھر ایک شخص اپنی جگہ سے اٹھ گیا تو میں اس کی جگہ پر بیٹھ گیا پھر وہ واپس آیا تو جناب ابو صالح نے مجھے اٹھا دیا۔“

((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ . زَادَ يُوسُفُ : ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ فَجَلَسْتُ فِيهِ ، فَعَادَ فَأَقَامَنِي أَبُو صَالِحٍ .

فوائد:..... اگر کوئی شخص مسجد میں کسی جگہ یا نشست کا انتخاب کر چکا ہے، پھر وضو یا کسی اور عارضے کی وجہ سے وہ جگہ چھوڑ کر وضو وغیرہ کے لیے جاتا ہے تو واپس آنے پر وہ اس جگہ کا زیادہ حق دار ہے اور اگر کوئی شخص وہاں آ کر بیٹھ چکا ہو تو اسے وہ نشست خالی کر دینی چاہیے۔

۸۵..... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّوَسُّعِ وَ التَّفْسُحِ إِذَا ضَاقَ الْمَوْضِعُ ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحَ اللَّهُ لَكُمْ﴾

جب جگہ تنگ ہو تو وسعت اور کشادگی پیدا کرنے کا بیان۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرمی ہے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحَ اللَّهُ لَكُمْ﴾ (المجادلة: ۱۱) ”ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں کھل کر بیٹھو تو تم کھل کر بیٹھا کرو، اللہ تمہیں کشادگی دے گا۔“

۱۸۲۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : ((نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَخْلُفُهُ وَلَكِنْ تَوَسَّعُوا ، وَ تَفَسَّحُوا)) .

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ پر بیٹھ جائے۔ لیکن تم وسعت اور کشادگی پیدا کر لیا کرو۔“

فوائد:..... مکرر ۱۸۲۰۔

۸۶..... بَابُ ذِكْرِ كَرَاهَةِ انْفِصَاضِ النَّاسِ عَنِ الْإِمَامِ وَقَدْ خُطِبَتْهُ لِلنَّظَرِ إِلَى لَهْوٍ أَوْ تِجَارَةٍ

امام کے خطبہ کے دوران لوگوں کا امام کو چھوڑ کر کھیل تماشے یا تجارت کی طرف دوڑ جانا منع ہے
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿وَ إِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُوا إِلَيْهَا وَ تَرَكَوْكَ قَائِمًا﴾ .

(۱۸۲۲) صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، باب ﴿إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا.....﴾، حدیث: ۶۲۷۰۔ صحیح مسلم، کتاب السلام،

باب تحريم اقامة الانسان من موضعه المباح، حدیث: ۲۱۷۷/۲۸۔ مسند احمد: ۱۷/۲۔ مسند الحمیدی: ۶۶۴۔

اللہ تعالیٰ اپنے نبی مصطفیٰ ﷺ سے فرماتے ہیں: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ (الجمعة: ۱۱) ”اور جب وہ کوئی سامان تجارت یا کھیل کود دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔“

۱۸۲۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ.....

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے جب ایک تجارتی قافلہ شام سے آ گیا۔ تو لوگ (آپ کو چھوڑ کر) اس کی طرف چلے گئے حتیٰ کہ صرف بارہ آدمی باقی رہ گئے تو سورہ جمعہ کی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ (الجمعة: ۱۱) ”اور جب وہ تجارت یا کھیل تماشہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔“

فوائد:.....۱۔ خطبہ جمعہ سنتے وقت سامعین کی توجہ خطیب کی طرف ہونی چاہیے اور کسی دوسری چیز یعنی سامان تجارت یا کھیل وغیرہ کی طرف دھیان دینا مکروہ ہے۔

۲۔ دوران خطبہ کتنا ہی مفید اور اہم کام سامنے یا کتنا ہی عظیم سانحہ رونما کیوں نہ ہو۔ خطیب کو چھوڑ کر کسی اور کام میں مشغول انتہائی قبیح فعل اور مجرمانہ حرکت ہے۔ کیونکہ خطبہ کا اجر و ثواب دنیاوی منفعت سے کہیں بہتر اور بیش قیمت ہے۔

۳۔ خطبہ جمعہ کھڑے ہو کر دینا مشروع ہے۔ البتہ کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر خطبہ دیا جاسکتا ہے۔



(۱۸۲۳) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب اذا نفر الناس عن الامام.....، حدیث: ۹۳۶۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فی قولہ تعالیٰ ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً.....﴾، حدیث: ۸۶۳۔ سنن ترمذی: ۳۳۱۱۔ سنن کبریٰ نسائی: ۱۱۵۲۹۔ مسند احمد: ۲۱۳/۳۔

أَبْوَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ

جمعہ سے پہلے نفل نماز کے ابواب (کا مجموعہ)

۸۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِإِعْطَاءِ الْمَسَاجِدِ حَقَّهَا مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ دُخُولِهَا

مساجد میں داخل ہوتے وقت نماز میں سے مساجد کا حق ادا کرنے کے حکم کا بیان

۱۸۲۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، نَا أَبُو خَالِدٍ، قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ سُلَيْمٍ.....

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَعْطُوا الْمَسَاجِدَ حَقَّهَا))، قِيلَ: وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: ((رَكَعَتَيْنِ)) ان کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کرو (تو یہ ان کا حق ہے)۔

۸۸..... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّطَوُّعِ بِرَكَعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ الْجُلُوسِ

مسجد میں داخل ہوتے وقت بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل ادا کرنے کے حکم کا بیان

۱۸۲۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ سُلَيْمٍ.....

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَصِلْ رَكَعَتَيْنِ)) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے دو رکعات نماز پڑھنی چاہیے۔

۱۸۲۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا

(۱۸۲۴) اسنادہ ضعیف: ابن اسحاق مدلس راوی ہے اور تفریح بالسمع ثابت نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۱۳۴۰: ح: ۳۴۲۲۔

(۱۸۲۵) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ۵/۲۱۶۔ مسند الحمیدی: ۴۲۱۔ وانظر الحدیث الآتی۔

(۱۸۲۶) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب اذا دخل المسجد فليركع ركعتين، حدیث: ۴۴۴۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة

المسافرین، باب استحباب تحية المسجد، حدیث: ۷۱۴۔ سنن ابی داود: ۴۶۷۔ سنن ترمذی: ۳۱۶۔ سنن ابن ماجہ: ۱۰۱۳۔

سنن نسائی: ۷۳۱۔ من طریق مالک: ۱/۱۶۲۔ بهذا الاسناد.

جمع سے پہلے نوافل نے ابواب

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ هَاشِمٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ -
يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ - عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ: زَادَ:
قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ .

بالا کی طرح روایت کرتے ہیں۔ اس میں یہ اضافہ ہے۔ بیٹھے
سے پہلے (دورکت پڑھے)۔“

۸۹..... بَابُ الزُّجْرِ عَنِ الْجُلُوسِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ

مسجد میں داخل ہو کر دورکت پڑھنے سے پہلے بیٹھنا منع ہے

۱۸۲۷- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا بَنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى، ثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ (ح) وَحَدَّثَنَا أَبُو عَمَرَ،
ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ وَثَنَا بَنْدَارٌ، ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ
ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ (ح) وَثَنَا الصَّنَعَانِيُّ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ سَمِعْتُ عَمَارَةَ بْنَ عَرَبَةَ
يُحَدِّثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ (ح) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدَّرَهَمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ،
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، كُلُّهُمْ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ
الزُّرَقِيِّ.....

”حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ دو
رکعات پڑھے بغیر مت بیٹھے۔“ یہ ابن عجلان کی حدیث ہے۔
اور ابن ابی عدی کی روایت میں ہے: ”جو شخص اس مسجد (نبوی)
میں داخل ہو۔“

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رَبِيعٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ
فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ. هَذَا
حَدِيثُ ابْنِ عَجَلَانَ. وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي
عَدِيٍّ ((مَنْ دَخَلَ هَذَا الْمَسْجِدَ)). وَقَالَ
سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمِ الزُّرَقِيِّ. وَزَادَ،
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ
عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

جمعہ سے پہلے نوافل کے ابواب

۹۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِالرُّجُوعِ إِلَى الْمَسْجِدِ لِيُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا دَخَلَهُ فَخَرَجَ مِنْهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَهُمَا

جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو پھر دو رکعت پڑھنے سے پہلے مسجد سے نکل جائے تو اسے دو رکعات پڑھنے کے لیے مسجد میں واپس جانے کے حکم کیا بیان

۱۸۲۸۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، حَدَّثَنِي أُسَامَةُ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبِ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک دن اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے تو آپ نے فرمایا: کیا تم مسجد میں داخل ہوئے تھے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ نے پوچھا: ”کیا تم نے مسجد میں نماز پڑھی تھی؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اور دو رکعت ادا کرو۔“

۹۱..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِرَكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ أَمْرٌ نَذْبٌ وَإِرْشَادٌ وَفَضِيلَةٌ اس بات کی دلیل کا بیان کہ مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم استحباب، ارشاد اور فضیلت کے لیے ہے

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الرَّجْرَجَ عَنِ الْجُلُوسِ قَبْلَ صَلَاةِ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ نَهْيٌ تَأْدِيبٌ لَا نَهْيٌ تَحْرِيمٌ، بَلْ حِصٌّ عَلَى الْخَيْرِ وَالْفَضِيلَةِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَيْرٌ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: ((الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ إِلَّا أَنْ تَطْوَعَ شَيْئًا)). وَمَا عَلَيَّ هَذَا الْمِثَالِ مِنْ أَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَتْهُ فِي (كِتَابِ الْكَبِيرِ) فِي الْجُزْءِ الْأَوَّلِ مِنْ كِتَابِ الصَّلَاةِ، فَأَعْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَا فَرَضَ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا خَمْسَ صَلَوَاتٍ، وَأَنَّ مَا سِوَى الْخَمْسِ، فَتَطْوَعُ لَا فَرَضَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت پڑھے بغیر بیٹھنے کی ممانعت تادیب کے لیے ہے، حرمت کے لیے نہیں۔ بلکہ خیر و بھلائی اور فضیلت کے کام کی ترغیب ہے۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حضرت طلحہ بن عبید اللہ کی روایت میں ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کنوسی نمازیں فرض کی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں فرض ہیں، ان کے علاوہ جو تم نفل ادا کرو۔“ اس قسم کی دیگر

روایات میں نے ”کتاب الکبیر“ کی پہلی جلد میں کتاب الصلاۃ میں بیان کر دی ہیں۔ اس طرح نبی کریم ﷺ نے بیان کر دیا کہ صرف پانچ نمازیں فرض ہیں، اور نماز پنجگانہ کے علاوہ تمام نمازیں نفل ہیں، ان میں سے کوئی نماز فرض نہیں ہے۔

۹۲..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْجَالِسَ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ لَا يَجِبُ إِعَادَتُهُمَا إِذِ الرَّكْعَتَانِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ فَضِيلَةٌ لَا فَرِيضَةٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت پڑھے بغیر بیٹھنے والے شخص پر ان دو رکعات کا اعادہ ضروری نہیں ہے کیونکہ مسجد میں داخل ہوتے وقت دو رکعات ادا کرنا فضیلت و ثواب کا باعث ہے، فرض نہیں ہے۔

۱۸۲۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوقِيُّ، ثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ عَلِيِّ الْجُعْفِيِّ۔ عَنِ زَائِدَةَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ عَمْرُو بْنِ سُلَيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ.....

”رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے، تو میں بھی بیٹھ گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں بیٹھنے سے پہلے دو رکعات پڑھنے سے کس چیز نے منع کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو تشریف فرما دیکھا اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے (اس لیے میں بھی بیٹھ گیا) تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ دو رکعات پڑھے بغیر مت بیٹھے۔“

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسِ فَجَلَسْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ؟)) قُلْتُ: أَيْ رَسُولُ اللَّهِ رَأَيْتُكَ جَالِسًا، وَالنَّاسُ جُلُوسٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ)).

۹۳..... بَابُ الْأَمْرِ بِتَطْوِيعِ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَإِنْ كَانَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ خُطْبَةَ

الْجُمُعَةِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُصَلِّيَ دَاخِلَ الْمَسْجِدِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نفل ادا کرنے کا بیان اگرچہ اس دوران امام خطبہ جمعہ ہی دے رہا ہو۔ اس شخص کے قول کے برعکس جو کہتا ہے کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو مسجد میں داخل ہونے والے کے لیے یہ نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

جمعہ سے پہلے نوافل کے ابواب

۱۸۳۰۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنِ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْتَاهُ مِنْ ابْنِ عَجَلَانَ.....

عَنْ عِيَّاضٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: كَانَ مَرَّوَانُ يَخْطُبُ فَصَلَّى أَبُو سَعِيدٍ، فَجَاءَتْ إِلَيْهِ الْأَحْرَاسُ لِيُجْلِسُوهُ، فَأَبَى حَتَّى صَلَّى، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ آتَيْنَاهُ، فَقُلْنَا لَهُ: كَادُوا يَفْعَلُونَ بِكَ، غَفَرَ اللَّهُ لَكَ. فَقَالَ: لَنْ أَدْعُهُمَا أَبَدًا بَعْدَ أَنْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”جناب عیاض، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ مروان خطبہ دے رہا تھا تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھنا شروع کر دی۔ تو محافظ انہیں بٹھانے کے لیے آگے تو حضرت ابوسعید نے بیٹھنے سے انکار کر دیا حتیٰ کہ یہ نماز ادا کر لی۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم ان کے پاس آئے اور ان سے عرض کی: اللہ آپ کی بخشش فرمائے یہ لوگ آپ کو تکلیف دینا ہی چاہتے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: میں یہ دو رکعات ہرگز ہرگز نہیں چھوڑوں گا جبکہ میں ان کا حکم رسول اللہ ﷺ سے سن چکا ہوں۔“

۱۸۳۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا حَاتِمُ بْنُ بَكْرِ بْنِ عِيْلَانَ الضَّبِّيُّ، ثَنَا عَيْسَى بْنُ وَقِيدٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ.....

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کر لے۔“

۹۳..... بَابُ سُؤْلِ الْإِمَامِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ دَاخِلِ الْمَسْجِدِ وَقَتِ الْخُطْبَةِ أَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ أَمْ لَا؟ وَ أَمْرُ الْإِمَامِ الدَّاخِلِ بَانَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ إِنْ تَمَّ يَكُنْ صَلَّاهُمَا قَبْلَ سُؤْلِ الْإِمَامِ إِيَّاهُ. وَ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْخُطْبَةَ لَيْسَتْ بِصَلَاةٍ

امام کا خطبے کے دوران مسجد میں داخل ہونے والے سے پوچھنا کہ کیا اس نے دو رکعات ادا کر لی ہیں یا نہیں؟ اور امام کا اسے دو رکعات پڑھنے کا حکم دینا اگر اس نے امام کے سوال کرنے سے پہلے یہ دو رکعات نہ پڑھی ہوں۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ خطبہ نماز نہیں ہے۔

(۱۸۳۰) تقدم تخريجه برقم: ۱۷۹۹.

(۱۸۳۱) صحيح بخارى، كتاب التهجيد، باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى، حديث: ۱۱۶۶۔ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب التحية والامام يخطب، حديث: ۸۷۵/۵۷ من طريق عمرو بن دينار عن جابر رضى الله عنه.

۱۸۳۲۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُمَيْانٌ.....

”جناب عمرو اور ابو الزبیر حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں، جناب عمرو کہتے ہیں: ”ایک شخص مسجد میں داخل ہوا۔“ اور جناب ابو الزبیر کی روایت کے الفاظ یوں ہیں۔“ سلیک عطفانی جمعہ والے دن مسجد میں داخل ہوا جبکہ نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: نماز نفل پڑھی ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تو دو رکعات پڑھ لو۔“ جناب مخزومی نے ہمیں یہ دونوں روایتیں الگ الگ بیان کی ہیں۔ ایک روایت میں ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تو کھڑے ہو جاؤ اور دو رکعات ادا کرو۔“ اور ایک مرتبہ جناب ابو الزبیر کی روایت کے بعد کہا: اور اس آدمی کا نام سلیک بن عمرو عطفانی ہے۔“

۱۸۳۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ وَ بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْحِقْدَامِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَادٌ وَ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ. قَالَ: بَشْرٌ، قَالَ: ثَنَا عَمْرُو، وَ قَالَ الْأَخْرَان: عَنْ عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، وَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، وَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا يَزِيدٌ. يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ. ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، كُتِبَ عَنْ عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا جبکہ نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو آپ نے اس سے پوچھا: ”کیا تم نے نماز پڑھی ہے؟“ اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کھڑے ہو“

(۱۸۳۲) سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ما جاء فیمن دخل المسجد والامام یخطب، حدیث: ۱۱۱۲، مسند الحمیدی: ۱۲۲۳۔ وانظر الحدیث الآتی.

(۱۸۳۳) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب اذا رأى الامام رجلا جاء..... حدیث: ۹۳۰۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب التحية والامام یخطب، حدیث: ۸۷۵/۵۴۔ سنن ابی داود: ۱۱۱۵۔ سنن ترمذی: ۵۱۰۔ سنن نسائی: ۱۴۱۰.

جمعہ سے پہلے نوافل کے ابواب

جاؤ اور نماز پڑھو۔“ اور جناب احمد بن عبدہ اور احمد بن مقدام کی روایت میں ہے: اے فلاں تم نے نماز پڑھی ہے“ اور جناب ابی عاصم کی روایت میں ہے: ”آپ نے پوچھا: ”کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے؟“ اس نے کہا: نہیں تو آپ نے کہا: دو رکعات ادا کر لو۔“

بُنُ الْمَقْدَامِ: ((أَصَلَيْتَ يَا فَلَانُ؟)) وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَاصِمٍ، فَقَالَ: ((أَرَكَعْتَ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَارَكَعَهُمَا)).

۱۸۳۴۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا جبکہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن منبر پر کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو آپ نے اس سے پوچھا: ”کیا تم نے دو رکعات ادا کر لی ہیں؟“ اس نے جواب دیا: نہیں تو آپ نے فرمایا: ”پڑھ لو۔“

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَخْطُبُ، فَقَالَ لَهُ: ((أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ)). قَالَ: لَا. قَالَ: فَقَالَ: ((ارْكَعْ)).

۹۵..... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ دَاخِلَ الْمَسْجِدِ بِرَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا

امام کا خطبہ جمعہ کے دوران مسجد میں داخل ہونے والے کو دو رکعات ادا کرنے کے حکم دینے کا بیان

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْطَعْ خُطْبَتَهُ لِيُصَلِّيَ الدَّاخِلَ الَّذِي أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ إِلَى أَنْ يَنْفُرَ الْمُصَلِّي مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَمَا زَعَمَ بَعْضُ مَنْ لَمْ يُنْعَمِ النَّظَرَ فِي الْأَخْبَارِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي خَيْرِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ عِيَّاضٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَمْرَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، قَدْ أَمَلْتُ الْخَبَرَ بِتَمَامِهِ قَبْلُ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے اپنا خطبہ منقطع نہیں کیا تھا تا کہ یہ داخل ہونے والا شخص دو رکعات سے فارغ ہو جائے جیسا کہ احادیث نبوی کی گہری مہارت سے محروم بعض لوگوں کا خیال ہے۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابن عجلان کی عیاض کے واسطے سے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: اور آپ نے اسے دو رکعات ادا کرنے کا حکم دیا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے رہے۔“ میں یہ مکمل روایت اس سے پہلے لکھوا چکا ہوں۔

۹۶..... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ فِي خُطْبَتِهِ الْجَالِسِ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَهَا بِالْقِيَامِ لِيُصَلِّيَهُمَا

امام کا خطبے کے دوران میں دو رکعت ادا کیے بغیر بیٹھنے والے کو حکم دینا کہ وہ اٹھ کر دو رکعت ادا کرے
أَمْرُ اخْتِيَارِ وَأَسْتِحْبَابِ، وَالتَّجَوُّزِ فِيهِمَا، وَالذَّلِيلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا كَانَ خَاصًّا
لِسُلَيْكِ الْعُظْمَانِيِّ

یہ ایک اختیاری اور مستحب حکم ہے۔ اور یہ دو رکعت مختصر اور ہلکی ادا کرنے کا بیان۔ اور ان لوگوں کے قول کے برخلاف
دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ یہ حکم سلیک غطفانی کے ساتھ خاص تھا۔

۱۸۳۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عَيْسَى - يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ - عَنِ
الْأَعْمَشِ، عَنِ أَبِي سَفْيَانَ.....

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سلیک غطفانی جمعہ کے
دن آئے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو وہ
بیٹھ گئے، تو آپ نے انہیں فرمایا: اے سلیک کھڑے ہو کر دو
رکعات پڑھو اور ان کو مختصر اور ہلکی پڑھنا۔ پھر آپ نے فرمایا:
”جب تم میں سے کوئی شخص اس حال میں مسجد میں جمعہ کے دن
آئے کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے دو رکعات پڑھ لینی چاہیں
اور انہیں مختصر اور ہلکی ادا کرے۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
”اس طرح نبی کریم ﷺ نے حضرت سلیک کے دو رکعتوں
سے فارغ ہونے کے بعد حکم دیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے لیے
آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے دو رکعات پڑھنی
چاہئیں۔ آپ نے یہ حکم قیامت تک کے لیے ہر مسلمان شخص کو
دیا ہے جو اس حال میں مسجد میں داخل ہوتا ہے کہ امام خطبہ
دے رہا ہو۔ لہذا یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ کوئی عالم دین اس
حدیث کی یہ تاویل کرے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ حکم خصوصاً
حضرت سلیک کو دیا تھا جبکہ وہ پھٹے پرانے کپڑوں میں مسجد میں
داخل ہوئے تھے اور نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جَاءَ سُلَيْكُ الْعُظْمَانِيُّ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ: ((يَا
سُلَيْكُ فَمَ فَارَكَعْتَ رَكَعَتَيْنِ، وَتَجَوَّزَ
فِيهِمَا)). ثُمَّ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرَكَعْ رَكَعَتَيْنِ
وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا)). قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَالْنَبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بَعْدَ فَرَاغِ
سُلَيْكِ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ
وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ بِهَذَا الْأَمْرِ كُلِّ مُسْلِمٍ
يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ إِلَى قِيَامِ
السَّاعَةِ. وَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يَتَأَوَّلَ عَالِمٌ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَصَّ
بِهَذَا الْأَمْرِ سُلَيْكًا الْعُظْمَانِيَّ إِذْ دَخَلَ
الْمَسْجِدَ رَتَّ الْهَيْئَةَ وَقَتَّ خُطْبَتِهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَأْمُرُ بِلَفْظِ عَامٍ:

تھے۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ نے یہ حکم عام الفاظ کے ساتھ دیا ہے: جو شخص بھی مسجد میں داخل ہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے دو رکعات ادا کرنی چاہئیں۔ آپ نے یہ حکم حضرت سلیم بن عبد اللہ کے دو رکعات سے فارغ ہونے پر دیا تھا۔ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی قسم اٹھاتے تھے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے حکم کے بعد یہ دو رکعات کبھی ترک نہیں کریں گے۔ لہذا جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ حکم حضرت سلیم رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص تھا یا اس شخص کے لیے تھا جو نبی کریم ﷺ کے خطبہ کے دوران شکستہ حالت میں مسجد میں داخل ہوا تھا تو اس شخص نے نبی کریم ﷺ کے مخصوص فرامین کی خلاف ورزی کی ہے۔ کیونکہ آپ کے فرمان ”جب تم میں سے کوئی شخص جمہ کے دن اس وقت آئے جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے دو رکعت نماز پڑھنی چاہیے“ سے صرف ایک مخصوص شخص مسجد میں داخل ہونے والا مراد لینا محال و ناممکن ہے کیونکہ یہ الفاظ ”جب تم میں سے کوئی شخص آئے“ عرب لوگوں کے ہاں صرف ایک شخص کے لیے استعمال ہونا مستحیل و ناممکن ہے بلکہ یہ جمع کے لیے آتا ہے۔ میں نے اس حدیث کے طرق کتاب الجمعہ میں بیان کر دیئے ہیں۔“

فوائد: ۱۔ احادیث الباب دلیل ہیں کہ مسجد میں داخل ہونے کے بعد، مسجد میں بیٹھنے سے قبل دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) ادا کرنا واجب ہے۔ امام شوکانی نے (ان روایات سے) یہی نتیجہ کشید کیا ہے اور امام صنعانی رحمہ اللہ بھی تحیۃ المسجد کے وجوب کے قائل ہیں۔ (نیل الاوطار: ۴/ ۳۶۷ سبیل السلام: ۲/ ۶۲)

۲۔ خطبہ جمہ کے دوران بھی تحیۃ المسجد کا اہتمام کرنا چاہیے اور جو لوگ اس نماز کا اہتمام نہ کریں، امام انہیں متنبہ کر سکتا ہے۔

۳۔ تحیۃ المسجد کا اہتمام واجب ہے، کیونکہ کوئی ایسا قرینہ صارفہ نہیں جو مسجد میں بیٹھنے سے قبل دو رکعت نماز پڑھنے کے حکم کو استہجاب اور دو رکعت نماز پڑھے بغیر بیٹھنے کی اجازت دے۔ یہ محمول کرتا ہو اور اس بارے میں جو روایات پیش

جمعہ سے پہلے نوافل کے ابواب

کی جاتی ہیں، ایک بھی واضح نص نہیں کہ کوئی صحابی یا خود نبی ﷺ تحیۃ المسجد کے اہتمام کے بغیر بیٹھے ہوں یا کوئی صحابی بیٹھا ہے تو آپ ﷺ نے اسے تحیۃ المسجد کی ادائیگی کا نہ کہا ہو۔

۴۔ تحیۃ المسجد کا اہتمام نماز کے ممنوعہ اوقات میں بھی کرنا چاہیے، جس میں کسی وقت کی ممانعت نہیں ہے کیونکہ یہ سہمی نماز ہے اور سہمی نماز کا کسی بھی وقت ادا کرنا مباح ہے۔

۹۷..... بَابُ إِبَاحَةِ مَا أَرَادَ الْمُصَلِّيُّ مِنَ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ حَظَرٍ أَنْ يُصَلِّيَ مَا شَاءَ وَ أَرَادَ مِنْ عَدَدِ الرَّكْعَاتِ

نماز جمعہ سے پہلے نمازی بغیر کسی روک اور ممانعت کے جتنی نفل نماز پڑھنا چاہے، پڑھ سکتا ہے وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنْ كُلَّ مَا صَلَّى قَبْلَ الْجُمُعَةِ فَتَطْوُوعٌ لَا فَرَضَ مِنْهَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي خَبَرِ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ صَلَّى ((مَا كَتَبَ لَهُ)). وَ فِي خَبَرِ سَلْمَانَ ((مَا قَدَّرَ لَهُ))، وَ فِي خَبَرِ أَبِي أَيُّوبَ ((فَيَرْكَعُ إِنْ بَدَأَهُ)).

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ سے پہلے وہ جتنی نماز پڑھے گا وہ نفل ہوگی، اس میں سے فرض کوئی نہیں ہوگی۔ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید اور ابوبریرہ رضی اللہ عنہما کی روایات میں یہ الفاظ آئے ہیں: ”اس نے جتنی اس کے مقدر میں لکھی تھی نماز پڑھی۔“ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ”جو اس کے مقدر میں تھی (اس نے پڑھی)“ اور حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ”تو اس نے نماز پڑھی اگر اس نے چاہا۔“

۹۸..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطْوِيلِ الصَّلَاةِ قَبْلَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ سے پہلے طویل نفل نماز پڑھنا مستحب ہے

۱۸۳۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، وَ مَوْزِلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ زِيَادُ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ. وَقَالَ الْأَخْرَانُ.....

”جناب ایوب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع سے پوچھا: ”کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ جمعہ سے پہلے بڑی طویل نماز پڑھتے تھے اور جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعت ادا کرتے تھے۔“ اور بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح

(۱۸۳۶) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب الصلاة بعد الجمعة، حدیث: ۱۱۲۸۔ سنن نسائی: ۱۴۳۰۔ مسند احمد: ۱۰۳/۲ من طریق ابوب۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة، حدیث: ۸۸۲۔

جمعہ سے پہلے نوافل کے ابواب

عمل کرتے تھے۔“

فوائد:.....۱۔ نماز جمعہ سے قبل بلا تحدید نوافل ادا کرنے کی رخصت ہے اور ان نوافل کو طول دینا مستحب فعل

ہے۔

۲۔ نماز جمعہ کے بعد مسجد میں چار رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے اور گھر پر دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے، لہذا جس نے مسجد میں نوافل ادا کرنے ہوں اس کے لیے بہتر ہے کہ چار نوافل ادا کرے ورنہ گھر میں دو رکعت کا اہتمام کرے۔

۹۹..... بَابُ وَقْتِ الْإِقَامَةِ لِصَلَاةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کے لیے اقامت کہنے کے وقت کا بیان

۱۸۳۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

”حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے (جمعہ کے) لیے صرف ایک ہی موذن تھا۔ جب آپ تشریف لے آتے تو وہ اذان کہتا اور جب آپ منبر سے اترتے تو وہ اقامت کہتا۔ حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں بھی اسی طرح رہا۔ پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے تو انہوں نے بازار میں ایک گھر (کی چھت) پر جسے الزوراء کہا جاتا تھا، تیسری اذان کہنے کا حکم دیا۔ لہذا جب آپ گھر سے خطبہ کے لیے تشریف لاتے تو وہ موذن اذان کہتا اور جب آپ منبر سے اترتے تو وہ اقامت کہہ دیتا۔“

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: مَا كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ إِذَا خَرَجَ أَذَّنَ، وَإِذَا نَزَلَ أَقَامَ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ كَذَلِكَ، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ، أَمَرَ بِالِئْتِدَاءِ الثَّلَاثِ عَلَى دَارٍ فِي السُّوقِ يُقَالُ لَهَا الزُّورَاءُ، فَإِذَا خَرَجَ أَذَّنَ وَإِذَا نَزَلَ، أَقَامَ.

فوائد:.....خطبہ جمعہ سے قبل اذان اور خطبہ کے اہتمام کے بعد جب امام منبر سے اترے اقامت کہنا مشروع ہے۔

۱۰۰..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْكَلَامِ لِلْمَأْمُومِ وَالْإِمَامِ بَعْدَ الْخُطْبَةِ وَقَبْلَ الْفِتْحِ الصَّلَاةِ

خطبہ کے بعد اور نماز شروع کرنے سے پہلے امام اور مقتدی دونوں کو گفتگو کرنے کی رخصت ہے

۱۸۳۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكَيْعٌ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ.....

(۱۸۳۷) تقدم تخريجه برقم: ۱۷۷۳.

(۱۸۳۸) استنادہ ضعیف: سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب الامام یتکلم بعد ما ينزل من المنبر، حدیث: ۱۱۲۰۔ سنن ترمذی:

۵۱۷۔ سنن نسائی: ۱۴۲۰۔ سنن ابن ماجہ: ۱۱۱۷۔ مسند احمد: ۱۱۹/۳.

جمعہ سے پہلے نوافل کے ابواب

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ مِنَ الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيُكَلِّمُ الرَّجُلَ وَيُكَلِّمُهُ، ثُمَّ يَنْتَهِي إِلَى مُصَلَّاهُ فَيُصَلِّي.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن منبر سے نیچے اترتے تو کوئی شخص آپ سے بات چیت کر لیتا اور آپ اس سے گفتگو کر لیتے، پھر آپ اپنی جائے نماز پر کھڑے ہو کر نماز پڑھاتے۔“

۱۰۱..... بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کے وقت کا بیان

۱۸۳۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، عَنْ وَكَيْعٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيِّ، عَنْ إِبَّاسِ بْنِ.....

”حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز جمعہ سورج ڈھلنے کے بعد ادا کرتے تھے پھر ہم گھروں کو واپس جاتے ہوئے سایہ تلاش کرتے تھے۔“

سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا نَجْمَعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَّبِعُ الْفَيْءَ.

۱۰۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّبَكُّيرِ بِالْجُمُعَةِ

جمعہ کی نماز پہلے وقت میں ادا کرنا مستحب ہے

۱۸۴۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، ثنا ابنُ أَبِي ذُئْبٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ،.....

”حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ ادا کرتے تھے تو (واپسی پر) سایہ حاصل کرنے میں جلدی کرتے مگر وہ ایک یا دو قدم ہی ہوتا تھا۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”مجھے معلوم نہیں کہ مسلم بن جندب راوی نے حضرت زبیر سے سماع کیا ہے یا نہیں؟“

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْجُمُعَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَدِرُ الْفَيْءَ فَمَا يَكُونُ إِلَّا قَدْرَ قَدَمٍ أَوْ قَدَمَيْنِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مُسْلِمٌ هَذَا لَا أَدْرِي أَسْمَعَ مِنَ الزُّبَيْرِ أَمْ لَا؟

۱۸۴۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ الْأَشْجِ، ثنا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ.....

(۱۸۳۹) صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الحديبية، حديث: ۴۱۶۸۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب صلاة الجمعة

حين نزول الشمس، حديث: ۸۶۰۔ سنن ابی داود: ۱۰۸۵۔ سنن نسائی: ۱۳۹۲۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۰۱۔ مسند احمد: ۴/۴۶۔

(۱۸۴۰) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ۱/۱۶۴۔ سنن الدارمی: ۱۰۴۵۔ مستدرک حاکم: ۱/۲۹۱۔

(۱۸۴۱) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب وقت الجمعة اذا زالت الشمس، حديث: ۹۰۵۔ مسند احمد: ۳/۲۳۷۔ صحیح ابن

حبان: ۲۷۹۸، ۲۷۹۹۔

جمعہ سے پہلے نوافل کے ابواب

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كُنَّا نُتَكَبَّرُ - يَعْنِي بِالْجُمُعَةِ -
”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نماز جمعہ جلدی ادا کرتے تھے پھر قیلولہ کرتے تھے۔“

۳ باب التبريد بصلاة الجمعة في شدة الحر والتكبير بها

شدید گرمی میں نماز جمعہ کو ٹھنڈا کرنے اور جلدی ادا کرنے کا بیان

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ اسْمَ التَّكْبِيرِ يَقَعُ عَلَى التَّعْجِيلِ بِالظُّهْرِ وَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ، لِأَنَّ التَّكْبِيرَ لَا يَقَعُ إِلَّا عَلَى أَوَّلِ النَّهَارِ قَبْلَ زَوَالِ الشَّمْسِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ تکبیر (جلدی کرنے کا) لفظ زوال شمس کے بعد نماز ظہر اور نماز جمعہ کو جلدی ادا کرنے پر بھی بولا جاتا ہے کیونکہ لغوی طور پر تکبیر کا لفظ زوال آفتاب سے پہلے، دن کے پہلے حصے پر بولا جاتا ہے۔

١٨٤٢ - أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمَّارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ، حَدَّثَنِي.....

”جناب ابوخلدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو سنا جبکہ حجاج بن یوسف کے زمانہ اقتدار میں جمعہ کے دن جناب یزید الضحیٰ نے انہیں پکارا تو کہا: اے ابوحمزہ! آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بھی نمازیں پڑھی ہیں اور ہمارے ساتھ بھی نماز جمعہ ادا کی ہے۔ تو آپ بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کیسے ادا کرتے تھے؟“ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب سردی شدید ہوتی تو نماز جلدی ادا کر لیتے اور جب گرمی شدید ہوتی تو نماز کو ٹھنڈا کر لیتے۔“

أَبُو خَلْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَنَادَاهُ يَزِيدُ الضَّحِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي زَمَنِ الْحَجَّاجِ، فَقَالَ: يَا أَبَا حَمْرَةَ: قَدْ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَنَا، فَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَرَ بِالصَّلَاةِ، وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ، أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ .

فوائد:..... امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: احادیث الباب دلیل ہیں کہ جمعہ میں تعجيل مشروع ہے اور مالک، ابوحنیفہ، شافعی، جمہور صحابہ و تابعین کا موقف ہے کہ زوال آفتاب سے قبل جمعہ کا انعقاد جائز نہیں، اس مسئلہ میں جمہور علماء کی مخالفت فقط احمد بن حنبل اور اسحاق راہویہ نے کی ہے، یہ دونوں ائمہ کہتے ہیں کہ زوال آفتاب سے قبل جمعہ کا اہتمام جائز ہے۔ جب کہ جمہور علماء نے تعجيل جمعہ کی روایات کو تعجيل جمعہ میں مبالغہ پر منول کیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمعہ کے دن دوپہر کا کھانا اور قیلولہ جمعہ سے اس لیے موخر کرتے تھے کہ وہ جمعہ کے لیے تعجيل کو مستحب سمجھتے تھے اور نماز جمعہ سے قبل

جمعہ سے پہلے نوافل کے ابواب

کسی اور کام میں مشغولیت سے وہ جمعہ کے فوت ہونے سے خائف تھے، یہ جمعہ میں جلد شامل ہونے کے اجر و ثواب کے فوت سے ترساں رہتے تھے۔ (شرح النووی: ۶/۱۴۸)

۱۰۴..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کی رکعات کی تعداد کا بیان

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَيْرُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ صَلَاةَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ قَدْ أَمَلَيْتُهُ قَبْلُ فِي كِتَابِ الْعِيدَيْنِ.

امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں اس سے پہلے کتاب العیدین میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث لکھوا چکا ہوں کہ نماز جمعہ دو رکعت ہیں۔“

۱۰۵..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ میں قراءت کا بیان

۱۸۴۳- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کاتب جناب عبید اللہ بن ابی رافع بیان کرتے ہیں کہ مروان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ پر اپنا قائم مقام بناتا تھا۔ تو انہوں نے اہل مدینہ کو جمعہ کے دن نماز پڑھائی تو سورہ جمعہ اور سورہ ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾ کی قراءت کی۔ تو میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! آپ نے ہمیں وہ قراءت سنائی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیں کوفہ میں سناتے تھے۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں نے اپنے محبوب ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کو یہ دونوں سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔“

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبِ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ مَرَوَانُ يَسْتَخْلِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ فَصَلَّى بِهِمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَرَأَ ﴿الْجُمُعَةِ﴾ وَ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾. فَقُلْتُ: أَبَا هُرَيْرَةَ! لَقَدْ قَرَأْتَ بِنَا قِرَاءَةً قَرَأَهَا بِنَا عَلِيُّ بْنُ الْكُوفَةِ. فَقَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ جَبِيَّ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقرأُ بِهِمَا.

۱۸۴۴- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الثَّانِيَةِ ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾. جَعْفَرُ فِي الْقِرَاءَةِ كَقِرَاءَةِ يَحْيَى بْنِ حَكِيمٍ.

۱۸۴۴- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الثَّانِيَةِ ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾. جَعْفَرُ فِي الْقِرَاءَةِ كَقِرَاءَةِ يَحْيَى بْنِ حَكِيمٍ.

(۱۸۴۳) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب ما يقرأ في صلاة الجمعة، حديث: ۸۷۷- سنن ابی داود: ۱۱۲۴- سنن کبریٰ

..... سنن ابی ماجہ: ۱۱۱۸- مسند احمد: ۴۲۹/۲.

(۱۸۴۴) انظر الحديث السابق.

جمعہ سے پہلے نوافل کے ابواب

فوائد: ۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ، سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورہ منافقون کی تلاوت مستحب ہے۔ شافعیہ اور دیگر علماء کا یہی مذہب ہے۔ علماء بیان کرتے ہیں: نماز جمعہ میں سورہ جمعہ تلاوت کرنے کی حکمت یہ ہے کہ یہ سورت وجوب اور جمعہ کے دیگر احکام جمعہ پر مشتمل ہے اور اس میں ذکر کی ترغیب بھی ہے اور سورہ منافقون میں حاضر منافقین کی زجر و توبیح اور انہیں توبہ کی تنبیہ ہے کیونکہ جمعہ کے علاوہ وہ اتنی بڑی تعداد میں کسی اور مجلس میں شرکت نہیں کرتے۔ (شرح النووی: ۱۶۶/۶)

۱۰۶..... بَابُ إِبَاحَةِ قِرَاءَةِ غَيْرِ سُورَةِ الْمُنَافِقِينَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَإِنْ قُرَأَ فِي الْأُولَى بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کی دوسری رکعت میں سورہ منافقون کے علاوہ کوئی اور سورت پڑھنا جائز ہے اگرچہ پہلی رکعت میں سورہ جمعہ پڑھی ہو

۱۸۴۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ.....

”جناب عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو یہ سوال لکھ کر بھیجا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن (نماز جمعہ میں) سورہ جمعہ کے ساتھ کوئی سورت پڑھا کرتے تھے۔ تو انہوں نے جواب میں لکھا کہ آپ سورہ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔“ جناب مخزومی کی روایت میں ہے کہ انہوں نے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے یہ سوال پوچھا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ میں کوئی سورتیں پڑھتے تھے۔ تو انہوں نے جواب لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ جمعہ اور سورہ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔“

۱۸۴۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

(۱۸۴۵) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب ما قرأ في صلاة الجمعة، حديث: ۸۷۸/۶۳۔ سنن ابی داؤد: ۱۱۲۳۔ سنن نسائی:

۱۴۲۴۔ سنن ابن ماجہ: ۱۱۱۹۔ مسند احمد: ۲۷۰/۴۔

(۱۸۴۶) اسنادہ صحیح: سنن الدارمی: ۶۵۶۷۔ وانظر الحديث السابق.

جمعہ سے پہلے نوافل کے ابواب

”جناب ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ والے دن اس سورت کے ساتھ جس میں جمعہ کا ذکر ہے، کونسی سورت پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: ”آپ اس سورت کے ساتھ سورہ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔“

عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسِ الْفِهْرِيِّ، عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَأَلْنَاهُ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ السُّورَةِ الَّتِي يَذْكُرُ فِيهَا الْجُمُعَةَ، قَالَ: كَانَ يَقْرَأُ مَعَهَا ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾.

۱۰۷..... بَابُ إِبَاحَةِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾، وَ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾. وَهَذَا الْإِخْتِلَافُ فِي الْقِرَاءَةِ مِنْ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ.

نماز جمعہ میں سورت ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ کی قراءت کرنا جائز ہے اور قراءت کا یہ اختلاف جائز اور مباح اختلاف کی قسم سے ہے۔

۱۸۴۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، نَنَا شُعْبَةُ، وَنَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ، نَنَا عَثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ (ح) وَنَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، نَنَا سَعِيدٌ۔ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ، نَنَا شُعْبَةُ، عَنِ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ زَيْدِ بْنِ عَقَبَةَ.....

”حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ میں سورہ ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ایک ہی دن میں عید اور جمعہ کے جمع ہونے اور ان میں قراءت کے بارے میں احادیث میں کتاب العیدین میں لکھوا چکا ہوں۔“

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ. قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَكْمَلْتُ اجْتِمَاعَ الْعِيدِ وَالْجُمُعَةِ فِي الْيَوْمِ الْوَاحِدِ وَالْقِرَاءَةَ فِيهِمَا فِي كِتَابِ الْعِيدَيْنِ.

فوائد:..... نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورہ غاشیہ کی تلاوت بھی مستحب فعل ہے اور گزشتہ روایات اور حدیث الباب دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات نماز جمعہ میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون یا غاشیہ کی تلاوت کرتے اور بعض اوقات سورہ اعلیٰ اور سورہ غاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔ لہذا نماز جمعہ میں ان سورتوں کا رد و بدل جائز اور مستحب فعل ہے۔

(۱۸۴۷) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب ما یقرأ بہ فی الجمعة، حدیث: ۱۱۲۵۔ سنن نسائی: ۱۴۲۳۔ مسند

احمد: ۱۳/۵۔ صحیح ابن حبان: ۲۷۹۷۔

۱۰۸..... بَابُ الْمُدْرِكِ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ مَعَ الْإِمَامِ

امام کے ساتھ جمعہ کی ایک رکعت پانے والے کا بیان

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْمُدْرِكَ مِنْهَا رَكْعَةٌ يَكُونُ مُدْرِكًا لِلْجُمُعَةِ، يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُصَيِّفَ إِلَيْهَا أُخْرَى، لَا كَمَا قَالَ بَعْضُ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مَنْ قَاتَهُ الْحُطْبَةُ فَعَلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَ ظَهْرًا أَرْبَعًا، سَعِ الدَّلِيلُ أَنَّ مَنْ لَمْ يُدْرِكْ مِنْهَا رَكْعَةً فَعَلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَ ظَهْرًا أَرْبَعًا تَقْضِي مَا قَالَ بَعْضُ الْعَرَابِيِّينَ أَنَّ مَنْ أَدْرَكَ التَّشَهُدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَجْزَأَتْهُ رَكْعَتَانِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز جمعہ کی ایک رکعت پانے والا نماز جمعہ کو پالے گا، اس پر واجب ہے کہ وہ اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملائے۔ ان علماء کے موقف کے خلاف جو خیال کرتے ہیں کہ جس شخص کا خطبہ فوت ہو جائے تو اسے نماز ظہر کی چار رکعات ادا کرنی چاہئیں۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ جو شخص جمعہ کی ایک رکعت نہ پاسکے اس پر ظہر کی چار رکعات ادا کرنا واجب ہے۔ ان عراقی علمائے کرام کے موقف کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن تشہد پالے تو اسے دو رکعت کافی ہو جائیں گی۔

۱۸۴۸- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ (ح) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: يَبْلُغُ بِهِ النَّاسُ بِهَذَا، وَقَالَ الْأَخْرَان: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلَاةِ رَكْعَةً، فَقَدْ أَدْرَكَهَا)). نَسَأَلُ الْمَخْزُومِيَّ: مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً، فَقَدْ أَدْرَكَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے وہ نماز پالی، جناب مخزومی کی روایت میں ہے: ”(جس شخص نے نماز سے ایک رکعت پالی تو اس نے (اس نماز کو) پالیا۔“

۱۸۴۹- أَحْبَبْنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ الرَّمَلِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ - يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ - عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ)). قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَتَرَى أَنَّ صَلَاةَ

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے اس نماز کو پالیا۔“ امام زہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

جمہ سے پہلے نوافل کے ابواب

الْجُمُعَةِ مِنْ ذَلِكَ، فَإِذَا أَدْرَكَ مِنْهَا رَكْعَةً، ہماری رائے میں نماز جمعہ بھی اس حکم میں داخل ہے لہذا جب اس کی ایک رکعت نمازی نے پالی تو وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت ملائے۔

۱۸۵۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَحْبَحِيرُ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ بِالْإِسْكَندَرِيَّةِ، ثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے جمعہ کی نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے نماز جمعہ کو پالیا۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ روایت معنی کے لحاظ سے بیان کی گئی ہے اور اسے روایت بالالفاظ نہیں بیان کیا گیا۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ”جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی۔“ اور جمعہ بھی نماز میں سے ہے جیسا کہ امام زہری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔ لہذا جب حدیث کو معنوی اعتبار سے روایت کیا گیا اور اصلی الفاظ چھوڑ دیئے گئے تو پھر اس طرح روایت کرنا درست ہوا کہ ”جس شخص نے جمعہ کی ایک رکعت پالی، کیونکہ جمعہ بھی نماز میں سے ہے۔ لہذا جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے نماز کو پالیا۔“ تو اس حکم میں تمام نمازیں داخل ہیں، نماز جمعہ بھی اور دیگر تمام نمازیں بھی۔ اس حدیث کو انہی جیسے الفاظ کے ساتھ اسامہ بن زید لیشی نے بھی ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۱۸۵۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ، ثَنَا أَبُو مَرِيَمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ السَّيْتِيِّ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

(۱۸۵۰) اسنادہ صحیح: سنن نسائی، کتاب الجمعة، باب من أدرك من صلاة الجمعة ركعة، حدیث: ۲۹۱۱/۱۔

(۱۸۵۱) اسنادہ حسن: مستدرک حاکم: ۲۹۱/۱۔ صحیح: حدیث: ۱۰۸۶۔ النظر الحدیث: ۱۰۸۶۔

جمعہ سے پہلے نوافل کے ابواب

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے جمعہ کی ایک رکعت پالی تو وہ اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملا کر پڑھ لے۔“ جناب اسامہ کہتے ہیں: ”میں نے اہل مجلس قاسم بن محمد اور سالم دونوں سے سنا وہ دونوں فرماتے تھے: ”ہمیں یہ بات پہنچی ہے۔“

فوائد:.....۱۔ ان احادیث کا مفہوم ظاہر الفاظ کے مطابق نہیں کہ نماز باجماعت کی ایک رکعت ملنے سے تمام نماز ہو جاتی ہے اور وہ ایک رکعت پانے سے اس فرض سے سبکدوش ہو جاتا ہے، بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک رکعت پانے والا نماز کا حکم، وجوب یا فضیلت، حاصل کر لیتا ہے۔ (شرح النووی: ۱۰۵/۵)

۲۔ نماز جمعہ کی ایک رکعت پانے والا نماز جمعہ کی فضیلت اور فرضیت پالیتا ہے۔ بصورت دیگر نماز جمعہ کی جماعت میں شامل نہ ہونے والا نماز ظہر ادا کرے گا۔

۱۰۹..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى تَجْوِيزِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِأَقْلٍ مِنْ أَرْبَعِينَ رَجُلًا، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْجُمُعَةَ لَا تُجْزَى بِأَقْلٍ مِنْ أَرْبَعِينَ رَجُلًا خَيْرًا بِالْعَمَلِ

چالیس سے کم افراد کے ساتھ نماز جمعہ کی ادائیگی کے جائز ہونے کی دلیل کا بیان، ان علماء کے موقف کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ چالیس سے کم افراد کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرنا جائز نہیں

۱۸۵۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، نَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ أَبِي سُوَيْبَانَ وَ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ.....

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، جب مدینہ منورہ کا (تجارتی) قافلہ آ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اس قافلے کی طرف دوڑ گئے تو آپ کے صحابہ میں سے صرف بارہ افراد باقی رہ گئے۔ ان میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ اور یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ ”اور جب وہ تجارت یا کوئی کھیل تماشا دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ

جمعہ سے پہلے نوافل کے ابواب

پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔“

فوائد:.....۱۔ خطبہ جمعہ کھڑے ہو کر دینا مشروع ہے۔

۲۔ یہ حدیث امام مالک کے موقف کی دلیل ہے کہ بارہ افراد کی شرکت سے جمعہ منعقد ہو جاتا ہے۔

(شرح النووی: ۱۵۱/۶)

۱۰..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي التَّخَلُّفِ عَنْ شُهُودِ الْجُمُعَةِ

جمعہ میں حاضر نہ ہونے پر سختی کا بیان

۱۸۵۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا أَبُو خَيْمَةَ عَلِيُّ بْنُ عَمْرٍو بْنِ خَالِدِ الْحَرَائِيُّ، ثَنَا أَبِي، ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ سَمِعَهُ مِنْهُ.....

”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ سے پیچھے رہنے والوں کے بارے میں فرمایا: یقیناً میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں ایک شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں جمعہ سے پیچھے رہنے والے مردوں کے گھروں کو جلا دوں۔“

۱۸۵۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ.....

”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یقیناً میں نے ارادہ کیا ہے“ مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کی۔ مگر جناب یحییٰ نے تَخَلَّفُونَ کی بجائے تَخَلَّفُوا (پیچھے رہ گئے) کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

فوائد:.....۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ جمعہ فرض ہے اور اسے چھوڑنا انتہائی قبیح گناہ ہے۔ اور جمعہ چھوڑنے والے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عزم میں سخت وعید ہے۔

۲۔ بلا عذر نماز باجماعت ترک کرنے کے بارے میں سخت وعید ہے، لہذا نماز باجماعت اور جمعہ کا اہتمام ضرور کرنا چاہیے۔

(۱۸۵۳) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة، حدیث: ۶۵۲۔ مسند احمد: ۱/۴۲۰، ۴۲۲۔
(۱۸۵۴) انظر الحديث السابق.

جمعہ سے پہلے نوافل کے ابواب

۱۱۱..... بَابُ ذِكْرِ الْخُتْمِ عَلَى قُلُوبِ النَّارِكِينَ لِجُمُعَاتٍ، رَكَوْهُمْ مِنْ

الْغَافِلِينَ بِالتَّخْلُفِ عَنِ الْجُمُعَةِ

کئی جمعے چھوڑ دینے والوں کے دلوں پر مہر لگنے اور جمعہ سے پیچھے رہنے کی وجہ سے ان کا شمار غافلوں میں ہونے کا بیان

۱۸۵۵۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمَلِيُّ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي تَوْبَةَ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ، عَنْ أَخِيهِ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ الْحَبَشِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مِينَاءَ.....

”حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کچھ لوگ جمعہ ترک کرنے سے رک جائیں یا ان کے دلوں پر ضرور مہر لگادی جائے گی پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔“

فوائد:..... ۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ جمعہ فرض میں ہے۔ (نوی: ۱۵۲/۵۶)

۲۔ نماز جمعہ چھوڑنے والا اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم اور اسباب خیر سے محروم ہو جاتا ہے۔

۱۱۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْوَعِيدَ لِتَارِكِ الْجُمُعَةِ هُوَ لِتَارِكِهَا مِنْ غَيْرِ عُدْرِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ چھوڑنے والے کے لیے جو وعید آئی ہے وہ اس شخص کے لیے ہے جو بغیر کسی شرعی عذر کے جمعہ چھوڑتا ہے

۱۸۵۶۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ . وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ أَبِي أُسَيْدِ الْبَرَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قال: عَسَنَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:

(۱۸۵۵) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب التغلیظ فی ترک الجمعة، حدیث: ۸۶۵ عن ابن عمر وابن ہریرة رضی اللہ عنہم۔ سنن

نسائی: ۱۳۷۹۔ سنن ابن ماجہ من طریق الحکم عن ابن عمر وابن عباس رضی اللہ عنہم۔

(۱۸۵۶) سنن ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلوات، باب فیمن ترک الجمعة من غیر عذر، حدیث: ۱۱۲۶۔ سنن کبیری نسائی: ۱۶۶۹۔

((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ))
 نے فرمایا: ”جس شخص نے بلا ضرورت تین جمعے چھوڑے تو اللہ
 تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔“

۱۸۵۷- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: سَمِعْتُ
 مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو (ح) وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ أَيضًا قَالَ: نَنَا وَكَيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
 عَمْرٍو بْنِ عُلْقَمَةَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ.....

”حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے بغیر شرعی عذر کے تین
 جمعے چھوڑ دیئے۔“ ابن ادریس کی روایت میں ہے، تو اس کے
 دل پر مہر لگا دی جاتی ہے۔“ اور جناب وکیع کی روایت میں
 ہے: تو وہ شخص منافق ہے۔

۱۱۳..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الطَّبْعَ عَلَى الْقَلْبِ بِتَرْكِ الْجُمُعَاتِ الثَّلَاثِ إِنَّمَا يَكُونُ

إِذَا تَرَكَهَا تَهَاوُنًا بِهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ تین جمعے چھوڑنے کی وجہ سے دل پر مہر اس وقت لگتی ہے جب کوئی شخص جمعہ کو
 حقیر اور بے وقعت سمجھتے ہوئے چھوڑتا ہے

۱۸۵۸- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، نَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ:
 سَمِعْتُ مُحَمَّدًا، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَنَا إِسْمَاعِيلُ، نَنَا مُحَمَّدٌ (ح) وَحَدَّثَنَا بَنْدَارٌ، نَنَا
 عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ وَنَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَبِزِيدُ بْنُ هَارُونَ
 جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ.....

”حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ جنیس شرف صحبت حاصل ہے،
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے
 تین بار جمعہ کو حقیر اور کمتر سمجھتے ہوئے چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اس کے
 دل پر مہر لگا دیتے ہیں۔“ جناب علی بن حجر کی روایت میں یہ
 عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ وَكَانَتْ لَهُ
 صُحْبَةٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ
 مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ)).

(۱۸۵۷) اسنادہ حسن صحیح: سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب فیمن ترک الجمعة من غیر عذر، حدیث: ۱۱۲۵۔

مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۵۴/۲، ح: ۵۵۳۳۔ صحیح ابن حبان: ۲۵۸۔ وانظر الحدیث الآتی.

(۱۸۵۸) اسنادہ حسن صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب التشدید فی ترک الجمعة، حدیث: ۱۰۵۲۔ سنن نسائی:

۱۳۷۰۔ مسند احمد: ۴۲۴/۳ وانظر الحدیث السابق.

لَمْ يَقُلْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ. الفاظ نہیں ہیں: ”اور انہیں شرف صحبت حاصل ہے۔“

فوائد:.....۱۔ یہ احادیث جمعہ کی فرضیت کے دلائل ہیں اور ان میں بلا عذر جمعہ ترک کرنے کی سخت وعید ہے، لہذا جمعہ کے اہتمام میں سستی اور کاہلی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔

۲۔ مسلسل تین جمعے ترک کرنے سے دل پر مہر لگ جاتی ہے، دلوں پر نفاق کی چھاپ لگ جاتی ہے اور دل کی طرف خیر و بھلائی کے راستے مسدود ہو جاتے ہیں۔

۱۱۴..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْعَيْبَةِ عَنِ الْمُدْنِ لِمُنَافِعِ الدُّنْيَا إِذَا آلتِ الْعَيْبَةُ إِلَى تَرْكِ شُهُودِ الْجُمُعَاتِ

دنیاوی منافع کی خاطر شہروں سے غائب ہونے پر سخت وعید کا بیان، جبکہ یہ غائب ہونا جمعہ میں حاضری کے ترک کرنے کا باعث بنتا ہو

۱۸۵۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خبردار! عنقریب تم میں سے کوئی شخص بکریوں کا ایک ریوز لے کر ایک میل یا دو میل کی مسافت پر چلا جائے گا۔ پھر ایک میل یا دو میل پر اسے گھاس ملنا مشکل ہو جائے گا تو وہ اور دور چلا جائے گا حتیٰ کہ جمعہ آئے گا تو وہ جمعہ میں حاضر نہیں ہوگا پھر دوسرا جمعہ آئے گا تو وہ اس میں بھی حاضر نہیں ہوگا۔ اور تیسرا جمعہ آئے گا تو وہ اس میں بھی حاضر نہیں ہوگا حتیٰ کہ اس کے دل پر مہر لگا دی جائے گی۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَلَا هَلْ عَسَى أَحَدُكُمْ أَنْ يَتَّخِذَ الصُّبَّةَ مِنَ النَّعْمِ عَلَى رَأْسِ مِئَلٍ أَوْ مِئَلَيْنِ فَتَعْتَدِرَ عَلَيْهِ الْكَلَّاءُ عَلَى رَأْسِ مِئَلٍ أَوْ مِئَلَيْنِ فَيَرْتَفِعُ حَتَّى تَجِيءَ الْجُمُعَةُ فَلَا يَشْهَدُهَا، وَتَجِيءَ الْجُمُعَةُ فَلَا يَشْهَدُهَا، وَتَجِيءَ الْجُمُعَةُ فَلَا يَشْهَدُهَا حَتَّى يُطَبَعَ عَلَى قَلْبِهِ)).

۱۱۵..... بَابُ ذِكْرِ شُهُودِ مَنْ كَانَ خَارِجَ الْمُدْنِ الْجُمُعَةَ مَعَ الْإِمَامِ إِذَا جَمَعَ فِي الْمُدْنِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ سُوءٍ حَفِظَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ

شہروں سے باہر رہنے والے لوگوں کا امام کے ساتھ جمعہ میں حاضر ہونے کا بیان جبکہ شہروں میں جمعہ ادا کیا جاتا ہو۔ بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو۔ کیونکہ عبد اللہ بن عمر العمری رضی اللہ عنہما کے برے حافظے کی وجہ سے دل غیر مطمئن ہے۔

۱۸۶۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ.....

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اہل قبا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مسجد نبوی میں) جمعہ ادا کیا کرتے تھے۔“ حضرت عبد اللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: انصاری لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ میں حاضر ہوتے تھے۔ پھر جمعہ سے فارغ ہو کر سخت گرمی اور نماز کو شدید گرمی میں ادا کر لینے کی وجہ سے انہی کے پاس قبولہ کرتے تھے اور دیگر لوگ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔“

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ أَهْلَ قَبَاءَ كَانُوا يَجْمَعُونَ الْجُمُعَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْهَدُونَ الْجُمُعَةَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ فَيَقْبَلُونَ عِنْدَهُ مِنَ الْحَرِّ وَلِيَتَهَجِرَ الصَّلَاةَ وَكَانَ النَّاسُ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ.

۱۱۶..... بَابُ الْأَمْرِ بِصَدَقَةِ دِينَارٍ إِنْ وَجَدَهُ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ إِنْ أُعْزِزَهُ دِينَارٌ لَتَرَكَ جُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُدْرٍ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنِّي لَا أَقِفُّ عَلَى سَمَاعِ قَتَادَةَ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبْرَةَ، وَلَسْتُ أَعْرِفُ قُدَامَةَ بَعْدَالَةَ وَلَا جَرِحَ

بغیر شرعی عذر کے جمعہ چھوڑنے پر ایک دینار صدقہ اور اگر دینار موجود نہ ہو تو نصف دینار صدقہ کرنے کا بیان بشرطیکہ حدیث صحیح ہو کیونکہ مجھے قتادہ کا قدامہ بن وبرہ سے سماع معلوم نہیں اور نہ مجھے قدامہ کے بارے میں جرح و تعدیل کا علم ہے

۱۸۶۱- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا بِنْدَارٌ، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَا جَمِيعًا: وَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنَا هَمَّامٌ، (ح) وَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، نَا أَبُو دَاوُدَ، نَا هَمَّامٌ، (ح) وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، ثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ - يَعْنِي الْحَدَّادَ - وَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَ كَيْعٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبْرَةَ الْعُجَلِيَّ.....

”حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے عذر کے بغیر جمعہ چھوڑا تو اسے ایک دینار صدقہ کرنا چاہیے۔ پس اگر اسے ایک دینار نہ ملے تو نصف دینار صدقہ کرنا چاہیے۔“

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ جُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُدْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَنِصْفَ دِينَارٍ)). لَمْ يَقُلْ ابْنُ مَنِيعٍ:

(۱۸۶۰) اسنادہ ضعیف: سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ما جاء من ابن توتی الجمعة، حدیث: ۱۱۲۴.

(۱۸۶۱) اسنادہ ضعیف: قدامہ بن وبرہ مجہول راوی ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب کفارة من ترکها، حدیث: ۱۰۵۳۔ سنن

نسائی: ۱۳۷۳۔ مسند احمد: ۸/۵.

جمعہ سے پہلے نوافل کے ابواب

جناب وکیع کی روایت میں ہے ”جس شخص کا جمعہ فوت ہو جائے تو اسے ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنا چاہیے۔“

الْعَجَلِيُّ . وَ فِي خَبَرٍ وَ كَيْعٍ : ((مَنْ قَاتَهُ الْجُمُعَةَ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ أَوْ يَنْصِفِ دِينَارٍ)) . أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا مُوسَى ، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، ثَنَا هَمَّامُ بْنُ إِسْنَادٍ نَحْوَهُ ، وَلَمْ يَقُلْ : الْعَجَلِيُّ . أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا مُوسَى ، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ قَتَادَةَ بِمِثْلِهِ .

۱۱۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّخْلُفِ عَنِ الْجُمُعَةِ فِي الْأَمْطَارِ إِذَا كَانَ الْمَطَرُ وَابِلًا كَبِيرًا

بارش میں جمعہ سے پیچھے رہ جانے کی رخصت ہے جبکہ بارش موسلا دھار اور موٹے قطروں والی ہو ۱۸۶۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ ، ثَنَا نَاصِحُ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنِي.....

”بنی ہاشم کے آزاد کردہ غلام جناب ابن ابی عمار بیان کرتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا جبکہ وہ ام عبداللہ کی نہر پر موجود تھے اور اپنے بچوں اور غلاموں پر پانی بہا رہے تھے۔ تو میں نے ان سے عرض کی: اے ابوسعید جمعہ (میں حاضر نہیں ہوں گے)؟“ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”جب موسلا دھار بارش ہو رہی ہو تو اپنے گھروں میں نماز ادا کرلو۔“

ابنُ أَبِي عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، قَالَ : مَرَرْتُ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ هُوَ عَلَى نَهْرٍ أَمَّ عَبْدُ اللَّهِ وَ هُوَ يَسِيلُ الْمَاءَ عَلَى غُلْمَانِهِ وَ مَوَالِيهِ ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَا سَعِيدٍ الْجُمُعَةُ ؟ فَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِذَا كَانَ الْمَطَرُ وَابِلًا فَصَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ)) .

۱۱۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّخْلُفِ عَنِ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ وَإِنْ لَمْ يَكُنِ الْمَطَرُ مُؤْذِيًا

بارش میں جمعہ سے پیچھے رہنے کی رخصت ہے اگرچہ بارش تکلیف دہ نہ ہو

وَ هَذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كِتَابِنَا فِي كِتَابِ (مَعَانِي الْقُرْآنِ) وَ فِي الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ مِنَ الْمُسْنَدِ أَنَّ اللَّهَ جَلَّ وَ عَلَا وَرَسُولُهُ الْمُصْطَفَى قَدْ يَبِيحَانِ الشَّيْءَ لِعِلَّةٍ مِنْ غَيْرِ حَظَرِ ذَلِكَ الشَّيْءِ وَإِنْ كَانَتْ تِلْكَ الْعِلَّةُ مَعْدُومَةً ، مِنْ ذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ وَ عَلَا فِي الْمَطْلَقَةِ ثَلَاثًا إِذَا

جموع سے پہلے نوافل کے ابواب

نَكَحَتْ زَوْحًا غَيْرَ الْأَوَّلِ فَإِنْ طَلَقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا ﴿۱﴾ فَأَبَاحَ اللَّهُ جَلَ وَ عَلَا الْمُطَلَّقَةَ ثَلَاثًا بَعْدَ طَلَاقِ الثَّانِي وَ هِيَ قَدْ تَجَلُّ لَهُ بِمَوْتِ الثَّانِي وَ إِنْ لَمْ يُطَلِّقَهَا، وَ قَدْ تَجَلُّ لَهُ إِذَا انْفَسَخَ النِّكَاحُ بَيْنَهُمَا إِمَّا بِلِعَانِ بَيْتِهِنَّ وَ بَيْنَ الزَّوْجِ الثَّانِي أَوْ بِإِرْتِدَادِ أَحَدِهِمَا، ثُمَّ تَنْقِضِي عِدَّتَهَا قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ الْمُرْتَدُّ مِنْهُمَا إِلَى الْإِسْلَامِ وَ غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَفْسُخُ النِّكَاحَ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ، وَ مِنْ هَذَا الْجِنْسِ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ﴿۲﴾ فَنَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ ﴿۳﴾ الْآيَةَ . وَ الْقَصْرُ أَيْضًا مُبَاحٌ وَ إِنْ لَمْ يَخَافُوا مِنْ فِتْنَةِ الْكُفَّارِ .

اور یہ مسئلہ اسی قسم سے ہے جسے ہم اپنی کتاب ”معانی القرآن“ کے متعدد مواقع پر بیان کر آئے ہیں اور مسند کی کئی کتب میں بھی بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کبھی کسی چیز کو کسی علت کی بنا پر جائز قرار دے دیتے ہیں، اسے ممنوع قرار نہیں دیتے اگرچہ وہ علت موجود نہ بھی ہو اس کی مثل تین بار طلاق یافتہ عورت جبکہ وہ پہلے خاوند کے علاوہ کسی سے شادی کر لے تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿۱﴾ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا ﴿۲﴾ ”پھر اگر وہ بھی اسے طلاق دے دے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ دونوں رجوع کر لیں“ اس طرح اللہ تعالیٰ نے تین بار طلاق یافتہ کو دوسرے خاوند کی طلاق کے بعد مباح قرار دیا ہے۔ حالانکہ وہ دوسرے خاوند کی موت کے بعد بھی حلال ہو جاتی ہے اگرچہ اس نے طلاق نہ بھی دی ہو۔ وہ پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے گی جب کہ دوسرے خاوند سے اس کا نکاح لعان یا ارتداد کی وجہ سے فسخ ہو جائے۔ پھر مرتد کے اسلام میں دوبارہ لوٹنے سے پہلے اس کی عدت پوری ہو جائے یا دوسرا کوئی ایسا سبب جس سے ان کا نکاح فسخ ہو جائے۔ اسی قسم سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے: ﴿۳﴾ فَنَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ ﴿۴﴾ (النساء: ۱۰۱) ”تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم نماز قصر کر لو اگر تمہیں ڈر ہو کہ کافر حملہ کر کے تمہیں فتنے میں ڈال دیں گے۔“ جبکہ سفر میں نماز قصر کرنا اس وقت بھی مباح ہے جبکہ دشمن کے فتنے کا ڈر نہ بھی ہو۔

۱۸۶۳- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ.....

عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدٍ: أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَأَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ لَمْ يَبْتَلِ أَسْأَلَ نَعَالِهِمْ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُصَلُّوا

”جناب ابوالملیح اپنے والد محمد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جنگ حدیبیہ کے زمانہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھے اور جمعہ کے دن ان پر بارش برسی جس سے ان کے جوتوں کے تلوے بھی تر نہ ہوئے، تو نبی کریم ﷺ نے انہیں خیموں میں

(۱۸۶۳) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الجمعة فی الیوم المطیر، حدیث: ۱۰۵۹۔ مسند احمد: ۷۴/۵۔

فِي رِحَالِهِمْ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ غَيْرُ سَفْيَانَ بْنِ حَبِيبٍ .
نماز پڑھنے کا حکم دیا۔“ امام ابو بکر فرماتے ہیں: سفیان بن
حبیب کے سوا کسی راوی نے ”جمعہ کے دن“ کے الفاظ بیان
نہیں کیے۔

۱۱۹..... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ الْمُؤَذِّنِ فِي أَذَانِ الْجُمُعَةِ بِالْبَدَاءِ أَنَّ الصَّلَاةَ فِي الْبُيُوتِ لِيُعْلَمَ السَّمْعُ
أَنَّ التَّخْلُفَ عَنِ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ طَلْقُ مَبَاحٍ

امام مؤذن کو جمعہ کی اذان میں یہ الفاظ پکارنے کا حکم دے کہ نماز گھروں میں ادا کر لوتا کہ سننے والے کو علم
ہو جائے کہ بارش کے دوران جمعہ سے پیچھے رہنا جائز اور مباح ہے

۱۸۶۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، أَخْبَرَنَا عَبَّادٌ - يَعْنِي ابْنَ عَبَّادٍ - ثَنَا
يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ، جَمِيعًا عَنْ عَاصِمٍ.....

”جناب عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما نے مؤذن کو جمعہ والے دن ان الفاظ کے ساتھ
اذان کہنے کا حکم دیا اور اس دن بارش ہو رہی تھی۔ تو اس نے کہا:
اللَّهُ أَكْبَرُ - اللَّهُ أَكْبَرُ - أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ -
أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ - پھر اسے کہا: لوگوں کو
اعلان کر دو کہ وہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیں۔ تو لوگوں نے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ نے یہ کیا کام کیا ہے؟
انہوں نے جواب دیا: یہ کام اس ہستی نے کیا تھا جو مجھ سے بہتر
واعلیٰ ہیں کیا تم مجھے یہ مشورہ دے رہے ہو کہ میں لوگوں کو اس
حال میں (گھروں سے) نکالوں کہ وہ اپنے گھنٹوں تک کچھڑ کو
روندتے ہوئے آئیں؟“ یہ جناب احمد بن عبدہ کی حدیث
ہے۔ اور جناب یوسف نے کہا کہ اہل بصرہ کے ایک شخص
عبداللہ بن حارث سے روایت ہے جو کہ امام ابن سیرین کے
سرالی رشتہ دار ہیں، حضرت ابن عباس نے فرمایا: ”میں لوگوں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ أَنْ يُؤَذِّنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَذَلِكَ
يَوْمَ مَطَرٍ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ،
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُولُ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: نَادِ النَّاسَ،
فَلْيَصَلُّوا فِي بُيُوتِهِمْ، فَقَالَ لَهُ النَّاسُ: مَا
هَذَا الَّذِي صَنَعْتَ؟ قَالَ: قَدْ فَعَلَ هَذَا مَنْ
هُوَ خَيْرٌ مِنِّي. أَفْتَأْمُرُونِي أَنْ أُخْرِجَ النَّاسَ،
أَوْ أَنْ يَأْتُوا يَدُوسُونَ الطِّينَ إِلَى رُكْبِهِمْ .
هَذَا حَدِيثُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ. وَقَالَ يُوسُفُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ
الْبَصْرَةِ نَسِيبٌ لِابْنِ سَيْرِينَ وَقَالَ: أَنْ
أُخْرِجَ النَّاسَ وَنُكِّلِفَهُمْ أَنْ يَحْمِلُوا الْخُبْثَ
مِنْ طَرُقِهِمْ إِلَى مَسْجِدِكُمْ .

(۱۸۶۴) اسنادہ صحیح: صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الکلام فی الاذان، حدیث: ۶۱۶۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة

المسافرین، باب الصلاة فی الرحال، حدیث: ۶۹۹۔ سنن ابی داود: ۱۰۶۶۔ سنن ابن ماجہ: ۹۳۹۔

جمعہ سے پہلے نوافل کے ابواب

کو ان کے گھروں سے نکالوں اور انہیں اس بات کا مکلف

بناؤں کہ وہ اپنے راستوں سے کچھ مسجد میں لے آئیں۔“

۱۲۰..... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ الْمُؤَذِّنِ بِحَذْفِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، وَالْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي الْبُيُوتِ بَدَلَهُ
امام کا مؤذن کو حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ کو حذف کر کے اس کی جگہ پر ”نماز اپنے گھروں میں ادا کر لو“ کے الفاظ
کہنے کا حکم دینا

۱۸۶۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، نَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ
الزِّيَادِي.....

”جناب عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک بارش والے دن اپنے مؤذن سے کہا: ”جب تم اَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ کہہ لو تو ”حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ“ نہ کہنا“ بلکہ نماز اپنے گھروں میں پڑھ لو“ کے الفاظ کہنا۔ تو گویا لوگوں نے اس بات کو ناپسند کیا تو انہوں نے فرمایا: کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو، حالانکہ یہ کام اس ہستی نے بھی کیا ہے جو مجھ سے اعلیٰ اور افضل ہیں۔ بے شک جمعہ فرض ہے اور بلاشبہ میں نے یہ بات ناپسند کی کہ تمہیں (تمہارے گھروں سے) نکالوں اور تم مٹی اور کچھڑ میں چل کر (مسجد میں آؤ)۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ: إِذَا قُلْتَ: أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ، فَلَا تَقُلْ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قُلْ: صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ. فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا ذَلِكَ. فَقَالَ: أَتَعْجَبُونَ مِنْ ذَا، فَقَدْ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي. إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُخْرِجَكُمْ فَتَمَشُوا فِي الطِّينِ وَالِدَّحْضِ.

فوائد: ۱۔ جمعہ کے وقت بارش ہو رہی تو جمعہ میں شامل نہ ہونے کی رخصت ہے اور جمعہ میں حاضر ہونے کی

فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔

۲۔ بارش کی صورت میں اذان جمعہ میں ”حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ“ اور ”حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ“ کی جگہ ”صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ“ کہنا مشروع ہے۔

۳۔ بارش جمعہ اور نماز باجماعت ترک کرنے کے شرعی اعذار میں سے ایک عذر ہے۔ جس کے باعث جمعہ اور نماز باجماعت ترک کرنے کی رخصت ہے۔

۱۲۱..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالنِّدَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالصَّلَاةِ فِي الرَّحَالِ الَّذِي خَبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عَبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ حَفِظَ هَذَا الْخَبَرَ الَّذِي أَذْكَرُهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ کے دن (بارش کی وجہ سے) نماز گھروں میں ادا کر لو، کی نداء لگانا درست ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی ہے کہ یہ کام اس شخصیت نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر و افضل ہے۔ یعنی نبی کریم ﷺ بشرطیکہ عباد بن منصور نے اس حدیث کو محفوظ کیا ہو جسے میں ابھی بیان کروں گا۔ ۱۸۶۶۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا عَبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ - عَنِ عَطَاءٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "حَضْرَتِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ: "إِنَّ الْأَمْرَ بِالنِّدَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ((أَنْ صَلَّوْا فِي رِحَالِكُمْ))." اوردیوں میں نماز ادا کر لو۔"

۱۲۲..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْفَضْلِ بَيْنَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَبَيْنَ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بَعْدَهَا بِكَلَامٍ أَوْ خُرُوجٍ

نماز جمعہ اور نفل نماز کے درمیان گفتگو کر کے یا مسجد سے نکل کر فاصلہ کرنے کے حکم کا بیان

۱۸۶۷۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ - يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ - أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ.....

"جناب عمر بن عطاء بیان کرتے ہیں کہ مجھے نافع بن جبیر نے سائب بن یزید کے پاس مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا تو میں نے ان سے مسئلہ پوچھا۔ تو انہوں نے جواب دیا: "ہاں میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کی نماز محراب میں ادا کی۔ پھر جب میں نے سلام پھیرا تو میں نے کھڑے ہو کر (نفل) نماز شروع کر دی تو انہوں نے مجھے بلانے کے لیے آدی بھیجا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے کہا: جب تم

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: أُرْسَلَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَسْأَلُهُ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: نَعَمْ صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ مَعَ مَعَاوِيَةَ، فَلَمَّا سَلَّمْتُ، قُمْتُ أُصَلِّي، فَأَرَسَلَنِي إِلَى فَاتِيَّتِهِ، فَقَالَ لِي: إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ، فَلَا تُصَلِّهَا بِصَلَاةٍ إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ أَوْ تَتَكَلَّمَ، فَإِنَّ رَسُولَ

(۱۸۶۶) اسنادہ ضعیف۔ عباد بن منصور راوی ضعیف ہے تاہم شواہد کے ساتھ حسن ہے۔ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب

الجماعة فی لیلۃ المطیر، حدیث: ۹۳۸۔ مسند احمد: ۱/۲۷۷ من طریق آخر عنہ.

(۱۸۶۷) تقدم تحریحہ برقم: ۱۷۰۵.

جمعہ سے پہلے نوافل کے ابواب

اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذَلِكَ . جمعہ کی نماز پڑھ لو تو وہاں سے نکلے بغیر یا کلام کرنے سے پہلے

جمعہ کی نماز کے ساتھ کوئی اور نماز مت ملاؤ۔ کیونکہ رسول

اللہ ﷺ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔“

۱۲۳..... بَابُ الْإِكْتِنَاءِ مِنَ الْخُرُوجِ لِلْفَصْلِ بَيْنَ الْجُمُعَةِ وَ التَّطَوُّعِ بَعْدَهَا بِالتَّقْدِيمِ أَمَامَ

الْمُصَلِّيِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْجُمُعَةَ

نماز جمعہ اور نفل نماز کے درمیان فاصلہ کرنے کے لیے وہاں سے نکلے بغیر اتنا ہی کافی ہے کہ جس جگہ نماز

جمعہ ادا کی تھی وہاں سے آگے بڑھ جائے

۱۸۶۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى ، ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي.....

”جناب عمر بن عطاء بن ابی الخوار بیان کرتے ہیں کہ مجھے نافع

بن جبیر نے جناب سائب بن یزید کی خدمت میں اس چیز کے

بارے میں سوال کرنے کے لیے بھیجا جو حضرت معاویہ رضی اللہ

نے اس سے دیکھی تھی۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے حضرت

معاویہ رضی اللہ کے ساتھ محراب میں نماز جمعہ ادا کی۔ پھر میں اپنی

جگہ پر نفل نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوا۔ تو انہوں نے مجھے کہا:

جمعہ کی نماز کے ساتھ نفل نماز مت ملاؤ حتیٰ کہ تم اس جگہ سے

آگے بڑھ جاؤ یا بات چیت کر لو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے

اس کا حکم دیا ہے۔“

عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخَوَارِ: أَنَّ نَافِعَ بْنَ

جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ يَسْأَلُهُ

عَنْ شَيْءٍ رَأَاهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ: صَلَّىتُ

مَعَهُ فِي الْمَقْصُورَةِ ، فَقُمْتُ لِأَصَلِّيَ

مَكَانِي ، فَقَالَ لِي: لَا تَصَلِّهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى

تَمْضِيَ أَمَامَ ذَلِكَ أَوْ تَتَكَلَّمَ ، فَإِنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذَلِكَ .

فوائد..... مکرر ۱۷۰۵

۱۲۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطَوُّعِ الْإِمَامِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي مَنْزِلِهِ

امام کا جمعہ کے بعد اپنے گھر میں نفل نماز پڑھنا مستحب ہے

۱۸۶۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ

الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَأَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ.....

(۱۸۶۸) تقدم تخريجه برقم: ۱۷۰۵ .

(۱۸۶۹) سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب ما جاء انه يصليهما في البيت، حديث: ۴۳۳. مسند احمد: ۳۵/۲۔ من طريق

عبد الرزاق۔ وقد تقدم تخريجه برقم: ۱۸۳۶، ۱۱۹۷ .

جمعہ سے پہلے نوافل کے ابواب

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ دَخَلَ بَيْتَهُ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ. "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب جمعہ کی نماز ادا کر لیتے تو اپنے گھر جا کر دو رکعات ادا کرتے۔"

۱۸۷۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمَلِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ مَالِكٌ: أَخْبَرَنِي عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكَعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ. "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو نماز جمعہ اور نماز مغرب کے بعد دو رکعات اپنے گھر میں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔"

۱۸۷۱۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعات پڑھا کرتے تھے۔"

فوائد:..... ان احادیث کی وضاحت حدیث ۱۸۳۶ کے تحت بیان ہوئی ہے۔

۱۲۵..... بَابُ إِبَاحَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ لِلْإِمَامِ فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ خُرُوجِهِ مِنْهُ إِنْ صَحَّ الْخَبْرُ، فَإِنِّي لَا أَقِفُ عَلَى سَمَاعِ مُوسَى بْنِ الْحَارِثِ فِي جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ إِمَامِ كَيْفَ جُمِعَ بَعْدَ مَسْجِدِ فِيهِ اس سے نکلنے سے پہلے نفل ادا کرنا جائز ہے بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو۔ کیونکہ مجھے موسیٰ بن حارث کی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں علم نہیں۔

۱۸۷۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُؤَيْدِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَنِي عُمَرَ وَبَنِي عَوْفٍ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ فَرَأَى أَشْيَاءَ لَمْ يَكُنْ رُهَا قَبْلَ ذَلِكَ مِنْ "حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بدھ والے دن بنی عمرو بن عوف قبیلہ میں تشریف لائے تو آپ نے کھجوروں کی نگہداشت اور پرورش کے بارے

(۱۸۷۰) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب الصلاة الجمعة وقبلها، حديث: ۹۳۷۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب فضل السنن الرباعية، حديث: ۷۲۹۔ سنن ابی داود: ۱۲۵۲۔ سنن نسائی: ۸۷۴۔ مستند احمد: ۶۳/۲۔

(۱۸۷۱) تقدم تحريجه برقم: ۱۱۹۸۔ وانظر الحديث السابق.

(۱۸۷۲) اسنادہ ضعیف: عاصم بن سوید مجہول راوی ہے۔ نیز محمد بن حارث غیر معروف ہے۔ الضعیفة: ۶۹۳۴۔ صحیح ابن حبان: ۲۴۷۵

من طریق ابن خزیمہ.

جمعہ سے پہلے نوافل کے ابواب

میں ایسی چیزیں دیکھیں جو آپ نے اس سے پہلے نہیں دیکھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم اپنی اس عید پر آؤ اور میری بات سننے تک ٹھہرو تو بہت اچھا ہوگا۔“ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں (ضرور آئیں گے) اے اللہ کے رسول! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں“ حضرت جابر کہتے ہیں: پھر جب وہ جمعہ کے دن حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں نماز جمعہ پڑھائی پھر نماز جمعہ کے بعد آپ نے مسجد نبی میں دو رکعات ادا کیں۔ حالانکہ آپ کو جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد دو رکعات نماز مسجد میں ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا گیا تھا۔ اس سے پہلے آپ (جمعہ کے بعد) گھر تشریف لے جاتے تھے (اور نفل گھر میں ادا کرتے تھے)۔ پھر مکمل حدیث بیان کی کہ:

۱۲۶..... بَابُ أَمْرِ الْمَأْمُومِ بِأَنْ يَتَطَوَّعَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ بِأَرْبَعِ رَكَعَاتٍ بِلَفْظٍ مُخْتَصِرٍ

غَيْرِ مُتَقَصِّصِي

ایک مختصر غیر مفصل روایت کے ساتھ مقتدی کو جمعہ کے بعد چار رکعت نفل ادا کرنے کے حکم کا بیان

۱۸۷۳- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ - يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ - وَنَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نماز جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھو۔“ اور جناب عبد الجبار کی روایت میں ہے: ”نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ جمعہ کے بعد چار رکعات ادا کریں۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((صَلُّوا بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ)). وَ قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُمْ أَنْ يُصَلُّوا بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا.

(۱۸۷۳) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة، حدیث: ۸۸۱/۶۸ بمعناہ سنن ابی داؤد: ۱۱۳۱۔ سنن نسائی: ۱۴۲۷۔ سنن ابن ماجہ: ۱۱۲۲۔ سنن ترمذی: ۵۲۳۔ مسند احمد: ۲/۲۴۹۔ مسند الحمیدی: ۹۷۶۔

جمعہ سے پہلے نوافل کے ابواب

۱۲۷..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الْمُتَقَصِّي لِلْفِطَةِ الْمُخْتَصِرَةِ الَّتِي ذَكَرْتَهَا، وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ الْمَرْءَ بِأَنْ يَتَطَوَّعَ بِأَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَهَا، مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَا صَلَّى بَعْدَهَا فَتَطَوَّعَ غَيْرُ فَرِيضَةٍ

گزشتہ مختصر روایت کی تفصیل بیان کرنے والی روایت کا ذکر اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے نمازی کو چار رکعات نفل ادا کرنے کا حکم دیا ہے جبکہ وہ جمعہ کے بعد نماز پڑھنے کا ارادہ کرے اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ جمعہ کے بعد جتنی نماز پڑھے گا وہ نفل ہوگی فرض نہیں

۱۸۷۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو عَمَّارِ الْحُسَيْنِ بْنِ حُرَيْثٍ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ (ح) وَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ (ح) وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، جَمِيعًا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو وہ اس کے بعد چار رکعات پڑھے۔“

فوائد:.....۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز جمعہ کے بعد سنتیں پڑھنا اور ان کی ترغیب دینا مستحب فعل ہے۔ جمعہ کے بعد کم از کم نماز دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ چار رکعتیں مسنون ہیں۔

۲۔ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا كَالْفَاظِ دَلِيلٌ هِيَ كَمَا جَمَعَ بَعْدَ جَارِنَوَافِلِ ان كِي فَضِيلَتِي كِي وَجِهَ سَ بِيَانِ كِي هِيَ اُورِ مَخْتَلَفِ اُوقَاتِ مِيَسِ جَمَعِ كِي بَعْدِ دُورِ كَعْتِيَسِ بِيَانِ جُوزَا كِي لِيَا اُدا كِي هِيَ۔ (شرح النووي: ۱۶۹/۶)

۱۲۸..... بَابُ الرَّجُوعِ إِلَى الْمَنَازِلِ بَعْدَ قَضَاءِ الْجُمُعَةِ لِلْغَدَاءِ وَ الْقِيْلُولَةِ

جمعہ سے فارغ ہو کر دوپہر کے کھانے اور آرام کے لیے گھروں کو واپس لوٹنے کا بیان

۱۸۷۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ وَ الْحَسَنُ بْنُ قَرَعَةَ قَالَا: ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سَلِيمَانَ، ثَنَا أَبُو حَازِمٍ،.....

”حضرت سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ ادا کرتے پھر ہم واپس جا کر دوپہر کا کھانا کھاتے اور آرام کرتے۔“

تہ سے پہلے نوافل کے اواب

۱۸۷۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّرَوَظِيُّ، نَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جمعہ کے بعد لا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ . ہی دوپہر کا کھانا کھاتے اور آرام کرتے تھے۔“

۱۸۷۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، نَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نَنَا حَمِيدُ الطَّوِيلُ.....

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ ادا کیا کرتے تھے پھر واپس جا کر دوپہر کا آرام کرتے تھے۔“

فوائد :..... جمعہ کے دن جمعہ کے لیے دن کے شروع حصے میں جانا مستحب فعل ہے۔ اور دوپہر کا کھانا اور قیلولہ کا اہتمام نماز جمعہ کے بعد مستحب ہے۔

۱۲۹..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِنْتِشَارِ بَعْدَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، وَ الْإِبْتِغَاءِ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ

نماز جمعہ کے بعد زمین میں پھیل جانا اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل تلاش کرنا مستحب ہے

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ﴾ إِلَّا أَنْ فِي الْقَلْبِ مِنْ هَذَا الْحَبْرِ، فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ سَعِيدَ بْنَ عَنَسَةَ الْقَطَّانَ هَذَا، وَلَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُسْرِ الَّذِي رَوَى عَنْهُ سَعِيدٌ هَذَا بَعْدَ اللَّهِ وَلَا جَرِحَ غَيْرَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ فِي نَصِّ تَنْزِيلِهِ بَعْدَ قَضَاءِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِالْإِنْتِشَارِ فِي الْأَرْضِ وَ الْإِبْتِغَاءِ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ، وَ هَذَا مِنْ أَمْرِ الْإِبَاحَةِ .

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ﴾ ”پھر جب نماز مکمل ہو جائے تو تم زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔“ مگر میرا دل اس روایت سے مطمئن نہیں ہے کیونکہ میں اس حدیث کے راوی سعید بن عنسہ کو نہیں جانتا اور نہ سعید کے استاد عبد اللہ بن بسر کے بارے میں جرح و تعدیل کو جانتا ہوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی نص میں جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر زمین میں پھیل جانے اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ حکم اباحت و جواز کے لیے ہے۔

(۱۸۷۶) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب قول الله تعالى ﴿فإذا قضيت الصلاة﴾، حديث: ۹۳۹۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة،

باب صلاة الجمعة حين نزول الشمس، حديث: ۸۵۹۔ سنن ترمذی: ۵۲۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۰۹۹۔ سنن ابی داؤد: ۱۰۸۶۔

(۱۸۷۷) صحیح سنن ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلوات، باب ما جاء في وقت الجمعة، حديث: ۱۱۰۲۔ تلخیص تخریجہ برقم: ۱۰۹۱۔

جموعہ سے پہلے نوافل کے ابواب

۱۸۷۸۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قِيَّاصٍ - بَصْرِيٌّ - ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبَّسَةَ - وَ هُوَ الْقَطَّانُ - ثَنَا.....

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَسْرِ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَسْرِ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَدْرًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يُصَلِّيَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ لِأَيِّ شَيْءٍ تَصْنَعُ هَذَا؟ قَالَ لِأَنِّي رَأَيْتُ سَيِّدَ الْمُسْلِمِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا يَصْنَعُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ﴾ إِلَى الْآيَةِ.

”جناب عبداللہ بن بسر بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب وہ نماز جمعہ ادا کر لیتے تو مسجد سے نکل کر بہت دور تشریف لے جاتے۔ پھر وہ مسجد میں واپس آتے اور جتنی نماز اللہ تعالیٰ ان کے لیے مقدر کرتا وہ ادا کرتے۔ تو میں نے ان سے عرض کی: ”اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ یہ کام کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ”کیونکہ میں نے سید المرسلین نبی کریم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے“ اور یہ آیت تلاوت کی ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ﴾ ”پھر جب نماز پوری ہو جائے تو تم زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔“



کِتَابُ الصِّيَامِ

روزے کے احکام و مسائل

الْمُخْتَصَرُ مِنَ الْمُخْتَصَرِ مِنَ الْمُسْنَدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الشَّرْطِ الَّذِي ذَكَرْنَا
يَنْقُلِي الْعَدَلِ عَنِ الْعَدَلِ مَوْصُولًا إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ غَيْرِ قَطْعٍ فِي الْإِسْنَادِ، وَلَا جَرِحٍ
فِي نَاقِلِي الْأَخْبَارِ إِلَّا مَا نَذَرْنَا أَنْ فِي الْقَلْبِ مِنْ بَعْضِ الْأَخْبَارِ شَيْءٌ، إِمَّا لِسُكِّ فِي سَمَاعِ رَاوٍ مِنْ
فَوْقِهِ خَيْرًا أَوْ رَاوٍ لَا نَعْرِفُهُ بَعْدَالِيَّةً وَلَا جَرِحٍ فَنَبِينُ أَنْ فِي الْقَلْبِ مِنْ ذَلِكَ الْجَبْرِ، فَإِنَّا لَا نَسْتَحِلُّ
التَّمْسِيَةَ عَلَى طَلَبَةِ الْعِلْمِ بِذِكْرِ خَيْرٍ غَيْرِ صَحِيحٍ لِأَنَّ نَبِيَّ عِلَّتَهُ فَيَعْتَرِبُ بِهِ مَنْ يَسْمَعُهُ فَاللَّهُ الْمُؤَقِّقُ
لِلصَّوَابِ .

نبی کریم ﷺ سے سند کے ساتھ مذکور احادیث کے مختصر مجموعہ سے مختصر آروزوں کے مسائل و احکام کا بیان۔ اس شرط کے مطابق جو ہم نے بیان کی ہے کہ ہر حدیث عادل راوی عادل راوی سے نبی کریم ﷺ تک متصل بیان کرے گا سند کسی جگہ سے منقطع نہیں ہوگی اور نہ راوی میں کوئی جرح ہوگی سوائے ان بعض روایات کے جن کے بارے میں ہمارا دل مطمئن نہیں ہوگا۔ یا تو کسی راوی کے اپنے استاد سے سماع میں شک کی وجہ سے یا کسی راوی کے بارے میں جرح و تعدیل کی معرفت نہ ہونے کی وجہ سے تو ہم بیان کر دیں گے کہ اس روایت کے بارے میں ہمارے دل میں شک ہے۔ کیونکہ ہم غیر صحیح روایت کو، اس کی علت بیان کیے بغیر کہ جس سے بعض لوگوں کو دھوکہ ہو جائے، بیان کر کے طالب علموں پر حقائق کی پردہ پوشی حلال نہیں سمجھتے۔ پس اللہ تعالیٰ ہی درست کام کی توفیق عنایت فرماتا ہے۔

..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ الْإِيمَانِ

اس بات کا بیان کہ ماہ رمضان کے روزے ایمان کا حصہ ہیں

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَمَلَيْتُ خَبَرَ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ، وَ عِبَادِ بْنِ عَبَّادِ الْمُهَلَّبِيِّ، وَ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ جَمِيعًا
عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ .

امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں حماد بن زید، عباد بن عباد، مہلبی اور شعبہ بن حجاج کی ابو جمرہ کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کتاب الایمان میں بیان کر چکا ہوں۔“

روزے کے احکام و مسائل

۱۸۷۹۔ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عَثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّابُونِيُّ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا أَبُو عَامِرٍ، ثَنَا قُرَّةٌ.....

”جناب ابو حزرہ ضعیبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کی: میرا ایک مٹکا ہے جس میں نیبذ تیار کرتا ہوں پھر میں اس سے پی لیتا ہوں۔ پھر جب میں لوگوں کے ساتھ دیر تک بیٹھتا ہوں تو میں ڈرتا ہوں کہ اس کے نشے اور حلاوت کی وجہ سے رسوا نہ ہو جاؤں۔ تو انہوں نے فرمایا: عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: وفد کو خوش آمدید تم بغیر رسوا ہوئے اور شرمسار ہوئے بہت اچھے آئے ہو۔“ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بے شک ہمارے اور آپ کے درمیان مضرت قبیلے کے مشرکین حائل ہیں اور ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں ہی میں حاضر ہو سکتے ہیں۔ لہذا آپ ہمیں ایسے اسلامی اعمال بتائیں جن پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور اپنے پیچھے رہ جانے والے افراد کو اس کی دعوت دیں۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں چار کاموں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ (جن کاموں کا حکم دیتا ہوں وہ یہ ہیں) اللہ پر ایمان لانا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ پر ایمان کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور غنیموں میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا اور میں تمہیں کدو کے برتن، کریدی ہوئی

عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَيْعِي، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبَّاسٍ: إِنَّ لِي جَرَّةً أَتْبَدِلُنِي فِيهَا، فَأَشْرِبُ مِنْهُ، فَإِذَا أَطْلُتُ الْجُلُوسَ مَعَ الْقَوْمِ خَشِيتُ أَنْ أَفْتَضَحَ مِنْ حَلَاوَتِهِ. فَقَالَ: قَدِيمٌ وَفَدُّ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((مَرَجَبًا بِالْوَفْدِ غَيْرِ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى)).

قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مُضَرَ، وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحُرْمِ، فَحَدِّثْنَا عَمَلًا مَنِ الْأَمْرِ إِذَا أَحَدْنَا بِهِ دَخَلْنَا بِهِ الْجَنَّةَ، وَ نَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَ نَا. وَقَالَ: ((أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَ أَنْهَأَكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، الْإِيمَانُ بِاللَّهِ)) وَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ إِقَامُ الصَّلَاةِ وَ إِيْتَاءُ الزَّكَاةِ، وَ صَوْمُ رَمَضَانَ، وَ تَعْطُورُ الْخُمْسِ مِنَ الْمَغَانِمِ، وَ أَنْهَأَكُمْ عَنِ النَّبِيدِ فِي الدُّبَاءِ وَ النَّقِيرِ وَ الْحَنْتَمِ وَ الْمَرْقَمَةِ .

لکڑی کے برتن، سبز لاکھی مٹکے اور روغنی برتن میں نیبذ بنانے سے منع کرتا ہوں۔“

۲..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ الْإِسْلَامِ إِذِ الْإِيمَانِ

وَالْإِسْلَامِ إِسْمَانٍ لِمُسْمَىٰ وَاحِدٍ

اس بات کا بیان کہ ماہ رمضان کے روزے اسلام کا حصہ ہیں کیونکہ ایمان اور اسلام ایک ہی چیز کے دو نام ہیں

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرُ جَبْرِيلَ فِي مَسْأَلَتِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِسْلَامِ قَدْ أَمَلَيْتُهُ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ
امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ”کتاب الایمان“ میں جبرائیل علیہ السلام کے نبی کریم ﷺ سے اسلام کے بارے میں سوال کے متعلق حدیث بیان کر چکا ہوں۔

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَنْظَلَةَ الْجَمْحَرِيِّ، عَنْ عِكْرَمَةَ بِنِ خَالِدِ
الْمَخْزُومِيِّ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ ایک اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔“

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّامِ الْعَجَلِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عَاصِمٌ - يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - قَالَ، سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.
”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مذکورہ بالا کی طرح رسول اللہ ﷺ سے حدیث مروی ہے۔“

فوائد:..... روزہ اسلام کے ارکان خمسہ میں سے اہم رکن ہے، جس کے تمام اہل اسلام پابند ہیں، یہ ایمان کی شرط میں سے اہم شرط ہے۔ جس کے بغیر ایمان ناقص رہتا ہے اور انسان دائرہ اسلام میں مکمل داخل نہیں ہوتا۔
۲۔ احادیث الباب دلیل ہیں کہ رمضان کے روزے فرض ہیں اور تمام اہل اسلام کا رمضان کے روزوں کی فرضیت پر اجماع ہے، نیز روزے دو ہجری کو فرض قرار دیئے گئے۔

(۱۸۸۰) سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء بنی الاسلام علی خمس، حدیث: ۲۶۰۹ من طریق وکیع۔ وقد تقدم برقم: ۳۰۸.

(۱۸۸۱) تقدم تحريجه برقم: ۳۰۹.

جَمَاعُ أَبْوَابِ فَضَائِلِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ صِيَامِهِ

ماہ رمضان اور اس کے روزوں کے فضائل کے ابواب کا مجموعہ

۳..... بَابُ ذِكْرِ فَتْحِ أَبْوَابِ الْجَنَانِ

رمضان المبارک میں جنت کے دروازوں کے کھلنے کا بیان

نَسَأَلُ اللّٰهَ دُخُولَهَا، وَ إِغْلَاقِ أَبْوَابِ النَّارِ بَاعْدَنَا اللّٰهُ مِنْهَا وَ تَصْفِيْدِ الشَّيَاطِينِ، بِاللّٰهِ نَتَعَوَّذُ مِنْ شَرِّهِمْ، فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِذِكْرِ لَفْظِ عَامٍ مُّرَادُهُ خَاصٌّ فِي تَصْفِيْدِ الشَّيَاطِينِ.

ہم اللہ تعالیٰ سے جنت میں داخلے کا سوال کرتے ہیں اور جہنم کے دروازوں کے بند ہونے کا بیان۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ فرمائے۔ اور شیاطین کے جکڑے جانے کا ذکر، ہم ان کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، اس سلسلے میں عام الفاظ کا ذکر جبکہ شیاطین کے جکڑے جانے میں ان کی مراد خاص ہے۔

۱۸۸۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - نَا أَبُو سُهَيْلٍ، عَنِ

أَبِيهِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ابو سہیل حضرت مالک بن انس کے چچا ہیں۔“

فوائد: ۱۔ جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جہنم کے

دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، شیطان پابند سلاسل ہو جاتے ہیں، قاضی عیاض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: (۱) یہ امور حقیقت پر محمول کیے جائیں اور جنت کو دروازوں کے کھولنا، جہنم کے دروازوں کو بند کرنا اور شیاطین کی جکڑ بندی اس عظیم ماہ کے آغاز اور اس کی عظیم حرمت کی علامت ہے، اور شیاطین کو اس لیے قید کیا جاتا ہے تاکہ وہ اہل ایمان کو ایذا دینے اور انہیں

(۱۸۸۲) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب هل يقال رمضان او شهر رمضان، حدیث: ۱۸۹۸۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام،

باب فضل شهر رمضان، حدیث: ۱۰۷۹۔ سنن نسائی: ۲۰۹۹۔ مسند احمد: ۲/۳۵۷۔ سنن الدارمی: ۱۷۷۵۔

گمراہ کرنے سے باز رہیں۔

۲۔ یہ بھی احتمال ہے کہ (جنت کے دروازے کھلنے، جہنم کے دروازے بند ہونے اور شیاطین کی قید سے) مجازی معنی مراد ہو۔ اور اس سے مقصود کثرت ثواب اور عام معافی ہو اور شیاطین کے گمراہ کرنے اور لوگوں کو ایذا پہنچانے کا عمل دخل انتہائی کم ہو جاتا ہے۔ (شرح النووی: ۱۸۸/۷)

۳۔ رمضان کے مہینے میں تمام شیاطین پابند سلاسل نہیں ہوتے بلکہ سرکش اور شیاطین کی قیادت قید کی جاتی ہے۔ جس سے بڑے فتنوں اور زیادہ فتنہ سامانیوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ البتہ کم تر درجے کے شیاطین اور انسانی نفس امارہ کی سرگرمیاں اور بغاوتیں اپنا عمل جاری رکھتی ہیں۔ جس کی وجہ سے رمضان کے مقدس مہینے میں بھی گناہ، گمراہی، بغاوت اور سرکشی کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ انسانی شیاطین کی وجہ سے بھی گناہوں کا ارتکاب ہوتا ہے۔

۴۔ رمضان المبارک کے مہینے میں فرشتوں کے ذریعے منادی کرا کے نیکی کی ترغیب اور بدی سے روکا جاتا ہے۔

۵۔ رمضان کی ہر رات کو خوش قسمت لوگوں کو جہنم سے آزادی دی جاتی ہے اور یہ سلسلہ تا اختتام رمضان جاری رہتا ہے۔ تاکہ انسان خود کو اس قابل بنائے کہ وہ جہنم سے آزاد کردہ گروہ میں شامل ہو جائے۔

۴..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ
(وَصَفِدَتِ الشَّيَاطِينُ) مَرَدَّةَ الْجِنِّ مِنْهُمْ،

اس بات کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ”اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں“

سے آپ کی مراد سرکش جن ہیں

لا جَمِيعَ الشَّيَاطِينِ، إِذْ اسْمُ الشَّيَاطِينِ قَدْ يَقَعُ عَلَى بَعْضِهِمْ، وَ ذَكَرَ دُعَاءَ الْمَلَكِ فِي رَمَضَانَ إِلَى الْخَيْرَاتِ، وَ التَّقْصِيرِ عَنِ السَّيِّئَاتِ، مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ أَبْوَابَ الْجَنَانِ إِذَا فُتِحَتْ لَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَ لَا يُفْتَحُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ النَّيِّرَانِ إِذَا أُغْلِقَتْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ .

تمام شیاطین مراد نہیں ہیں۔ کیونکہ شیاطین کا لفظ بعض جنوں پر بولا جاتا ہے۔ اور رمضان المبارک میں فرشتے کے بھلائی کے کاموں کی طرف بلانے اور برائیوں سے رُکنے کی دعوت کا بیان۔ اس دلیل کے ساتھ کہ جب رمضان المبارک میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تو پھر کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور جہنم کے دروازوں کو بند کرنے کے بعد کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا۔

۱۸۸۳۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....

(۱۸۸۳) اسنادہ حسن: سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی فضل شهر رمضان، حدیث: ۶۸۲۔ سنن ابن ماجہ: ۱۶۴۲۔

صحیح ابن حبان: ۳۴۲۵۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ صُفِدَتِ الشَّيَاطِينُ مَرَدَّةُ الْجِنِّ، وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، فَلَمْ يَفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَانِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَنَادَى مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، وَلِلَّهِ عُنُقَاءُ مِنَ النَّارِ)).

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین کے سرکش جنوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر اس کا کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا اور جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے اے خیر کے طالب! آگے بڑھ (خوب نیکیاں کر لے) اور اے برائی کے چاہنے والے رک جا۔ اور اللہ تعالیٰ کے لیے جہنم سے آزاد ہونے والے بہت سارے لوگ ہوتے ہیں۔“

۵..... بَابٌ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ أَنَّهُ خَيْرُ الشُّهُورِ لِلْمُسْلِمِينَ، وَ ذِكْرٍ إِعْدَادِ الْمُؤْمِنِ الْقُوَّةِ مِنَ النَّفَقَةِ لِلْعِبَادَةِ قَبْلَ دُخُولِهِ.

ماہ رمضان کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ رمضان مسلمانوں کے لیے تمام مہینوں سے بہتر ہے اور رمضان شروع ہونے سے پہلے مومن کا عبادت کے لیے (فارغ ہونے کے لیے) مالی طاقت کو جمع کرنے کا بیان

۱۸۸۴ - كُنَّا مَحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، ثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ تَمِيمٍ، حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس تمہارا یہ مبارک مہینہ آ گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی قسم کے ساتھ مسلمانوں کے لیے اس سے بہتر کوئی مہینہ مسلمانوں کے پاس سے نہیں گزرتا اور نہ منافقین کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی برا مہینہ گزرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی قسم کے ساتھ، یہ مہینہ شروع ہونے سے پہلے (مومن) کا اجر اور اس کے نوافل لکھ دیئے جاتے ہیں اور (منافق) کا

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَظَلَّكُمْ شَهْرُكُمْ هَذَا بِمَحْلُوفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا مَرَّ بِالْمُسْلِمِينَ شَهْرٌ خَيْرَ لَهُمْ مِنْهُ، وَلَا مَرَّ بِالْمُنَافِقِينَ شَهْرٌ شَرَّ لَهُمْ مِنْهُ بِمَحْلُوفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُكْتَبَ أَجْرُهُ وَ نَوَافِلُهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهُ وَ يُكْتَبَ إِصْرُهُ وَ شِقَاءُهُ قَبْلَ أَنْ

یَدْخُلُهُ، وَ ذَلِكَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَعُدُّ فِيهِ الْقُوَّةَ مِنَ النَّفَقَةِ لِلْعِبَادَةِ، وَيَعُدُّ فِيهِ الْمَنَافِقُ اتِّبَاعَ عَقَلَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَ اتِّبَاعَ عَوْرَاتِهِمْ فَغَنِمٌ يَغْنِمُهُ الْمُؤْمِنُونَ)). هَذَا حَدِيثٌ يَحْيَى . وَقَالَ بُنْدَارٌ: فَهُوَ غَنِيمٌ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغْتَنِمُهُ الْفَاجِرُ. عَمْرُو بْنُ تَمِيمٍ هَذَا يُقَالُ لَهُ مَوْلَى بَنِي رَمَانَةَ مَدَنِيٌّ .

گناہوں پر اصرار اور بدبختی اس مہینے کے شروع ہونے سے پہلے لکھ دی جاتی ہے۔ اور یہ اس طرح کہ مومن اس مہینے میں عبادت کے لیے مالی قوت جمع کر لیتا ہے۔ اور منافق مومنوں کی غفلت و بے خبری اور ان کے عیوب و نقائص تلاش کرنے کی تیاری کرتا ہے۔ پس یہ مہینہ غنیمت ہے جس سے مومن فائدہ حاصل کرتا ہے۔ یہ جناب یحییٰ کی روایت ہے اور جناب بندار کی روایت میں ہے: پس وہ مومنوں کے لیے غنیمت ہے جس سے فاجر شخص فائدہ حاصل کر لیتا ہے۔“

۶..... بَابُ ذِكْرِ تَفْضِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِبَادَةِ الْمُؤْمِنِينَ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِمَغْفِرَتِهِ إِيَّاهُمْ كَرَمًا وَ جُودًا إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ خَلْفًا أَبَا الرَّبِيعِ هَذَا بَعْدَ آلِهِ وَ لَا جَرِحَ، وَ لَا عَمْرُو بْنُ حَمْزَةَ الْقَيْسِيِّ الَّذِي هُوَ دُونَهُ

ماہ رمضان کی پہلی رات اللہ تعالیٰ کے اپنے مومن بندوں پر فضل و کرم اور سخاوت کرتے ہوئے ان کی بخشش کرنے کے احسان کا ذکر بشرطیکہ حدیث صحیح ہو کیونکہ مجھے ابوریع کے متعلق جرح و تعدیل کا علم نہیں ہے اور نہ اس کے شاگرد عمرو بن حمزہ القیسسی کے بارے میں علم ہے

۱۸۸۵۔ نَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَّابٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ حَمْزَةَ الْقَيْسِيُّ، نَنَا خَلْفُ أَبُو الرَّبِيعِ إِمَامٌ مَسْجِدِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ۔ نَنَا.....

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ تمہارے پاس آنے والا ہے اور تم استقبال کرنے والے ہو۔ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا۔ تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ”اے اللہ کے رسول! کیا وحی نازل ہونے والی ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ انہوں نے پوچھا: کیا کوئی دشمن آ گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ”پھر کیا آنے والا ہے؟ آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ، ماہ رمضان کی پہلی رات اس قبلے

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَسْتَقْبِلُكُمْ وَ تَسْتَقْبِلُونُ)). ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ عَمْرِبْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَحَى نَزَلَ. قَالَ: ((لَا))، قَالَ: عُدُّوْ حَضَرَ؟ قَالَ: ((لَا)). قَالَ: فَمَاذَا؟ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَغْفِرُ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ لِكُلِّ أَهْلِ هَذِهِ الْقِبْلَةِ))، وَ أَشَارَ

والے ہر شخص کو معاف فرمادیتے ہیں اور آپ نے قبلہ کی طرف اشارہ کیا تو ایک شخص اپنے سر کو ہلا ہلا کر واہ واہ کہنے لگا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے کہا: اے فلاں! کیا اس بات سے تمہارا سینہ تنگ ہوا ہے۔ (تمہیں یہ بات پسند نہیں آئی؟) اس نے جواب دیا: نہیں، لیکن مجھے منافق یاد آگئے (کہ وہ بھی اہل قبلہ ہونے کی وجہ سے بخش دیئے جائیں گے) تو آپ نے فرمایا: ”بے شک منافقین کافر ہیں اور کافر کو اس مبارک فضیلت سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔“

يَسِدِهِ إِلَيْهَا، فَجَعَلَ رَجُلٌ يَهْزُ رَأْسَهُ، وَ يَقُولُ: بَخِ بَخِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا فُلَانُ ضَاقَ بِهِ صَدْرُكَ))؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ ذَكَرْتُ الْمُنَافِقَ فَقَالَ: ((إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْكَافِرُونَ وَ لَيْسَ لِكَافِرٍ مِّنْ ذَلِكَ شَيْءٌ)).

۷..... بَابُ ذِكْرِ تَزْيِينِ الْجَنَّةِ لَشَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کے لیے جنت کی آرائش و زیبائش کا بیان

وَ ذَكَرَ بَعْضُ مَا أَعَدَّ اللَّهُ لِلصَّائِمِينَ فِي الْجَنَّةِ غَيْرَ مُمْكِنٍ لِأَدْمِي صِفَتِهِ، إِذْ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَ لَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَ لَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ، إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ جَرِيرِ بْنِ أَيُّوبَ الْبَجَلِيِّ. اور ان بعض نعمتوں کا ذکر جو اللہ تعالیٰ نے روزے داروں کے لیے جنت میں تیار کی ہیں۔ کسی آدمی کے لیے ان کی صفت بیان کرنا ممکن نہیں ہے کیونکہ جنت میں وہ وہ نعمتیں ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں اور نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ ان کا خیال کسی انسان کے دل میں گزر رہا ہے۔ اگر یہ حدیث صحیح ہو کیونکہ جریر بن ایوب بجلی کے بارے میں میرا دل غیر مطمئن ہے۔

١٨٨٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ أَبُو عَتَابٍ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: ثَنَا جَرِيرُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَجَلِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ نَافِعِ بْنِ بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ - قَالَ.....

”جناب ابو خطاب غفاری رضی اللہ عنہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک دن فرماتے ہوئے سنا، جبکہ رمضان المبارک شروع ہو چکا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اگر بندے رمضان المبارک کی اہمیت و شان جان لیں تو میری امت تمنا کرے کہ سارا سال

أَبُو الْخَطَّابِ - الْغَفَّارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ح) وَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هَذَا حَدِيثُ أَبِي الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ

(١٨٨٦) اسنادہ ضعیف موضوع: جریر بن ایوب بجلی راوی مکر الحدیث ہے۔ مسند ابی یعلیٰ ٥٢٧٣۔ مجمع الزوائد:

١٤١/٣ - ١٤٢ - بحوالہ معجم کبیر طبرانی۔ شعب الایمان للبیہقی: ٣٦٣٤.

ہی رمضان رہے۔ تو بنو خزاعہ کے ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے نبی! ہمیں (اس کی شان کے متعلق) بیان کریں۔ پس آپ نے فرمایا: بے شک جنت کو رمضان کے لیے پورا سال آراستہ کیا جاتا ہے پھر جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے سے ہوا چلتی ہے جس سے جنت (کے درختوں) کے پتے بچنے لگتے ہیں۔ حور عین یہ منظر دیکھ کر کہتی ہیں: ”اے ہمارے رب! اس مہینے میں اپنے بندوں میں سے ہمارے خاوند بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہمارے ساتھ ٹھنڈی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لہذا جو شخص بھی رمضان میں ایک روزہ رکھتا ہے تو اس کی شادی ایک حور عین سے کر دی جاتی ہے جو موتی سے بنے خیے میں ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا وصف بیان کیا ہے: ﴿حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْغِيَامِ﴾ ”حوریں غیموں میں محفوظ ہوں گی۔“ (الرحمن: ۷۲) ہر عورت ستر جوڑے پہنے ہو گی۔ کسی جوڑے کا رنگ دوسرے کے ساتھ ملتا نہیں ہوگا اسے ستر قسم کی خوشبوئیں دی جائیں گی۔ ان میں سے کوئی خوشبو دوسری سے ملتی چلتی نہ ہوگی۔ ان میں سے ہر عورت کی خدمت کے لیے ستر ہزار خادمائیں ہوں گی۔ اور ستر ہزار خادم ہوں گے۔ ہر خادم کے پاس سونے کا ایک پیالہ ہوگا۔ اس میں ایسا کھانا ہوگا کہ ہر لقمے کی لذت مختلف ہوگی۔ ہر عورت کے لیے سرخ یا قوت سے بنے ستر پلنگ ہوں گے۔ ہر پلنگ پر ستر بچھونے ہوں گے جن کے استر موٹے ریشم کے ہوں گے۔ ہر بچھونے پر ستر آراستہ ہیکے ہوں گے۔ اور اس کے خاوند کو بھی سرخ یا قوت کے پلنگ پر جس پر موتیوں کی جھال ہوگی اسی طرح کی نعمتیں عطا ہوں گی۔ وہ سونے کے دو کنگن پہنے ہوگا۔

اللَّهُ ﷻ يَقُولُ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ أَهَلَّ رَمَضَانُ، فَقَالَ: ((تَوَيْعَلُمُ الْعِبَادَ مَا رَمَضَانُ لَتَمَنَّتْ أُمَّتِي أَنْ يَكُونَ السَّنَةَ كُلَّهَا))، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ خُرَاعَةَ: يَا نَبِيَّ اللَّهُ حَدِّثْنَا، فَقَالَ: ((إِنَّ الْجَنَّةَ لَتَزِينُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ إِلَى الْحَوْلِ، فَإِذَا كَانَ أَوَّلَ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ فَصَفَقَتْ وَرَقُ الْجَنَّةِ فَتَنَظَرُ الْحُورُ الْعَيْنُ إِلَى ذَلِكَ فَيَقُلْنَ: يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ فِي هَذَا الشَّهْرِ أَزْوَاجًا تَقْرَأُ عَيْنِنَاهِمُ، وَتَقْرَأُ عَيْنُهُمْ بِنَا، قَالَ: فَمَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ إِلَّا زُوِّجَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعَيْنِ فِي خَيْمَةٍ مِنْ دُرَّةٍ مِمَّا نَعَتَ اللَّهُ ﴿حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْغِيَامِ﴾ عَلَى كُلِّ امْرَأَةٍ سَبْعُونَ حَلَّةً لَيْسَ مِنْهَا حَلَّةٌ عَلَى لَوْنٍ الْآخَرِي، تُعْطَى سَبْعِينَ لَوْنًا مِنَ الطَّيِّبِ، لَيْسَ مِنْهُ لَوْنٌ عَلَى رِيحِ الْآخِرِ، لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُونَ أَلْفَ وَصَيْفَةٍ لِحَاجَتِهَا، وَ سَبْعُونَ أَلْفَ وَصَيْفٍ، مَعَ كُلِّ وَصَيْفٍ صَحْفَةٌ مِنْ ذَهَبٍ، فِيهَا لَوْنٌ طَعَامٍ تَجِدُ لِآخِرِ لِقْمَةٍ مِنْهُ لَدَّةٌ لَا تَجِدُ لِأَوْلَاهِ، لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُونَ سَرِيرًا مِنْ يَاقُوتَةٍ حُمْرَاءَ، عَلَى كُلِّ سَرِيرٍ سَبْعُونَ فِرَاشًا بَطَائِنُهَا مِنْ اسْتَبْرَقٍ، فَوْقَ كُلِّ فِرَاشٍ سَبْعُونَ أَرِيكَةً،

روزے کے احکام و مسائل

یہ انعامات رمضان کے ہر روزے کے بدلے میں ہوں گے اور دیگر نیک اعمال کا بدلہ الگ ہوگا۔“ بعض اوقات فریابی نے سہل بن حماد کی متن حدیث کے بعض الفاظ میں مخالفت کی ہے۔ جناب سلم بن جنادہ کی روایت میں ہے: ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ کے اس فرمان ﴿حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ تک روایت بیان کی۔“

وَيُعْطَى زَوْجَهَا مِثْلَ ذَلِكَ عَلَى سَرِيرٍ مِّنْ يَّاقُوتٍ أَحْمَرَ، مُوشِحٍ بِالذُّرِّ، عَلَيْهِ سَوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، هَذَا بِكُلِّ يَوْمٍ صَامَهُ مِنْ رَمَضَانَ، سِوَى مَا عَمِلَ مِنَ الْحَسَنَاتِ . وَرُبَّمَا خَالَفَ الْفَرِيَابِيُّ سَهْلَ بْنَ حَمَادٍ فِي الْحَرْفِ وَالشَّيْءِ فِي مَتْنِ الْحَدِيثِ . ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا سَلْمُ بْنُ جِنَادَةَ عَنْ قُتَيْبَةَ، نَا جَرِيرُ بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ نَافِعِ بْنِ بُرْدَةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ غِفَّارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَحْوَهُ، إِلَى قَوْلِهِ: ﴿حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾.

۸..... بَابُ فَضَائِلِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِنْ صَحَّ النَّخْبَرُ

ماہ رمضان کے فضائل کا بیان، بشرطیکہ حدیث صحیح ہو

۱۸۸۷- ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ

بْنِ جَدْعَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ.....

”حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں شعبان کے آخری روز خطبہ ارشاد فرمایا تو کہا: ”لوگو! تمہارے پاس بڑا عظیم مہینہ آ گیا ہے۔ یہ مہینہ بڑا مبارک ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے روزے فرض اور اس کی راتوں کا قیام نفل قرار دیا ہے۔ جو شخص اس میں کوئی نیک کام کر کے اللہ کا تقرب حاصل کرتا ہے تو گویا اس نے دیگر مہینوں میں ادا کیے گئے فرض جیسا کام ہے۔ اور جس شخص نے اس میں

عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ، فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَطَّلَكُمُ شَهْرًا عَظِيمًا، شَهْرًا مُبَارَكًا، شَهْرًا فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، جَعَلَ اللَّهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً، وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا، مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِحَصَلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ، كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ، وَمَنْ أَدَّى فِيهِ فَرِيضَةً، كَانَ

(۱۸۸۷) اسنادہ ضعیف: علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے۔ الضعیفة: ۸۷۱۔ شعب الایمان للبیہقی: ۳۶۰۸۔

روزے کے احکام و مسائل

فرض ادا کیا تو گویا وہ اس شخص جیسا ثواب حاصل کرے گا جس نے ستر فرائض دیگر مہینوں میں ادا کیے ہوں۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ ہے۔ اس مہینے مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جس نے اس مہینے میں روزے دار کا روزہ افطار کروایا تو وہ اس کے گناہوں کی بخشش کا باعث ہوگا اور جہنم سے اس کی گردن کی آزادی کا ذریعہ بنے گا اور اسے روزے دار کے برابر ثواب ملے گا جبکہ روزے دار کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہیں ہوگی۔ صحابہ نے عرض کیا: ہم میں سے ہر شخص کو افطاری کرانے کا سامان میسر نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا کرتے ہیں جو روزے دار کو ایک کھجور یا پانی کے گھونٹ یا کچی لسی کے ایک گھونٹ سے روزہ افطار کراتا ہے۔ اس مہینے کا ابتدائی حصہ باعث رحمت ہے، درمیانہ حصہ مغفرت و بخشش کا ہے اور آخری حصہ جہنم سے آزادی حاصل کرنے کا ہے۔ جس شخص نے اپنے غلام کو تخفیف و آسانی دی تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتے ہیں اور اسے جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں۔ اس مہینے میں چار کام بکثرت کرو۔ دو کاموں سے تم اپنے رب کی رضا و خوشنودی حاصل کر لو گے اور دو کاموں سے تم بے پروا نہیں ہو سکتے۔ رہے وہ دو کام جن سے تم اپنے رب کی رضا حاصل کر لو گے تو وہ اس بات کی گواہی دینا کہ ایک اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اس سے گناہوں کی بخشش مانگنا ہے۔ اور وہ دو چیزیں جن سے تم بے پروا نہیں ہو سکتے تو وہ یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور جہنم سے اس کی پناہ میں آ جاؤ۔ اور جس شخص نے اس مہینے میں روزے دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا تو اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے پانی پلائے گا

كَمَنْ آذَى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ، وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ، وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ، وَشَهْرٌ يَزِدَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ، مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِدُنُوبِهِ، وَ عِثْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ، وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ)). قَالُوا. لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا يُفَطِّرُ الصَّائِمَ. فَقَالَ: ((يُعْطِي اللَّهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى تَمْرَةٍ أَوْ شَرِبَةِ مَاءٍ أَوْ مُدَقَّةِ لَبَنٍ، وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ، وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ، وَآخِرُهُ عِثْقٌ مِنَ النَّارِ، مَنْ حَفَفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ عَمَّرَ اللَّهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ وَاسْتَكْبَرُوا فِيهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ: خَصَلْتَيْنِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ، وَخَصَلْتَيْنِ لَا غِنَى بِكُمْ عَنْهُمَا، فَأَمَّا الْخَصَلَتَانِ اللَّتَانِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ، فَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَتَسْتَغْفِرُونَ، وَأَمَّا اللَّتَانِ لَا غِنَى بِكُمْ عَنْهُمَا، فَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الْجَنَّةَ، وَ تَعُوذُونَ بِهِ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ أَشْبَعَ فِيهِ صَائِمًا، سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِي شَرِبَةٍ لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ)).

روزے کے احکام و مسائل

جس سے وہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہیں ہوگا۔“

۹..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ فِي رَمَضَانَ لَعَلَّ الرَّبَّ عَزَّ وَجَلَّ بِرَأْفَتِهِ وَرَحْمَتِهِ، يَغْفِرُ لِمُجْتَهِدٍ قَبْلَ أَنْ يَنْقَضِيَ الشَّهْرُ وَلَا يَرْغَمَ بِأَنْفِ الْعَبْدِ بِمَضِي رَمَضَانَ قَبْلَ الْعُفْرَانِ
 رمضان المبارک میں خوب محنت کے ساتھ عبادت کرنا مستحب ہے۔ شاید کہ اللہ عزوجل اپنی شفقت و رحمت سے اس مہینے کے اختتام سے قبل ہی عبادت میں محنت کرنے والے کی بخشش فرما دے اور بندے کی ناک رمضان کے گزرنے اور بخشش حاصل کرنے سے پہلے خاک آلود نہ ہو

۱۸۸۸ - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أَنَا ابْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ - وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ - عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبِيعٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے تو فرمایا: آمین۔ آمین۔ آمین۔ آپ سے عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول! آپ یہ کام پہلے نہیں کیا کرتے تھے (آج کیا بات ہوئی؟) تو آپ نے فرمایا: ”مجھے جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اللہ تعالیٰ اس شخص کی ناک خاک آلود کرے یا وہ رحمت سے دور ہوا، جو رمضان کے آنے کے باوجود بخشش و مغفرت حاصل کرنے سے محروم رہا تو میں نے کہا: آمین۔ پھر اس نے کہا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو یا وہ رحمت الہی سے دور ہو جائے جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پایا (پھر ان کی خدمت نہ کرنے سے) وہ اسے جنت میں داخل نہ کرا سکے۔ تو میں نے کہا: آمین۔ پھر اس نے دعا کی: اس شخص کی ناک بھی خاک آلود ہو یا وہ اللہ کی رحمت سے دور ہو جس کے پاس آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے۔ تو میں نے کہا: آمین۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفِيَ الْمَنْبَرَ، فَقَالَ: ((أَمِينَ، أَمِينَ، أَمِينَ))، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا كُنْتَ تَصْنَعُ هَذَا؟ فَقَالَ: ((قَالَ لِي جِبْرِيْلُ: ارْغَمَ اللَّهُ أَنْفَ عَبْدٍ أَوْ بَعْدَ دَخَلَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَغْفِرْ لَهُ، فَقُلْتُ: أَمِينَ. ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ أَوْ بَعْدَ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا لَمْ يَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ: أَمِينَ. ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ أَوْ بَعْدَ، ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ. فَقُلْتُ: أَمِينَ)).

فوائد:..... ۱۔ رمضان المبارک میں اعمال صالحہ اور فرائض دلجمعی سے ادا کرنے چاہئیں اور ان کا اس حد تک اہتمام کرنا چاہیے کہ انسان کی مغفرت اور جہنم سے خلاصی ہو جائے، بصورت ناکامی وہ رمضان کے تقدس و فضل کے

باوجود ناکام و نامراد رہے گا۔

۲۔ بوڑھے والدین کی خدمت کرنے کا صلہ جنت ہے اور اس سے محروم رہنے والا نہایت نقصان میں ہے۔

۳۔ نبی ﷺ کا اسم مبارک سن کر آپ پر درود پڑھنے کی تاکید ہے اور اس میں سستی کا شکار رحمت ایزدی سے محروم اور نقصان میں ہے۔

۱۰..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْجُودِ بِالْخَيْرِ وَالْعَطَايَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَى اِنْسِلَاخِهِ
اِسْتِنَانًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کی اقتدا میں ماہ رمضان میں اس کے ختم ہونے تک مالی سخاوت کرنا اور عطیہ دینا مستحب ہے

۱۸۸۹۔ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرَانَ الْعَابِدِيُّ، نَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر خیر و بھلائی کی سخاوت کرنے والے تھے۔ اور آپ رمضان میں سب سے زیادہ سخاوت کرتے تھے حتیٰ کہ رمضان ختم ہو جاتا۔ جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آتے اور آپ سے قرآن مجید کا دور کرتے لہذا جب جبرائیل علیہ السلام آپ سے ملتے تو رسول اللہ ﷺ تیز ہوا سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ خیر کی سخاوت کرتے۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ، يَأْتِيهِ جِبْرِيْلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهِ جِبْرِيْلُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

فوائد:..... ۱۔ اس حدیث میں نبی ﷺ کی عظیم جود و سخاوت کا بیان ہے:

۲۔ رمضان المبارک میں کثرت سے سخاوت کرنا مستحب فعل ہے۔

۳۔ صالحین سے ملاقات کے وقت اور ان کی فراغت کے بعد ان سے ملاقات کی امید میں زیادہ خرچ کرنا اور بھلائی کے زیادہ کام کرنے مستحب ہے۔

۴۔ قرآن کا ذکر مستحب فعل ہے۔ (شرح النووی: ۱۵/۶۹)

(۱۸۸۹) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب اجود ما كان النبي ﷺ يكون في رمضان، حديث: ۱۹۰۲۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب جوده ﷺ، حديث: ۲۳۰۸۔ شمائل ترمذی: ۳۵۳۔ سنن نسائی: ۲۰۹۷۔ مسند احمد: ۱/۳۶۳۔

روزے کے احکام و مسائل

۱۱..... بَابُ الْإِجْتِنَانِ بِالصَّوْمِ مِنَ النَّارِ إِذِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الصَّوْمَ جُنَّةً مِنَ النَّارِ،
نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ

روزے کے ذریعے سے جہنم سے ڈھال حاصل کرنا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے روزے کو جہنم سے ڈھال بنایا ہے۔ ہم آگ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَارُوحُ بْنُ عَبْدِآدَةَ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ أَبِي صَالِحِ الزِّيَّاتِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((الصَّوْمُ جُنَّةٌ)).
”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”روزہ ڈھال ہے۔“

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، قَالَ: أَتَانَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي سَعِيدٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ.....

عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، فَدَعَا بِلَبْنٍ لَيْسَقِيَهُ فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ))، قَالَ: وَصِيَامٌ حَسَنٍ صِيَامٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

”جناب مطرف بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے پلانے کے لیے دودھ منگوا یا تو میں نے عرض کی کہ میں روزے سے ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا: ”بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”روزہ جہنم سے اسی طرح ڈھال ہے جس طرح تم میں سے کسی شخص کی جنگلی ڈھال ہوتی ہے۔“ اور فرمایا: بہترین روزے ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا ہے۔“

فوائد:..... روزہ دنیا میں گناہوں سے ڈھال ہے کہ روزہ شہوت کو ختم کرتا اور اعضاء کو محفوظ کرتا ہے اور آخرت میں جہنم سے ڈھال ہے کہ اس سے خواہشات کا خاتمہ اور شہوات کی تیخ کٹی ہوتی ہے جو شیطان کے اسلحہ میں سے ہیں۔ نیز شکم سیری گناہوں کی ترویج اور ایمان کی کمی کا باعث ہے۔ (فیض القدر: ۴ / ۳۱۹)

(۱۸۹۰) مسند احمد: ۲ / ۵۱۶۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام، حدیث: ۱۱۶۳ / ۱۱۵۱ مطولاً۔ سنن نسائی:

۲۲۱۸۔ انظر الحديث الآتي برقم: ۱۸۹۶، ۱۸۹۷۔

(۱۸۹۱) اسنادہ حسن: سنن نسائی، کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی محمد بن ابی یعقوب، حدیث: ۲۲۳۳۔ مسند

احمد: ۴ / ۲۲۔

۱۲..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الصَّوْمَ إِنَّمَا يَكُونُ جُنَّةً بِاجْتِنَابِ مَا نَهَى الصَّائِمُ عَنْهُ، وَإِنْ كَانَ مَا نَهَى عَنْهُ مِمَّا لَا يُفْطَرُهُ وَ لَكِنْ يُنْقِصُ صَوْمَهُ عَنِ الْكَمَالِ وَ التَّمَامِ .

اس بات کی دلیل کا بیان کہ روزہ اس وقت ڈھال بنے گا جب روزہ دار ممنوع اور حرام کاموں سے اجتناب کرے گا۔ اگرچہ ممنوع کاموں سے روزہ نہ ٹوٹتا ہو مگر وہ روزے کی تکمیل اور اتمام میں کمی

کا باعث بنتے ہیں

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقِ الْحَوْلَانِيُّ، نَا ابْنُ وَهَيْبٍ، أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ سَيْفِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَطِيْفٍ.....

”حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”روزہ ڈھال ہے ((الصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهُ)).“ جب تک روزے دار اس میں کمی و نقص پیدا نہ کرے۔“

۱۳..... بَابُ فَضْلِ الصِّيَامِ وَ أَنَّهُ لَا عَدْلَ لَهُ مِنَ الْأَعْمَالِ

روزے کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ روزے جیسا دوسرا کوئی عمل نہیں ہے

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا نَصْرِ الْهَلَالِيَّ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَوَةَ.....

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی عمل بتا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روزے رکھا کرو کیونکہ اس جیسا کوئی عمل نہیں ہے۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”محمد بن ابی یعقوب، یہ وہی راوی ہیں جن کے بارے میں امام شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”وہ بنی تمیم ہو سید بنی تمیم۔“

کے سردار ہیں۔“

۱۴..... بَابُ ذِكْرِ مَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ السَّالِفَةِ بِصَوْمِ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا
ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ روزے رکھنے سے سابقہ گناہوں کی بخشش کا بیان

(۱۸۹۲) اسنادہ ضعیف: عیاض بن عطفی مجہول راوی ہے۔ الضعیفة: ۱۳۲۷۔ سنن نسائی، کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی محمد بن ابی یعقوب، حدیث: ۲۲۳۵۔ مسند احمد: ۱/۱۹۶۔ سنن الدارمی: ۲۷۶۳۔

(۱۸۹۳) صحیح: الصحیحة: ۱۹۳۷۔ سنن نسائی، کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی محمد بن ابی یعقوب، حدیث:

۲۲۲۴، ۲۲۲۲۔ مسند احمد: ۵/۲۴۹۔ صحیح ابن حبان: ۳۴۱۶۔

روزے کے احکام و مسائل

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان اور ثواب کی نیت سے رکھے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جس شخص نے لیلۃ القدر کا قیام ایمان اور ثواب کی نیت سے کیا اس کے گزشتہ تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“

فوائد:..... ۱۔ یہاں ایمان سے مراد روزے کی فریضت کے برحق ہونے کا اعتقاد اور احتساب سے مقصود اللہ

تعالیٰ سے طلب ثواب ہے۔ (فتح الباری: ۱۳۸/۶)

۲۔ جو شخص رمضان کے روزوں کی فریضت کا اعتقاد اور اللہ تعالیٰ سے طلب ثواب کی نیت رکھے اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۳۔ اعمال کی قبولیت کے لیے طلب ثواب کی نیت اہم شرط ہے۔

۱۵..... بَابُ ذِكْرِ تَمْثِيلِ الصَّائِمِ فِي طَيْبِ رِيحِهِ بِطَيْبِ رِيحِ الْمِسْلِ إِذْ هُوَ أَطْيَبُ الطَّيْبِ

روزے دار کی بو کی مثال، کستوری کی خوشبو کے ساتھ دینے کا بیان۔ کیونکہ کستوری سب سے عمدہ خوشبو ہے

۱۸۹۵۔ ثنا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا أَبَانُ - يَعْنِي: ابْنَ يَزِيدَ

الْعَطَّارَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي سَلَامٍ، عَنْ أَبِي سَلَامٍ.....

عَنْ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ

أَوْحَى إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهِنَّ، وَيَأْمُرَ بِنِي

إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوا بِهِنَّ، فَكَأَنَّهُ أَبْطَأَ بِهِنَّ. فَاتَاهُ عِيسَى، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَمَرَكَ

”حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے یحییٰ علیہ السلام کی طرف پانچ

کلمات پر عمل کرنے کی وحی کی اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کے حکم دینے کی وحی کی۔ پھر گویا انہوں نے اس کام

میں تاخیر کر دی تو عیسیٰ علیہ السلام ان کے پاس آئے اور کہا: بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ کلمات کا حکم دیا ہے کہ آپ ان

(۱۸۹۴) صحیح بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب فضل لیلۃ القدر، حدیث ۲۰۱۴۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين،

کتاب التمرین، فی صیام رمضان، حدیث: ۷۶۰۔ سنن ابی داؤد: ۱۳۷۲۔ سنن ترمذی: ۶۸۳۔ سنن نسائی: ۲۲۰۴۔ سنن ابن

ماہ: ۵۱۔ سنن ابی یوسف: ۲۴۱۲۔

(۱۸۹۵) السنن، ص ۱۰۳، حدیث: ۱۳۷۲۔ سنن ترمذی، کتاب الادب، (الامثال)، باب ما جاء فی مثل الصلاة..... حدیث: ۲۸۶۴۔ مسند احمد:

۱۳۱۲۔ فی سنن ابی داؤد: ۱۳۷۲۔

پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دیں۔ لہذا یا تو آپ انہیں خبر دیں یا پھر میں انہیں خبر دیتا ہوں۔ تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے بھائی! ایسا نہ کرنا کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر تم نے مجھ سے پہلے یہ کلمات انہیں بتائے تو مجھے زمین میں دھنسا دیا جائے گا یا عذاب دیا جائے گا۔ لہذا انہوں نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جمع کیا حتیٰ کہ مسجد بھر گئی اور لوگ برآمدوں اور بالکونیوں میں بیٹھ گئے، پھر انہیں خطبہ ارشاد فرمایا تو کہا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف پانچ باتوں کی وحی کی ہے، کہ میں ان پر عمل کروں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں۔ ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنانا کیونکہ اللہ کے ساتھ شرک کرنے والے شخص کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے اپنے خالص مال سونے یا چاندی کے ساتھ ایک غلام خریدا پھر اسے گھر میں بساتا ہے اور کہتا ہے: کام کرو اور اس کی اجرت مجھے دو۔ تو وہ کام کرتا ہے اور اس کی اجرت اپنے آقا کے علاوہ کسی اور شخص کو دے دیتا ہے۔ تو تم میں سے کون ہے جو یہ بات پسند کرے کہ اس کا غلام ایسا ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہیں رزق عطا کیا ہے تو تم اس کے ساتھ کسی کو شریک مت بناؤ۔ اور جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو ادھر ادھر مت جھانکو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے چہرہ اقدس کے ساتھ اپنے بندے کے چہرے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جب تک وہ دوسری طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ اور میں تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیتا ہوں۔ اور اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو ایک جماعت کے ساتھ ہے اور اس کے پاس کستوری کی ایک تھیلی ہے۔ ان میں سے ہر شخص پسند کرتا ہے کہ وہ کستوری کی خوشبو

بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ تَعْمَلَ بِهِنَّ وَيَأْمُرُ بِنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوا بِهِنَّ . فِيمَا أَنْ تُخْبِرَهُمْ ، وَإِمَّا أَنْ أَخْبِرَهُمْ . فَقَالَ : يَا أَحْسَى لَا تَفْعَلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تَسْقِنِي بِهِنَّ أَنْ يُخَسَفَ بِي أَوْ أُعَذَّبَ . قَالَ : فَجَمَعَ بَنِي إِسْرَائِيلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ حَتَّى امْتَلَأَ الْمَسْجِدُ ، وَقَعَدُوا عَلَى الشُّرُفَاتِ ، ثُمَّ خَطَبَهُمْ ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ أَعْمَلَ بِهِنَّ ، وَأْمُرُ بِنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوا بِهِنَّ . أَوْلَهُنَّ أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا ، فَإِنَّ مِثْلَ مَنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ كَمِثْلِ رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِهِ بِذَهَبٍ أَوْ وِرْقٍ ثُمَّ أَسْكَنَهُ دَارًا ، فَقَالَ : اعْمَلْ وَارْفَعْ إِلَيَّ ، فَجَعَلَ يَعْمَلُ وَيَرْفَعُ إِلَيَّ غَيْرَ سَيِّدِهِ ، فَأَيُّكُمْ يَرْضَى أَنْ يَكُونَ عَبْدُهُ كَذَلِكَ ، فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَكُمْ وَرَزَقَكُمْ فَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا . وَإِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا تَلْتَفِتُوا فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ بَوَاجِهِهِ إِلَى وَجْهِ عَبْدِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ ، وَأَمْرُكُمْ بِالصِّيَامِ ، وَمِثْلُ ذَلِكَ كَمِثْلِ رَجُلٍ فِي عَصَابَةٍ مَعَهُ صُرَّةٌ مَسْكِ كُلُّهُمْ يُحِبُّ أَنْ يَجِدَ رِنِحَهَا ، وَإِنَّ الصِّيَامَ أَطِيبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِنِحِ الْمَسْكِ ، وَأَمْرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ ، وَ مِثْلُ ذَلِكَ كَمِثْلِ رَجُلٍ أَسْرَهُ الْعَدُوَّ ، فَأَوْثَقُوا يَدَهُ إِلَى عُنُقِهِ ، وَ قَرَّبُوهُ لِيَضْرِبُوا

سوگھ لے۔ اور بے شک روزہ اللہ کے نزدیک کستوری کی مہک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اور میں تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اور اس کی مثال اس شخص کی ہے جسے دشمن نے قیدی بنا لیا ہو اور اس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ باندھ دیئے ہوں اور پھر انہوں نے اس کی گردن اڑانے کے لیے اسے قریب کر لیا ہو، تو اس نے کہنا شروع کر دیا۔ کیا میں تمہیں اپنی جان کا فدیہ دے کر آزادی حاصل کر لوں۔ لہذا وہ ہر چھوٹی بڑی چیز نہیں دینا شروع کر دیتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ فدیہ دے کر آزادی حاصل کر لیتا ہے۔ اور میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر بکثرت کرنے کا حکم دیتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کی مثال اس شخص جیسی ہے جس کے پیچھے تیز رفتار دشمن لگا ہو۔ حتیٰ کہ وہ ایک مضبوط قلعہ میں آ کر پناہ حاصل کر لیتا ہے۔ اسی طرح بندہ صرف اللہ کے ذکر کے ساتھ شیطان سے پناہ حاصل کر سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اور میں بھی تمہیں پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ (۱) جماعت کے ساتھ وابستہ رہنا۔ (۲) امیر و حکمران کی بات سنا (۳) اور اطاعت کرنا۔ (۴) ہجرت کرنا (۵) اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور جس شخص نے ایک بالشت کے برابر جماعت سے علیحدگی اختیار کی تو اس نے ایمان و اسلام کا پٹہ (عہد و پیمان) اپنے سر سے اتار دیا الایہ کہ واپس لوٹ آئے اور جو شخص جاہلیت کے بول بولے تو وہ جہنمی ہے۔ آپ سے عرض کی گئی: ”اگرچہ وہ روزے رکھے اور نماز پڑھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ وہ روزے رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو۔ تم اللہ کی پکار کے ساتھ پکارو جس اللہ نے تمہیں اپنی پکار کے ساتھ مومنین مسلمین اور عباد اللہ کا نام دیا ہے۔“

عُنُقَهُ، فَجَعَلَ يَقُولُ: هَلْ لَكُمْ أَنْ أَفْدِيَ نَفْسِي مِنْكُمْ، وَجَعَلَ يُعْطِي الْقَلِيلَ وَالْكَثِيرَ، حَتَّى قَدَى نَفْسَهُ. وَأَمْرُكُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ كَثِيرًا، وَمِثْلُ ذِكْرِ اللَّهِ كَمِثْلِ رَجُلٍ طَلَبَهُ الْعَدُوُّ سِرَاعًا فِي أَثَرِهِ حَتَّى أَتَى حِصْنًا حَصِينًا فَأَحْرَزَ نَفْسَهُ فِيهِ، وَكَذَلِكَ الْعَبْدُ لَا يَنْجُو مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ ((قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَأَنَا أَمْرُكُمْ بِخَمْسٍ أَمْرِنِي اللَّهُ بِهِنَّ، الْجَمَاعَةَ وَالسَّمْعَ وَالطَّاعَةَ وَالْهِجْرَةَ وَالْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قَيْدَ شَيْبٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ مِنْ رَأْسِهِ، إِلَّا أَنْ يُرَاجِعَ، وَمَنْ ادَّعَى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَى جَهَنَّمَ)). قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ إِنْ صَامَ وَ صَلَّى؟ قَالَ: ((وَ إِنْ صَامَ وَ صَلَّى. تُدَاعُوا بِدَعْوَى اللَّهِ الَّتِي سَمَّائُمْ بِهَا الْمُؤْمِنِينَ الْمُسْلِمِينَ عِبَادَ اللَّهِ)).

فوائد..... بکر ۳۸۳۔

۱۶..... بَابُ ذِكْرِ طَيْبِ خَلْفَةِ الصَّائِمِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزے دار کے منہ کی بو کا بیان

۱۸۹۶۔ نَسْنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيمٍ، نَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ بَكْرِ الْبَرْسَانِيَّ -، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ.....

”جناب ابو صالح زیات سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یعنی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے۔ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ اس کے لیے ڈھال ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک قیامت والے دن کستوری کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہوگی۔ روزے دار کو دو خوشیاں ملتی ہیں۔ (۱) جب روزہ افطار کرتا ہے تو افطاری سے خوش ہوتا ہے اور (۲) جب اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے کی وجہ سے خوش ہوگا۔“

عَنْ أَبِي صَالِحِ الزِّيَّاتِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (قَالَ اللَّهُ: كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَهُوَ لِي وَأَنَا أَجْرِي بِهِ، الصِّيَامُ عَنْهُ جَنَّةٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخَلُوفٌ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرِحَانَ إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ.

۱۷..... بَابُ ذِكْرِ إِعْطَاءِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ الصَّائِمِ أَجْرَهُ بِغَيْرِ حِسَابٍ إِذِ الصَّيَامُ مِنَ الصَّبْرِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّمَا يُوفَى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

اللہ تعالیٰ کا روزے دار کو بغیر حساب کے اجر و ثواب دینے کا بیان کیونکہ روزہ صبر سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ”بلاشبہ صبر کرنے والوں کو ان کا اجر پورا پورا بغیر حساب کے دیا جائے گا۔“

۱۸۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبَلَةَ، أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّاورِدِيُّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ.....

(۱۸۹۶) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب هل يقول اني صائم اذا شتم، حديث: ۱۹۰۴۔ صحیح مسلم، کتاب الصيام، باب فضل الصيام، حديث: ۱۱۵۱/۱۶۳۔ سنن ترمذی: ۷۶۶۔ سنن نسائی: ۲۲۱۸۔ سنن ابن ماجه: ۱۶۳۸۔ مسند احمد: ۲/۲۷۳۔ (۱۸۹۷) اسنادہ صحیح: سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء في فضل الصوم، حديث: ۷۶۶ باختصار۔ مسند احمد: ۴۱۹/۲ وانظر الحديث السابق.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے۔ ایک نیکی کا ثواب دس گناہ سے لے کر سات سو گناہ تک دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”سوائے روزے کے، وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر و ثواب دوں گا۔ روزے دار میرے لیے کھانا چھوڑتا ہے، وہ میری خاطر مشروبات ترک کرتا ہے اور میری وجہ سے اپنی لذت کو چھوڑتا ہے اور میری وجہ سے اپنی بیوی سے فائدہ اٹھانا چھوڑتا ہے اور روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے عمدہ ہے۔ اور روزے دار کے لیے دو خوشی کے مواقع ہیں: ایک خوشی وہ ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی اسے اپنے رب کے ساتھ ملاقات کے وقت نصیب ہوگی۔“

۱۸..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الصِّيَامَ مِنَ الصَّبْرِ عَلَى مَا تَأَوَّلَتْ خَبَرَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا بیان کہ روزہ صبر میں سے ہے جیسا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی حدیث کی تاویل کی ہے ۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ مَعْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَحَنْظَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ بِالْبَيْعِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَحَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الطَّعَامُ الشَّاكِرُ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ)) قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَالَ اللَّهُ: كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ، يَدْعُ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ وَشَهْوَتُهُ مِنْ أَجْلِي)).

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والا، روزے دار صبر کرنے والے کی طرح ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا وہ میرے لیے کھانا، پینا اور اپنی شہوت کو

چھوڑ دیتا ہے۔“

۱۸۹۹۔ نَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَشْرِ بْنِ مَنصُورٍ السَّلْمِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنِ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ.....

حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَهَذَا الْبَقِيعِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمِثْلِهِ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: الْإِسْنَادَانِ صَحِيحَانِ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ، وَعَنْ حَنْظَلَةَ ابْنِ عَلِيٍّ جَمِيعًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَلَا تَسْمَعُ الْمُقْبَرِيُّ يَقُولُ: كُنْتُ أَنَا وَحَنْظَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ بِالْبَقِيعِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ.

”جناب حنظلہ بن علی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس بقیع میں بیان کرتے ہوئے سنا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مذکورہ بالا کی مثل روایت بیان کی۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”سعید المقبری اور حنظلہ بن علی دونوں کی سندیں صحیح ہیں۔ کیا آپ نے جناب مقبری کا یہ قول نہیں سنا کہ وہ کہتے ہیں: میں اور حنظلہ بن علی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بقیع میں موجود تھے۔“

۱۹..... بَابُ ذِكْرِ فَرْحِ الصَّائِمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِإِعْطَاءِ الرَّبِّ إِيَّاهُ ثَوَابَ صَوْمِهِ

بِأَلَا حِسَابٍ جَعَلْنَا اللَّهُ مِنْهُمْ

روزے دار کی خوشی کا بیان کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس کے روزے کا ثواب بغیر

حساب کے دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان خوش نصیبوں میں شامل فرمائے

۱۹۰۰۔ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَيْلٍ (ح) وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، نَا ابْنَ فَضَيْلٍ، ثَنَا ضَرَّارُ بْنُ مَرْةٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....

”حضرت ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزے دار کے لیے دو خوشی کے مواقع ہیں: (۱) جب افطاری کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور (۲) جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اور وہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، إِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ، إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ اللَّهَ فَجَزَاهُ فَرِحَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ

(۱۸۹۹) اسنادہ صحیح: سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فیمن قال الطاعم الشاکر.....، حدیث: ۱۷۶۴ وانظر الحدیث السابق.

(۱۹۰۰) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام، حدیث: ۱۱۵۱/۱۶۵۔ سنن نسائی: ۲۲۱۵۔ مسند احمد: ۲۳۲/۲۔ وانظر ما تقدم برقم: ۱۸۹۶.

روزے کے احکام و مسائل

لَخَلْوُفٌ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمَسْكِ)). لَمْ يَقْلِ الدَّوْرَقِيُّ فَجَزَاهُ)).

اسے اجر و ثواب دے گا تو خوش ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ بہتر اور اچھی ہے۔ جناب دورقی کی روایت میں ”اس کو اجر و ثواب دے گا۔“ کے الفاظ نہیں ہیں۔“

فوائد:.....۱۔ علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ جب تمام اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے روزے کو خاص کیوں کیا ہے۔ اس کے مفہوم کی کئی توجیہات ہیں:

(۱) روزوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف اضافت کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی بھی معبود باطل کی روزوں کے ذریعے عبادت نہیں کی گئی۔

(ب) اعمال کی قبولیت کے لیے طلب ثواب کی نیت اہم شرط ہے۔ چنانچہ کسی بھی دور میں کفار نے اپنے معبودوں کی روزوں سے تعظیم نہیں کی۔ اس کے برعکس وہ نماز، حج، صدقہ اور ذکر وغیرہ سے معبودان باطلہ کی تعظیم کرتے رہے ہیں۔ (اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے روزوں کی اضافت اپنی ذات کی طرف کی ہے کہ روزہ میرے لیے ہے۔)

(ج) روزہ مخفی عبادت ہے، اس لیے یہ ریاء اور دکھلاوے سے بعید ہے۔ جب کہ نماز، حج، جہاد اور صدقہ وغیرہ ظاہری عبادت ہیں اور ان میں ریاء کا عنصر شامل ہو سکتا ہے۔

(د) اللہ تعالیٰ نے روزوں کی نسبت اپنی طرف بطور خاص اس لیے کی ہے کہ روزے دار کا روزے میں ذاتی کوئی مفاد نہیں ہے۔

۲۔ ان احادیث میں روزہ کی فضیلت و ترغیب کا بیان ہے۔ (شرح النووی: ۸ / ۲۹)

۳۔ اللہ تعالیٰ کو روزہ دار کے منہ کی بو کستوری سے زیادہ پسند ہے۔ اور حالت روزہ میں منہ کی بو اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔

۴۔ حالت روزہ میں مسواک کرنے کی کوئی پابندی نہیں اور مسواک کرنے سے منہ کی بو زائل نہیں ہوتی۔ کیونکہ حالت روزہ میں منہ کی بو معدہ خالی ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے اور مسواک کرنے یا نہ کرنے سے یہ باقی رہتی ہے۔ لہذا ان احادیث سے دوران روزہ پچھلے پہر مسواک کو مکروہ قرار دینا کسی بھی اعتبار سے درست نہیں۔

۵۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ان الفاظ میں روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزاء دوں گے، روزے کی فضیلت اور کثرت ثواب کا بیان ہے، کیونکہ نئی جب بتائے کہ وہ خود جزاء دے گا، تو نئی کے یہ الفاظ عطیہ و جزاء کی قدر عظیم اور بہت زیادہ وسعت کے متقاضی ہوتے ہیں۔ (۸ / ۲۹)

۲۰..... بَابُ ذِكْرِ اسْتِجَابَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ دُعَاءِ الصَّوَامِ إِلَى فِطْرِهِمْ مِّنْ صِيَامِهِمْ
جَعَلَنَا اللَّهُ مِنْهُمْ

اللہ تعالیٰ کے روزہ داروں کی دعا روزہ افطار کرنے تک قبول کرنے کا بیان۔ اللہ تعالیٰ ہمیں
بھی ان لوگوں میں شامل فرمائے

۱۹۰۱۔ لَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمَلَائِيُّ، عَنْ أَبِي مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مُدَّةَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین افراد کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ روزے دار کی دعا حتیٰ کہ وہ روزہ افطار کر لے اور عدل و انصاف کرنے والے امام و بادشاہ کی دعا اور مظلوم شخص کی دعا۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو بادلوں کے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ پھر رب عزوجل فرماتا ہے: ”مجھے میری عزت کی قسم! میں تیری ضرورت مدد کروں گا اگرچہ کچھ مدت کے بعد ہی کروں۔“ ابو مجاہد کا نام سعد طائی ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام ہے۔ اور عمرو بن قیس دنیا کے عبادت گزاروں میں سے ایک ہیں۔

۲۱..... بَابُ ذِكْرِ بَابِ الْجَنَّةِ الَّتِي يُخَصُّ بِدُخُولِهِ الصَّوَامُ دُونَ غَيْرِهِمْ وَ نَفِي الظَّمَا عَمَّنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، وَيَشْرَبُ مِنْ شَرَابِهَا، جَعَلَنَا اللَّهُ مِنْهُمْ

جنت کے اس دروازے کا بیان جو صرف روزے داروں کے داخلے کے لیے خاص ہے اور جو شخص جنت میں داخل ہو گیا اور اس نے جنتی مشروب پی لیا تو اسے پیاس نہیں لگے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان لوگوں میں سے کر دے

۱۹۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمَحِيُّ وَ غَيْرُهُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

(۱۹۰۱) اسنادہ ضعیف: ابوالہریرہ راوی مجہول ہے۔ الضعيفة: ۱۲۵۸۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب (۱۳۲)، حدیث: ۳۵۹۸۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۵۲۔ مسند احمد: ۳۰۴/۲۔ مسند الحمیدی: ۱۱۴۰۔

(۱۹۰۲) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب الريان للصائمين، حدیث: ۱۸۹۶۔ صحیح مسلم، کتاب الصيام، باب فضل الصيام، حدیث: ۱۱۵۲۔ سنن ترمذی: ۷۶۵۔ سنن نسائی: ۲۲۳۸۔ سنن ابن ماجہ: ۱۶۴۰۔ مسند احمد: ۳۳۵/۵۔

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں روزہ داروں کے لیے ایک خاص دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے۔ اس میں سے روزہ داروں کے سوا کوئی شخص داخل نہیں ہوگا۔ پھر جب آخری روزے دار داخل ہو جائے گا تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ جو شخص جنت میں داخل ہو گیا وہ جنتی مشروب پینے گا اور جس نے جنتی مشروب پی لیا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔“ جناب ابو حازم سلمہ بن دینار ثقہ راوی ہیں ان کے زمانے میں ان جیسا کوئی عالم نہ تھا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لِلصَّائِمِينَ بَابٌ فِي الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ: الرِّيَانُ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلَ أَحْرَهُمْ، أَغْلِقَ، مَنْ دَخَلَ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا)). أَبُو حَازِمٍ سَلَمَةُ بْنُ دِينَارٍ ثِقَةٌ لَمْ يَكُنْ فِي زَمَانِهِ مِثْلُهُ .

فوائد: ۱۔ جنت کے کل آٹھ دروازے ہیں اور ان میں سے ایک دروازہ ”باب الریان“ روزہ داروں کے لیے مختص ہے، اس دروازے سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔

۲۔ روزہ داروں کے لیے جنت میں خاص مشروب کا بندوبست ہوگا۔ جسے پینے کے بعد روزہ دار کبھی پیاس محسوس نہیں کریں گے۔

۳۔ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث میں روزوں کی فضیلت اور روزہ داروں کی کرامت کا بیان ہے۔

۲۲..... بَابُ صِفَةِ بَدْءِ الصَّوْمِ كَمَا فِي تَخْيِيرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادَهُ الْمُؤْمِنِينَ بَيْنَ الصَّوْمِ وَالْإِطْعَامِ، وَنَسَخَ ذَلِكَ بِإِجَابِ الصَّوْمِ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ تَخْيِيرٍ

ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو اختیار دیا تھا کہ وہ روزہ رکھ لیں یا کسی کو روزہ رکھوادیں (اسے کھانا دے دیں) پھر یہ اختیار منسوخ ہو گیا اور روزہ مومنوں پر فرض ہو گیا

۱۹۰۳۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ، ثَنَا عَمِي، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بَكْبَرٍ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ - عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ، - وَهُوَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ.....

”حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں رمضان المبارک میں جو چاہتا روزہ رکھتا اور جو چاہتا وہ روزہ چھوڑ دیتا، اور ایک مسکین کو بطور فدیہ

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، قَالَ: كُنَّا فِي رَمَضَانَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ، وَافْتَدَى بِإِطْعَامِ

(۱۹۰۳) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورة البقرة، باب ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾، حدیث: ۴۰۰۷۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب بیان نسخ قول اللہ تعالیٰ ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ...﴾، حدیث: ۱۱۴۵۔ سنن ابی داؤد: ۲۳۱۵۔ سنن ترمذی: ۷۹۸۔ سنن نسائی: ۲۳۱۸۔ مسند احمد: ۱۰۴/۳۔

مُسْكِيْنَ، حَتَّى أَنْزَلْتُ الْآيَةَ ﴿فَمَنْ شَهِدَ﴾ کھانا کھلا دیتا۔ حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾۔ ”پس تم میں سے جو شخص اس مہینے میں (گھر میں) موجود ہو تو اسے روزہ رکھنا چاہیے۔“

فوائد:..... ۱۔ روزوں کی فرضیت کے آغاز میں روزہ رکھنے یا روزہ کے بدلے کسی مسکین کو کھانا کھلانا کی رخصت تھی۔ اس کی دلیل یہ آیت تھی: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنَ﴾ اور جو لوگ اس (کھانا کھلانے کی) طاقت رکھتے ہیں ان پر (روزہ کے عوض) ایک مسکین کا کھانا ہے۔ (سورۃ البقرہ: ۱۸۴)

بعد ازاں یہ رخصت ختم کر دی گئی اور رمضان کے روزوں کو فرض عین قرار دیا گیا کہ ﴿مَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ تم میں سے جو شخص اس مہینے میں حاضر ہو وہ رمضان کے روزے رکھے۔ لہذا ہر شخص پر رمضان کے روزے فرض ہیں اور روزے کے عوض فدیہ طعام کی رخصت ختم ہو چکی ہے۔ (سورۃ بقرہ: ۱۸۵)

۲۔ آیت رخصت مکمل منسوخ ہے یا جزوی اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔ راجح مسلک یہ ہے کہ روزہ کے عوض مسکین کو کھانا کھلانے کی عام رخصت منسوخ ہو چکی ہے۔ البتہ دائمی مریض اور انتہائی عمر رسیدہ افراد جو روزہ کی بالکل طاقت نہیں رکھتے اور مستقبل میں ان کی قضا کی بھی طاقت نہ رکھتے ہوں، وہ روزہ کے بدلے مسکین کو کھانا کھلا دیں۔ ان کے لیے یہ رخصت باقی ہے۔

۲۳..... بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ الصَّائِمُ عَنْهُ مَمْنُوعًا بَعْدَ النَّوْمِ فِي لَيْلِ الصَّوْمِ مِنَ الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ وَالْجَمَاعِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ فَرَضِ الصِّيَامِ، وَنَسَخَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا ذَلِكَ بِإِبَاحَتِهِ لَهُمْ ذَلِكَ أَجْمَعَ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ تَفْضُلًا مِنْهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ، وَعَفْوًا مِنْهُ عَنْهُمْ، وَتَخْفِيفًا عَلَيْهِمْ

روزے کی فرضیت کی ابتداء میں روزے دار کے رات کو سو جانے کے بعد کھانا پینا اور جماع کرنا ممنوع تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے منسوخ کر کے اپنے مومن بندوں پر فضل و کرم، ان سے درگزر اور تخفیف و آسانی کرتے ہوئے یہ تمام کام طلوع فجر تک جائز قرار دے دیئے

۱۹۰۴۔ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنِي عَمِيُّ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.....

(۱۹۰۳) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ البقرہ، باب ﴿فمن شهد منكم الشهر فليصمه﴾، حدیث: ۴۵۰۷۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب بیان نسخ قول اللہ تعالیٰ ﴿وعلی الذین یطیقونہ.....﴾، حدیث: ۱۱۴۵۔ سنن ابی داؤد: ۲۳۱۵۔ سنن ترمذی: ۷۹۸۔ سنن نسائی: ۲۳۱۸۔ مسند احمد: ۱۵۴/۳۔

(۱۹۰۴) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب قول اللہ جل ذکرہ ﴿احل لکم لیلۃ الصیام.....﴾، حدیث: ۱۹۱۵۔ سنن ابی داؤد: ۲۳۱۴۔ سنن ترمذی: ۲۹۶۸۔ سنن نسائی: ۲۱۷۰۔ مسند احمد: ۲۹۵/۵۔

روزے کے احکام و مسائل

”حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محمد ﷺ کے صحابہ کرام میں کوئی شخص جب روزے دار ہوتا پھر افطاری کا وقت آ جاتا اور وہ افطاری سے پہلے سو جاتا تو وہ اس رات اور اگلے دن شام تک کچھ نہ کھاتا اور حضرت قیس بن صرمہ رضی اللہ عنہ روزے دار تھے پھر جب افطاری کا وقت ہوا تو وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور پوچھا: کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں، لیکن میں تلاش کر کے لاتی ہوں تو وہ ان کے لیے کھانا لینے چلی گئیں اور حضرت قیس سارا دن کام کرتے رہے تھے، لہذا انہیں نیند آگئی۔ ان کی زوجہ محترمہ (کھانا لے کر) آئی۔ (انہیں سویا ہوا دیکھ کر) کہنے لگیں: افسوس تم محروم ہو گئے۔ پھر اسی حالت میں انہوں نے صبح کی۔ پھر جب دوپہر کا وقت ہوا تو وہ بے ہوش ہو گئے۔ یہ بات نبی کریم ﷺ کو بتائی گئی تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿أَجَلٌ لَّكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفْعُ إِلَى نِسَائِكُمْ﴾ ”تمہارے لیے روزوں کی رات میں بیویوں سے ہمستری کرنا حلال کر دیا گیا ہے۔“ اس سے صحابہ کو بہت زیادہ خوشی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے مزید قرآن نازل فرمایا: ﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ ”کھاؤ اور پیو حتیٰ کہ تمہارے لیے صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے واضح ہو جائے۔“

فوائد:..... ۱۔ روزوں کی فرضیت کے آغاز میں رات کے وقت روزہ داروں پر دو چیزوں کی پابندی تھی۔

(۱) رات کے وقت روزہ دار کا بیوی سے مباشرت کرنا حرام تھا۔ اس کی دلیل آئندہ حدیث ہے: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوا لَا يَقْرُبُونَ النِّسَاءَ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَكَانَ رِجَالٌ يَخُونُونَ أَنْفُسَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ((عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ)) جب رمضان کے روزوں کی فرضیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پورا رمضان بیویوں کے قریب نہ جاتے تھے اور (اس دوران) کچھ لوگ اپنی جانوں سے خیانت کرتے رہے (یعنی حکم عدولی کی) چنانچہ اللہ تعالیٰ

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُهُمْ صَائِمًا فَحَضَرَ الْإِفْطَارُ، فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ، لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ، وَلَا يَوْمَهُ حَتَّى يُمِيسَ، وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ صَرْمَةَ كَانَ صَائِمًا، فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارُ، أَتَى امْرَأَتَهُ، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكَ طَعَامٌ. قَالَتْ: لَا. وَلَكِنْ أَطْلُبُ، فَطَلَبْتُ لَهُ، وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ، وَجَاءَتْ امْرَأَتُهُ، قَالَتْ: خَيْرٌ لَكَ. فَأَصْبَحَ، فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غَشِيَ عَلَيْهِ، فَذَكَرَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿أَجَلٌ لَّكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفْعُ إِلَى نِسَائِكُمْ﴾ فَفَرِحُوا بِهَا فَرِحًا شَدِيدًا، فَقَالَ: ﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾.

نے یہ آیت نازل کی ”ہم نے جان لیا ہے کہ تم اپنی جانوں کے ساتھ خیانت کرتے تھے تو اس نے تم پر مہربانی کی۔“

(صحیح بخاری: ۴۵۰۸)

پھر یہ پابندی ختم کر دی گئی اور بیوی سے مباشرت کی اجازت دے دی گئی کہ ”تمہارے لیے روزے کی رات اپنی بیویوں سے صحبت کرنا حلال کر دیا گیا ہے۔ (سورۃ البقرۃ: ۱۸۷)

(۲) روزوں کی فرضیت کی ابتداء میں سحری کی رخصت نہ تھی، بلکہ مغرب کے بعد سونے سے قبل روزہ افطار کرنے اور نیند سے قبل تک کھانے کی اجازت تھی۔ سونے کے بعد اگلی رات تک کھانا ممنوع تھا، پھر اس مذکورہ واقعہ کے بعد طلوع فجر تک کھانے کی رخصت دی گئی اور سحری کرنے کی ترغیب و فضیلت بیان کی گئی۔ لہذا سحری کرنا مستحب فعل قرار دیا گیا۔



جَمَاعُ أَبْوَابِ الْأَهْلِةِ وَ وَقْتِ ابْتِدَاءِ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ
چاند اور ماہِ رمضان کے روزوں کی ابتداء کے وقت پر مشتمل ابواب کا مجموعہ

۲۳..... بَابُ الْأَمْرِ بِالصِّيَامِ لِرُؤْيَةِ الْهَلَالِ إِذَا لَمْ يُغَمَّ عَلَى النَّاسِ .

اگر بادلوں کی وجہ سے چاند لوگوں سے چھپا نہ ہو تو چاند دیکھ کر روزہ رکھنے کے حکم کا بیان
۱۹۰۵۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،
أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ.....

عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَلَالَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ عَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَفْطِرُوا لَهُ)).
”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب تم چاند کو دیکھ لو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھ لو تو روزہ افطار کر لو اور اگر تم پر بادل چھائے ہوں تو اس کی گنتی پوری کر لو۔“

۲۵..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ اللَّهَ جَلَّ وَ عَزَّ جَعَلَ الْأَهْلَةَ مَوَاقِيتَ لِلنَّاسِ لِصَوْمِهِمْ وَفَطْرِهِمْ
اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے چاند کو لوگوں کے لیے روزہ رکھنے اور افطار کرنے کے اوقات معلوم کرنے کا ذریعہ بنایا ہے

إِذْ قَدْ أَمَرَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ لِرُؤْيَتِهِ وَالْفِطْرِ لِرُؤْيَتِهِ مَا لَمْ يُغَمَّ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهْلَةِ، قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ﴾ . الْآيَةُ
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کی زبانی یہ حکم دیا ہے کہ ماہ رمضان کے روزے چاند دیکھ کر رکھو اور چاند دیکھ کر روزے رکھنے بند کرو بشرطیکہ آسمان پر بادل نہ ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهْلَةِ، قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ﴾ ”آپ سے چاند کے متعلق سوال کرتے ہیں کہہ دیجیے کہ وہ لوگوں کے لیے اوقات معلوم کرنے کا ذریعہ ہے۔“

۱۹۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، نَا أَبُو عَاصِمٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ، ثَنَا

(۱۹۰۵) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب هل يقال رمضان او شهر رمضان، حدیث: ۱۹۰۰۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال، حدیث: ۱۰۸۰۔ سنن نسائی: ۲۱۲۲۔ سنن ابن ماجہ: ۱۶۵۴۔ مسند احمد: ۱۴۵/۲۔

نَافِعٌ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْأَهْلَةَ مَوَاقِيتَ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدُرُوا لَهُ، وَاعْلَمُوا أَنَّ الشَّهْرَ لَا يَزِيدُ عَلَى ثَلَاثِينَ)).

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے چاند کو اوقات معلوم کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ لہذا جب تم اسے دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب اسے دیکھ لو تو روزہ رکھنا بند کر دو، پھر اگر تم پر بادل چھا جائیں (اور چاند نظر نہ آئے) تو اس کی گنتی کر لو اور خوب جان لو کہ مہینہ تیس دن سے زیادہ نہیں ہوتا۔“

۲۶..... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّقْدِيرِ لِلشَّهْرِ إِذَا غَمَّ عَلَى النَّاسِ

جب لوگوں پر بادل چھا جائیں تو مہینے کا اندازہ اور گنتی کرنے کے حکم کا بیان

۱۹۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، إِلَّا أَنْ يَغْمَّ عَلَيْكُمْ، فَإِنْ غَمَّى عَلَيْكُمْ فَأَقْدُرُوا لَهُ)). قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ مِنْ حُفَاظِ الدُّنْيَا فِي زَمَانِهِ.

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مہینہ آتیس راتوں کا بھی ہوتا ہے۔ لہذا تم چاند کو دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو اور نہ چاند دیکھے بغیر افطار کرو، سوائے اس کے کہ تم پر بادل چھا جائیں پھر اگر بادل چھائے ہوں تو مہینے کا اندازہ اور گنتی کر لو۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”جناب اسماعیل بن جعفر اپنے زمانے کے دنیا کے عظیم حافظ حدیث تھے۔“

۲۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالتَّقْدِيرِ لِلشَّهْرِ إِذَا غَمَّ أَنْ يُعَدَّ شَعْبَانَ

ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ يُصَامُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب آسمان پر بادل چھا جائیں تو رمضان المبارک کا اندازہ کرنے کے لیے شعبان کے تیس دن شمار کریں گے پھر روزے رکھے جائیں گے

(۱۹۰۶) مستدرک حاکم: ۱/۴۲۳۔ انظر الحديث السابق.

(۱۹۰۷) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال، حدیث: ۱۰۸۰/۹ و انظر الحديث المتقدم برقم:

روزے کے احکام و مسائل

۱۹۰۸۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنَّ ابْنَ وَهَبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ أَبِي سَلَمَةَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”پھر اگر تم پر بادل چھا جائیں تو (شعبان کے) تیس دن شمار کر لو۔“

۱۹۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، نَا ابْنُ فَضِيلٍ، نَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ، عَنِ أَبِيهِ.....

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مہینہ ایسے ایسے اور ایسے تیس دن کا ہوتا ہے۔ اور مہینہ اس طرح اور اس طرح، اس طرح بھی ہوتا ہے۔ اور تیسری (اپنے انگوٹھے کو) بند کر لیتے (یعنی مہینہ اسی دن کا بھی ہوتا ہے) اور اگر تم پر بادل چھا جائیں تو (شعبان کے) تیس دن مکمل کر لو۔“ جناب ابن فضیل کی روایت میں ہے: ”پھر آپ نے اپنا ہاتھ کھولا اور ایک انگلی کو بند رکھا (اسی کا اشارہ کیا) پھر اگر تم پر بادل چھائے ہوں تو (شعبان کے) تیس دن پورے کرو۔“

فوائد:..... ۱۔ اسلامی مہینے اسی دن کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ کسی بھی مہینے کے تعیین کے لیے دو چیزوں کو ملحوظ رکھا جائے گا: (۱) سابقہ مہینے کے اسی دن مکمل ہونے کے بعد چاند نظر آجائے۔ (ب) گزشتہ ماہ کے تیس دن مکمل ہو جائیں ان دو صورتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے کسی بھی اسلامی مہینے کا تعیین کیا جاسکتا ہے۔

۲۔ رمضان المبارک کے مہینے کے ثبوت کے لیے لازم ہے، یا تو شعبان کی اسی تاریخ کے بعد چاند نظر آجائے۔ اور اگر مطلع ابراؤد ہو تو شعبان کے تیس دن مکمل ہونے پر رمضان المبارک کا آغاز ہوگا۔ محض شک کی بنا پر رمضان روزہ رکھنا حرام ہے۔

(۱۹۰۸) سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء لا تقدموا الشهر بصوم، حديث: ۶۸۴۔ سنن نسائی: ۲۱۴۰۔ مسند احمد: ۲۵۹/۲۔ صحیح ابن حبان: ۳۴۴۳۔ صحیح بخاری: ۱۹۰۹۔ صحیح مسلم: ۱۰۸۱۔ من طریق محمد بن زیاد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ.

(۱۹۰۹) اسنادہ صحیح: صحیح ابن حبان: ۳۴۴۶.

۳۔ بعض اسلامی مہینے انتیس اور بعض تیس دن کے ہیں اور اگر انتیس تاریخ کے بعد چاند نظر نہ آئے تو بہر صورت اس مہینے کی تعداد تیس دن پوری کی جائے گی۔ کسی بھی صورت میں اسے انتیس دن تک محدود کرنا جائز نہیں۔

۲۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى صِدْقِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِإِكْمَالِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا لِيَصُومَ شَهْرَ رَمَضَانَ دُونَ إِكْمَالِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا لِشَعْبَانَ

ان لوگوں کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جن کا دعویٰ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ماہ رمضان کے تیس روزے مکمل کرنے کا حکم دیا ہے، شعبان کے تیس دن مکمل کرنے کا حکم نہیں دیا

۱۹۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس قدر شعبان کے چاند کا خیال رکھتے تھے اس قدر دوسرے کسی مہینے کا خیال نہیں رکھتے تھے۔ پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے۔ اور اگر آپ پر بادل چھا جاتے تو آپ (شعبان کے) تیس دن شمار کرتے پھر روزہ رکھتے۔“

فوائد:..... رسول اللہ ﷺ ماہ شعبان کی گنتی کا خاص لحاظ اس لیے رکھتے تھے کہ رمضان کا حقیقی تعین ہو اور رمضان کا کوئی روزہ ناقص نہ ہو۔ بلکہ شعبان کے صحیح تعین (انتیس یا تیس دن) کے بعد رمضان کا آغاز کر دیا جائے نیز آپ ﷺ نے اہل اسلام کو بھی شعبان کی گنتی کا لحاظ رکھنے کی خاص تاکید فرمائی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: أَحْصُوا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ (رمضان کے (روزوں کے) سبب ہلال شعبان کو شمار کرو (یعنی شعبان کے دن شمار کرو تا کہ رمضان کا کوئی روزہ فوت نہ ہو) (ترمذی: ۶۸۷، الصحیحۃ: ۵۶۵ حسنہ الالبانی)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ خوب محنت سے چاند کا مطالعہ کرو اور اس کی منازل دیکھو۔ تاکہ تم پوری بصیرت سے مبنی برحقیقت رمضان کا ادراک کر سکو کہ تم سے رمضان کا کوئی دن چھوٹ نہ جائے۔ (تحفة الاحوذی: ۲/۲۴۹)

۲۹..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الصِّيَامِ لِرَمَضَانَ قَبْلَ مَضِيِّ ثَلَاثِينَ يَوْمًا لِشَعْبَانَ إِذَا لَمْ يُرَ الْهِلَالُ

جب رمضان کا چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دن پورے کیے بغیر رمضان کا روزہ رکھنا منع ہے

(۱۹۱۰) صحیح: مسند احمد: (۱۴۹/۶) ومن طريقه في منن أبي داود، كتاب الصيام، باب اذا اغشى الشهر، حديث: ۲۳۲۵۔

صحیح ابن حبان: ۳۴۳۰۔

۱۹۱۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ.....

عَنْ حُدَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقْدِمُوا هَذَا الشَّهْرَ حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ أَوْ تَكْمِلُوا الْعِدَّةَ)).

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: ”اس مہینے (رمضان) سے آگے نہ بڑھو حتیٰ کہ تم چاند دیکھ لو یا (شعبان کی) گنتی مکمل کر لو۔“

۱۹۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ الْبَزَارِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ.....

عَنْ سِمَاكِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عِكْرَمَةَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ مِنْ رَمَضَانَ - وَهُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ: ادْنُ، فَكُلْ. فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: وَاللَّهِ لَتَدْنُونَنِّي. قُلْتُ: فَحَدَّثَنِي. قَالَ: ثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالَ - صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ، وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَيْهِ، فَإِنْ حَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَنَظَرِهِ سَحَابٌ أَوْ قَتْرَةٌ، فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ)).

”جناب ساک بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عکرمہ کے پاس اس دن آیا جس دن رمضان کے شروع ہو جانے کے بارے میں شک کیا جا رہا ہے، جبکہ وہ کھانا کھا رہے تھے۔ تو انہوں نے کہا: قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ۔ تو میں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم ضرور قریب ہو گے (اور کھاؤ گے) میں نے کہا: تو مجھے (اس بارے میں) بیان فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا: ”ہمیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم (روزہ رکھ کر) رمضان کا استقبال مت کرو۔ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ پھر ایک چاند دیکھنے اور تمہارے درمیان بادل یا دھند وغبار حائل ہو جائے تو (شعبان کی) گنتی تیس دن پوری کر لو۔“

فوائد۱۔ رمضان سے قبل استقبال رمضان کا ایک یا دو روزے رکھنا ممنوع ہیں۔ بلکہ رمضان کا چاند دیکھ کر

رمضان ہی کا روزہ رکھنا چاہیے۔

۲۔ جو شخص معمول کے روزے رکھتا ہو اگر معمول میں وہ دن رمضان سے ایک دن پہلے آجائے تو ایسے شخص کو روزہ

رکھنے کی ممانعت نہیں۔ بشرطیکہ استقبال رمضان کی نیت نہ ہو۔

(۱۹۱۱) سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب اذا اغمی الشهر، حدیث: ۲۳۲۶۔ سنن نسائی: ۲۱۲۸۔ صحیح ابن حبان: ۳۴۴۹۔

(۱۹۱۲) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب من قال فان غم علیکم فصوموا ثلاثین، حدیث: ۲۳۲۷۔ سنن ترمذی:

۶۸۸۔ سنن نسائی: ۲۱۳۱۔ مسند احمد: ۲۲۶/۱۔ سنن الدارمی: ۱۶۸۳۔

۳۰..... بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الرَّجْرِ عَنْ صِيَامِ رَمَضَانَ قَبْلَ رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ إِذَا لَمْ يَغْمَّ الْهَيْلَالُ، وَبَيْنَ الرَّجْرِ عَنْ إِفْطَارِ رَمَضَانَ قَبْلَ رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ إِذَا لَمْ يَغْمَّ الْهَيْلَالُ
 جب مطلع ابر آلود نہ ہو تو رمضان کا چاند دیکھے بغیر رمضان کا روزہ رکھنا منع ہے۔ اسی طرح اگر چاند بادل میں چھپا نہ ہو تو شوال کا چاند دیکھے بغیر روزے رکھنا بند کرنا بھی منع ہے
 وَالِدَلِيلُ عَلَى أَنَّ الصَّائِمَ لِرَمَضَانَ إِذَا غَمَّ الْهَيْلَالُ قَبْلَ مَضِيِّ ثَلَاثِينَ يَوْمًا لِشَعْبَانَ عَاصِمٌ كَالْمُفْطِرِ قَبْلَ مَضِيِّ ثَلَاثِينَ يَوْمًا لِرَمَضَانَ إِذَا غَمَّ الْهَيْلَالُ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ شعبان کے تیس دن مکمل ہونے سے پہلے جب چاند بادلوں میں چھپ جائے تو رمضان کا روزہ رکھنے والا شخص گناہ گار ہوگا جیسا کہ رمضان المبارک کے تیس دن پورے ہونے سے پہلے جب چاند بادلوں میں چھپ جائے تو روزہ نہ رکھنے والا گناہ گار ہوگا۔

۱۹۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، نَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((الشَّهْرُ تَسْعُ وَعِشْرُونَ)) وَعَقَدَ إِبْهَامَهُ ((فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، وَلَا تَفْطَرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدِرُوا لَهُ)).
 ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”مہینہ اتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔“ اور آپ نے اپنا انگوٹھا بند کر لیا۔ لہذا چاند کو دیکھے بغیر روزے مت رکھو اور نہ تم چاند دیکھے بغیر روزے رکھنا چھوڑو۔ پھر اگر تم پر

چاند بادلوں میں چھپ جائے تو اس کی گنتی کا اندازہ کر لو۔“

۳۱..... بَابُ الرَّجْرِ عَنْ صَوْمِ الْيَوْمِ الَّذِي يُشَلِّكُ فِيهِ أَمِنْ رَمَضَانَ أَمْ مِنْ شَعْبَانَ، بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

مجمل غیر مفسر لفظ کے ساتھ اس دن کے روزے کی ممانعت کا بیان جس کے بارے میں شک

ہو کہ یہ دن رمضان کا ہے یا شعبان کا

۱۹۱۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ مَا لَا أَحْضَى غَيْرَ مَرَّةٍ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.....

(۱۹۱۳) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب قول النبی ﷺ ”اذا رأيت الهلال“ حدیث: ۱۹۰۶۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب

وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال، حدیث: ۱۰۸۰۔ سنن نسائی: ۲۱۲۴۔ مسند احمد: ۱۰۳/۲۔

(۱۹۱۴) صحیح لغیرہ: سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب کراهية صوم يوم الشك، حدیث: ۲۳۳۴۔ سنن ابن ماجہ: ۱۶۴۵۔

سنن ترمذی: ۶۸۶۔ سنن نسائی: ۲۱۹۰۔ صحیح بخاری تعلیقاً قبل رقم الحدیث: ۱۹۰۶۔

روزے کے احکام و مسائل

عَنْ صَلَّةِ بْنِ زُفَرٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ، فَأَتَى بِشَاةٍ مَضْلِيَّةٍ، فَقَالَ: كُلُوا، فَتَنَحَى بَعْضُ الْقَوْمِ، فَقَالَ: إِنِّي صَائِمٌ. فَقَالَ عَمَّارٌ: مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشْكُ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”جناب صلہ بن زفر بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو ان کے پاس ایک بھنی ہوئی بکری لائی گئی۔ تو انہوں نے فرمایا: کھاؤ۔ تو کچھ لوگ پیچھے ہٹ گئے۔ اس نے کہا: میں روزے سے ہوں۔ تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے شک والے دن کا روزہ رکھا تو اس نے ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کی نافرمانی کی۔“

فوائد:..... ۱۔ شک کے دن سے مراد تیس شعبان کا دن ہے کہ جب بادل وغیرہ کی وجہ سے چاند نظر نہ آئے اور یہ اضطراب ہو کہ ممکن ہے یہ رمضان ہو یا شعبان (تحفة الاحوذی: ۳/ ۲۴۷) اس غیر یقینی صورت حال میں اس دن کا روزہ رکھنا حرام ہے۔ بلکہ گزشتہ احادیث کی رو سے اسے تیس شعبان ہی تسلیم کیا جائے گا۔

۲۔ حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ شک کا روزہ حرام ہے۔ کیونکہ صحابی یہ بات اپنی رائے سے نہیں کہہ رہے۔ سو یہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہے۔ (تحفة الاحوذی: ۳/ ۲۳۷)

۳۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْهَيْلَالَ يَكُونُ لِلَّيْلَةِ الَّتِي يَرَى صَغُرًا أَوْ كَبِيرًا مَا لَمْ تَمُضِ ثَلَاثُونَ يَوْمًا لِلشَّهْرِ ثُمَّ لَا يَرَى الْهَيْلَالَ لَيْعِيمٍ أَوْ سَحَابٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ چاند جس رات میں چھوٹا یا بڑا دکھائی دیتا ہے وہ اسی رات کا ہوگا جب تک کہ مہینے کے تیس دن مکمل نہ ہو جائیں پھر بادل وغیرہ کی وجہ سے نظر نہ آئے (تو تیس دن مکمل کرنا ہوں گے) ۱۹۱۵۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرَ -، نَا شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ: سَمِعْتُ.....

”جناب ابوالخثری بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رمضان المبارک کا چاند دیکھا جبکہ ہم ذات عرق مقام پر تھے۔ کہتے ہیں تو ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے بارے میں پوچھنے کے لیے ایک آدمی بھیجا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دیکھنے کے لیے چاند کو پھیلا دیا ہے۔ پس اگر چاند تم پر بادلوں میں چھپ جائے تو تم تیس کی گنتی مکمل کر لو۔“

أَبَا الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: أَهْلَلْنَا هَيْلَالَ رَمَضَانَ وَ نَحْنُ بِذَاتِ عِزْقٍ، قَالَ: فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّهُ لَكُمْ لِرُؤْيَيْهِ، فَإِنْ أَعْمَى عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ)). وَ تَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، تَنَا أَبُو دَاوُدَ، تَنَا شُعْبَةُ بِمِثْلِهِ.

فوائد:..... اگر شعبان یا رمضان کے تیس دن مکمل ہونے پر پہلی رات کا چاند عام جسامت سے بڑا نظر آئے تو

شکوہ و شبہات میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے کہ مسلمان ایک روزہ کھا گئے ہیں یا عید ایک دن لیٹ کی ہے۔ کیونکہ بعض اوقات پہلی رات کے چاند کی جسامت عام معمول سے بڑی ہوتی ہے۔ حدیث الباب میں اس سے جنم لینے والے اعتراضات و اشکالات کا مداوا ہو گیا ہے، لہذا مہینے کی تعیین کا عام معمول یہی ہے کہ چاند نظر آنے پر مہینہ مکمل ہو جائے گا۔ بصورت دیگر تیس دن مکمل کرنا ہوں گے۔

۳۳..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْوَجَبَ عَلَى أَهْلِ كُلِّ بَلَدَةٍ صِيَامَ رَمَضَانَ لِرُؤْيَتِهِمْ
لَا رُؤْيَةَ غَيْرِهِمْ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہر ملک اور شہر والوں کے لیے اپنے ملک اور شہر کی روایت کے مطابق رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے۔ دوسرے علاقے کے لوگوں کی روایت کا اعتبار نہیں ہوگا

۱۹۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَرْمَلَةَ.....

”جناب کریب سے روایت ہے کہ ام فضل بنت حارث نے انہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ملک شام بھیجا۔ وہ کہتے ہیں: ”میں شام آیا اور ان کا کام اور ضرورت پوری کر دی اور میں نے رمضان المبارک کا چاند شام ہی میں دیکھا پس ہم نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھا اور لوگوں نے چاند دیکھا اور روزہ رکھا۔“ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا۔ پھر میں مہینے کے آخر میں مدینہ منورہ واپس آیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے سوال کرتے ہوئے چاند کا ذکر کیا تو پوچھا: تم نے چاند کب دیکھا تھا؟ میں نے عرض کی کہ ہم نے چاند جمعہ کی رات دیکھا تھا۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے خود جمعہ کی رات کو چاند دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے خود جمعہ کی رات کو چاند دیکھا تھا۔ اور لوگوں نے بھی چاند دیکھا تھا اور روزہ رکھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی

عَنْ كُرَيْبٍ: أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالشَّامِ، قَالَ: فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهَلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ، فَرَأَيْنَا الْهَيْلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَرَأَاهُ النَّاسُ وَصَامُوا، وَصَامَ مُعَاوِيَةُ، فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهَيْلَالَ، فَقَالَ: مَتَى رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ؟ فَقُلْتُ: رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ. فَقَالَ: أَنْتَ رَأَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، أَنَا رَأَيْتُهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، وَرَأَاهُ النَّاسُ، وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ. قَالَ: لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالَ نَصُومُهُ حَتَّى نَكْمُلَ

(۱۹۱۶) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب بیان ان لكل بلد رؤيتهم، حدیث: ۱۰۸۷۔ سنن ابی داؤد: ۲۳۳۲۔ سنن ترمذی:

۶۹۳۔ سنن نسائی: ۲۱۱۳۔ مسند احمد: ۳۰۶/۱۔

روزے کے احکام و مسائل

روزہ رکھا تھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لیکن ہم نے چاند ہفتہ کی رات کو دیکھا تھا لہذا ہم اسی طرح مسلسل روزے رکھتے رہیں گے حتیٰ کہ تیس دن مکمل کر لیں یا چاند دیکھ لیں۔ میں نے عرض کی: کیا آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت اور ان کے روزوں پر کفایت نہیں کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح حکم دیا ہے۔“

ثَلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ، فَقُلْتُ: أَوْ لَا تَكْتَفِي بِرُؤْيِيهِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ؟ قَالَ: لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ اسلامی مہینے کی تعیین انتیس تاریخ کو چاند نظر آنے یا مہینے کے تیس دن مکمل ہونے پر ہوگی، اس قاعدہ کا اطلاق تمام دنیا کے مسلمانوں پر ہوگا، چونکہ ہر علاقے کے چاند کے مطالع اور منازل مختلف ہیں، اس لیے ہر علاقے کے لوگ اپنی چاند کی منازل کے اعتبار سے رمضان و عید الفطر کا اہتمام کریں گے اس لیے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے معاویہ رضی اللہ عنہ کی موافقت کو کافی نہ سمجھا تھا۔

۳۳..... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارِ رُؤْيَتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ بَلْفِظِ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ .

مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔ اس بارے میں نبی کریم ﷺ سے مروی روایات کا بیان جن کے الفاظ عام ہیں اور ان کی مراد خاص ہے

۱۹۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بَنْدَارٌ وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالَ بَنْدَارٌ: نَا شُعْبَةُ وَقَالَ يَحْيَى: عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ.....

ابن عمر. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ)).

عمر رضی اللہ عنہما کو نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: ”مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔“

۱۹۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالُوا: ثَنَا إِسْمَاعِيلُ - وَهُوَ ابْنُ عَلِيَّةَ - أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، وَقَالَ الزَّعْفَرَانِيُّ وَمُؤَمَّلُ: عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ.....

(۱۹۱۷) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب قول النبی ﷺ "إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ....."، حدیث: ۱۹۰۸۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال، حدیث: ۱۰۸۰/۱۳۔ سنن نسائی: ۲۱۴۴۔ مسند احمد: ۴۴/۲۔ (۱۹۱۸) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان.....، حدیث: ۱۰۸۰/۶۔ مسند احمد: ۵/۲ تقدم تحريجه برقم: ۱۹۱۳۔

روزے کے احکام و مسائل

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک مہینہ آنتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔"

فوائد:..... یہ احادیث عام ہیں کہ اسلامی مہینہ آنتیس دن کا ہوتا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ بعض اسلامی مہینے آنتیس دن کے اور بعض تیس دن کے ہوتے ہیں، یہ مقصود نہیں کہ اسلامی مہینے ہی آنتیس دن کے ہیں۔

۳۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى خِلَافِ مَا تَوَهَّمَهُ الْعَامَّةُ وَالْجُهَّالُ أَنَّ الْهَلَالَ إِذَا كَانَ كَبِيرًا مُضِيًّا أَنَّهُ لِللَّيْلَةِ الْمَاضِيَةِ، لَا لِلَّيْلَةِ الْمُسْتَقْبَلَةِ

عوام اور جاہل لوگوں کے اس وہم کے برخلاف دلیل کا بیان کہ جب چاند بڑا اور روشن ہو تو وہ گزشتہ رات کا ہوتا ہے موجودہ رات کا نہیں ہوتا

۱۹۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، نَا ابْنُ فَضَيْلٍ، نَا حُصَيْنٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ.....

عَنْ أَبِي الْبَحْتَرِيِّ، قَالَ: خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ، فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَحْلَةَ رَأَيْنَا الْهَلَالَ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَهُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ. قَالَ: فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْنَا: رَأَيْنَا الْهَلَالَ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ. فَقَالَ: أَيُّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ؟ قُلْنَا: لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ مَدَّهُ لِرُؤْيَيْهِ فَهُوَ لِلَّيْلَةِ رَأَيْتُمُوهُ)).

"جناب ابوالبختری بیان کرتے ہیں کہ ہم عمرہ ادا کرنے کے لیے نکلے۔ پھر جب ہم بطن نخلہ مقام پر اترے تو ہم نے چاند دیکھا۔ کچھ لوگ کہنے لگے کہ یہ تین راتوں کا ہے اور کچھ نے کہا کہ یہ دوسری رات کا چاند ہے۔ کہتے ہیں: ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملے تو ہم نے عرض کی: ہم نے چاند دیکھا تو کچھ لوگوں نے کہا: یہ تیسری رات کا چاند ہے اور کچھ نے کہا کہ یہ دوسری رات کا ہے۔ تو انہوں نے پوچھا: تم نے اسے کس رات دیکھا تھا۔ ہم نے جواب دیا: اس رات کو دیکھا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا:

"بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے چاند کو دیکھنے کے لیے اسے بڑا کر دیا ہے۔ وہ اسی رات کا ہے جس رات تم نے اسے دیکھا تھا۔"

الف:..... مکرر ۱۹۱۵۔

۳۶..... بَابُ ذِكْرِ إِعْلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ بِإِشَارَةِ لَا يُنْطِقُ، مَعَ إِعْلَامِهِ إِيَّاهُمْ أَنَّهُ أُمِّيٌّ لَا يَكْتُبُ وَلَا يَحْسِبُ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الإِشَارَةَ الْمَفْهُومَةَ مِنَ النَّاطِقِ تَقُومُ مَقَامَ النُّطْقِ فِي الْحُكْمِ كَهَيِّ مِنَ الْآخَرِ

نبی کریم ﷺ کا اپنی امت کو کلام کے بغیر اشارے کے ساتھ بتانا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ اور آپ کا نہیں یہ بتانا کہ آپ ان پڑھ ہیں، لکھنا اور حساب کرنا آپ ﷺ کو معلوم نہیں۔ اس دلیل کے بیان کے ساتھ کہ بولنے والے شخص کا سمجھا جانے والا اشارہ حکم میں کلام کے قائم مقام ہوگا۔ جیسا کہ گونگے شخص کا اشارہ ہوتا ہے

۱۹۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا مَرْوَانَ - يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ - نَا إِسْمَاعِيلَ (ح) وَحَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ بِشْرِ - نَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ.....

سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا)). وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرِ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: ((الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا))، ثُمَّ قَبَضَ أَصَابِعَهُ فِي الثَّلَاثَةِ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ اس طرح اور اس طرح اور اسی طرح ہوتا ہے۔ جناب محمد بن بشر کی روایت میں ہے: ”رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ آپ فرما رہے تھے: ”مہینہ ایسے، ایسے اور ایسے ہوتا ہے پھر تیسری مرتبہ اپنی انگلی کو بند کر کے (اتیس کا اشارہ کیا)“

۳۷..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْفِظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتَهَا

گزشتہ مجمل لفظ کی تفسیر بیان کرنے والی روایت کا بیان

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَرَادَ بِقَوْلِهِ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ بَعْضَ الشُّهُورِ لَا كُلَّهَا، وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ أَرَادَ أَيَّ قَدْ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان: ”مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔“ سے آپ کی مراد تمام مہینے نہیں ہیں بلکہ بعض مہینے مراد ہیں۔ اور اس بات کی دلیل کہ آپ کا یہ فرمان: ”مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے“ سے آپ کی مراد یہ ہے کہ کبھی مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔

۱۹۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، نَنَا عِكْرَمَةَ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي سِمَاكٌ

(۱۹۲۰) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب الشهر یكون تسعا وعشرين، حدیث: ۱۰۸۶۔ سنن نسائی: ۲۱۳۷۔ سنن ابن ماجہ:

۱۶۵۷۔ مسند احمد: ۱/۱۸۴۔

أَبُو زَمِيلٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِي - يَعْنِي.....

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: لَمَّا اعْتَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كُنْتُ فِي الْغُرْفَةِ تِسْعًا وَعَشْرِينَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعَشْرِينَ)).

”حضرت عمر بن خطاب رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے علیحدگی اختیار کی تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ بالاخانے میں اسی دن رہے ہیں (جبکہ آپ نے ایک مہینے کی علیحدگی اختیار کی تھی) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک مہینہ اسی دن کا بھی ہوتا ہے۔“

فوائد:..... ان احادیث کی توضیح حدیث ۱۹۱۷ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۳۸..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ صِيَامَ تِسْعٍ وَعَشْرِينَ لِرَمَضَانَ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِ ثَلَاثِينَ خِلَافَ مَا يَتَوَهَّمُ بَعْضُ الْجُهَالِ وَالرُّعَاةِ أَنَّ الْوَاجِبَ أَنْ يُصَامَ لِكُلِّ رَمَضَانَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا كَوَامِلٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں رمضان المبارک کے اسی روزوں کی تعداد تیس روزوں کی نسبت زیادہ تھی۔ ان جاہل اور بے عقل لوگوں کے خیال کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ ہر رمضان کے تیس روزے مکمل کرنا واجب ہے۔

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ (ح) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، أَخْبَرَنِي عَيْسَى بْنُ دِينَارٍ، (ح) وَحَدَّثَنَا بَنْدَارٌ، ثَنَا أَحْمَدُ وَعُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ، قَالَا: ثَنَا عَيْسَى بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضَرَّارٍ.....

حضرت ابن مسعود رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ اسی دن کے ساتھ اسی روزوں کی نسبت زیادہ مرتبہ رکھے ہیں۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: لَمَّا صُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ تِسْعًا وَعَشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْتُ مَعَهُ ثَلَاثِينَ. وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ: عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ. وَقَالَ بَنْدَارٌ: عَنِ ابْنِ الْحَارِثِ، وَكَمْ يُسَوِّهُ.

(۱۹۲۱) صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب فی الایلاء، حدیث: ۱۴۷۹ مطولاً صحیح ابن حبان: ۳۴۴۴۔

(۱۹۲۲) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب الشهر یكون تسعا وعشرين، حدیث: ۲۳۲۲۔ سنن ترمذی: ۶۸۹۔

مسند احمد: ۳۹۷/۱۔

نوٹ:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ عید رسالت میں رمضان کے مہینے گنتی کے اعتبار سے تیس دن کی نسبت اقل دن زیادہ رہے ہیں۔

۳۹..... بَابُ إِجَارَةِ شَهَادَةِ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

چاند کی رویت کے لیے ایک گواہ کی گواہی جائز ہے

۱۹۲۳۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَانَ الْعَجَلِيُّ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، نَا زَائِدَةُ، نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ عِكْرَمَةَ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَبْصَرْتُ الْهِلَالَ اللَّيْلَةَ. فَقَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ))؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((قُمْ يَا فُلَانُ فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا)).

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو اس نے کہا: ”میں نے آج رات چاند دیکھا ہے، تو آپ نے فرمایا: ”کیا تم گواہی دیتے ہو کہ ایک اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: اے فلاں! کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ صبح روزہ رکھیں۔“

۱۹۲۴۔ نَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوفِيُّ، نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ.....

عَنْ زَائِدَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَنَحْوَهُ. وَقَالَ: أَمْرٌ بِلَاكَ فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ.

”جناب زائدہ کی سند سے مذکورہ بالا کی طرح مروی ہے اور فرمایا: ”آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں اعلان کریں۔“

۴۰..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَرَادَ بِقَوْلِهِ ﴿حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْغَيْطُ الْأَبْيَضُ

مِنَ الْغَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ بَيَانَ بَيَاضِ النَّهَارِ مِنَ اللَّيْلِ

اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْغَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْغَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ (حتیٰ کہ صبح کی سفید دھاری تمہارے لیے سیاہ دھاری سے واضح ہو جائے۔) سے اللہ تعالیٰ کی مرادرات کے بعد دن کی سفیدی کا ظاہر ہونا ہے۔

(۱۹۲۳) ضعیف: سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب فی شہادۃ الواحد علی رؤیۃ ہلال رمضان، حدیث: ۲۳۴۰۔ سنن ترمذی:

۶۹۱۔ سنن نسائی: ۲۱۱۴۔ سنن ابن ماجہ: ۱۶۵۲۔

(۱۹۲۴) انظر الحدیث السابق.

فَوَقَعَ اسْمَ الْخَيْطِ عَلَى بَيَاضِ النَّهَارِ وَعَلَى سَوَادِ اللَّيْلِ ، وَهَذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّ الْعَرَبَ لَمْ تَكُنْ تَعْرِفُهَا فِي مَعْنَاهَا ، وَأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِلُغَتِهِمْ لَا بِمَعَانِيهِمْ ، فَالْخَيْطُ لُغَتُهُمْ ، وَإِيقَاعُ هَذَا الْإِسْمِ عَلَى بَيَاضِ النَّهَارِ وَسَوَادِ اللَّيْلِ لَمْ يَكُنْ مِنْ مَعَانِيهِمْ الَّتِي يَفْهَمُونَهَا حَتَّى أَعْلَمَهُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

اسی طرح دھاگے کا لفظ دن کی سفیدی اور رات کی سیاہی پر واضح ہوا ہے۔ اور یہ مسئلہ اس شخص سے ہے جسے میں بیان کر چکا ہوں کہ عرب لوگ اس کا معنی نہیں جانتے تھے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو ان کی لغت میں نازل کیا ہے۔ مگر ان کے معانی کے مطابق نازل نہیں کیا۔ چنانچہ خبیط (دھاگہ) ان کی لغت ہے لیکن اس لفظ کا اطلاق دن کی سفیدی اور رات کی سیاہی پر کرنا ان کے ہاں معروف معانی میں سے نہیں تھا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ معنی بیان کیا۔

۱۹۲۵۔ أَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عَثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّابُونِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، وَأَخْبَرَنَا بِبَعْضِ الْأَحَادِيثِ أَبُو الْقَاسِمِ زَاهِرُ بْنُ طَاهِرٍ ، أَنَا عَثْمَانُ بْنُ أَبِي الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خَزِيمَةَ ، نَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خَزِيمَةَ ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَخْبَرَنِي.....

عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا ذَلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ)).

”حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ (اور تم کھاؤ اور پیو حتیٰ کہ تمہارے لیے صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے واضح ہو جائے) اتری تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک یہ رات کی سیاہی سے دن کی سفیدی کا نمایاں ہونا ہے۔“

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى ، نَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ.....

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ

”حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول سیاہ دھاگے اور سفید دھاگے سے کیا

(۱۹۲۵) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب قول الله تعالى ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا.....﴾، حدیث: ۱۹۱۶۔ صحیح مسلم، کتاب

الصيام، باب بیان ان الدخول فی الصوم.....، حدیث: ۱۰۹۰۔ سنن ابی داؤد: ۲۳۴۹۔ سنن ترمذی: ۲۹۷۰۔ سنن نسائی:

۲۱۷۱۔ مسند احمد: ۴/۳۷۷.

(۱۹۲۶) انظر الحديث السابق.

روزے کے احکام و مسائل

مراد ہے؟ کیا یہ دو دھاگے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”بے شک تم چوڑی گدی والے ہو۔“ مجھے بتاؤ کیا تم نے کبھی دو دھاگے دیکھے ہیں؟ پھر فرمایا: ”نہیں، بلکہ اس سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔“

الْأَسْوَدَ، أَهْمَا الْخَيْطَانِ؟ قَالَ: ((إِنَّكَ لَعَرِيضُ الْقَفَا، أَرَأَيْتَ أَبْصَرْتَ الْخَيْطَيْنِ قَطُّ؟)). ثُمَّ قَالَ: ((لَا بَلْ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ)).

فوائد:.....۱۔ سیاہ دھاگے سے مراد رات اور سفید دھاگے سے مراد دن ہے۔ یعنی روزہ دار کے لیے طلوع فجر سے پہلے کھانا جائز و مباح ہے اور طلوع فجر کے ساتھ سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

۲۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اگر کسی شخص کو یہ گمان ہو کہ فجر طلوع نہیں ہوئی تو (اس غیر یقینی صورتحال میں کھانے پینے سے) اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ مذکورہ آیت دلیل ہے کہ جب تک فجر واضح نہ ہو کھانا پینا مباح ہے۔ (عون المعبود: ۵/۲۲۷)

۳۔ اس آیت میں مکرین حدیث کے موقف کی تردید ہے۔ جو کہتے ہیں کہ حدیث ظنی اور ناقابل اعتبار ہے اور قرآن فہمی کے لیے عربی لغت سے استفادہ کافی ہے۔ جب مذکورہ صحابی رحمہ اللہ جو عربی دان تھا وہ اس آیت کا مفہوم نہ سمجھ سکا تو عام عجمی لوگ صرف لغت سے ہر آیت کے مفہوم کا تعین کیسے کر سکتے ہیں، لہذا قرآن کا اصل بیان احادیث ہیں۔ جن کے بغیر قرآن فہمی ناممکن ہے اور عقل آیات قرآنی کے مفہوم کی تعیین میں ناقص ہے۔

۴۔..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْفَجْرَ هُمَا فَجْرَانِ، وَأَنَّ طُلُوعَ الثَّانِي مِنْهُمَا هُوَ الْمُحْرَمُ عَلَى الصَّائِمِ الْأَوَّلِ وَالشَّرْبُ وَالْجِمَاعُ لَا الْأَوَّلُ، وَهَذَا مِنَ الْجَنَسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَثَّى نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْبَيَانَ عَنْهُ عَزَّ وَجَلَّ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ فجر دو قسم کی ہے۔ اور دوسری فجر کے طلوع ہونے سے روزے دار کے لیے کھانا پینا اور جماع کرنا حرام ہو جاتا ہے پہلی فجر سے نہیں ہوتا اور یہ مسئلہ اسی جنس سے ہے جسے میں نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرامین کی وضاحت کی ذمہ داری اپنے نبی مکرم کو سونپی ہے

۱۹۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُحَرَّرٍ أَصْلُهُ بَغْدَادِيٌّ ائْتَقَلَ إِلَى فُسْطَاطٍ۔ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فجر دو قسم کی ہے: پہلی فجر تو نہ کھانا کھانا حرام کرتی ہے اور نہ نماز فجر پڑھنے کو جائز کرتی ہے۔ جبکہ دوسری فجر کھانا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْفَجْرُ فَجْرَانِ، فَأَمَّا الْأَوَّلُ فَإِنَّهُ لَا يُحْرَمُ الطَّعَامَ، وَلَا يُجَلُّ

الصَّلَاةَ، وَ أَمَّا النَّائِبُ، فَإِنَّهُ يُحْرَمُ الطَّعَامَ، حرام کرتی ہے اور نماز کو حلال کرتی ہے۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ و يُجِلُّ الصَّلَاةَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا لَمْ يَرَوْهُ أَحَدٌ عَنِ أَبِي أَحْمَدَ إِلَّا ابْنُ مُحَرِّزٍ هَذَا. فرماتے ہیں: ”اس روایت کو ابو احمد سے صرف ابن محرز ہی روایت کرتا ہے۔“

۴۲..... بَابُ صِفَةِ الْفَجْرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ وَهُوَ الْمُعْتَرِضُ لَا الْمُسْتَطِيلُ

مذکورہ بالا فجر کی صفت یہ ہے کہ وہ چوڑائی میں ظاہر ہوتی ہے لمبائی میں نہیں

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الدَّورَقِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ أَبِي عَثْمَانَ.....

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کسی شخص کو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سے سحری کرنے سے نہ روکے کیونکہ وہ اذان اس لیے دیتے ہیں تاکہ تمہارا سونے والے جاگ جائے اور نماز تہجد کے لیے کھڑا ہونے والا (سحری کھانے کے لیے گھر) لوٹ جائے۔“ آپ نے فرمایا: ”صبح اس طرح (لمبائی میں) ظاہر نہیں ہوتی بلکہ اس طرح یعنی چوڑائی میں ظاہر ہوتی ہے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَمْنَعَنَّ أَذَانَ بِلَالٍ أَحَدًا مِنْكُمْ مِنْ سُحُورِهِ، فَإِنَّهُ يُنَادِي لِيَتَّبِعَهُ نَائِمُكُمْ، وَ يَرْجِعُ قَائِمُكُمْ)). قَالَ: وَ لَيْسَ أَنْ يَقُولَ -يَعْنِي الصُّبْحَ هَكَذَا)) أَوْ قَالَ: هَكَذَا، وَ لَكِنْ حَتَّى يَقُولَ: هَكَذَا وَ هَكَذَا يَعْنِي طُولًا، وَ لَكِنْ هَكَذَا يَعْنِي عَرْضًا.

۱۹۲۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ، ثنا ابْنُ عَلِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور صبح کی عمودی سفیدی دھوکے میں نہ ڈالے (اور تم سحری کھانا چھوڑ بیٹھو) یہاں تک (صبح صادق کی) روشنی چوڑائی میں پھیل جائے۔“

(۱۹۲۸) تقدم تحريجه برقم: ۴۰۲

(۱۹۲۹) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب بیان ان الذخول فی الصوم، حدیث: ۱۰۹۴۔ سنن ابی داود: ۲۳۴۶۔ سنن ترمذی:

۷۰۶۔ سنن نسائی: ۲۱۷۳۔ مسند احمد: ۱۳/۵.

۳۳..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْفَجْرَ الثَّانِي الَّذِي ذَكَرْنَاهُ هُوَ الْبَيَاضُ الْمُعْتَرِضُ الَّذِي لَوْنُهُ
الْحُمْرَةُ إِنَّ صَحَّ الْخَبْرُ، فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ النُّعْمَانِ هَذَا بَعْدَ آلِهِ وَلَا جَرِحَ، وَلَا
أَعْرِفُ لَهُ عَنْهُ رَاوِيًا غَيْرَ مَلَاذِمِ بْنِ عَمْرٍو

اس بات کی دلیل کا بیان کہ دوسری فجر جو ہم نے ذکر کی ہے وہ چوڑائی میں پھیلنے والی سفیدی ہے اور اس کا
رنگ سرخی مائل ہوتا ہے۔ بشرطیکہ روایت صحیح ہو۔ کیونکہ میں عبد اللہ بن نعمان کے بارے میں جرح و تعدیل
نہیں جانتا۔ اور ملازم بن عمرو کے سوا ان سے روایت کرنے والا کوئی شاگرد بھی مجھے معلوم نہیں ہے۔

۱۹۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ، نَا مَلَاذِمُ بْنُ عَمْرٍو، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ النُّعْمَانِ السُّحَيْمِيُّ، قَالَ:

أَتَانِي قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ فِي رَمَضَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي.....
أَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا
يَغُرَّنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُضْعِدُ، وَكُلُوا وَ
اشْرَبُوا حَتَّى يَعْتَرِضَ لَكُمْ الْأَحْمَرُ)). وَ
”جناب طلق بن علی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے
فرمایا: ”(سحری) کھاتے اور پیتے رہو اور تم کو اوپر چڑھنے والی
سفید روشنی دھوکے میں نہ ڈالے۔ اور تم کھاتے پیتے رہو حتیٰ کہ
تمہارے لیے سرخ دھاری واضح ہو جائے۔“ اور آپ نے
اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔“
أَشَارَ بِيَدِهِ.

فوائد:..... ۱۔ فجر کی دو اقسام ہیں: (۱) فجر کاذب: صبح صادق سے کچھ دیر قبل طلوع ہوتی ہے اور اس کے طلوع
کی علامت یہ ہے کہ آسمان کی طرف بھیڑیے کی دم کی مثل روشنی اٹھتی ہے۔ اس وقت روزہ دار کے لیے کھانا پینا حلال
ہے اور یہ اباحت طعام کا وقت ہے۔

(۲) فجر صادق: یہ فجر کاذب کے کچھ دیر بعد نمودار ہوتی ہے۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس وقت روشنی مشرق میں
پورے افق پر چوڑائی رخ میں پھیلتی ہے۔ یہ سحری کے اختتام کا وقت ہے اور اس وقت روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو
جاتا ہے۔

۲۔ صبح صادق کا وقت نماز فجر کی اذان ثانی کا وقت ہے اور اس وقت تک روزہ دار کو کھانے پینے کی رخصت ہے اور
طلوع فجر صادق پر روزہ کا آغاز اور سحری کا اختتام ہو جاتا ہے۔ لہذا اذان فجر پر یا طلوع فجر کے ساتھ ہی سحری کو
سمیٹ لینا چاہیے۔

۴۴..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَذَانَ قَبْلَ الْفَجْرِ لَا يَمْنَعُ الصَّائِمَ طَعَامَهُ وَلَا شَرَابَهُ
وَلَا جَمَاعاً ضِدَّ مَا يَتَوَهَّمُ الْعَامَّةُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ فجر سے پہلے کی اذان روزے دار کو اس کے کھانے، پینے اور جماع کرنے سے نہیں روکتی۔ عوام کے خیال کے برخلاف جو اسے روکنے والی خیال کرتے ہیں

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَايَحِي، نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ بِلَالَ لَا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ)).

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں تو تم کھاتے اور پیتے رہو حتیٰ کہ ابن ام مکتوم اذان دے دیں۔“

۴۵..... بَابُ ذِكْرِ قَدْرِ مَا كَانَ بَيْنَ أَذَانَ بِلَالٍ وَ أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ

حضرت بلال اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما کی اذانوں کے درمیانی وقفے کا بیان

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا حَفْصٌ - يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ، (ح) وَ ثَنَا بَنْدَارٌ، نَايَحِي جَمِيعاً عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بے شک بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں تو تم (سحری) کھاؤ اور بیچو حتیٰ کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دے دیں۔“ فرمایا: ”اور ان دونوں کی اذانوں کے درمیان وقفہ اتنا ہی تھا کہ یہ اذان دینے کے لیے اترتے اور وہ چڑھ جاتے۔“ اور جناب الدورقی کی قاسم سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”جب بلال اذان دے تو تم کھاؤ اور بیچو حتیٰ کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دے دیں۔ اور ان دونوں کی اذان میں بس اتنا سا وقفہ ہوتا تھا کہ یہ اذان دے کر اترتے اور وہ چڑھ جاتے۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ روایت اسی قسم سے ہے جن کے بارے میں میں کہتا ہوں کہ وہ ایسی علتوں پر مشتمل

(۱۹۳۱) تقدم تخريجه برقم: ۴۰۱

(۱۹۳۲) تقدم تخريجه برقم: ۴۰۳

روزے کے احکام و مسائل

ہیں جن پر قیاس کرنا جائز ہے۔ اور یہ بات یقینی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے بعد کھانے پینے کی اجازت دی ہے تو انہیں یہ بتا دیا کہ اس وقت میں جماع کرنا اور غیر روزے دار کے لیے مباح ہر کام اس وقت میں جائز ہے۔ یہ بات نہیں کہ آپ نے صرف کھانے پینے کو مباح قرار دیا ہے اور باقی چیزوں کو ممنوع قرار دیا ہے۔“

بِالْأَكْلِ وَالشَّرْبِ بَعْدَ نِدَاءِ بِلَالٍ أَعْلَمَهُمْ أَنَّ الْجَمَاعَ وَكُلَّ مَا جَازَ لِلْمُفْطِرِ فَعَلُهُ فَجَائِزٌ فَعَلُهُ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ، لَا أَنَّهُ أَبَاحَ الْأَكْلَ وَالشَّرْبَ فَقَطْ دُونَ غَيْرِهِمَا .

فوائد: ۱۔ طلوع فجر تک کھانا پینا، جماع کرنا اور دیگر تمام اشیاء جو روزہ کے بغیر مباح ہیں، ان کا اہتمام

درست ہے۔

۲۔ نابینا شخص کا اذان کہنا جائز ہے۔ اصحاب شافعی کہتے ہیں۔ یہ عمل جائز ہے، پھر اگر نابینا کے ساتھ بیٹا شخص ہو جیسے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ تو نابینے کے اذان کہنے میں بالکل کراہت نہیں ہے۔ اور اگر اس کے ساتھ بیٹا شخص نہ ہو تو اس خوف کی وجہ سے کہ وہ غلط وقت پر اذان نہ کہہ دے، اذان کہنا مکروہ ہے۔

۳۔ صبح کی دو اذانیں کہنا مستحب فعل ہے۔ (۱) طلوع فجر سے پہلے (۲) طلوع فجر کے ساتھ۔

۴۔ مؤذن کی آواز پر اعتماد کرنا درست ہے۔

۵۔ سحری کرنا اور سحری کو موخر کرنا مستحب فعل ہے۔ (شرح النووی: ۴/ ۶۸)

۳۶..... بَابُ إِيْجَابِ الْإِجْمَاعِ عَلَى الصَّوْمِ الْوَأَجِبِ

قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ بِلَفْظِ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ

طلوع فجر سے پہلے فرضی روزے کا پختہ عزم اور نیت کرنا واجب ہے اس سلسلے میں عام الفاظ

کا بیان جن کی مراد خاص ہے

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَابْنُ

لَهَيْعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَجْمَعْ الصِّيَامَ قَبْلَ

وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَجْمَعْ الصِّيَامَ قَبْلَ

وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَجْمَعْ الصِّيَامَ قَبْلَ

(۱۹۳۳) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب النیة فی الصوم، حدیث: ۲۴۵۴۔ سنن ترمذی: ۷۳۰۔ سنن نسائی:

۲۳۳۴۔ مسند احمد: ۶/ ۲۸۶۔ من طریق سالم عن حفصة رضی اللہ عنہا.

الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ)). وَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ
الْحَكَمِ أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ بِمِثْلِهِ سَوَاءً،
وَزَادَ قَالَ: وَقَالَ لِي مَالِكٌ وَاللَّيْثُ بِمِثْلِهِ.

۴..... بَابُ يُجَابِ النَّبِيَّةِ لِصَوْمِ كُلِّ يَوْمٍ قَبْلَ طُلُوعِ فَجْرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ، خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ
أَنَّ نَبِيَّةً وَاحِدَةً فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ لِجَمِيعِ الشَّهْرِ جَائِزٌ

ہر روزے کے لیے نیت اس دن کے طلوع فجر سے پہلے پہلے کرنا واجب ہے۔ ان لوگوں کے قول کے
برخلاف جو کہتے ہیں کہ پورے مہینے کے لیے ایک ہی وقت میں ایک ہی بار نیت کر لینا جائز ہے
۱۹۳۴۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرُ عَمْرِو بْنِ
الْحَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا
نَوَى، قَدْ أَمَلَيْتُهُ فِي كِتَابِ الْوُضُوءِ .
”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب کی نبی
کریم ﷺ سے یہ حدیث: ”بے شک اعمال کی قبولیت کا
دارومدار نیت پر ہے اور بلاشبہ ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی
اس نے نیت کی“ کتاب الوضوء میں لکھوا چکا ہوں۔“

فوائد:..... ۱۔ نیت کے بغیر روزہ فاسد ہے اور روزہ دار طلوع فجر سے قبل رات کے کسی حصہ میں فرض روزہ کی
نیت نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں ہوگا۔ (المغنی لابن قدامة: ۶/ ۴۰)

۲۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ رات کو (فرض) روزہ کی نیت کرنا واجب ہے۔ (نیل الاوطار: ۷/ ۳۰)
رمضان کے شروع میں پہلی رات تمام مہینے کے روزوں کی نیت کر لینا تمام مہینے کے روزوں کے لیے کافی نہیں
کیونکہ رمضان کا ہر روزہ منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ لہذا ہر روز علیحدہ نیت کرنی چاہیے۔ (عون المعبود: ۵/ ۳۴۰)
۳۔ نیت دل سے کی جاتی ہے اس کا زبان سے کوئی تعلق نہیں۔ ((وبصوم غدنویت من شہر رمضان)) کے
الفاظ ثابت نہیں ہیں۔

۴..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ
الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ، الْوَجِبَ مِنَ الصِّيَامِ دُونَ التَّطَوُّعِ مِنْهُ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان: ”جس نے رات کے وقت روزے کی نیت نہ
کی اس کا روزہ نہیں ہے“ سے آپ کی مراد فرضی روزہ ہے نظمی روزہ مراد نہیں۔

۱۹۳۵۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدِيثُ عَائِشَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقُولُ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ
”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ
حدیث کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لاتے اور

عَدَاءٌ، وَإِلَّا فَيَأْتِي صَائِمًا)). حَرَجْتُهُ فِي بُوْحَيْتِي: ”کیا تمہارے پاس کھانا موجود ہے وگرنہ میں روزے سے ہوں“ میں نقلی روزوں کے باب میں بیان کر چکا ہوں۔

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ نقلی روزہ کی ادات کے وقت نیت کرنا شرط نہیں، بلکہ نقلی روزہ کی ادات کے وقت نیت کرنا جائز ہے اور اس سے نقلی روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

۲۔ فرض روزہ کی طلوع فجر سے قبل نیت کرنا واجب اور صحت روزہ کی شرط ہے۔

۴۹..... بَابُ الْأَمْرِ بِالسُّحُورِ أَمْرٌ نَذِبٌ وَإِرْشَادٌ إِذِ السُّحُورِ بَرَكَةٌ، لَا أَمْرٌ فَرَضٌ وَإِيْجَابٌ يَكُونُ تَارِكَةً عَاصِيًا بَتْرِكِهِ

سحری کھانے کا حکم مستحب اور راہنمائی کے لیے ہے کیونکہ سحری کھانا با برکت ہے۔ یہ حکم فرض و واجب نہیں کہ سحری نہ کھانے والا گناہ گار شمار ہو۔

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ، عَنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنِ عَاصِمِ، عَنِ زَيْدِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً)). ثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سِوَاءً . مَرْفُوعًا .

”حضرت عبداللہ ﷺ نے فرمایا: ”سحری کیا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔“

۱۹۳۷۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، حَدَّثَنَا حَمَادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدِ (ح) وَثَنَا أَبُو عَمَّارٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَحَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَرَّازُ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ (ح) وَثَنَا بَنْدَارٌ، ثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبِ ح وَحَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ.....

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً)). فرمایا: ”سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔“

(۱۹۳۶) استنادہ حسن: سنن نسائی، کتاب الصیام، باب الحث علی السحور، حدیث: ۲۱۴۶۔

(۱۹۳۷) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب برکة السحور من غیر ایجاب، حدیث: ۱۹۲۳۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب

فضل السحور، حدیث: ۱۰۹۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۶۹۶۔ سنن نسائی: ۲۱۴۸۔ مسند احمد: ۹۹/۳۔

فوائد:..... ۱۔ (ان احادیث میں) سحری کی ترغیب کا بیان ہے اور علماء کا سحری کے استحباب پر اجماع ہے۔ اور یہ واجب نہیں ہے سحری میں برکت سے واضح ہے کہ اس سے انسان روزہ کے لیے قوت حاصل کرتا ہے۔ اس سے جسم میں نشاط پیدا ہوتا ہے۔ اور سحری کے سبب مزید روزوں میں رغبت پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ اس سے روزہ کی مشقت کم ہو جاتی ہے۔ (شرح النووی: ۷۲/۴)

۲۔ یہاں حکم و وجوب کے لیے نہیں بلکہ استحباب کے لیے ہے کہ روزہ دار سحری کے وقت کچھ نہ کچھ ضرور تناول کریں، اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کھانے اور پینے کی کم از کم مقدار سے سحری کا مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔

(تحفة الاحوذی: ۲/۲۴۵)

۵۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ أَنَّ السَّحُورَ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ الْغَدَاءِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ سحری پر صبح کے کھانے کا لفظ غداء بھی بول دیا جاتا ہے

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا بِنْدَارٌ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الدُّورِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالُوا: نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي رُهَيْمٍ.....

”حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ایک شخص کو سحری کھانے کی دعوت دے رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا: ”آؤ صبح کا مبارک کھانا کھاؤ۔“ جناب الدورقی اور عبد اللہ بن ہاشم کی روایت میں ہے ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا جبکہ آپ ﷺ ماہ رمضان میں سحری کے کھانے کی دعوت دے رہے تھے تو آپ نے فرمایا: ”آؤ مبارک صبح کا کھانا کھاؤ۔“ دونوں نے اپنی اپنی روایت میں یہ اضافہ بیان کیا ہے ”پھر میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اے اللہ! معاویہ کو قرآن اور حساب کرنا سکھا اور اسے عذاب سے بچا۔“ اور جناب عبد اللہ بن ہاشم، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

عَنِ الْعَرَبِيَّاتِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو رَجُلًا إِلَى السَّحُورِ، فَقَالَ: ((هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارِكِ)). وَقَالَ الدُّورِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَدْعُو إِلَى السَّحُورِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: ((هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارِكِ)). وَزَادَا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ عَلِمَ مَعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ، وَقِهِ الْعَذَابَ)). وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ مَعَاوِيَةَ، وَقَالَ: ((هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارِكِ)).

(۱۹۳۸) اسنادہ ضعیف: حارث بن زیاد راوی مجهول ہے، تاہم شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ الصحیحۃ: ۲۹۸۳، ۳۴۰۸۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب من سعى السحور الغداء، حدیث: ۲۳۴۴۔ سنن نسائی: ۲۱۶۵۔ مسند احمد: ۱۲۷/۴۔

”آؤ صبح کا بابرکت کھانا کھاؤ۔“

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ سحری کا کھانا بابرکت کھانا ہے کیونکہ اس کے طفیل روزہ دار روزہ سے تقویت حاصل کرتا ہے اس سے بدن میں نشاط آتی ہے اور سحری کے کھانا کی بدولت وہ تلاموت، اذکار، نوافل اور دیگر عوامل روزہ کو احسن انداز سے نبھاسکتا ہے۔

۲۔ خود سحری کرنا اور دوسروں کو سحری کی ترغیب دینا مستحب فعل ہے۔

۵۱..... **بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِسْتِعَانَةِ عَلَى الصَّوْمِ بِالسُّحُورِ إِنْ جَازَ الْإِحْتِجَاجُ بِخَبَرِ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْهُ لِسُوءٍ حِفْظُهُ**

سحری کھانے سے روزہ رکھنے میں مدد لینے کے حکم کا بیان بشرطیکہ زمعہ بن صالح کی روایت سے دلیل لینا درست ہو کیونکہ ان کے برے حافظے کی وجہ سے میرا دل غیر مطمئن ہے

۱۹۳۹۔ نَابُنْدَارٌ، نَابُو عَاصِمٍ، نَا زَمْعَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ، عَنْ عِكْرَمَةَ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((اسْتَعِينُوا بِطَعَامِ السَّحْرِ عَلَى صِيَامِ النَّهَارِ وَيَقِيلُوا لَوَلَا النَّهَارِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ)).

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سحری کے کھانے کے ساتھ دن کے روزے میں مدد حاصل کرو اور دن کو قبول کر کے رات کے قیام کے لیے مدد لے لو۔“

۵۲..... **بَابُ اسْتِحْبَابِ السُّحُورِ فَضْلًا مِنْ صِيَامِ النَّهَارِ وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَالْأَمْرِ**

بِمُخَالَفَتِهِمْ إِذْ هُمْ لَا يَتَسَحَّرُونَ

دن کے روزے اور اہل کتاب کے روزے میں فرق کرنے کے لیے سحری کھانا مستحب ہے اور اہل کتاب کی مخالفت کرنے کا بیان کیونکہ وہ سحری نہیں کھاتے

۱۹۴۰۔ نَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، نَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، نَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ (ح) وَنَنَا يُونُسُ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ ح وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهَبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ بْنِ رِبَاحٍ، (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى، نَا عَبْدُ اللَّهِ - يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ (ح) وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا وَكَيْعٌ، كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ بْنِ رِبَاحٍ، عَنْ أَبِيهِ.....

(۱۹۳۹) اسنادہ ضعیف: زمعہ بن صالح ضعیف راوی ہے۔ الضعیفة: ۲۷۵۸۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ما جاء فی السحور، حدیث: ۱۶۹۳۔ مستدرک حاکم: ۴۲۵/۱۔

(۱۹۴۰) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور، حدیث: ۱۰۹۶۔ سنن ابی داؤد: ۲۳۴۳۔ سنن نسائی: ۲۱۶۸۔ مسند احمد: ۱۹۷/۴۔ سنن الدارمی: ۱۶۹۷۔

”حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو قیس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے روزوں اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق سحری کھانا ہے۔“ جناب وکیع کی روایت میں ہے: ”تمہارے روزوں (اور اہل کتاب کے روزوں) کے درمیان۔“

فوائد:..... ۱۔ اہل اسلام اور اہل کتاب کے روزوں کا بنیادی فرق سحری ہے جیسا کہ اہل اسلام کے لیے سحری کرنا مستحب اور اہل کتاب کے لیے سحری کرنا حرام ہے۔ اہل کتاب پر شام کے کھانے کے بعد اور سوکراٹھنے کے بعد انگلی شام تک کھانا پینا حرام ہے۔

۲۔ خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث میں سحری کی ترغیب کا بیان ہے اور اس میں اس بات کی اطلاع ہے کہ دین اسلام آسان و اہل ہے۔ اس میں سختی اور تنگی نہیں ہے۔ (عون المعبود: ۵ / ۲۲۱)

۵۳..... بَابُ تَأْخِيرِ السُّحُورِ

سحری کھانے میں تاخیر کرنے کا بیان

۱۹۴۱۔ نَامُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، نَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ - نَا هِشَامُ صَاحِبُ الدَّسْتَوَائِي، نَا قَتَادَةُ (ح) وَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا وَ كَيْعٌ، عَن هِشَامِ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِي، عَن قَتَادَةَ، وَ ثَنَا بَنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، نَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ، عَن قَتَادَةَ، عَن أَنَسِ.....

”حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کی، پھر ہم نماز کے لیے اٹھ گئے۔ میں نے پوچھا: سحری کرنے اور نماز کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے جواب دیا: پچاس آیات کی قراءت کرنے کی مقدار کے برابر وقفہ تھا۔“

۱۹۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، ثَنَا سُلَيْمَانُ - وَ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ -

(۱۹۴۱) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب قدر کم بین السحور و صلاة الفجر، حدیث: ۱۹۲۱۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور، حدیث: ۱۰۹۷۔ سنن ترمذی: ۷۰۴۔ سنن نسائی: ۲۱۵۷۔ سنن ابن ماجہ: ۱۶۹۴۔ مسند احمد: ۱۸۲/۵

عَنْ أَبِي حَازِمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ.....
 سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي
 أَهْلِي، ثُمَّ تَكُونُ سُرْعَةً بِي أَنْ أُدْرِكَ صَلَاةَ
 الصُّبْحِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.
 ”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے گھر
 والوں کے ساتھ سحری کھانا پھر میں نماز فجر رسول اللہ ﷺ
 کے ساتھ ادا کرنے کے لیے جلدی کرتا۔“

فوائد: ۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ سحری کو مؤخر کرنا اور طلوع فجر کے قریب سحری کا اختتام کرنا مستحب فعل

ہے۔

۲۔ سحری میں زیادہ تعجیل کہ روزہ دار طلوع فجر سے دواڑھائی گھنٹے پہلے سحری سے فارغ ہو جائیں۔ پسندیدہ نہیں ہے۔



جَمَاعُ أَبْوَابِ الْأَفْعَالِ اللَّوَاتِي تَفْطِرُ الصَّائِمَ

روزہ دار کا روزہ توڑنے والے افعال کے ابواب کا مجموعہ

۵۴..... بَابُ ذِكْرِ الْمُفْطِرِ بِالْجَمَاعِ فِي نَهَارِ الصِّيَامِ

دن کے وقت روزے کو جماع کے ساتھ توڑنے والے کا بیان

۱۹۴۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، (ح) وَحَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (ح) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَسْنِيمٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ماہ رمضان میں روزہ توڑنے والے شخص کو حکم دیا کہ وہ ایک گردن آزاد کرے یا دو ماہ کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔“ امام مالک نے اپنی روایت کے بعد فرمایا: ”اس شخص نے اپنی بیوی سے جماع کر کے روزہ توڑا تھا۔“

۵۵..... بَابُ إِحْبَابِ الْكُفَّارَةِ عَلَى الْمُجَامِعِ فِي الصَّوْمِ فِي رَمَضَانَ بِالْعِتْقِ إِذَا وَجَدَهُ

رمضان المبارک میں بیوی سے ہم بستری کر کے روزہ توڑنے والے شخص پر کفارہ واجب ہے

أَوْ الصِّيَامِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْعِتْقَ، أَوْ الْإِطْعَامَ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الصَّوْمَ، وَالِدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ خَيْرَ ابْنِ جُرَيْجٍ وَمَالِكٌ مُخْتَصِرٌ غَيْرُ مُتَقَصِّصٍ مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اللَّفْظَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي خَيْرِهِمَا كَانَ فَطْرًا بِجَمَاعٍ لَا يَأْكُلِي وَلَا يَشْرِبُ وَلَا هُمَا

(۱۹۴۳) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب اذا جامع في رمضان.....، حدیث: ۱۹۳۶۔ صحیح مسلم، کتاب الصوم، باب تغلیظ

تحریم الجماع فی نهار رمضان، حدیث: ۱۱۱۱۔ سنن ابی داؤد: ۲۳۹۰۔ سنن ترمذی: ۷۲۴۔ سنن ابن ماجہ: ۱۶۷۱۔ مسند:

احمد: ۵۱۶/۲۔

اگر طاقت ہو تو ایک گردن آزاد کرائے، اگر گردن آزاد نہ کرا سکتا ہو تو روزے رکھے اور اگر روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو مساکین کو کھانا کھلائے اور اس بات کی دلیل کہ امام مالک اور ابن جریج کی مذکورہ بالا روایت مختصر غیر مفصل ہے۔ اس دلیل کے ساتھ کہ جو الفاظ ہم نے ان کی روایت کے بیان کیے ہیں اس میں روزہ توڑنے کا سبب جماع تھا۔ کھانے پینے کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹا تھا۔

۱۹۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَاسُفِيَانُ، قَالَ: حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، سَمِعَ حَمِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُخْبِرُ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: ”میں ہلاک ہو گیا۔“ آپ نے پوچھا: تجھے کس چیز نے ہلاک کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: ”میں نے ماہ رمضان میں (دن کے وقت روزے کی حالت میں) اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے۔“ آپ نے پوچھا: ”کیا تم ایک گردن آزاد کرنے کی استطاعت رکھتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔“ آپ نے پوچھا: تو کیا تم دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی! نہیں۔“ آپ نے پوچھا: ”تو کیا تم ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔“ آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ تو وہ شخص بیٹھ گیا۔ پھر اس اثنا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا۔ عرق بڑے ٹوکرے کو کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ ٹوکرا لے لو اور یہ کھجوریں صدقہ کر دو۔“ تو اس نے عرض کی اے اللہ کے رسول! کیا میں اپنے سے زیادہ غریب لوگوں پر صدقہ کروں؟ تو مدینہ منورہ کے دونوں پتھریلے اطراف کے درمیان ہم سے زیادہ غریب گھرانہ کوئی نہیں ہے۔ اس بات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوب ہنستے تھے کہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ . فَقَالَ: ((وَمَا أَهْلَكَ؟)) قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ . فَقَالَ: ((هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُعِيقَ رَقَبَةً؟)) . قَالَ: لَا . قَالَ: ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَابَعَيْنِ؟)) قَالَ: لَا . قَالَ: ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟)) قَالَ: لَا . قَالَ: ((اجْلِسْ)) ، فَجَلَسَ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ قَالَ: وَالْعَرَقُ هُوَ الْمَكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ: ((خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ)) . فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَى أَهْلِ بَيْتِ أَفْقَرِ مِنَّا، فَمَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتِ أَفْقَرِ مِنَّا، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، وَ قَالَ: ((أَذْهَبَ فَأَطْعِمَ أَهْلَكَ)) .

(۱۹۴۴) صحیح بخاری، کتاب کفارات الأیمان، باب متى تحب الكفارة على الغنى، حدیث: ۶۷۰۹۔ صحیح مسلم:

۱۱۱۱/۸۱ من طریق سفیان بهذا الاسناد۔ وانظر الحديث السابق.

آپ کے پگلی والے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔ اور آپ نے فرمایا: ”جاؤ اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔“

۵۶..... بَابُ إِعْطَاءِ الْإِمَامِ الْمُجَامِعِ فِي رَمَضَانَ نَهَارًا مَّا يُكْفِرُ بِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ وَاجِدًا لِلْكَفَّارَةِ مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمُجَامِعَ فِي رَمَضَانَ نَهَارًا إِذَا كَانَ غَيْرَ وَاجِدٍ لِلْكَفَّارَةِ وَقَتَّ الْجَمَاعَ، ثُمَّ اسْتَفَادَ مَا بِهِ يُكْفِرُ، كَانَتْ الْكَفَّارَةُ وَاجِبَةً عَلَيْهِ

امام کا رمضان المبارک کے دن میں جماع کر کے روزہ توڑنے والے کو کفارہ ادا کرنے کے لیے عطیہ دینا جبکہ اس کے پاس کفارہ ادا کرنے کے لیے کچھ موجود نہ ہو۔ اس دلیل کے ساتھ کہ رمضان المبارک کے دن میں ہم بستری کر کے روزہ توڑنے والے کے پاس اگر ہم بستری کے وقت کفارہ ادا کرنے کی طاقت نہ ہو تو پھر اسے کفارہ ادا کرنے کی طاقت حاصل ہو جائے تو اس پر کفارہ ادا کرنا واجب ہوگا

۱۹۴۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ، تَابِغِي، عَنْ مَنَّانِ بْنِ مَرْثَدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ عَنِ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے کہنے لگا کہ اس بد نصیب نے رمضان مبارک میں (دن کے وقت) اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تیرے پاس گردن آزاد کرنے کی طاقت ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تم دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے کہا: کیا تمہارے پاس ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی گنجائش ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ اسے زنبیل کہتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ”اپنی طرف سے یہ کھجوریں (مساکین کو) کھلا دو۔“ تو اس نے عرض کی: مدینے کے دو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ لَهُ: إِنَّ الْأَخْرَ وَقَعَ عَلَيَّ امْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ . قَالَ: فَقَالَ لَهُ: ((أَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً؟)) قَالَ: لَا . قَالَ: ((أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَّسَابِعِينَ؟)) قَالَ: لَا . قَالَ: ((أَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِّينَ مَسْكِينًا؟)) قَالَ: لَا . قَالَ: فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزَّنْبِيلُ فَقَالَ: ((أَطْعِمْ هَذَا عَنكَ)). فَقَالَ: مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتِ أَحْوَجَ مِنَّا، قَالَ: ((فَأَطْعِمْ أَهْلَكَ)).

(۱۹۴۵) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب المجمع فی رمضان هل يطعم اهله، حدیث: ۱۹۲۷۔ صحیح مسلم: ۱۱۱۱/۸۱ (۲۰۹۶) من طریق جریر بهذا الاسناد وانظر الحديث السابق.

روزے کے احکام و مسائل

پتھر لیے کناروں کے درمیان ہم سے زیادہ محتاج کوئی گھرانہ نہیں ہے تو آپ نے فرمایا: ”تو اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔“

فوائد:..... ۱۔ روزہ کی حالت میں عمداً جماع کرنا حرام ہے اور اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

۲۔ حالت روزہ میں جماع کرنے والے پر کفارہ لازم آتا ہے۔ جو بالترتیب یہ ہے (ا) اگر استطاعت ہو تو عیوب سے پاک مومن غلام آزاد کرے۔ (ب) اگر اس کی طاقت نہ تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے۔ (ج) اگر روزے رکھنے سے قاصر ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ پھر اگر وہ ان تینوں چیزوں پر عمل کرنے سے قاصر ہے تو امام و حاکم اور دیگر مالدار لوگ اس کی طرف سے کفارہ (ساٹھ مسکین کو کھانا کھلانا) کا سامان کریں گے اور اگر وہ شخص خود ہی نادار و مفلس ہے تو اس پر صدقہ کرنا بھی جائز ہے۔

۳۔ بھول کر جماع کرنے سے نہ روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ اس کا کوئی کفارہ ہے۔

۳۔ اگر جماع میں بیوی مجبور ہے تو اس پر کفارہ لازم نہیں آئے گا بصورت دیگر اس پر بھی کفارہ لازم آئے گا۔

۵۷..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ رُؤْيٍ مُخْتَصَرًا وَ هُمْ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ مِنَ الْحِجَازِيِّينَ أَنَّ الْمُجَامِعَ فِي رَمَضَانَ نَهَارًا جَائِزٌ لَهُ أَنْ يُكْفَرَ بِالْإِطْعَامِ وَإِنْ كَانَ وَاجِدًا لِعَتَقِ رَقَبَةٍ مُسْتَطِيعًا لَصَوْمِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

اس مختصر روایت کا بیان جس سے بعض حجازی علماء کو وہم ہوا ہے کہ رمضان المبارک کے دن میں بیوی سے جماع کرنے والے شخص کے لیے جائز ہے کہ وہ کفارے میں مسکین کو کھانا کھلا دے اگرچہ وہ گردن آزاد کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور دو ماہ مسلسل روزے رکھنے کی استطاعت بھی رکھتا ہو

۱۹۴۶۔ نَائُوْسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ (ح) وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ، حَدَّثَهُ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَبَادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ.....

عَائِشَةَ تَقُولُ: أَتَى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، احْتَرَقْتُ، فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مسجد میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں برباد ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ اسے کیا ہوا ہے؟ تو اس نے

(۱۹۴۶) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب اذا جامع فی رمضان، حدیث: ۱۹۳۵۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب التغلظ

تحریم الجماع فی نهار رمضان، حدیث: ۱۱۱۲۔ سنن ابی دواد: ۲۳۹۴۔ مسند احمد: ۱۴۰/۶۔

بتایا کہ میں نے اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا: صدقہ کرو۔“ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میرے پاس کچھ نہیں ہے اور نہ میں صدقہ کرنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ تو وہ بیٹھ گیا۔ اسی اثنا میں کہ وہ بیٹھا ہوا تھا، ایک شخص گدھا ہانکتا ہوا آ گیا، جس پر کھانا لدا ہوا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”برباد ہونے والا شخص کہاں ہے؟ تو وہ شخص کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ غلہ صدقہ کرو۔ تو اس نے عرض کی: کیا اپنے علاوہ کسی اور پر صدقہ کروں؟ اللہ کی قسم! ہم خود بھوکے ہیں اور ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تو تم ہی اسے کھا لو۔“ جناب عبدالحکم کی روایت میں ہے: ”اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اپنے علاوہ کسی اور شخص پر صدقہ کروں اللہ کی قسم! (ہم تو خود بھوکے اور محتاج ہیں)۔“

شَأْنُهُ . فَقَالَ: أَصَبْتُ أَهْلِي . قَالَ: ((تَصَدَّقْ)). قَالَ: وَاللَّهِ مَا لِي شَيْءٌ وَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ . قَالَ: ((اجْلِسْ)). فَجَلَسَ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ ، أَقْبَلَ رَجُلٌ يَسُوفُ حِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ)) ، فَقَامَ الرَّجُلُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَصَدَّقْ بِهَذَا)). فَقَالَ: عَلَى غَيْرِنَا . فَوَاللَّهِ إِنَّا لَنَجِياعٌ ، وَمَا لَنَا شَيْءٌ . قَالَ: ((فَكُلُوهُ)). وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ: قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَيْرِنَا فَوَاللَّهِ .

۵۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّمَا أَمَرَ هَذَا الْمُجَامِعَ بِالصَّدَقَةِ بَعْدَ أَنْ أُخْبِرَهُ أَنَّهُ لَا يَجِدُ عَقْرَ رَقَبَةٍ ، وَيُشْبَهُ أَنْ يَكُونَ قَدْ أَعْلَمَ أَيْضًا أَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَطِيعٍ لِصَوْمِ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ كَأَخْبَارِ أَبِي هُرَيْرَةَ فَاخْتَصَرَ الْخَبْرُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے اس جماع کرنے والے شخص کو صدقہ کرنے کا حکم اس کی اس اطلاع کے بعد دیا تھا کہ وہ ایک گردن آزاد نہیں کر سکتا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس نے بتا دیا ہو کہ وہ دو ماہ کے مسلسل روزے بھی نہیں رکھ سکتا جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات میں ہے۔ لہذا یہ روایت مختصر بیان کی ہے۔

۱۹۴۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ، ثنا مُضْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدَةَ الدَّرَّأَوْرِدِيُّ ، وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رَيْبَعَةَ الْمَخْزُومِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ بلند

روزے کے احکام و مسائل

سائے میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس بنی بیاض کا ایک شخص آیا اور اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں برباد ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے اپنی بیوی سے (روزے کی حالت میں) ہم بستری کر لی ہے۔ اور یہ کام رمضان المبارک میں کیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ ایک گردن آزاد کرو۔ اس نے کہا کہ میرے پاس گردن آزاد کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس نے عرض کی: میرے پاس (اتنا اناج بھی) نہیں ہے۔ آپ نے کہا: بیٹھ جاؤ تو وہ بیٹھ گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا جس میں بیس صاع (کھجوریں) تھیں تو آپ نے پوچھا: ابھی ابھی سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! میں یہ حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: یہ لے لو اور اس کا صدقہ کر دو۔ اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میں اپنے اور اپنے گھر والوں سے زیادہ محتاج اور فقیر پر صدقہ کروں؟ تو اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے آج رات ہمارے پاس رات کا کھانا بھی نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تو پھر اسے اپنے اور اپنے گھر والوں پر خرچ کر لے۔“ اس روایت میں روزوں کا ذکر نہیں ہے۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اگر یہ الفاظ ثابت ہو جائیں: ”ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں بیس صاع اناج تھا“ تو پھر نبی کریم ﷺ نے اس جماع کرنے والے کو حکم دیا ہے کہ وہ ہر مسکین کو ایک تہائی صاع کھجوریں دے دے۔“ کیونکہ بیس صاع جب ساٹھ مسکین میں تقسیم کریں گے تو ہر مسکین کو تہائی صاع ملے گا۔ لیکن میرا خیال نہیں کہ یہ

ظِلِّ قَارِعٍ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي بِيَاضَةَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ احْتَرَقْتُ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا لَكَ؟)) قَالَ: وَقَعْتُ بِأَمْرَاتِي، وَأَنَا صَائِمٌ، وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَعْتَقَ رَقَبَةً)). قَالَ: لَا أَحِجْدُهُ. قَالَ: ((أَطْعِمَ سِتِينَ مِسْكِينًا)). قَالَ: لَيْسَ عِنْدِي. قَالَ: ((إِجْلِسْ)). فَجَلَسَ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ عَشْرُونَ صَاعًا، فَقَالَ: ((أَبْنِ السَّائِلُ أَنْفَاءً؟)) قَالَ: هَا أَنَا ذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: ((خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ)). قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى أَحْوَجَ مِنِّي وَمِنْ أَهْلِي فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا لَنَا عَشَاءُ لَيْلَةٍ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَعُذِّبَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِكَ)). لَمْ يَذْكُرِ الصَّوْمَ فِي الْخَبَرِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنْ ثَبَتَتْ هَذِهِ اللَّفْظَةُ: بِعَرَقٍ فِيهِ عَشْرُونَ صَاعًا، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ هَذَا الْمُجَامِعَ أَنْ يُطْعِمَ كُلَّ مِسْكِينٍ ثَلَاثَ صَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ، لِأَنَّ عَشْرِينَ صَاعًا إِذَا قُسِمَ بَيْنَ سِتِّينَ مِسْكِينًا كَانَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ ثَلَاثَ صَاعٍ. وَكَسْتُ أَحْسِبُ هَذِهِ اللَّفْظَةَ ثَابِتَةً، فَإِنَّ فِي خَبَرِ الزُّهْرِيِّ: أُتِيَ بِمِكَتَلٍ فِيهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، أَوْ عَشْرُونَ صَاعًا هَذَا فِي خَبَرِ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ - فَأَمَّا هَقْلُ بْنُ زِيَادٍ

الفاظ ثابت ہوں۔ کیونکہ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے: ”ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں پندرہ یا بیس صاع کھجوریں تھیں۔ یہ امام زہری سے منصور بن معتمر کی خبر ہے۔ جبکہ ہقل بن زیاد نے امام اوزاعی کے واسطے سے امام زہری سے بیان کیا ہے: ”پندرہ صاع“ میں نے یہ دونوں روایات بعد میں بیان کر دی ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ کسی حجازی یا عراقی عالم دین نے یہ فتویٰ دیا ہو کہ رمضان میں جماع کے کفارے میں ہر مسکین کو تہائی صاع کھلائے۔ حجاز کے علماء کہتے ہیں: ”وہ ہر مسکین کو ایک مد کھانا کھلا دے، وہ کھجوریں ہوں یا دیگر اناج۔ جبکہ عراقی علماء کہتے ہیں: ”ہر مسکین کو ایک صاع کھجوریں کھلائے۔ جبکہ تہائی صاع کے متعلق میری معلومات کے مطابق کسی نے نہیں کہا۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ ممکن ہے کہ اس روایت میں دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنے کا حکم اس لیے چھوڑ دیا گیا ہو کیونکہ اس روایت میں یہ سوال رمضان المبارک کے دوران مہینہ مکمل ہونے سے پہلے کیا گیا ہے۔ جبکہ اس گناہ کی وجہ سے دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنے کی ابتدا رمضان المبارک کے مکمل ہونے اور شوال کا ایک دن گزرنے کے بعد ہی ممکن ہے۔ لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جماع کرنے والے کو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم دیا کیونکہ اگر جماع کرنے والا مسکین کو کھانا کھلانے کی قدرت رکھتا ہو تو رمضان المبارک میں یہ کفارہ ادا کرنا ممکن ہے۔ اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وہ حکم دیا ہے جس پر عمل کرنا فوری ممکن تھا اور اس کا حکم نہیں دیا جس پر عمل کرنا کئی دن اور راتوں کے بعد ہی ممکن تھا۔ واللہ اعلم۔ اور مجھے یاد نہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کسی روایت میں یہ مذکور ہو کہ جماع کرنے والے کا سوال ماہ رمضان کے مکمل ہونے

فِيَّاهُ رَوَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا. قَدْ خَرَجَتْهُمَا بَعْدُ، وَلَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْ عُلَمَاءِ الْحِجَازِ وَالْعِرَاقِ قَالَ: يُطْعِمُ فِي كَفَّارَةِ الْجَمَاعِ كُلِّ مَسْكِينٍ ثَلَاثَ صَاعٍ فِي رَمَضَانَ. قَالَ أَهْلُ الْحِجَازِ: يُطْعِمُ كُلَّ مَسْكِينٍ مَدًّا مِنْ طَعَامٍ، تَمْرًا كَانَ أَوْ غَيْرَهُ. وَقَالَ الْعِرَاقِيُّونَ: يُطْعِمُ كُلَّ مَسْكِينٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ. فَأَمَّا ثَلَاثُ صَاعٍ، فَلَسْتُ أَحْفَظُ عَنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ تَرَكَ ذِكْرَ الْأَمْرِ بِصِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعِينَ فِي هَذَا الْخَبَرِ إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّ السُّؤَالَ فِي هَذَا الْخَبَرِ إِنَّمَا كَانَ فِي رَمَضَانَ قَبْلَ أَنْ يَقْضَى الشَّهْرُ، وَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعِينَ لِهَذِهِ الْحُجُوبَةِ لَا يُمْكِنُ الْإِبْتِدَاءُ فِيهِ إِلَّا بَعْدَ أَنْ يَقْضَى شَهْرُ رَمَضَانَ، وَبَعْدَ مَضِيِّ يَوْمٍ مِنْ شَوَالٍ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَجَامِعَ بِإِطْعَامِ سِتِّينَ مَسْكِينًا، إِذَا الْإِطْعَامُ مُمَكِّنٌ فِي رَمَضَانَ لَوْ كَانَ الْمَجَامِعُ مَا لَكَالْقَدْرِ الْإِطْعَامِ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ مِمَّا يَجُوزُ لَهُ فَعَلَهُ مَعْجَلًا، دُونَ مَا لَا يَجُوزُ لَهُ فَعَلَهُ إِلَّا بَعْدَ مَضِيِّ أَيَّامٍ وَلَيَالٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. وَلَسْتُ أَحْفَظُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَخْبَارِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ السُّؤَالَ مِنَ الْمَجَامِعِ قَبْلَ أَنْ يَقْضَى شَهْرُ رَمَضَانَ

فَجَازَ إِذَا كَانَ السُّؤَالُ بَعْدَ مَضَى رَمَضَانَ
 أَن يُؤْمَرَ بِصِيَامِ شَهْرَيْنِ، لِأَنَّ الصِّيَامَ فِي
 سَبَلِهِ تَحَا. لِهَذَا أَكْرَهَ سَوَالُ رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ كَعْدَ هُوَ تُوْطُوْ
 اسے دو ماہ کے روزے رکھنے کا حکم بھی دیا جاسکتا ہے کیونکہ اس
 وقت ہی کفارے کے طور پر روزے رکھنا جائز و ممکن ہے۔“

فوائد:..... اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ حالت روزہ میں جماع کے کفارہ میں ترتیب لازم نہیں اور گردن
 آزاد کرنے کی استطاعت رکھنے والا صدقہ کر سکتا ہے، درست نہیں۔ کیونکہ یہ ایک ہی واقعہ ہے اور گزشتہ احادیث میں
 کفارہ کی ترتیب بیان ہوئی ہے۔ لہذا گردن آزاد کرنے کی طاقت رکھنے والا گردن ہی آزاد کرے گا، پھر اگر اس سے
 قاصر ہے تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے اور اگر روزوں کی طاقت نہ ہو تو پھر صدقہ لازم آئے گا۔

۵۹..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمُجَامِعَ فِي رَمَضَانَ إِذَا مَلَكَ مَا يُطْعَمُ سِتِّينَ مَسْكِينًا، وَلَمْ
 يَمْلِكْ مَعَهُ قُوَّةٌ نَفْسِهِ وَعِيَالِهِ، لَمْ تَجِبْ عَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ رمضان میں جماع کرنے والا شخص جب ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانے کی ملکیت
 رکھتا ہو لیکن اس کے پاس اپنی اور اپنے گھر والوں کو خوراک میسر نہ ہو تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔

۱۹۴۸ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ عَائِشَةَ،
 قَالَ: إِنَّا لَجِيَاعٌ مَا لَنَا شَيْءٌ. هَذَا فِي خَبَرِ
 عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ، وَفِي خَبَرِ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ: مَا لَنَا عَشَاءُ
 لَيْلَةٍ، وَفِي خَبَرِ أَبِي هُرَيْرَةَ: مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا
 أَحْوَجَ مِنَّا.
 ”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حضرت عائشہ کی روایت میں
 یہ الفاظ آئے ہیں: ”بے شک ہم خود بھوکے ہیں، ہمارے پاس
 کھانے کو کچھ نہیں ہے۔“ یہ بات عمرو بن حارث کی روایت میں
 ہے اور عبدالرحمن بن حارث کی روایت میں ہے۔ ”ہمارے پاس
 رات کا کھانا بھی نہیں ہے۔“ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی
 روایت میں ہے: ”مدینہ منورہ کے دو پتھر پلے علاقوں کے
 درمیان ہم سے زیادہ محتاج اور تنگ دست کوئی نہیں ہے۔“

فوائد:..... اگر حالت روزہ میں بیوی سے مباشرت کا مرتکب کفارہ جماع کی کسی بھی شق سے عہدہ برآ ہونے
 سے معذور ہو اور خود اتنا محتاج ہو کہ صدقہ وغیرات کا مستحق ہے تو امام و حاکم کفارہ پر لازم آنے والا صدقہ خود ادا کر دے
 اور اگر وہ شخص صدقہ کا واقعی مستحق ہو تو مذکورہ صدقہ اسی شخص کو دے دے تو ایسا کرنا جائز و مسنون ہے۔

۶۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِسْتِغْفَارِ لِلْمَعْصِيَةِ الَّتِي ارْتَكَبَهَا الْمُجَامِعُ فِي صَوْمِ رَمَضَانَ إِذَا لَمْ يَجِدِ
 الْكَفَّارَةَ بَعْتِي وَلَا بِاطْعَامٍ، وَلَا يَسْتَطِيعُ صَوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ وَالْأَمْرُ بِاطْعَامِ التَّمْرِ فِي كَفَّارَةِ
 الْجَمَاعِ فِي رَمَضَانَ

رمضان المبارک کا روزہ جماع کر کے توڑنے کا گناہ کرنے والے شخص کو استغفار کرنے کا حکم دینے کا

بیان۔ جبکہ وہ گردن آزاد کرنے اور کھانا کھلانے کا کفارہ ادا نہ کر سکتا ہو اور نہ وہ دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتا ہو۔ اور رمضان المبارک میں جماع کرنے کا کفارہ کھجوریں کھلا کر ادا کرنے کے حکم کا بیان

۱۹۴۹۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزِ الْأَيْلِيُّ، أَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عَقِيلٍ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ رَجُلٍ جَامَعَ أَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنِي.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس اثنا میں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں ہلاک ہو گیا ہوں۔ آپ نے کہا: تمہارا بھلا ہوتھیں کیا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا: ایک گردن آزاد کرو۔ اس نے کہا: میرے پاس گردن آزاد کرنے کی قوت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو۔“ اس نے عرض کی: میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔ آپ نے حکم دیا: ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا دو، اس نے کہا: میرے پاس اتنا اتنا ج بھی نہیں ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں تو آپ نے فرمایا: ”یہ ٹوکرا لے لو اور اس کا صدقہ کر دو۔“ وہ کہنے لگا: ”اے اللہ کے رسول! میں اپنے گھر والوں سے زیادہ اس کا حقدار کسی کو نہیں پاتا، مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان مجھ سے زیادہ اس کا محتاج کوئی نہیں ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ خوب ہنس دیئے حتیٰ کہ آپ کے نوکیلے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: لے لو اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو۔“

أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ . قَالَ: ((وَيْحَكَ مَا شَأْنُكَ؟)) قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ . قَالَ: ((أَعْتَقَ رَقَبَةً)). قَالَ: مَا أَجِدُهَا . ((قَالَ صُمَّ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ)). قَالَ: مَا أَسْتَطِيعُ . قَالَ: ((أَطْعَمَ سِتِّينَ مَسْكِينًا)). قَالَ: مَا أَجِدُهُ . قَالَ: فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: ((خُذْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ)) قَالَ: مَا أَجِدُ أَحَقَّ بِهِ مِنْ أَهْلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ طَنْبِي الْمَدِينَةَ أَحَدًا أُحْرَجَ إِلَيْهِ مِنِّي . فَضَحِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ . قَالَ: ((خُذْهُ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ)).

فوائد:..... حالت روزہ میں بیوی سے مباشرت کا مرتکب شخص اگر کفارہ جماع کی تمام صورتوں سے عہد برآء ہونے سے معذور ہو اور خود صدقہ کا زیادہ مستحق ہو تو کفارہ جماع کا صدقہ اسے لوٹا دینا چاہیے اور اسے اپنے گناہ سے

استغفار کرنے کی تلقین کرنی چاہیے تاکہ استغفار کے ذریعے اس کے گناہ کا مداوا ہو سکے۔

۶۱..... بَابُ ذِكْرِ قَدْرِ مَكِيلِ التَّمْرِ لِطَعَامِ سِتِّينَ مَسْكِينًا فِي كَفَّارَةِ الْجَمَاعِ
فِي صَوْمِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کے روزے کی حالت میں جماع کرنے کے کفارے میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا
کھلانے کے لیے کھجوریں ناپنے کے برتن کی مقدار کا بیان

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثَنَا مُؤَمَّلٌ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا مَنْصُورٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،
عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں پندرہ یا بیس صاع کھجوریں
تھیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ لے لو اور اپنی طرف
سے (مسکین کو) کھلا دو۔“

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا مِهْرَانُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الرَّازِيُّ، عَنِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، قَالَ:
حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ عَامِرٍ وَحَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَمَنْصُورٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی۔“ اور فرمایا:
”پس آپ کے پاس ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا جس میں پندرہ
یا بیس صاع کھجوریں تھیں۔“ مگر اس کی سند میں غلطی ہوئی
ہے۔ کہا: عن ابی سلمة۔ اور حجاج کی روایت میں ہے: ”عن
الزہری۔“ تو آپ کے پاس ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا جس میں
پندرہ صاع کھجوریں تھیں۔“ لیکن حجاج نے امام زہری سے سنا
نہیں ہے۔ امام ابو بکر فرماتے ہیں: میں نے محمد بن عمر کو بیان

(۱۹۵۰) اسنادہ ضعیف: مؤل ابن اسماعیل خراب حافظ والا ہے۔ تقدم تحريجه برقم: ۱۹۴۴.

(۱۹۵۱) سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، باب ما جاء في كفارة من افطر يوما من رمضان، حديث: ۱۶۷۱۔ مسند احمد: ۲/۲۰۸
من طريق سعيد بن المسيب.

روزے کے احکام و مسائل

عَمْرَةَ يَحْكِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ كَرْتِي هُوَ شَاوَهُ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي ظَبْيَةَ كِي سَنَدٌ سَمِيحٌ سَمِيحٌ سَمِيحٌ
هُشِيمٌ، قَالَ: قَالَ الْحَجَّاجُ: صَفَى لِي كَرْتِي هُوَ شَاوَهُ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي ظَبْيَةَ كِي سَنَدٌ سَمِيحٌ سَمِيحٌ سَمِيحٌ
الزُّهْرِيُّ لَمْ يَكُنْ يَرَاهُ. كَرُو- انہوں نے امام زہری کو دیکھا نہیں تھا۔“

۲۲..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى خِلَافِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ إِطْعَامَ مُسْكِينٍ وَاحِدٍ طَعَامُ سِتِّينَ مُسْكِينًا
فِي سِتِّينَ يَوْمًا، كُلُّ يَوْمٍ طَعَامُ مُسْكِينٍ جَائِزٌ فِي كَفَّارَةِ الْجَمَاعِ فِي صَوْمِ رَمَضَانَ، فَلَمْ يُمَيِّزْ
بَيْنَ إِطْعَامِ سِتِّينَ مُسْكِينًا وَبَيْنَ طَعَامِ سِتِّينَ مُسْكِينًا، وَمَنْ فَهِمَ لُغَةَ الْعَرَبِ عَلَى أَنَّ إِطْعَامَ
سِتِّينَ مُسْكِينًا لَا يَكُونُ إِلَّا وَكُلُّ مُسْكِينٍ غَيْرِ الْآخَرِ

ان لوگوں کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ رمضان المبارک کے روزے کے دوران جماع کرنے کے کفارے میں ایک ہی مسکین کو ساٹھ دنوں میں ساٹھ مسکین کا کھانا کھلانا جائز ہے۔ ہر روز ایک مسکین کا کھانا اسے دے دیا جائے۔ اس شخص نے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے اور ساٹھ مسکینوں کے کھانے میں فرق نہیں کیا۔ جو شخص لغت عرب کو سمجھتا ہو وہ جانتا ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا اسی وقت ممکن ہے جب ہر مسکین دوسرے سے مختلف ہو

۱۹۵۲- قَالَ أَبُو بَكْرِ: فِي خَبَرِ الزُّهْرِيِّ "إِمَامُ الْبُكَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَمَاتِي هِيَ: "إِمَامُ زُهْرِي كِي رَوَايَتِي فِي هَذَا
(أَطْعَمَ سِتِّينَ مُسْكِينًا))." الْفَاظُ آتَى هِيَ: "سَاِطْهُ مُسْكِينُو كُو كْهَانَا كْهَلَاوُو-"

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ کفارہ جماع میں ساٹھ مسکین کو ایک ساتھ کھانا کھلانا چاہیے، ایک مسکین کو ساٹھ دن مسلسل کھانا کھلانے سے یہ کفارہ ادا نہیں ہوگا، کیونکہ ساٹھ مسکین کا اطلاق علیحدہ شخصیات پر ہوتا ہے۔ ایک فرد پر نہیں ہوتا۔

۲۳..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ صِيَامَ الشَّهْرَيْنِ فِي كَفَّارَةِ الْجَمَاعِ لَا يَجُوزُ مُتَّفَرِّقًا إِنَّمَا يَجِبُ
صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَّابِعَيْنِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جماع کے کفارے میں دو ماہ کے متفرق روزے رکھنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ دو ماہ مسلسل روزے رکھنا واجب ہے

قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي خَبَرِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَصَّمْ شَهْرَيْنِ مُتَّابِعَيْنِ .

امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امام زہری کی حمید کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: "تو تم دو ماہ مسلسل روزے رکھو۔"

۶۳..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمُجَامِعَ إِذَا وَجَبَ عَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فَقَرَّطَ فِي الصِّيَامِ، حَتَّى تَنْزِلَ بِهِ الْمَنِيَّةُ، فُضِيَ الصَّوْمُ عَنْهُ، كَالَّذِينَ يَكُونُ عَلَيْهِ مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ دَيْنَ اللَّهِ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ مِنْ دُيُونِ الْعِبَادِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب جماع کرنے والے پر دو ماہ کے مسلسل روزے واجب ہوں اور وہ ان کی ادائیگی میں کوتاہی برتے حتیٰ کہ اسے موت آ لے تو اس کی طرف سے روزے کی قضا دی جائے گی جیسا کہ اس کا مالی قرض ادا کیا جاتا ہے۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کا قرض بندوں کے قرض کی نسبت ادائیگی کا زیادہ مستحق ہے

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، ثنا أَبُو خَالِدٍ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْحَكَمِ وَ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَ عَطَاءٍ وَ مُجَاهِدٍ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور اس نے عرض کیا: ”میری بہن فوت ہو گئی ہے اور اس پر مسلسل دو ماہ کے روزے واجب ہیں، آپ نے فرمایا: ”اگر تمہاری بہن پر (مالی) قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”تو اللہ کا حق ادائیگی کا زیادہ مستحق دار ہے۔“

فوائد:..... جو شخص کفارہ جماع میں دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ رہا ہو اگر وہ اس دو ماہ فوت ہو جائے اور کچھ روزے اس کے ذمہ باقی ہوں تو اس کے ورثاء اس کی طرف سے روزہ کی قضا دیں گے۔ کیونکہ یہ اس پر قرض ہے اور جیسے قرض کے ذمہ دار میت کے ورثاء ہوتے ہیں اسی طرح روزہ کی قضا بھی ورثاء دیں گے۔

۶۵..... بَابُ أَمْرِ الْمُجَامِعِ بِقَضَاءِ صَوْمِ يَوْمٍ مَكَانَ الْيَوْمِ الَّذِي جَامَعَ فِيهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ وَاجِدًا لِلْكَفَّارَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا قَبْلَ أَنْ يَصِحَّ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هَذِهِ اللَّفْظَةِ جماع کرنے والے کو اس دن کے بدلے ایک روزے کی قضا دینے کے حکم کا بیان جس دن میں اس نے جماع کیا تھا۔ جبکہ اس کے پاس مذکورہ کفارہ موجود نہ ہو۔ بشرطیکہ حدیث صحیح ہو۔ کیونکہ میرا دل اس روایت سے مطمئن نہیں ہے

(۱۹۵۳) صحیح بحاری، کتاب الصوم، باب من مات وعليه صوم، حدیث: ۱۹۵۳۔ تعلقاً۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب قضاء الصوم عن الميت، حدیث: ۱۱۴۸۔ سنن ترمذی: ۷۱۶۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۵۸۔ سنن کبریٰ نسائی: ۲۹۲۶۔

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصِ الْأَصْبَهَانِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور وہ رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر چکا تھا۔ پھر مکمل حدیث بیان کی اور آخر میں فرمایا: ”تو (اس کی قضا میں) ایک روزہ رکھو اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرو۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ سند وہم ہے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ وَقَعَ بِأَهْلِهِ فِي رَمَضَانَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ: ((فَصُمْ يَوْمًا، وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ)). قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا الْإِسْنَادُ وَهْمٌ.

”امام صاحب فرماتے ہیں: مذکورہ بالا حدیث کی سند میں ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ، حمید بن عبدالرحمن سے بیان کریں تو یہ صحیح ہوگی۔ اور ابوسلمہ سے بیان کریں تو یہ صحیح نہیں ہوگا۔“ جناب حجاج بن ارطاہ نے بھی یہ روایت عمرو بن شعیب عن ابيہ عن جدہ کی سند سے روایت کی ہے۔“ امام ابن مبارک کہتے ہیں۔“ حجاج بن اطاہ نے امام زہری رضی اللہ عنہ سے کچھ نہیں سنا۔“

۱۹۵۵۔ أَخْبَرَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، هُوَ الصَّحِيحُ لَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ. قَدْ رَوَى الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مِثْلَ خَبَرِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ فِي خَبَرِ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ وَهَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَا: ثَنَا أَبُو خَالِدٍ، قَالَ هَارُونُ: قَالَ حَجَّاجُ: وَأَخْبَرَنِي عَمْرٍو بْنُ شُعَيْبٍ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: عَنْ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الزُّهْرِيِّ شَيْئًا.

فوائد:..... یہ احادیث دلیل ہیں کہ حالت روزہ میں جماع کا ارتکاب کرنے والا شخص اگر اس کے کفارہ سے قاصر ہو تو اس روزہ کے عوض، جو اس نے رمضان میں مباشرت کی وجہ سے فاسد کیا تھا، رمضان کے بعد ایک دن کا روزہ

(۱۹۵۴) صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب کفارة من اتى اهله في رمضان، حدیث: ۲۳۹۳.

(۱۹۵۵) اسنادہ حسن: مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۰۶/۳، ح: ۹۷۸۷۔ سنن کبیری بیہقی: ۲۲۶/۴.

رکھے گا، اور اپنی غلطی کی معافی طلب کرے گا۔

۶۶..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْإِسْتِقَاءَ عَلَى الْعَمَدِ يُفْطِرُ الصَّائِمَ

اس بات کا بیان کہ جان بوجھ کرتے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

۱۹۵۶۔ نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطِيعِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْبَسْطَامِيُّ وَجَمَاعَةٌ، وَهَذَا حَدِيثٌ أَبِي مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ - وَهُوَ الْمُعَلِّمُ -، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ يَعِيشَ بْنَ الْوَلِيدِ حَدَّثَهُ، أَنَّ مَعْدَانَ بْنَ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّ.....

أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفْطَرَ، فَلَقِيْتُ ثُوبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: صَدَقَ أَنَا صَبَّيْتُ لَهُ وَضُوءَهُ.

”حضرت ابوورداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے
تے کی تو روزہ چھوڑ دیا۔“ جناب معدان کہتے ہیں: ”پس میں
دمشق کی مسجد میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے انہیں
حضرت ابوورداء رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بیان کی۔ تو انہوں نے
فرمایا: انہوں نے سچ فرمایا ہے۔ میں نے ہی نبی کریم ﷺ
کے لیے وضو کا پانی انڈیلا تھا۔“

”امام صاحب نے مذکورہ بالا حدیث کی ایک اور سند بیان کی
ہے۔“

۱۹۵۷۔ غَيْرَ أَنَّ الْبَسْطَامِيَّ وَمُحَمَّدَ بْنَ
يَحْيَى، قَالَا: عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ، عَنْ
يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ
يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَعْدَانَ،
عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ. وَالصَّوَابُ مَا قَالَ أَبُو
مُوسَى إِنَّمَا هُوَ يَعِيشُ، عَنْ مَعْدَانَ عَنْ
أَبِي الدَّرْدَاءِ.

۱۹۵۸۔ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ بَكْرِ بْنِ غِيلَانَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، نَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي

(۱۹۵۶) صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب الصائم یتسقی عامدا، حدیث: ۲۳۸۱۔ سنن ترمذی: ۸۷۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۱۰۸، ۳۱۱۰۔ سنن الدارمی: ۱۷۳۸۔ مسند احمد: ۴۴۳/۶۔

(۱۹۵۷) صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب الصائم یتسقی عامدا، حدیث: ۲۳۸۱۔ سنن ترمذی: ۸۷۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۱۰۸، ۳۱۱۰۔ سنن الدارمی: ۱۷۳۸۔ مسند احمد: ۴۴۳/۶۔

كَثِيرًا، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَعِيشَ.....

”جناب معدان بن ابی طلحہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ابو موسیٰ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔“

عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى .

”جناب معدان نے عبدالصمد کی روایت جیسی روایت بیان کی ہے مگر اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ”دمشق کی مسجد میں۔“

١٩٥٩- وَرَوَاهُ هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِنَا يُرِيدُ الْأَوْزَاعِيَّ عَنْ يَعِيشَ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّ مَعْدَانَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ أَخْبَرَهُ. مِثْلَ

حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ: فِي مَسْجِدِ دِمَشْقٍ. حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، ثنا

عَبْدُ الرَّحْمَنِ - يَعْنِي ابْنَ عُمَانَ الْبَكْرَاوِيَّ نَا هِشَامًا، غَيْرَ أَنَّ أَبَا مُوسَى قَالَ عَنْ يَعِيشَ

بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ، وَأَمَّا بُنْدَارٌ فَنَسَبَهُ إِلَى جَدِّهِ، وَقَالَا: إِنَّ مَعْدَانَ أَخْبَرَهُ فِرَاوِيَةَ

هِشَامَ وَحَرَبِ بْنِ شَدَّادٍ عَلِيمَ أَنَّ الصَّوَابَ مَا رَوَاهُ أَبُو مُوسَى، وَأَنَّ يَعِيشَ بْنَ الْوَلِيدِ

سَمِعَ مِنْ مَعْدَانَ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا أَبُوهُ.

٦٤..... بَابُ ذِكْرِ إِيْجَابِ قِضَاءِ الصَّوْمِ عَنِ الْمُسْتَقْيِ عَمَدًا

جو شخص جان بوجھ کرتے کرے اس پر روزے کی قضا دینا واجب ہے

وَإِسْقَاطِ الْقِضَاءِ عَمَّنْ يَدْرَعُهُ الْقِيَاءُ. وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنْ إِيْجَابَ الْكُفَّارَةِ عَلَى الْمُجَامِعِ لَا لِإِعْلَةِ الْفِطْرِ فَقَطْ، إِذْ لَوْ كَانَ لِإِعْلَةِ الْفِطْرِ فَقَطْ لَا لِلْجَمَاعِ خَاصَّةً، كَانَ عَلَى كُلِّ مُفْطِرٍ الْكُفَّارَةُ، وَ

الْمُسْتَقْيُ عَمَدًا مُفْطِرٌ بِحُكْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْكَفَّارَةُ غَيْرُ وَاجِبَةٍ عَلَيْهِ.

اور جس پر قے غالب آجائے اس پر قضا واجب نہیں ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جماع کرنے والے پر کفارے کے وجوب کی علت صرف روزہ ٹوٹنا نہیں ہے۔ کیونکہ اگر کفارہ صرف روزہ ٹوٹنے کی وجہ سے واجب ہوتا اور

(١٩٥٨) اسنادہ صحیح: سنن کبیری نسائی: ٣١١٠ انظر الحديث السابق.

(١٩٥٩) سنن کبیری نسائی: ٣١١٢ انظر الحديث السابق.

روزے کے احکام و مسائل

جماع کی وجہ سے خاص نہ ہوتا تو پھر ہر روزہ توڑنے والے پر کفارہ واجب ہوتا۔ جبکہ عمداً قے کرنے والے کا روزہ نبی کریم ﷺ کے حکم کے مطابق ٹوٹ جاتا ہے اور اس پر کفارہ واجب نہیں ہے

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب روزہ دار جان بوجھ کر قے کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور جب قے اس پر غالب آجائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا اسْتَقَاءَ الصَّائِمُ أَفْطَرَ، وَإِذَا ذَرَعَهُ الْقَيْءُ لَمْ يُفْطِرْ)).

”امام صاحب اپنے استاد علی بن حجر سعدی کی دوسری روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس شخص کو قے خود بخود آجائے تو اس پر قضا دینا واجب نہیں ہے اور جو جان بوجھ کر قے کرے تو وہ اس کی قضا دے۔“

۱۹۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ مَرَّةً أُخْرَى، فَقَالَ: مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ، وَمَنْ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا أَبُو سَعِيدٍ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ .

فوائد:.....۱۔ (یہ احادیث) دلیل ہیں کہ خود بخود قے آئے تو نہ اس کا روزہ باطل ہوتا ہے اور نہ اس پر اس دن کے روزہ کی قضا لازم آتی ہے اور جو شخص عمداً قے کرے حالانکہ قے کا غلبہ نہ ہو تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے اور اس پر اس دن کے روزہ کی قضا واجب ہے۔ (نبیل الاوطار: ۷/ ۴۹)

۲۔ ابن منذر نے اس مسئلہ پر اجماع نقل کیا ہے کہ جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ (عون المعبود: ۷/ ۶۰-۶۱)

۲۸..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْحِجَامَةَ تُفْطِرُ الْحَاجِمَ وَالْمَحْجُومَ جَمِيعًا

اس بات کا بیان کہ سینگی لگوانے سے سینگی لگانے والے اور سینگی لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

(۱۹۶۰) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب الصائم یتسقی عامدا، حدیث: ۲۳۸۰۔ سنن ترمذی: ۷۲۰۔ سنن ابن

ماجہ: ۱۶۷۶۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۱۱۷۔ مسند احمد: ۲/ ۴۹۸۔

(۱۹۶۱) اسنادہ صحیح: انظر الحدیث السابق.

۱۹۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمَلِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى، حَدَّثَنِي أَبُو قَلَابَةَ الْجُرُمِيُّ، أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ حَدَّثَهُ.....
عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

”رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔“

۱۹۶۳۔ وَحَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثَنَا مَيْسِرٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو قَلَابَةَ الْجُرُمِيُّ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ، حَدَّثَنِي.....
ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِثَمَانَ عَشَرَ خَلَّتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَى الْبَيْعِ، فَنظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ)). هَذَا حَدِيثُ الْوَلِيدِ .

”رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رمضان المبارک کی اٹھارہ تاریخ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیع کی طرف گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو سیگی لگواتے ہوئے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سیگی لگانے اور سیگی لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا ہے۔“ یہ ولید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔“

۱۹۶۴۔ ثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ الْعَبَّاسُ: نَا، وَقَالَ الْحُسَيْنُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ.....

”حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سیگی لگانے والے اور سیگی لگوانے والے کا روزہ ختم ہو جاتا ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں: میں نے عباس بن عبد العظیم عنبری کو سنا وہ فرماتے تھے: میں نے علی بن عبد اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: ”أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ“

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ)). سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: لَا أَعْلَمُ فِي

(۱۹۶۲) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب فی الصائم یرحمہ، حدیث: ۲۲۶۷۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۱۲۵۔

سنن ابن ماجہ: ۱۶۸۰۔ مسند احمد: ۲۸۰/۵۔ سنن الدارمی: ۱۷۳۱۔

(۱۹۶۳) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب فی الصائم یرحمہ، حدیث: ۲۲۶۷۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۱۲۵۔

سنن ابن ماجہ: ۱۶۸۰۔ مسند احمد: ۲۸۰/۵۔ سنن الدارمی: ۱۷۳۱۔

(۱۹۶۴) اسنادہ صحیح: سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی کراهیة الحجامۃ الصائم، حدیث: ۷۷۴۔ مسند احمد:

۴۶۵/۳۔ مستدرک حاکم: ۴۲۸/۱۔

((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ))، حَدِيثًا
 أَصَحَّ مِنْ ذَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَرَوَى هَذَا
 الْخَبِرَ أَيْضًا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى .
 سیٹگی لگانے اور سیٹگی لگوانے والے کا روزہ ختم ہو جاتا ہے، مجھے
 اس مسئلہ میں اس سے بڑھ کر صحیح کسی حدیث کا علم نہیں۔ امام
 ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ روایت معاویہ بن سلام نے بھی
 یحییٰ بن ابی کثیر سے بیان کی ہے۔“

۱۹۶۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الشَّيْبَانِيُّ بِغَدَادَ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَمَّارُ بْنُ مَطْرِ أَبُو عَثْمَانَ
 الرَّهَوِيُّ، ثَنَا.....

”امام صاحب نے معاویہ بن سلام کی حدیث کی سند بیان کی
 ہے اور کہتے ہیں کہ میں نے یہ مکمل باب کتاب الکبیر میں بیان
 کیا ہے۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یقیناً نبی کریم ﷺ
 سے یہ حدیث صحیح ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: ”سیٹگی لگانے
 اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔“ اس مسئلہ میں
 ہمارے ایک مخالف نے یہ کہا ہے کہ سیٹگی لگوانے سے روزے
 دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا اور اس نے دلیل یہ دی ہے کہ نبی کریم
 ﷺ نے روزے کی حالت میں سیٹگی لگوائی ہے جبکہ آپ
 حالت احرام میں بھی تھے اور یہ روایت اس بات پر دلالت نہیں
 کرتی کہ سیٹگی لگوانے سے روزے دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ
 نبی کریم ﷺ نے اس وقت سیٹگی لگوائی تھی جبکہ آپ سفر کے
 دوران روزہ رکھے ہوئے تھے۔ آپ اس وقت مقیم نہیں تھے۔
 کیونکہ آپ حالت احرام میں اپنے شہر میں کبھی مقیم نہیں رہے
 بلکہ آپ حالت احرام میں سفر میں تھے۔ جبکہ مسافر نے اگرچہ
 روزے کی نیت کی ہو اور دن کا کچھ حصہ گزر بھی چکا ہو اور وہ
 کھانے پینے سے رکا ہوا ہو تو کھانے پینے سے اس کا روزہ
 ٹوٹ جائے گا۔ اور بعض علماء کو جو وہم ہوا ہے وہ صحیح نہیں ہے
 کہ مسافر جب روزہ رکھ لے تو پھر اس کے لیے اس روزے کو

مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ، قَدْ خَرَجْتُ هَذَا الْبَابَ
 بِتَمَامِهِ فِي كِتَابِ ((الْكَبِيرِ)). قَالَ أَبُو
 بَكْرٍ: فَقَدْ ثَبَتَ الْخَبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَ
 الْمَحْجُومُ)). فَقَالَ بَعْضُ مَنْ خَالَفَنَا فِي
 هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ: إِنَّ الْحِجَامَةَ لَا تُفْطِرُ
 الصَّائِمَ، وَاحْتَجَّ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ، وَ
 هَذَا الْخَبِرُ غَيْرُ دَالٍ عَلَى أَنَّ الْحِجَامَةَ لَا
 تُفْطِرُ الصَّائِمَ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِنَّمَا اِحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ فِي سَفَرٍ،
 لَا فِي حَضَرٍ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَطُّ مُحْرِمًا
 مُقِيمًا بِلَدِهِ، إِنَّمَا كَانَ مُحْرِمًا وَهُوَ
 مُسَافِرٌ، وَ الْمُسَافِرُ وَإِنْ كَانَ نَاقِبًا لِلصَّوْمِ
 قَدْ مَضَى عَلَيْهِ بَعْضُ النَّهَارِ، وَهُوَ صَائِمٌ
 عَنِ الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ، وَأَنَّ الْأَكْلَ وَ
 الشَّرْبَ يُفْطِرَانِهِ، لَا كَمَا تَوَهَّم بَعْضُ
 الْعُلَمَاءِ أَنَّ الْمُسَافِرَ إِذَا دَخَلَ الصَّوْمَ لَمْ

مکمل کیے بغیر کھلونا جائز نہیں ہے۔ لہذا اگر مسافر کے لیے روزے کی نیت کرنے کے بعد کھانا پینا جائز ہے جبکہ دن کا کچھ حصہ گزر بھی چکا ہو اور وہ روزہ رکھے ہوئے ہو تو کھانے پینے سے اس کا روزہ ختم ہو جائے گا، تو پھر اس کے لیے سفر کے دوران روزے کی حالت میں سیکنگی گلوانا بھی جائز ہے اگرچہ سیکنگی گلوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہو۔ اور اس بات کی دلیل کہ مسافر کے لیے دوران سفر کھانا کھا کر یا مشروب پی کر روزہ کھلونا جائز ہے جبکہ وہ روزے کی حالت میں دن کا کچھ حصہ گزر بھی چکا ہو۔ (درج ذیل حدیث ہے۔)

۱۹۶۶۔ أَنَّ أَحْمَدَ بْنَ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا، قَالَ: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا سَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ، عَنِ أَبِي نَضْرَةَ.....

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شدید گرمی والے دن بارش کے پانی کی نہر پر تشریف لائے جبکہ پیدل چلنے والے افراد کی تعداد بہت زیادہ تھی اور لوگوں نے روزہ بھی رکھا ہوا تھا تو آپ اس نہر پر کھڑے ہو گئے تو ناگہاں لوگوں کی ایک جماعت بھی پہنچ گئی تو آپ نے فرمایا: ”اے لوگو! پانی پی لو۔“ تو وہ آپ کی طرف دیکھنے لگے (کہ آپ خود کیا عمل کرتے ہیں) آپ نے فرمایا: ”میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ بے شک میں سوار ہوں اور تم پیدل چل رہے ہو، اور میں تمہاری نسبت آسانی اور سہولت میں ہوں، تم پانی پی لو۔“ وہ آپ کی طرف دیکھتے رہے کہ آپ کیا عمل کرتے ہیں۔ پھر جب انہوں نے پانی پینے سے احتراز کیا تو آپ نے اپنا قدم موڑا اور سواری سے نیچے اتر آئے اور پانی پی لیا۔ اور (یہ دیکھ کر) لوگوں نے بھی پانی پی لیا۔“ امام

يَكُنْ لَهُ أَنْ يُفْطِرَ إِلَى أَنْ يَتِمَّ صَوْمَ ذَلِكَ الْيَوْمِ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ. فَإِذَا كَانَ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَ يَشْرَبَ وَقَدْ نَوَى الصَّوْمَ، وَقَدْ مَضَى بَعْضُ النَّهَارِ وَهُوَ صَائِمٌ يُفْطِرُ بِالْأَكْلِ وَ الشَّرْبِ، جَازَ لَهُ أَنْ يَحْتَجِمَ وَهُوَ مُسَافِرٌ فِي بَعْضِ نَهَارِ الصَّوْمِ، وَإِنْ كَانَتْ الْحِجَامَةُ مُفْطِرَةً. وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ لِلصَّائِمِ أَنْ يُفْطِرَ بِالْأَكْلِ وَ الشَّرْبِ فِي السَّفَرِ فِي نَهَارٍ قَدْ مَضَى بَعْضُهُ وَهُم صَائِمٌ.

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى عَلَى نَهْرٍ مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ وَالْمَشَاةُ كَثِيرٌ، وَالنَّاسُ صِيَامًا، فَوَقَفَ عَلَيْهِ، فَإِذَا فِتَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ اشْرَبُوا)). فَجَعَلُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ. قَالَ: ((إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي رَاكِبٌ، وَأَنْتُمْ مَشَاةٌ وَإِنِّي أَيْسَرُكُمْ، اشْرَبُوا)). فَجَعَلُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ مَا يَصْنَعُ فَلَمَّا أَبَوْا، حَوَّلَ وَرَكَهُ، فَتَزَلَّ وَ شَرِبَ وَ شَرِبَ النَّاسُ. وَخَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ خَرَجَتْهُمَا فِي كِتَابِ الصِّيَامِ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ. أَفْجُوزٌ لِجَاهِلٍ أَنْ يَقُولَ: الشَّرْبُ جَائِزٌ لِلصَّائِمِ، وَ لَا يُفْطِرُ الشَّرْبُ

صاحب فرماتے ہیں: "میں نے حضرت ابن عباس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما کی روایات "کتاب الکبیر" کی کتاب الصیام میں بیان کر دی ہیں۔ کیا کسی جاہل آدمی کے لیے یہ کہنا جائز ہے کہ روزے دار کے لیے مشروب پینا جائز ہے اور مشروب پینے سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو پانی پینے کا حکم دیا تھا جبکہ آپ روزے سے تھے۔ جب انہوں نے پانی پینے سے احتراز کیا تو آپ نے روزے کی حالت میں ہی پانی پی لیا اور انہوں نے بھی پی لیا۔ لہذا جو شخص علمی بصیرت رکھتا ہو اور فقہی سوجھ بوجھ کا مالک ہے وہ جانتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام پانی پینے پر مجبور ہو گئے تھے حالانکہ انہوں نے روزے کی نیت کی ہوئی تھی اور دن کا کچھ حصہ وہ گزار چکے تھے۔ اور ان کے لیے روزہ کھولنا جائز تھا کیونکہ وہ سفر میں تھے متیم نہیں تھے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سفر کے دوران روزے کی حالت میں سیبگی لگوانا جائز تھا اگرچہ سیبگی لگوانے سے روزہ ختم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جس شخص کے لیے پانی پینا جائز ہے اگرچہ پانی سے روزہ ختم ہو جاتا ہے تو اس شخص کے لیے سیبگی لگوانا بھی جائز ہے اگرچہ سیبگی لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ البتہ عراقی علماء کی اس مسئلہ میں یہ دلیل کہ روزہ پیٹ میں داخل ہونے والی چیز سے ٹوٹتا ہے اور پیٹ سے نکلنے والی چیز سے نہیں ٹوٹتا تو یہ قول قائل کی جہالت اور غفلت کی دلیل ہے۔ اور کم علم، کم فہم لوگوں کو دھوکہ دینے کی کوشش ہے۔ اس شخص کا یہ قول اللہ تعالیٰ کی کتاب، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور تمام اہل اللہ مسلمانوں کے قول کے خلاف ہے۔ جبکہ ان الفاظ کو ان کے ظاہر پر محمول کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی محکم کتاب میں فرمایا ہے کہ

الصَّائِمُ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَصْحَابَهُ وَهُوَ صَائِمٌ بِالشَّرْبِ، فَلَمَّا امْتَنَعُوا شَرِبَ وَهُوَ صَائِمٌ، وَشَرِبُوا. فَمَنْ يَعْقِلُ الْعِلْمَ، وَيَفْهَمُ الْفِقْهَ، يَعْلَمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَارَ مُفْطَرًا وَأَصْحَابُهُ لِشُرْبِ الْمَاءِ، وَقَدْ كَانُوا نَوُوا الصَّوْمَ، وَمَضَى بِهِمْ بَعْضُ النَّهَارِ، وَكَانَ لَهُمْ أَنْ يَفْطَرُوا إِذْ كَانُوا فِي السَّفَرِ لَا فِي الْحَضَرِ. وَكَذَلِكَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْتَجِمَ وَهُوَ صَائِمٌ فِي السَّفَرِ، وَإِنْ كَانَتْ الْحِجَامَةُ تَفْطِرُ الصَّائِمَ، لِأَنَّ مَنْ جَازَلَهُ الشَّرْبُ وَإِنْ كَانَ الشَّرْبُ مُفْطَرًا، جَازَلَهُ الْحِجَامَةُ وَإِنْ كَانَ كَانَ بِالْحِجَامَةِ مُفْطَرًا، فَأَمَّا مَا احْتَجَّ بِهِ بَعْضُ الْعِرَاقِيِّينَ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ أَنَّ الْفِطْرَ مِمَّا يَدْخُلُ، وَلَيْسَ مِمَّا يَخْرُجُ، فَهَذَا جَهْلٌ وَإِعْفَالٌ مِنْ قَائِلِهِ، وَتَمْوِينَةٌ عَلَى مَنْ لَا يُحْسِنُ الْعِلْمَ، وَلَا يَفْهَمُ الْفِقْهَ، وَ هَذَا الْقَوْلُ مِنْ قَائِلِهِ خِلَافٌ دَلِيلِ كِتَابِ اللَّهِ، وَخِلَافٌ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخِلَافٌ قَوْلِ أَهْلِ الصَّلَاةِ مِنْ أَهْلِ اللَّهِ جَمِيعًا، إِذَا جَعَلَتْ هَذِهِ اللَّفْظَةُ عَلَى ظَاهِرِهَا. قَدْ دَلَّ اللَّهُ فِي مُحْكَمِ تَنْزِيلِهِ أَنَّ الْمُبَاشَرَةَ هِيَ الْجَمَاعُ فِي نَهَارِ الصِّيَامِ، وَالنَّبِيُّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ

روزے کے احکام و مسائل

روزے کے دن میں مباشرت کرنا جماع کے حکم میں ہے۔ اور نبی کریم ﷺ نے رمضان المبارک میں (دن کے وقت) جماع کرنے والے شخص پر ایک گردن آزاد کرنا واجب کیا ہے اگر اس کے پاس طاقت ہو۔ اور اگر گردن آزاد کرنے کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنے اور اگر روزے نہ رکھ سکتا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا کفارہ واجب کیا ہے۔ حالانکہ جماع کرنے والے کے پیٹ میں کوئی چیز داخل نہیں ہوتی بلکہ اس سے منی نکلتی ہے اگر منی کا خروج ہو اور کبھی بغیر منی نکالے بھی عورت کی شرم گاہ میں جماع کر سکتا ہے تو اس وقت اس کے پیٹ سے بھی منی نہیں نکلتی حالانکہ دونوں شرم گاہوں کا بغیر منی ٹپکائے مل جانے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور کفارہ واجب ہو جاتا ہے۔ جبکہ اس حالت میں جماع کرنے والے کے پیٹ میں نہ کوئی چیز داخل ہوتی ہے اور نہ کچھ نکلتا ہے۔ اور نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ قصد اُتے کرنے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اہل علم اور مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ عمد اُتے کرنے سے روزے دار کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اگر روزے دار کا روزہ صرف پیٹ میں داخل ہونے والی چیز ہی سے ٹوٹتا ہو تو پھر جماع اُتے سے روزہ نہیں ٹوٹتا چاہیے۔ کچھ جاہل لوگوں نے اس مسئلے میں ایک اور عجوبہ بیان کیا ہے۔ ان کے خیال میں نبی کریم ﷺ نے ”سینگی لگانے اور سینگی لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے“ یہ فرمان اس لیے جاری کیا تھا کہ وہ دونوں غیبت کر رہے تھے۔ جب اس شخص سے کہا جاتا ہے: کیا غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ تو کہتا ہے کہ غیبت سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو اس شخص سے کہا جائے گا: ”اگر تمہارے نزدیک نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ”سینگی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُوجِبَ عَلَى الْمُجَامِعِ فِي رَمَضَانَ عِتْقُ رَقَبَةٍ إِنْ وَجَدَهَا، وَصِيَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِنْ لَمْ يَجِدِ الرَّقَبَةَ، أَوْ إِطْعَامَ سِتِّينَ مَسْكِينًا إِنْ لَمْ يَسْتَطِيعِ الصَّوْمَ، وَالْمُجَامِعُ لَا يَدْخُلُ جَوْفَهُ شَيْءٌ فِي الْجِمَاعِ، إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْهُ مَنِيٌّ إِنْ أَمْنَى، وَقَدْ يُجَامِعُ مِنْ غَيْرِ إِمْنَاءٍ فِي الْفَرْجِ، فَلَا يَخْرُجُ مِنْ جَوْفِهِ أَيْضًا مَنِيٌّ. وَالتَّمَاءُ الْخَتَائِنِ مِنْ غَيْرِ إِمْنَاءٍ يُفْطِرُ الصَّائِمَ، وَيُوجِبُ الْكُفَّارَةَ، وَلَا يَدْخُلُ جَوْفَ الْمُجَامِعِ شَيْءٌ وَلَا يَخْرُجُ مِنْ جَوْفِهِ شَيْءٌ إِذَا كَانَ الْمُجَامِعُ هَذِهِ صِفَتُهُ، وَالنَّبِيُّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ الْمُسْتَقِيَّ عَامِدًا يُفْطِرُهُ الْإِسْتِقَاءُ عَلَى الْعَمْدِ، وَاتَّفَقَ أَهْلُ الصَّلَاةِ وَأَهْلُ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّ الْإِسْتِقَاءَ عَلَى الْعَمْدِ يُفْطِرُ الصَّائِمَ، وَلَوْ كَانَ الصَّائِمُ لَا يُفْطِرُهُ إِلَّا مَا يَدْخُلُ جَوْفَهُ، كَانَ الْجِمَاعُ وَالْإِسْتِقَاءُ لَا يُفْطِرَانِ الصَّائِمَ. وَجَاءَ بَعْضُ أَهْلِ الْجَهْلِ بِأَعْجُوبَةٍ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ فَرَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ))، لِأَنَّهُمَا كَانَا يَغْتَابَانِ، فَإِذَا قِيلَ لَهُ: فَالْغَيْبَةُ تَفْطِرُ الصَّائِمَ؟ رَعَمَ أَنَّهُمَا لَا تَفْطِرُ الصَّائِمَ. فَيَقَالُ لَهُ: فَإِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

لگانے والے اور سبکی لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے، کی وجہ یہ ہے کہ وہ دونوں غیبت کر رہے تھے۔ اور غیبت سے تمہارے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹتا تو کیا کوئی ایسا شخص جو اللہ پر ایمان رکھتا ہو وہ یہ بات کر سکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو بتایا ہو کہ غیبت کرنے والے دونوں افراد کا روزہ ٹوٹ گیا ہے اور یہ شخص کہے کہ وہ دونوں روزے دار ہیں ان کا روزہ نہیں ٹوٹا۔ اس طرح اس شخص نے نبی کریم ﷺ کی مخالفت کی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اپنے رسول کی اطاعت و اتباع واجب کی ہے اور آپ کی اتباع کرنے پر ہدایت دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ آپ کے مخالفین کو وعید سنائی ہے اور آپ کے فیصلے پر دلی تنگی محسوس کرنے والے کے ایمان کی نفی کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ (النساء: ۶۵) ”آپ کے رب کی قسم! وہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ اپنے باہمی اختلافات میں آپ کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں۔“ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے رسول کے فیصلہ شدہ امور میں کسی شخص کو اختیار نہیں دیا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُمِئِنَةٍ إِذَا قَضَىٰ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ﴾ وَالْمُحْتَجِّ بِهَذَا الْخَبَرِ إِنَّمَا صَرَحَ بِمُخَالَفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ نَفْسِهِ، بِلَا شُبْهَةٍ وَلَا تَأْوِيلٍ يَحْتَمِلُ الْخَبَرَ الَّذِي ذَكَرَهُ إِذَا زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ لِلْحَاجِمِ وَالْمَحْجُومِ: مُفْطِرَانِ لِعَلَّةَ غَيْبِهِمَا، ثُمَّ هُوَ زَعَمَ أَنَّ الْغَيْبَةَ لَا تَقْطِرُ، فَقَدْ جَرَدَ مُخَالَفَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عِنْدَكَ إِنَّمَا قَالَ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ)). لِأَنَّهُمَا كَانَا يَغْتَابَانِ، وَالْغَيْبَةُ عِنْدَكَ لَا تَقْطِرُ الصَّائِمِ، فَهَلْ يَقُولُ هَذَا الْقَوْلَ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ يَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ أُمَّتَهُ أَنَّ الْمُغْتَابَيْنِ مُفْطِرَانِ، وَيَقُولُ هُوَ: بَلْ هُمَا صَائِمَانِ غَيْرُ مُفْطِرَيْنِ، فَخَالَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ طَاعَتَهُ، وَاتَّبَاعَهُ، وَوَعَدَ الْهُدَى عَلَى اتِّبَاعِهِ، وَأَوْعَدَ عَلَى مُخَالَفَتِهِ، وَنَفَى الْإِيمَانَ عَمَّنْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ حَرَجًا مِنْ حُكْمِهِ، فَقَالَ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ الْآيَةَ وَلَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا لِأَحَدٍ خِيَرَةً فِيمَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُمِئِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ﴾ وَالْمُحْتَجِّ بِهَذَا الْخَبَرِ إِنَّمَا صَرَحَ بِمُخَالَفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ نَفْسِهِ، بِلَا شُبْهَةٍ وَلَا تَأْوِيلٍ يَحْتَمِلُ الْخَبَرَ الَّذِي ذَكَرَهُ إِذَا زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ لِلْحَاجِمِ وَالْمَحْجُومِ: مُفْطِرَانِ لِعَلَّةَ غَيْبِهِمَا، ثُمَّ هُوَ زَعَمَ أَنَّ الْغَيْبَةَ لَا تَقْطِرُ، فَقَدْ جَرَدَ مُخَالَفَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِلَا شُبْهَةٍ وَلَا تَأْوِيلٍ .

گنجائش نہیں کہ آپ نے سینگی لگانے اور سینگی لگوانے والے کو غیبت کرنے کی وجہ سے کہا کہ ان کا روزہ ٹوٹ گیا ہے۔ پھر خود اس شخص کا گمان ہے کہ غیبت سے روزہ نہیں ٹوٹتا اس طرح اس شخص نے بغیر کسی شے اور تاویل کے نبی کریم ﷺ کی واضح مخالفت کی ہے۔ جناب معتمر بن سلیمان کی سند سے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے روزے دار کے لیے (اپنی بیوی کا) بوسہ لینے اور سینگی لگوانے کی رخصت دی ہے۔“

فوائد: یہ احادیث دلیل ہیں کہ حالت روزہ میں چھپنے لگانا اور لگوانا دونوں ممنوع کام ہیں اور چھپنے لگانے اور لگوانے کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ شروع اسلام میں یہی حکم تھا، لیکن بعد میں نبی کریم ﷺ نے سینگی لگانے اور لگوانے کی رخصت دے دی، لہذا اب ان کاموں سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ اس کی وضاحت آئندہ احادیث میں ملاحظہ کیجئے۔

۱۹۶۷۔ وَقَدْ رَوَى عَنِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ، وَالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ. حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ.....

”امام صاحب فرماتے ہیں: ”یہ الفاظ“ روزے دار کے لیے سینگی لگوانے کی رخصت ہے: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں جو حدیث میں اضافہ کر دیئے گئے ہیں اور یہ نبی کریم ﷺ کے الفاظ نہیں ہیں۔ شاید کہ معتمر راوی نے یہ حدیث اپنے حافظے سے بیان کی ہو تو نبی کریم ﷺ کی حدیث میں ان الفاظ کا اندراج ہو گیا ہو یا انہوں نے حدیث بیان کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے ہوں: ”حضرت ابو سعید نے فرمایا: روزے دار کو سینگی لگوانے کی رخصت دی گئی ہے“ تو شاگردوں نے ”حضرت ابو سعید نے فرمایا:“ کے الفاظ اچھی طرح لکھے نہ ہوں، اس طرح اس حدیث میں ان الفاظ کا

وَهَذِهِ اللَّفْظَةُ وَالْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ إِنَّمَا هُوَ مِنْ قَوْلِ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَدْرَجَ فِي الْخَبَرِ . لَعَلَّ الْمُعْتَمِرَ حَدَّثَ بِهَذَا حِفْظًا، فَإِنَّدَرَجَ هَذِهِ الْكَلِمَةَ فِي خَبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَرَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ، فَلَمْ يَضْبُطْ عَنْهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَدْرَجَ هَذَا الْقَوْلَ فِي الْخَبَرِ .

اضافہ ہو گیا۔“

۱۹۶۸۔ حَدَّثَنَا بِهِذَا الْخَبَرِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، وَبِشَرِّ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَا: ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ، سَمِعْتُ حَمِيدًا يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ.....

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے دار کو بوسہ لینے کی رخصت دی ہے۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سے زیادہ الفاظ مذکور نہیں ہیں۔ میں نے امام صنعانی سے پوچھا: اور سیگی لگوانے کی رخصت ہے؟ تو وہ سخت ناراض ہوئے اور اس حدیث میں ”سیگی لگوانے کی رخصت کے الفاظ مذکور ہونے کا انکار کیا اور اس بات کی دلیل کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت میں سیگی لگوانے کا ذکر موجود نہیں ہے (وہ درج ذیل روایت ہے)۔“

۱۹۶۹۔ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَيْضًا قَالَ: ثَنَا أَبُو النَّضْرِ، نَا الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ.....

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ روزے دار کو سیگی لگوانے اور بوسہ لینے کی رخصت دی گئی ہے۔“ یہ روایت کہ روزے دار کو سیگی لگوانے اور بوسہ لینے کی رخصت دی گئی“ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک موجود نہیں ہے (کہ آپ نے یہ رخصت دی ہو)۔

۱۹۷۰۔ وَقَدْ ثَنَا أَيْضًا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيعٍ، ثَنَا أَبُو يَحْيَى، ثَنَا حَمِيدُ الطَّوِيلُ، وَالضَّحَّاكُ بْنُ عَثْمَانَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ.....

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سیگی لگوانے کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام سیگی لگوانا ناپسند کرتے تھے۔ یا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: فِي الْحِجَامَةِ: إِنَّمَا كَانُوا يَكْرَهُونَ. قَالَ: أَوْ

(۱۹۶۸) اسنادہ صحیح: انظر الحديث السابق.

(۱۹۶۹) اسنادہ صحیح: سنن کبریٰ نسائی: ۳۲۲۸۔ وانظر ما تقدم برقم: ۱۹۶۷.

(۱۹۷۰) اسنادہ صحیح موقوف۔ شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۰۰/۲.

روزے کے احکام و مسائل

فرمایا: ”وہ کمزوری سے ڈرتے تھے (اس لیے سیٹگی نہیں لگواتے

تھے۔)“

قَالَ: يَخَافُونَ الضَّعْفَ .

۱۹۷۱- وَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ، نَا شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي .

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیٹگی لگوانے کو صرف کمزوری کے ڈر کی وجہ سے ناپسند کیا گیا ہے۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”لہذا جناب قتادہ کی حدیث اور جناب یحییٰ کی حمید اور ضحاک بن عثمان سے حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے روزے دار کے لیے سیٹگی لگوانے کی رخصت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان نہیں کی۔ کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے دار کے لیے سیٹگی لگوانے کی رخصت نقل کریں اور پھر خود ہی کہہ دیں کہ صحابہ کرام کمزوری کے ڈر سے سیٹگی لگوانا ناپسند کرتے تھے۔ کیونکہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیٹگی لگوانا بغیر کسی استثناء اور شرط کے جائز قرار دیا ہے تو پھر یہ ساری مخلوق کے لیے جائز اور مباح ہے۔ پھر یہ کہنا جائز اور درست نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے دار کو سیٹگی لگوانے کی رخصت دی ہے جبکہ کمزوری کے ڈر کی وجہ سے یہ مکروہ ہے۔ حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی رخصت اور اباحت سے اس شخص کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا جسے کمزوری کا ڈر ہو۔ لہذا اگر حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے یہ بات صحیح ثابت ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے دار کو سیٹگی لگوانے کی رخصت دی ہے تو پھر اس قول کی زور اور انجام یہ ہوگا کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روزے دار کے لیے سیٹگی لگوانے کو مکروہ قرار دیتے ہیں جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے دار کو اس کی رخصت دی ہے۔“ اور یہ بات صحابہ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: إِنَّمَا كُرِهَتْ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ مُحَافَةَ الضَّعْفِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَخَبِرْتُ قَتَادَةَ وَ خَبِرَ أَبِي يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ وَالضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ دَالَانَ عَلَى أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ لَمْ يَحْكُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّخْصَةَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ، إِذْ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَرَوِيَ أَبُو سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ، وَيَقُولُ: كَانُوا يَكْرَهُونَ ذَلِكَ مُحَافَةَ الضَّعْفِ . إِذْ مَا قَدْ أَبَاحَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاحَهُ مُطْلَقًا لَا إِسْتِثْنَاءَ، وَلَا شَرِيظَةَ، فَمُبَاحٌ لِجَمِيعِ الْخَلْقِ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُقَالَ: أَبَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ وَهُوَ مَكْرُوهٌ مُحَافَةَ الضَّعْفِ، وَلَمْ يَسْتثنِ النَّبِيُّ ﷺ فِي إِبَاحَتِهَا مَنْ يَأْمَنُ الضَّعْفَ دُونَ مَنْ يَخَافُهُ . فَإِنْ صَحَّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ، كَانَ مُؤَدَّى هَذَا الْقَوْلِ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ: كُرِهَ لِلصَّائِمِ مَا رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُ فِيهَا . وَ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَتَأَوَّلَ هَذَا عَلَى أَصْحَابِ

(۱۹۷۱) اسنادہ صحیح موقوف .

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّرُوْا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ رُحْصَةً فِي الشَّيْءِ وَيَكْرَهُوْنَهُ . وَقَدْ رُوِيَ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ، عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ ، عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ . قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ثَلَاثٌ يُفْطِرُنَ الصَّائِمَ : الْحَجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْحُلْمُ .

کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں کہنا قطعاً جائز نہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ سے ایک چیز کی رخصت نقل کریں اور خود اسے مکروہ اور ناپسندیدہ خیال کریں۔ جناب زید بن اسلم عطاء بن یسار کے واسطے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تین چیزیں روزے دار کا روزہ توڑ دیتی ہیں: ”سینگلی لگوانا، تے کرنا اور احتلام کا ہونا۔“

فوائد:.....۱۔ احادیث الباب دلیل ہیں کہ وہ روایات جن میں بیان ہوا ہے کہ پچھنے لگانے اور لگوانے والا کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے اور سینگلی لگانے اور لگوانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ کیونکہ آخر میں نبی ﷺ نے ان کاموں کی رخصت دے دی تھی۔

۲۔ ابن حزم کہتے ہیں۔ یہ حدیث ”أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ“ صحیح و مستند ہے۔ لیکن حدیث ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ میں نبی ﷺ نے روزہ دار کو سینگلی لگانے کی رخصت دی ہے۔ لہذا حدیث ابی سعید کو لینا واجب ہے۔ کیونکہ رخصت عزیمت کے بعد ہوتی ہے۔ لہذا یہ حدیث دلیل ہے کہ پچھنے لگانے سے روزہ فاسد ہونے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ حاجم و محجوم دونوں کا روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ (تحفة الاحوذی: ۲/۳۲۰)

۳۔ شوکانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: احادیث میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ سینگلی لگانے سے جس کے کمزور ہونے کا خطرہ ہو، حالت روزہ میں ایسے شخص کے لیے سینگلی لگوانا مکروہ ہے اور اگر سینگلی لگانا اس کے روزہ توڑنے کا باعث بن جائے تو اس کے لیے پچھنے لگوانا انتہائی مکروہ ہیں اور جس کے سینگلی کی وجہ سے نحیف و کمزور ہونے کا خطرہ نہ ہو اس کے حق میں ان کا استعمال مکروہ نہیں ہے۔ پھر بھی ہر حال میں حجامت سے اجتناب اولیٰ و افضل ہے۔

(نیل الاوطار: ۴۷/۷)

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغْبِرَةَ أَبُو سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ، وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : وَ هَذَا الْإِسْنَادُ غَلَطٌ ، لَيْسَ ”امام صاحب مذکورہ بالا روایت کی سند ذکر کرتے ہیں۔“ امام

(۱۹۷۲) اسنادہ ضعیف: سنن ترمذی، کتاب الصیام، باب ما جاء فی الصائم بذرعه القیء، حدیث: ۷۱۹۔ سنن الدارقطنی:

روزے کے احکام و مسائل

ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ سند غلط ہے۔ اس سند میں جناب عطاء بن یسار اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا ذکر درست نہیں ہے۔ ثقہ علماء، عبد الرحمان بن زید کی روایت کو قابل حجت نہیں مانتے کیونکہ سند کو حفظ رکھنے میں اس کا حافظہ نہایت کمزور ہے۔ یہ شخص ایسا تھا کہ عبادت و ریاضت اور وعظ و نصیحت کرنا اس کا مشغلہ اور زاہدانہ طرز زندگی گزارتا تھا۔ یہ ان پختہ کار محدثین میں سے نہیں تھا جو اسناد حفظ کرتے تھے۔“

”یہی روایت امام سفیان بن سعید ثوری رضی اللہ عنہ بھی بیان کرتے ہیں اور امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ ان علماء میں سے ہیں کہ ان کے زمانے میں کوئی عالم دین حفظ و اتقان میں ان کی برابری نہیں کرتا تھا۔ وہ زید بن اسلم سے اور وہ اپنے ایک ساتھی سے بیان کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے قے آجائے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا جس شخص کو احتلام ہو گیا اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا اور جس نے سیبگی لگوائی اس کا روزہ بھی نہیں ٹوٹتا۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر یہ روایت عطاء بن یسار کی سند سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہوتی تو امام سفیان ثوری ان دونوں حضرات کی وضاحت کر دیتے اور ان کے ناموں سے خاموشی اختیار نہ کرتے۔ اس طرح نہ کہتے کہ وہ اپنے ایک ساتھی سے روایت کرتے ہیں اور وہ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں۔ روایات کے بیان میں یہ مجہول طریقہ کار تو اس وقت اختیار کیا جاتا ہے جبکہ راوی غیر مشہور ہو (جبکہ امام عطاء اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی شہرت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔)“

فِيهِ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ، وَلَا أَبُو سَعِيدٍ. وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ لَيْسَ هُوَ مِمَّنْ يَحْتَجُّ أَهْلَ الشَّيْبِ بِحَدِيثِهِ لِسُوءِ حِفْظِهِ لِلْأَسَانِيدِ، وَهُوَ رَجُلٌ صَنَاعَتُهُ الْعِبَادَةُ وَالتَّقَشُّفُ وَالْمَوْعِظَةُ وَالزُّهْدُ، لَيْسَ مِنْ أَحْلَاسِ الْحَدِيثِ الَّذِي يَحْفَظُ الْأَسَانِيدَ.

۱۹۷۳۔ وَرَوَى هَذَا الْخَبَرَ سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدِ الثَّوْرِيِّ، وَهُوَ مِمَّنْ لَا يَدَانِيهِ فِي الْحِفْظِ فِي زَمَانِهِ كَثِيرٌ أَحَدٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ: عَنْ صَاحِبِ لَهُ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((لَا يَفْطُرُ مَنْ قَاءَ وَلَا مَنْ احْتَلَمَ وَلَا مَنْ احْتَجَمَ. حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَلَوْ كَانَ هَذَا الْخَبَرُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، لَبَاحَ الثَّوْرِيُّ بِذِكْرِهِمَا، وَلَمْ يَسْكُتْ عَنِ اسْمَيْهِمَا، يَقُولُ عَنْ صَاحِبِ لَهُ، عَنْ رَجُلٍ، وَإِنَّمَا يَقَالُ فِي الْأَخْبَارِ عَنْ صَاحِبِ لَهُ، وَعَنْ رَجُلٍ إِذَا كَانَ غَيْرَ مَشْهُورٍ.

(۱۹۷۳) اسنادہ ضعیف: سند میں راوی مجہول ہے۔

۱۹۷۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ.....

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔“

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، ثَنَا.....

سُفْيَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يُفْطِرُ مَنْ قَاءَ، وَلَا مَنْ احْتَلَمَ، وَلَا مَنْ احْتَجَمَ))، وَكَمْ يَرْفَعُهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ. ”امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ، جناب زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: ہمیں ہمارے ایک ساتھی نے بیان کیا جو نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس شخص نے قے کی اور جس شخص کو احتلام ہو گیا اور جس نے سینگی لگوائی تو ان کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ جناب عبدالرزاق نے اس روایت کو مرفوع بیان نہیں کیا۔“

۱۹۷۶۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي سَبْرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ”جناب عبدالرزاق اپنی سند سے عطاء بن یسار کے واسطے سے نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔“

۱۹۷۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ”جناب جعفر بن عون اپنی سند سے عطاء بن یسار کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔“

(۱۹۷۴) اسنادہ ضعیف. (۱۹۷۵) اسنادہ ضعیف.

(۱۹۷۶) اسنادہ ضعیف جداً۔ ابن ابی سبرہ پر احادیث گھڑنے کی تہمت ہے۔

(۱۹۷۷) اسنادہ ضعیف لارسالہ. (۱۹۷۸) اسنادہ ضعیف مرسل.

۱۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا هِشَامٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ.....

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثٌ لَا يُفْطَرُونَ الصَّائِمَ الْإِحْتِلَامُ وَالْقَيْءُ وَالْحِجَامَةُ. سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُولُ: هَذَا الْخَبَرُ غَيْرُ مَحْفُوظٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَلَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، وَالْمَحْفُوظُ عِنْدَنَا حَدِيثُ سُفْيَانَ وَمَعْمَرٍ.

”جناب عطاء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں روزے دار کا روزہ نہیں توڑتیں: احتلام کا ہونا، قے کا آنا اور سیگی لگوانا۔“ جناب محمد بن یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ یہ روایت حضرت ابوسعید خدریؓ اور عطاء بن یسار کے واسطے سے غیر محفوظ ہے۔ ہمارے نزدیک محفوظ روایت امام سفیان ثوری اور معمر کی ہے۔“

۱۹۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ.

”حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ روزے دار کے لیے سیگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

۱۹۸۰۔ نَا مُحَمَّدٌ، نَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا.

”حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ وہ روزے دار کی سیگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔“

۱۹۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، نَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: لَا بَأْسَ بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ.

”حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ روزے دار کے سیگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

۱۹۸۲۔ نَا مُحَمَّدٌ، نَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ الْبَرْدِيُّ، نَا عَبْدَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِيِّ.....

عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ لَيْسَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَظُنُّ مَعْمَرًا لَفْظُهُ.

”جناب ابومتوکل حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے روایت نہیں کرتے۔ میرے خیال میں معمر نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے۔“

فوائد:..... یہ آثار و اہل ہیں کہ سیگی لگانے اور لگوانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، یہ عمل جائز ہے البتہ اس میں

کراہت موجود ہے، پھر سیگی سے اجتناب مستحب فعل ہے۔

(۱۹۸۰) اسنادہ صحیح موقوف.

(۱۹۷۹) اسنادہ صحیح موقوف.

(۱۹۸۲) اسنادہ صحیح موقوف.

(۱۹۸۱) صحیح.

۱۹۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ أَبِي قَلَابَةَ، عَنِ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ.....

”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رمضان المبارک کی اٹھارہ تاریخ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا تو آپ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو سیگی لگوار ہاتھ اتار رہا تھا تو آپ نے فرمایا: ”سیگی لگوانے اور سیگی لگانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا ہے۔“

۱۹۸۴۔ وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ، نَاعِبِدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكْرِ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي قَتَادَةُ بْنُ دُعَامَةَ الْبَصْرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ.....

”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”سیگی لگانے اور سیگی لگوانے والے کا روزہ کھل گیا ہے۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اس باب کے آخر تک ہر وہ روایت جس کے بارے میں میں نے یہ نہیں کہا: ”یہ حدیث صحیح ہے“ تو وہ حدیث ہماری اس کتاب کی شرط کے مطابق نہیں ہے۔ امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نے حضرت ثوبان سے احادیث نہیں سنیں، امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث میرے نزدیک اس سند سے صحیح ہے۔“

فوائد:..... مکرر ۱۹۶۲-۱۹۶۳

۶۹..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ السُّعُوطَ وَمَا يَصِلُ إِلَى الْأُنُوفِ مِنَ الْمُنْحَرَيْنِ

يُقَطِّرُ الصَّائِمَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ناک میں ڈالنے والی دوا اور ہر وہ چیز جو جھنوں کے ذریعے سے

ناک میں چلی جائے، اس سے روزے دار کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

خَبَرُ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ. ”حضرت لقیط بن صبرہ بنی اکرم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

(۱۹۸۳) اسنادہ صحیح: تقدم تحريجه برقم: ۱۹۶۲.

(۱۹۸۴) صحیح: سنن کبریٰ نسائی: ۳۱۴۸۔ وانظر ما تقدم برقم: ۱۹۶۲.

(۱۹۸۵) تقدم برقم: ۱۶۸، ۱۵۰.

روزے کے احکام و مسائل

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِذَا اسْتَشَقَّتْ، فَبَالِغِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا .
 کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم ناک میں پانی چڑھاؤ تو خوب اچھی طرح چڑھاؤ، سوائے اس کے کہ تم روزے کی حالت میں ہو۔“

فوائد:..... استسحاق ناک کے اندر پانی داخل کرنا پھر اسے سانس کے ذریعے ناک کے بالائی حصہ کی طرف کھینچنا دوران وضو کی اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا مستحب فعل ہے۔ لیکن حالت روزہ میں استسحاق مکروہ ہے۔ (شرح النووی: ۱/ ۳۷۳)

۲۔ حالت روزہ میں استسحاق میں مبالغہ مکروہ ہے تاکہ اس سے پیٹ کے اندر پانی داخل ہو کر روزہ فاسد نہ ہو جائے۔
 (تحفة الاحوذی: ۲/ ۳۳۰)

۳۔ خطابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اگر روزہ دار کے اپنے فعل سے پانی دماغ تک پہنچ جائے تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا۔ علیٰ ہذا القیاس ہر چیز جو روزہ دار کے پیٹ میں پہنچ جائے وہ حنوط (یا سحوط) وغیرہ کسی بھی ذریعہ سے پیٹ میں داخل ہو جائے اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ (تحفة الاحوذی: ۲/ ۳۳۰)

۷۰..... بَابُ ذِكْرِ تَعْلِيْقِ الْمُفْطَرِّينَ قَبْلَ وَقْتِ الْإِفْطَارِ بِعَرَاقِيهِمْ وَتَعْدِيهِمْ فِي الْآخِرَةِ
 بِفِطْرِهِمْ قَبْلَ تَحَلُّةِ صَوْمِهِمْ

افطاری کے وقت سے پہلے روزہ کھولنے والوں کو ان کی کونچوں سے لٹکائے جانے اور آخرت میں انہیں عذاب دیئے جانے کا بیان

۱۹۸۶۔ نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ وَبَحْرُ بْنُ نَصْرِ الْحَوْلَانِيُّ، قَالَا: تَنَا بَشْرُ بْنُ بَكْرِ، نَا ابْنُ جَابِرٍ، عَنِ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرِ أَبِي يَحْيَى حَدَّثَنِي.....

”حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ فرما رہے تھے: ”اس دوران میں کہ میں سویا ہوا تھا جب میرے پاس دو آنے والے آئے، انہوں نے مجھے میرے بازوؤں سے پکڑا اور مجھے ایک دشوار گزار مشکل چڑھائی والے پہاڑ پر لے آئے۔ دونوں نے مجھے کہا: چڑھیے، تو میں نے کہا: میں اس پر چڑھ نہیں سکتا۔ وہ کہنے لگے:

(۱۹۸۶) اسنادہ صحیح: الصحیحہ: ۳۹۵۱۔ صحیح ابن حبان: ۷۴۴۸۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۴۳۰، ۲/ ۲۱۰۔ سنن کبریٰ

نسائی: ۳۲۷۳ باختصار۔

ہم آپ کے لیے اسے آسان بنائیں گے تو میں چڑھ گیا حتیٰ کہ جب میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا تو بڑی دردناک آوازیں آئیں، میں نے پوچھا: ”یہ آوازیں کیسی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ جنہیوں کی چیخ پکار ہے۔ پھر وہ مجھے لے کر (آگے) چلے تو اچانک میں نے ایسے لوگ دیکھے جنہیں ان کی کونچوں سے لٹکایا گیا تھا۔ ان کے جڑے چیرے ہوئے تھے اور ان سے خون نکل رہا تھا۔ میں نے پوچھا: ”یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا: ”یہ وہ لوگ ہیں جو افطاری کے وقت سے پہلے روزہ کھول لیتے تھے تو آپ نے فرمایا: ”یہود و نصاریٰ تباہ و برباد ہو گئے۔“ جناب سلیمان بن عامر کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ رسول اللہ ﷺ سے سنے ہیں یا یہ ان کی اپنی رائے ہے۔“ پھر آپ چلے تو ایسے لوگوں کے پاس پہنچے جو بہت زیادہ پھولے ہوئے تھے، ان کی بدبو بڑی غلیظ اور ان کا منظر بڑا دردناک تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ کفار کے مقتولین ہیں۔ پھر مجھے ایک ایسی قوم کے پاس لے کر گئے جن کے جسم شدید پھولے ہوئے تھے اور ان کی بدبو پانچویں جیسی غلیظ اور گندی تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ زنا کار مرد اور زنا کار عورتیں ہیں۔ پھر مجھے لے جایا گیا تو اچانک کچھ عورتیں تھیں جن کے پستان سانپ نوح رہے تھے۔ میں نے پوچھا: ان کو کیا ہوا ہے؟ (کس جرم کی سزا پارتی ہیں؟) جواب دیا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلاتی تھیں۔ پھر مجھے لے جایا گیا تو ناگہاں میں نے کچھ بچے دیکھے جو دونہروں کے درمیان کھیل رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا: یہ مومنوں کے بچے ہیں۔ پھر میں کچھ

الْجَبَلِ إِذَا بِأَصْوَاتٍ شَدِيدَةٍ، قُلْتُ: مَا هَذِهِ الْأَصْوَاتُ؟ قَالُوا: هَذَا عَوَاءُ أَهْلِ النَّارِ. ثُمَّ انْطَلَقَ بِي فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِينَ بِعَرَاقِيهِمْ، مُشَقَّقَةً أَشَدَّاقَهُمْ تَسِيلُ أَشَدَّاقَهُمْ دَمًا))، قَالَ: ((قُلْتُ: مَنْ هُوَ لَآءِ؟ قَالَ: هُوَ لَآءِ الَّذِينَ يُفْطِرُونَ قَبْلَ تَحَلُّةِ صَوْمِهِمْ)). فَقَالَ: ((حَابَتِ الْيَهُودُ وَ النَّصَارَى)) فَقَالَ سُلَيْمَانُ: مَا أَدْرَى أَسْمِعَهُ أَبُو أَمَامَةَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَمْ شَيْءٌ مِنْ رَأْيِهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ فَإِذَا بِقَوْمٍ أَشَدَّ شَيْءٍ انْتِفَاحًا، وَ أَتْنَبَهُ رِيحًا، وَ أَسْوَاهُ مَنْظَرًا، قُلْتُ: مَنْ هُوَ لَآءِ؟ فَقَالَ: هُوَ لَآءِ قَتْلَى الْكُفَّارِ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِي فَإِذَا أَشَدَّ شَيْءٍ انْتِفَاحًا وَ أَتْنَبَهُ رِيحًا كَأَنَّ رِيحَهُمُ الْمَرَا حِيضُ. قُلْتُ: مَنْ هُوَ لَآءِ؟ قَالَ: هُوَ لَآءِ الزَّانُونَ وَ الزَّوَانِي. ثُمَّ انْطَلَقَ بِي، فَإِذَا أَنَا بِنِسَاءٍ تَنْهَشُ نُدْبَهُنَّ الْحَيَّاتُ. قُلْتُ: مَا بَالُ هُوَ لَآءِ؟ قَالَ: هُوَ لَآءِ يَمْنَعَنَّ أَوْلَادَهُنَّ الْبَانَهُنَّ. ثُمَّ انْطَلَقَ بِي فَإِذَا أَنَا بِالْغُلَّامَانِ يَلْعَبُونَ بَيْنَ نَهْرَيْنِ، قُلْتُ: مَنْ هُوَ لَآءِ؟ قَالَ: هُوَ لَآءِ دَرَارِي الْمُؤْمِنِينَ، ثُمَّ شَرَفَ شَرَفًا فَإِذَا أَنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَةِ بَشَرُبُونَ مِنْ خَمْرِ لَهُمْ، قُلْتُ: مَنْ هُوَ لَآءِ؟ قَالَ: هُوَ لَآءِ جَعْفَرُ وَ زَيْدُ وَ ابْنُ رَوَاحَةَ. ثُمَّ شَرَفَنِي شَرَفًا آخَرَ، فَإِذَا أَنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَةِ،

روزے کے احکام و مسائل

قُلْتُ: مَنْ هُوَ لَآءِ؟ قَالَ: هَذَا إِبْرَاهِيمُ وَ
مُوسَى وَعِيسَى وَهُمْ يَنْظُرُونِي. هَذَا
حَدِيثُ الرَّبِيعِ.

بلندی پر گیا تو میں نے تین شخص دیکھے جو اپنی شراب پی رہے
تھے، میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ اس نے بتایا کہ یہ
حضرت جعفر، زید اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ پھر میں ایک اور
بلند جگہ پر چڑھا تو وہاں بھی میں نے تین افراد دیکھے۔ میں نے
کہا: یہ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا: یہ ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ
علیہم السلام ہیں۔ جبکہ وہ مجھے دیکھ رہے تھے۔ یہ جناب ربیع کی

روایت ہے۔

فوائد:.....۱۔ افطاری کے وقت سے قبل (یعنی غروب آفتاب سے پہلے) روزہ افطار کر لینا انتہائی قبیح گناہ
ہے۔ اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ اور ایسے لوگ سخت عذاب کے مستحق ٹھہریں گے۔ لہذا غروب آفتاب کے معابد
روز افطار کیا جائے اور یہ مستحب عمل ہے۔

۱۔..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي إِفْطَارِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنِّي لَا
أَعْرِفُ ابْنَ الْمُطَوِّسِ وَلَا أَبَاهُ غَيْرَ أَنَّ حَبِيبَ بْنَ أَبِي ثَابِتٍ قَدْ ذَكَرَ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا الْمُطَوِّسِ
رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ فِي بَغْيِ شَرَعِي رَخِصَتِ كَيْفَ جَانِ بُوَجْهِهِ كَرُوزِهِ جَهْوُزُهُ نِيْرَسَخْتِ وَعِيدِ كَا بِيَانِ بَشْرَطِيكِهِ حَدِيثِ
صَحِيْحٍ هُوَ كَيْوَنَكُهُ فِي ابْنِ مَطْوِوسٍ أُوْرَ اس كِ الْوَالِدِ كُوْنِيْسٍ جَانِنَا، جَنَابِ حَبِيْبِ بِنِ ابِي ثَابِتٍ نِي بِيَانِ كَيْفَ هُوَ كِرُوهُ
ابُو مَطْوِوسٍ كُو طَلِي هِيْنِ۔

۱۹۸۷۔ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عَثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّابُونِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ،
أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ
إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَحَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالُوا: نَنَا شُعْبَةُ، عَنْ
حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ الْمُطَوِّسِ، عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: ”جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی عنایت کی ہوئی رخصت
کے بغیر رمضان المبارک کا ایک روزہ چھوڑ دیا تو اس روزے کی
مِنْ رَمَضَانَ فِي غَيْرِ رُخْصَةٍ رَخَّصَهَا اللَّهُ،

(۱۹۸۷) اسنادہ ضعیف: ابن مطوس مجہول راوی ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب التغلیظ فیمن افطر عامدا، حدیث: ۲۳۹۶۔

سنن کبریٰ نسائی: ۳۲۶۸۔ مسند احمد: ۳۸۶/۲۔ سنن الدارمی: ۱۷۱۵۔

لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ)) . زَادَ فِي حَبْرِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَإِنْ صَامَهُ .
 قضا عمر بھر کے روزوں سے نہیں دی جاسکتی۔“ جناب محمد بن جعفر کی روایت میں یہ اضافہ ہے: “اگرچہ وہ (ساری عمر) روزے رکھے (تو بھی قضا ادا نہ ہوگی)۔“

۱۹۸۸ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَزَادَ، قَالَ شُعْبَةُ: قَالَ حَبِيبٌ: فَلَقِيتُ أَبَا الْمُطَوِّسِ فَحَدَّثَنِي بِهِ .
 ”امام صاحب نے مذکورہ بالا حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔ اس میں ہے کہ جناب حبيب کہتے ہیں: میں ابو مطوس کو ملا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی۔“

۷۲..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْأَكْلَ وَالشَّرَابَ نَاسِيًا لِصِيَامِهِ غَيْرِ مُفْطِرٍ بِالْأَكْلِ وَالشَّرْبِ

روزے دار بھول کر کچھ کھاپی لے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا

۱۹۸۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورِ السُّلَمِيِّ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ.....
 ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص بھول جائے، جبکہ وہ روزے دار ہو تو وہ کچھ کھاپی لے تو وہ اپنا روزہ مکمل کرے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلَيْتَمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ)).
 ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص بھول جائے، جبکہ وہ روزے دار ہو تو وہ کچھ کھاپی لے تو وہ اپنا روزہ مکمل کرے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔“

۷۳..... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ الْقَضَاءِ وَالْكَفَّارَةِ عَنِ الْأَكْلِ وَالشَّرَابِ فِي الصِّيَامِ إِذَا كَانَ نَاسِيًا لِصِيَامِهِ وَقَتَّ الْأَكْلَ وَالشَّرْبَ

روزے کی حالت میں کھانے اور پینے والے پر قضا اور کفارہ واجب نہیں ہوتا بشرطیکہ وہ کھاتے پیتے وقت روزے کو بھول گیا ہو

۱۹۹۰ - ثَنَا مُحَمَّدٌ وَإِبْرَاهِيمُ ابْنَا مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزُوقِ الْبَاهِلِيَّانِ الْبَصْرِيَّانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....
 ”ابن ابی سہیمہ نے کہا: میں نے ابو ہریرہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص روزے کے وقت کھائے یا پیے اور اسے یاد نہ آئے کہ وہ روزے دار ہے، تو اسے کفارہ دینا چاہیے۔“

(۱۹۸۸) اسنادہ ضعیف: انظر الحديث السابق.

(۱۹۸۹) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب الصائم اذا اكل او شرب ناسيا، حدیث: ۱۹۲۳ - صحیح مسلم، کتاب الصيام، باب اكل الناسي وشربه، حدیث: ۱۱۵۵ - سنن ابی داود: ۲۳۹۸ - سنن کبریٰ نسائی: ۳۲۶۳ - سنن ترمذی: ۷۲۱ - مسند احمد: ۴۲۵/۲

(۱۹۹۰) اسنادہ حسن: صحیح ابن حبان: ۳۵۱۲ - مستدرک حاکم: ۱/۴۳۰.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے بھول کر رمضان المبارک میں روزہ کھول لیا تو اس پر نہ قضا ادا کرنا واجب ہے نہ کفارہ۔“ یہ جناب محمد کی روایت ہے۔ جناب ابراہیم اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کرتے ہیں: ”جس شخص نے رمضان المبارک میں بھول کر کچھ کھا لیا یا پی لیا تو اس پر قضاء اور کفارہ نہیں ہے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا، لَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ. هَذَا حَدِيثٌ مُحَمَّدٍ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ فِي حَدِيثِهِ: ((مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ فِي رَمَضَانَ نَاسِيًا، فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ)).

فوائد: ۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ حالت روزہ میں بھول کر کھانے پینے اور جماع کرنے سے روزہ نہیں توڑتا،

شافعی، ابو حنیفہ، داؤد ظاہری اور جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۳۵)

۲۔ طبیبی برائے کہتے ہیں: روزہ میں بھول چوک سے کھانا پینا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور یہ بندوں پر آسانی پیدا کرنے اور مشقت دور کرنے کی خاص نوازش ہے۔

۳۔ بھول کر کھاپی لینے سے نہ روزہ فاسد ہوتا ہے، نہ کوئی کفارہ ہے اور نہ اس کی قضاء۔ ایسے شخص کو روزہ نہیں توڑنا چاہیے اس کا روزہ قائم و برقرار رہتا ہے۔

۷۴..... بَابُ ذِكْرِ الْفِطْرِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِذَا حَسِبَ الصَّائِمُ أَنَّهَا قَدْ غَرَبَتْ

غروب آفتاب سے پہلے روزہ افطار کر لینے کا بیان جبکہ روزے دار کے خیال میں سورج غروب ہو چکا تھا ۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، ثنا هِشَامٌ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ (ح) وَحَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ.....

”حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں رمضان المبارک میں ہم نے ایک بادل والے دن روزہ افطار کر لیا، پھر سورج نکل آیا۔“ جناب محمد بن علاء کی روایت میں ہے: میں نے ہشام سے کہا۔“ اور ابو عمار کی روایت میں ہے: ہشام سے پوچھا گیا: ”کیا صحابہ کرام کو قضاء ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: ”اس کے

عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: أَفْطَرْنَا فِي رَمَضَانَ فِي يَوْمٍ غَيِمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، قَالَ: قُلْتُ لِهَشَامٍ. وَقَالَ أَبُو عَمَارٍ: فَقِيلَ لِهَشَامٍ: أُمِرُوا بِالْقَضَاءِ؟ قَالَ: بَدُّ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَيْسَ فِي هَذَا الْخَبَرِ أَنَّهُمْ

(۱۹۹۱) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب اذا افطر في رمضان، حدیث: ۱۶۵۶۔ سنن ابی داؤد: ۲۳۵۹۔ سنن ابن ماجہ:

بغیر کوئی چارہ ہے۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اس روایت میں یہ بات مذکور نہیں ہے کہ صحابہ کرام کو قضا ادا کرنے کا حکم ملا تھا۔ یہ تو ہشام رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اس کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ یہ روایت کے الفاظ نہیں ہیں۔ میرے نزدیک ان پر اس وقت قضا واجب نہیں جبکہ وہ سورج کو غروب سمجھ کر روزہ افطار کر لیں پھر بعد میں معلوم ہوا کہ سورج ابھی غروب نہیں ہوا تھا۔ جیسا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: ”اللہ کی قسم جب تک ہم گناہ کے ارتکاب سے اجتناب کریں گے۔ ہم قضا ادا نہیں کریں گے۔ (یعنی جب ہم نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا تو قضا بھی نہیں دیں گے)۔“

أَمْرُوا بِالْقَضَاءِ . وَ هَذَا مِنْ قَوْلِ هِشَامٍ : بَدُّ مَنْ ذَلِكَ . لَا فِي الْخَبَرِ ، وَلَا يَبِينُ عِنْدِي أَنَّ عَلَيْهِمُ الْقَضَاءَ ، فَإِذَا أَفْطَرُوا وَالشَّمْسُ عِنْدَهُمْ قَدْ غَرَبَتْ ، ثُمَّ بَانَ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ غَرَبَتْ كَقَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : وَاللَّهِ مَا نَقَضِي مَا يُجَانِفُنَا مِنَ الْإِثْمِ .

فوائد: ۱۔ اگر آسمان پر بادل یا دھند کی وجہ سے غروب آفتاب کا علم نہ ہو سکے اور روزہ دار غروب آفتاب سے قبل روزہ افطار کر لیں۔ بعد ازاں سورج نظر آئے، تو اس صورت میں ان لوگوں پر قضا واجب ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ جمہور علماء کا موقف ہے کہ اس صورت میں روزہ کی قضا واجب ہے۔ (فتح الباری: ۴ / ۲۵۵)

۲۔ اگر کوئی شخص یہ گمان کر کے روزہ افطار کر لے کہ سورج غروب ہو چکا ہے، حالانکہ سورج غروب نہ ہوا ہو تو ایسے شخص پر روزے کی قضا لازم ہے۔ اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے۔ (المغنی ۶ / ۱۳۰)



جَمَاعُ أَبْوَابِ الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ الْمَنْهِيَةِ عَنْهَا فِي الصَّوْمِ مِنْ غَيْرِ إِيْجَابِ فِطْرِ روزے کی حالت میں ممنوع ان اقوال و افعال کے ابواب کا مجموعہ جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

۷۵..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجَهْلِ فِي الصِّيَامِ

روزے کی حالت میں جہالت و نادانی کی ممانعت

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عَيْسَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَكُنَّا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ
الْأَشْجِ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ أَبِي صَالِحٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کا روزہ ہو تو وہ بخش اور بے
ہودہ کلام نہ کرے اور نہ نادانی کے کام کرے اور اگر کوئی شخص
اس پر نادانی کا اظہار کرے تو وہ کہہ دے: بے شک میں
روزے دار ہوں۔“ جناب اشج کی روایت میں ہے: ”جب تم
میں سے کسی شخص کے روزے کا دن ہو۔“

۷۶..... بَابُ الرَّجْرِ عَنِ السَّبَابِ وَالْإِقْتِتَالِ فِي الصِّيَامِ

روزے کی حالت میں گالی دینے اور لڑائی کرنے کی ممانعت ہے

وَإِنْ سَبَّ الصَّائِمُ أَوْ قُوْتِلَ، وَإِعْلَامُ الصَّائِمِ مَقَاتِلَهُ وَسَابَهُ أَنَّهُ صَائِمٌ لَعَلَّهُ يَنْزَجِرُ عَنْ قِتَالِهِ وَ
سَبَابِهِ إِذَا عَلِمَ أَنَّهُ لَا يَنْتَصِرُ مِنْهُ لِعَلَّةَ صَوْمِهِ

(۱۹۹۲) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام، حدیث: ۱۱۵۱۔ سنن ابن ماجہ: ۱۶۹۱۔ مسند احمد: ۴۷۷/۲، ۴۹۵۔

وانظر ما تقدم: ۱۸۹۶۔

اگرچہ روزے دار کو گالی دی جائے اور اس سے لڑائی کی جائے اور روزے دار کو گالی دینے والے اور اس کے ساتھ لڑائی کرنے والے شخص کو بتانا چاہیے کہ وہ روزے دار ہے۔ شاید کہ وہ اس سے لڑائی کرنے اور گالی دینے سے رک جائے جبکہ اسے علم ہو جائے کہ روزے دار اپنے روزے کی وجہ سے اس سے بدلہ نہیں لے گا

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ - يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ - عَنْ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمٌ صَوْمٍ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ، فَإِنْ شَاتَمَهُ، أَوْ سَابَهُ، وَ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ)).

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی شخص کے روزے کا دن ہو تو وہ فحش کلامی نہ کرے، پھر اگر کوئی اسے گالی دے یا برا بھلا کہے یا اس کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرے تو اسے کہہ دینا چاہیے: ”میں روزے دار ہوں۔“

فوائد:۱۔ رفث سے مراد فحش اور بے ہودہ گوئی ہے اور جہالت سے مراد نازیبا کلمات ہیں (شرح ابن

بطل: ۷/ ۴) لہذا حالت روزہ میں ان امور سے اجتناب برتا جائے بصورت دیگر روزہ فاسد ہو جائے گا۔

۲۔ حالت روزہ میں جس شخص پر دشنام طرازی کی جائے یا اس پر جہالت کا ارتکاب کیا جائے تو وہ کہے کہ میں روزہ سے ہوں۔ پھر یہ کلمات وہ بلند آواز سے کہے یا دل میں، اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔

(۱) ایک قول ہے کہ وہ با آواز بلند یہ کلمات کہے کہ ان کلمات کو سن کر دشنام طراز اور لڑائی جھگڑے پر اترنے والا شخص اپنی حماقت سے باز آجائے گا۔

(ب) دوسرا قول ہے کہ وہ یہ کلمات اونچی آواز سے نہ کہے بلکہ یہ کلمات دل ہی میں کہے تاکہ وہ خود مقابلے میں گالی گلوچ اور لڑائی سے باز رہے اور غلیظ افعال سے خود کو محفوظ رکھ سکے۔ لیکن اگر وہ ان دونوں صورتوں پر عمل کرے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ پھر فحش و بد گوئی اور حماقت و گالی گلوچ صرف روزہ دار کے لیے ممنوع نہیں بلکہ ہر شخص کے لیے یہ افعال ممنوع ہیں۔ لیکن روزہ دار کو ان سے اجتناب کی زیادہ تاکید ہے۔

۷۔..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْجُلُوسِ إِذَا شَتِمَ الصَّائِمُ، وَ هُوَ قَائِمٌ لِتَسْكِينِ الْغَضَبِ عَلَيَّ

الْمَشْتُومِ فَلَا يَنْتَصِرُ بِالْجَوَابِ

اگر روزے دار کھڑا ہو اور اسے گالی دی جائے تو اسے بیٹھ جانا چاہیے تاکہ اسے غصہ نہ آئے

اور وہ گالی کا بدلہ نہ لے

۱۹۹۴۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ: عَنْ عَجَلَانَ مَوْلَى

المُشْمَعِلُ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم روزے کی حالت میں گالی گلوچ مت کرو اور اگر تمہیں کوئی شخص گالی دے تو تم کہو: بے شک میں روزے دار ہوں۔ اور اگر تم کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تُسَابَ وَأَنْتَ صَائِمٌ، فَإِنْ سَابَكَ أَحَدٌ، فَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ، وَإِنْ كُنْتَ قَائِمًا فَاجْلِسْ)).

فوائد:..... حالت روزہ میں گالی دینا اور سب و شتم کرنا حرام ہے اور اگر کوئی دوسرا شخص گالم گلوچ کرے تو اسے فقط اتنا کہنا چاہیے کہ میں روزہ دار ہوں اور اگر گالیاں برداشت سے باہر ہوں تو بیٹھ جائے کہ اس سے غصہ کا فور ہو جائے گا اور وہ جہالت کا مرتکب نہیں ہوگا۔

۷۸..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ قَوْلِ الزُّورِ وَالْعَمَلِ بِهِ، وَالْجَهْلِ فِي الصَّوْمِ وَالتَّغْلِيظِ فِيهِ

روزے کی حانت میں جھوٹی بات کرنے اور اس پر عمل کرنے کی ممانعت اور جاہلانہ حرکت کے ارتکاب پر سختی کا بیان

۱۹۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا عُمَانَ بْنَ عُمَرَ، نَا ابْنَ أَبِي ذَيْبٍ (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى، نَا عَبْدُ اللَّهِ - يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ - عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا اور پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت اور پروا نہیں ہے۔ یہ جناب بندار کی روایت ہے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلِ بِهِ، فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ بِأَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ. هَذَا حَدِيثٌ بِنْدَارٍ. وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ: وَالْعَمَلِ بِهِ وَالْجَهْلِ.

ابن المبارک کی روایت میں ہے: ”جھوٹ پر عمل کرنا اور جاہلانہ حرکات ترک نہیں کرتا تو.....“

فوائد:..... ۱۔ ابن بطال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس حدیث کا یہ مفہوم نہیں کہ جو شخص جھوٹی بات اور جہالت کا مرتکب ہو وہ روزہ ترک کر دے، بلکہ مقصود یہ ہے کہ روزہ دار ان نتیجہ افعال سے اجتناب برتے۔ (فتح الباری: ۱۴۲/۶)

(۱۹۹۴) استادہ صحیح: مسند احمد: ۴۲۸/۲۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۲۴۶۔ صحیح ابن حبان: ۳۴۸۳۔

(۱۹۹۵) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب من لم يدع قول الزور، حدیث: ۱۹۰۳۔ سنن ابی داؤد: ۲۳۶۲۔ سنن ابن ماجہ:

۱۶۸۹۔ سنن ترمذی: ۷۰۷۔ مسند احمد: ۴۵۲/۲۔

روزے کے احکام و مسائل

۲۔ مہلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ حدیث دلیل ہے کہ حالت روزہ میں جیسے طعام و شراب ترک کیا جاتا ہے، اسی طرح روزہ میں فحش گوئی اور جھوٹ کو ترک کرنا بھی لازم ہے۔ اور روزہ دار اگر ان افعال بد سے باز نہ آئے تو اس کا روزہ ناقص ہوگا۔ یہ افعال رب کی ناراضی کا باعث ہوں گے اور اس کا روزہ قبول نہیں ہوگا۔ (شرح ابن بطال: ۲۳/۷)

۷۹..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ اللَّغْوِ فِي الصِّيَامِ وَالذَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْإِمْسَاكَ عَنِ اللَّغْوِ وَالرَّفْقِ مِنْ تَمَامِ الصَّوْمِ

روزے کی حالت میں فضول باتوں کی ممانعت اور اس بات کی دلیل کہ فضول باتیں اور فحش گوئی ترک کرنا روزے کی تکمیل کا حصہ ہے

مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْإِسْمَ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ بِالْأَلْفِ وَاللَّامِ قَدْ يَقَعُ عَلَى بَعْضِ أَجْزَاءِ الْعَمَلِ ذِي الشُّعْبِ وَالْأَجْزَاءِ، عَلَى مَا بَيَّنَّهُ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ .

اس بات کی دلیل کے بیان کے ساتھ کہ الف، لام کے ساتھ معرفہ بننے والے اسم کا اطلاق کبھی اس عمل کے کسی ایک جزء پر ہو جاتا ہے جس کے کئی اجزاء اور شاخیں ہوں۔ جیسا کہ میں کتاب الایمان میں بیان کر چکا ہوں۔

۱۹۹۶۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهَبٍ أَخْبَرَهُمْ، وَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمِّهِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روزہ صرف کھانا پینا ترک کر دینے کا نام نہیں بلکہ روزہ تو فضول باتوں اور فحش گوئی سے رُکنے کا نام ہے۔ پس اگر کوئی شخص تمہیں گالیاں دے یا تم پر نادانی کا اظہار کرے تو تم کہہ دو: ”بے شک میں روزے دار ہوں، بلاشبہ میں روزے سے ہوں۔“

فوائد..... دیکھیے حدیث ۱۹۹۲۔

۸۰..... بَابُ نَفْيِ ثَوَابِ الصَّوْمِ عَنِ الْمُمْسِكِ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ مَعَ ارْتِكَابِهِ مَا رَجَحَ عَنْهُ غَيْرَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ

کھانے پینے سے اجتناب کرنے کے ساتھ دیگر ممنوع کام کرنے والے روزے دار کے ثواب کی نفی کا بیان

۱۹۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو۔ هُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو۔

(۱۹۹۶) اسنادہ صحیح: صحیح ابن حبان: ۳۴۷۰۔ مستدرک حاکم: ۱/۴۳۰، ۴۳۱۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بہت سارے روزے دار ایسے ہیں جنہیں ان کے روزوں سے صرف بھوک پیاس ہی حاصل ہوتی ہے۔ اور کتنے ہی قیام کرنے والے ایسے ہیں جنہیں ان کے قیام سے صرف شب بیداری (اور تھکاوٹ) ہی حاصل ہوتی ہے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((رُبَّ صَائِمٍ حَظَّهُ مِنْ صِيَامِهِ الْجُوعُ وَالْعَطَشُ، وَرُبَّ قَائِمٍ حَظَّهُ مِنْ قِيَامِهِ السَّهْرُ)).

فوائد:..... جو شخص حالت روزہ میں غیبت، گالم گلوچ اور بے ہودہ گوئی سے باز نہ آئے، یا افطاری میں حرام چیزوں کا استعمال کرے یا گناہوں سے باز نہ آئے تو اسے دن بھر کی بھوک کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا لہذا روزہ دار کو ان ممنوعہ امور سے اجتناب کرنا چاہیے، پھر ایسے تہجد گزار اور قیام اللیل کا اہتمام کرنے والے جو اس میں ریا کاری کرتے ہیں یا معصوب زمین پر نماز کا اہتمام کرتے ہیں یا فرض نمازیں باجماعت ادا نہیں کرتے انہیں رات کی بیداری کا اجر نہیں ملتا، لہذا تہجد گزار ایسی عادات ترک کر دے، جس سے اجر و ثواب اور اعمال کی قبولیت میں نقص واقع ہوتا ہے۔



(۱۹۹۷) مسند احمد: ۲/۳۷۲۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۲۳۶۔ مسند ابی یعلیٰ: ۶۵۵۱۔ سنن ابن ماجہ: ۱۶۹۰ من طریق عمرو

عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ.

جَمَاعُ أَبْوَابِ الْأَفْعَالِ الْمُبَاحَةِ فِي الصِّيَامِ مِمَّا قَدْ اِخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي إِبَاحَتِهَا

روزے کی حالت میں ایسے مباح اور جائز اعمال کے ابواب کا مجموعہ
جن کے بارے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے

۸۱..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي الْمُبَاشَرَةِ الَّتِي هِيَ دُونَ الْجَمَاعِ لِلصَّائِمِ

روزے دار کے لیے جماع کے سوا مباشرت کرنے کی رخصت کا بیان

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ اسْمَ الْوَاحِدِ قَدْ يَقَعُ عَلَى فِعْلَيْنِ، أَحَدُهُمَا مُبَاحٌ، وَالْآخَرُ مَحْظُورٌ، إِذَا اسْمُ الْمُبَاشَرَةِ قَدْ أَوْقَعَهُ اللَّهُ فِي نَصْرِ كِتَابِهِ عَلَى الْجَمَاعِ، وَدَلَّ الْكِتَابُ عَلَى أَنَّ الْجَمَاعَ فِي الصَّوْمِ مَحْظُورٌ. قَالَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَمَاعَ يُفْطِرُ الصَّائِمَ. وَالنَّبِيُّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَلَّ بِفِعْلِهِ عَلَى أَنَّ الْمُبَاشَرَةَ الَّتِي هِيَ دُونَ الْجَمَاعِ مُبَاحَةٌ فِي الصَّوْمِ غَيْرَ مَكْرُوهَةٍ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ایک ہی اسم کا اطلاق دو مختلف کاموں پر ہو جاتا ہے۔ ان میں سے ایک جائز اور دوسرا ممنوع ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب ”قرآن مجید“ میں مباشرت کا اطلاق جماع پر کیا ہے اور جماع روزے کی حالت میں قرآنی دلیل کے ساتھ منع ہے۔ نبی مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک جماع روزے دار کے روزے کو توڑ دیتا ہے۔“ جبکہ نبی کریم ﷺ نے اپنے فعل سے وضاحت کی ہے کہ روزے کی حالت میں جماع سے کم مباشرت کرنا جائز ہے۔ مکر وہ نہیں ہے

۱۹۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ.....

(۱۹۹۸) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب المباشرة للصائم، حدیث: ۱۹۲۷۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب بیان ان القبلة فی الصوم.....، حدیث: ۱۱۰۶/۶۸۔ مسند احمد: ۱۲۸/۶۔ سنن الدارمی: ۱۷۷۵۔

”جناب اسود بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق ام المؤمنین (عائشہ رضی اللہ عنہا) کی خدمت میں مباشرت کی متعلق سوال کرنے کے لیے حاضر ہوئے تو ہمیں شرم آگئی، میں نے عرض کیا: ہم ایک سوال پوچھنے کے لیے حاضر ہوئے تھے مگر ہم شرمائے ہیں۔“ تو انہوں نے کہا: وہ سوال کیا ہے؟ جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو۔ ہم نے عرض کی: کیا نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں مباشرت کر لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: آپ کبھی کبھار ایسا کر لیتے تھے، لیکن آپ اپنی خواہش اور نفس پر تم سے کہیں زیادہ قابو رکھنے والے تھے۔ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اور ان کی امت کو عربی زبان میں خطاب کیا ہے جو تمام زبانوں سے زیادہ وسیع ہے۔ جس کے تمام علوم و فنون کا احاطہ نبی ﷺ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ اور عرب اپنی اپنی لغت میں ایک ہی اسم کا دو چیزوں پر اطلاق کرتے ہیں اور کئی چیزوں پر بھی کر دیتے ہیں اور کبھی ایک ہی چیز کو کئی کئی نام دے دیتے ہیں۔ کبھی اللہ تعالیٰ ایک چیز سے منع کر دیتے ہیں اور ایک دوسری چیز کو مباح قرار دے دیتے ہیں حالانکہ ان مباح اور ممنوع دونوں چیزوں پر ایک ہی نام کا اطلاق کرتے ہیں۔ اسی طرح کبھی ممنوع چیز کو مباح قرار دے دیتے ہیں اور دونوں پر ایک ہی نام کا اطلاق کیا گیا ہوتا ہے۔ اس طرح ایک ہی نام دو مختلف چیزوں پر واقع ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک مباح اور دوسرا ممنوع ہوتا ہے جبکہ دونوں کا نام ایک ہی ہوتا ہے۔ عربی زبان سے ناواقف شخص یہ بات سمجھ نہیں سکتا اور وہ ایک ہی چیز پر دونوں معانی محمول کر دیتا ہے۔ وہ یہ دہم دیتا ہے کہ دونوں چیزیں متضاد ہیں کیونکہ ایک کام ایک نام سے جائز قرار دیا گیا ہے تو دوسرا فعل اسی نام سے

عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَ مَسْرُوقٌ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ نَسَأَلُهَا عَنِ الْمُبَاشَرَةِ. فَاسْتَحْيَيْنَا، قَالَ: قُلْتُ: جِئْنَا نَسْأَلُ حَاجَةً، فَاسْتَحْيَيْنَا. فَقَالَتْ: مَا هِيَ؟ سَلَا عَمَّا بَدَا لَكُمْ. قَالَ، قُلْنَا: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَاشِرُ وَ هُوَ صَائِمٌ؟ قَالَتْ: قَدْ كَانَ يَفْعَلُ، وَ لَكِنَّهُ كَانَ أَمَلَكَ لِإِزْبِهِ مِنْكُمْ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا خَاطَبَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أُمَّتَهُ بِلُغَةِ الْعَرَبِ أَوْ سَعِ اللُّغَاتِ كُلِّهَا، الَّتِي لَا يُحِيطُ بِعِلْمِ جَمِيعِهَا أَحَدٌ غَيْرُ نَبِيِّ، وَ الْعَرَبُ فِي لُغَاتِهَا تُوقِعُ اسْمَ الْوَاحِدِ عَلَى شَيْئَيْنِ، وَ عَلَى أَشْيَاءَ ذَوَاتِ عَدَدٍ، وَ قَدْ يُزَجَرُ يُسَمَّى الشَّيْءُ الْوَاحِدُ بِأَسْمَاءٍ، وَ قَدْ يَزْجُرُ اللَّهُ عَنِ الشَّيْءِ، وَ يُبَيِّحُ شَيْئًا آخَرَ غَيْرَ الشَّيْءِ الْمَزْجُورِ عَنْهُ، وَ وَقَعَ اسْمُ الْوَاحِدِ عَلَى الشَّيْئَيْنِ جَمِيعًا عَلَى الْمُبَاحِ وَ عَلَى الْمَحْظُورِ، وَ كَذَلِكَ قَدْ يُبَيِّحُ الشَّيْءَ الْمَزْجُورَ عَنْهُ، وَ وَقَعَ اسْمُ الْوَاحِدِ عَلَيْهِمَا جَمِيعًا، فَيَكُونُ اسْمُ الْوَاحِدِ وَاقِعًا عَلَى الشَّيْئَيْنِ الْمُخْتَلِفَيْنِ، أَحَدُهُمَا مُبَاحٌ، وَ الْآخَرُ مَحْظُورٌ، وَ اسْمُهُمَا وَاحِدٌ. فَلَمْ يَفْهَمْ هَذَا مَنْ سَفِهَ لِسَانَ الْعَرَبِ، وَ حَمَلَ الْمَعْنَى فِي ذَلِكَ عَلَى شَيْءٍ وَاحِدٍ، يُسَوِّمُ أَنَّ الْأَمْرَيْنِ

روزے کے احکام و مسائل

منوع کیا گیا ہے۔ جس شخص کا کلی علم اتنا ہی ہو تو اس کے لیے فقہی مسائل بیان کرنا اور فتوے جاری کرنا جائز نہیں ہے۔ اس پر واجب ہے کہ علم حاصل کرے یا خاموش بیٹھ جائے۔ یہاں تک کہ وہ اتنا علم حاصل کر لے جس کے ساتھ فتوے دینا اور علمی مسائل حل کرنا جائز ہو۔ اور جو شخص یہ فن سمجھ لے وہ جان لیتا ہے کہ جو چیز جائز قرار دی گئی ہے وہ ممنوع چیز کے علاوہ ہے۔ اگرچہ دونوں پر ایک ہی اسم کا اطلاق ہوا ہو۔ اسی قسم سے ایک مسئلہ یہ بھی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے کہ روزے والے دن عورتوں سے مباشرت کرنا جائز نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَالْأَن بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُمُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾ (البقرة: ۱۸۷) ”اس لیے اب تم ان سے ہم بستری کر سکتے ہو اور اللہ نے تمہارے لیے جو لکھ رکھا ہے وہ تلاش کرو اور کھاؤ اور پیو حتیٰ کہ تمہارے لیے صبح کی سفید دھاری، کالی دھاری سے واضح ہو جائے پھر تم روزے کو رات تک پورا کرو۔“ لہذا اللہ تعالیٰ نے رات کے وقت عورتوں سے مباشرت اور کھانا پینا جائز قرار دیا ہے۔ پھر ہمیں رات تک روزہ مکمل کرنے کا حکم دیا ہے اس شرط کے ساتھ کہ رات کو مباشرت کرنا اور کھانا پینا جائز تھا اب وہ مباشرت جو جماع ہے وہ روزے دار کا روزہ توڑ دے گی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کے فعل سے روزے کی حالت میں جماع سے کم مباشرت (بوس و کنار اور پیار و محبت) کو جائز قرار دیا ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں مباشرت کر لیتے تھے۔ وہ مباشرت جو اللہ تعالیٰ نے اپنی

مُتَضَادَانِ، إِذْ أُبِيحَ فِعْلٌ مُسَمًى بِاسْمٍ، وَ حُظِرَ فِعْلٌ تَسْمًى بِذَلِكَ الْإِسْمِ سَوَاءً. فَمَنْ كَانَ هَذَا مَبْلُغُهُ مِنَ الْعِلْمِ، لَمْ يَحِلَّ لَهُ تَعَاطَى الْفِقْهِ وَلَا الْفُتْيَا، وَوَجِبَ عَلَيْهِ التَّعَلُّمُ أَوْ السَّكُوتُ إِلَى أَنْ يُدْرِكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا يَجُوزُ مَعَهُ الْفُتْيَا وَتَعَاطَى الْعِلْمِ. وَمَنْ فَهِمَ هَذِهِ الصَّنَاعَةَ عِلْمًا أَنْ مَا أُبِيحَ غَيْرُ مَا حُظِرَ، وَإِنْ كَانَ اسْمُ الْوَاحِدِ قَدْ يَفْعُ عَلَى الْمُبَاحِ وَعَلَى الْمَحْظُورِ جَمِيعًا فَمِنْ هَذَا الْجِنْسِ الَّذِي ذَكَرْتُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ دَلَّ فِي كِتَابِهِ أَنَّ مَبَاشَرَةَ النِّسَاءِ فِي نَهَارِ الصَّوْمِ غَيْرُ جَائِزٍ لِقَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿فَالْأَن بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ، وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ، ثُمَّ أَتُمُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾ فَأَبَاحَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مَبَاشَرَةَ النِّسَاءِ وَالْأَكْلَ وَالشَّرْبَ بِاللَّيْلِ، ثُمَّ أَمَرَنَا بِاتِّمَامِ الصِّيَامِ إِلَى اللَّيْلِ عَلَى أَنَّ الْمَبَاشَرَةَ الْمُبَاحَةَ بِاللَّيْلِ الْمَقْرُونَةَ إِلَى الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ هِيَ الْجِمَاعُ الْمُفْطَرُ لِلصَّائِمِ، وَأَبَاحَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بِفِعْلِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَبَاشَرَةَ الَّتِي هِيَ دُونَ الْجِمَاعِ فِي الصِّيَامِ، إِذْ كَانَ يَبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ. وَ الْمَبَاشَرَةُ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ أَنَّهَا تُفْطِرُ

کتاب میں ذکر کی ہے کہ وہ روزہ توڑ دیتی ہے وہ اس مباشرت سے مختلف ہے جو نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں کیا کرتے تھے۔“ چنانچہ مباشرت ایک ہی اسم ہے جو دو فعلوں پر واقع ہوا ہے۔ ان میں سے ایک روزے کی حالت میں دن کے وقت جائز ہے جبکہ دوسرا روزے کی حالت میں منع ہے اور روزے کو توڑ دیتا ہے۔ اسی قسم سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ﴾ ”اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دے دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت کرنا چھوڑ دو۔“ (سورہ جمعہ آیت: ۹)۔ پس اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے لیے سعی (دوڑنے) کا حکم دیا ہے۔ جبکہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: جب تم نماز کے لیے آؤ تو تم دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ آرام و سکون کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ۔“ لہذا سعی ایک ایسا اسم ہے جو دوڑنے اور تیز چلنے پر واقع ہوتا ہے اور کسی جگہ کی طرف جانے پر بھی واقع ہوتا ہے۔ لہذا جس سعی کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس سے مراد جمعہ کے لیے مسجد میں جانا ہے۔ اور جس سعی سے نبی کریم ﷺ نے منع کیا ہے اس سے مراد دوڑنا اور تیز رفتاری ہے۔ اس طرح سعی کا اسم دو فعلوں پر واقع ہوا ہے۔ ایک جائز ہے جس کا حکم دیا گیا ہے اور دوسرا ممنوع ہے۔ میں عنقریب یہ قسم، کتاب ”معانی القرآن“ میں بیان کروں گا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کام کی توفیق عطا کی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

الصَّائِمِ هِيَ غَيْرُ الْمُبَاشَرَةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْشُرُهَا فِي صِيَامِهِ . وَ الْمُبَاشَرَةُ اسْمٌ وَاحِدٌ وَقَعَ عَلَى فِعْلَيْنِ ، إِحْدَاهُمَا مُبَاحَةٌ فِي نَهَارِ الصَّوْمِ ، وَ الْآخَرَى مَحْظُورَةٌ فِي نَهَارِ الصَّوْمِ مُفْطَرَةٌ لِلصَّائِمِ . وَ مِنْ هَذَا الْجِنْسِ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ﴾ فَأَمْرٌ رَبَّنَا جَلَّ وَعَلَا بِالسَّعْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ ، وَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَلَا تَأْتُوهَا وَ أَنْتُمْ تَسْعَوْنَ ، إِيْتُوهَا تَمْشُونَ وَ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ . فَاسْمُ السَّعْيِ يَقَعُ عَلَى الْهَرُولَةِ ، وَ سَلَّةِ الْمَشْيِ وَ الْمَضْيِ إِلَى الْمَوْضِعِ . فَالسَّعْيُ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُسْعَى إِلَى الْجُمُعَةِ هُوَ الْمَضْيُ إِلَيْهَا ، وَ السَّعْيُ الَّذِي زَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُ إِيْتَانِ الصَّلَاةِ هُوَ الْهَرُولَةُ وَ سُرْعَةُ الْمَشْيِ . فَاسْمُ السَّعْيِ وَقَعَ عَلَى فِعْلَيْنِ ، أَحَدُهُمَا مَأْمُورٌ ، وَ الْآخَرُ مَنْهِيٌّ عَنْهُ . وَ سَابِقِينَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى هَذَا الْجِنْسِ فِي كِتَابِ ((مَعَانِي الْقُرْآنِ)) إِنْ وَفَّقَ اللَّهُ لِدَلِكِ .

فوائد:.....۱۔ مباشرت کے دو معنی ہیں: (۱) جلد سے جلد ملانا۔ (۲) جماع کرنا۔

۲۔ اس حدیث میں پہلا معنی مقصود ہے کہ روزہ دار بیوی سے ہاتھ ملا سکتا ہے اور جماع کے علاوہ بیوی سے گلے وغیرہ مل سکتا ہے۔ اس میں قباحت نہیں پھر یہ جواز ان لوگوں کے لیے ہے جو جذبات پر کنٹرول رکھ سکیں، دیگر لوگوں کے لیے

بیوی سے میل ملاپ جائز نہیں کیونکہ یہ کام روزہ توڑنے کا باعث بن سکتا ہے۔

۸۲..... بَابُ تَمْثِيلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبْلَةَ الصَّائِمِ بِالْمُضْمَضَةِ مِنْهُ بِالْمَاءِ

نبی کریم ﷺ کا روزے دار کے بوسے کو پانی کے ساتھ کلی کرنے کے مثل قرار دینے کا بیان

۱۹۹۹- حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ بَكْرِ- هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ-، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّهُ قَالَ: هَشَشْتُ يَوْمًا، فَقَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيمًا. قَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَرَأَيْتَ لَوْ تَمَضَّمْتَ بِمَاءٍ وَأَنْتَ صَائِمٌ؟)) قَالَ: قُلْتُ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّبِيعُ أَظْنَهُ قَالَ ((فَفِيمَ؟)) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْوَيْلِدِ يَقُولُ: جَاءَ نَبِيَّ هَلَالُ الرَّازِي . فَسَأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ .

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں (اپنی بیوی کو دیکھ کر) خوش ہوا تو میں نے اس کا بوسہ لے لیا، حالانکہ میں روزے دار تھا۔ تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے آج بہت بڑا (خطرناک) کام کر لیا ہے۔ میں نے روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بتاؤ اگر تم روزے کی حالت میں پانی کے ساتھ کلی کر لیتے تو کیا ہوتا؟ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جناب ربیع کرتے ہیں) میرے خیال میں آپ نے فرمایا: ”پھر پریشانی کس بات کی ہے؟ (پھر اس میں حرج کیا ہے)۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”عبد الملک بن سعید سے مراد ابن سوید ہے۔“

۸۳..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي قِبْلَةِ الصَّائِمِ

روزے دار کو بوسہ لینے کی رخصت ہے

۲۰۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا.....

سُفْيَانُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ

”امام سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن

(۱۹۹۹) اسنادہ صحیح: سنن ابی داد، کتاب الصیام، باب القبلة للصائم، حدیث: ۲۳۸۵- سنن کبیری نسائی: ۳۰۲۶- مسند احمد: ۲۱/۱- سنن الدارمی: ۱۷۲۴.

(۲۰۰۰) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب بیان ان القبلة فی الصوم..... حدیث: ۱۱۰۶/۶۳- مسند احمد: ۳۹/۶- مسند الحمیدی: ۱۹۷- سنن الدارمی: ۶۴۰.

القاسم، أَسْمَعَتْ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقْبِلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ؟ فَسَكَتَ عَنِّي سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَرَجْتُ هَذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ.

قاسم سے پوچھا: کیا تم نے اپنے والد گرامی کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے، کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا بوسہ لے لیتے تھے؟ تو وہ کچھ دیر خاموش رہے، پھر فرمایا: ہاں۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں نے یہ مکمل باب کتاب الکبیر میں بیان کر دیا ہے۔“

۸۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي قُبَلَةِ الصَّائِمِ رُؤُوسِ النِّسَاءِ وَوُجُوهُهُنَّ خِلَافِ مَذْهَبِ

مَنْ كَانَ يَكْرَهُ ذَلِكَ

روزے دار کو بیویوں کے سروں اور ان کے چہروں کا بوسہ لینے کی رخصت ہے۔ ان علماء کے مذہب کے برخلاف جو اسے مکروہ سمجھتے ہیں

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَيْبِدَةُ، حَدَّثَنَا مَطْرَفُ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَطْرَفٍ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، حَدَّثَنَا مَطْرَفٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں ہوتے اور افطاری تک میرے چہرے کا بوسہ لینے میں کوئی پروا نہ کرتے۔“ جناب یوسف کی روایت میں ہے: ”آپ جتنی بار چاہتے میرے چہرے کا بوسہ لے لیتے۔“ اور جناب زعفرانی کی روایت میں ہے: ”تو آپ میرے چہرے کا جہاں سے چاہتے بوسہ لے لیتے۔“

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْلُ صَائِمًا لَا يُبَالِي مَا قَبَّلَ مِنْ وَجْهِ حَتَّى يُفْطِرَ. وَقَالَ يُونُسُ: فَقَبَّلَ مَا شَاءَ مِنْ وَجْهِ. وَقَالَ الرَّعْفَرَانِيُّ: فَقَبَّلَ أَيَّ مَكَانٍ شَاءَ مِنْ وَجْهِ.

۲۰۰۲۔ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصِيبُ مِنَ الرُّؤُوسِ وَهُوَ صَائِمٌ.

”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جناب عبداللہ بن شقیق کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: ”نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں (اپنی بیویوں کے) سروں کا بوسہ لے لیتے تھے۔“

فوائد: ۱۔ حالت روزہ میں بوس و کنار سے روزہ باطل نہیں ہوتا اور بیوی کو بوسہ دینا جائز و مباح ہے، اس

(۲۰۰۱) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ۱۰۱/۶۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۰۶۶۔

(۲۰۰۲) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ۱/۲۴۹۔ شرح معانی الآثار طحاوی: ۹۰/۲۔

میں کراہت نہیں۔

۲۔ جو شخص اپنے جذبات کو قابو میں رکھ سکے اس کے لیے بوسہ و کنار کی رخصت ہے اور جو جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور اس سے جماع کا مرتکب ہو اس کے لیے روزہ میں بیوی کو بوسہ دینا مکروہ ہے۔

۸۵..... بَابُ الرُّحْصَةِ فِي مَصِّ الصَّائِمِ لِسَانَ الْمَرْأَةِ خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ كَرِهَ الْقُبْلَةَ لِلصَّائِمِ عَلَى الْقَمِّ إِنْ جَازَ الإِحْتِجَاجُ بِمِصْدَعِ أَبِي يَحْيَى، فَإِنِّي لَا أَعْرِفُهُ بَعْدَ الْوَلَاةِ وَلَا جَرِحَ رُوزَةَ دَارَ كَيْ لِيَةِ اِبْنِي بِيُوِي كِي زْبَانِ چُونَسَنِ كِي رُخْسَتِ هِي، اِن اِءْمَاءِ كِي مَوْقِفِ كِي بِرُخْلَافِ چُو رُوزِي دَارِ كِي لِيِي مَنِي كَابُوسِي لِيِنَا مَكْرُوهِ قَرَارِ دِيَتِي هِي۔ بِشْرَطِيكِي مِصْدَعِ اِبْنِي يَحْيَى كِي رُوَايَتِ كُو حِجْتِ بِنَا نَا دَرَسْتِ هُو، كِيُونكِي مِجْهِي اِس كِي مُتَعَلِقِ جَرِحِ وَتَعْدِيلِ كَا عِلْمِ نِيهِنِ

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارِ الطَّاحِيُّ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ، عَنْ مِصْدَعِ أَبِي يَحْيَى.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقْبَلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَيُصِّصُ لِسَانَهَا .

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لے لیتے تھے اور ان کی زبان چوس لیا کرتے تھے۔“

۸۶..... بَابُ الرُّحْصَةِ فِي قُبْلَةِ الصَّائِمِ الْمَرْأَةِ الصَّائِمَةِ

روزے دار کے لیے روزے دار بیوی کا بوسہ لینے کی رخصت ہے

۲۰۰۴۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ (ح) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَهْوَى إِلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقْبِلَنِي، فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمَةٌ. قَالَ: وَأَنَا صَائِمٌ، فَقَبَّلَنِي. قَالَ بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ: عَنْ طَلْحَةَ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ .

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرا بوسہ لینے کے لیے میری طرف بڑھے تو میں نے عرض کی بے شک میں روزے سے ہوں۔“ آپ نے فرمایا: میرا بھی روزہ ہے۔“ تو آپ نے میرا بوسہ لے لیا۔“ جناب بشر بن معاذ اپنی قوم کے طلحہ نامی ایک شخص سے روایت کرتے ہیں۔“

(۲۰۰۳) اسنادہ ضعیف: مصدع راوی مجہول ہے۔ سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب الصائم یلع الریق، حدیث: ۲۳۸۶۔ مسند احمد: ۲۳۴۰، ۱۲۳/۶۔

(۲۰۰۴) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب القبلة للصائم، حدیث: ۲۳۸۴۔ مسند احمد: ۱۲۴/۶۔ شرح معانی الآثار طحاوی: ۹۲/۲۔

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ روزہ دار خاوند روزہ دار بیوی کو بوسہ دے سکتا ہے۔ نیز طرفین میں سے دونوں روزہ دار ہوں یا کسی کا روزہ ہو تب بھی بوسہ دینا مباح ہے۔

۸۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْقِبْلَةَ لِلصَّائِمِ مُبَاحَةٌ لِجَمِيعِ الصُّوَامِ وَ لَمْ تُكُنْ خَاصَّةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ روزے دار کے لیے بوسہ لینے کی رخصت تمام روزے داروں کے لیے ہے اور یہ نبی کریم ﷺ کے لیے خاص نہیں

قَالَ أَبُو بَكْرٍ خَيْرٌ جَابِرٌ عَنْ عُمَرَ مِنْ هَذَا الْبَابِ .

امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی مسئلہ کے بارے میں ہے۔

(دیکھیے حدیث نمبر: ۱۹۹۹)

۲۰۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ ، وَيَشْرَبُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روزے دار کو بوسہ لینے کی رخصت دی ہے۔“ رَخَّصَ فِي الْقِبْلَةِ لِلصَّائِمِ .

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ حالت روزہ میں بیوی کو بوسہ دینا خاصہ رسول نہیں، بلکہ تمام روزہ داروں کو اس کی رخصت ہے، البتہ جو جذبات میں بہہ جائیں ان کے لیے یہ عمل مکروہ ہے۔ اور انہیں اس عمل سے گریز کرنا چاہیے۔

۸۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السُّوَالِ لِلصَّائِمِ

روزے دار کو مسواک کرنے کی رخصت ہے

۲۰۰۶۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ لَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسُّوَالِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ . وَ لَمْ يَسْتَنْ مَفْطَرًا دُونَ صَائِمٍ . فَفِيهَا دَلَالَةٌ

”امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”نبی کریم ﷺ کی درج ذیل روایات میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ روزے دار کا ہر نماز کے وقت مسواک کرنا باعث فضیلت واجر ہے۔ جیسا کہ بے روزہ دار شخص کے لیے فضیلت کا باعث ہے۔ آپ کا ارشاد

(۲۰۰۵) تقدم تخريجه برقم: ۱۹۶۷.

(۲۰۰۶) صحيح بخارى، كتاب الجمعة، باب السواك يوم الجمعة، حديث: ۸۸۷۔ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب السواك،

حديث: ۲۵۲۔ سنن ابى داود: ۴۶۔ سنن ترمذى: ۲۲۔ سنن نائى: ۷۔ سنن ابن ماجه: ۲۸۷.

عَلَى أَنَّ السَّوَاكَ لِلصَّائِمِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ
 ہے: ”اگر مجھے اپنی امت کو مشقت میں ڈال دینے کا ڈرنہ ہوتا
 تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔“ آپ
 نے اس فرمان عالی میں روزے دار کو بے روزہ داروں سے
 مستثنیٰ نہیں کیا (بلکہ دونوں کے لیے یہی حکم دینے کی خواہش
 کی)۔“

فوائد:..... مسواک کرنے کا یہ حکم عام ہے۔ اس میں روزہ اور بے روزہ ہونے کی کوئی قید نہیں۔ لہذا حالت
 روزہ میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنا مستحب فعل ہے اور حالت روزہ میں ظہر، عصر یا مغرب کے قریب مسواک نہ کرنے
 کے بارے میں کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں، لہذا ذاتی تخمینوں اور تخیلات سے حالت روزہ میں اس افضل فعل کو ترک نہیں
 کرنا چاہیے۔

۲۰۰۷۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَد رَوَى عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ.....

عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أُحْصِي
 يَسْتَاكَ وَهُوَ صَائِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى ،
 حَدَّثَنَا سُفْيَانُ - يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ - عَنْ عَاصِمِ
 بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ ، (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 بَشَّارٍ وَ أَبُو مُوسَى ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ،
 قَالَ بَنْدَارٌ: قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، وَقَالَ
 أَبُو مُوسَى ، عَنْ سُفْيَانَ (ح) وَ حَدَّثَنَا أَبُو
 مُوسَى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ (ح) وَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ
 الثَّعْلَبِيُّ ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
 عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ ، غَيْرَ أَنَّ أَبَا مُوسَى
 قَالَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى ، وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ

”حضرت عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی
 کریم ﷺ کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے
 بے شمار مرتبہ دیکھا ہے۔“ جناب جعفر بن محمد نے اپنی روایت
 میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ”(اتنی بار دیکھا ہے) جسے میں شمار
 نہیں کر سکتا یا میں اسے گن نہیں سکتا۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے
 ہیں: ”میں عاصم کے معاملے سے بری الذمہ ہوں۔ میں نے
 محمد بن یحییٰ کو فرماتے ہوئے سنا: ”عاصم بن عبید اللہ پر قیاس
 کرنا درست نہیں ہے۔“ اور میں نے امام مسلم بن حجاج رضی اللہ عنہ
 کو فرماتے ہوئے سنا: ”ہم نے امام یحییٰ بن عیینہ سے سوال کیا
 تو ہم نے عرض کی: آپ کے نزدیک عبید اللہ بن محمد بن عقیل
 پسندیدہ راوی ہے یا عاصم بن عبید اللہ؟ انہوں نے فرمایا: ”میں
 ان دونوں میں سے کسی کو بھی پسند نہیں کرتا۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ
 فرماتے ہیں: ”میں عاصم بن عبید اللہ کی روایات اس کتاب

(۲۰۰۷) اسنادہ ضعیف: سند میں عاصم بن عبید اللہ راوی ضعیف ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب السواک للصائم، حدیث:

۲۳۶۴۔ سنن ترمذی: ۷۲۵۔ مسند احمد: ۴۴۵/۳۔ مسند الحمیدی: ۱۴۱۔

میں بیان نہیں کر رہا تھا، پھر میں نے دیکھا کہ امام شعبہ اور امام ثوری نے اس سے روایات لی ہیں۔ اور امام یحییٰ بن سعید اور امام عبد الرحمن بن مہدی نے امام سفیان ثوری کے واسطے سے عاصم سے روایات بیان کی ہیں جبکہ یہ دونوں اپنے وقت کے جلیل القدر ائمہ ہیں۔ اور امام مالک رحمہ اللہ نے بھی ”الموطأ“ کے علاوہ اپنی کسی کتاب میں اس سے روایت بیان کی ہے۔ (اس لیے میں نے بھی اس سے روایت لے لی ہے)۔“

مَحْمَدٌ فِي حَدِيثِهِ: مَا لَا أُحْصِي أَوْ مَا لَا أُعِدُّهُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَأَنَا بَرِيءٌ مِنْ عَهْدَةِ عَاصِمٍ. سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُولُ: عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَيْسَ عَلَيْهِ قِيَاسٌ. وَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ الْحَجَّاجِ يَقُولُ: سَأَلْنَا يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ، فَقُلْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: لَسْتُ أُحِبُّ وَاحِدًا مِنْهُمَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: كُنْتُ لَا أُخْرِجُ حَدِيثَ عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي هَذَا الْكِتَابِ، ثُمَّ نَظَرْتُ فَإِذَا شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ قَدْ رَوَيَا عَنْهُ وَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَهُمَا إِمَامَا أَهْلِ زَمَانِهِمَا قَدْ رَوَيَا عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْهُ. وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مَالِكٌ خَيْرًا فِي غَيْرِ الْمُوْطَأِ.

۸۹. بَابُ الرَّخْصَةِ فِي الْكُحْلِ الصَّائِمِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ وَإِنْ لَمْ يَصَحَّ الْخَبَرُ مِنْ جِهَةِ النُّقْلِ فَالْقُرْآنُ دَالٌّ عَلَى إِبَاحَتِهِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿قَالَانَ بَاشِرُوهُنَّ﴾ الْآيَةَ. دَالٌّ عَلَى إِبَاحَةِ الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

روزے دار کے لیے سرمہ لگانے کی رخصت ہے بشرطیکہ روایت صحیح ہو اور اگر روایت صحیح نہ ہو تو قرآن مجید سرمہ لگانے کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قَالَانَ بَاشِرُوهُنَّ﴾ اب تم (بیویوں سے رات کے وقت) مباشرت کر سکتے ہو۔ یہ فرمان باری تعالیٰ روزے دار کے لیے سرمہ لگانے کی رخصت کی دلیل ہے

۲۰۰۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ.....

”تو اس نے فرمایا: ”جس نے تین روزوں کے ساتھ پڑاؤ خیر میں تشریف فرما ہوئے تو میں نے بھی آپ کے ساتھ پڑاؤ کیا۔“ تو آپ نے مجھے بلایا جبکہ آپ اشد سرمہ لگا رہے تھے۔ چنانچہ آپ نے رمضان المبارک میں روزے کی حالت میں اشد سرمہ لگایا جس میں خوشبو نہیں تھی۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں عمر کی وجہ سے اس سند سے بری الذمہ ہوں۔“

عَنْ أَبِي رَجْحٍ، قَالَ: كُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا، وَنَزَلَتْ مَعَهُ، فَدَعَانِي بِكُحْلِ إِثْمَدَ، فَانْتَحَلْتُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ صَائِمٌ إِثْمَدَ غَيْرَ مُمَسِّكٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا أَبْرَأُ مِنْ عَهْدَةِ هَذَا الْإِسْنَادِ لِمَعْمَرٍ.

۹۰..... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْكِ الْجُنُبِ الْإِغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ إِذَا كَانَ مُرِيدًا لِلصَّوْمِ.

جب شخص روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ غسل جنابت کو طلوع فجر تک مؤخر کر سکتا ہے

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي سُمَيٌّ وَ سَمِعْتُهُ مِنْ سُمَيٍّ، وَ حَدَّثَنِي سُمَيٌّ، سَمِعَهُ مِنْ.....

”جناب ابو بکر سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن بن حارث کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ جناب ابو بکر کہتے ہیں: میں بھی اپنے والد کے ساتھ گیا۔ تو میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ”رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں صبح کر لیتے تھے پھر (اسی حالت میں) روزہ رکھ لیتے تھے۔“

أَبِي بَكْرٍ. أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَذَهَبْتُ مَعَ أَبِي، فَسَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الصُّبْحُ وَهُوَ جُنُبٌ فَيَصُومُ.

۲۰۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُمَيٍّ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا سُمَيٌّ، سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيَّ،.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کی۔“

أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ، تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الصُّبْحُ وَهُوَ جُنُبٌ فَيَصُومُ. قَالَ أَبُو عَمَارٍ فِي كَلِمَاتِهَا: عَنْ.....

(۲۰۰۹) مسند احمد: ۶/۳۸۔ مسند الحمیدی: ۱۹۹ من طریق سفیان۔ صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب اغتسال الصائم، حدیث: ۱۹۳۱۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صفة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب، حدیث: ۱۱۰۹/۷۸۔ (۲۰۱۰) انظر الحديث السابق.

۹۱..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ رَوَى فِي الزَّجْرِ عَنِ الصَّوْمِ إِذَا أُدْرِكَ الْجُنْبُ الصُّبْحَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ
اس حدیث کا بیان جس میں جنبی شخص کو جنابت کی حالت میں صبح ہو جانے پر روزہ رکھنے کی
ممانعت کا ذکر ہے

لَمْ يَفْهَمَ مَعْنَاهُ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ، فَأَنْكَرَ الْخَيْرَ، وَتَوَهَّمَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ مَعَ جَلَالَتِهِ وَمَكَانِهِ مِنَ الْعِلْمِ
عَلَطَ فِي رَوَايَتِهِ. وَالْخَيْرُ ثَابِتٌ صَحِيحٌ مِنْ جِهَةِ النُّقْلِ إِلَّا أَنَّهُ مَنْسُوخٌ لِأَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَطَ فِي
رَوَايَةِ هَذَا الْخَيْرِ.

بعض علماء اس کا معنی نہیں سمجھ سکے تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا۔ اور یہ خیال کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے علمی مقام
و مرتبے اور جلیل القدر ہونے کے باوجود اس روایت میں غلطی کر گئے ہیں۔ جبکہ یہ روایت سند کے اعتبار سے بالکل صحیح
ثابت ہے مگر یہ منسوخ ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی روایت میں غلطی نہیں ہوئی۔

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ
خَالِدِ.....

”جناب ابو بکر بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: ”بے شک میں
اس روایت کو سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ مروان کو یہ
بات پہنچی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ
بیان کرتے ہیں۔ جناب ابو بکر بیان کرتے ہیں کہ میں نے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: ”جس شخص
نے جنابت کی حالت میں صبح کی تو اس کا روزہ نہیں ہے۔“ (وہ
روزہ نہیں رکھ سکتا) چنانچہ ابو بکر اور ان کے والد حضرت ام سلمہ
اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور مسئلہ
پوچھا تو) دونوں نے فرمایا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی
حالت میں صبح کرتے تھے (پھر روزہ رکھ لیتے تھے) پھر ابو بکر
اور ان کے والد مروان کے پاس آئے اور انہیں صورت حال
بیان کی تو اس نے کہا: میں تمہیں پختہ حکم دیتا ہوں کہ تم دونوں

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: إِنِّي
لَأَعْلَمُ النَّاسَ بِهَذَا الْحَدِيثِ، بَلَغَ مَرَّوَانَ
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،
وَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ ابْنِ
جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ،
عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَنْ
أَصْبَحَ جُنْبًا فَلَا يَصُومُ. قَالَ: فَانْطَلَقَ أَبُو
بَكْرٍ وَ أَبُوهُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَتَّى دَخَلَ عَلَى
أُمِّ سَلَمَةَ وَ عَائِشَةَ، وَ كِلَاهُمَا قَالَتْ: كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ
جُنْبًا ثُمَّ يَصُومُ. فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ وَ أَبُوهُ
حَتَّى آتَىا مَرَّوَانَ، فَحَدَّثَاهُ، فَقَالَ: عَزَمْتُ

(۲۰۱۱) صحیح بخاری، کتاب الصیام، باب الصائم یصبح جنباً، حدیث: ۱۹۲۵، ۱۹۲۶۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صحۃ
صوم من طع علیہ الفجر وهو جنب، حدیث: ۱۱۰۹۔ سنن ابی داؤد: ۲۳۸۸۔ سنن ترمذی: ۷۷۹۔ مسند احمد: ۲۱۳، ۲۰۳، ۲۱۳.

روزے کے احکام و مسائل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور انہیں یہ صورت حال بتاؤ۔ (وہ گئے اور اصل واقعہ بیان کیا) تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا دونوں امہات المؤمنین نے یہ بات فرمائی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: وہ دونوں بہتر جانتی ہیں مجھے تو حضرت فضل نے یہ حدیث سنائی تھی۔ (کہ جنابت کی حالت میں صبح ہو جائے تو پھر روزہ نہیں رکھا جا سکتا) امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کا حوالہ ایک معزز اور سچے شخص کی طرف کیا جو اپنی روایت کے بیان میں صادق ہے (یعنی حضرت فضل رضی اللہ عنہ) مگر یہ روایت منسوخ ہو چکی ہے۔ یہ بات نہیں کہ انہیں وہم ہوا ہے یا انہیں روایت بیان کرنے میں غلطی لگی ہے۔ وہ اس طرح کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابتداء میں امت محمد ﷺ پر روزے فرض کیے تو ان کے لیے روزے کی رات سونے کے بعد کھانا، پینا اور جماع کرنا ممنوع تھا۔ لہذا یہ ممکن ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت ”جس شخص نے جنابت کی حالت میں صبح کر لی تو وہ روزہ نہ رکھے“ کا تعلق اس وقت سے ہو جبکہ ابھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے طلوع فجر تک جماع کرنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے طلوع فجر تک جماع کرنے کی اجازت دے دی تو جنسی شخص کو اجازت مل گئی کہ اگر وہ حالت جنابت میں صبح کرے تو وہ اس دن کا روزہ رکھ لے۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے طلوع فجر تک جماع کرنے کی اجازت دے دی تو پھر یہ یقینی بات ہے کہ طلوع فجر سے چند لمحے پہلے جماعت کرنے والے شخص نے ایک جائز کام کیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کی نص میں جائز قرار دیا ہے۔ اور جو شخص یہ کام (طلوع فجر سے کچھ پہلے

عَلَيْكُمْ مَا لَمَّا انْطَلَقْتُمْ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَحَدَّثَاهُ، فَقَالَ: أَهْمَا قَالَتَا لَكُمَا؟ قَالَا: نَعَمْ قَالَ هُمَا أَعْلَمُ. إِنَّمَا أَتَانِيهِ الْفَضْلُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَحَالَ الْخَبِرَ عَلَى يَلَىءٍ صَادِقٍ بَارٍ فِي خَبْرِهِ إِلَّا أَنَّ الْخَبِرَ مَنْسُوخٌ لِأَنَّهُ وَهُمْ لَا عَطَلٌ، وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عِنْدَ ابْتِدَاءِ فَرَضِ الصَّوْمِ عَلَى أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ حُظِرَ عَلَيْهِمُ الْأَكْلُ وَالشَّرْبُ فِي لَيْلِ الصَّوْمِ بَعْدَ النَّوْمِ كَذَلِكَ الْجَمَاعُ، فَيُشْبِهُهُ أَنْ يَكُونَ خَبِرُ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ: مَنْ أَصْبَحَ وَهُوَ جُنُبٌ فَلَا يَصُومُ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ قَبْلَ أَنْ يَبْسُغَ الْوَسْخَ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا أَبَاحَ اللَّهُ تَعَالَى الْجَمَاعَ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ كَانَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَصْبَحَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ أَنْ يَصُومَ ذَلِكَ الْيَوْمَ، إِذِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَبَاحَ الْجَمَاعَ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ كَانَ الْعِلْمُ مُحِيطًا بِأَنَّ الْمُجَامِعَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ يَطْرُقُهُ فَاعِلًا مَا قَدْ أَبَاحَهُ اللَّهُ لَهُ فِي نَصِّ تَنْزِيلِهِ. وَلَا سَبِيلَ لِمَنْ هَذَا فِعْلُهُ إِلَى الْإِعْتِسَالِ إِلَّا بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ، وَلَوْ كَانَ إِذَا أَدْرَكَهُ الصُّبْحُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ لَمْ يَجْزْ لَهُ الصَّوْمُ، كَانَ الْجَمَاعُ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ بِأَقَلِّ وَقْتٍ يُمَكِّنُ الْإِعْتِسَالَ فِيهِ مَحْظُورًا غَيْرَ مُبَاحٍ،

روزے کے احکام و مسائل

جماع) کرے تو وہ طلوع فجر کے بعد ہی غسل کر سکے گا۔ اور اگر بات یہ ہوتی کہ غسل کرنے سے پہلے صبح ہو جانے کی صورت میں اس کے لیے روزہ رکھنا جائز نہ ہوتا تو پھر طلوع فجر سے پہلے اس کم سے کم وقت میں جس میں غسل کرنا ممکن ہے، اس میں جماع کرنا منع ہوتا اور جائز نہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے ساری رات میں جماع کرنے کی اجازت دینے میں جبکہ شروع میں سو جانے کے بعد جماع کرنا ممنوع تھا، اس بات کا ثبوت اور وضاحت ہے کہ رات کے وقت جماع کرنے سے طلوع فجر کے وقت باقی رہنے والی جنابت روزہ رکھنے میں رکاوٹ نہیں ہے۔ اس طرح حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں صبح کرنے کے بعد روزہ رکھ لیتے تھے، یہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے لیے ناخ ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فعل اس بات کے زیادہ مشابہ ہے کہ یہ طلوع فجر تک جماع کرنے کی اباحت و اجازت کے بعد کا ہوگا۔ میں نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کی جو تاویل کی ہے اس کے صحیح ہونے کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی سے سنیے۔“

وَفِي إِبَاحَةِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ الْجِمَاعَ فِي جِمَاعِ اللَّيْلِ بَعْدَ مَا كَانَ مَحْظُورًا بَعْدَ النَّوْمِ، بَانَ وَثَبَتَ أَنَّ الْجَنَابَةَ الْبَاقِيَةَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ بِجِمَاعٍ فِي اللَّيْلِ مُبَاحٌ لَا يَمْنَعُ الصَّوْمَ . فَخَبَرُ عَائِشَةَ وَامِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا كَانَ يُدْرِكُهُ الصُّبْحُ جُنُبًا نَاسِخٌ لِخَبَرِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ، لِأَنَّ هَذَا الْفِعْلَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ نَزْوِلِ إِبَاحَةِ الْجِمَاعِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ . فَاسْمَعُ الْآنَ خَبْرًا عَنِ كَاتِبِ الْوَحْيِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِحَّةِ مَا تَأَوَّلْتُ خَيْرَ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَحِمَهُ اللَّهُ .

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ الرَّمَلِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ - يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ - قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ ثَوْبَانَ - وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ.....

”جناب قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے کہ اس نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ فتویٰ بتایا کہ وہ فرماتے ہیں: ”جس شخص کو رمضان المبارک میں جنابت کی حالت میں صبح ہو گئی اور اس نے غسل نہ کیا ہو تو وہ روزہ نہیں رکھے گا اور اس پر قضا دینا لازم ہے۔“ تو حضرت زید بن

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ أَنَّهُ أَخْبَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَطْلَعَ عَلَيْهِ الْفَجْرُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ لَمْ يَغْتَسِلْ، أَفْطَرَ وَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ . فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْنَا

(۲۰۱۲) اسنادہ حسن.

روزے کے احکام و مسائل

ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے ہم پر روزے فرض کیے ہیں جس طرح ہم پر نماز فرض کی ہے۔ تو اگر کسی شخص پر سورج طلوع ہو جائے جبکہ وہ سویا ہوا ہو تو کیا وہ نماز چھوڑ دے گا؟ کہتے ہیں: میں نے حضرت زید سے عرض کی: تو کیا ایسا شخص روزہ رکھ لے گا اور ایک اور روزہ (اس کی قضا کے لیے) رکھے گا؟ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کیا ایک روزے کے بدلے میں دو روزے رکھے گا؟ (بلکہ صرف اسی دن کا روزہ رکھے گا۔)“

۹۲..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ جَنَابَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي آخَرَ الْغُسْلَ بَعْدَهَا إِلَى

طُلُوعِ الْفَجْرِ فَصَامَ كَانَ مِنْ جَمَاعٍ لَا مِنْ احْتِلَامٍ

اس بات کی دلیل کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ جنابت جس کے بعد آپ نے طلوع فجر تک غسل مؤخر کر دیا تھا اور روزہ رکھ لیا تھا، وہ جنابت جماع کی وجہ سے تھی، احتلام کے سبب سے نہیں تھی۔

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أُمِّهِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنَ النِّسَاءِ مِنْ غَيْرِ حُلْمٍ، ثُمَّ يَظَلُّ صَائِمًا. ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں سے (ہم بستری) جنابت کی حالت میں صبح کرتے تھے، احتلام کی وجہ سے نہیں، پھر آپ روزے رکھ لیتے۔“

۹۳..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الصَّوْمَ جَائِزٌ لِكُلِّ مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا وَاعْتَسَلَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہر اس شخص کے لیے روزہ رکھنا جائز ہے جو جنابت کی حالت میں صبح کرتا ہے اور طلوع فجر کے بعد غسل کرتا ہے

وَالزَّجْرِ عَنْ أَنْ يُقَالَ كَانَ هَذَا خَاصًّا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ كُلَّ مَا فَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يَجْزْ أَنْهُ خَاصٌّ لَهُ، فَعَلَى النَّاسِ التَّأْسِي بِهِ وَاتِّبَاعِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور یہ کہنا منع ہے کہ یہ کام نبی کریم ﷺ کے لیے خاص تھا۔ اس دلیل کے ساتھ کہ نبی کریم ﷺ کا ہر وہ فعل جو آپ کا خاصہ بنا ممکن ہو، تو لوگوں کو اس فعل میں آپ کی اقتدا اور اتباع کرنا ضروری ہے۔

۲۰۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ أَبِي طَوَّالَةَ - أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ.....

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ سے فتویٰ پوچھنے کے لیے حاضر ہوا جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دروازے کے پیچھے سن رہی تھیں، تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے جنابت کی حالت میں نماز کا وقت ہو جاتا ہے، تو کیا میں روزہ رکھوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے بھی اس حالت میں نماز کا وقت ہو جاتا ہے کہ میں جنبی ہوتا ہوں، تو میں روزہ رکھتا ہوں، اس نے عرض کی: ”اے اللہ کے رسول! آپ ہماری طرح نہیں ہیں، یقیناً اللہ

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيهِ وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ أَفَأَصُومُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَأَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَصُومُ)).

تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے تمام تصور معاف فرما دیئے ہیں۔“ تو آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! بے شک مجھے امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ تقویٰ کو جاننے والا ہوں۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ امید اسی جنس کے متعلق ہے جس کے بارے میں میں کہتا ہوں: ”کہ آدمی جس چیز میں کوئی شک و شبہ نہ رکھتا ہو اس کے بارے میں کہہ دیتا ہے:“ مجھے امید ہے کہ میں ایسے ایسے ہوں گا۔“ کیونکہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ نبی کریم ﷺ کو اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں بلکہ آپ کو مکمل یقین ہے کہ آپ سب سے بڑھ کر اللہ سے ڈرنے والے اور ان سب سے بڑھ کر تقویٰ کی چیزوں کو جاننے والے ہیں۔ یہ

فَقَالَ: لَسْتُ وَمِثْلَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ. فَقَالَ: ((وَاللَّهِ - يَعْنِي إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَحْسَاكُمُ لِلَّهِ، وَأَعْلَمَكُم بِمَا آتَيْتَنِي. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا الرَّجَاءُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَقُولُ: إِنَّهُ جَائِزٌ أَنْ يَقُولَ الْمَرْءُ فِيمَا لَا يَشْكُ فِيهِ وَلَا يَمْتَرِي: وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يَكُونَ كَذَا وَكَذَا، إِذْ لَا شَكَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مُسْتَيْقِنًا غَيْرَ شَاكٍ، وَلَا مُرْتَابٍ أَنْ كَانَ أَحْسَى الْقَوْمِ لِلَّهِ، وَأَعْلَمُهُمْ بِمَا يَتَّقِي. وَهَذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي رُوِيَ عَنْ عَلْقَمَةَ بِنِ قَيْسٍ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: أَمْؤُومِنُ أَنْتَ؟ قَالَ: أَرْجُو وَلَا شَكَّ وَلَا

(۲۰۱۴) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صحۃ صوم من طلع علیہ الفجر وهو جنب، حدیث: ۱۱۱۰۔ سنن ابی داؤد: ۲۳۸۶۔

مسند احمد: ۱۰۶، ۶۷/۶۔ صحیح ابن حبان: ۳۴۸۷۔

روزے کے احکام و مسائل

مسئلہ اسی قسم سے ہے جو علقمہ بن قیس سے مروی ہے کہ ان سے پوچھا گیا: کیا آپ مومن ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے امید ہے کہ میں مومن ہوں۔ جبکہ اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ وہ ان مومنوں میں سے تھے جن پر مومنوں کے احکام نکاح، خرید و فروخت اور شریعت کے دیگر احکام لاگو ہوتے ہیں۔ میں نے یہ مسئلہ ”کتاب الایمان“ میں بیان کیا ہے۔ لیجیے اس بات کی واضح دلیل سنئے کہ آپ کے اس فرمان ”مجھے امید ہے“ سے مراد پختہ یقین ہے جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں کہ آپ نے قسم اٹھا کر فرمایا تھا کہ آپ سب لوگوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔“

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الصُّحَيْ، عَنْ مَسْرُوقٍ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی معاملے میں رخصت دی تو کچھ لوگوں نے اس سے اعراض کیا۔ تو آپ نے فرمایا: ”لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ میں انہیں ایک حکم دیتا ہوں تو وہ اس سے اعراض کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتا ہوں اور ان سے بڑھ کر اللہ سے ڈرتا ہوں۔“

فوائد: ۱۔ اگر روزہ دار حالت جنابت میں سحری تناول کر لے پھر اسی حالت میں سحری کا وقت ختم ہو جائے اور روزہ کا وقت شروع ہو جائے تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا، بلکہ ایسا شخص اذان فجر کے بعد غسل کر کے نماز ادا کر لے اور اس کا روزہ باقی رہے گا، کیونکہ اذان فجر تک جماع کی رخصت ہے اور رخصت تک مباشرت کرنا جائز ہے پھر اس وقت جواز کے بعد طلوع فجر ہی کو غسل ہو سکتا ہے۔ لہذا اس آیت مباشرت کا مفہوم اور نبی ﷺ کا فعل اس بات کی دلیل ہے کہ حالت جنابت میں فجر طلوع ہو جائے تو اس حالت میں روزہ رکھنا درست ہے۔ اور ایسے شخص پر کسی قسم کا کوئی

(۲۰۱۵) صحیح بخاری، کتاب الادب، باب من لم يواجه الناس بالعتاب، حديث: ۶۱۰۱۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب عنہ ﷺ بالله تعالیٰ، حديث: ۲۳۵۶۔ الادب المفرد: ۴۳۶۔ عمل اليوم والليلة للنسائي: ۲۳۴۔ مسند احمد: ۱۸۱/۶۔

حرج نہیں۔

۲۔ ان احادیث میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت و عظمت کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کا عملی فعل سامنے آنے پر انہوں نے اپنے فتویٰ سے رجوع کر لیا۔ لہذا خیر و عظمت اسی چیز میں ہے کہ انسان اصل حقیقت معلوم ہونے پر اور دلیل کے سامنے سر تسلیم خم کر دے اور اپنا موقف ترک کر دے۔

۳۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اگر حیض اور نفاس والی عورتوں کا خون رات کے وقت بند ہو جائے، پھر وقت طلوع فجر تک انہوں نے غسل نہ کیا ہو تو ان کا روزہ درست ہے۔ جسے مکمل کرنا واجب ہے۔ خواہ انہوں نے غسل عمداً ترک کیا ہو یا بھول کر، شافیعیہ اور جمیع علماء کا یہی موقف ہے۔ (شرح النووی: ۷/۲۲۲)



جَمَاعُ أَبْوَابِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ مَنْ أُبِيحَ لَهُ الْفِطْرُ فِي رَمَضَانَ عِنْدَ الْمَسَافِرِ

رمضان المبارک میں سفر کے دوران
جن لوگوں کے لیے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے ان کے ابواب کا مجموعہ

۹۳..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ رُؤْيَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق نبی کریم ﷺ سے مروی آپ کی ایک حدیث کا بیان
بِلَفْظَةٍ مُخْتَصِرَةٍ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ السَّبَبِ الَّذِي قَالَ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ . تَوَهَّمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ مَنْ لَمْ يَفْهَمْ
السَّبَبَ أَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ غَيْرُ جَائِزٍ حَتَّى أَمَرَ بَعْضُهُمُ الصَّائِمَ فِي السَّفَرِ بِإِعَادَةِ الصَّوْمِ بَعْدَ فِي
الْحَضَرِ .

جو مختصر الفاظ میں اس فرمان کی وجہ بتائے بغیر بیان کی گئی ہے۔ بعض علماء جنہیں اس کا سبب اور وجہ سمجھ نہیں آئی، انہیں وہم
ہوا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ حتیٰ کہ ان میں سے بعض علماء نے سفر میں روزہ رکھنے والے کو حالت اقامت
میں اس روزے کو دہرانے کا حکم دیا ہے۔

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ . حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ ، يَقُولُ :
أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ (ح) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَا : حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ (ح) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ.....

عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ
الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ)) . لَمْ يَنْسِبِ الْحَسَنُ
”حضرت کعب بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی نہیں
ہے۔“ امام حسن نے کعب رضی اللہ عنہ کی نسبت بیان نہیں کی اور نہ

(۲۰۱۶) اسنادہ صحیح: سنن نسائی، کتاب الصیام، باب ما یکرہ من الصیام فی السفر، حدیث ۲۲۵۷۔ سنن ابن ماجہ: ۱۶۶۴۔

مسند احمد: ۴۳۴/۵۔ مسند الحمیدی: ۸۶۴۔ سنن الدارمی: ۱۷۱۱۔

كَعْبًا، وَلَمْ يَقُلِ الْمَخْرُومِيُّ: الْأَشْعَرِيُّ . جناب مخرومی نے انہیں ”اشعری“ کہا ہے۔ میں نے یہ الفاظ خَرَجْتُ هَذِهِ اللَّفْظَةَ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ . کتاب الکبیر میں بیان کیے ہیں۔“

۹۵..... بَابُ ذِكْرِ السَّبَبِ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ))

الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ”سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے“ کے سبب کا بیان

۲۰۱۷- حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ، وَقَدْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ، فَقَالُوا: هَذَا رَجُلٌ صَائِمٌ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ)). قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَهَذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ هَذِهِ الْمَقَالَةَ إِذْ صَائِمُ الْمُسَافِرُ غَيْرُ قَابِلٍ يُسَرُّ اللَّهُ حَتَّى اشْتَدَّ بِهِ الصَّوْمُ وَاجْتَبَحَ إِلَى أَنْ يُظَلَّ .

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے گرد لوگ جمع تھے اور اس پر سایہ کیا گیا تھا۔ (آپ نے پوچھا کہ اسے کیا ہوا ہے؟) تو انہوں نے عرض کی: یہ شخص روزے دار ہے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ نیکی نہیں ہے کہ تم (اس مشقت کے ساتھ) سفر میں روزہ رکھو۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد اس وقت فرمایا تھا جب روزہ رکھنے والے مسافر شخص نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ آسانی اور رخصت کو قبول نہیں کیا تھا۔ حتیٰ کہ اس پر روزہ نہایت مشکل ہو گیا اور وہ سائے کا محتاج ہو گیا۔“

۲۰۱۸- وَفِي خَبَرِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنْ جَابِرِ، فَعُشِيَ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ يُنْضَحُ السَّمَاءُ أَيْ عَلَيْهِ . قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّمَا قَالَ: لَيْسَ الْبِرُّ الصَّوْمُ فِي

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ شخص بے ہوش ہو گیا تو اس پر پانی چھڑکا جانے لگا۔“ [امام صاحب فرماتے ہیں:] نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ ”سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں

(۲۰۱۷) صحیح بحاری، کتاب الصوم، باب قول النبي ﷺ لمن ظلل عليه، حدیث: ۱۹۴۶۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام،

باب جواز الصوم والفطر فی شهر رمضان للمسافر، حدیث: ۱۱۱۵۔ سنن ابی داؤد: ۲۴۰۷۔ سنن نسائی: ۲۲۶۴۔ مسند احمد:

۲۹۹/۳

(۲۰۱۸) اسنادہ صحیح: شرح معانی الآثار للطحاوی: ۶۲/۲ وانظر الحدیث السابق.

ہے، اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ سفر میں (ایسی مشقت کے ساتھ) روزہ رکھنا کہ جس سے روزہ دار بے ہوش ہو جائے اور اس پر سایہ کرنا پڑے اور اس پر پانی چھڑکنا پڑے، یہ نیکی نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسافر کو رخصت دی ہے کہ وہ سفر میں روزہ چھوڑے اور رمضان کے بعد رکھ لے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب ”قرآن مجید“ میں یہ فرمایا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو آسانی دینا چاہتا ہے، ان پر تنگی اور مشقت نہیں ڈالنا چاہتا۔ لہذا جو شخص اللہ تعالیٰ کی آسانی کو قبول نہیں کرتا، اس کے لیے یہ کہنا درست ہے کہ تمہارا تنگی کو اختیار کرنا، اس حال میں کہ تنگی تمہارے لیے شدید مشکل بن جائے، یہ کوئی نیکی نہیں ہے۔ اسی طرح اس روایت کا یہ معنی کرنا بھی درست ہوگا کہ سفر میں تمہارا روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے یعنی یہ کوئی مکمل نیکی نہیں ہے بلکہ کبھی سفر میں تمہارا روزہ رکھنا نیکی ہوگا اور کبھی اللہ کی رخصت کو قبول کرنا۔ اور سفر میں روزہ نہ رکھنا نیکی ہوگا۔“ میں عنقریب اس تاویل کی دلیل بیان کروں گا۔ ان شاء اللہ

السَّفَرِ . أَي: لَيْسَ الْبِرُّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ حَتَّى يُغْشَى عَلَى الصَّائِمِ وَيَحْتَاجُ إِلَى أَنْ يُظَلَّلَ وَيُنْضَحَ عَلَيْهِ، إِذِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَخَّصَ لِلْمَسَافِرِ فِي الْفِطْرِ وَجَعَلَ لَهُ أَنْ يَصُومَ فِي أَيَّامٍ آخَرَ، وَأَعْلَمَ فِي مُحْكَمٍ تَنْزِيلِهِ أَنَّهُ أَرَادَ بِهِمُ الْيُسْرَ لَا الْعُسْرَ فِي ذَلِكَ، فَمَنْ لَمْ يَقْبَلْ يُسْرَ اللَّهِ، جَازَّ أَنْ يُقَالَ لَهُ: لَيْسَ أَخَذَكَ بِالْعُسْرِ، فَيَسْتَدُّ الْعُسْرُ عَلَيْكَ مِنَ الْبِرِّ، وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ فِي هَذَا الْخَبَرِ: لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ، أَي: لَيْسَ كُلُّ الْبِرِّ هَذَا، قَدْ يَكُونُ الْبِرُّ أَيْضًا أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ وَ قَبُولُ رُخْصَةِ اللَّهِ وَالْإِفْطَارِ فِي السَّفَرِ . وَ سَأَدُّ بَعْدَ إِِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى صِحَّةِ هَذَا التَّأْوِيلِ . حَدَّثَنَا بِخَبَرِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنْبٍ .

فوائد: حالت سفر میں روزہ رکھنا اور ترک کرنا دونوں صورتیں جائز ہیں۔ البتہ جن لوگوں کو سفر میں روزہ رکھنے سے سخت مشقت اٹھانا پڑے اور وہ بے حال ہو جائیں کہ دوسروں پر بوجھ بن جائے، ایسے لوگوں کے لیے روزہ نہ رکھنا روزہ رکھنے سے افضل ہے۔ اور ایسی ہی حالت سے دو چار لوگوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حالت سفر میں روزہ رکھنا ان کے لیے نیکی نہیں۔ بلکہ ایسے لوگوں کو روزہ ترک کر دینا چاہیے اور اختتام رمضان کے بعد ان کی قضا دے لینی چاہیے، یہ ان کے حق میں بہتر ہے۔

۹۶..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ رُويَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَسْمِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ
عُصَاةً مِّنْ غَيْرِ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي أَسْمَاهُمْ بِهَذَا الْإِسْمِ تَوَهُّمَ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ
غَيْرُ جَائِزٍ لِهَذَا الْخَبَرِ

اس روایت کا بیان جو نبی کریم سے مروی ہے کہ آپ نے سفر میں روزہ رکھنے والوں کو نافرمان قرار دیا، مگر اس روایت میں انہیں نافرمان قرار دیئے جانے کی علت بیان نہیں ہوئی جس سے بعض علماء کو وہم ہوا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

۲۰۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ . حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ والے سال مکہ مکرمہ کی طرف نکلے تو آپ نے روزہ رکھا۔ حتیٰ کہ آپ ”کراع النمیم“ نامی جگہ پر پہنچے۔ اور لوگوں نے بھی روزہ رکھا تھا۔ پھر آپ نے پانی کا ایک پیالہ منگوا یا اور اسے بلند کیا حتیٰ کہ لوگوں نے اسے دیکھ لیا، پھر آپ نے وہ پانی نوش کیا۔ بعد میں آپ کو بتایا گیا کہ کچھ لوگ ابھی تک روزہ رکھے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”وہی لوگ نافرمان ہیں۔ وہی لوگ نافرمان ہیں۔“

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ، وَصَامَ النَّاسُ، ثُمَّ دَعَا بِقَدْحٍ مِّنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَهُ . فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ: إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ . قَالَ: ((أُولَئِكَ الْعُصَاةُ، أُولَئِكَ الْعُصَاةُ)). حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْبَسْطَامِيُّ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ .

۹۷..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَمَّاهُمْ عُصَاةً إِذْ أَمَرَهُمْ بِالْإِفْطَارِ وَصَامُوا . وَ مَنْ أَمَرَ بِفِعْلٍ وَإِنْ كَانَ الْفِعْلُ مَبَاحًا فَرَضًا وَاجِبًا فَتَرَكْتُ مَا أَمَرَ بِهِ مِنَ الْمُبَاحِ جَازٌ أَنْ يُسَمَّى عَاصِيًا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں نافرمان اس لیے قرار دیا تھا کہ آپ نے انہیں روزہ کھولنے کا حکم دیا تھا اور انہوں نے روزہ رکھے رکھا اور کھولا نہیں۔ اور جس شخص کو کسی کام کا حکم دیا جائے اگرچہ وہ کام مباح ہو یا فرض، واجب تو مباح کام کے ترک کرنے والے کو بھی نافرمان کہنا جائز ہے۔

(۲۰۱۹) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب جواز الصوم والفطر فی شهر رمضان للمسافر، حدیث: ۱۱۱۴۔ سنن ترمذی: ۷۱۰۔

سنن نسائی: ۲۲۶۵۔ مسند الحمیدی: ۱۳۸۹۔

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانَ الْوَائِسِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں سفر کیا تو آپ کے ایک صحابی پر روزہ نہایت مشکل ہو گیا تو اس کی سواری بار بار درختوں کے سائے تلے جانے لگی۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی تو آپ نے اسے روزہ افطار کرنے کا حکم دیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک برتن منگوا یا، اسے اپنے ہاتھ پر رکھا پھر آپ نے اسے نوش فرمایا جبکہ لوگ دیکھ رہے تھے۔“

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا بِنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مسئلہ میں رخصت دی تو کچھ لوگوں نے اس سے بے رغبتی کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا: ”کچھ لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ میں انہیں ایک چیز کا حکم دیتا ہوں تو وہ اس سے بے رغبتی کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوں اور ان سب سے زیادہ اس سے ڈرنے والا ہوں۔“

۲۰۲۲۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَفِي خَبَرِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى نَهْرٍ مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ مِنْ هَذَا الْجَنَسِ أَيْضًا . قَالَ فِي الْخَبَرِ: ((إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي رَاكِبٌ وَأَنْتُمْ مُشَاءةٌ إِنِّي أَيْسَرُكُمْ)). فَهَذَا

(۲۰۲۰) اسنادہ صحیح: صحیح ابن حبان: ۳۰۵۷۔ مستدرک حاکم: ۴۳۳/۱۔

(۲۰۲۲) تقدم تخريجه برقم: ۱۹۶۶۔

(۲۰۲۱) تقدم تخريجه برقم: ۲۰۱۵۔

اور سہولت میں ہوں۔“ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ابتداء میں نبی کریم ﷺ نے خود روزہ رکھا ہوا تھا اور صحابہ کو روزہ کھولنے کا حکم دیا تھا۔ کیونکہ آپ سواری پر تھے اور آپ کے لیے روزے میں مشقت نہیں تھی اور آپ کی سواری ہونے کی وجہ سے آپ پیدل چلنے سے بے نیاز تھے اور آپ نے صحابہ کرام کو روزہ کھولنے کا حکم دیا کیونکہ وہ پیدل چل رہے تھے جس کی وجہ سے ان کے لیے روزہ رکھنا بڑا مشکل ہو گیا تھا۔ لہذا جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کے حکم کے باوجود روزہ نہ کھولا تو آپ نے انہیں نافرمان قرار دیا، آپ نے انہیں یہ حکم اس اطلاع کے بعد دیا تھا کہ روزہ ان کے لیے مشکل ہو چکا ہے کیونکہ سواریاں نہ ہونے کی وجہ سے وہ پیدل چلنے پر مجبور تھے۔

الْحَبْرُ دَلَّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ وَأَمَرَهُمْ بِالْفِطْرِ فِي الْإِبْتِدَاءِ إِذْ كَانَ الصَّوْمُ لَا يَشُقُّ عَلَيْهِ إِذْ كَانَ رَاكِبًا، لَهُ ظَهْرٌ لَا يَحْتَاجُ إِلَى الْمَشْيِ، وَأَمَرَهُمْ بِالْفِطْرِ إِذْ كَانُوا مُشَاةً يَشْتَدُّ عَلَيْهِمُ الصَّوْمُ مَعَ الرَّجَالِ فَسَمَّاهُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَصَاةً إِذْ امْتَنَعُوا مِنَ الْفِطْرِ بَعْدَ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِيَّاهُمْ بَعْدَ عِلْمِهِ أَنَّ يَشْتَدُّ الصَّوْمُ عَلَيْهِمْ، إِذْ لَا ظَهْرَ لَهُمْ وَهُمْ يَحْتَاجُونَ إِلَى الْمَشْيِ.

۹۸..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالْفِطْرِ عَامَ فَتْحِ

مَكَّةَ إِذْ الْفِطْرُ أَقْوَى لَهُمْ عَلَى الْحَرْبِ، لَا أَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ غَيْرُ جَائِزٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ والے سال (دوران سفر) صحابہ کرام کو روزہ کھولنے کا حکم اس لیے دیا تھا کیونکہ روزہ کھولنا ان کے لیے جنگ میں قوت و طاقت کا باعث تھا۔ یہ وجہ نہیں تھی کہ سفر میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔

۲۰۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ . حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي.....

”جناب قزعة بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جبکہ ان کے گرد لوگوں کا ہجوم تھا تو جب لوگ منتشر ہوئے تو میں نے عرض کی: میں آپ سے ان چیزوں کے بارے میں سوال نہیں کروں گا جن کے بارے میں یہ لوگ آپ سے سوال کر رہے تھے۔ اور میں نے ان سے سفر میں روزہ

قَزَعَةُ، قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ، وَهُوَ مَكْثُورٌ عَلَيْهِ، فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ، قُلْتُ: لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هُوَ لِأَنَّ عَنْهُ. وَسَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ. فَقَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

(۲۰۲۳) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب اجر المفطر فی السفر اذا طول العمل، حدیث: ۱۱۲۰۔ سنن ابی داؤد: ۲۴۰۶۔ مسند

احمد: ۳/۳۰۔ صحیح ابن حبان: ۴۷۲۲۔

رکھنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: ”ہم نے روزہ رکھ کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ کی طرف سفر کیا پھر ہم ایک جگہ آرام کرنے کے لیے رکے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک تم اپنے دشمن کے قریب پہنچ چکے ہو اور روزہ نہ رکھنا یہ تمہارے لیے تقویت کا باعث ہے۔“ تو یہ رخصت تھی لہذا ہم میں سے بعض نے روزہ رکھ لیا اور کچھ افراد نے روزہ نہ رکھا۔ پھر ہم ایک اور منزل پر اترے تو آپ نے فرمایا: ”تم صبح کے وقت دشمن کے پاس پہنچنے والے ہو اور اب تمہارا روزہ نہ رکھنا تمہارے لیے (دشمن کے مقابلے میں) طاقت کا باعث ہو گا۔ لہذا روزہ رکھو دو۔ اس طرح یہ لازمی حکم تھا تو ہم نے روزہ چھوڑ دیا۔ پھر فرماتے ہیں: ”پھر اس سفر کے بعد میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ ہم سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزہ رکھ لیتے تھے۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ روایت واضح طور پر بتاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں نافرمان اس وقت قرار دیا جبکہ آپ نے انہیں روزہ کھولنے کا وجوبی حکم دے دیا تھا تا کہ دشمن کے مقابلے میں انہیں قوت و طاقت حاصل ہو سکے۔ کیونکہ وہ دشمن کے قریب آچکے تھے اور ان کے ساتھ جنگ کی ضرورت تھی۔ مگر انہوں نے آپ کے حکم کی تعمیل نہ کی (تو آپ نے انہیں نافرمان قرار دیا) کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت اور یہ روایت دونوں فتح مکہ والے سال کے سفر سے متعلق ہیں۔ پھر جب نبی کریم ﷺ نے روزہ کھولنا ان کے لیے ضروری قرار دے دیا تا کہ روزہ کھولنا ان کے لیے طاقت کا باعث ہو اور انہوں نے روزہ نہ کھولا حتیٰ کہ ایک شخص بے ہوش ہو گیا اور اس پر سایہ کرنا پڑا اور پانی کا چھڑکاؤ کرنا پڑا، اور وہ دشمن کے مقابلے کے لیے کمزور

مَكَّةَ وَنَحْنُ صِيَامٌ، فَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَكَانَتْ رُخْصَةً، فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ. ثُمَّ نَزَلْنَا مَنْزِلًا آخَرَ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ مُصَبِّحِي عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ، فَأَفْطَرُوا. فَكَانَتْ عَزْمَةً، فَأَفْطَرْنَا. ثُمَّ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُومُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَهَذَا الْحَبْرُ بَيْنَ وَاضِحٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَاهُمْ عَصَاةً إِذْ عَزَمَ عَلَيْهِمْ فِي الْفِطْرِ لِيَكُونَ أَقْوَى لَهُمْ عَلَى عَدُوِّهِمْ إِذْ قَدْ دَنَوْا مِنْهُمْ، وَيَحْتَاجُونَ إِلَى مُحَارَبَتِهِمْ فَلَمْ يَأْتَمِرُوا لِأَمْرِهِ، لِأَنَّ حَبْرَ جَابِرٍ فِي عَامِ الْفَتْحِ وَهَذَا الْحَبْرُ فِي تِلْكَ السَّفَرَةِ أَيْضًا فَلَمَّا عَزَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ بِالْفِطْرِ، لِيَكُونَ الْفِطْرُ أَقْوَى لَهُمْ، فَصَامُوا حَتَّى كَانَ يُغْشَى عَلَى بَعْضِهِمْ، وَ يَحْتَاجُ إِلَى أَنْ يُظَلَّلَ، وَيُنْضَحَ الْمَاءُ عَلَيْهِ، فَيَضَعُوا عَنْ مُحَارَبَةِ عَدُوِّهِمْ، جَازَ أَنْ يُسَمِّيَهُمْ عَصَاةً إِذْ أَمَرَهُمْ بِالتَّقْوَى لِعَدُوِّهِمْ، فَلَمْ يُطِيعُوا، وَلَمْ يَتَّقُوا لَهُمْ.

ہو گئے تو ایسے وقت میں انہیں نافرمان قرار دینا درست اور جائز تھا کیونکہ آپ نے انہیں دشمن کے مقابلے کے لیے طاقت حاصل کرنے کا حکم دیا تھا اور انہوں نے آپ کی اطاعت نہ کی اور نہ دشمن کے لیے طاقت حاصل کی۔“

فوائد:.....۱۔ ان احادیث سے استدلال کرنا کہ حالت سفر میں روزہ رکھنا ناجائز ہے درست نہیں، کیونکہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ صریح حکم دیا کہ روزہ توڑ دو، پھر اس حکم کی عدم تعمیل کی صورت میں روزہ پر قائم رہنا نافرمانی تھی۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں کو اس وجہ سے نافرمان نہیں کہا کہ وہ حالت روزہ سے تھے، بلکہ نافرمان اس لیے کہا کہ انہوں نے آپ ﷺ کے حکم پر عمل نہیں کیا تھا۔ (بلکہ روزے کے اجر و ثواب پر ہی حریص رہے)۔

۲۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو روزہ توڑنے کا حکم اس لیے دیا کہ روزہ ان کے لیے ثقاہت و کمزوری کا باعث تھا اور روزہ توڑنے سے وہ تازہ دم ہو کر جنگی اقدامات کا بہتر مظاہرہ کر سکتے تھے لہذا دوران جہاد روزہ چھوڑنے کی رخصت ہے اور یہ عمل افضل ہے۔

۹۹..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغْبَةً عَنْهَا

نبی کریم ﷺ کی سنت کو اس سے بے رغبتی کرتے ہوئے چھوڑنے پر سخت وعید کا بیان وَجَائِزٌ أَنْ يُسْمَى تَارِكُ السُّنَّةِ عَاصِيًا إِذَا تَرَكَهَا رَغْبَةً عَنْهَا لَا بِتَرْكِهَا، إِذَا تَرَكَ غَيْرَ مَعْصِيَةٍ وَفَعَلَهَا فَضِيلَةٌ

بے رغبتی کی وجہ سے سنت نبوی کو ترک کرنے والے کو نافرمان قرار دینا درست ہے۔ صرف سنت نبوی کو چھوڑنے پر نافرمان نہیں کہا جائے گا کیونکہ سنت نبوی کو چھوڑنا معصیت و نافرمانی نہیں ہے جبکہ اس پر عمل کرنا فضیلت کا باعث ہے

۲۰۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”حَضْرَتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَأَلَا عَنْ رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي)“

”جس شخص نے میری سنت سے بے رغبتی کی وہ مجھ سے نہیں ہے۔“

فوائد:.....۱۔ رسول اللہ ﷺ کے حکم کو بلا عذر ترک کرنا مکروہ فعل ہے۔

۲۔ نبی ﷺ کے حکم کی صریح مخالفت کرنے والا عاصی ہے اور صاحب اختیار ایسے لوگوں کو عاصی کہہ سکتے

ہیں۔ عام لوگوں کا تاریکین سنت کو نافرمان کے القابات سے پکارنا مکروہ ہے۔ کیونکہ اس سے لوگ صحیح اثر لینے کی بجائے بغاوت پر اتر آتے ہیں اور ضد میں آ کر غیر مسنون طریقوں پر اڑ جاتے ہیں، لہذا حکمت سے ایسے لوگوں کو غیر مسنون طریقہ سے چھٹکارا دلایا جاسکتا ہے۔

۱۰۰..... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ فَرَضِ الصَّوْمِ عَنِ الْمَسَافِرِ

مسافر سے روزے کی فرضیت ساقط ہونے کا بیان

إِذْ هُوَ مُبَاحٌ لَهُ الْفِطْرُ فِي السَّفَرِ عَلَى أَنْ يَصُومَ فِي الْحَضَرِ مِنْ أَيَّامٍ أُخْرَى لَا أَنَّ الْفَرَضَ سَاقِطٌ عَنْهُ لَا تَجِبُ عَلَيْهِ إِعَادَتُهُ . قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ کیونکہ مسافر کے لیے سفر میں روزہ چھوڑنا جائز ہے بشرطیکہ وہ رمضان المبارک کے بعد حالت اقامت میں اس کی قضا دے گا، یہ مطلب نہیں کہ روزہ اس سے ساقط ہو گیا ہے۔ اب اسے قضا دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ (البقرة: ۱۸۴) ”جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا وہ سفر پر ہو تو وہ دیگر دنوں میں کتنی پوری کر لے۔“

۲۰۲۵۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”رمضان المبارک میں حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کے روزہ چھوڑنے کے جواز کے باب میں حضرت انس بن مالک قشیری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نے بعد میں ذکر کی ہے۔“

فوائد:..... بیمار، مسافر، حاملہ اور مرضہ کو رمضان میں روزے ترک کرنے کی رخصت ہے۔ اس سے یہ مقصود نہیں کہ ان سے رمضان کے روزوں کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے، ان روزوں کی فرضیت ثابت رہتی ہے۔ البتہ (دودھ پلانے والی عورت) رمضان میں روزے چھوڑ کر رمضان کے بعد اس کی قضا دے گی۔

۱۰۱..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ رُحْصَةٌ لَا أَنَّ حُتْمًا عَلَيْهِ أَنْ يُفْطَرَ

اس بات کا بیان کہ سفر میں روزہ نہ رکھنا رخصت ہے، روزہ نہ رکھنا فرض نہیں ہے

۲۰۲۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ (ح) وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَكَمِ أَنَّ ابْنَ وَهَبٍ أَخْبَرَهُمْ، أَخْبَرَنِي ابْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي مُرَاجِحٍ.....

(۲۰۲۵) سیاتی برقم: ۲۰۴۲، ۲۰۴۳.

(۲۰۲۶) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب التخییر فی الصوم والفتور فی السفر، حدیث: ۱۱۲۱/۱۰۷۔ سنن نسائی: ۲۳۰۴۔

صحیح ابن حبان: ۳۵۰۹.

عَنْ حَمْرَةَ بِنِ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجِدُ بِي قُوَّةَ عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَى جُنَاحٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللَّهِ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ)). قَالَ: وَفِي خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللَّهِ الَّتِي رَخَّصَ لَكُمْ فَأَقْبَلُوهَا)).

”حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: ”اے اللہ کے رسول! میں سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں تو کیا (روزہ رکھنے کی صورت میں) مجھے کوئی گناہ ہوگا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رخصت ہے تو جو شخص اس رخصت سے فائدہ اٹھائے تو بہت اچھا ہے۔ اور جو شخص روزہ رکھنا پسند کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ”نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت کو اختیار کرو، جو رخصت اللہ نے تمہیں عطا کی ہے اسے قبول کرو۔“

۱۰۲..... بَابُ اسْتِجَابِ الْفِطْرِ فِي السَّفَرِ فِي رَمَضَانَ لِقَبُولِ رُخْصَةِ اللَّهِ الَّتِي رَخَّصَ لِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ، إِذِ اللَّهُ يُحِبُّ قَابِلَ رُخْصَتِهِ

اللہ تعالیٰ کی اپنے مومن بندوں کو دی ہوئی رخصت کو قبول کرتے ہوئے رمضان المبارک میں سفر کے دوران روزہ نہ رکھنا مستحب ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی رخصت کو قبول کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

۲۰۲۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمَارَةَ بْنِ عَزِيَّةَ، عَنْ حَرْبِ بْنِ قَيْسٍ، وَزَعَمَ عَمَارَةُ أَنَّهُ رَضِيَ عَنْ نَافِعٍ.....

”حضرت ابن عمر، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصتوں کو اختیار کیا جائے جیسا کہ وہ پسند کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی ترک کر دی جائے۔“

۱۰۳..... بَابُ ذِكْرِ تَخْيِيرِ الْمَسَافِرِ بَيْنَ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ

مسافر کو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار دینے کا بیان

إِذِ الْفِطْرُ رُخْصَةٌ وَالصَّوْمُ جَائِزٌ، مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ ((لَيْسَ الْبُرِّ)) وَ ((لَيْسَ مِنَ الْبُرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ)) عَلَى مَا تَأَوَّلْتُ، لِأَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ لَيْسَ مِنَ الْبُرِّ، إِذْ مَا لَيْسَ مِنَ الْبُرِّ، فَمَعْصِيَةٌ،

وَلَوْ كَانَ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ مَعْصِيَةً، لَمَا جُعِلَ لِلْمُسَافِرِ الْخِيَارُ بَيْنَ الطَّاعَةِ وَالْمَعْصِيَةِ وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ الْمُسَافِرِ بَيْنَ الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ.

کیونکہ مسافر کے لیے روزہ نہ رکھنا رخصت ہے اور روزہ رکھنا جائز ہے۔ اس دلیل کے بیان کے ساتھ کہ آپ کا فرمان ”نیکی نہیں ہے“ اور: ”سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے“ سے آپ کی مراد وہی ہے جو میں نے تاویل کی ہے۔ کیونکہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے، جب یہ نیکی نہیں تو پھر معصیت ہے۔ اور اگر سفر میں روزہ رکھنا معصیت ہوتا تو پھر مسافر کو روزہ رکھنے اور چھوڑنے میں اختیار نہ دیا جاتا۔ یعنی اسے اطاعت و معصیت میں اختیار نہ دیا جاتا۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ نے مسافر کو روزہ رکھنے اور روزہ چھوڑنے میں اختیار دیا ہے۔

۲۰۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيمٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ بَكْرِ - أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ.....

”حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا اور وہ مسلسل روزے رکھتے تھے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں اختیار ہے تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر تم چاہو تو روزہ چھوڑ دو۔“

۲۰۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.....

”حضرت ابو سعید خدری اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر کیا تو روزہ رکھنے والا روزہ رکھ لیتا اور چھوڑنے والا چھوڑ دیتا۔ پھر روزہ چھوڑنے والا روزے دار پر کوئی اعتراض نہ کرتا اور نہ روزے دار

(۲۰۲۸) صحيح بخاری، كتاب الصوم، باب الصوم في السفر والافطار، حديث ۱۹۴۳ - صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب التخيير في الصوم والافطار في السفر، حديث: ۱۱۲۱ - سنن ابی داود: ۲۴۰۳ - سنن ترمذی: ۷۱۱ - سنن نسائی: ۲۳۰۸ - سنن ابن ماجه: ۱۶۶۲ - مسند احمد: ۶/۶۶.

(۲۰۲۹) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب جواز الصوم والافطار في شهر رمضان للمسافر، حديث: ۱۱۱۷ - سنن نسائی: ۲۳۱۴ - مسند احمد: ۳/۳۱۶ عن جابر رضي الله عنه وحده.

عَلَى الْمُفْطِرِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا بَابٌ طَوِيلٌ خَرَجْتُهُ فِي كِتَابِ ((الْكَبِيرِ)).
 روزہ چھوڑنے والے پر کوئی عیب لگاتا۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ باب بڑا طویل ہے۔ میں نے اسے کتاب الکبیر میں بیان کر دیا ہے۔“

۱۰۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ لِمَنْ قَوِيَ عَلَيْهِ وَ الْفِطْرِ لِمَنْ ضَعُفَ عَنْهُ
 طاقت و قوت رکھنے والے شخص کے لیے سفر میں روزہ رکھنا مستحب ہے اور جو کمزور اور ضعیف ہو اس کے لیے روزہ چھوڑنا مستحب ہے۔

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ - يَعْنِي الثَّقَفِيَّ (ح) وَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ أَيْضًا، حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ (ح) وَ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ - وَ هُوَ الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.....

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا، تو ہم سے کچھ روزے دار تھے اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا تھا۔ تو نہ روزہ چھوڑنے والے نے روزے دار پر اعتراض کیا اور نہ روزے دار نے بے روزہ پر عیب لگایا۔ اور صحابہ کرام کا موقف یہ تھا کہ جو شخص قوت و طاقت رکھتا ہو وہ روزہ رکھ لے تو یہ بہت ہی اچھا ہے۔ اور جو شخص کمزوری محسوس کرے تو وہ روزہ نہ رکھے تو یہ (اس کے حق میں) بہت اچھا ہے۔“ یہ جناب ثقفی کی روایت ہے، لیکن انہوں نے ”فی رمضان“ (رمضان میں) کے الفاظ بیان نہیں کیے اور جناب سالم بن نوح کی روایت میں ”جمیل“ کا لفظ نہیں ہے اور ”یرون“ کا لفظ روایت کیا ہے۔ اور جناب ابن علیہ کی روایت میں ہے: ”ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے۔“ ”فی رمضان“ (رمضان میں) کے الفاظ بیان نہیں کیے۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ، فَمِنَّا الصَّائِمُ، وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَلَمْ يَعْيبِ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ، وَلَا الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ . وَكَانُوا يَرُونَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ قُوَّةَ فَصَامَ أَنَّ ذَلِكَ حَسَنٌ جَمِيلٌ، وَمَنْ وَجَدَ ضَعْفًا، فَأَفْطَرَ، فَذَلِكَ حَسَنٌ جَمِيلٌ . هَذَا حَدِيثُ الثَّقَفِيِّ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ: فِي رَمَضَانَ . وَ لَمْ يَقُلْ سَالِمُ بْنُ نُوحٍ: جَمِيلٌ، وَقَالَ: يَرُونَ . وَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَلِيَّةَ: كُنَّا نَعْدُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ لَمْ يَقُلْ: فِي رَمَضَانَ .

(۲۰۳۰) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب جواز الصوم و الفطر فی شهر رمضان للمسافر، حدیث: ۱۱۱۶۔ سنن ترمذی: ۷۱۳۔

سنن نسائی: ۲۳۱۱۔ مسند احمد: ۱۲/۳۔

روزے کے احکام و مسائل

فوائد . . . ۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ حالت سفر میں روزہ رکھنا اور ترک کرنا دونوں صورتیں جائز ہیں، پھر جنہیں سفر میں روزہ رکھنے سے سخت تکلیف ہو اور مشکل جھیلنا پڑے تو ایسے لوگوں کے حق میں روزہ نہ رکھنا بہتر ہے اور جو لوگ سفر میں آسانی سے روزہ رکھ سکیں، ان کے لیے روزہ رکھنا بہتر ہے۔

۲۔ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: جمہور علم اور جمیع اہل فتویٰ کا بیان ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا جائز ہے، سفر میں روزہ منعقد ہوتا ہے اور صاحب روزہ ثواب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ پھر علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے یا روزہ توڑنا؟ چنانچہ مالک، ابوحنیفہ، شافعی اور اکثر علماء کا مذہب ہے کہ جو شخص سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہے اور اسے مشقت و تنگی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا، ایسے شخص کے لیے روزہ رکھنا افضل ہے اور اگر سفر میں روزہ سے مشقت اٹھانا پڑے تو روزہ چھوڑنا افضل ہے اور یہی مذہب راجح اور اقرب الی الصواب ہے۔

(شرح النووی: ۷/ ۲۲۹)

۱۰۵..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ فِي السَّفَرِ إِذَا عَجَزَ عَنْ خِدْمَةِ نَفْسِهِ إِذَا صَامَ

اگر روزہ رکھ کر اپنی خدمت کرنے سے بھی عاجز آجائے تو سفر میں روزہ نہ رکھنا مستحب ہے

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفِ الْحَدَّادِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ”مر الظہران“ مقام پر آپ کے ساتھ تھے تو کھانا لایا گیا تو آپ نے حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ۔“ تو انہوں نے عرض کیا ہم روزے دار ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم اپنے ساتھیوں کے ضروری کام کر دو اور ان کی سواریاں تیار کر دو۔ تم دونوں قریب ہو جاؤ اور کھانا کھا لو۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ روایت بھی اسی قسم سے ہے جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ روزے دار کے لیے سفر میں دن کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد روزہ کھولنا جائز ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے انہیں کھانے کا حکم دیا ہے جبکہ انہوں نے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظُّهْرَانِ، فَأَتَى بَطْعَامٍ، فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ: اذْنُوا فَكَلَّا فَقَالَا: إِنَّا صَائِمَانِ. فَقَالَ: ((إِعْمَلُوا لِصَاحِبَيْكُمْ، اِرْحَلُوا لِصَاحِبَيْكُمْ، اذْنُوا فَكَلَّا.)) قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدِ الثَّوْرِيِّ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا الْخَبَرُ أَيْضاً مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي ذَكَرْتُ قَبْلُ أَنَّ لِلصَّائِمِ فِي السَّفَرِ الْفِطْرَ بَعْدَ مَضَى بَعْضِ النَّهَارِ، إِذِ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَمَرَهُمَا

(۲۰۳۱) اسنادہ صحیح: سنن نسائی، کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی علی بن المبارک، حدیث: ۲۳۶۶۔ مسند احمد:

۳۳۶/۲۔ صحیح ابن حبان: ۳۰۴۹۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۵/۳، ح: ۸۹۷۳۔

بِالْأَكْلِ بَعْدَ مَا أَعْلَمَاهُ أَنَّهُمَا صَائِمَانِ . بتایا تھا کہ وہ روزے دار ہیں۔“

فوائد:۱۔ سفر میں روزہ رکھنے والا اگر اپنی خدمت اور ذاتی افعال سرانجام دینے سے قاصر ہو اور وہ دوسرے لوگوں کے لیے مشقت کا باعث بنے تو اسے روزہ ترک کر دینا چاہیے، روزہ توڑنا اس کے لیے بہتر ہے۔
۲۔ جو لوگ مشقت کے باوجود سفر میں روزہ رکھنے پر مصر رہیں انہیں روزہ چھوڑنے کی تلقین کرنی چاہیے اور روزہ داروں کو اپنی ضد ترک کر دینی چاہیے۔

۱۰۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمُفْطِرَ لِلْخَادِمِ فِي السَّفَرِ

أَفْضَلُ مِنَ الصَّائِمِ الْمَخْدُومِ فِي السَّفَرِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ سفر میں روزہ نہ رکھنے والا خادم،

سفر میں روزہ رکھنے والے مخدوم سے بہتر و افضل ہے

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ . عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَرْزُوقٍ.....

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے تو کچھ صحابہ نے روزہ رکھ لیا اور کچھ نے روزہ نہ رکھا۔ پس روزہ نہ رکھنے والوں نے ہمت و احتیاط سے کام لیا اور خدمت کے کام انجام دیئے۔ جبکہ روزے دار کچھ کام کرنے سے کمزور و بے بس ہو گئے تو آپ نے اس بارے میں فرمایا: ”آج روزہ نہ رکھنے والے اجر و ثواب لے گئے ہیں۔“

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ، فَصَامَ بَعْضٌ وَأَفْطَرَ بَعْضٌ، فَتَحَزَمَ الْمُفْطِرُونَ، وَعَمِلُوا، وَصَعَفَ الصُّوَامُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ، فَقَالَ فِي ذَلِكَ: ((ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ))

۲۰۳۳۔ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ مَرْزُوقٍ.....

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، ہم میں سے کچھ افراد روزے دار تھے اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا تھا۔ تو ہم ایک سخت گرمی والے

عَنْ أَنَسِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَمِنَّا الصَّائِمُ، وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَتَرَلْنَا مَتْرَلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ شَدِيدٍ

(۲۰۳۲) صحیح بخاری، کتاب الجہاد، باب فصل الخدمۃ فی العرو، حدیث: ۲۸۹۰ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب حر المفطر فی السفر، حدیث: ۱۱۱۹۔ سنن نسائی: ۲۲۸۵۔ صحیح ابن حبان: ۳۵۵۱۔
(۲۰۳۳) انظر الحدیث السابق.

الْحَرِّ، فَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسُ بِيَدِهِ، وَ أَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ يَسْتِظِلُّ بِهَا الصَّائِمُونَ، وَقَامَ الْمُفْطَرُونَ فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَّةَ وَ سَقُوا الرِّكَابَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ذَهَبَ الْمُفْطَرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ)).

دن شدید گرمی میں ایک منزل پر اترے۔ ہم میں سے کچھ لوگ اپنے ہاتھ سے سورج کی دھوپ سے بچ رہے تھے اور ہم میں سے زیادہ سائے والا وہ شخص تھا جس کے پاس چادر تھی اور روزے دار اس کے سائے میں جگہ لے رہے تھے۔ جن افراد نے روزہ نہیں رکھا تھا وہ اٹھے اور انہوں نے خیمے نصب کیے اور سواریوں کو پانی پلایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روزہ نہ رکھنے والے آج اجر و ثواب لے گئے ہیں۔“

فوائد:..... ابو عبد اللہ بن ابی صفرہ کہتے ہیں: ۱۔ جہاد میں خدمت کا اجر روزہ رکھنے کے اجر و ثواب سے زیادہ ہے، کیونکہ روزہ نہ رکھنے والا جہاد، طلب علم اور دیگر افعال مثلاً کمزور کی معاونت، یا مسلمانوں کا بوجھ اٹھانے کی زیادہ قوت رکھتا ہے۔

۲۔ جہاد میں باہمی تعاون اور سفر و اقامت میں باہمی خدمت میں پیش پیش رہنا تمام مجاہدین پر واجب ہے۔

(شرح ابن بطال: ۸/۱۰۷)

۱۰۷..... بَابُ الرُّحْصَةِ فِي صَوْمِ بَعْضِ رَمَضَانَ وَ فِطْرِ بَعْضِ فِي السَّفَرِ

سفر میں رمضان المبارک کے کچھ روزے رکھنے اور کچھ نہ رکھنے کی رخصت کا بیان

۲۰۳۴۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَّرَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث "رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ والے سال رمضان المبارک میں (دوران سفر) روزہ رکھا حتیٰ کہ آپ "الکدید" حَتَّى بَلَغَ الْكُدَيْدَ ثُمَّ أَفْطَرَ." مقام پر پہنچے تو روزہ کھول دیا۔"

فوائد:..... ۱۔ اگر انسان روزہ سے ہو پھر حالت روزہ میں سفر شروع کر دے تو اس کے لیے روزہ توڑنا جائز ہے۔

۲۔ مسافر حالت روزہ سے ہو وہ روزہ میں مشقت محسوس کرے تو اس کے لیے روزہ ترک کرنا مباح ہے۔

۱۰۸..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ تَوَهُمِ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ نَاسِخٌ لِإِبَاحَةِ

الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ.

اس روایت کا بیان جس سے بعض علماء کو وہم ہوا ہے کہ سفر میں روزہ نہ رکھنا، سفر میں روزہ رکھنے کے جواز کا ناسخ ہے۔

۲۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ (ح) وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْبَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ حَتَّى إِذْ بَلَغَ الْكُدَيْدَ، أَفْطَرَ، وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ فَلَا حِرْمَ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. هَذَا حَدِيثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، وَ زَادَ، قَالَ سُفْيَانُ: لَا أَدْرِي هَذَا مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَوْ مِنْ قَوْلِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَوْ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ والے سال (دوران سفر) روزے رکھے حتی کہ جب آپ الکید مقام پر پہنچے تو روزہ کھول دیا اور رسول اللہ ﷺ کے آخری اور موخر فرمان پر عمل کیا جائے گا۔“ یہ جناب عبد الجبار کی روایت ہے۔ اس میں یہ اضافہ کرتے ہیں کہ امام سفیان فرماتے ہیں: ”مجھے معلوم نہیں (یہ آخری جملہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے یا عبید اللہ یا امام زہری کا قول ہے۔“

فوائد:..... اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ حالت سفر میں روزوں کی اباحت کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ درست نہیں کیونکہ انما یؤخذ بالآخر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے الفاظ نہیں، بلکہ یہ کسی اور راوی کے الفاظ ہیں۔ جس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ کا آخری عمل حالت روزہ میں روزہ افطار کرنا ہی ہے بالفرض یہ امر ثابت بھی ہو جائے، تب بھی سفر میں روزہ رکھنے کی اباحت منسوخ نہیں ہوتی، کیونکہ آپ ﷺ کا روزہ تو زنا دلیل نہیں کہ حالت سفر میں روزہ نہیں رکھا جاسکتا، بلکہ دیگر احادیث کا حکم باقی رہتا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا جائز ہے۔

۱۰۹..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ عَلَى أَنَّ هَذِهِ الْكَلِمَةَ ((وَ إِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ)) لَيْسَ

مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اس بات کا بیان کہ یہ الفاظ ”آپ کے آخری فرمان پر عمل ہوگا“ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے الفاظ نہیں ہیں۔

۲۰۳۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا مَنصُورٌ (ح) وَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ.....

(۲۰۳۵) صحیح بحاری، کتاب الجہاد، باب الخروج فی رمضان، حدیث: ۲۹۵۳۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب جواز الصوم والفطر فی رمضان، حدیث: ۱۱۱۳۔ سنن نسائی: ۲۳۱۵۔ مسند احمد: ۲۱۹/۱۔ مسند الحمیدی: ۵۱۴۔ (۲۰۳۶) صحیح بحاری، کتاب الصوم، باب من افطر فی السفر لیراہ الناس، حدیث: ۱۹۴۸۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب جواز الصوم والفطر فی شهر رمضان، حدیث: ۱۱۱۳۔ سنن ابی داؤد: ۲۴۰۴۔ سنن نسائی: ۲۲۹۳۔ مسند احمد: ۲۵۹/۱۔

روزے کے احکام و مسائل

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے ارادے سے روانہ ہوئے تو آپ (دوران سفر) روزہ رکھتے رہے حتیٰ کہ جب عسفان مقام پر پہنچے تو آپ نے پانی کا ایک برتن منگوا لیا اور اسے اپنے دست مبارک پر رکھا حتیٰ کہ لوگوں نے اسے دیکھ لیا، پھر آپ نے روزہ کھول دیا۔“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: ”جو شخص چاہے وہ روزہ رکھ لے اور جو چاہے وہ روزہ نہ رکھے۔“ یہ جناب حسن بن محمد کی روایت ہے۔ جناب یوسف کی روایت میں ہے: ”رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک میں سفر کیا“ تو آپ نے روزے رکھے حتیٰ کہ آپ عسفان مقام پر پہنچ گئے پھر آپ نے پانی کا برتن منگوا لیا تو دن کے وقت پی لیا تاکہ لوگ آپ کو دیکھ لیں۔ پھر آپ نے مکہ مکرمہ پہنچنے تک روزے چھوڑے رکھے۔“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ: ”رسول اللہ ﷺ نے سفر میں روزے رکھے ہیں اور روزے چھوڑے بھی ہیں۔ لہذا جو شخص چاہے روزہ رکھ لے اور جو چاہے نہ رکھے۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ حدیث اس بات کی صراحت کر رہی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک نبی کریم ﷺ کا ابتداء میں دوران سفر روزے رکھنا اور پھر بعد میں روزے نہ رکھنا جائز قسم سے تعلق رکھتا ہے اور یہ دونوں کام ہی جائز و درست ہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ عسفان مقام پر پہنچ کر آپ کا روزہ کھولنا (اور باقی سفر میں روزے نہ رکھنا) ابتدائی روزے رکھنے کے حکم کا نسخہ ہے۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ يُرِيدُ مَكَّةَ، فَصَامَ حَتَّى أَتَى عُسْفَانَ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ، حَتَّى نَظَرَ إِلَيْهِ النَّاسُ، ثُمَّ أَفْطَرَ. وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ. هَذَا حَدِيثُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ. وَ قَالَ يُوسُفُ: سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ، فَشَرِبَ نَهَارًا، لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ. قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ وَ أَفْطَرَ، وَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا الْخَبَرُ يُصْرِحُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَرَى صَوْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فِي الْإِبْتِدَاءِ، وَ إِفْطَارَهُ بَعْدَ هَذَا مِنَ الْجِنْسِ الْمُبَاحِ أَنَّ كِلَا الْفِعْلَيْنِ جَائِزٌ، لَا أَنَّ إِفْطَارَهُ بَعْدَ بُلُوغِهِ عُسْفَانَ كَانَ نَسْخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ صَوْمِهِ.

۱۱۰..... بَابُ ذِكْرِ دَلِيلِ ثَانَ عَلَى أَنْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفِطْرِ عَامَ الْفَتْحِ لَمْ

يَكُنْ بِنَاسِخِ لِإِبَاحَتِهِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

اس بات کی دوسری دلیل کہ فتح مکہ والے سال نبی کریم ﷺ کا روزہ کھولنے کا حکم دینا سفر میں روزہ رکھنے کے جواز کا ناسخ نہیں ہے۔

خَبَرُ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: "حَضَرْتُ ابْنَ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانَ كَرْتِهِ هُنَّ: "مِنْ نِيَّةِ دَيْكَا كَهَا وَ لَقَدْ رَأَيْتَنَا نَصُومَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. أَمَلَيْتَهُ قَبْلُ ."

فوائد: یہ احادیث دلیل ہیں کہ سفر میں روزہ رکھنے اور روزہ ترک کرنے کا حکم باقی ہے اور سفر میں روزہ رکھنے کا حکم منسوخ نہیں نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی اسی موقف کے قائل ہیں۔

۱۱۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ لِمَنْ قَدْ صَامَ بَعْضُهُ فِي الْحَضَرِ

جس شخص نے حالت اقامت میں کچھ روزے رکھے ہوں اسے رمضان المبارک میں سفر کے دوران

روزے نہ رکھنے کی رخصت ہے۔

خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ أَوْجَبَ عَلَيْهِ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ إِذَا كَانَ قَدْ صَامَ بَعْضُهُ فِي الْحَضَرِ . تَوَهَّمَ أَنَّ قَوْلَهُ ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ أَنَّ مَنْ شَهِدَ بَعْضَ الشَّهْرِ وَهُوَ حَاضِرٌ غَيْرُ مُسَافِرٍ فَوَجِبَ عَلَيْهِ صَوْمُ جَمِيعِ الشَّهْرِ وَإِنْ سَافَرَ فِي بَعْضِهِ .

ان علماء کے موقف کے برخلاف جو دوران سفر اس کے لیے روزے رکھنا واجب قرار دیتے ہیں جبکہ وہ اقامت کی حالت میں کچھ روزے رکھ چکا ہو۔ ان کے خیال میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ (سورہ بقرہ: ۱۸۵) "تو تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے تو اسے چاہیے کہ اس کے روزے رکھے" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جو شخص رمضان کے کچھ دنوں میں گھر میں موجود ہو تو اسے پورے مہینے کے روزے رکھنا واجب ہے۔ اگرچہ وہ رمضان کے آخری دنوں میں سفر پر چلا جائے۔

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ بْنِ رَبِيعِ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيِّ، حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ، حَدَّثَنَا قَزَعَةُ بْنُ يَحْيَى.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَلْتِنِ "حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رمضان المبارک کی دو تاریخ کو (سفر پر) نکلے جبکہ ہم نے روزہ رکھا ہوا

روزے کے احکام و مسائل

تھا۔ یہاں تک کہ ہم الگدید جگہ پر پہنچے تو ہم کو روزہ نہ رکھنے کا حکم دے دیا گیا۔ تو ہم نے صبح خوش و خرم اور فرانی میں کی، ہم میں سے کچھ نے روزہ رکھ لیا اور کچھ نے نہ رکھا حتیٰ کہ جب ”مر الظہر ان“ مقام پر پہنچے تو ہمیں دشمن کے مقابلے کی اطلاع ملی، ہمیں روزہ کھولنے کا حکم دے دیا گیا تو ہم سب نے روزہ کھول لیا۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حضرت ابن عباس اور ابو نضرہ کی حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت بھی اسی مسئلہ کے متعلق ہے۔“

خَلَّتَا مِنْ رَمَضَانَ، فَخَرَجْنَا صَوَامًا، حَتَّى بَلَّغْنَا الْكُدَيْدَ، أَمْرُنَا بِالْفِطْرِ، فَأَصْبَحْنَا شَرِحِينَ مِّنَّا الصَّائِمُ، وَمِنَّا الْمُفْطِرُ إِذَا بَلَّغْنَا مَرَّ الظُّهْرَانِ، أَعْلَمْنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ، أَمْرُنَا بِالْفِطْرِ، فَأَفْطَرْنَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنِ نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مِنْ هَذَا الْبَابِ.

۱۱۲..... بَابُ إِبَاحَةِ الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ قَدْ مَضَى بَعْضُهُ وَالْمَرْءُ نَاوِلٌ لِلصَّوْمِ فِيهِ. رمضان المبارک میں سفر کے دوران میں روزہ کھولنے کی اجازت کا بیان جبکہ دن کا کچھ حصہ گزر چکا ہو۔ اور آدمی کی نیت بھی روزہ رکھنے کی ہو۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَدْ أَمَلَيْتُ خَبَرَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اس بارے میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث لکھوا چکا ہوں۔“

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ . حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، أَنَّ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْمَزْنِيَّ حَدَّثَهُ، قَالَ: سَمِعْتُ.....

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ سفر میں تھے تو آپ کے صحابہ پر روزہ بہت شاق گزرا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ایک برتن منگوایا جس میں پانی تھا تو آپ نے اپنی سواری پر بیٹھے بیٹھے اسے نوش فرمایا جبکہ صحابہ کرام آپ کی طرف دیکھ رہے تھے۔“

أَنَّسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ فَشَقَّ عَلَيْهِمُ الصَّوْمُ، فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ، فَشَرِبَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ.

فوائد:.....۱۔ حالت سفر میں مسافر کو روزہ چھوڑنے کی رخصت ہے۔

۲۔ دوران سفر روزہ رکھنے کے بعد مسافر روزہ کی مشقت و تکلیف محسوس کرنے پر دن کے کسی بھی حصہ میں روزہ توڑ سکتا ہے اس سے اس پر کوئی گناہ لازم نہیں آتا۔ لہذا مسافر روزہ دار روزہ کی مشقت محسوس کرنے پر دن کے کسی بھی حصہ میں روزہ توڑ سکتا ہے۔

۳۔ دشمن سے ڈبھیڑ کے وقت مجاہدین روزہ ترک کر دیں، یہ ان کے لیے بہتر ہے کیونکہ اس سے حاصل ہونے والی قوت سے دشمن کا بہتر انداز سے مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔

۴۔ سفر میں لوگ روزہ کی وجہ سے بد حال ہوں تو انہیں روزہ توڑنے کی تلقین کرنی چاہیے، پھر اس کے باوجود بھی لوگ روزہ نہ چھوڑیں تو امام خود اس کام کا آغاز کر دے۔ باقی لوگ بھی پیروی میں یہ کام سرانجام دیں گے۔

۱۱۳..... بَابُ إِبَاحَةِ الْفِطْرِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يَخْرُجُ فِيهِ الْمَرْءُ مُسَافِرًا مِنْ بَلَدِهِ إِنْ نَبَتِ الْخَبْرُ
جس دن آدمی اپنے شہر سے سفر کے لیے نکلے اس دن روزہ نہ رکھنے کی اجازت کا بیان، بشرطیکہ

حدیث صحیح ہو

ضِدَّ مَذْهَبٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّوْمِ مُقِيمًا، ثُمَّ سَافَرَ لَمْ يَجْزُ لَهُ الْفِطْرُ، وَإِبَاحَةَ الْفِطْرِ إِذَا جَاوَزَ الْمَرْءُ بَيُوتَ الْبَلَدَةِ الَّتِي يَخْرُجُ مِنْهَا وَإِنْ كَانَ قَرِيبًا يُرَى بَيُوتَهَا.

ان علماء کے موقف کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ جب اس نے حالت اقامت میں روزہ رکھ لیا، پھر سفر پر روانہ ہوا تو اس کے لیے روزہ کھولنا جائز نہیں ہے۔ اور جب روزے دار اپنے شہر کی آبادی سے نکل جائے تو اس کے لیے روزہ کھولنا جائز ہے اگرچہ ابھی وہ شہر کے قریب ہی ہو اور آبادی اسے نظر آ رہی ہو۔

۲۰۴۰۔ أَخْبَرَنَا الْأَسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عُمَانَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّابُونِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِي، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ۔ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ كَلَيْبَ بْنَ ذُهَلٍ الْحَضْرَمِيَّ حَدَّثَهُ.....

”جناب عبید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان المبارک میں فسطاط شہر سے کشتی میں سوار ہوا۔ وہ روانہ ہوئے پھر انہیں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ”قریب ہو جاؤ: (اور کھانا کھاؤ)۔ میں نے عرض کیا: ”کیا آپ (ابھی) شہر کی آبادی نہیں دیکھ رہے؟ تو حضرت ابوبصرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کیا تم رسول اللہ ﷺ کی سنت سے

(۲۰۴۰) صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب متی یفطر المسافر اذا خرج، حدیث: ۲۴۱۲۔ مسند احمد: ۶/۳۹۸۔ سنن

الدارمی: ۱۷۱۳۔

لَسْتُ أَعْرِفُ كَلْبَ بْنَ ذُهَلٍ، وَلَا عُبَيْدَ
بْنَ جَبْرِ، وَلَا أَقْبَلَ دِينَ مَن لَّا أَعْرِفُهُ
بِعَدَالَةٍ.

اعراض کر رہے ہو؟ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں کلب بن ذہل اور عبید بن جبیر کو نہیں جانتا اور جس شخص کی عدالت و امانت کو میں نہ جانتا ہوں، میں اس کے دین (روایات) کو قبول نہیں کرتا۔“

۱۱۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْفِطْرِ فَيُقِ رَمَضَانَ فِي مَسِيرَةٍ أَقْلَ مِنْ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ

رمضان المبارک میں ایک دن، رات کی مسافت سے کم مسافت پر روزہ نہ رکھنے کی رخصت کا بیان

إِن تَبَتَّ الْخَبْرُ، فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ مَنْصُورَ بْنَ زَيْدِ الْكَلْبِيِّ هَذَا بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرِحَ

بشرطیکہ روایت ثابت ہو۔ کیونکہ مجھے اس حدیث کے راوی منصور بن زید کلبی کے بارے میں جرح و تعدیل کا علم نہیں ہے۔

۲۰۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِي وَ شُعَيْبٌ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ قَابِيٍّ مَرِيَمَ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ.....

”جناب منصور کلبی بیان کرتے ہیں کہ جناب دجیہ بن خلیفہ

عَنْ مَنْصُورِ الْكَلْبِيِّ أَنَّ دَحِيَّةَ بْنَ خَلِيفَةَ

رمضان المبارک میں اپنی بستی فسطاط سے حضرت عقبہ بن عامر

خَرَجَ مِنْ قَرْيَتِهِ إِلَى قَرْيَةِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ مِنَ

کی بستی کی طرف نکلے تو روزہ کھول دیا اور لوگوں نے بھی ان

الْفُسْطَاطِ فِي رَمَضَانَ، فَأَفْطَرَ، وَأَفْطَرَ

کے ساتھ روزہ کھول دیا۔ جبکہ کچھ لوگوں نے روزہ کھولنا ناپسند

مَعَهُ النَّاسُ وَ كَرِهَ الْآخَرُونَ أَنْ يُفْطَرُوا،

کیا۔ پھر جب وہ اپنی بستی میں واپس آگئے تو فرمایا: ”اللہ کی

فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى قَرْيَتِهِ، قَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ

قسم! آج میں نے ایک ایسا منظر دیکھا ہے جسے دیکھنے کی مجھے

رَأَيْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَرَاهُ. إِنَّ

امید نہ تھی۔ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ

قَوْمًا رَغِبُوا عَنْ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

کی سیرت سے بے رغبتی کی ہے۔ یہ بات انہوں نے ان

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ، يَقُولُ فِي

لوگوں کے بارے میں فرمائی جنہوں نے (دوران سفر) روزہ

ذَلِكَ لِلَّذِينَ صَامُوا، قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ: اللَّهُمَّ

رکھا تھا۔ اس موقع پر انہوں نے دعا کی: ”اے اللہ! مجھے اپنے

أَفِضْ نِيَّ إِلَيْكَ. وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ:

پاس بلا لو (مجھے فوت کر لو)۔“ جناب ابن عبدالحکم بیان کرتے

خَرَجَ مِنْ قَرْيَتِهِ بِدِمَشْقَ الْمَرَّةَ إِلَى قَدْرِ قَرْيَةِ

ہیں: ”وہ اپنی دمشق کی بستی ”المزہ“ سے حضرت عقبہ بن

عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ثُمَّ أَنَّهُ أَفْطَرَ. وَالْبَاقِي لَفْظًا

عامر رضی اللہ عنہ کی بستی کی مقدار کے برابر مسافت کے لیے نکلے پھر

وَإِحْدًا. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: ابْنُ لَهَيْعَةَ

يَقُولُ فِي هَذَا: مَنْصُورُ بْنُ زَيْدِ الْكَلْبِيِّ . انہوں نے روزہ کھول دیا۔“ باقی روایت ایک جیسی ہے۔
جناب محمد بن یحییٰ کہتے ہیں: ابن لہیعہ اس راوی کے بارے
میں کہتے تھے: ”منصور بن زید کلبی“

فوائد: ۱۔ مقیم روزہ دار اگر روزہ کے دوران سفر شروع کر دے تو اس کے لیے روزہ ترک کرنا مباح ہے، خواہ
سفر کی مدت دن رات سے کم ہی ہو اور روزہ ترک کرتے وقت خواہ اسے اپنی بہتی اور شہر کے مکانات نظر ہی آرہے ہو۔
کیونکہ وہ مسافر ہے اس پر سفر کا اطلاق ہوتا ہے، لہذا مسافر کے لیے سفر شروع کرنے کے بعد روزہ ترک کرنا جائز ہے۔
۲۔ سفر میں روزہ ترک کرنا روزہ رکھنے سے افضل ہے لیکن مسافر کو سفر میں روزہ رکھنے کی بھی رخصت ہے، لہذا مسافر
کے لیے جو کام آسان لگے وہ اس پر عمل کر سکتا ہے۔

۱۱۵..... بَابُ الرَّحْصَةِ لِلْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ فِي الْأَفْطَارِ فِي رَمَضَانَ

رمضان المبارک میں حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے
وَالْبَيَانَ أَنَّ فَرَضَ الصَّوْمِ سَاقِطٌ عَنْهُمَا فِي رَمَضَانَ عَلَى أَنْ يَقْضِيَا مِنْ أَيَّامٍ أُخْرَى، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَهُمَا، أَوْ إِحْدَيْهِمَا إِلَى الْمَسَافِرِ، فَجَعَلَ حُكْمَهُمَا أَوْ حُكْمَ إِحْدَيْهِمَا حُكْمَ
الْمَسَافِرِ .

اور اس بات کا بیان کہ ان دونوں سے روزہ رمضان المبارک میں ساقط ہو جاتا ہے بشرطیکہ رمضان کے بعد وہ قضا ادا
کریں گی۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے انہیں یا ان میں سے کسی ایک کو مسافر کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس طرح آپ نے
ان (کے روزے) کا حکم یا ان میں سے کسی ایک کے روزے کا حکم مسافر کے روزے کے حکم جیسا قرار دیا ہے۔

۲۰۴۲۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ، وَ أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ - وَ هُوَ ابْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا.....

”جناب ایوب کہتے ہیں: حضرت ابو قلابہ نے مجھے یہ حدیث
بیان کی تھی پھر انہوں نے مجھے کہا: ”کیا تمہیں اس استاد کی
معرفت حاصل کرنے کا شوق ہے جس نے مجھے یہ حدیث بیان
کی تھی؟ پھر مجھے اس کے بارے میں بتایا تو میں انہیں ملا۔
انہوں نے کہا کہ مجھے میرے قریبی رشتہ دار حضرت انس بن
مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس
أَيُّوبُ، قَالَ: كَانَ أَبُو قَلَابَةَ حَدَّثَنِي هَذَا
الْحَدِيثَ ثُمَّ قَالَ لِي: هَلْ لَكَ فِي اللَّيْلِ
حَدَّثَنِيهِ، فَدَلَّنِي عَلَيْهِ، فَلَقَيْتُهُ، قَالَ:
حَدَّثَنِي قَرِيبٌ لِي يُقَالُ لَهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،
قَالَ: أَتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي إِبِلٍ كَانَتْ لِي أُخِذَتْ فَوَافَقْتُهُ وَ

روزے کے احکام و مسائل

اپنے اونٹوں کے سلسلے میں حاضر ہوا جو کہ پکڑ لیے گئے تھے، تو میں اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کھانا کھا رہے تھے تو آپ نے مجھے کھانا کھانے کی دعوت دی تو میں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ یا فرمایا: آ جاؤ (کھالو) میں تمہیں اس بارے میں خبر دوں گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اور آدھی نماز معاف کر دی ہے۔ اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو بھی (روزہ معاف کر دیا ہے) حضرت انس رضی اللہ عنہ اس کے بعد فرمایا کرتے تھے: ”اے کاش! میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت پر آپ کے کھانے میں سے کھا لیتا۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ روایت اسی قسم سے تعلق رکھتی ہے جسے میں نے کتاب الایمان میں بیان کیا ہے کہ نصف کا اطلاق کسی چیز کے کسی حصے پر بھی ہو جاتا ہے اگرچہ وہ حصہ مکمل طور پر آدھا بھی نہ ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے اس روایت میں بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے شطر (آدھی) نماز معاف کر دی ہے۔ اس مقام پر شطر کا معنی نصف ہے۔ اس جگہ شطر کا معنی طرف، سمت اور جہت نہیں ہے۔ میری مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿قَوْلٌ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ (البقرہ: ۱۴۴) ”تو تم مسجد حرام کی طرف اپنے چہرے کو پھیر لو۔“ (اس میں شطر کا معنی: طرف اور جہت ہے) اور اللہ تعالیٰ نے مسافر سے مکمل آدھی نماز معاف نہیں کی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسافر کو نماز فجر اور مغرب سے کچھ نماز معاف نہیں کی۔“

هُوَ يَأْكُلُ، فَدَعَا إِلَى طَعَامِهِ، فَقُلْتُ: إِنِّي قَائِمٌ. فَقَالَ: ((إِذْنٌ أَوْ قَالَ: هَلَمْ، أَخْبِرَكَ عَنْ ذَلِكَ: إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ، وَعَنِ الْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ.)) فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَقُولُ: أَلَا أَكَلْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَعَانِي إِلَيْهِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا الْخَبَرُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ أَنَّ اسْمَ التَّصْفِ قَدْ يَقَعُ عَلَى جُزْءٍ مِنْ أَجْزَاءِ الشَّيْءِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نِصْفًا عَلَى الْكَمَالِ وَالْتِمَامِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ فِي هَذَا الْخَبَرِ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ، وَالشَّطْرُ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ التَّصْفُ لَا الْقِبْلُ وَلَا التَّلْقَاءُ وَالْجِهَةُ، أَعْنَى قَوْلَهُ تَعَالَى: ﴿قَوْلٌ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾. وَلَمْ يَضَعْ اللَّهُ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ فَرِيضَةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْكَمَالِ وَالْتِمَامِ، لِأَنَّهُ لَمْ يَضَعْ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَلَا مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ عَنِ الْمُسَافِرِ شَيْئًا.

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَانَ الْعَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي

قَلَابَةَ.....

(۲۰۴۳) انظر الحديث السابق.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا جبکہ آپ اس وقت کھانا کھا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”کھانے کے قریب ہو جاؤ۔“ اس نے عرض کی: ”میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”کھانے کے قریب ہو جاؤ (اور کھا لو) میں تمہیں روزے کے بارے میں بتاتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر کو روزہ اور آدھی نماز معاف کر دی ہے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے بھی (روزہ معاف کر دیا ہے)۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”انس بن مالک انصاری سے مراد عبداللہ بن مالک کے خاندان کا ایک فرد ہے۔ (رسول اللہ ﷺ کے خادم خاص مراد نہیں ہیں)۔“

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ يَتَعَدَّى، فَقَالَ: ((أَذْنُهُ)). قَالَ: إِنِّي صَائِمٌ. فَقَالَ: ((أَذْنُهُ، أَحَدَثُكَ عَنِ الصَّيَامِ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ وَضَعَ عَنِ الْمَسَافِرِ الصَّيَامَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الْجُبَلِيِّ أَوْ الْمُرْضِعِ.)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ، هُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ.

۲۰۴۴۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي هَلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ.....

”امام صاحب مذکورہ بالا روایت جناب عفان کی سند سے بیان کرتے ہیں: اس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ یہ روایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے مگر وہ انصاری نہیں ہیں۔ اور جناب عفان نے اپنی حدیث میں دودھ پلانے والی عورت کا ذکر کیا ہے (حاملہ کا ذکر نہیں کیا)۔“

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا أَبُو هَلَالٍ، (ح) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَيْضاً حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو هَلَالٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. فَقَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ بِالْأَنْصَارِيِّ وَقَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ وَالْمُرْضِعِ.

فوائد: ۱۔ سفر، حمل اور رضاعت کی حالت میں روزہ چھوڑنا افضل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان امور میں روزہ ترک کرنے کی رخصت دی ہے اور شرعی رخصتوں پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔

۲۔ مسافر، حاملہ اور مرضہ کو روزہ چھوڑنے کا حکم استحباً ہی ہے، وجوبی نہیں، لہذا ان میں سے جو فرد روزہ رکھنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

(۲۰۴۴) اسنادہ حسن: سنن ابی داود، کتاب الصوم، باب اختیار الفطر، حدیث: ۲۴۰۸۔ سنن ترمذی: ۷۱۵۔ سنن ابن ماجہ:

۱۱۲..... بَابُ ذِكْرِ اسْقَاطِ فَرَضِ الصَّوْمِ عَنِ النِّسَاءِ أَيَّامَ حَيْضِهِنَّ

عورتوں سے ان کے ایام حیض میں روزے کی فرضیت ساقط ہونے کا بیان۔

۲۰۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَزَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي بَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي زَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ أَسْلَمَ . عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے عورتوں کی جماعت! تمہارے دین اور عقل کے نقص و کمی کے باوجود میں نے تم سے بڑھ کر کسی کو عقل مند شخص کی عقل و ہوش کو اڑانے والا نہیں دیکھا۔ تو انہوں نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! ہمارے دین اور عقل کا نقصان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی سے آدھی نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ اس کی عقل کی کمی اور نقص کی وجہ سے ہے۔ کیا جب عورت کو حیض آجاتا ہے تو وہ نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا چھوڑ نہیں دیتی؟ آپ نے فرمایا: تو یہ چیز اس کے دین کا نقصان ہے۔“ یہ حدیث جناب محمد بن یحییٰ کی ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ . أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَ دِينٍ أَذْهَبَ لِبَلِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ .)) فَقُلْنَا لَهُ: مَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَ عَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((الْيَسَّ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ وَمِثْلُ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ؟)) قُلْنَا: بَلَى . قَالَ: ((ذَلِكَ لِنُقْصَانِ عَقْلِهَا . الْيَسَّ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تُصُمْ؟)) قَالَ: ((فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا)) هَذَا حَدِيثٌ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى .

فوائد:..... ۱۔ تمام امت کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ عورت ایام حیض میں روزہ نہیں رکھے گی اور حالت حیض

میں اس کا روزہ رکھنا غیر صحیح امر ہے اور ایسا روزہ شمار نہیں ہوگا، نیز حیض سے پاک ہونے کے بعد حالت حیض میں چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا لازم ہے۔ (فتح الباری لابن رجب : ۲ / ۹۱)

۲۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ حالت حیض میں حائضہ پر نماز اور روزہ واجب نہیں۔ (نیل الاوطار : ۳ / ۲۲۷)

۱۱۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْحَائِضَ يَجِبُ عَلَيْهَا قَضَاءُ الصَّوْمِ فِي أَيَّامِ طَهْرِهَا، وَ الرُّخْصَةُ لَهَا فِي تَأْخِيرِ قَضَاءِ الصَّوْمِ الَّذِي اسْقَطَ الْفَرَضَ عَنْهَا فِي أَيَّامِ حَيْضِهَا إِلَى شَعْبَانَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حائضہ عورت طہارت کے دنوں میں روزے کی قضا دے گی اور حیض کے دنوں میں ساقط ہونے والے فرض روزے کی قضا آئندہ شعبان تک دینے کی اسے رخصت ہے۔

(۲۰۴۵) صحیح بخاری، کتاب الحيض، باب ترك الحائض الصوم، حديث: ۳۰۴۔ صحیح مسلم، کتاب الايمان، باب بيان

نقصان الايمان بنقص الطاعات، حديث: ۸۰، ۸۸۹۔

۲۰۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجُبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ.....

عَائِشَةَ تَقُولُ: كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصِّيَامُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَقْضِيهِ حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانَ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”میرے ذمہ رمضان المبارک کے روزوں کی قضا ہوتی تھی تو میں انہیں شعبان آنے تک ادا نہ کر سکتی تھی۔“

۲۰۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ.

امام صاحب اپنے استاد محمد بن بشار: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ.

۲۰۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ.....

عَائِشَةَ تَقُولُ: قَدْ كَانَ عَلَيَّ شَيْءٌ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَصُومَهُ حَتَّى يَجِيءَ شَعْبَانَ. وَظَنَنْتُ أَنَّ ذَلِكَ لِمَكَانِهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَحْيَى يَقُولُهُ. قَالَ: وَكَانَ يَسْتَنْظِرُهُ مَا لَمْ يَدْرِ كُهُ رَمَضَانَ الْآخَرَ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”میرے ذمہ رمضان المبارک کے کچھ روزوں کی قضا واجب ہوتی پھر میں شعبان کا مہینہ آنے تک وہ روزے نہ رکھ سکتی۔“ جناب یحییٰ کہتے ہیں: ”میرا خیال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مشغولیت کی بنا پر (آئندہ شعبان تک) روزے نہ رکھ سکتی تھیں۔“ جناب یحییٰ کہتے ہیں: ”آپ ان سے آئندہ رمضان آنے تک مہلت طلب کرتے تھے۔“

۲۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنِ الْبُهَيْمِيِّ،.....

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا كُنْتُ أَقْضِي مَا يَبْقَى عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ زَمَنَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں، میں رمضان المبارک میں چھوڑے ہوئے

(۲۰۴۶) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب متى يفرض قضاء رمضان، حديث: ۱۹۵۰۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب جواز تأخیر قضاء رمضان، حديث: ۱۱۴۶۔ سنن ابی داؤد: ۲۳۹۹۔ سنن نسائی: ۲۳۲۱۔ (۲۰۴۷) انظر الحديث السابق.

(۲۰۴۹) اسنادہ حسن: سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی تأخیر قضاء رمضان، حديث: ۷۸۳۔ مسند احمد:

فِي شَعْبَانَ . روزوں کی قضا صرف ماہ شعبان ہی میں دیا کرتی تھی۔“

”امام صاحب جناب ابراہیم بن مسعود ہمدانی کی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کرتے ہیں، اس میں یہ الفاظ ہیں: ”رسول اللہ ﷺ کی پوری زندگی میں (میں نے روزوں کی قضا شعبان میں دی ہے)۔“

۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَسْعُودٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْبَهِيِّ عَنْ عَائِشَةَ. بِمِثْلِهِ. وَقَالَ: حَيَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا .

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَانَ الْعَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْبَهِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ کی وفات تک میں رمضان المبارک کے روزوں کی قضا صرف ماہ شعبان ہی میں دیا کرتی تھی۔“ جناب لیث بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جناب یزید بن ابی حبیب اور عبید اللہ بن ابی جعفر جو اپنے علاقے کے دموٹی تھے، وہ فرماتے تھے: ”مصر صلح کے ساتھ فتح ہوا تھا۔“

عَائِشَةَ تَقُولُ: مَا قَضَيْتُ شَيْئًا مِمَّا يَكُونُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي جَعْفَرٍ وَهُمَا جَوْهَرَتَا الْبِلَادِ يَقُولَانِ: فُتِحَتْ مِصْرٌ صُلْحًا.

فوائد:.....۱۔ احادیث الباب دلیل ہیں کہ حائضہ حالت حیض میں چھوڑے ہوئے رمضان کے روزوں کی قضا دے گی، اس سے یہ فرضیت ساقط نہیں ہوگی۔

۲۔ خاوند کی موجودگی میں فرض روزوں کی قضا میں بھی اس کی مرضی کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

۳۔ رمضان کے روزوں کی قضا میں تاخیر جائز ہے، البتہ آئندہ رمضان سے قبل ان کی قضا دینا افضل و مستحب ہے۔

۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا شعبان میں رمضان کے چھوٹے ہوئے روزوں کا اہتمام اس لیے کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ بھی شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے تھے۔

(۲۰۵۰) انظر الحديث السابق.

(۲۰۵۱) انظر الحديث السابق: ۲۰۴۹.

۱۱۸..... بَابُ قِضَاءِ وَلِيِّ الْمَيِّتِ صَوْمَ رَمَضَانَ عَنِ الْمَيِّتِ إِذَا مَاتَ وَ أُمْكِنَهُ الْقِضَاءُ فَفَرَّطَ فِي قِضَائِهِ

میت کے ولی کا میت کی طرف سے ماہ رمضان کے روزوں کی قضا ادا کرنے کا بیان جبکہ وہ اس حال میں مرا کہ وہ روزوں کی قضا دے سکتا تھا۔ لیکن اس نے قضا دینے میں کوتاہی برتی۔

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ، حَدَّثَنَا عَمِيْنُ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، وَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ظَافِرٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَ هُوَ ابْنُ الزُّبَيْرِ۔ عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ.))

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ اس کے ذمے روزے فرض تھے تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے

رکھے۔“

۱۱۹..... بَابُ قِضَاءِ الصِّيَامِ عَنِ الْمَرْأَةِ تَمُوتُ وَ عَلَيْهَا صِيَامٌ

فوت شدہ عورت کے ذمہ واجب روزوں کی قضا ادا کرنے کا بیان

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الصَّائِمَ إِذَا قَضَى الْحَيُّ عَنِ الْمَيِّتِ يَكُونُ سَاقِطًا عَنِ الْمَيِّتِ، كَالَّذِينَ يُقْضَى عَنْهُ بَعْدَ الْمَوْتِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّهَ قِضَاءَ الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ بِقِضَاءِ الدَّيْنِ عَنْهَا .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ زندہ شخص، فوت ہونے والے کے روزوں کی قضا ادا کرے تو وہ فوت شدہ سے ساقط ہو جائیں گے۔ جیسا کہ اس کی موت کے بعد اس کے قرض کی ادائیگی ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس کے ذمے روزوں کی قضا کو اس کے قرض کی ادائیگی سے تشبیہ دی ہے۔

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى الْفَضِيلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي حُرَيْرٍ فِي الْمَرْأَةِ مَاتَتْ وَ عَلَيْهَا صَوْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي عِكْرَمَةُ.....

(۲۰۵۲) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب من مات وعليه صوم، حدیث: ۱۹۵۲۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب قضاء الصوم عن الميت، حدیث: ۱۱۴۷۔ سنن ابی داؤد: ۲۴۰۰۔ مسند احمد: ۶/۶۹۔

(۲۰۵۳) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب من مات وعليه صوم، حدیث: ۱۹۵۳ تعلقاً عن ابی حریز۔ سنن کبریٰ بیہقی ۲۵۶/۴۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتَتْ امْرَأَةً النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا. قَالَ: ((أَرَأَيْتِ لَوْ أَنَّ أُمَّكَ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَتَهُ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: ((أَقْضِي دَيْنَ أُمَّكِ)) وَالْمَرْأَةُ مِنْ خَثْعَمٍ.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میری والدہ اس حال میں فوت ہوئی ہے کہ اس کے ذمہ پندرہ دن کے روزے فرض ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے بتاؤ کہ اگر تمہاری والدہ اس حال میں فوت ہوئی کہ اس کے ذمہ قرض ہوتا تو کیا تم اس کا قرض ادا کرتی؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”اپنی والدہ کا قرض ادا کرو۔“ یہ عورت خثعم قبیلے کی تھی۔“

۱۲۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ بِالنَّذْرِ عَنِ النَّاذِرَةِ إِذَا مَاتَتْ قَبْلَ الْوَفَاءِ بِنَذْرِهَا

اگر روزوں کی نذر ماننے والی عورت نذر پوری کرنے سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کی نذر کے روزوں کی قضا ادا کرنے کے حکم کا بیان۔

۲۰۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَلْبَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے سمندری سفر کیا تو اس نے ایک ماہ کے روزے رکھنے کی نذر مانی، پھر وہ فوت ہو گئی تو اس کے بھائی نے رسول اللہ ﷺ سے (اس کی نذر کے بارے میں) سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ اس کی طرف سے روزے رکھے۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ امْرَأَةً رَكِبَتِ الْبَحْرَ فَنَذَرَتْ أَنْ تَصُومَ شَهْرًا فَمَاتَتْ، فَسَأَلَ أَخُوهَا النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصُومَ عَنْهَا.

۱۲۱..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ مَنْ قَضَى الصَّوْمَ عَنِ النَّاذِرِ وَالنَّاذِرَةِ مِنْ وَلِيِّهِ أَوْ قَرِيبٍ أَوْ بَعِيدٍ

أَوْ ذَكَرٍ أَوْ أَنْثَى أَوْ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ أَوْ حُرَّةٍ أَوْ أَمَةٍ فَالْقَضَاءُ جَائِزٌ عَنِ الْمَيِّتِ

اس بات کا بیان کہ نذر ماننے والے مرد یا نذر ماننے والی عورت کی طرف سے اس کے ولی، قریبی رشتہ دار، مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، آزاد کردہ لونڈی ہو یا غلام، لونڈی کا روزوں کی قضا دینا جائز ہے

إِذِ النَّبِيُّ ﷺ شَبَّهَ قَضَاءَ صَوْمِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتَةِ بِقَضَاءِ الدَّيْنِ عَنْهَا، وَالدَّيْنُ إِذَا قُضِيَ عَنِ الْمَيِّتِ أَوْ

(۲۰۵۴) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الایمان والنذور، باب قضاء النذر عن المیت، حدیث: ۳۳۰۸۔ سنن نسائی:

السَّمِيَّةَ، كَانَ الْقَاضِي مَنْ كَانَ، مِنْ قَرِيبٍ أَوْ بَعِيدٍ، حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، وَ الدِّينُ سَاقِطٌ عَنِ الْمَيِّتِ . مَعَ الدَّيْلِ عَلَى أَنَّ قَضَاءَ الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ أَحَقُّ مِنْ قَضَاءِ الدِّينِ عَنْهُ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ أَنَّ الصَّوْمَ مِنْ حُقُوقِ اللَّهِ، وَ أَنَّ قَضَاءَهُ أَحَقُّ مِنْ قَضَاءِ حُقُوقِ الْأَدْمِيَّةِينَ .

کیونکہ نبی کریم ﷺ نے میت کی طرف سے روزوں کی قضا دینے کو اس کے قرض کی ادائیگی سے تشبیہ دی ہے اور قرض میت کی طرف سے ادا ہو جاتا ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور ادا کرنے والا اس کا قریبی رشتہ دار ہو یا دور کا، آزاد مرد ہو یا صرف غلام۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ میت کے روزوں کی قضا دینا اس کے قرض کی ادائیگی سے زیادہ حق رکھتی ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ روزہ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے ہے اور اللہ کے حق کی ادائیگی بندوں کے حقوق کی ادائیگی سے زیادہ حقدار ہے۔

۲۰۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْحَكَمِ وَ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، وَ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ عَطَاءٍ وَ مُجَاهِدٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَتْ أَمْرًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَّابِعَيْنِ . قَالَ: ((أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى أُخْتِكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَضَيْتِهِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ . قَالَ: ((فَحَقُّ اللَّهِ أَحَقُّ .)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ: عَنِ الْحَكَمِ وَ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ إِلَّا هُوَ .

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: ”میری بہن فوت ہو گئی ہے اور اس کے ذمہ دو ماہ کے مسلسل روزے فرض ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے بتاؤ اگر تمہاری بہن کے ذمہ قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”تو اللہ کا حق ادائیگی کا زیادہ حقدار ہے۔“ امام ابو بکر فرماتے ہیں: ”جناب حکم اور سلمہ بن کھیل سے صرف انہوں (اعمش) نے ہی روایت بیان کی ہے۔“

فوائد: ۱۔ احادیث الباب دلیل ہیں کہ جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ فرض روزوں کی قضا ہو تو اس کا وارث اس کی طرف سے روزے رکھے گا، محدثین کا یہی موقف ہے اور یہی قول راجح ہے۔ (تحفة الاحوذی: ۲/ ۲۰۳)

۲۔ میت فوت ہو جائے اور اس پر فرض روزوں کی قضا ہو تو اس کے ولی کا اس کی طرف سے روزے رکھنا کافی ہے، یہاں خبر امر کے معنی میں ہے کہ اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھے، پھر امر و وجوب کا متقاضی ہے لیکن اجماع ہے کہ یہاں امر ندب و استحباب کے لیے ہے۔ (لہذا میت کی طرف سے ولی کا روزہ رکھنا مستحب فعل ہے۔)

(سبیل السلام: ۳/ ۳۴۹)

۱۲۲..... بَابُ الْأِطْعَامِ عَنِ الْمَيِّتِ يَمُوتُ وَ عَلَيْهِ صَوْمٌ لِكُلِّ يَوْمٍ مَسْكِينًا إِنْ صَحَّ الْخَبْرُ، فَإِنْ

فِي الْقَلْبِ مِنْ أَشْعَثِ بْنِ سَوَّارٍ رَحِمَهُ اللَّهُ لِسُوءِ حِفْظِهِ

جس میت کے ذمہ فرض روزے ہوں اس کی طرف سے روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا، بشرطیکہ روایت صحیح ہو۔ کیونکہ اشعث بن سوار رحمہ اللہ کے برے حافظے کی وجہ سے میرادل غیر مطمئن ہے۔

۲۰۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التِّرْمِذِيُّ، حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ، عَنْ أَشْعَثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هُوَ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ شَهْرٍ فَلْيُطْعِمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مَسْكِينًا.)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا عِنْدِي، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَاضِي الْكُوفَةِ .

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ ایک ماہ کے روزے ہوں تو اس کی طرف سے ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا جائے۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میرے نزدیک محمد بن ابی لیلیٰ سے مراد محمد بن عبد الرحمان بن ابی لیلیٰ ہے جو کوفہ کے قاضی تھے۔“

۱۲۳..... بَابُ قَدْرِ مَكِيلَةَ مَا يُطْعَمُ كُلُّ مَسْكِينٍ فِي كَفَّارَةِ الصَّوْمِ إِنْ ثَبَتَ الْخَبْرُ، فَإِنْ فِي

الْقَلْبِ مِنْ هَذَا الْإِسْنَادِ

روزے کے کفارے میں ہر روز مسکین کو کھانا کھلانے کے ناپ کی مقدار کا بیان

بشرطیکہ روایت صحیح ہو۔ کیونکہ اس سند کے بارے میں میرے دل میں عدم اطمینان ہے

۲۰۵۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ زِيَادِ الصَّبِيِّ الْوَأَسِطِيُّ بِالْأَيْلَةِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ رَمَضَانٌ لَمْ يَقْضِهِ فَلْيُطْعِمْ عَنْهُ لِكُلِّ يَوْمٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرِّ .))

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ رمضان المبارک کے روزے ہوں جو اس نے ادا نہ کیے ہوں تو اس کی طرف سے ہر روز ایک مسکین کو گندم کا آدھا صاع کھلا دیا جائے۔“

(۲۰۵۶) اسنادہ ضعیف: اشعث بن سوار اور محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ دونوں راوی ضعیف ہیں۔ سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب (۲۳) ما جاء فی الکفارة، حدیث: ۷۱۸۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۵۷۔

(۲۰۵۷) اسنادہ ضعیف: سنن کبریٰ بیہقی: ۲۵۴/۴ انظر الحدیث السابق.

جَمَاعُ أَبْوَابٍ وَقْتِ الْإِفْطَارِ وَمَا يَسْتَحِبُّ أَنْ يُفْطَرَ عَلَيْهِ

افطاری کے وقت اور جن چیزوں سے افطاری کرنا مستحب ہے

ان کے ابواب کا مجموعہ

۱۲۳..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ رُويَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي وَقْتِ الْفِطْرِ بَلْفِظِ خَيْرٍ مَعْنَاهُ عِنْدِي مَعْنَى الْأَمْرِ

اس حدیث کا بیان جو افطاری کے وقت کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے

خبر کے الفاظ میں بیان ہوئی ہے۔ جبکہ میرے نزدیک اس کا معنی امر و حکم کا ہے۔

۲۰۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، (ح) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدُهُ، عَنْ هِشَامِ، عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”جب رات آجائے اور دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار، روزہ کھول لے۔“ جناب ہارون کی روایت میں ہے: ”تو تم نے روزہ کھول دیا۔“ اور جناب احمد بن عبدہ کی روایت میں ہے: ”جب ادھر سے رات آجائے۔“ جناب احمد اور ہارون کی روایات میں ”لی“ (مجھے فرمایا) کا لفظ نہیں ہے۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ ”تو روزے دار نے روزہ کھول

عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ، وَأَذْبَرَ النَّهَارَ، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ أَفْطَرَ الصَّائِمُ.)) قَالَ هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ: فَقَدْ أَفْطَرْتُ. وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ: إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَاهُنَا. وَلَمْ يَقُلْ أَحْمَدُ وَلَا هَارُونُ: لِي. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذِهِ اللَّفْظَةُ ((فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ))، لَفْظُ خَيْرِ

(۲۰۵۸) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب متى يحل فطر الصائم، حدیث: ۱۹۵۴۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب بیان وقت انقضاء الصوم، حدیث: ۱۱۰۰۔ سنن ابی داؤد: ۲۳۵۱۔ سنن ترمذی: ۶۹۸۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۹۶۔ مسند احمد: ۴۸/۱۔ مسند الحمیدی: ۲۰۔

روزے کے احکام و مسائل

دیا۔“ یہ الفاظ خبری انداز کے ہیں، لیکن ان کا معنی امر کا ہے۔ یعنی تو روزے دار روزہ کھول دے کیونکہ اس کی افطاری کا وقت ہو گیا ہے۔ اور اگر ان الفاظ کا معنی الفاظ کے مطابق خبری ہوتا تو تمام روزے داروں کی افطاری کا وقت ایک ہی ہوتا اور نبی کریم ﷺ کے درج ذیل فرامین کا کوئی معنی نہیں رہتا۔ آپ کا فرمان ہے: ”لوگ جب تک افطاری کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے، وہ خیر و بھلائی کے ساتھ رہیں گے۔“ اور آپ کا فرمان مبارک ہے: ”دین اس وقت تک غالب رہے گا جب تک لوگ روزہ کھولنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔“ اور آپ کے اس فرمان کا بھی کوئی معنی نہیں ہوگا کہ ”اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندوں میں سے میرا زیادہ محبوب وہ ہے جو ان میں سے جلدی افطاری کرتا ہے۔“ اگر رات کے آنے اور دن کے جانے پر اور سورج کے غروب ہونے پر تمام روزے دار روزہ کھول دیتے اور اگر ان سب کی افطاری ایک ہی وقت میں ہوتی اور کوئی شخص دوسرے سے پہلے افطاری نہ کر سکتا تو پھر آپ کے اس فرمان کا بھی کوئی معنی نہیں رہتا۔ آپ کا ارشاد ہے: ”جس شخص کو کھجور ملے وہ اسی سے افطاری کر لے اور جسے کھجور نہ ملے تو وہ پانی سے روزہ کھول لے۔“ لیکن آپ کے اس فرمان ”تو اس کا روزہ کھل گیا“ کا معنی یہ ہے کہ اس کے لیے روزہ کھولنا حلال ہو گیا۔“ واللہ اعلم

وَمَعْنَاهُ مَعْنَى الْأَمْرِ، أَيْ: فَلْيُفْطِرِ الصَّائِمُ إِذْ قَدْ حَلَّ لَهُ الْإِفْطَارُ. وَلَوْ كَانَ مَعْنَى هَذِهِ اللَّفْظَةِ مَعْنَى لَفْظِهِ، كَانَ جَمِيعُ الصَّوَامِ فِطْرُهُمْ وَقْتًا وَاحِدًا، وَلَمْ يَكُنْ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ))، وَ لِقَوْلِهِ: ((لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَلَ النَّاسُ الْفِطْرَ))، مَعْنَى، وَلَا كَانَ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعَجَلَهُمْ فِطْرًا)) مَعْنَى لَوْ كَانَ اللَّيْلُ إِذَا أَقْبَلَ وَ أَدْبَرَ النَّهَارُ، وَ عَابَتِ الشَّمْسُ كَانَ الصَّوَامُ جَمِيعًا يُفْطِرُونَ، وَ لَوْ كَانَ فِطْرُ جَمِيعِهِمْ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ لَا يَتَقَدَّمُ فِطْرُ أَحَدِهِمْ غَيْرَهُ لِمَا كَانَ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ وَجَدَ تَمْرًا، فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ، فَلْيُفْطِرْ عَلَى الْمَاءِ)) مَعْنَى، وَ لَكِنْ مَعْنَى قَوْلِهِ: ((فَقَدْ أَفْطَرَ)) أَيْ: فَقَدْ حَلَّ لَهُ الْفِطْرُ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

فوائد:..... ۱۔ ابن بطال رحمہ اللہ کہتے ہیں: علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ سورج غروب ہونے پر روزہ دار کی

افطاری کا وقت ہو جاتا ہے اور یہ دن کا آخری اور رات کا اول وقت ہوتا ہے۔ (شرح ابن بطال: ۷/۱۱۹)

۲۔ جب رات آجائے، دن ختم ہو جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار کا روزہ مکمل ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب کے بعد وہ روزہ دار نہیں رہتا کیونکہ غروب آفتاب سے دن ختم ہو جاتا اور رات شروع ہو جاتی ہے اور رات روزے کا محل نہیں (لہذا غروب آفتاب کے ساتھ ہی روزہ افطار کر لینا چاہیے) (شرح النووی: ۴/۷۷)

۳۔ اس حدیث میں غروب آفتاب کے ساتھ ہی روزہ جلد افطار کرنے کی تاکید و ترغیب ہے، کیونکہ روزہ جلد افطار کرنے میں دین حنیف کا دوام ہے۔ جیسا کہ آئندہ احادیث سے ثابت ہے لہذا افطاری کے وقت سے افطاری میں تاخیر نہ کی جائے۔

۱۲۵..... بَابُ ذِكْرِ دَوَامِ النَّاسِ عَلَى الْخَيْرِ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ وَ فِيهِ كَالدَّلَالَةِ عَلَى أَنَّهُمْ إِذَا أَخْرَوْا الْفِطْرَ وَقَعُوا فِي الشَّرِّ

لوگ اس وقت تک خیر و بھلائی پر رہیں گے جب تک روزہ کھولنے میں جلدی کریں گے اور اس میں گویا اس بات کی دلیل ہے کہ جب وہ روزہ کھولنے میں تاخیر کریں گے تو وہ شر میں واقع ہو جائیں گے۔

۲۰۵۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ۔ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، (ح) وَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ.)) ساتھ رہیں گے جب تک وہ روزہ کھولنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔“

۱۲۶..... بَابُ ذِكْرِ ظُهُورِ الدِّينِ مَا عَجَّلَ النَّاسُ فِطْرَهُمْ، وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ اسْمَ الدِّينِ قَدْ يَقَعُ عَلَى بَعْضِ شُعَبِ الْإِسْلَامِ

دین اسلام کے غلبے کا بیان۔ جب تک مسلمان افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ دین کا اطلاق اسلام کے بعض شعبوں پر بھی ہو جاتا ہے

۲۰۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو (ح) وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خُسْرَمٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُحَارَبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

(۲۰۵۹) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب تعجيل الافطار، حدیث: ۱۹۵۷۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور،

حدیث: ۱۰۹۸۔ سنن ترمذی: ۶۹۹۔ سنن ابن ماجہ: ۱۶۹۷۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۲۹۸۔ مسند احمد: ۳۳۱/۵۔

(۲۰۶۰) اسنادہ حسلیں: سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب ما يستحب من تعجيل الفطر، حدیث: ۲۳۵۳۔ سنن ابن ماجہ:

۱۶۹۸۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۲۹۹۔ مسند احمد: ۴۵۰/۲۔

روزے کے احکام و مسائل

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ، إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ.))
 ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دین اسلام اس وقت تک غالب رہے گا جب تک لوگ روزہ کھولنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔ بلاشبہ یہود و نصاریٰ افطاری کرنے میں تاخیر کرتے ہیں۔“

فوائد:..... ۱۔ مہلب رحمہ اللہ کہتے ہیں: (اس حدیث میں) نبی ﷺ نے جلد روزہ افطار کرنے کی ترغیب دی ہے تاکہ دن میں رات کی ساعت کا اضافہ نہ ہو کیونکہ اس سے فرض کی مدت بڑھ جاتی ہے اور افطاری میں اس لیے بھی عجلت کرنی چاہیے کہ روزہ جلد افطار کرنا روزہ دار کے لیے زیادہ مفید اور آسندہ روزہ کے لیے تقویت کا باعث ہے۔

(شرح ابن بطال: ۷/۱۲۲)

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: (ان احادیث میں) غروب آفتاب کے ثبوت کے بعد جلد روزہ افطاری کی ترغیب ہے اور جب تک امت اس سنت کی محافظت کرے گی ان میں اتحاد و یگانگت رہے گی اور یہ خیر پر رہے گی اور جب یہ افطاری میں تاخیر کریں گے تو ان میں فساد پھوٹ پڑے گا اور یہ باہمی فساد میں مبتلا ہو جائیں گے۔ (لہذا باہمی فساد سے بچاؤ کا ایک حل افطاری میں تعیل ہے) (شرح النووی: ۴/۷۵)

۱۲۷..... بَابُ ذِكْرِ اسْتِحْسَانِ سَنَةِ الْمُصْطَفَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يُنْتَظَرُ

بِالْفِطْرِ قَبْلَ طُلُوعِ النُّجُومِ

نبی اکرم محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت اس وقت تک مستحسن سمجھی جائے گی جب تک روزہ کھولنے کے لیے ستاروں کے طلوع کا انتظار نہیں کیا جائے گا۔

۲۰۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ، إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ.))
 ”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت اس وقت تک میری سنت پر قائم رہے گی جب تک وہ روزہ کھولنے کے لیے ستاروں کے طلوع ہونے کا انتظار نہیں کرے گی۔“ حضرت سہل فرماتے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ جب روزے سے ہوتے تو ایک شخص کو حکم دیتے تو وہ کسی بلند جگہ سے (سورج کے غروب ہونے کو) دیکھتا، پھر

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ، إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ.))
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَالُ أُمَّتِي عَلَى سُنَّتِي مَا لَمْ تُنْتَظَرِ بِفِطْرِهَا النُّجُومَ.)) قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ صَائِمًا أَمَرَ رَجُلًا، فَأَوْفَى عَلَى شَيْءٍ، فَإِذَا قَالَ: غَابَتِ الشَّمْسُ أَفْطَرَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ:

روزے کے احکام و مسائل

ہَكَذَا حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ أَبِي صَفْوَانَ ، وَأَهَابُ
 أَنْ يَكُونَ الْكَلَامُ الْأَخِيرُ عَنْ غَيْرِ سَهْلِ بْنِ
 سَعِيدٍ لَعَلَّهُ مِنْ كَلَامِ الثَّوْرِيِّ أَوْ مِنْ قَوْلِ
 أَبِي حَازِمٍ ، فَأُدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ .
 جب وہ اطلاع دیتا کہ سورج غروب ہو گیا ہے تو آپ روزہ
 کھول لیتے۔ ”امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ہمیں محمد بن ابی
 صفوان نے اس طرح روایت بیان کی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ یہ
 آخری کلام حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی نہیں ہوگی۔ شاید یہ
 کلام امام سفیان ثوری یا ابو حازم کا قول ہوگا، جو حدیث میں
 درج کر دیا گیا۔“

۱۲۸..... بَابُ ذِكْرِ حُبِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُتَعَجِّلِينَ لِلْإِفْطَارِ

جلدی روزہ افطار کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کے محبت کرنے کا بیان

وَالدَّلِيلُ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ بَعْضِ أَهْلِ عَصْرِنَا مِمَّنْ زَعَمَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُقَالَ أَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَى اللَّهِ
 أَعَجَلَهُمْ فِطْرًا ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ اللَّهُ يُحِبُّ جَمِيعَ عِبَادِهِ ، وَخَالَفْنَا فِي بَابِ أَفْعَلٍ فَأَدْعَى مَا لَا
 يُحْسِنُهُ ، فَقَدْ بَيَّنْتُ بَابَ أَفْعَلٍ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا فِي كِتَابِ مُعَانِي الْقُرْآنِ وَالْكَتُبِ الْمُصَنَّفَةِ
 مِنَ الْمُسْنَدِ .

ہمارے بعض ہم عصر کے اس قول کے برخلاف دلیل کا بیان کہ یہ کہنا جائز نہیں: ”افطاری میں جلدی کرنے والا شخص اللہ
 تعالیٰ کو اپنے بندوں میں سے زیادہ محبوب ہے۔“ الا یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کو پسند کرے۔ اس نے أفعل (اسم
 تفضیل) کے مسئلے میں ہماری مخالفت کر کے ایک غیر مستحسن دعویٰ کیا ہے۔ جبکہ میں نے اپنی کتب معانی القرآن اور مسند
 کی کئی کتب میں کئی جگہ پر أفعل کے مسئلے کی وضاحت کی ہے۔

۲۰۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الرَّمْلِيِّ ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ، نَا الْأَوْزَاعِيُّ ، حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ بْنِ حَيَوَيْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ (ح) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ،
 حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ . وَهُوَ الزُّهْرِيُّ . عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
 بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ :
 ((قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : أَحَبُّ عِبَادِي
 إِلَيَّ أَعَجَلَهُمْ فِطْرًا .))
 ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے
 ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں:
 ”میرا سب سے محبوب بندہ وہ ہے جو ان میں سے سب سے

(۲۰۶۲) اسنادہ ضعیف: قرہ بن عبد الرحمن ثراب حافظ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء في تعجيل
 الافطار، حدیث: ۷۰۰۔ مسند احمد: ۲۳۷/۲۔ مسند ابی یعلیٰ: ۵۹۷۴۔ صحیح ابن حبان: ۳۴۹۸۔

جلدی اظہاری کرتا ہے۔“

۱۲۹..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

نماز مغرب سے پہلے روزہ کھولنا مستحب ہے۔

۲۰۶۳۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْوَأَسِطِيُّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ (ح) وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمَلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ غُصْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ، عَنْ قَتَادَةَ.....

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز مغرب، اظہاری کرنے کے بعد ادا کرتے تھے اگرچہ اظہاری میں پانی کا ایک گھونٹ ہی ہوتا۔“ جناب موسیٰ بن سہل کہتے ہیں: قاسم بن غصن کوفہ کے رہنے والے ہیں، ان سے امام کعب اور سلیمان بن حیان روایت کرتے ہیں۔“

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يُصَلِّي الْمَغْرِبَ حَتَّى يُفِطِرَ وَتَوَكَّأَنَّ شَرِبَهُ مِنْ مَاءٍ. قَالَ مُوسَى بْنُ سَهْلٍ: أَصْلُهُ كُوفِيٌّ يَعْنِي الْقَاسِمُ بْنُ غُصْنٍ رَوَى عَنْهُ وَكَبِيعٌ وَسَلِيمَانُ بْنُ حِيَّانٍ.

فوائد: یہ حدیث دلیل ہے کہ اظہاری میں جلدی کرنا مستحب فعل ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کا اظہاری میں تھیں معمول رہا ہے۔ لہذا اگر اظہاری کے لیے پانی کا گھونٹ ہی میسر ہو تو اظہاری میں تعیل کرنی چاہیے اور نماز مغرب اظہار کے بعد ادا کرنی چاہیے۔

۱۳۰..... بَابُ إِعْطَاءِ مُفْطِرِ الصَّائِمِ مِثْلَ أَجْرِ الصَّائِمِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُتَّقَصَّ الصَّائِمُ

مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا

روزہ کھلوانے والے کو روزے دار کے اجر میں کمی کیے بغیر اس کے برابر ثواب دیئے جانے کا بیان۔

۲۰۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، يَكْلَاهُمَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ.....

”حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے مجاہد کو (سامان جنگ

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ

(۲۰۶۳) صحیح: صحیح ابن حبان: ۳۴۹۵۔ مستدرک حاکم: ۴۳۲/۱۔ سنن کبیری بیہقی: ۲۳۹/۴۔

(۲۰۶۴) اسنادہ صحیح: سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء في فضل من فطر صائما، حدیث: ۸۰۷۔ سنن ابن ماجہ:

۱۷۴۶۔ مسند احمد: ۱۱۴/۴۔ مسند الحمیدی: ۸۱۸۔

جَهَّزَ عَازِبًا، أَوْ جَهَّزَ حَاجًّا، أَوْ خَلَّفَهُ فِي أَهْلِهِ، أَوْ فَطَرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أُجُورِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ.)) هَذَا حَدِيثُ الصَّنْعَائِيِّ . وَلَمْ يَقُلْ عَلِيُّ: أَوْ جَهَّزَ حَاجًّا.

دے کر) تیار کیا یا حاجی کو تیاری میں مدد دی یا اس کے بعد اس کے گھر والوں کا خیال رکھا یا روزے دار کو افطاری کرائی تو اسے ان کے برابر اجر ملے گا، جبکہ ان سب کے اجر و ثواب میں بھی کچھ کمی نہیں ہوگی۔“ یہ حدیث جناب صنعانی کی ہے۔ اور جناب علی بن منذر کی روایت میں ”یا حاجی کو تیاری میں مدد دی“ کے الفاظ نہیں ہیں۔“

فوائد:..... ۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ نمازی اور حاجی کا سامان تیار کرنا، غازی کے گھر کی دیکھ بھال کرنا اور روزہ دار کو روزہ افطار کرانا بڑی فضیلت کے کام ہیں۔ اور ان نیک کاموں کے فاعلین کو عالمین کے برابر اجر و ثواب ملتا ہے۔

۲۔ روزہ دار کو روزہ افطار کرنا مستحب فعل ہے۔ (المغنی ۶/۱۹۲)

۱۳۱..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ عَلَى الرَّطْبِ إِذَا وَجَدَ وَعَلَى التَّمْرِ إِذَا لَمْ يُوْجَدْ الرَّطْبُ تازہ کھجور موجود ہو تو اس سے روزہ کھولنا مستحب ہے اور اگر تازہ کھجور (رطب) موجود نہ ہو تو خشک کھجور سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے۔

۲۰۶۵۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِيَانَ، حَدَّثَنَا مَسْكِينُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّمِيمِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ.....

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا روزہ ہوتا تو آپ اس وقت تک نماز نہ پڑھتے جب تک ہم آپ کے پاس پانی اور رطب (تازہ کھجوریں) نہ لے آتے اور وہ کمانہ لیتے اور پانی پی نہ لیتے۔ جب تازہ کھجوریں میسر ہوتیں۔ لیکن سردیوں میں آپ اس وقت تک نماز نہ ادا کرتے جب تک ہم آپ کے پاس خشک کھجوریں اور پانی نہ لے آتے (اور آپ افطاری نہ کر لیتے)۔“

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ صَائِمًا لَمْ يُصَلِّ حَتَّى نَأْتِيَهُ بِرُطْبٍ وَمَاءٍ، فَيَأْكُلُ وَيَشْرَبُ، إِذَا كَانَ الرَّطْبُ، وَأَمَّا الشِّتَاءُ لَمْ يُصَلِّ حَتَّى نَأْتِيَهُ بِتَمْرٍ وَمَاءٍ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَرَّرٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْجُعْفِيِّ، عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ بِهَذَا.

فوائد:..... ۱۔ افطاری کے لیے لمبے چوڑے انتظام کی ضرورت نہیں بلکہ افطار کے لیے پانی اور کھجور کافی ہے۔

۲۔ اگر تر کھجور میسر ہو تو اس سے روزہ کھولنا افضل ہے اور اگر تر کھجوریں میسر نہ ہوں تو خشک کھجور (چھوہارے) سے

(۲۰۶۵) صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب ما یفطر علیہ، حدیث: ۲۳۵۶۔ سنن ترمذی: ۶۹۶۔ نحوہ من طریق ثابت

عن انس رضی اللہ عنہ۔ وانظر الحدیث المتقدم برقم: ۲۰۶۳۔

روزہ افطار کرنا مستحب نفل ہے۔

۱۳۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ عَلَى الْمَاءِ إِذَا أُعْوِزَ الصَّائِمُ الرُّطْبَ وَ التَّمْرَ جَمِيعًا

جب روزے دار کو تازہ اور خشک کھجوریں دونوں ہی نہ ملیں تو پانی کے ساتھ روزہ کھولنا مستحب ہے۔

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَقْدَمٍ وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

عَامِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَبِيبٍ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ وَجَدَ تَمْرًا فَلْيُفِطْرْ عَلَيْهِ، وَ مَنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَلْيُفِطْرْ عَلَى مَاءٍ، فَإِنَّهُ طَهُورٌ.)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا لَمْ يَرَوْهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ إِلَّا هَذَا.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کو خشک کھجور مل جائے تو وہ اس سے روزہ کھولے، اور جسے نہ ملے تو وہ پانی سے روزہ افطار کرے کیونکہ وہ پاکیزہ ہے۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اس روایت کو سعید بن عامر کی سند سے امام شعبہ سے صرف ابوبکر بن اسحاق اور محمد بن عمر ہی بیان کرتے ہیں۔“

۱۳۳..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْفِطْرِ عَلَى التَّمْرِ إِذَا كَانَ مَوْجُودًا أَمْرًا اخْتِيَارًا وَ

اسْتِحْبَابًا طَالِبًا لِلْبَرَكَةِ إِذِ التَّمْرُ بَرَكَةٌ، وَ أَنَّ الْأَمْرَ بِالْفِطْرِ عَلَى الْمَاءِ إِذَا أُعْوِزَ التَّمْرَ أَمْرًا

اسْتِحْبَابًا وَ اخْتِيَارًا إِذَا الْمَاءُ طَهُورٌ، لَا أَنَّ الْأَمْرَ بِذَلِكَ أَمْرٌ فَرَضٍ وَ إِيْجَابٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کھجور کی موجودگی میں کھجور کی برکت کے حصول کے لیے اس سے روزہ افطار کرنے کا حکم استحبابی اور اختیاری ہے، کیونکہ کھجور باعث برکت ہے اور کھجور کی عدم موجودگی میں پانی سے روزہ کھولنے کا حکم بھی اختیاری اور مستحب ہے کیونکہ پانی پاکیزہ ہے۔ یہ حکم واجب اور فرض نہیں ہے۔

۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ (ح) وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، حَدَّثَنَا حَمَادٌ

يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ، وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ،

عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَبْرِينَ، عَنِ الرَّبَابِ، عَنْ عَمَّهَا.....

سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ النَّضْبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ”حضرت سلیمان بن عامر النضبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں

(۲۰۶۶) اسنادہ ضعیف: الضعیفة: ۶۳۸۳۔ سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء ما يستحب عليه الافطار، حدیث: ۶۹۴۔

سنن کبریٰ نسائی: ۳۰۳۔

(۲۰۶۷) صحیح: سنن ترمذی، کتاب الزکاة، باب ما جاء في الصدقة على ذي القرابة، حدیث: ۶۵۸۔ بذکر الفطر والصدقة، سنن

ابن ماجہ: ۱۶۹۹ (۱۸۴۴) بذکر الفطر والصدقة۔ سنن نسائی: ۲۵۸۳۔ بذکر الصدقة۔ مسند احمد: ۱۷/۴۔ سنن ابی داؤد:

۳۸۳۹۔ سنن ترمذی: ۱۵۱۵۔ سنن ابن ماجہ: ۳۱۶۴۔ بذکر العقیقة۔

نے نبی اکرم ﷺ کو سنا، آپ فرما رہے تھے۔ ”مسکین پر صدقہ کرنا ایک صدقہ ہے جبکہ قریبی رشتہ دار پر صدقہ کرنا دو صدقے ہیں: ایک صدقہ اور دوسرا صلہ رحمی۔“ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص روزہ کھولے تو اسے کھجور سے روزہ کھولنا چاہیے کیونکہ وہ باعث برکت ہے، اور اگر اسے کھجور نہ ملے تو پانی سے افطاری کرے کیونکہ وہ بہت پاکیزہ ہے۔“ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”بچے کی طرف سے ایک بکرے کو عقیقے میں ذبح کرو۔ اور اس سے گندگی صاف کرو اور اس کی طرف سے (بکرے کا) خون بہاؤ۔ (اسے ذبح کرو)۔“ یہ حدیث جناب عبدالجبار کی ہے۔ جبکہ دیگر دو اساتذہ کی روایات میں ہے: ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو اسے کھجور کے ساتھ روزہ افطار کرنا چاہیے۔ اگر اسے کھجور نہ ملے تو پانی کے ساتھ افطار کر لے کیونکہ وہ پاکیزہ ہے۔“ دونوں اساتذہ کرام نے صدقہ کرنے اور عقیقہ کرنے کا قصہ ذکر نہیں کیا۔“

فوائد..... یہ احادیث دلیل ہیں کہ کھجور میسر ہو تو کھجور سے روزہ افطار کرنا مستحب فعل ہے اور اگر کھجور دستیاب نہ ہو تو پانی سے روزہ کھولنا بہتر ہے اور اگر دونوں چیزیں میسر نہ ہوں تو کسی بھی حلال چیز سے روزہ کھولنا درست ہے۔

۱۳۳..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ

روزے میں وصال کرنے کی ممانعت کا بیان

وَذَكَرَ مَا خَصَّ اللَّهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِبَاحَةِ الْوِصَالِ إِذِ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَرَّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُمَّتِهِ فِي ذَلِكَ أَنْ كَانَ اللَّهُ يُطْعِمُهُ وَيَسْقِيهِ بِاللَّيْلِ دُونَهُمْ مَكْرَمَةً لَهُ ﷺ.

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی کو روزوں میں وصال کی اجازت خصوصی کا ذکر، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس معاملے میں اپنے نبی ﷺ اور آپ کی امت میں فرق رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی پر خصوصی کرم کرتے ہوئے انہیں رات کے وقت کھلاتا اور پلاتا ہے جبکہ امت کو یہ فضل و کرم حاصل نہیں۔

۲۰۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وصال کرنے (رات اور دن کا مسلسل روزہ رکھنے) سے بچو۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ بھی وصال کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”بے شک میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔“ میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔“

۲۰۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ يَعْنِي مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ - عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ.....

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صوم وصال سے اجتناب کرو۔“ صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ بھی وصال کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”بے شک میں اس حالت میں رات گزارتا ہوں کہ مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔“

۱۳۵..... بَابُ تَسْمِيَةِ الْوِصَالِ بِتَعَمُّقٍ فِي الدِّينِ

روزوں میں وصال کرنے کو دین میں تشدد اور غلو قرار دینے کا بیان

۲۰۷۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ.....

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے روزوں میں وصال کیا

(۲۰۶۸) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النهی عن الوصال، حدیث: ۱۱۰۳۔ سنن الدارمی: ۱۷۰۳۔ مسند احمد: ۲/۲۴۴۔ مسند الحمیدی: ۱۰۰۹ من طریق ابی الزناد۔ صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب التشکیل لمن اکثر الوصال، حدیث: ۱۹۶۶ من طریق ہمام عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ۔

(۲۰۶۹) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب الوصال، حدیث: ۱۹۶۱۔ سنن ترمذی: ۷۷۸۔ مسند احمد: ۳/۲۷۶۔ سنن الدارمی: ۱۷۰۴۔

(۲۰۷۰) صحیح بخاری، کتاب التمنی، باب ما یحوز من اللو، حدیث: ۷۲۴۱۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النهی عن الوصال، حدیث: ۱۱۰۴۔ مسند احمد: ۳/۱۲۴۔

نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَبَلَّغَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: (لَوْ مَدَدْنَا الشَّهْرَ، لَوَاصَلْتُ وَصَالًا يَدْعُ الْمُتَعَمِّقُونَ التَّعَمُّقَ، لَسْتُمْ مِثْلِي، إِنِّي أَظْلُّ فَيُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي)).

تو کچھ مسلمانوں نے بھی وصال کرنا شروع کر دیا۔ آپ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا: ”اگر ہمارے لیے اس مہینے کو بڑھایا جاتا تو میں ایسا شدید وصال کرتا کہ دین میں سختی اور غلو کرنے والے غلو سے باز آجاتے۔ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ میں (روزے میں وصال) کرتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔“

۱۳۶..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْوِصَالَ مَنَهَى عَنْهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وصال کرنا منع ہے

إِذْ ذَلِكَ يَشْقُ عَلَى الْمَرْءِ، خِلَافَ مَا يَتَوَلَّوْهُ بَعْضُ الْمُتَصَوِّفَةِ مِمَّنْ يُفْطِرُ عَلَى اللَّقْمَةِ أَوْ الْجُرْعَةِ مِنَ الْمَاءِ فَيُعَذِّبُ نَفْسَهُ لِيَالِي وَآيَامًا.

کیونکہ یہ روزے دار کے لیے مشقت کا باعث ہے۔ صوفیوں کی تاویل کے برخلاف جو ایک لقمہ کھا کر یا ایک گھونٹ پانی پی کر افطاری کرتے ہیں، پھر کئی کئی دن اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا رکھتے ہیں۔

۲۰۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عَمَّارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم وصال سے بچو“ آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی، صحابہ کرام نے عرض کی: ”اے اللہ کے رسول! آپ بھی تو وصال کرتے ہیں؟“ آپ نے فرمایا: ”تم اس معاملے میں میرے جیسے نہیں ہو۔ بے شک میں رات اس حال میں گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ پس اس قدر (اعمال کا) بوجھ اٹھاؤ جتنی تم طاقت رکھتے ہو۔“

أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِيَّاكُمْ وَانْوِصَالًا)). قَالَهَا ثَلَاثًا. قَالُوا: فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((لَسْتُمْ فِي ذَلِكَ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي، فَأَكْلِفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ).

۱۳۷..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ إِلَى السَّحْرِ إِذْ تَعْجِيلُ الْفِطْرِ أَفْضَلُ مِنْ تَأْخِيرِهِ، إِنْ كَانَ

الْوِصَالُ إِلَى السَّحْرِ قَدْ أَبَاحَهُ الْمُصْطَلَفِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سحری تک روزے میں وصال کرنے کی ممانعت کا بیان۔ کیونکہ افطاری کرنے میں جلدی کرنا تاخیر کرنے سے افضل ہے، اگرچہ سحری تک وصال کرنے کی نبی مصطفیٰ ﷺ نے اجازت دی تھی۔

۲۰۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ- يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ- عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سحری تک وصال کیا کرتے تھے۔ تو آپ کے صحابی بعض صحابہ نے بھی وصال کیا تو آپ نے اسے منع فرما دیا۔ پس اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ بھی یہ عمل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم میری مثل نہیں ہو، میں اپنے رب کے پاس اس طرح ہوتا ہوں کہ وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔“

فوائد:.....۱۔ وصال کا معنی سحری اور افطاری کے بغیر دو یا دو سے زیادہ دن مسلسل روزے رکھنا ہے۔

(شرح النووی: ۷/ ۲۱۱)

۲۔ احادیث الباب سے استدلال کیا جاتا ہے کہ روزوں میں وصال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ اور دیگر امت کے لیے ممنوع ہے البتہ وہ سحری سے سحری تک وصال کر سکتے ہیں۔ (فتح الباری: ۶/ ۲۲۱)

۳۔ اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ (اہلیوں کے لیے) روزوں میں وصال مکروہ فعل ہے۔ (المغنی ۶/ ۱۹۰)

۴۔ اِنِّي اَبِيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِي كَمَا مَفْهُومٌ يِهْ بِهٖ كَلَلَهُ تَعَالَى جِمْهٖ فِي مِثْلِ مَا يَنْتَظِرُ تَوْتٌ يَبْدُو كَرْدِيْتِ
ہیں۔ (شرح النووی: ۷/ ۲۱۲)

۱۳۸..... بَابُ اِبَاحَةِ الْوِصَالِ اِلَى السَّحْرِ وَاِنْ كَانَ تَعْجِيْلُ الْفِطْرِ اَفْضَلَ

سحری تک وصال کرنا جائز ہے اگرچہ (مغرب کے وقت) جلدی افطاری کرنا افضل ہے

۲۰۷۳۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهَبٍ أَخْبَرَهُمْ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ الشَّرَعِيُّ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَابٍ.....

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی وصال کے بارے میں حدیث کی مثل حدیث بیان کرتے ہیں۔ فرمایا: تو تم میں سے کس نے سحری سے سحری

(۲۰۷۲) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النهی عن الوصال، حدیث: ۱۱۰۳۔ مسند احمد: ۲/ ۲۵۳ وانظر ما تقدم: ۲۰۶۸۔

(۲۰۷۳) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب الوصال، حدیث: ۱۹۶۳۔ سنن ابی داؤد: ۲۳۶۱۔ مسند احمد: ۳/ ۸۔ سنن

الدارمی: ۱۷۰۵۔ صحیح ابن حبان: ۳۵۶۹۔

وَأَصَلَ مِنْ سَحْرِ إِلَى سَحْرِ . تک وصال کیا ہے (مسلل روزہ رکھا ہے)۔“

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ نفل روزوں میں سحری سے لے کر سحری تک وصال امت کے لیے مشروع ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ روزہ دار سحری کرے پھر افطاری وغیرہ چھوڑ دے اور آئندہ روز دوبارہ سحری کر کے روزہ رکھ لے یہ صورت جائز و مباح ہے۔

۱۳۹..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَنْ أَنْ لَا فَرَضَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مِنَ الصِّيَامِ غَيْرَ رَمَضَانَ إِلَّا مَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ بِأَفْعَالِهِمْ وَأَقْوَالِهِمْ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مسلمانوں پر رمضان المبارک کے علاوہ صرف وہی روزے فرض ہیں جو ان کے اپنے افعال اور اقوال کی وجہ سے فرض ہوتے ہیں۔

۲۰۷۴۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَيْرُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ فِي مَسْأَلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِسْلَامِ، قَالَ: وَصِيَامُ رَمَضَانَ. قَالَ: هَلْ عَلَى غَيْرِهِ؟ قَالَ: لَا إِلَّا أَنْ تَطْوَعَ .

امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حضرت طلحہ بن عبید اللہ کی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بارے میں مذکور سوال میں آیا ہے، آپ نے فرمایا: ”اور رمضان کے روزے (تم پر فرض ہیں)۔ اس نے پوچھا: کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر روزے فرض ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تم نفل روزے رکھو۔“

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ مسلمانوں پر ماہ رمضان کے سوا کسی اور مہینے کے روزے فرض نہیں البتہ نفل روزے رکھنا جائز ہے۔

۱۴۰..... بَابُ الرَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمَرْءِ صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ

کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں نے سارے رمضان کے روزے رکھے ہیں، منع ہے

۲۰۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى - يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ - حَدَّثَنَا الْمُهَلَّبُ بْنُ أَبِي حَبِيبَةَ، عَنِ الْحَسَنِ.....

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا)) ”حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

(۲۰۷۴) تقدم برقم: ۳۰۶.

(۲۰۷۵) اسنادہ ضعیف: حسن لہری دس کے سماع کی صراحت نہیں۔ الضعیفة: ۴۸۱۹۔ سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب من یقول

صمت رمضان كله، حدیث: ۲۴۱۵۔ سنن نسائی: ۲۱۱۱۔ مسند احمد: ۳۹/۵.

يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ ، أَوْ قُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ . اللَّهُ أَعْلَمُ ، أَكْرَهَ التَّزْكِيَّةَ عَلَى أُمَّتِهِ) ، أَوْ قَالَ: لَا بُدَّ مِنْ رَقْدَةٍ ، أَوْ مِنْ غَفْلَةٍ .

کہ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص ہرگز نہ کہے: ”میں نے پورا رمضان روزے رکھے ہیں یا میں نے پورا رمضان قیام کیا ہے۔ اللہ اعلم۔ آپ نے اپنی امت کا خود کو پاک صاف یا نیک قرار دینا ناپسند کیا یا کہا: نیند کا آنا یا غفلت کا ہونا تو ضروری ہے۔ (ہو ہی جاتی ہے)“



جَمَاعُ أَبْوَابِ صَوْمِ التَّطَوُّعِ نفلی روزوں کے ابواب کا مجموعہ

۱۴۱..... بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ فِي الْمَحْرَمِ إِذْ هُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ

ماہ محرم میں روزوں کی فضیلت کا بیان کیونکہ رمضان المبارک کے بعد محرم کے روزے سب سے افضل ہیں
۲۰۷۶۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى ، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ - وَ
هُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں
کہ آپ سے سوال کیا گیا: ”فرض نماز کے بعد کونسی نماز افضل
ہے؟ اور رمضان المبارک کے بعد کون سے روزے افضل ہیں؟
تو آپ نے فرمایا: ”فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز
آدھی رات کی نماز (تہجد) ہے۔ اور رمضان المبارک کے
روزوں کے بعد اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے روزے سب سے
افضل ہیں۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ مُحَمَّدٌ - قَالَ مُحَمَّدُ
بْنُ عَيْسَى - إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: سُئِلَ أَيُّ
الصَّلَاةِ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ ؟ وَ أَيُّ
الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ ؟ فَقَالَ:
(أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ الصَّلَاةُ فِي
جَوْفِ اللَّيْلِ ، وَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ
رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمَحْرَمُ .)

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ رمضان کے بعد محرم کے روزے زیادہ فضیلت والے ہیں پھر رسول

اللہ ﷺ ماہ محرم کی بجائے شعبان کے روزے کثرت سے کیوں رکھتے ہیں۔ اس کے دو جواب ہیں:

- (۱) ممکن ہے محرم کے روزوں کے فضیلت آپ کو آخر عمر میں معلوم ہوئی ہو۔
- (۲) شاید محرم کے مہینوں میں آپ کو سفر، مرض یا دیگر عوارض پیش آتے رہے ہوں، جس کی وجہ سے آپ محرم کے روزوں کا بکثرت اہتمام نہیں کر پائے۔ (شرح النووی: ۴/ ۱۵۸)

۱۴۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ شَعْبَانَ وَوَصْلِهِ بِشَهْرِ رَمَضَانَ إِذْ كَانَ أَحَبَّ الشُّهُورِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصُومَهُ

ماہ شعبان کے روزے رکھتے ہوئے اسے ماہ رمضان کے ساتھ ملانا مستحب ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کو اس ماہ میں روزے رکھنا بہت محبوب تھا

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقِ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ - وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ - أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَيْسٍ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: كَانَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ.....

عَائِشَةَ تَقُولُ: كَانَ أَحَبَّ الشُّهُورِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصُومَهُ شَعْبَانَ ثُمَّ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ .

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تمام مہینوں میں سے ماہ شعبان کے روزے رکھنا زیادہ محبوب تھا پھر آپ اسے رمضان کے ساتھ ملا دیتے۔“

۱۴۳..... بَابُ إِبَاحَةِ وَصْلِ صَوْمِ شَعْبَانَ بِصَوْمِ رَمَضَانَ

ماہ شعبان کے روزے رمضان المبارک کے روزوں کے ساتھ ملانا جائز ہے۔

وَالدَّلِيلُ عَلَى مَعْنَى خَيْرِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى رَمَضَانَ))، أَيْ الْأَثَرُ أَصْلُوا شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ فَتَصُومُوا جَمِيعَ شَعْبَانَ، أَوْ أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ الْمَرْءُ قَبْلَ ذَلِكَ فَيَصُومُ ذَلِكَ الصِّيَامَ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، لِأَنَّهُ نَهَى عَنِ الصَّوْمِ إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ نَهْيًا مُطْلَقًا .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث ”جب شعبان کا نصف ہو جائے تو پھر رمضان المبارک آنے تک روزے نہ رکھو“ کا مطلب یہ ہے کہ سارے شعبان کے روزے رکھ کر اسے رمضان کے ساتھ نہ ملاؤ۔ البتہ اگر کسی شخص کا ایسا روزہ آجائے جو وہ اس سے پہلے بھی رکھا کرتا تھا تو وہ نصف شعبان کے بعد بھی رکھ سکتا ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ آپ نے نصف شعبان کے بعد ہر قسم کے روزے رکھنے کی مطلق ممانعت کی ہے۔

۲۰۷۸۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزِ الْأَيْلِيُّ، أَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عَقِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي.....

(۲۰۷۷) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب فی صوم شعبان، حدیث: ۲۴۳۱۔ سن نسائی: ۲۳۵۲۔ مسند احمد: ۱۸۸/۶۔

(۲۰۷۸) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب صوم شعبان، حدیث: ۱۹۷۰۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صیام النبی ﷺ فی غیر رمضان، حدیث: ۷۸۲/۱۷۷۔ سنن نسائی: ۲۱۸۲۔ مسند احمد: ۸۴/۶۔

عَائِشَةُ، قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ مِنْ أَشْهُرِ السَّنَةِ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ مِنْ شَعْبَانَ، كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”رسول اللہ ﷺ سے سال کے مہینوں میں سے ماہ شعبان سے زیادہ کسی مہینے کے روزے نہیں رکھتے تھے، آپ اس ماہ کے سارے روزے رکھتے تھے۔“

٢٠٧٩- حَدَّثَنَا الصَّنَعَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى وَذَكَرَ أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ، وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَبْرٍ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ، بِمِثْلِهِ. وَزَادَ، قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ: خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا، وَكَانَ أَحَبَّ الصَّلَاةِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهَا مِنْهَا وَإِنْ قَلَّتْ، وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَتَبَّهَهَا.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مذکورہ بالا کی مثل مروی ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے فرمایا: ”اتنا عمل کرو جتنی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ (اجر و ثواب دیتے ہوئے) نہیں تھکتے حتیٰ کہ تم ہی (عمل کر کے) تھک جاتے ہو اور آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب (نفلی) نماز وہ تھی جس پر پہنچنے کی جاتی، اگرچہ وہ تھوڑی سی ہو اور آپ کا عمل مبارک یہ تھا کہ آپ جب کوئی نماز پڑھتے تو اسے ہمیشہ ادا کرتے۔“

فوائد:..... ۱۔ شعبان کے تمام مہینے کے روزے رکھنے سے متصور شعبان کے اکثر روزے رکھنا ہیں کیونکہ نبی ﷺ نے عمر بھر رمضان کے سوا کسی بھی مہینے کے کامل روزے نہیں رکھے۔

۲۔ جو شعبان کے اکثر روزے رکھے اور معمول کے مطابق رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھ لے یہ عمل ممنوع نہیں، بلکہ قصد شعبان کے روزے رمضان سے ملانا ممنوع ہے۔

۳۔ رمضان اور محرم کے روزوں کے فضیلت کے بعد باقی مہینوں کی نسبت شعبان کے نفلی روزوں کا اجر و ثواب زیادہ ہے۔

١٣٣..... بَابُ بَدْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ عَاشُورَاءَ وَصَامِهِ

نبی کریم ﷺ کا عاشوراء کے روزے کی ابتداء کرنا اور عاشوراء کا روزہ رکھنے کا بیان

٢٠٨٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عاشوراء کے دن قریش

(٢٠٧٩) انظر الحديث السابق.

(٢٠٨٠) صحيح بخاری، كتاب الصوم، باب صوم يوم عاشوراء، حديث: ٢٠٠٢. صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب صوم يوم

عاشوراء، حديث: ١١٢٥. سنن أبي داود: ٢٤٤٤. سنن ترمذی: ٧٥٣. مسند احمد: ٥٠/٦. مسند الحمیدی: ٢٠٠.

زمانہ جاہلیت میں روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی اس دن کا روزہ رکھتے تھے۔ پھر جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے اس دن روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ پھر جب رمضان المبارک کے روزے فرض ہو گئے تو پھر فرض روزے رمضان المبارک ہی کے ہوتے تھے اور عاشوراء کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔ لہذا جو شخص چاہتا اس دن کا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔“

يَوْمَ تَصُومُهُ فُرِيضٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ - يَعْنِي الْمَدِينَةَ - صَامَهُ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ، فَكَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيضَةُ وَتَرَكَ عَاشُورَاءَ، فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ .

۱۳۵..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ بَدْءَ صِيَامِ عَاشُورَاءَ كَانَ قَبْلَ فَرَضِ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ عاشوراء کے روزے کی ابتداء ماہ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے ہوئی تھی

۲۰۸۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ (ح) وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَوْسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَابُو مُعَاوِيَةَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ عَمَّارَةَ.....

”جناب عبدالرحمان بن یزید بیان کرتے ہیں کہ اشعث بن قیس حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عاشوراء کے دن حاضر ہوئے جبکہ وہ دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو محمد! قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ۔“ انہوں نے عرض کی کہ میں روزے سے ہوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم ہے کہ عاشوراء کیا تھا؟ انہوں نے پوچھا: عاشوراء کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کے روزوں کی فریضت نازل ہونے سے پہلے اس دن کا روزہ رکھا کرتے تھے پھر آپ نے اسے چھوڑ دیا۔“

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ - وَهُوَ يَتَغَدَّى - وَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: أَذْنُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَأَطْعِمَ . قَالَ: إِنِّي صَائِمٌ . قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: هَلْ تَدْرُونَ مَا كَانَ عَاشُورَاءَ؟ قَالَ: وَمَا كَانَ؟ قَالَ: كَانَ يَصُومُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ ثُمَّ تَرَكَهُ . وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَيُونُسُ: فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ،

(۲۰۸۱) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء، حدیث: ۱۱۲۷ - سنن کبریٰ نسائی: ۲۸۵۸ - مسند احمد:

۱/۴۲۴ من طریق عن الاعمش - صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ البقرۃ، باب ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ﴾،

حدیث: ۴۵۰۳ مختصرًا من طریق آخر.

تَرَكَهُ . قَالَ يُوسُفُ: عَنْ عَمَارَةَ بْنِ عَمِيرٍ . جناب علی بن خشرم اور یوسف کی روایت میں ہے: ”پھر جب رمضان کی فرضیت نازل ہوئی تو آپ نے عاشوراء کا روزہ چھوڑ دیا۔“

۱۳۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ تَرَكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمَ عَاشُورَاءَ بَعْدَ نَزُولِ فَرَضِ صَوْمِ رَمَضَانَ، إِنْ شَاءَ تَرَكَهُ، لَا أَنَّهُ كَانَ يَتْرُكُهُ عَلَى كُلِّ حَالٍ، بَلْ كَانَ يَتْرُكُهُ إِنْ شَاءَ تَرَكَهُ، وَ يَصُومُ إِنْ شَاءَ صَامَهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ماہ رمضان کے روزے فرض ہو جانے کے بعد نبی کریم ﷺ کا عاشوراء کا روزہ چھوڑنا آپ کی مرضی پر منحصر تھا۔ یہ مطلب نہیں کہ آپ نے اسے ہر حال میں بالکل چھوڑ دیا تھا۔ بلکہ آپ چاہتے تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر چاہتے تو اس کا روزہ رکھ لیتے

۲۰۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ،.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ عَاشُورَاءَ يَوْمَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانَ، سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ، فَقَالَ: ((يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللَّهِ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.))

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عاشوراء کے دن اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے۔ پھر جب رمضان المبارک کی فرضیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کے دنوں میں سے ایک دن ہے۔ لہذا جو شخص روزہ رکھنا چاہے وہ رکھ لے اور جو

چاہے روزہ نہ رکھے۔“

۱۳۷..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ غَلَطٍ فِي مَعْنَاهُ عَالِمٌ مِمَّنْ لَمْ يَفْهَمْ مَعْنَى الْخَبَرِ، وَ تَوَهَّمَ أَنَّ الْأَمْرَ لِصَوْمِ عَاشُورَاءَ جَمِيعًا مَنسُوحٌ بِفَرَضِ صَوْمِ رَمَضَانَ

اس حدیث کا بیان جس کا معنی نہ سمجھنے کی وجہ سے ایک عالم دین کو اس کے معنی میں غلطی لگی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ رمضان کے روزوں کی فرضیت سے عاشوراء کا روزہ مکمل طور پر منسوخ ہو گیا ہے

قَالَ أَبُو بَكْرِ خَبَرُ عَمَارَةَ بْنِ يَاسِرٍ: أَمِرْنَا بِصَوْمِ عَاشُورَاءَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ لَمْ نُؤْمَرْ بِهِ . خَرَجَتْهُ فِي ((كِتَابِ الزَّكَاةِ))

(۲۰۸۲) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورة البقرة، باب ﴿بَابُهَا الَّذِينَ آمَنُوا كَتَبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ.....﴾، حدیث: ۵۰۱۔

صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء، حدیث: ۱۱۲۶۔ سنن ابی داؤد: ۲۴۴۳۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۳۷۔ مسند

احمد: ۵۷/۲۔

امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث میں نے کتاب الزکاة میں بیان کی ہے کہ: ”رمضان کی فرضیت نازل ہونے سے پہلے ہمیں عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔ پھر جب رمضان کی فرضیت نازل ہوگئی پھر ہمیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔“

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّخْوِيُّ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعَثَاءِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي نُورٍ.....

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رمضان المبارک کی فرضیت سے پہلے ہم عاشوراء کا روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس روزے کی ترغیب دلاتے تھے اور اس بارے میں ہماری نگرانی کرتے تھے۔ پھر جب رمضان المبارک کے روزے فرض ہو گئے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کی ترغیب نہیں دلائی اور نہ اس پر ہماری نگرانی کی، اور ہم یہ روزہ رکھا کرتے تھے۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی بنیاد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رمضان المبارک کی فرضیت کے نازل ہونے کے بعد بھی عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے جیسا کہ حضرت ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات میں ہے: ”جو شخص چاہتا وہ اس دن کا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا روزہ نہ رکھتا۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ہمارے ساتھی مسدود نے مجھے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی حدیث کا معنی پوچھا تو میں نے اسے جواب دیتے ہوئے کہا: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی امت کو کوئی ایک حکم ایک ہی بار دیا تو وہ حکم ہر سال اور ہر دوسرے وقت میں دینا واجب نہیں ہوتا۔ آپ نے جب کبھی کوئی حکم دیا تو آپ کی امت پر لازم ہے کہ وہ اس پر عمل

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنَّا نَصُومُ عَاشُورَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحْتَنُنَا عَلَيْهِ، وَيَتَعَهَّدُنَا عَلَيْهِ، فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَحْتَنُنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ لَمْ يَتَعَهَّدُنَا عَلَيْهِ، وَكُنَّا نَفْعَلُهُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبِرْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ مَبْنِيًّا بِخَبْرِ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ، وَفِيهِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوا يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ بَعْدَ نَزُولِ فَرَضِ رَمَضَانَ كَخَبْرِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ: فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَأَلْتَنِي مُسَدَّدٌ وَهُوَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مَعْنَى خَبْرِ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ، فَقُلْتُ لَهُ مُجِيبًا لَهُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذْ أَمَرَ أُمَّتَهُ بِأَمْرٍ مَرَّةً وَاحِدَةً، لَمْ يَجِبْ أَنْ يَكُونَنَّ الْأَمْرُ بِذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ، وَكَانَ فِي كُلِّ وَقْتٍ ثَانٍ. وَكَانَ مَا أَمَرَ بِهِ فِي وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ، فَعَلَى أُمَّتِهِ فَعَلَّ ذَلِكَ الشَّيْءَ إِنْ كَانَ الْأَمْرُ أَمْرَ فَرَضٍ، فَالْفَرَضُ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ أَبَدًا حَتَّى يُخَيَّرَ فِي وَقْتٍ ثَانٍ أَنْ

کرے اگر وہ حکم فرضی تھا تو وہ فرض ہمیشہ ہمیشہ فرض رہے گا حتیٰ کہ آپ کسی دوسرے موقع پر بتادیں کہ وہ فرض ان سے ساقط ہو گیا ہے اور اگر وہ حکم استحباب، ارشاد یا فضیلت و ثواب کے حصول کے لیے تھا تو وہ کام ہمیشہ فضیلت کا باعث ہو گا حتیٰ کہ آپ کسی دوسرے وقت پر اس فعل سے منع فرمادیں اور آپ کا دوسرے موقع پر خاموش رہنا، جبکہ آپ پہلے اس کا حکم دے چکے ہوں، اس فرض کے ساقط ہونے کی دلیل نہیں اگر ابتداء میں انہیں فرض حکم دیا گیا ہو اور آپ کا دوسرے موقع پر خاموش رہنا کسی فضیلت والے کام کے باطل ہونے کی دلیل نہیں۔ جبکہ آپ اس کا مستحب حکم دے چکے ہوں۔ کیونکہ جب آپ کسی چیز کا ایک بار حکم دے دیں۔ تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کافی ہوتا ہے الا یہ کہ آپ اس حکم کے متضاد حکم دے دیں۔ جبکہ آپ کا خاموش رہنا اس حکم کو منسوخ نہیں کرتا۔“ اس مسئلہ میں میں نے سائل کو یہی معنی بتایا تھا اور شاید کہ میں نے اس وقت اس مسئلے کے متعلق زیادہ شرح بھی کی ہے اور سائل کو اس وقت مختصر جواب دیا تھا۔“

ذَلِكَ الْفَرْضِ سَاقِطٌ عَنْهُمْ، وَإِنْ كَانَ الْأَمْرُ أَمْرًا نَذْبًا وَإِرْشَادًا وَفَضِيلَةً، كَانَ ذَلِكَ الْفِعْلُ فَضِيلَةً أَبَدًا حَتَّى يَزْجُرَهُمْ عَنْ ذَلِكَ الْفِعْلِ فِي وَقْتٍ ثَانٍ، وَ لَيْسَ سَكْنَتُهُ فِي الْوَقْتِ الثَّانِي بَعْدَ الْأَمْرِ بِهِ فِي الْوَقْتِ الْأَوَّلِ يُسْقِطُ فَرَضًا إِنْ كَانَ أَمْرُهُمْ فِي الْإِبْتِدَاءِ أَمْرًا فَرْضِيًّا، وَلَا كَانَ سُكُونُهُ فِي الْوَقْتِ الثَّانِي عَنِ الْأَمْرِ بِأَمْرِ الْفَضِيلَةِ مَا يُبْطِلُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ الْفِعْلُ فِي الْوَقْتِ الثَّانِي فِعْلًا فَضِيلَةً، لِأَنَّهُ إِذَا أَمَرَ بِالشَّيْءِ مَرَّةً، كَفَى ذَلِكَ الْأَمْرَ إِلَى الْأَبَدِ إِلَّا أَنْ يَأْمُرَهُ بِضِدِّهِ . وَالسَّكْتُ لَا يَفْسُخُ الْأَمْرَ، هَذَا مَعْنَى مَا أَجَبْتُ السَّائِلَ عَنْ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ، وَ لَعَلِّي زِدْتُ فِي الشَّرْحِ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ عَلَى مَا أَجَبْتُ السَّائِلَ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ .

فوائد: ۱۔ احادیث الباب دلیل ہے کہ عاشوراء (دس محرم) کا روزہ (فرضیت رمضان سے قبل) واجب تھا، کیونکہ آپ نے اس روزے کا حکم دیا تھا پھر اس حکم میں تاکید واقع ہوئی، بعد ازاں ندائے عام کے ذریعے اس میں مزید تاکید پیدا کی گئی، پھر عاشوراء کے دن روزے نہ رکھنے والے کو مغرب تک کچھ نہ کھانے کا پابند کر کے اس کی فرضیت کے شدید اہتمام کی تاکید ہوئی، اس کے بعد عورتوں کو یہ حکم دے کر کہ وہ شیر خوار بچوں کو عاشوراء کے دن دودھ نہ پلائیں عاشوراء کی فرضیت میں مزید تاکید واقع ہوئی، پھر بقول ابن مسعود رضی اللہ عنہ رمضان کی فرضیت پر عاشوراء کی فرضیت متروک قرار پائی۔ لیکن عاشوراء کے روزے کا مستحب ہونا باقی ہے۔ سو عاشوراء کے روزہ کی فرضیت متروک ہوئی ہے۔ اس کا استحباب متروک نہیں ہوا۔ (فتح الباری: ۶/ ۲۸۳)

۲۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت سے قبل عاشوراء کا روزہ فرض تھا، پھر جب رمضان کے روزے فرض قرار پائے۔ تو عاشوراء کے روزہ کی فرضیت کا عدم قرار دی گئی چنانچہ اس کی فرضیت ساقط ہو چکی ہے، لہذا اب عاشوراء کا روزہ

رکھنے اور ترک کرنے کا اختیار ہے لیکن یہ روزہ رکھنا ترک کرنے سے افضل ہے۔

۱۳۸..... بَابُ عَلِيَّةَ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ عَاشُورَاءَ بَعْدَ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ

نبی کریم ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دینے کی علت کا بیان و الدَّلِيلُ عَلَى صِحَّةِ مَذْهَبِنَا فِي مَعْنَى «أُولَى» ضِدَّ مَذْهَبٍ مَنْ يَدَّعِي مَا لَا يُحْسِنُهُ مِنَ الْعِلْمِ، فَرَزَعَمَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ أُولَى فُلَانٍ مِنْ فُلَانٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ لِفُلَانٍ أَيْضًا وَوَلَايَةٌ، وَلَوْ كَانَ عَلَى مَا زَعَمَ، كَانَ الْيَهُودُ أَوْلِيَاءَ مُوسَى وَ الْمُسْلِمُونَ أَوْلَى بِهِ مِنْهُمْ .

اور ”أُولَى“ (زیادہ قریب اور زیادہ حقدار) کے بارے میں ہمارے موقف کے صحیح ہونے کی دلیل کا بیان۔ اس شخص کے مذہب کے برخلاف جو حکم علمی کے باوجود عالم ہونے کا دعویدار ہے۔ اس کے خیال میں یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ فلاں شخص فلاں کے زیادہ قریب یا زیادہ حقدار ہے فلاں شخص سے۔ الا یہ کہ دوسرے شخص کو بھی قرابت حاصل ہو۔ اگر اس کی بات درست ہوتی تو یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریبی ہوتے اور مسلمان حضرت موسیٰ علیہ السلام کے یہودیوں کی نسبت زیادہ قریبی ہوتے۔

۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ، فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالُوا: هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي أَظْهَرَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ، وَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ)) . وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ . حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَعَاذٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ بِهَذَا نَحْوَهُ . قَالَ: فَصَامَهُ،

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو عاشوراء کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا: ”اس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ اور فتح دی تھی لہذا اس دن کی تعظیم کے لیے روزہ رکھتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہم تمہاری نسبت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریبی اور حقدار ہیں۔“ اور آپ نے اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ جناب ابو بَشِير سے اسی طرح روایت مروی ہے۔ اس میں یہ ہے: ”آپ نے عاشوراء کا روزہ رکھا اور اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم

(۲۰۸۴) صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب اتیان اليهود النبی ﷺ حين قدم المدينة، حدیث: ۲۹۴۳۔ صحیح مسلم،

کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء، حدیث: سنن ابی داؤد: ۲۴۴۴۔ سنن کبریٰ نسائی: ۲۸۴۷۔ مسند احمد: ۱/۲۴۰۔

وَأَمَرَ بِصَوْمِهِ . قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُسْلِمٌ بَنُ مَجْهُ دِيَا۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”امام مسلم بن حجاج الْحَجَّاج كَانَ سَأَلَنِي عَنْ هَذَا؟“ نے مجھ سے اس بارے میں سوال کیا تھا۔“

فوائد:.....۱۔ عاشوراء کو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنو اسرائیل کو فرعون کے مظالم سے نجات دلائی تھی، یہود اس آزادی کی خوشی میں عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے جو ان کے اس عمل کی دیکھا دیکھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کا خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اس روزے کا حکم دیا، لہذا آزادی کی خوشی میں یا یوم نجات کے طور پر قرض و سرود کی محافل منعقد کرنا، نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا ڈانس کرنا اور فحاشی و عریانی پھیلانا ممنوع فعل ہے، بلکہ آزادی کی خوشی منانے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اس دن روزہ رکھا جائے تاکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے احسان و انعام کا شکر ادا کیا جائے۔ اور منکرات وغیرہ کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کیا جائے تاکہ وہ اس نعمت کو دوام بخشنے۔

۲۔ عاشوراء کے روزے کی یہ فرضیت فرضیت رمضان تک باقی رہی، پھر اس فرضیت کو متروک قرار دیا گیا۔ لہذا اس دن کے روزہ کی فرضیت ساقط ہو چکی ہے۔

۱۳۹..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ عَاشُورَاءَ لَمْ يَكُنْ بِأَمْرِ

فَرَضٍ وَإِجَابَ بَدْءِ أَوْ لَا عَدَدًا، وَأَنَّهُ كَانَ أَمْرًا فَضِيلَةً وَأَسْتِحْبَابًا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کا حکم فرضی حکم نہیں تھا نہ ابتداء کے طور پر اور نہ گنتی کے اعتبار سے۔ بلکہ یہ فضیلت اور استحباب کا حکم تھا

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ عَمَرَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

”جناب حمید بن عبد الرحمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ عاشوراء کے دن مدینہ منورہ تشریف لائے تو انہوں نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا: ”اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کرام کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”یہ عاشوراء کا دن ہے، تم پر اس دن کا روزہ فرض نہیں کیا گیا۔ جبکہ میں نے روزہ رکھا ہے تو جو شخص روزہ رکھنا پسند کرے، وہ روزہ رکھ لے۔“ امام ابو بکر فرماتے ہیں: ”لَمْ

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ خَطَبَ بِالْمَدِينَةِ فَبَقِيَ قَدَمَةٌ قَدَمَهَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ: أَيُّنَ عُلَمَاءُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((هَذَا يَوْمٌ عَاشُورَاءَ، وَ لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ، وَأَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ.)) قَالَ

(۲۰۸۵) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم عاشوراء، حدیث: ۲۰۰۳۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم

عاشوراء، حدیث: ۱۱۲۹۔ سنن نسائی: ۲۳۷۳۔ مسند احمد: ۹۵/۴۔ مسند الحمیدی: ۶۰۱۔

أَبُو بَكْرٍ: لَا يَكُونُ ((لَمْ)) إِلَّا مَا ضَى . (نہیں) صرف ماضی کے لیے آتا ہے۔

فوائد:..... اس حدیث سے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا یہ استدلال کرنا کہ عاشوراء کے روزہ کا حکم استحبابی تھا، وجوبی نہیں تھا، محل نظر ہے۔ کیونکہ گزشتہ احادیث صریح دلیل ہیں کہ عاشوراء کے روزہ کا حکم فرضیت رمضان سے قبل وجوبی تھا، استحباب کے لیے نہیں بلکہ فرضیت رمضان کے بعد عاشوراء کے روزہ کی فرضیت معدوم ہوئی ہے۔

۱۵۰..... بَابُ فَضِيلَةِ صِيَامِ عَاشُورَاءَ وَ تَحْرِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَهُ

لِفَضْلِهِ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ خِلا صِيَامِ رَمَضَانَ

عاشوراء کے روزے کی فضیلت اور رمضان المبارک کے روزوں کے سوا باقی دنوں کے روزوں پر اس کی

فضیلت کی بنا پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس روزے کا اہتمام کرنا

۲۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ - وَهُوَ.....

ابنُ أَبِي يَزِيدَ، وَ أُنْقِطَتْ مِنْهُ - سِئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يَتَحَرَّى فَضْلَهُ إِلَّا عَاشُورَاءَ، وَ هَذَا شَهْرُ رَمَضَانَ .

”جناب عبید اللہ بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عاشوراء کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: ”میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کے روزے کے سوا کسی روزے کی فضیلت کا اہتمام کرتے ہوئے اس کا روزہ رکھا ہو اور اس ماہ رمضان کے روزوں کا۔“

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ عاشوراء کا روزہ مستحب عمل ہے۔ اس کا استحباب اور فضیلت، ہنوز باقی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس روزہ کی فرضیت متروک ہونے کے باوجود، اس روزہ کا اہتمام کرتے رہے ہیں۔

۱۵۱..... بَابُ ذِكْرِ تَكْفِيرِ الذُّنُوبِ بِصِيَامِ عَاشُورَاءَ

عاشوراء کے روزے سے گناہوں کی بخشش کا بیان

وَالْبَيَانُ أَنَّ الْعَمَلَ الصَّالِحَ يَتَقَدَّمُ الْفِعْلَ، الشَّيْءُ يَكُونُ بَعْدَهُ، فَيَكْفِرُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ الذُّنُوبَ، تَكُونُ بَعْدَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ، لَا كَمَا يَتَوَهَّمُ مَنْ خَالَفَنَا فِي تَقْدِيمِ كَفَّارَةِ الْيَمِينِ قَبْلَ الْحَنْثِ، وَ زَعَمَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ الْمَرْءُ عَمَلًا صَالِحًا يَكْفِرُ ذَنْبًا يَكُونُ بَعْدَهُ .

اور اس بات کا بیان کہ نیک عمل کسی بعد والی چیز کے لیے بھی مفید ہوتا ہے۔ لہذا نیک عمل بعد میں واقع ہونے والے گناہوں کی بخشش کا باعث بنتا ہے۔ قسم توڑنے سے پہلے اس کا کفارہ دینے کے مسئلے میں ہمارے مخالفین کے موقف کے

(۲۰۸۶) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم عاشوراء، حدیث: ۲۰۰۶۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء، حدیث: ۱۱۳۲/۱۳۱۔ سنن النسائی: ۲۳۷۲۔ مسند احمد: ۲۲۲/۱۔ مسند الحمیدی: ۴۸۴۔

خلاف جو خیال کرتا ہے کہ یہ ناممکن ہے کہ آدمی کے پیشگی نیک اعمال بعد والے گناہوں کا کفارہ بنیں۔

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا عِيَّانٌ - وَهُوَ ابْنُ جَرِيرٍ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْبُدٍ - هُوَ الزَّمَانِيُّ

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((صِيَامُ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ إِنِّي لِأَحْسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ، وَصِيَامُ يَوْمٍ عَرَفَةَ فَلِإِنِّي لِأَحْسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَ الَّتِي بَعْدَهُ.)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ أَعْلَمَ صِيَامَ يَوْمٍ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَ الَّتِي بَعْدَهُ، فَدَلَّ أَنْ الْعَمَلَ الصَّالِحَ قَدْ يَتَقَدَّمُ الْفِعْلَ، فَيَكُونُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ الْمُتَقَدِّمُ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الَّتِي تَكُونُ بَعْدَهُ.

”حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عاشوراء کے دن کے بارے میں، میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بنے گا اور عرفہ کے دن کے بارے میں مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ گزشتہ سال اور آئندہ سال کے گناہوں کی مغفرت کا سبب بنے گا۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نیک عمل کبھی فعل سے متقدم بھی ہوتا ہے۔ اس طرح سابقہ نیک عمل آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔“

فوائد: ۱۔ اس حدیث میں عاشوراء کے دن اور عرفہ کے دن کے روزوں کی فضیلت کا بیان ہے کہ ان

روزوں سے صغیرہ گناہ مٹو جاتے ہیں، لہذا ان روزوں کا اہتمام کرنا مستحب فعل ہے۔

۲۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں (حدیث الباب دلیل ہے کہ) عرفہ کا روزہ عاشوراء کے روزہ سے افضل ہے

روزہ عاشوراء کے اس فضیلت کی حکمت کیا ہے۔ اس حکمت کے بارے میں یہ قول منقول ہے کہ عاشوراء کا روزہ

موسیٰ علیہ السلام اور عرفہ کا روزہ نبی ﷺ کی طرف منسوب ہے، اس نسبت کی وجہ سے عرفہ کا روزہ افضل ہے۔

(تحفة الاحوذی: ۲/ ۲۹۲)

۱۵۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَرْكِ الْأُمَّهَاتِ إِرْضَاعِ الْأَطْفَالِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ تَعْظِيمًا لِيَوْمِ

عَاشُورَاءَ، إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ. فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ

عاشوراء کے دن کی عظمت کے لیے ماؤں کا اپنے بچوں کو عاشوراء کے دن دودھ نہ پلانا مستحب ہے۔

بشرطیکہ روایت صحیح ہو، کیونکہ میرادل خالد بن ذکوان کے بارے میں مطمئن نہیں ہے۔

(۲۰۸۷) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثة ايام، حدیث: ۱۱۶۲۔ سنن ابی داؤد: ۲۴۲۵۔ سنن ترمذی:

۷۵۲، ۷۴۹۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۳۰، ۱۷۳۸۔ مسند احمد: ۲۹۶/۵۔

”حضرت ربیع بنت معوذ بن عمرو بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے اردگرد کی انصاری بستیوں میں پیغام بھیجا کہ جس شخص نے روزے کی حالت میں صبح کی ہے تو وہ اپنا روزہ مکمل کرے اور جس نے بغیر روزہ رکھے صبح کی ہے تو وہ باقی دن (روزے دار کی حیثیت سے) مکمل کرے تو ہم اس کے بعد اس دن روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے۔ ہم انہیں مسجد میں لے جاتے اور انہیں روٹی سے کھلونے بنا دیتے۔ جب ان میں سے کوئی ایک (بھوک کی وجہ سے) روتا تو ہم اسے وہی کھلونا دے دیتے حتیٰ کہ افطاری کا وقت ہوتا (تو اسے دودھ دیتے)۔“

۲۰۸۸۔ عَنِ الرَّبِيعِ بِنْتِ مُعَوِذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ: أُرْسِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ الَّتِي حَوْلَ الْمَدِينَةِ، مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا، فَلَيْتَمَ صَوْمَهُ، وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطَرًا، فَلَيْتَمَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ فَكُنَّا بَعْدَ نَصُومِهِ وَنَصُومِ صَيَّانِنَا الصِّغَارِ، وَنَذَهَبُ بِهِمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَنَجْعَلُ لَهُمُ اللَّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ، فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ، أَعْطَيْنَاهُ إِيَّاهُ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ .

فوائد:.....۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ فرضیت رمضان سے قبل عاشوراء کے روزہ کا حکم وجوبی تھا، پھر فرضیت رمضان کی وجہ سے اس روزہ کی فرضیت معدوم ہو گئی۔

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث دلیل ہے کہ بچوں کو نیک کاموں کی مشق کرانا اور انہیں عبادات کا عادی بنانا درست ہے، لیکن وہ ان اعمال کے مکلف نہیں ہوتے۔ (شرح النووی: ۴ / ۱۲۵)

”غلیلہ بنت امینۃ اللہ بنت زینہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنی والدہ سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو عاشوراء کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ”آپ اس دن کی تعظیم کرتے تھے۔ آپ اپنے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شیر خوار بچوں کو بلاتے اور ان کے منوں میں اپنا لعاب مبارک ڈالتے اور ان کی ماؤں کو حکم دیتے کہ انہیں شام تک دودھ نہ پلائیں۔“

۲۰۸۹۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: رَوَاهُ أَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ، حَدَّثَنَا غَلِيلَةُ بِنْتُ أَمِينَةَ أُمِّهِ اللَّهُ وَهِيَ بِنْتُ رُزَيْتَةَ. قَالَتْ: قُلْتُ لِأُمِّي: أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي عَاشُورَاءَ؟ قَالَتْ: كَأَنَّ يُعْظَمُهُ، وَيَدْعُو بِرُضْعَائِهِ وَرُضْعَاءِ فَاطِمَةَ فَيَتَمَلُّ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَيَأْمُرُ أُمَّهَاتَهُنَّ أَلَّا يُرْضِعْنَ إِلَى اللَّيْلِ .

۲۰۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ وَهَذَا مِنْ نِقَاتِ أَهْلِ

(۲۰۸۸) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب صوم الصبیان، حدیث: ۱۹۶۵۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب من اکل فی

عاشوراء، حدیث: ۱۱۳۶۔ صحیح ابن حبان: ۳۶۱۱۔

(۲۰۸۹) اسنادہ ضعیف: مسند ابی یعلیٰ: - معجم کبیر طبرانی: - مجمع الزوائد: ۱۸۶/۳۔

الْحَدِيثِ، وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ إِبرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا.....

عَلِيَّةُ بِنْتُ الْكُمَيْتِ الْعَتَكِيَّةُ قَالَتْ: "حَضْرَتِ عَلِيَّةُ بِنْتُ كَيْتِ عَتَكِيَّةِ بِيَانِ كَرْتِي هِيں كِه مِيں نِي اپنِي وَالدِه اِيْنِه كُونَا، اُوپر وَاَلِي حَدِيْثِ كِي مِثْلِ رَوَايْتِ بِيَانِ كِي اُوْر اَس مِيں يِه اَضَاْفِه هِي۔" تُو اللّٰه تَعَالَى اِن شِيْر خَوَارِجُوں كُو كَا فَا نِي هُو جَا تَا تَهَا۔" جَنَابِ مَسْلَمِه بِيَانِ كَرْتِي هِيں كِه اِن كِي وَالدِه نَبِي كَرِيْم ﷺ كِي خَادِمَه تَحِيں جَنهِيں رَزِيْنِه كِهَا جَا تَا تَهَا۔"

۱۵۳..... بَابُ الْأَمْرِ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

عاشوراء کے روزے کے حکم کا بیان

إِنْ أَصْبَحَ الْمَرْءُ غَيْرَ نَائٍ لِلصِّيَامِ، غَيْرَ مُجْمِعٍ عَلَى الصِّيَامِ مِنَ اللَّيْلِ. وَ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ ((لَا صِيَامَ لِمَنْ لَا يُجْمَعُ الصِّيَامُ مِنَ اللَّيْلِ)) صَوْمَ الْوَاَجِبِ دُونَ صَوْمِ التَّطَوُّعِ.

اگرچہ آدمی نے روزے کی نیت سے صبح نہ کی ہو اور نہ رات کے وقت روزے کی پختہ نیت کی ہو اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان "جس شخص نے رات کے وقت روزے کی پختہ نیت نہ کی تو اس کا روزہ نہیں ہوگا" سے آپ کی مراد فرضی روزہ ہے، نفلی روزہ مراد نہیں۔

۲۰۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِي الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ: ((أَصْمْتُمْ يَوْمَكُمْ هَذَا؟)) فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا. قَالَ: ((فَاتِمُوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ هَذَا))، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُؤَدُّوا أَهْلَ الْعُرُوضِ أَنْ يَتِمُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ ذَلِكَ.

"حَضْرَتِ مُحَمَّدِ بِنِ صَيْفِي الْأَنْصَارِيِّ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عاشوراء کے دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا: "کیا تم نے آج روزہ رکھا ہے؟ کچھ نے کہا: جی ہاں رکھا ہے۔ اور کچھ افراد نے کہا: جی نہیں۔ آپ نے فرمایا: "تو تم آج کا باقی دن روزہ مکمل کرو۔ اور آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ مدینہ منورہ کے مضافات میں واقع بستیوں کو بھی اطلاع کر دیں کہ وہ باقی دن (روزہ رکھ کر) پورا کریں۔"

(۲۰۹۰) اسنادہ ضعیف: مسند ابی یعلی: - معجم کبیر طبرانی: - مجمع الزوائد: ۱۸۶/۳.

(۲۰۹۱) سنن نسائی، کتاب الصیام، باب اذا طهرت الحائض او قدم المسافر.....، حدیث: ۲۳۲۲۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۳۵۔

مسند احمد: ۴/۳۸۸۔ صحیح ابن حبان: ۳۶۰۸۔

۱۵۳..... بَابُ الْأَمْرِ بِصِيَامِ بَعْضِ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ

عاشوراء کے دن کے بعض حصے کا روزہ رکھنے کے حکم کا بیان

إِذَا لَمْ يَعْلَمْ الْمَرْءُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ قَبْلَ أَنْ يَطْعَمَ . وَ الْفَرْقُ فِي الصَّوْمِ بَيْنَ عَاشُورَاءَ وَ بَيْنَ غَيْرِهِ ، إِذْ صَوَّمَ بَعْضُ يَوْمٍ لَا يَكُونُ صَوْمًا فِي غَيْرِ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ ، لِمَا خَصَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ ، فَأَمَرَ بِصَوْمِ بَعْضِ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَإِنْ كَانَ الْمَرْءُ قَدْ طَعِمَ أَوَّلَ النَّهَارِ .

جبکہ آدمی کو کھانے سے پہلے عاشوراء کے دن کا علم نہ ہوا ہو۔ عاشوراء کے دن اور دوسرے دنوں کے روزے میں فرق ہے کیونکہ عاشوراء کے علاوہ کسی دن کے کچھ حصے کا روزہ، روزہ نہیں بن سکتا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے عاشوراء کے دن کو اس کے لیے مخصوص فرمایا ہے۔ لہذا آپ نے عاشوراء کے بقیہ دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے اگرچہ آدمی صبح کے وقت کھانا بھی کھا چکا ہو۔

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا.....

سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ الْأَخْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ أَسْلَمٍ: أَذْنٌ فِي قَوْمِكَ أَوْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ: ((أَنْ مِّنْ أَكَلٍ فَلْيَصُمْ بِقِيَّةِ يَوْمِهِ، وَ مَن لَّمْ يَكُنْ أَكَلٍ فَلْيَصُمْ.))

”حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسلم قبیلے کے ایک شخص سے کہا: ”اپنی قوم میں یا لوگوں میں عاشوراء کے دن اعلان کر دو: ”جس شخص نے کھانا کھا لیا ہے وہ بقیہ دن روزہ رکھے اور جس نے کھانا نہیں کھا یا وہ روزہ رکھے۔“

۲۰۹۳۔ خَبَرُ أَبِي سَعِيدٍ بِالْخُدْرِيِّ وَ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمِنْهَالِ الْخَزَاعِيِّ عَنْ عَمِّهِ، وَ أَسْمَاءَ بْنِ حَارِثَةَ وَ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ، كُلُّهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْمَعْنَى وَقَدْ خَرَجَتْهُ فِي كِتَابِ ((الْكَبِيرِ)).

”حضرت ابو سعید خدری، محمد بن صیفی انصاری، عبد اللہ بن منہال خزاعی کی اپنے چچا سے روایت، اسماء بن حارثہ اور حضرت عبد اللہ جہنی رضی اللہ عنہم کی روایات اسی مسئلہ کے متعلق ہیں۔ میں نے اسے کتاب الکبیر میں بیان کیا ہے۔“

فوائد:.....۱۔ رمضان کے روزوں کے لیے رات کے وقت نیت کرنا لازم ہے۔ لیکن نفل روزوں کے لیے رات

(۲۰۹۲) صحیح بخاری، کتاب اخبار الأحاد، باب ما كان يبعث النبي ﷺ من الامراء، حديث: ۷۲۶۵۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب من اكل في عاشوراء فليكم.....، حديث: ۱۱۳۵۔ سنن نسائی: ۲۲۲۳۔ مسند احمد: ۵۰/۴۔ سنن الدارمی: ۱۷۶۱۔

(۲۰۹۳) الصحیحة: ۲۶۲۴۔

کو نیت کرنا شرط نہیں، بلکہ دن کے وقت نیت کر لی جائے تب بھی نفل روزہ کا اہتمام جائز ہے۔

۲۔ احادیث الباب دلیل ہے کہ رمضان کی فرضیت سے قبل عاشوراء کا روزہ فرض تھا، اور اسے ترک کرنے کی رخصت نہیں تھی، پھر فرضیت رمضان کے بعد عاشوراء کے روزہ میں تخفیف کی گئی اور اس کی فرضیت ساقط قرار پائی۔

۱۵۵..... بَابُ ذِكْرِ التَّخْيِيرِ بَيْنَ صِيَامِ عَاشُورَاءَ وَافْطَارِهِ، وَالذَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِصَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَمْرٌ نَذْبٍ وَإِرْشَادٍ وَفَضِيلَةٍ

عاشوراء کا روزہ رکھنے اور نہ رکھنے میں اختیار کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ عاشوراء کے دن کے روزے کا حکم استحباب، راہنمائی اور فضیلت کے لیے ہے

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُو عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سَالِمٌ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْيَوْمُ عَاشُورَاءُ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُصِمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفِطِرْ. خَيْرٌ عَائِشَةَ وَ مُعَاوِيَةَ مِنْ هَذَا الْبَابِ .

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آج عاشوراء کا دن ہے تو جو شخص چاہے وہ اس دن کا روزہ رکھے اور جو شخص چاہے وہ روزہ نہ رکھے۔“ حضرت عائشہ اور معاویہ رضی اللہ عنہما کی روایات اسی مسئلہ کے متعلق ہیں۔

فوائد:..... اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ عاشوراء کا روزہ رمضان کی فرضیت سے قبل مستحب تھا، فرض نہیں تھا، درست نہیں، کیونکہ عاشوراء کے روزہ میں اختیار فرضیت رمضان کے بعد دیا گیا ہے۔

۱۵۶..... بَابُ الْأَمْرِ بِأَنْ يُصَامَ قَبْلَ عَاشُورَاءَ يَوْمًا أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا مُخَالَفَةً لِفِعْلِ الْيَهُودِ فِي صَوْمِ عَاشُورَاءَ

عاشوراء کے دن میں یہودیوں کے روزے کی مخالفت کے لیے عاشوراء سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھنے کے حکم کا بیان

۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ.....

ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۲۰۹۴) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم عاشوراء، حدیث: ۱۸۹۲، ۲۰۰۰۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء، حدیث: ۱۱۲۶/۱۲۱۔

(۲۰۹۵) اسنادہ ضعیف: ابن ابی لیلیٰ کا حافظ خراب تھا۔ تاہم موقوفاً صحیح ہے۔ مسند احمد: ۲۴۱/۱۔ مسند الحمیدی: ۴۸۵۔ سنن کبریٰ بیہقی: ۲۸۷/۴۔

((صُومُوا يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَخَالِفُوا الْيَهُودَ،
صُومُوا قَبْلَهُ يَوْمًا أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا.))
نے فرمایا: ”عاشوراء کے دن کا روزہ رکھو اور یہودیوں کی
مخالفت کرو، اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ
رکھو۔“

۱۵۷..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ التَّاسِعِ مِنَ الْمُحْرَمِ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں ماہ محرم کی نو تاریخ کو روزہ رکھنا مستحب ہے

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا.....
الْحَكَمُ بْنُ الْأَعْرَجِ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ
عَبَّاسٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَهُوَ
مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ صِيَامِ عَاشُورَاءَ،
فَقَالَ: اعْذُذْ، فَإِذَا أَصْبَحْتَ يَوْمَ التَّاسِعِ مِنَ
الْمُحْرَمِ فَأَصْبِحْ صَائِمًا. قَالَ: قُلْتُ:
أَكْذَاكَ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصُومُ؟ قَالَ: كَذَاكَ كَانَ يَصُومُ.
”جناب حکم بن اعرج بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا جبکہ وہ مسجد حرام میں اپنی چادر سے
ٹیک لگا کر تشریف فرما تھے، تو میں نے ان سے عاشوراء کے
روزے کے بارے میں پوچھا: تو انہوں نے فرمایا: گنتی کرتے
رہو پھر جب تم محرم کی نو تاریخ کو صوم کرو تو روزہ رکھ لو۔ وہ کہتے
ہیں: میں نے عرض کی: کیا محمد ﷺ اسی طرح روزہ رکھا
کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: اسی طرح آپ روزہ رکھا
کرتے تھے۔“

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ، عَنْ حَاجِبِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الْحَكَمِ
بْنِ الْأَعْرَجِ بِمِثْلِهِ، وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فِي
زَمْرَمٍ.
”جناب جعفر بن محمد کی سند سے مذکورہ بالا کی مثل مروی ہے،
اس میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ زمزم کے قریب اپنی چادر کو تکیہ
بنائے بیٹھے ہوئے تھے۔“

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَاجِبِ بْنِ عَمْرٍو،
عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ.....
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ قَالَ: هُوَ
”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے عاشوراء

(۲۰۹۶) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب ای یوم یصام عاشوراء، حدیث: ۱۱۳۳۔ سنن ابی داؤد: ۲۴۴۶۔ سنن کبریٰ نسائی:

۲۸۷۳۔ مسند احمد: ۱/۲۴۶۔

(۲۰۹۷) سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی عاشوراء ای یوم هو، حدیث: ۷۵۴۔ وانظر الحدیث السابق.

(۲۰۹۸) تقدم تخريجه برقم: ۲۰۹۶.

يَوْمُ التَّاسِعِ . قُلْتُ: كَذَلِكَ صَامَ مُحَمَّدٌ كَذَلِكَ صَامَ مُحَمَّدٌ کے دن کے بارے میں فرمایا: ”وہ نو تاریخ کا دن ہے۔“ میں نے عرض کیا: کیا محمد ﷺ اسی طرح (نو تاریخ کا) روزہ رکھتے تھے؟“

فوائد: ۱۔ شافعی، اصحاب شافعی، احمد اور اسحق کا موقف ہے کہ نو اور دس محرم دودن کا روزہ رکھنا مستحب فعل ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے دس محرم کا روزہ رکھا اور نو محرم کے روزے کی نیت کی، لہذا دونوں دن روزہ رکھنا مستحب ہے۔ (شرح النووی: ۱۲/۸)

۲۔ دس کے روزے کے ساتھ نو کے روزہ کی نیت میں یہود کی مخالفت مقصود ہے، لہذا نو محرم کا روزہ ساتھ ملانے سے عاشوراء کے روزہ کی فضیلت بھی حاصل ہو جاتی ہے اور مخالفت بھی۔

۵۸..... بَابُ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ تَكْفِيرِ الذُّنُوبِ بِلَفْظِ خَبْرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

مجممل غیر مفسر روایت کے ساتھ عرفہ کے دن کی فضیلت اور اس سے گناہوں کی بخشش کا بیان

۲۰۹۹۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرْتُ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صَوْمُ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالسَّنَةَ الْمُقْبِلَةَ)) ”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث کہ عرفہ کے دن کا روزہ گزشتہ سال اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔“ میں عاشوراء کے باب میں لکھوا چکا ہوں۔“

فوائد:..... مکرر ۲۰۸۸۔

۱۵۹..... بَابُ ذِكْرِ خَبْرِ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ، مُجْمَلٌ غَيْرُ مُفَسَّرٍ

مجممل غیر مفسر الفاظ کے ساتھ مروی حدیث کا بیان جو

نبی اکرم ﷺ سے عرفہ کے دن کے روزے کی ممانعت میں ذکر ہوئی ہے

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّعَلِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ عَرَفَةَ)) ”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور تشریق کے

(۲۰۹۹) تقدم تخريجه برقم: ۲۰۸۸.

(۲۱۰۰) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب صیام ایام التشریق، حدیث: ۲۴۱۹۔ سنن ترمذی: ۷۷۳۔ سنن

نسائی: ۳۰۰۷۔ مسند احمد: ۱۵۲/۴.

النَّحْرِ وَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَ هِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَ شُرْبٍ .)) حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ بْنِ اللَّخْمِيِّ، بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ .

دن ہم اہل اسلام کی عید کے دن ہیں اور وہ کھانے پینے کے دن ہیں۔“

فوائد:..... اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ عرفہ کا روزہ رکھنا ممنوع ہے، درست نہیں کیونکہ یہ روایت مجمل ہے اور مفسر روایات میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت ثابت ہے لہذا ان روایات میں تطبیق یوں ہوگی، کہ میدان عرفات میں عرفہ کے دن روزہ چھوڑنا روزہ رکھنے سے افضل ہے کیونکہ یہ حجاج کرام کے اجتماع کا دن ہے اور اس دن مناسک حج کی ادائیگی کے لیے بے روزہ ہونا افضل ہے تاکہ تمام مناسک احسن انداز سے ادا کیے جاسکیں۔

۱۶۰..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ مُفَسِّرِ اللَّفْظَيْنِ الْمُجْمَلَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا

گزشتہ دو مجمل روایات کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَرِهَ صَوْمَ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَافَاتٍ لَا غَيْرِهِ، وَفِيهِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ صَوْمَ يَوْمِ عَرَفَةَ يَكْفُرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالسَّنَةَ الْمُسْتَقْبَلَةَ بِغَيْرِ عَرَافَاتٍ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے عرفات کے مقام پر عرفہ کے دن روزہ رکھنے کو ناپسند کیا ہے۔ عرفات کے علاوہ علاقوں میں منع نہیں کیا۔ اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کا یہ فرمان ”عرفہ کے دن کا روزہ گزشتہ سال اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے“ یہ فرمان عرفات کے علاوہ علاقوں کے لیے ہے۔

۲۱۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا أَبُو دِحْيَةَ حَوْشَبُ بْنُ عَقِيلٍ الْجُرْمِيُّ، حَدَّثَنَا الْعَبْدِيُّ، عَنْ عِكْرَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَافَاتٍ .

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفات کے مقام پر عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔“

(۲۱۰۱) اسنادہ ضعیف: مہدی العبدی راوی مجہول ہے۔ الضعیفة: ۴۰۴۔ سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب فی صوم یوم عرفہ، حدیث: ۲۴۴۰۔ سنن کبریٰ نسائی: ۲۸۴۳۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۳۲۔ مسند احمد: ۳۰۴/۲۔

۱۶۱..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِفْطَارِ يَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ بِاِقْتِدَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَقْوِيًا بِالْفِطْرِ عَلَى الدُّعَاءِ. إِذِ الدُّعَاءُ يَوْمَ عَرَفَةَ أَفْضَلُ الدُّعَاءِ أَوْ مِنْ أَفْضَلِهِ .

نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں اور دعا کے لیے قوت و طاقت کو جمع کرنے کے لیے عرفات میں عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنا مستحب ہے۔ کیونکہ عرفہ کے دن کی دعاسب دعاؤں سے افضل و اعلیٰ ہے یا افضل دعاؤں میں سے ایک ہے۔

۲۱۰۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذِ الْعَقَدِيِّ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرَمَةَ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی والدہ محترمہ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفات میں روزہ نہیں رکھا تھا۔ آپ کے پاس دودھ لایا گیا تو آپ نے نوش فرمایا۔“

فوائد :..... ۱۔ شافعی، مالک، ابوحنیفہ اور جمہر علماء کا مذہب ہے کہ حاجی کے لیے عرفات میں عرفہ کے دن کا

روزہ نہ رکھنا مستحب فعل ہے اور یہی مذہب راجح ہے۔ (شرح النووی: ۱۱۸)

۲۔ عرفہ میں موقوف کرنے والا عرفہ کا روزہ چھوڑ دے۔ یہ بہتر عمل ہے۔

۳۔ سواری پر وقوف کرنا مستحب فعل ہے۔

۱۶۲..... بَابُ ذِكْرِ إِفْطَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ

عشر ذوالحجہ میں نبی کریم ﷺ کے روزہ نہ رکھنے کا بیان

۲۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ (ح) وَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحجہ کے دس دنوں میں روزہ نہیں رکھا۔“ جناب ابو بکر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے: ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَصُمْ الْعَشْرَ. وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِيهِ حَدِيثُهُ: قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ

(۲۱۰۲) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ۳۳۸/۶۔ صحیح ابن حبان: ۳۵۹۶۔ ولہ طریق آخر سیاتی برقم: ۲۸۲۸۔

(۲۱۰۳) صحیح مسلم، کتاب الاعتکاف، باب صوم عشر ذی الحجۃ، حدیث: ۱۱۷۶۔ سنن ابی داؤد: ۲۴۳۹۔ سنن ترمذی:

۷۵۶۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۲۹۔ مسند احمد: ۱۹۰/۶۔

روزے کے احکام و مسائل

کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو عشرہ ذوالحجہ میں کبھی روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔“

فوائد:..... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوالحجہ کے پہلے نودن کے روزے چھوڑنا افضل اور ان دنوں کے روزے رکھنا مکروہ ہیں، لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے، کیونکہ ان دنوں کے روزے افضل ہیں کیونکہ نبی ﷺ ان دنوں کے روزوں کا اہتمام کرتے تھے۔ زوج نبی ﷺ روایت کرتی ہیں: ﴿كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ تِسْعَ ذِي الْحِجَّةِ، وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ﴾. رسول اللہ ﷺ ذوالحجہ کے نودن عاشوراء اور ہرمینے کے تین دن روزہ رکھتے تھے۔ (ابوداؤد: ۲۴۳۷۔ صحیحہ الالبانی)

۱۲۳..... بَابُ ذِكْرِ عِلَّةٍ قَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْرُكُ لَهَا بَعْضَ أَعْمَالِ التَّطَوُّعِ وَإِنْ كَانَ يَحْتُ عَلَيْهِا، وَهِيَ خَشْيَةٌ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيْهِمْ ذَلِكَ الْفِعْلُ مَعَ اسْتِحْبَابِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَفَّفَ عَلَى النَّاسِ مِنَ الْفَرَائِضِ

اس علت و سبب کا بیان جس کی بنا پر نبی کریم ﷺ بعض نفلی کام ترک کر دیتے تھے اگرچہ آپ ان کی ترغیب بھی دلاتے تھے۔ اور ڈر یہ تھا کہ کہیں وہ فعل مسلمانوں پر فرض نہ کر دیا جائے، جبکہ نبی کریم ﷺ لوگوں پر فرائض میں تخفیف کرنا پسند فرماتے تھے۔

۲۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْرُكُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَفْعَلَهُ خَشْيَةً أَنْ يَسْتَنْبِنَ بِهِ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ. وَكَانَ يُحِبُّ مَا خَفَّفَ عَلَى النَّاسِ مِنَ الْفَرَائِضِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک عمل ترک کر دیتے حالانکہ آپ اسے کرنا پسند فرماتے تھے، آپ اس ڈر سے ترک کر دیتے تھے کہ لوگ اس پر باقاعدگی سے عمل کرنے لگیں گے تو ان پر فرض کر دیا جائے گا اور آپ کو لوگوں پر تخفیف اور آسان فرائض پسندیدہ تھے۔“

فوائد:..... ۱۔ رسول اللہ ﷺ کئی پسندیدہ اعمال کو محض اس لیے ترک کر دیتے کہ یہ اعمال امت پر فرض نہ ہو جائیں اور ان کے لیے مشقت کا باعث نہ بنیں۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ امت کے حق میں انتہائی شفیق اور ان کے معاملات کے بارے میں فکر گیر رہتے تھے۔

(۲۱۰۴) صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب تحریض النبی ﷺ علی قیام اللیل، حدیث: ۱۱۲۸۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحی، حدیث: ۷۱۸۔ صحیح ابن حبان: ۳۱۲۔

۱۶۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمٍ وَ إِفْطَارِ يَوْمٍ، وَ الْإِعْلَامُ بِأَنَّهُ صَوْمُ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا مستحب ہے اور اس بات کی اطلاع کہ یہ اللہ کے نبی داود علیہ السلام کے روزوں کی کیفیت ہے

۲۱۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ.....

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبادت میں سخت محنت کرنے والا شخص تھا۔ تو میرے والد گرامی نے میری شادی کر دی۔ پھر وہ مجھے ملنے کے لیے آئے تو میری بیوی سے پوچھا: ”تم نے اپنے خاوند کو کیسے پایا؟ اس نے جواب دیا: ”وہ بڑے اچھے نیک مرد ہیں جو نہ رات کو سوتے ہیں، نہ دن کو روزہ چھوڑتے ہیں۔ کہتے ہیں: میرے والد صاحب نے مجھے سخت ڈانٹ پلائی، پھر کہا: میں نے تیری شادی ایک مسلمان شریف عورت کے ساتھ کی ہے اور تم نے اسے حقوق زوجیت سے محروم کر رکھا ہے۔ لیکن میں نے اپنی عبادت میں قوت و محنت کی وجہ سے والد صاحب کی باتوں کی پروا نہ کی تھی کہ یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئی۔ تو آپ نے فرمایا: ”لیکن میں تو سوتا بھی ہوں اور (رات کو) نماز بھی پڑھتا ہوں۔ روزے بھی رکھتا ہوں اور ناعہ بھی کرتا ہوں۔ اس لیے تم بھی (رات کو) سویا بھی کرو اور نماز بھی بڑھ لیا کرو۔ روزے رکھنے میں ناعہ بھی کیا کرو۔ اور ہر مہینے تین دن روزے رکھ لیا کرو۔“ تو میں نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! میں اس سے زیادہ عمل کرنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”تو حضرت داؤد علیہ السلام سے روزے رکھ لیا کرو۔ ایک دن روزہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مُجْتَهِدًا، فَزَوَّجَنِي أَبِي، ثُمَّ زَارَنِي، فَقَالَ لِلْمَرْأَةِ: كَيْفَ تَجِدِينَ بَعْلَكَ؟ فَقَالَتْ: نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَا يَنَامُ وَلَا يُفْطِرُ. قَالَ: فَوَقَّعَ بِي أَبِي، ثُمَّ قَالَ: زَوَّجْتُكَ امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَعَصَلْتَهَا، فَلَمْ أَبَالِ مَا قَالَ لِي مِمَّا أَجِدُ مِنَ الْقُوَّةِ وَالْإِجْتِهَادِ إِلَى أَنْ بَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لِكَيْفِي أَنَا وَأَصْلِي وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ، فَنَمَّ وَصَلَّى وَأَفْطِرُ، وَصُمُّ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: ((فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ، صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا، وَاقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ.)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: ((اقْرَأْهُ فِي خَمْسِ عَشْرَةَ.)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ. قَالَ حُصَيْنٌ، فَذَكَرَ لِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ

(۲۱۰۵) صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فی کم یقرأ القرآن، حدیث: ۵۰۵۲۔ سنن نسائی: ۲۳۹۱، ۲۳۹۲۔ مستد

احمد: ۱۰۸/۲ من طریق مجاہد۔

رکھو اور ایک دن چھوڑ دیا کرو اور قرآن مجید ہر مہینے میں ختم کر لیا کرو۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اس سے زیادہ عمل کرنے کی طاقت و ہمت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”پندرہ دن میں قرآن مجید ختم کر لیا کرو۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں۔ جناب مجاہد کہتے ہیں: ”آپ نے سات دن میں قرآن ختم کرنے کا مشورہ و ہدایت کی پھر آپ نے فرمایا: ”بے شک ہر عمل کا شوق اور رغبت ہوتی ہے اور ہر رغبت و شوق کے لیے سستی ہوتی ہے۔ تو جس شخص کی سستی و کمزوری سنت نبوی کے مطابق ہوئی تو وہ ہدایت یافتہ ہو گیا اور جس کی سستی کسی دوسرے سبب سے ہوئی تو وہ ہلاک ہو گیا“ تو حضرت عبداللہ کہتے ہیں ”اگر میں رسول اللہ ﷺ کی رخصت قبول کر لیتا تو مجھے یہ بات میرے گھر والوں اور مال و دولت جیسی نعمتوں کے حصول سے زیادہ محبوب ہوتی اور میں آج بوڑھا اور کمزور ہو چکا ہوں۔“ اور میں وہ عمل ترک کرنا ناپسند کرتا ہوں جس کا حکم مجھے رسول اللہ ﷺ نے دیا تھا۔“

بَلَغَ سَبْعًا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةً، وَ لِكُلِّ شِرَّةٍ فِتْرَةٌ، فَمَنْ كَانَتْ فِتْرَتُهُ إِلَى سُنَّتِي، فَقَدْ اهْتَدَى، وَمَنْ كَانَتْ فِتْرَتُهُ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ فَقَدْ هَلَكَ.)) فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لِأَنَّ أَكُونَ قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ أَهْلِي وَمَالِي، وَأَنَا الْيَوْمَ شَيْخٌ قَدْ كَبُرْتُ وَصَعَفْتُ، وَأَكْرَهُ أَنْ أَتْرَكَ مَا أَمَرَنِي بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۵..... بَابُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ صَوْمَ يَوْمٍ وَفِطْرَ يَوْمٍ أَفْضَلُ الصِّيَامِ وَأَحَبُّهُ إِلَى اللَّهِ وَاعْدَلُهُ
اس بات کا بیان کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناغہ کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل، پسندیدہ اور عدل پر مبنی روزے ہیں

۲۱۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ أَمْلَى مِنْ أَصْلِهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي عِيَّاضٍ، عَنْ أَبِي عِيَّاضٍ.....
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور روزوں کے متعلق

(۲۱۰۶) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النهی عن صوم الدهر، حدیث: ۱۱۵۹/۱۹۲۔ سنن نسائی: ۳۹۶۔ مسند احمد:

روزے کے احکام و مسائل

سوال کیا، آپ نے فرمایا: ”ہر مہینے ایک دن روزہ رکھ لیا کرو اور تمہیں باقی دنوں کا اجر بھی ملے گا۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ عمل کی طاقت رکھتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: ”ہر مہینے دو دن روزہ رکھا کرو اور تمہیں باقی دنوں کا اجر و ثواب بھی ملے گا۔“ میں نے عرض کیا: بلاشبہ میں اس سے زیادہ عمل کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ہر ماہ تین روزے رکھ لیا کرو اور تمہیں باقی دنوں کا ثواب بھی مل جائے گا۔ میں نے پھر کہا: میں اس سے زیادہ عمل کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: چار روزے رکھ لیا کرو اور تمہیں باقی دنوں کا ثواب بھی ملے گا۔ انہوں نے کہا: بے شک میں اس سے زیادہ عمل کی طاقت و قوت پاتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے پسندیدہ روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں، وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن ناناہ کرتے تھے۔“

الصَّوْمِ، فَقَالَ: ((صُمْ يَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَ لَكَ أَجْرٌ مَا بَقِيَ)). قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ. فَقَالَ: ((صُمْ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَ لَكَ أَجْرٌ مَا بَقِيَ)). قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: ((صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَ لَكَ أَجْرٌ مَا بَقِيَ)). قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: ((صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَ لَكَ أَجْرٌ مَا بَقِيَ)). قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ صَوْمُ دَاوُدَ، كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَ يَفْطِرُ يَوْمًا)).

۲۱۰۷۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَيْرِ أَبِي سَلَمَةَ،

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ”حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں کی طرح روزے رکھا کرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے عمدہ اور متعادل روزے ہیں۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: ((صُمْ صِيَامَ دَاوُدَ فَإِنَّهُ أَعْدَلُ الصِّيَامِ عِنْدَ اللَّهِ)). وَ فِي خَيْرِ حَيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.

”افضل ترین روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ میں نے ان روایات کے طرق کتاب الکبیر میں بیان کیے ہیں۔“

۲۱۰۸۔ ((أَفْضَلُ الصِّيَامِ صَوْمُ دَاوُدَ)). خَرَجْتُ طُرُقَ هَذِهِ الْأَخْبَارِ فِي كِتَابِ (الْكَبِيرِ).

فوائد:..... ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ چھوڑنا روزوں کی افضل قسم ہے۔ (المغنی: ۶/ ۱۹۹)

۲۔ ان احادیث میں رسول اللہ ﷺ کا امت کے ساتھ نرمی اور شفقت کا بیان ہے اور امت کو ان اعمال کو اختیار

(۲۱۰۷) سیاتی بوقم: ۲۱۱۰.

(۲۱۰۸) سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی سرد الصوم، حدیث: ۷۷۰.

کرنے کی نصیحت ہے۔ اور امت کو ان اعمال کو اختیار کرنے کی نصیحت ہے، جو اس پر دوام کی طاقت رکھتے ہوں۔ دوام کی طاقت رکھتے ہوں اور عبادات میں تعمق و بے جا کثرت کی ممانعت ہے کہ اس سے وہ اکتاہٹ اور ان عبادات کو ترک کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ (شرح النووی: ۸ / ۳۹)

۳۔ بہترین نفلی روزے داؤد علیہ السلام کے روزے ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ ترک کرنا ہے۔ اس کے علاوہ افضل روزوں کی کوئی اور قسم نہیں۔

۴۔ بغیر ناغہ کے مسلسل روزے رکھنا ممنوع ہے اور ہمیشہ روزوں کا اہتمام کرنے سے اجر و ثواب نہیں ملتا اور نہ ہی ایسے روزے قبول ہوتے ہیں۔

۵۔ رخصت کو اختیار کرنا ایسی عزیمت کو اختیار کرنے سے بہتر ہے جس میں رخصت دی گئی ہو۔

۱۶۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَبَّرَ أَنَّ صِيَامَ دَاوُدَ أَغْدَلُ الصِّيَامِ وَأَفْضَلُهُ، وَأَحَبُّهُ إِلَى اللَّهِ

اس بات کی دلیل کہ نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ داؤد علیہ السلام کے روزے سب سے

معتدل، افضل ترین اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہیں

إِذْ صَائِمٌ يَوْمٌ، مُفْطِرُ يَوْمٍ، يَكُونُ مُؤَدِّيًا لِحَظِّ نَفْسِهِ وَ عَيْنِهِ وَ أَهْلِهِ أَيَّامَ فِطْرِهِ، وَ لَا يَكُونُ مُضَيِّعًا لِحَظِّ نَفْسِهِ وَ عَيْنِهِ وَ أَهْلِهِ

کیونکہ ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن ناغہ کرنے والا، ناغہ والے دن اپنی جان، آنکھ اور گھر والوں کا حق ادا کرتا ہے اور اس طرح وہ اپنی جان، آنکھ اور اپنے گھر والوں کے حقوق کو ضائع نہیں کرتا۔

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيمٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ بَكْرِ - وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ يَزْعُمُ أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ.....

عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَسْرُدُ وَأُصَلِّي اللَّيْلَ، قَالَ: وَإِنَّمَا أُرْسِلُ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا لَقِيَهُ، فَقَالَ: ((أَلَمْ أَخْبِرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَ لَا

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو یہ بات پہنچی کہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں اور ساری رات نماز پڑھتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں: یا تو آپ نے مجھے بلانے کے لیے کسی کو بھیجا، یا میں آپ کو ملا تو آپ نے

(۲۱۰۹) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب حق الاہل فی الصوم، حدیث: ۱۹۷۷۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النهی عن صوم الدھر، حدیث: ۱۱۵۹/۱۸۶۔ سنن ترمذی: ۷۷۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۰۶۔ سنن نسائی: ۲۴۰۳۔ مسند احمد: ۱۹۵/۲۔

فرمایا: ”کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی کہ تم مسلسل روزے رکھتے ہو اور پوری رات نماز پڑھتے ہو؟ تو ایسے مت کرو۔ کیونکہ تمہاری آنکھوں کا بھی حق ہے اور تمہاری جان کا بھی حق ہے اور تمہارے گھر والوں کا بھی نصیب (حصہ) ہے۔ روزے رکھو اور نافع بھی کرو، رات کو نماز پڑھو اور سویا بھی کرو اور ہر دس دنوں میں ایک دن روزہ رکھا کرو اور تمہیں باقی نو دنوں کا اجر بھی ملے گا“ کہتے ہیں: بے شک میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”تو داؤد علیہ السلام کے روزے رکھ لیا کرو۔“ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! داؤد علیہ السلام کیسے روزے رکھتے تھے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نافع کرتے تھے۔ اور جب دشمن سے آمنہ سامنا ہوتا تو بھاگتے نہیں تھے۔“ انہوں نے کہا: ”اے اللہ کے نبی! مجھے یہ شرف کیسے نصیب ہو سکتا ہے؟ جناب عطاء کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ ہمیشہ کے روزوں کا ذکر کیسے ہوا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ہمیشہ کے روزے رکھے اس نے کوئی روزہ نہیں رکھا۔“ یہ حدیث برسانی کی ہے۔ جناب عبدالرزاق کی حدیث میں ہے، انہوں نے کہا: ”بے شک میں پے درپے روزے رکھتا ہوں“ اور کہا: ”یا تو آپ نے مجھے بلانے کے لیے کسی کو بھیجا:“ اور کہا: ”بے شک میں اس سے زیادہ کی طاقت پاتا ہوں۔“

۱۶۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ دَاوُدَ كَانَ مِنْ أَعْبِدِ النَّاسِ إِذَا كَانَ صَوْمُهُ مَا ذَكَرْنَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ داؤد علیہ السلام سب لوگوں سے بڑھ کر عبادت گزار تھے۔ جبکہ ان کے روزوں کا

معمول اس طرح تھا جیسا ہم نے بیان کیا ہے

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا.....

”حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھے بلانے کے لیے) پیغام بھیجا۔ (میں حاضر ہوا) تو آپ نے فرمایا: ”کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی کہ تم ساری رات نفل پڑھتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو۔“ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ وہ کہتے ہیں: تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: داؤد علیہ السلام کے روزے رکھا کرو کیونکہ وہ سب لوگوں سے بڑھ کر عبادت گزار بندے تھے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ چھوڑ دیتے تھے۔“ پھر فرمایا: ”بے شک تمہیں معلوم نہیں ہے شاید کہ تمہیں طویل عمر نصیب ہو۔“ وہ کہتے ہیں: اب میں خواہش کرتا ہوں کہ کاش میں نے وہ رخصت قبول کی ہوتی جس کا حکم مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا۔“

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: أُرْسِلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ، وَتَصُومُ النَّهَارَ))، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ. وَقَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ، فَإِنَّهُ كَانَ أَعْبَدَ النَّاسِ، كَانَ يَصُومُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّكَ لَا تَدْرِي لَعَلَّهُ أَنْ يَطُولَ بِكَ الْعُمْرُ)). فَلَوِ دِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ الرُّخْصَةَ الَّتِي أَمَرَنِي بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

فوائد: یہ حدیث دلیل ہے کہ داؤد علیہ السلام کا ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ چھوڑنا نفلی روزوں کی افضل قسم ہے اور روزوں اور قیام اللیل کے انتخاب میں داؤد علیہ السلام زیادہ عبادت گزار تھے۔

۱۶۸..... بَابُ ذِكْرِ تَمَنِّي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِطَاعَةَ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمَيْنِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن ناعہ کرنے کی استطاعت ملنے کی تمنا کا بیان

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ، أَنَا حَمَادٌ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - حَدَّثَنَا عِيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْبُدِ الزَّمَانِيُّ.....

”حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: ”جو شخص دو دن روزہ رکھے اور ایک دن ناعہ کرے اس کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا: ”کیا

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ عَمْرٌو لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ: ((وَيُطَبِّقُ ذَلِكَ

(۲۱۱۰) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب حق الجسم فی الصوم، حدیث: ۱۹۷۵۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النهی

عن صوم الدهر، حدیث: ۱۱۵۹/۱۸۲۔ سنن نسائی: ۲۳۹۳۔ مسند احمد: ۱۸۸/۲۔

(۲۱۱۱) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثة ایام من کل شهر، حدیث: ۱۱۶۲۔ سنن ابی داؤد: ۲۴۲۵۔ سنن

نسائی: ۲۳۸۹۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۱۳ و تقدم طرفه برقم: ۲۰۸۷۔

أَحَدًا؟)) قَالَ: فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا، وَ يُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: ((ذَلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ)).
 قَالَ: فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ: ((وَدِدْتُ أَنِّي طَوَّقْتُ ذَلِكَ)).
 کوئی شخص اس کی طاقت رکھتا ہے؟ انہوں نے عرض کی: ”اس شخص کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن روزہ چھوڑتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں کا ہے۔“ انہوں نے پوچھا: وہ شخص کیسا ہے جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن نہ رکھے؟ آپ نے فرمایا: میری خواہش اور چاہت ہے کہ مجھے بھی اس کی طاقت نصیب ہو۔“

فوائد ۱۔ سارا سال دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ چھوڑنا انسان کے بہت زیادہ مشقت کا باعث ہے کہ اس سے پیدا ہونے والے ضعف سے انسان بیوی کے حقوق اور دیگر عبادات و معاملات میں سستی کا شکار ہو جاتا ہے۔ لہذا ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن چھوڑنا افضل ہے۔

۲۔ وَدِدْتُ أَنِّي طَوَّقْتُ ذَلِكَ. کے بارے میں قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس کا مفہوم ہے کہ میری خواہش ہے کہ میری امت کو اس عمل (ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن روزہ چھوڑنے) کی طاقت نصیب ہو۔ کیونکہ نبی ﷺ اس عمل کی بلکہ اس سے اکثر کی بھی طاقت رکھتے تھے، حتیٰ کہ آپ ﷺ سحری و افطاری کے بغیر کئی کئی دن مسلسل روزہ رکھتے تھے۔ (شرح النووی: ۴/۱۷۹)

۱۶۹..... بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ مُبَاعَدَةِ اللَّهِ الْمَرْءَ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا بِذِكْرِ خَبْرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں روزہ رکھنے کی فضیلت کا بیان۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے ستر سال دور کر دیتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک مجمل غیر مفسر روایت کا ذکر ۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ - عَنِ سُهَيْلٍ وَ هُوَ ابْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَصُومُ يَوْمًا عَبْدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)).

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو بندہ بھی اللہ کی راہ میں ایک روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن کی وجہ سے اس کا چہرہ جہنم کی آگ سے ستر سال دور کر دیتا ہے۔“

(۲۱۱۲) صحیح بخاری، کتاب الجہاد، باب فضل الصوم فی سبیل اللہ، حدیث: ۲۸۴۰۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام فی سبیل اللہ.....، حدیث: ۱۱۵۳۔ سنن ترمذی: ۱۶۲۳۔ سنن نسائی: ۲۲۵۲۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۱۷۔ مسند احمد: ۸۳/۳ مرفوعاً.

۷۰..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الْمُفَسِّرِ لِلْفِظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنْ صَوْمَ الْيَوْمِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّمَا بَاعَدَ اللَّهُ صَائِمَهُ بِهِ عَنِ النَّارِ أَنَّهُ إِذَا صَامَهُ ابْتِغَاءً وَجْهَ اللَّهِ ، إِذِ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا لَا يَقْبَلُ مِنَ الْأَعْمَالِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ کی راہ میں رکھے جانے والے روزے سے اللہ تعالیٰ روزے دار کو جہنم کی آگ سے ستر سال دور کر دیتا ہے۔ جبکہ روزے دار نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے روزہ رکھا ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ وہی اعمال قبول کرتا ہے جو خالص اسی کے لیے کیے جائیں۔

۲۱۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي

صَالِحٍ ، عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَالِحِ بْنِ الْحُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ابْتِغَاءً وَجْهَ اللَّهِ ، إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ عَنْ وَجْهِهِ وَبَيْنَ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)) .

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو بندہ بھی اللہ کی رضا کے لیے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے اور جہنم کی آگ کے درمیان ستر سال کی دوری ڈال دیتا ہے۔“

فوائد:..... ۱۔ مہلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (یہ احادیث دلیل ہیں کہ) نیکی کے تمام اعمال سے روزہ افضل ہے الا

کہ روزہ کی وجہ سے دشمن سے آمانا سامنا ہونے کے وقت ضعف بدن کا خدشہ نہ ہو۔ (شرح ابن بطلال: ۶۲/۹)

۲۔ نووی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (احادیث الباب میں اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے کی فضیلت کا بیان ہے) اور یہ اس

شخص کے حق میں افضل ہے جو روزہ سے تکلیف محسوس نہ کرے کسی کے حق میں کوتاہی نہ کرے اور روزہ کی وجہ سے

قتال اور مہمات غزوہ میں کوئی خلل واقع نہ ہو۔

۳۔ جہنم کی دوری سے مراد جہنم سے معافی ہے اور خریف سے مراد سال ہے۔ (شرح النووی: ۳۳/۸)

۷۱..... بَابُ فَضْلِ اتِّبَاعِ صِيَامِ رَمَضَانَ بِصِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ ، فَيَكُونُ

كَصِيَامِ السَّنَةِ كُلِّهَا

رمضان المبارک کے روزوں کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے کی فضیلت کا بیان تو یہ

روزے سارے سال کے روزوں کی طرح ہو جائیں گے

۲۱۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ عُبَيْدَةَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ نَالِحِ بْنِ الدَّرَّاورِدِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ

سَلِيمَانَ، وَ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ.....

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ سِتَّةَ أَيَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ، فَكَانَ مَا صَامَ الدَّهْرَ)).

”حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے رمضان المبارک کے روزے رکھے پھر اس کے بعد ماہ شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا اس نے سارے سال کے روزے رکھے ہیں۔“

۱۷۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَعْلَمَ أَنَّ صِيَامَ رَمَضَانَ وَ سِتَّةَ أَيَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ يَكُونُ كَصِيَامِ الدَّهْرِ إِذِ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا أَوْ يَزِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ جَلَّ وَ عَزَّ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے یہ اطلاع دی ہے کہ رمضان المبارک کے روزے اور شوال کے چھ روزے عمر بھر کے روزوں کی مانند ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی کا بدلہ دس گنا رکھا ہے یا اگر اللہ چاہے تو اس سے بھی زیادہ عطا کرتا ہے

۲۱۱۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمِصْرِيَّانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ الدِّمَارِيِّ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ،.....

عَنْ ثَوْبَانَ . أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((صِيَامُ رَمَضَانَ بِعَشْرَةِ أَشْهُرٍ، وَ صِيَامُ سِتَّةِ أَيَّامٍ بِشَهْرَيْنِ، فَذَلِكَ صِيَامُ السَّنَةِ، يَعْنِي رَمَضَانَ وَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَهُ)).

”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان المبارک کے روزے دس مہینوں کے روزوں کے برابر ہیں اور چھ دنوں کے روزے دو ماہ کے روزوں کے برابر ہوں گے۔ تو یہ رمضان المبارک اور اس کے بعد چھ دن کے روزے سال بھر کے روزے ہوں گے۔“

فوائد:.....۱۔ ان احادیث میں شافعی، احمد، داؤد ظاہری اور ان کے موافقین کے مذہب کی صریح دلیل ہے کہ

شوال کے چھ روزے رکھنا مستحب فعل ہے۔

۲۔ شافعیہ کہتے ہیں کہ عید الفطر کے بعد شوال کے مسلسل چھ روزے رکھنا افضل ہیں لیکن تمام شوال متفرق روزے رکھنے

(۲۱۱۴) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم ستہ ایام من شوال، حدیث: ۱۱۶۴۔ سنن ابی داؤد: ۲۴۳۳۔ سنن

ترمذی: ۷۵۹۔ سنن کبریٰ نسائی: ۲۸۷۶۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۱۶۔ مسند احمد: ۴۱۷/۵۔ سنن الدارمی: ۱۷۵۴۔

(۲۱۱۵) اسنادہ صحیح: سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب صیام ستہ ایام من شوال، حدیث: ۱۷۱۵۔ سنن کبریٰ نسائی:

۲۸۷۳۔ مسند احمد: ۲۸۰/۵۔ سنن الدارمی: ۱۷۵۵۔

سے بھی یہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔ (شرح النووی: ۵۶/۸)

۳۔ رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے سے سال کے روزہ کی فضیلت اس طرح حاصل ہوتی ہے کہ ہر روزے کا ثواب دس گنا ہے اور رمضان کے روزے دس ماہ کے برابر اور شوال کے چھ روزے دو ماہ کے برابر ہیں یوں پورے سال کا اجر ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔

۴۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَ يَوْمِ الْخَمِيسِ، وَ تَحْرِىِ صَوْمِهِمَا، اِقْتِدَاءً بِفِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا مستحب ہے اور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ان دو روزوں کا اہتمام کرنا کرنا چاہیے

۲۱۱۶۔ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ، حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ يَمَانٍ، عَنْ سُوَيْبَانَ، عَنْ عَاصِمِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ سَوَاءِ الْخَزَاعِيِّ.....
عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ.
”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سوموار اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔“

۴۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَ فِيهِ اُوْحِيَ اِلَيْهِ، وَ فِيهِ مَاتَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سوموار کا روزہ رکھنا مستحب ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت اس دن ہوئی، اسی دن آپ کی طرف وحی بھیجی گئی اور اسی دن آپ کی وفات ہوئی

۲۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ أَبُو مُوسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ (ح) وَ حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ اَيْضًا، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، (ح) وَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ، كُلُّهُمُ عَنْ غِيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبُدِ بْنِ الزَّمَانِيِّ يَعْنِي.....

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ
”حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران

(۲۱۱۶) صحیح لغیرہ: سنن نسائی، کتاب الصیام، باب صوم النبی ﷺ، حدیث: ۲۳۶۶۔ من طریق اسحاق بهذا الاسناد۔ سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی صوم الاثنین والخمیس، حدیث: ۷۴۵۔ سنن نسائی: ۲۳۶۳۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۳۹۔ من طریق ربیعۃ الجرشی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا.

(۲۱۱۷) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثة ایام من کل شهر، حدیث: ۱۱۶۳/۱۹۸۔ سنن ابی داؤد: ۲۴۲۶۔ مسند احمد: ۳۰۳/۵.

کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی طرف متوجہ ہوئے تو پوچھا: ”اے اللہ کے نبی! سوموار کے دن کا روزہ رکھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اس دن میری پیدائش ہوئی اور اسی دن میری وفات ہوگی۔“ یہ حدیث قتادہ کی ہے۔ جناب وکیع کی روایت میں ہے: ”ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے: اور اس میں ہے: ”اس دن میں پیدا ہوا، اور اس دن میری طرف وحی کی گئی۔“

امام شعبہ کی روایت میں ہے: ”رسول اللہ ﷺ سے آپ کے روزوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ سخت ناراض ہو گئے اور آپ سے سوموار اور جمعرات کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”سوموار والے دن میری ولادت ہوئی اور اس دن مجھے نبوت عطا کی گئی یا فرمایا: ”اسی دن مجھ پر وحی نازل کی گئی۔“

فوائد: ۱۔ سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا مستحب عمل ہے۔ کیونکہ ان دونوں کا روزہ رکھنا رسول اللہ ﷺ کا دائمی عمل تھا۔

۲۔ سوموار کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔ کیونکہ اس دن نبی ﷺ کی پیدائش ہوئی اور اس دن آپ ﷺ پر وحی کا آغاز ہوا تھا۔ لہذا اس خوشی کے شکر یہ کے طور پر روزہ رکھنا مستحب عمل ہے۔

۱۷۵..... بَابُ فِي اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ اَيْضًا، لِأَنَّ الْأَعْمَالَ فِيهِمَا تَعْرَضُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا اس لیے بھی مستحب ہے کیونکہ ان دونوں میں اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں

۲۱۱۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ وَرَأَقُ الْفَرِيَابِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

(۲۱۱۸) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثة ایام من کل شهر، حدیث: ۱۶۸/۱۶۳۔ سنن ابی داؤد:

۲۴۲۶۔ مسند احمد: ۳۰۳/۵۔

عِيَّاشٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي شُرْحَيْلُ بْنُ سَعْدٍ.....

عَنْ أُسَامَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، وَيَقُولُ: ((إِنَّ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ)).

”حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے: ”ان دو دنوں میں اعمال (اللہ تعالیٰ کے سامنے) پیش کیے جاتے ہیں۔“

٢١٢٠- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ نَالَسَمَانَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تُعْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ، يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ إِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءٌ، فَيَقُولُ: ائْرُكُوا أَوْ ائْرُجِنُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَفِيْتَا)). قَالَ أَبُو بَكْرِ: هَذَا الْخَبْرُ فِي مَوْطَأِ مَالِكِ مَوْقُوفٌ غَيْرُ مَرْفُوعٍ وَهُوَ فِي مَوْطَأِ ابْنِ وَهْبٍ مَرْفُوعٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کے اعمال ہر ہفتے میں دو بار پیش کیے جاتے ہیں۔ سوموار اور جمعرات کے دن۔ لہذا ہر مومن کی بخشش ہو جاتی ہے، سوائے اس بندے کے جس کی اپنے بھائی سے دشمنی یا جھگڑا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”ان دو کو رہنے دویا انہیں مہلت دو حتی کہ (صلح کی طرف) لوٹ آئیں۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ روایت موطا امام مالک میں موقوف بیان ہوئی ہے جبکہ موطا ابن وہب میں مرفوع صحیح بیان ہوئی ہے۔“

فوائد:..... یہ احادیث دلیل ہے کہ سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا مستحب فعل ہے۔ کیونکہ اس دن اعمال پیش

کیے جاتے ہیں۔ (عون المعبود: ۵/۳۱۶)

٤٦..... بَابُ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمٍ وَاحِدٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَإِعْطَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

صَائِمِ يَوْمٍ وَاحِدٍ مِنَ الشَّهْرِ

ہر مہینے ایک دن کا روزہ رکھنے کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کا ایک دن کا روزہ رکھنے والے کو پورے

مہینے کا ثواب عطا فرمانا

(٢١١٩) سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب فی صوم یوم الاثنین والخمیس، حدیث: ٢٤٣٦۔ سنن کبریٰ نسائی: ٢٧٩٤۔ سنن الدارمی: ١٧٥٠۔ من طریق اخر عن اسامة رضی اللہ عنہ.

(٢١٢٠) صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب النهی عن الشحناء، حدیث: ٢٥٦٥/٣٦۔ سنن ابی داؤد: ٤٩١٦۔ سنن ترمذی: ٧٤٧۔ سنن ابن ماجہ: ١٧٤٠۔ مسند احمد: ٢٦٨/٢۔ مسند الحمیدی: ٩٧٥.

مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَرُدْ بِقَوْلِهِ ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ أَنَّهُ لَا يُعْطَى بِالْحَسَنَةِ الْوَاحِدَةِ أَكْثَرَ مِنْ عَشْرِ أَمْثَالِهَا إِذِ النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُبِينُ عَنْهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ اللَّهَ يُعْطَى بِصَوْمِ يَوْمٍ وَوَاحِدٍ جَزَاءَ شَهْرٍ تَامٍ

اس دلیل کے بیان کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ (الانعام: ۱۶۰) ”جو ایک نیکی لے کر آئے گا اسے دس گنا ثواب ملے گا“ سے یہ مراد نہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک نیکی کا ثواب دس گنا سے زیادہ عطا نہیں کرتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرامین کی وضاحت کرنے والے نبی مصطفیٰ ﷺ نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک روزے کا ثواب پورے مہینے کے برابر عطا کرتا ہے۔

۲۱۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ قِيَاضٍ، عَنْ أَبِي عِيَّاضٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ، فَقَالَ: ((صُمْ يَوْمًا مِنَ الشَّهْرِ، وَ لَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ)).

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سے روزے کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: ہر مہینے میں ایک روزہ رکھ لیا کرو اور تمہیں باقی دنوں کا اجر ملے گا۔“

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ مہینے کا ایک روزہ رکھنے سے بھی تمام مہینے کے روزوں کا اجر حاصل ہو جاتا ہے، لیکن آئندہ احادیث کی رو سے ہر مہینے کے تین روزے رکھنا افضل ہیں۔

۷۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اسْتِحْبَابًا لَا إِيْجَابًا

ہر مہینے تین روزے رکھنے کا حکم استحباب کے لیے ہے وجوب کے لیے نہیں

۲۱۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ - عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ لَا أَدْعُهُنَّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَبَدًا، أَوْصَانِي بِصَلَاةِ الضُّحَى، وَبِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ، وَ بِصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی تھی، میں انہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ ان شاء اللہ۔ آپ نے مجھے چاشت کی نماز پڑھنے، سونے سے پہلے وتر ادا کرنے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی

(۲۱۲۱) تقدم تحريجه برقم: ۲۱۰۶.

(۲۱۲۲) تقدم تحريجه برقم: ۱۰۸۳، ۱۲۲۱.

وصیت کی تھی۔“

۲۱۲۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ - يَعْنِي ابْنَ سَعِيدِ الْعَنْبَرِيِّ - عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل ابوالقاسم رضی اللہ عنہ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی تھی: ہر مہینے میں تین روزے رکھنے، سونے سے پہلے وتر ادا کرنے اور چاشت کی دو رکعت ادا کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔“

فوائد:..... ۱۔ ان احادیث میں دو رکعت نماز چاشت، ہر مہینے کے تین روزوں اور سونے سے قبل وتر ادا کرنے کی ترغیب ہے اور اس شخص کے لیے اول رات میں وتر پڑھنا افضل ہے۔ جو رات کے پچھلے پہر بیدار نہ ہو سکتا ہو۔

(شرح النووی: ۴۸/۳)

۲۔ ہر مہینے کے تین روزے رکھنا واجب نہیں بلکہ مستحب فعل ہے۔

۷۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِصَوْمِ الثَّلَاثِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَمْرٌ نَدْبٌ لَا أَمْرٌ فَرَضٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہر مہینے تین روزے رکھنے کا حکم استحبابی ہے، وجوبی نہیں

۲۱۲۴۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَيْرِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ فِي مَسْأَلَةِ الْأَعْرَابِيِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِسْلَامِ، قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَصَوْمُ رَمَضَانَ))، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: ((لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ)).

”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں اعرابی شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بارے میں سوال کیا تھا، اس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اور رمضان کے روزے فرض ہیں، اس نے عرض کیا: ”رمضان کے روزوں کے سوا کوئی اور روزے مجھ پر فرض ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تم نفل روزے رکھو۔“

۲۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِي وَشُعَيْبٌ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ مُطَرِّقًا مِنْ بَنِي.....

”بنی عامر بن صعصعہ رضی اللہ عنہ: أَنَّ عَثْمَانَ بْنَ أَبِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ عَثْمَانَ بْنَ أَبِي

(۲۱۲۴) تقدم تخريجه برقم: ۳۰۶.

(۲۱۲۳) تقدم تخريجه برقم: ۱۲۲۲.

(۲۱۲۵) سنن نسائي، كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على محمد بن ابي يعقوب، حديث: ۲۲۳۳ - سنن ابن ماجه: ۱۶۳۹ -

مسند احمد: ۲۲/۴ و تقدم طرفه برقم: ۱۸۹۱.

روزے کے احکام و مسائل

حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ نے انہیں پلانے کے لیے دوڑھ منگوایا تو جناب مطرف نے عرض کی: ”میں روزے سے ہوں۔“ تو انہوں نے فرمایا: ”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”روزہ جہنم کی آگ سے بچاؤ کی ایسی ہی ڈھال ہے جیسی تم میں سے کسی شخص کی جنگ میں بچاؤ کی ڈھال ہوتی ہے۔“ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”بہترین روزے ہر مہینے کے تین روزے ہیں۔“

الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ دَعَا لَهُ بِلَبَنِ يَسْقِيهِ، فَقَالَ مُطَرَفٌ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ))، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((صِيَامٌ حَسَنٌ، صِيَامٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ)).

فوائد:..... یہ احادیث دلیل ہیں کہ ہر مہینے کے تین روزے واجب نہیں، بلکہ مستحب ہیں اور ہر مہینے تین روزوں کا حکم استحبابی حکم ہے، وجوبی نہیں۔

۷۹..... بَابُ ذِكْرِ تَفْضِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الصَّائِمِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ بِإِعْطَائِهِ أَجْرَ صِيَامِ الدَّهْرِ بِالْحَسَنَةِ الْوَاحِدَةِ عَشْرَ أَمْثَالِهَا
ہر مہینے تین دن روزہ رکھنے والے پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا بیان کہ وہ ایک نیکی کا اجر دس گنا عطا کر کے اسے عمر بھر کے روزوں کا ثواب عطا کرتا ہے۔

۲۱۲۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْبُدِ الزَّمَانِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ (ح) وَحَدَّثَنَا بَنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْبُدِ الزَّمَانِيِّ.....

حضرت ابوقہادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر مہینے میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزوں کے برابر ہیں۔“ یہ الفاظ جناب شعبہ کی روایت کے ہیں۔ اور جناب حماد بن زید کی روایت میں ہے: ”ہر مہینے کے تین روزے اور رمضان المبارک کے روزے اگلے رمضان تک عمر بھر کے روزوں کے برابر ہوجاتے ہیں۔ امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حضرت ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی اس معنی کی احادیث میں کتاب الکبیر میں بیان کر چکا ہوں۔ امام

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ. أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ. هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ شُعْبَةَ. وَفِي حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ: ((صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلُّهُ قَالَ أَبُو بَكْرِ: أَخْبَارُ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو فِي هَذَا الْمَعْنَى خَرَجَتْهُ فِي

صاحب فرماتے ہیں: ”حضرت ابوسلمہ کی حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”پس ہرنیکی کا بدلہ دس گنا ہے، پس اس طرح یہ عمر بھر کے روزوں کے برابر ہوں گے۔“ اسی طرح جناب ابو عثمان کی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: ”اور اس بات کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید میں بھی ہے ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ (سورہ انعام: ۱۶۰) ”جو ایک نیکی لائے گا اسے دس گنا اجر ملے گا“

كِتَابِ ((الْكَيْسِرِ)). قَالَ: وَفِي خَيْرِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: ((فَإِنَّ كُلَّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، فَإِنَّ ذَاكَ صِيَامَ الدَّهْرِ كُفْلِهِ)). وَكَذَلِكَ فِي خَيْرِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾.

فوائد :..... ۱۔ ہر مہینے کے تین روزے رکھنے سے سال بھر کے روزوں کا اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے اور تمام عمر یہ عمل کرنے سے عمر بھر کے روزہ کا ثواب ملتا ہے۔

۲۔ مہینے میں تین دن روزہ رکھنے سے مہینے کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔ اور یہ اجر مہینے کے کسی بھی دنوں کے روزے رکھنے سے حاصل ہو جائے گا۔ خواہ مسلسل تین دن روزے رکھے جائیں یا بلا تعین وقفے سے ان پر عمل کیا جائے۔

۱۸۰..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صِيَامِ هَذِهِ الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَيَّامِ الْبَيْضِ مِنْهَا

ہر مہینے کے تین روزے ایام بیض (۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ) میں رکھنا مستحب ہے

۲۱۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى ابْنِ طَلْحَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ.....

”جناب ابو جوحکیم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ”قاہ والے دن ہمارے ساتھ کون حاضر تھا؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ آپ کے پاس خرگوش کا گوشت لایا گیا۔ اور ایک مرتبہ کہا: ایک اعرابی خرگوش کا گوشت لے کر آیا۔“ تو جو شخص لے کر آیا تھا اس نے کہا: میں نے اسے دیکھا ہے گویا کہ اسے حیض کا خون آتا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے کھانا شروع کیا

عَنِ ابْنِ الْحَوَاتِكِيِّ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: مَنْ حَاضَرَنَا يَوْمَ الْقَاحَةِ؟ قَالَ أَبُو ذَرٍّ: أَنَا شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِأَرْزَبٍ، وَقَالَ مَرَّةً: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ بِأَرْزَبٍ، فَقَالَ الَّذِي جَاءَ بِهَا: إِنِّي رَأَيْتُهَا كَأَنَّهَا تَدْمَى، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهَا فَقَالَ لَهُمْ: ((كُلُوا)). فَقَالَ

(۲۱۲۷) اسنادہ ضعیف: ابن الجوحکیم راوی مجہول ہے۔ سنن نسائی، کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی موسی بن طلحہ، حدیث:

۲۴۲۸، ۲۴۲۷۔ مسند احمد: ۵/۱۵۰۔ مسند الحمیدی: ۱۳۶۔

اور صحابہ سے فرمایا: تم بھی کھا لو۔“ ایک شخص نے عرض کیا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ آپ نے پوچھا: روزہ کیسے رکھتے ہو؟ تو اس نے بتایا (کہ فلاں فلاں دن روزہ رکھتا ہوں) آپ نے کہا: تم چمکدار و خوبصورت دنوں کا روزہ کیوں نہیں رکھتے؟ اس نے عرض کی: وہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”ہر مہینے کے تین روزے تیر ہوں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کا روزہ رکھنا۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے یہ مکمل باب کتاب الکبیر میں بیان کیا ہے اور میں نے بیان کیا ہے کہ موسیٰ بن طلحہ نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روزوں کا قصہ سنا ہے اور خرگوش والا قصہ نہیں سنا۔ جبکہ ابن حوتکیہ نے دونوں قصے اکٹھے بیان کیے ہیں۔“

رَجُلٌ: اَيْ صَائِمٌ . قَالَ: ((وَمَا صَوْمُكَ؟)) فَأَخْبَرَهُ . قَالَ: ((فَأَيْنَ أَنْتَ عَنِ الْبَيْضِ الْغُرِّ؟)) قَالَ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: ((صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ)) . وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ بِمِثْلِهِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ خَرَجَتْ هَذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِي كِتَابِ ((الْكَبِيرِ)) وَبَيَّنْتُ أَنَّ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ قَدْ سَمِعَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ قِصَّةَ الصَّوْمِ دُونَ قِصَّةِ الْأَرْبَعِ . وَرَوَى عَنْ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ الْقِصَّتَيْنِ جَمِيعًا .

۲۱۲۸۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ

سَامٍ.....

”جناب موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ربذہ مقام پر حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے سنا: انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم مہینے میں تین روزے رکھو تو تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھ لیا کرو۔“

عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ)) .

۱۸۱..... بَابُ إِبَاحَةِ صَوْمِ هَذِهِ الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلَ الشَّهْرِ مُبَادَرَةً بِصَوْمِهَا خَوْفَ

أَنْ لَا يُدْرِكَ الْمَرْءُ صَوْمَهَا أَيَّامَ الْبَيْضِ

ہر مہینے کے تین روزے مہینے کے شروع میں رکھنا جائز ہے اس ڈر سے کہ ممکن ہے کہ آدمی یہ تین روزے

ایام بیض میں نہ پاسکے

(۲۱۲۸) اسنادہ حسن: سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی صوم ثلاثة ایام من کل شهر، حدیث: ۷۶۱۔ سنن نسائی:

۲۴۲۶۔ مسند احمد: ۱۶۶/۵۔

۲۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّخْوِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زَيْدٍ.....

”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ہرمہینے کے شروع میں تین روزے رکھتے تھے اور آپ کے روزوں میں جمعہ کا دن بھی ہوتا تھا۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ممکن ہے کہ یہ روایت حضرت ابو عثمان کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کی طرح ہو۔“ مجھے میرے خلیل نے تین باتوں کی وصیت کی ہے: ”مہینے کے شروع میں تین روزے رکھنے کی وصیت کی ہے۔“ آپ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس کی وصیت فرمائی اور ایام بیض کی وصیت بھی کی۔ لہذا ہرمہینے کے تین روزے ایام بیض کے روزوں کے ساتھ جمع کر لیے جائیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ ﷺ کے اپنے فعل اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو آپ کی وصیت کا معنی یہ ہو کہ بیماری کے ڈر، سفر اور موت کے آجانے کے خوف کی وجہ سے ایام بیض کی بجائے مہینے کی ابتداء میں جلد تین روزے رکھ لیے جائیں۔“

فوائد:..... ۱۔ ایام بیض قمری تاریخ کے حساب سے تیرہ، چودہ اور پندرہ ایام تاریخ ہیں۔ (المغنی: ۶/ ۲۰۰)

۲۔ مہینے کے تین روزے رکھنا مستحب فعل ہے اور ان تین روزوں کو ایام بیض میں رکھنا مستحب ہے۔ (المغنی: ۶/ ۲۰۰)

۱۸۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ صَوْمَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَقُومُ مَقَامَ صِيَامِ الدَّهْرِ، كَانَ صَوْمُ الثَّلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ، أَوْ مِنْ وَسْطِهِ، أَوْ مِنْ آخِرِهِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہرمہینے کے تین روزے نہ صرف مہینے کے شروع، وسط یا اس کے آخر میں رکھے جائیں روزے مہینے کے شروع میں، مہینے کے وسط میں یا اس کے آخر میں رکھے جائیں

قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي خَبَرِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَإِنَّ كُلَّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا

(۲۱۲۹) اسنادہ حسن: سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب فی صوم الثلاث من کل شهر، حدیث: ۲۴۵۰۔ سنن ترمذی: ۷۴۲۔

سنن نسائی: ۲۳۷۰۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۲۵۔ مسند احمد: ۱/ ۴۰۶۔

امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حضرت عبداللہ بن عمرو سے ابوسلمہ کی روایت میں ہے: ”پس بے شک ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہے۔“

۲۱۳۰۔ فَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ - حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ الرَّشْكُ.....

”حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ”کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے روزے رکھتے تھے۔ یا کیا آپ ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ انہوں نے پوچھا۔ کون سے دنوں میں رکھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”آپ اس کی پروا نہیں کرتے تھے کہ کن دنوں کا روزہ رکھا ہے۔“

فوائد: یہ حدیث دلیل ہے کہ مہینے کے تین روزے مہینے کے کسی بھی وقت رکھے جاسکتے ہیں۔ دنوں کی خاص تعیین مقصود نہیں۔ پھر اگر انہیں ایام بیض میں رکھا جائے تو مزید استحباب حاصل ہو جاتا ہے۔

۱۸۳..... بَابُ ذِكْرِ إِحْبَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ لِلصَّائِمِ يَوْمًا وَاحِدًا إِذَا جَمَعَ مَعَ صَوْمِهِ صَدَقَةً، وَ شُهُودَ جَنَازَةٍ، وَ عِيَادَةَ مَرِيضٍ

اللہ تعالیٰ ایک دن کا روزہ رکھنے والے کے لیے جنت واجب کر دیتے ہیں جبکہ وہ اپنے روزے کے ساتھ ساتھ صدقہ کرے، نماز جنازہ میں شرکت کرے اور مریض کی تیمارداری کرے

۲۱۳۱۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ أَمْلَى بِبَغْدَادٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کس نے آج صبح روزے کی حالت میں کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے۔ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کس شخص نے آج کسی مسکین کو کھانا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ يَوْمًا صَائِمًا؟)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا فَقَالَ: ((مَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَسْكِينًا؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا. فَقَالَ: ((مَنْ

(۲۱۳۰) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثة أيام حدیث: ۱۱۶۰۔ سنن ابی داؤد: ۲۴۵۳۔ سنن

ترمذی: ۷۶۳۔ سنن ابی ماجہ: ۱۷۰۹۔ مسند احمد: ۶/۱۴۰۔

(۲۱۳۱) صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب فصل من ضم إلى الصدقة غيرها، جلد ۲: ۱۰۲۸۔ الادب المفرد للبخاری: ۵۱۵۔

سنن کبیری نسائی: ۸۰۵۳۔

کھلایا ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کھلایا ہے۔ آپ نے پھر پوچھا: تم میں سے کس شخص نے آج جنازے میں شرکت کی ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے شرکت کی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا: ”تم میں سے کسی نے مریض کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص میں بھی یہ خوبیاں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ روایت اسی قسم سے ہے جسے میں نے کتاب الایمان میں بیان کیا ہے۔ لہذا اگر آپ کے اس فرمان: ”جس شخص نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ میں اس بات کی دلیل ہوتی کہ لا الہ الا اللہ کا اقرار ہی مکمل ایمان ہے تو پھر اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہوتی کہ مکمل ایمان ایک روزہ رکھنا، مسکین کو کھانا کھلانا، جنازے میں شریک ہونا اور بیمار کی تیمارداری کرنا ہے۔ لیکن یہ تو ان اعمال کے فضائل ہیں۔ ان سے مقصود وہ نہیں ہے جیسا کہ کم علم نا تجربہ کار لوگوں نے دعویٰ کیا ہے۔“

تَبَعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا. قَالَ: ((مَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا ((؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا اجْتَمَعَتْ هَذِهِ الْخُصَالُ قَطُّ فِي رَجُلٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا الْخَبَرُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي بَيَّنْتُ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ فَلَوْ كَانَ فِي قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ))، دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ جَمِيعَ الْإِيمَانِ قَوْلٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَكَانَ فِي هَذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ جَمِيعَ الْإِيمَانِ صَوْمٌ يَوْمٌ وَإِطْعَامٌ مَسْكِينٍ وَشُهُودٌ جَنَازَةٍ وَعِبَادَةٌ الْمَرِيضِ، لَكِنَّ هَذِهِ فَضَائِلٌ لِهَذِهِ الْأَعْمَالِ لَا كَمَا يَدَّعِي مَنْ لَا يَفْهَمُ الْعِلْمَ وَلَا يُحْسِنُهُ.

فوائد:..... جو شخص ایک دن میں نقلی روزہ رکھے، مسکین کو کھانا کھلائے، نماز جنازہ میں شریک ہو۔ مریض کی عیادت کرے۔ تو ایک دن میں یہ نیک اعمال اس کے جنت میں داخلے کا سبب بن جاتے ہیں۔

۱۸۳..... بَابٌ فِي صِفَةِ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَا مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ بِذِكْرِ

خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے بیان کے ساتھ سابقہ احادیث کے علاوہ نبی کریم ﷺ کے

روزوں کی کیفیت

۲۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ.....

(۲۱۳۲) صلاة الضحى: تقدم تخريجه برقم: ۵۳۹- الصوم: صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب صيام النبي ﷺ في غير رمضان،

حدیث: ۱۱۵۶۔ سنن نسائی: ۲۱۸۷۔ مسند احمد: ۶/۲۱۸۔

روزے کے احکام و مسائل

”جناب عبد اللہ بن شفیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول ﷺ چاشت کی نماز ادا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، مگر یہ کہ آپ کسی سفر سے واپس آئیں تو پھر ادا کرتے تھے۔ میں نے ان سے سوال کیا: کیا رسول اللہ ﷺ کسی مہینے کے مکمل روزے بھی رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! آپ نے اپنی وفات تک رمضان المبارک کے سوا کسی مہینے کے مکمل روزے نہیں رکھے اور آپ ہر مہینے سے کچھ روزے رکھتے تھے اور کچھ دن روزے نہیں رکھتے تھے اور میں نے ان سے دریافت کیا: ”کیا رسول اللہ ﷺ نے سحری تک نماز تہجد پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، اور نہ نماز پڑھنے والوں نے (اتنی طویل پڑھی ہے)۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مطلب یہ ہے کہ جو رات کو بکثرت نماز پڑھتے ہیں، (انہوں نے بھی ساری رات نماز نہیں پڑھی)۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى؟ قَالَتْ: لَا، إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَعِيهِ، وَسَأَلْتُهَا هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا تَامًا؟ قَالَتْ: لَا، وَاللَّهِ مَا صَامَ شَهْرًا تَامًا غَيْرَ رَمَضَانَ حَتَّى مَضَى لِسَيْلِهِ، وَمَا مَضَى شَهْرٌ حَتَّى يُصِيبَ مِنْهُ، وَمَا أَفْطَرَهُ حَتَّى يُصِيبَ مِنْهُ، وَسَأَلْتُهَا هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مَعَ السَّحْرِ؟ قَالَتْ: لَا، وَلَا الْمُصَلِّينَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: تَعْنِي الَّذِينَ يُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ الْكَثِيرَ.

فوائد:..... ۱۔ رمضان کے علاوہ مہینے بھر کے مسلسل روزہ رکھنا خلاف سنت اور مکروہ فعل ہے۔

۲۔ مہینے کے بعض ایام کے روزے رکھنا اور بعض کے افطار کرنا جائز و مشروع فعل ہے۔

۱۸۵..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الْمَفْسِّرِ لِلْفِطَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرَتْهَا. وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ عَائِشَةَ إِنَّمَا أَرَادَتْ: النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَّ بِصُمْ شَهْرًا تَامًا غَيْرَ رَمَضَانَ شَهْرَ شَعْبَانَ الَّذِي كَانَ يَصِلُ صَوْمَهُ بِصَوْمِ رَمَضَانَ

گزشتہ جمل روایت کی مفسر روایت کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس فرمان: ”نبی ﷺ نے رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے مکمل روزے نہیں رکھے“ سے ان کی مراد ماہ شعبان ہے۔ آپ اس مہینے کے روزے رمضان کے روزوں کے ساتھ ملا دیتے تھے۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَدْ أَمَلَيْتُ خَيْرَ أَبِي سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ فِي م؟ وَأَصَلَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمَ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ.

امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”نبی کریم ﷺ کا شعبان کے روزوں کو رمضان کے ساتھ ملا دینے کے بارے میں

حضرت ابراہیم اور عائشہ رضی اللہ عنہما کی روایات میں لکھواچکا ہوں۔“

۲۱۳۳۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَرَادِيُّ وَبَحْرُ بْنُ نَصْرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ النَّيْسَبِيُّ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَهُ.....

”حضرت ابراہیم بن عبد الرحمان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے روزوں کی کیفیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ”آپ (اس قدر مسلسل) روزے رکھتے کہ ہم کہتے: آپ ناغہ نہیں کریں گے اور پھر روزے رکھنا چھوڑ دیتے، حتیٰ کہ ہم کہنا شروع ہو جاتے کہ آپ اب روزے نہیں رکھیں گے۔ آپ سارا ماہ شعبان یا شعبان“

اکثر شعبان روزے رکھتے تھے۔“

۱۸۶..... بَابُ ذِكْرِ صَوْمِ أَيَّامٍ مُتَّابِعَةٍ مِنَ الشَّهْرِ وَإِفْطَارِ أَيَّامٍ مُتَّابِعَةٍ بَعْدَهَا مِنَ الشَّهْرِ

ایک مہینے میں مسلسل روزے رکھنا اور پھر مسلسل روزے نہ رکھنے کا بیان

۲۱۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - (ح) وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ - قَالَا: حَدَّثَنَا.....

”جناب حمید بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے روزوں کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: ”آپ کسی مہینے روزے رکھتے رہتے حتیٰ کہ ہم خیال کرتے کہ آپ اس مہینے میں کوئی ناغہ نہیں کرنا چاہتے۔ اور پھر کسی مہینے روزے رکھنا چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم خیال کرتے کہ آپ اس مہینے میں کوئی روزہ نہیں رکھیں گے۔ اور تم رات کے جس حصے میں آپ کو نماز پڑھتے دیکھنا چاہو تو دیکھ سکتے ہو اور

حُمَيْدٌ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى تَرَى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ يُفْطِرُ مِنْهُ شَيْئًا وَيُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى تَرَى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ يَصُومُ مِنْهُ شَيْئًا . وَ كُنْتُ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ . هَذَا حَدِيثٌ

(۲۱۳۳) سنن نسائی، کتاب الصیام، باب الاختلاف علی محمد بن ابراہیم، حدیث: ۲۱۷۹۔ صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب صوم شعبان حدیث: ۱۹۶۹۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صیام النبی ﷺ، حدیث: ۱۱۵۶/۱۷۵۔ سنن ابی داؤد: ۲۴۳۴۔ سنن ترمذی: ۷۳۷۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۱۰۔ مسند احمد: ۶/۲۶۸۔

(۲۱۳۴) سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی سرد الصوم، حدیث: ۷۶۹۔ صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب ما یذکر من صوم النبی ﷺ، حدیث: ۱۹۷۲۔ سنن نسائی: ۱۶۲۸۔ مسند احمد: ۳/۱۰۴۔

إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ . وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ: سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَوْمِهِ تَطَوُّعًا .

اگر تم آپ کو سویا ہوا دیکھنا چاہو تو دیکھ سکتے ہو۔“ یہ روایت اسماعیل بن جعفر کی ہے۔ اور جناب خالد بن حارث کی روایت میں ہے: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کی نفلی نماز اور روزوں کے بارے میں سوال کیا گیا۔“

٢١٣٥- أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى أَعْرِفَ عَنْهُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى أَقُولَ: مَا هُوَ بِصَائِمٍ، وَكَانَ أَكْثَرَ صِيَامِهِ فِي شَعْبَانَ .

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ مجھے معلوم ہو جاتا۔ اور آپ روزے رکھنا چھوڑ دیتے حتیٰ کہ میں کہتی: آپ روزے نہیں رکھیں گے اور آپ اکثر روزے شعبان میں رکھتے تھے۔“

فوائد: ۱۔ مہلب اللہ کہتے ہیں: (احادیث الباب دلیل ہیں کہ) نفل اعمال میں معین اوقات سے مختص نہیں، بلکہ ان کا مدار ارادہ و نشاط پر ہے (چنانچہ جب طبیعت میں نشاط ہو تو بلا تعین نفل اعمال کیے جاسکتے ہیں)

(شرح ابن بطال: ۷ / ۱۳۵)

۲۔ نووی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ احادیث الباب دلیل ہیں کہ ہر مہینے میں نفلی روزے رکھنا مستحب فعل ہے۔

۳۔ نفلی روزے معین اوقات سے مختص نہیں بلکہ رمضان، عید اور ایام تشریق کے سوا سال بھر ہی نفلی روزے رکھنا جائز ہیں۔ (شرح النووی: ۴ / ۱۶۱)

١٨٤..... بَابُ ذِكْرِ مَا أَعَدَّ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْعُرْفِ

لِمُدَاوِمِ صِيَامِ التَّطَوُّعِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

ہمیشہ نفلی روزے رکھنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت میں جو بالا خانے تیار کر رکھے ہیں، ان کا بیان بشرطیکہ روایت صحیح ہو

فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ أَبِي شَيْبَةَ الْكُوفِيِّ، وَ لَيْسَ هُوَ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ الْمُتَلَقِّ بِعَبَادِ الَّذِي رَوَى عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ وَالزُّهْرِيِّ وَغَيْرِهِمَا هُوَ صَالِحُ الْحَدِيثِ، مَدَنِيٌّ سَكَنَ وَاسِطًا، ثُمَّ انْتَقَلَ إِلَى الْبَصْرَةِ، وَ لَسْتُ أَعْرِفُ ابْنَ مُعَاذٍ وَلَا أَبَا مُعَاذٍ الَّذِي رَوَى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ .

(۲۱۳۵) اسنادہ حسن.

روزے کے احکام و مسائل

کیونکہ عبدالرحمان بن اسحاق کوئی کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہے، اور یہ عبدالرحمان بن اسحاق وہ نہیں ہے جن کا لقب عباد ہے، اور جس نے سعید مقبری اور امام زہری سے روایت بیان کی ہے وہ صالح الحدیث ہے۔ مدنی ہے اور واسط میں رہائش پذیر تھا۔ پھر بصرہ منتقل ہو گیا اور میں ابن معانق اور اس کے والد معانق کو نہیں جانتا۔ جس سے یحییٰ بن ابی کثیر نے روایت بیان کی ہے۔

۲۱۳۶۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَّا حَبْرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ أَبِي شَيْبَةَ، فَإِنَّ ابْنَ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ النَّعْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ.....

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُرْفًا يُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بَطُونِهَا، وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا)). فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِمَنْ هِيَ؟ قَالَ: ((هِيَ لِمَنْ قَالَ طَيِّبَ الْكَلَامِ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَآدَمَ الصِّيَامَ، وَقَامَ لِلَّهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسِ نِيَامًا)).

”حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک جنت میں ایسے بالاخانے ہیں کہ ان کے بیرونی حصے کا نظارہ اندر سے کیا جاسکتا ہے اور اندر سے بیرونی حصہ دکھائی دیتا ہے۔“ تو ایک اعرابی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: ”اے اللہ کے رسول! یہ بالاخانے کس کے لیے ہیں؟“ آپ نے فرمایا: ”یہ اس کے لیے ہیں جو پاکیزہ شیریں گفتگو کرتا ہے، بھوکوں کو کھانا کھلاتا ہے، ہمیشہ روزے رکھتا ہے اور رات کو اس وقت اللہ کی رضا کے لیے نفل پڑھتا ہے جبکہ لوگ سوئے ہوتے ہیں۔“

۲۱۳۷۔ وَأَمَّا حَبْرُ يَحْيَى بْنِ أَبِي قَتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ ابْنِ مَعَانِقٍ، أَوْ.....

”حضرت ابومالک اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا بیرونی منظر اندر سے دیکھا جاسکتا ہے اور اندرونی نظارہ باہر سے دکھائی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بالاخانے اس شخص کے لیے تیار کیے ہیں جو کھانا کھلاتا ہے، نرم گفتگو کرتا ہے،

(۲۱۳۶) حسن: هداية الرواة: ۱۱۸۹۔ سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء في قول المعروف، حديث: ۱۹۸۴۔ عبد الله

بن احمد في الزیادات على المسند: ۱/۱۵۰.

(۲۱۳۷) حسن لغیره: مصنف عبدالرزاق: ۲۰۸۸۳۔ مسند احمد: ۳۴۳/۴۔ صحیح ابن حبان: ۵۰۹.

الصِّيَامِ، وَ صَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)).
پے در پے روزے رکھتا ہے اور رات کو نفل نماز پڑھتا ہے جبکہ لوگ سوئے ہوتے ہیں۔“

۱۸۸..... بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ أَكْلِ الْمُفْطِرِينَ عِنْدَهُ

روزہ دار کے پاس روزہ نہ رکھنے والے کھائیں تو فرشتے روزے دار کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں
۲۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مَوْلَاةٍ يُقَالُ لَهَا: لَيْلَى، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ عَمَّارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ - يَعْنِي جَدَّةً.....

”جناب حبیب بن زید کی دادی حضرت ام عمارہ بنت حبیب بن زید ان رسول اللہ ﷺ ان کے پاس کعب بن اللہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ روزے سے تھیں۔ انہوں نے آپ کو کھانا پیش کیا تو آپ نے فرمایا: ”تم بھی آ جاؤ اور کھانا کھا لو۔“ انہوں نے عرض کی: ”میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔“ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب روزے دار کے پاس کھانا کھایا جائے تو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔“

۲۱۳۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عَيْسَى - يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ - عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبِ، أَوْ حَبِيبِ الْأَنْصَارِيِّ - شَكََّ عَلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مَوْلَاةً لَنَا يُقَالُ لَهَا: لَيْلَى، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ عَمَّارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ بِمِثْلِهِ سَوَاءً . وَزَادَ حَتَّى يَفْرُغُوا، أَوْ يَقْضُوا أَكْلَهُ . شُعْبَةُ شَكََّ . قَالَ عَلِيُّ: قَالَ وَكَيْعُ: حَبِيبُ

۲۱۴۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ.....

(۲۱۳۸) اسنادہ ضعیف: لیلیٰ راویہ مجہولہ ہے۔ سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی فضل الصائم اذا اکل عنده، حدیث: ۷۸۴۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۴۸۔ صحیح ابن حبان: ۳۴۲۱۔

(۲۱۳۹) اسنادہ ضعیف ایضا: انظر الحدیث السابق.

(۲۱۴۰) اسنادہ ضعیف: انظر الحدیث السابق۔ الضعیفہ: ۱۳۳۲۔

عَنْ لَيْلَى، عَنْ مَوْلَاتِهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «حَضْرَتِ امِّ عَمْرَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ الشَّيْخِ سَأَلَتْهُ عَنْ رُزْءِ نَبِيِّكَ ﷺ فِي رُزْءِ دَارِكَ عَالِيَةِ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يُمِيسَى .»

”حضرت ام عمارہ بنت کعب بن الشیخ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب روزہ نہ رکھنے والے روزے دار کے پاس کھاتے ہیں تو فرشتے اس کے لیے شام تک دعائیں کرتے ہیں۔“

۱۸۹..... بَابُ: الرُّحْصَةُ فِي صَوْمِ التَّطَوُّعِ

نفل روزہ رکھنے کی رخصت کا بیان

وَإِنْ لَمْ يُجْمَعِ الْمَرْءُ عَلَى الصَّوْمِ مِنَ اللَّيْلِ، وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمَعِ الصِّيَامُ مِنَ اللَّيْلِ، صَوْمُ الْوَاجِبِ دُونَ صَوْمِ التَّطَوُّعِ .

اگرچہ آدمی نے رات کے وقت روزے کی نیت نہ بھی کی ہو اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان: ”جس نے رات کے وقت روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں ہے“ سے آپ کی مراد فرض روزہ ہے، نفل روزہ مراد نہیں۔

۲۱۴۱- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابْنُ قَلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ.....

”حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے کھانے کو پسند فرماتے تھے۔ پس ایک دن آپ تشریف لائے تو فرمایا: ”کیا تمہارے پاس اس کھانے سے کچھ ہے؟ تو میں نے عرض کیا: نہیں۔ تو آپ نے فرمایا ”(پھر) میں روزے سے ہوں۔“

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ طَعَامَنَا فَجَاءَ يَوْمًا فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ ذَلِكَ الطَّعَامِ؟)). فَقُلْتُ: لَا. فَقَالَ: ((إِنِّي صَائِمٌ)).

۲۱۴۲- قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ ذَكَرْنَا أَخْبَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صِيَامِ عَاشُورَاءَ وَأَمْرِهِ بِالصَّوْمِ مَنْ لَمْ يَجْمَعْ صِيَامَهُ مِنَ اللَّيْلِ فِي أَبْوَابِ صَوْمِ عَاشُورَاءَ .

امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ہم نے عاشوراء کے روزے کے ابواب میں عاشوراء کے روزے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی احادیث بیان کر دی ہیں۔ جن میں آپ کا یہ حکم بھی ہے کہ جس شخص نے رات کو نیت نہیں بھی کی وہ بھی

(۲۱۴۱) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب جواز صوم النافلة بنية من النهار، حدیث: ۱۱۵۴۔ سنن ابی داؤد: ۲۴۵۵۔ سنن ترمذی: ۷۳۴۔ سنن نسائی: ۲۳۲۸۔ مسند الحمیدی: ۱۹۱، ۱۹۰۔

(۲۱۴۲) تقدم برقم: ۲۰۹۳، ۲۰۹۲۔

عاشوراء کا روزہ رکھے۔“

۱۹۰..... بَابُ إِبَاحَةِ الْفِطْرِ فِي صَوْمِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ مَضَى بَعْضِ النَّهَارِ، وَالْمَرْءُ نَاوٍ لِلصَّوْمِ

فِي مَا مَضَى مِنَ النَّهَارِ

دن کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد نفل روزہ کھولنے کے جواز کا بیان، اگرچہ گزرے ہوئے دن میں

آدمی کی نیت روزے کی ہو

۲۱۴۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَالَ: حَدَّثَنِي عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ (ح) وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ.....

”عائشہ بنت طلحہ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ”ایک دن نبی کریم ﷺ گھر تشریف لائے تو پوچھا: ”کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی نہیں۔ آپ نے فرمایا: تو پھر میں روزے سے ہوں۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”پھر ایک دن آپ تشریف لائے تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمیں جیسے کا تحفہ دیا گیا ہے اور ہم نے آپ کے لیے سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اسے لے آؤ، میں نے روزے کی حالت میں صبح کی تھی۔“ پھر آپ نے وہ کھالیا۔“ یہ جناب وکیع کی روایت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟)) قُلْنَا: لَا. قَالَ: ((فَإِنِّي إِذَا صَائِمٌ)). قَالَتْ: ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا آخَرَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْدِي لَنَا حَيْسٌ فَحَبَّأْنَا لَكَ، فَقَالَ: ((أُذِنِيهِ، فَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا))، فَأَكَلَ. هَذَا حَدِيثٌ وَكَيْعٍ.

فوائد:..... نفل روزہ کے لیے رات کو نیت کرنا صحت روزہ کی شرط نہیں، بلکہ نفل روزہ کے لیے دن کے وقت نیت

کرنا بھی جائز ہے۔

۲- اگر نفل روزہ کی نیت نہ ہو اور کھانے کو کوئی چیز میسر نہ ہو تو روزے کا اہتمام کرنا جائز ہے اور ایسا روزہ مقبول ہے۔

۱۹۱..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمُفْطِرَ فِي صَوْمِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ دُخُولِهِ فِيهِ مُجْمَعًا عَلَى صَوْمِ

ذَلِكَ الْيَوْمِ خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ رَأَى إِجْبَابَ إِعَادَةِ صَوْمِ ذَلِكَ الْيَوْمِ عَلَيْهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نفل روزہ رکھنے کے بعد، اس دن کے روزے کی نیت کرنے کے بعد کھولنا جائز

ہے، ان علماء کے مذہب کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ اس پر اس روزے کی قضا ادا کرنا واجب ہے

۲۱۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَوْنٍ (ح) وَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ الْعَمَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَيْسَى، عَنْ عَوْنِ بْنِ.....

”حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما کے درمیان اخوت کا رشتہ قائم کیا تھا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی ملاقات کے لیے آئے تو انہوں نے حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کو ملے کھیلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو انہوں نے اس سے پوچھا: ”تمہیں کیا ہوا ہے (اس قدر بد حال کیوں ہو؟) اس نے جواب دیا: ”تمہارے بھائی کو دنیا سے کچھ غرض نہیں ہے (اس لیے مجھے بھی بننے سنورنے کی ضرورت نہیں) جناب یوسف کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ”وہ دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو نفل پڑھتا رہتا ہے۔ پھر جب ابوالدرداء رضی اللہ عنہ گھر آئے تو انہوں نے حضرت سلمان کو خوش آمدید کہا اور انہیں کھانا پیش کیا اور کہا: کھائیے۔ تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ نہیں کھائیں گے اور میں کھاؤں؟ میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہیں کھائیں گے۔ تو انہوں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھانا کھایا اور انہیں کے ہاں رات بسر کی۔ پھر جب رات کا آخری پہر ہوا تو حضرت ابودرداء نماز پڑھنے کے لیے اٹھنے لگے تو حضرت سلمان نے انہیں روک دیا۔ پھر جب فجر کا وقت قریب ہوا تو فرمایا: اب اٹھو، چنانچہ وہ دونوں اٹھے اور نماز تہجد ادا کی تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: بے شک تم پر تمہارے رب کا حق ہے، اور تمہاری جان کا بھی حق ہے اور تمہارے گھر والوں اور

أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَى بَيْنَ سَلْمَانَ وَ أَبِي الدَّرْدَاءِ، فَجَاءَ سَلْمَانُ يَزُورُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَوَجَدَ أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَدِّلَةً، فَقَالَ لَهَا: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَتْ: إِنَّ أَخَاكَ لَيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا. زَادَ يُونُسُ: يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ، قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ، فَرَحَّبَ بِهِ، وَ قَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامًا، فَقَالَ لَهُ: كُلْ. فَقَالَ: أَوْلَسْتُ أَطْعَمُ؟ فَقَالَ: مَا أَنَا بِأَكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ. فَأَكَلَ مَعَهُ، وَبَاتَ عِنْدَهُ. فَلَمَّا كَانَ آخِرُ اللَّيْلِ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ، فَحَبَسَهُ سَلْمَانُ، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْفَجْرِ، قَالَ: فَمُ الْآنَ. فَقَامَا فَصَلَّيَا، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَ لِأَهْلِكَ وَ لِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ. فَأَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: ((صَدَقَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ)).

(۲۱۴۴) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب من اقسام علی اخیہ لیفطر، حدیث: ۱۹۶۸۔ سنن ترمذی، کتاب الزہد، باب (۶۳)،

حدیث: ۲۴۱۳۔ صحیح ابن حبان: ۳۲۰۔

تمہارے مہمان کا بھی حق ہے، تو ہر حق والے کو اس کا حق ادا کرو۔ پھر جب نبی کریم ﷺ کو اس بات سے آگاہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”مسلمان فارسی نبی ﷺ نے بالکل سچ فرمایا ہے۔“

فوائد: ۱۔ زوال آفتاب سے قبل سورج چڑھنے کے بعد نفلی روزہ کی نیت کرنا جائز ہے۔ جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔

۲۔ نفلی روزہ توڑنا جائز ہے۔ (شرح النووی: ۴ / ۱۵۷) ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((الصَّائِمُ الْمَتَطَوِّعُ أَمِيرٌ نَفْسِهِ، إِنْ شَاءَ صَامَ، وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ)) ”نفلی روزہ دار اپنے نفس کا امیر ہے، اگر چاہے تو روزہ رکھے اور اگر چاہے تو روزہ افطار کر دے۔“ لہذا نفلی روزے دار کا روزہ ترک کرنا جائز و مباح ہے اور اس عمل سے نہ وہ گناہ گار ہوتا ہے اور نہ اس پر قضا لازم آتی ہے۔ (صحیح الجامع الصغیر: ۳۸۵۴)

فوائد: مہمان کے اصرار پر نفلی روزہ توڑنا جائز ہے۔ خواہ روزہ دار نے روزہ جاری رکھنے کی نیت کی ہو۔ اس عمل سے وہ گناہ گار نہیں ہوتا اور نہ اس پر روزہ کی قضا لازم آتی ہے۔

۱۹۲..... بَابُ تَمْثِيلِ الصَّوْمِ فِي الشِّتَاءِ بِالْغَنِيمَةِ الْبَارِدَةِ، وَ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الشَّيْءَ قَدْ يُشَبَّهُ بِمَا يُشَبَّهُهُ فِي بَعْضِ الْمَعَانِي لَا فِي كُلِّهَا

موسم سرما کے روزوں کو ٹھنڈی غنیمت سے تشبیہ دینا اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ مشبہ کو مشبہ بہ سے جزوی تشبیہ ہوتی ہے، کلی تشبیہ نہیں ہوتی

۲۱۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ نُمَيْرِ بْنِ عَرِيبِ الْعَبَسِيِّ.....

عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”حضرت عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ٹھنڈی غنیمت سردیوں کے روزے ہیں۔“

۱۹۳..... جَمَاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ الْأَيَّامِ وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَنْهَى عَنِ الشَّيْءِ، وَيَسْكُتُ عَنْ غَيْرِهِ غَيْرَ مُبِيحٍ لِمَا سَكَتَ عَنْهُ

دنوں کے ذکر کے ابواب کا مجموعہ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کبھی ایک چیز سے منع فرمادیتے ہیں جبکہ دوسری چیز کو جائز قرار دیئے بغیر اس سے خاموشی اختیار کرتے ہیں

(۲۱۴۵) اسنادہ ضعیف لا رسالہ: سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء في الصوم في الشتاء، حدیث: ۷۹۷۔ مسند احمد:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَجَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَ يَوْمِ النَّحْرِ فِي الْأَخْبَارِ الَّتِي رُوِيَتْ عَنْهُ فِي النَّهْيِ عَنْ صَوْمِهِمَا، وَلَمْ يَكُنْ فِي نَهْيِهِ عَنْ صَوْمِهِمَا إِبَاحَهُ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ إِذْ قَدْ نَهَى أَيْضاً عَنْ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ فِي غَيْرِ هَذِهِ الْأَخْبَارِ الَّتِي نَهَى فِيهَا عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَ يَوْمِ الْأَضْحَى .

نبی کریم ﷺ سے مروی روایات میں آپ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ان دنوں میں روزے کی ممانعت میں ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اباحت و جواز موجود نہیں ہے۔ کیونکہ آپ نے دیگر احادیث میں ایام تشریق میں بھی روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۱۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس چند پسندیدہ لوگوں نے گواہی دی، ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں، اور میرے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے۔ اور آپ نے دو دن، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے بیان کی ہے۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرْضِيُونَ، فِيهِمْ عُمَرُ، وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَنَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْفِطْرِ، وَيَوْمِ النَّحْرِ. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

فوائد ۱۔ امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ رکھنا حرام ہے۔ خواہ روزہ دار ان دنوں میں نذر، نفل، کفارہ یا کوئی اور روزہ رکھے ان دنوں میں ہر حالت میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ پھر اگر کوئی شخص عمداً ان دنوں کے روزوں کی نذر مانے تو شافعی اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ نہ ایسے شخص کی نذر منعقد ہوگی اور نہ اس پر ان روزوں کی قضا لازم آئے گی۔ (شرح النووی: ۱۴ / ۸)

[۱۴۱۶] صحیح بخاری، کتاب ما روت الصلاة، باب الصلاة بعد الفجر، حدیث: ۵۸۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب الاوقات التي فيها من الصلاة، حدیث: ۸۲۶۔ مختصراً بذكر الصلاة.

۲۔ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: عیدین کے روزوں کی ممانعت کی حکمت یہ ہے کہ ان دنوں میں روزہ رکھنا بندوں کا اللہ تعالیٰ کی خیافت سے اعراض ہے۔ جو اس نے اپنے بندوں کے لیے تیار کی ہے۔ (نیل الاوطار: ۴ / ۲۷۸)

۱۹۴..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ بِدَلَالَةِ بَتَضْرِيحِ نَهْيِ

صریح ممانعت کے بغیر ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان

۲۱۴۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزْرِيُّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَيْبِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ حَكَمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ.....

عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أُمِّهِ، أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ، قَالَتْ: كَاتِبِي أَنْظَرُ إِلَى عَلِيٍّ عَلِيٍّ بَعْلَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْبَيْضَاءِ فِي شَعْبِ الْأَنْصَارِ وَ هُوَ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّهَا لَيْسَتْ أَيَّامٌ صَوْمٍ إِنَّهَا أَيَّامٌ أَكَلٍ وَ شُرْبٍ)).

”جناب مسعود بن حکم اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتی ہیں گویا کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفید خچر پر سوار انصار کی گھاٹی میں دیکھ رہی ہوں، اور وہ کہہ رہے ہیں: ”اے لوگو! بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”صورت حال یہ ہے کہ یہ روزے رکھنے کے دن نہیں ہیں، بلاشبہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔“

۱۹۵..... بَابُ الرَّجْرِ عَنْ صِيَامِ التَّشْرِيقِ بِتَضْرِيحِ نَهْيِ

ایام تشریق میں روزے رکھنے کی صریح ممانعت کا بیان

۲۱۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ.....

عَنِ الْمُطَلَّبِ قَالَ: دَعَا أَعْرَابِيًّا إِلَى طَعَامِهِ، وَ ذَلِكَ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: إِنِّي صَائِمٌ. فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي بِنَهْيِ عَنْ صِيَامِ هَذِهِ الْأَيَّامِ.

”جناب مطلب سے مروی ہے کہ انہوں نے عید الاضحیٰ کے دن کے بعد ایک اعرابی کو کھانے کی دعوت دی تو اعرابی کہنے لگا: ”میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔“ تو حضرت مطلب نے فرمایا: ”بے شک میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دنوں کا روزہ رکھنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔“

۲۱۴۹۔ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ أَبَاهُ وَ شَعْبِيًّا أَخْبَرَاهُمُ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدِ بْنِ

(۲۱۴۷) صحیح: سنن کبریٰ نسائی: ۲۸۹۹۔ مسند احمد: ۹۲/۱۔ مستدرک حاکم: ۴۳۵، ۴۳۴/۱۔

(۲۱۴۸) صحیح: سنن کبریٰ نسائی: ۲۹۱۱۔ مسند عبد بن حمید: ۸۳۰۔ وفيه عبد الله بن عمرو رضى الله عنه.

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ.....

”حضرت عقیل کے آزاد کردہ غلام ابومرہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت عبداللہ، حضرت عمرو بن العاصؓ کی خدمت میں عید الاضحیٰ کے دوسرے یا تیسرے دن حاضر ہوئے، تو حضرت عمروؓ نے انہیں کھانا پیش کیا تو حضرت عبداللہ نے عرض کی: میں روزے سے ہوں تو حضرت عمرو نے انہیں کہا: روزہ کھول لو۔ بے شک رسول اللہ ﷺ ان دنوں میں روزہ نہ رکھنے کا حکم دیتے تھے اور ان دنوں کا روزہ رکھنے سے منع فرماتے تھے۔ اس پر حضرت عبداللہ نے روزہ کھول لیا اور کھانا کھالیا اور میں نے بھی ان کے ساتھ کھانا کھایا۔“

عَنْ أَبِي مُرَّةٍ مَوْلَى عَقِيلٍ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَعَبْدُ اللَّهِ عَلَى عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، وَذَلِكَ الْغَدَا أَوْ بَعْدَ الْغَدَا مِنْ يَوْمِ الْأَضْحَى، فَقَرَّبَ إِلَيْهِمْ عَمْرٍو طَعَامًا، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنِّي صَائِمٌ. فَقَالَ لَهُ عَمْرٍو: أَفْطَرُ، فَإِنَّ هَذِهِ الْأَيَّامَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِفِطْرِهَا، وَيَنْهَى عَنْ صِيَامِهَا. فَأَفْطَرَ عَبْدُ اللَّهِ فَأَكَلَ، وَأَكَلْتُ مَعَهُ.

فوائد:..... ۱۔ ایام تشریق میں روزے رکھنا حرام ہیں، شافعی، ابن منذر اور ابوصنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۔ مالک، اوزاعی، اسحاق اور شافعیؒ کا قول ہے کہ حج تمتع کرنے والا اگر قربانی نہ پاتا ہو تو اس کے سوا ایام تشریق کے روزے کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں ہیں۔

۳۔ ایام تشریق میں کثرت سے ذکر اذکار اور تکبیرات کہنا مستحب فعل ہے۔ (شرح النووی: ۱۷/۸)

۱۹۲..... بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا نَهْيٌ عَنْهُ

عمر بھر روزہ رکھنے کی ممانعت کی علت ذکر کیے بغیر اس کی ممانعت کا بیان

۲۱۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو دَاوُدَ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

قَتَادَةَ.....

”جناب مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے عمر بھر روزے رکھے اس نے نہ روزے رکھے اور نہ روزے چھوڑے۔ یا اس نے نہ روزے رکھے اور نہ روزے چھوڑے۔“

عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِيهِ. أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ صَامَ الدَّهْرَ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ، أَوْ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ)).

(۲۱۴۹) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب صیام ایام التشریق، حدیث: ۲۴۱۸۔ مسند احمد: ۱۹۷/۴۔ سنن

الدارمی: ۱۷۶۷۔

(۲۱۵۰) اسنادہ صحیح: سنن نسائی، کتاب الصیام، باب النهی عن صیام الدهر، حدیث: ۲۳۸۳۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۰۵۔ مسند

احمد: ۲۴/۴۔ سنن الدارمی: ۱۷۴۴۔

فوائد:..... سال بھر کے مسلسل روزے رکھنا مکروہ فعل ہے۔ (فتح الباری: ۶/۲۵۰)

۲۔ مسلسل روزے رکھنے سے بدن انسانی میں پیدا ہونے والے ضعف کے سبب اس عمل میں دوام باقی نہیں رہتا اور انسان اکتاہٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔ بالخصوص بڑھاپے میں تو یہ عمل مشکل بن جاتا ہے۔ لہذا اعمال میں اعتدال بہتر ہے۔

۳۔ زمانہ بھر کے روزے اس لیے مکروہ ہیں کہ یہ مشقت، ضعف اور بیویوں سے کٹ جانے کا باعث ہیں۔

(المغنی: ۶/۱۸۲)

۲۱۵۱۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ، أَخْبَرَنَا الْجَرِيرِيُّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشَّخِيرِ (ح) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ عَلِيَّةَ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْجَرِيرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الشَّخِيرِ، عَنْ مُطَرِّفٍ.....

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی: ”فلاں شخص ہمیشہ دن کو روزہ رکھتا ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”اس نے روزے رکھے اور نہ روزے چھوڑے۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حضرت قتادہ کی سند سے حضرت ابوالعالیہ سے نماز کی ممانعت کے بارے میں روایت مشہور ہے لیکن روزوں کے بارے میں ممانعت کی روایت ان کی سند سے غریب ہے۔ (مشہور نہیں ہے)۔“

۱۹۷..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ

اس علت کا بیان جس کی بنا پر نبی کریم ﷺ نے عمر بھر کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۱۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَبَّاسِ.....

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا مجھے خبر نہیں دی گئی کہ تم ساری رات

(۲۱۵۱) اسنادہ صحیح: سنن نسائی، کتاب الصیام، باب النهی عن صیام الدهر، حدیث: ۲۳۸۱۔ مسند احمد: ۴/۴۲۶، ۴۳۱۔

صحیح ابن حبان: ۳۵۷۴۔

(۲۱۵۲) صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب (۲۰)، حدیث: ۱۱۵۳۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النهی عن صوم الدهر،

حدیث: ۱۱۵۹/۱۸۸۔ سنن نسائی: ۲۴۰۲۔ مسند احمد: ۱۸۵/۲۔

نفل نماز پڑھتے ہو اور دن کو (روزانہ) روزہ رکھتے ہو؟ میں نے جواب دیا کہ میں ایسے ہی کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”ایسے مت کرو، جب تم ایسے عمل کرو گے تو تمہاری آنکھیں کمزور ہو کر دھنس جائیں گی اور تمہارا نفس تھکاوٹ و اکتاہٹ کا شکار ہو جائے گا اور بے شک تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھوں کا بھی حق ہے، اس لیے سویا بھی کرو اور نماز بھی پڑھ لیا کرو، روزے بھی رکھو اور ناغہ بھی کیا کرو۔“ یہ جناب عبد الجبار کی حدیث ہے اور جناب مخزومی کی روایت میں: ”ایسے مت کرو“ کے الفاظ نہیں ہیں۔“

۱۹۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي صَوْمِ الدَّهْرِ إِذَا أَفْطَرَ الْمَرْءُ الْأَيَّامَ الَّتِي رُجِرَ عَنِ الصِّيَامِ فِيهَا

عمر بھر روزے رکھنے کی رخصت جبکہ آدمی ممنوعہ دنوں کے روزے نہ رکھے

۲۱۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ

عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ.....

”حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مسلسل روزے رکھا کرتا تھا تو میں نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! بے شک میں بغیر ناغہ کیے مسلسل روزے رکھتا ہوں تو کیا میں سفر میں روزہ رکھ لیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر چاہو تو روزہ نہ رکھو۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں نے اس روایت کے دیگر طرق ایک اور مقام پر بیان کیے ہیں۔“

عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَسْرُدُ الصَّوْمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصُومُ وَلَا أَفْطِرُ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)) . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَرَجْتُ طُرُقَ هَذَا الْخَبَرِ فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ .

فوائد:..... ۱۔ اس حدیث سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ زمانہ بھر کے مسلسل روزے رکھنا مکروہ نہیں۔ لیکن اس

روزے کے احکام و مسائل

حدیث سے یہ استدلال درست نہیں کیونکہ روزوں میں تسلسل زمانہ بھر کے ہمیشہ روزے نہ رکھنے پر بھی صادق آتا ہے۔
(فتح الباری: ۱۹۶/۶)

۲۔ سفر میں روزہ رکھنا اور روزہ ترک کرنا دونوں صورتیں جائز ہیں۔

۱۹۹..... بَابُ فَضْلِ صِيَامِ الدَّهْرِ إِذَا أَفْطَرَ الْأَيَّامَ الَّتِي زُجِرَ عَنِ الصِّيَامِ فِيهَا

عمر بھر کے روزوں کی فضیلت کا بیان جبکہ ممنوعہ دنوں کے روزے نہ رکھے

۲۱۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ أَبُو مُوسَى ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ ، عَنِ الْأَشْعَرِيِّ يَعْنِي.....

”حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس شخص نے عمر بھر کے روزے رکھے اس پر جہنم اس طرح تنگ کر دی جاتی ہے“ اور آپ نے نوے کا عدد بنا کر انگلی کو گرہ لگا کر دکھائی۔“

أَبَا مُوسَى . عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ صَامَ الدَّهْرَ ضَيِّقَتْ عَلَيْهِ جَهَنَّمُ هَكَذَا)) ، وَ عَقَدَ تِسْعِينَ .

۲۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيعٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيِّ.....

”حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص جو زمانہ بھر ہمیشہ روزہ رکھتا ہے تو اس پر جہنم اس طرح تنگ کر دی جاتی ہے جس طرح یہ تنگ ہے۔“ اور آپ نے نوے کا عدد بناتے ہوئے انگلیوں میں گرہ لگائی۔“ جناب ابن بزیع کی روایت میں ہے: ”اس شخص کے بارے میں جو زمانہ بھر روزے رکھتا ہے۔“ اور کہا: ”نوے کی گرہ لگا کر دکھائی۔“ امام صاحب کہتے ہیں: ”میں نے ابو موسیٰ سے سنا وہ فرما رہے تھے: ”ابو تیممہ کا نام طریف بن مجالد ہے اور اس نے مسلمہ بن صلت اور جھضم الہجیمی سے روایات سنی ہیں۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اس روایت کو

عَنِ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيِّ..... عَنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الَّذِي يَصُومُ الدَّهْرَ تَضَيِّقُ عَلَيْهِ جَهَنَّمُ تَضَيِّقُ هَذِهِ)) وَ عَقَدَ تِسْعِينَ . قَالَ ابْنُ بَرِيعٍ: فِي الَّذِي يَصُومُ الدَّهْرَ ، وَقَالَ: وَ عَقَدَ التَّسْعِينَ . سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ: اسْمُ أَبِي تَمِيمَةَ طَرِيفُ بْنُ مَجَالِدٍ ، سَمِعَهُ مِنْ مُسَلِّمَةَ بِنِ الصَّلْتِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ جَهْضَمِ الْهَجِيمِيِّ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَمْ يُسَيِّدْ هَذَا الْخَبَرَ عَنْ قَتَادَةَ غَيْرُ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ . قَالَ

(۲۱۵۴) صحیح: سنن کبریٰ نسائی (تحفة: ۹۰۱۱)، مسند احمد: ۵۴/۴، مسند عبد بن حمید: ۵۶۴۔ سنن کبریٰ بیہقی: ۲۰۰/۴۔

(۲۱۵۵) اسنادہ صحیح: انظر الحديث السابق.

قادرہ سے صرف ابن ابی عدی نے سعید کے واسطے سے منہ بیان کیا ہے۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں نے امام مزنی رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ”ممکن ہے اس کا معنی یہ ہو کہ اس شخص سے جہنم تک کر دی جائے گی لہذا وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا اور اس کے علاوہ اس کا کوئی معنی نہیں ہو سکتا کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے زیادہ عمل کرتا ہے اور اطاعت و فرمانبرداری میں آگے بڑھتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام و مرتبہ، عزت و کرامت اور قرب میں بھی زیادہ ہوگا۔ یہ امام مزنی رضی اللہ عنہ کے جواب کا معنی ہے۔“

فوائد: ۱۔ جو شخص زمانے بھر کے روزوں کی طاقت رکھتا ہے اور عیدین، ایام تشریق اور دیگر ممنوعہ روزوں سے اجتناب کرے تو وہ واقعی جہنم سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

۲۔ شافعی اور اصحاب شافعی کا مذہب ہے کہ عیدین اور ایام تشریق کے سوا مسلسل روزے رکھنا جائز ہیں مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہیں۔ بشرطیکہ اس عمل سے کوئی حق فوت نہ ہو۔ اور اسے سخت تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔

(تحفة الاحوذی: ۲/۳۰۹)

۲۱۵۶۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقِ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَامِرِ بْنِ جُشَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ.....

”جناب زرعة بن ثوب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عمر بھر کے روزوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: ”ہم ایسے لوگوں کو ہم میں سے نیک اعمال میں سبقت لے جانے والے شمار کرتے تھے۔ کہتے ہیں: ”تو میں نے ان سے ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن ناغہ کرنے کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے جواب دیا: ”اس نے روزے دار کے لیے کوئی روزہ چھوڑا ہی نہیں (گویا سارے ہی رکھ لیے ہیں) اور میں نے ان سے ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کے

زُرْعَةُ بْنُ ثَوْبٍ يَقُولُ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ: كُنَّا نَعُدُّ أَوْلَيْكَ فَيَنَا مِنَ السَّابِقِينَ. قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ صِيَامِ يَوْمٍ وَفَطْرِ يَوْمٍ، فَقَالَ: لَمْ يَدَعْ ذَلِكَ لِصَائِمٍ مَصَامًا، وَسَأَلْتُهُ عَنْ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، قَالَ: صَامَ ذَلِكَ الدَّهْرَ وَ أَفْطَرَهُ.

(۲۱۵۶) اسنادہ ضعیف: زرعة بن ایوب مجہول الحال راوی ہے۔ سنن کبریٰ بیہقی: ۲۰۱/۴.

بارے میں پوچھا، تو انہوں نے کہا اس شخص نے عمر بھر روزے رکھ لیے اور ناغہ بھی کر لیا۔“

۲۰۰..... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارِ رُوَيْتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ

الْجُمُعَةِ مُجْمَلَةً غَيْرِ مُفَسَّرَةٍ

نبی کریم ﷺ سے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کے بارے میں مروی مجمل غیر مفسر روایت کا بیان ۲۱۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ التَّلَاءِ، وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ أَنَّهُ سَمِعَ.....

عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو الْقَارِي يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ: وَ هُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ مَا أَنَا نَهَيْتُ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ نَهَى عَنْهَا. قَالَ سَعِيدٌ: عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو الْقَارِي، وَ لَمْ يَقُلْ: وَ هُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ.

”جناب عبد اللہ بن عمرو القاری بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے فرما رہے تھے: ”رب کعبہ کی قسم! جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے میں نے منع نہیں کیا۔ رب کعبہ کی قسم! محمد ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔“ جناب سعید نے بھی یہ روایت یحییٰ بن جعدہ کے واسطے سے حضرت عبد اللہ بن عمرو القاری سے بیان کی ہے۔ مگر یہ لفظ بیان نہیں کیے: ”جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔“

۲۰۱..... بَابُ ذِكْرِ الْخَيْرِ الْمَفْسَّرِ فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ

عَنْهُ إِذَا أُفْرِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالصِّيَامِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُصَامَ قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ

جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کرنے والی روایت کی مفسر روایت کا بیان۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ممانعت اس وقت ہے جب اکیلے جمعہ کے دن کا روزہ رکھا جائے اور اس سے پہلے یا بعد میں روزہ نہ رکھا جائے۔

۲۱۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ الْأَشْجِ، حَدَّثَنَا أَبُو ثَمِيرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي

صَالِحٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

(۲۱۵۷) صحیح: سنن کبریٰ نسائی: ۲۷۵۷۔ مسند احمد: ۲/۲۴۸۔ مسند الحمیدی: ۱۰۱۷، ۱۰۱۸۔

(۲۱۵۸) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب صوم يوم الجمعة، حدیث: ۱۹۸۵۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب کراهة افراد

يوم الجمعة، حدیث: ۱۱۴۴۔ سنن ابی داؤد: ۲۴۲۰۔ سنن ترمذی: ۷۴۳۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۲۳۔ صحیح ابن حبان: ۳۶۰۵۔

(لَا تَصُومُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَ قَبْلَهُ يَوْمٌ أَوْ بَعْدَهُ يَوْمٌ)).

۲۱۵۹۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِيهِ .

۲۱۶۰۔ وَمُسْلِمٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ، عَنْ الْأَعْمَشِ .

نے فرمایا: ”صرف جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھو، الا یہ کہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھو۔“

”امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ روایت عمر بن حفص بن غیاث سے بیان کی ہے۔“

”امام مسلم رحمہ اللہ نے یہ روایت ابو بکر بن ابی شیبہ اور یحییٰ بن یحییٰ کی سند سے روایت کی ہے۔“

فوائد:.....۱۔ (احادیث الباب دلیل ہیں کہ) جمعہ کا منفر دروزہ رکھنا مکروہ ہے۔ البتہ عادت کے مطابق جمعہ کا روزہ آجائے یا جمعہ سے پہلے یا بعد میں ایک دن مزید روزہ رکھ لیا جائے تو یہ عمل مکروہ نہیں۔ مثلاً عادت کا روزہ یوں کہ کوئی شخص یہ نذر مانے کہ وہ مریض کے شفا کے دن کا ہمیشہ روزہ رکھے گا اور شفا یا نبی کا دن جمعہ ہو تو اس دن روزہ رکھنا مکروہ نہیں۔

۲۔ علماء بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے روزہ کی ممانعت میں حکمت یہ ہے۔ جمعہ کا دن ذکر و دعا، غسل، نماز کے لیے جلدی جانے، نماز جمعہ کے انتظار، خطبہ کو بغور سننے اور دیگر عبادت اور اذکار کی کثرت کا دن ہے، لہذا اس دن روزہ چھوڑنا افضل ہے اور ان وظائف کی ادائیگی میں زیادہ معاون ہے۔ (شرح النووی: ۱۹/۸)

۲۰۲..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ عِيدٌ، وَأَنَّ النَّهْيَ عَنْ صِيَامِهِ إِذْ هُوَ عِيدٌ، وَ الْفَرْقُ بَيْنَ الْجُمُعَةِ وَ بَيْنَ الْعِيدَيْنِ الْفِطْرِ وَ الْأَضْحَى، إِذَا جَاءَ بِنَهْيِ صَوْمِهِمَا مُفْرَدًا، وَ لَا مَوْضُوعًا بِصِيَامٍ قَبْلُ وَ لَا بَعْدُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ کا دن عید کا دن ہے اور جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت اس کے عید ہونے کی وجہ سے ہے اور جمعہ اور عیدین، عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں فرق یہ ہے کہ ان دونوں میں روزے کی ممانعت اس طرح آئی ہے کہ ان سے ایک دن پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھ کر ان کا روزہ نہیں رکھا جاسکتا (جبکہ جمعہ کا روزہ اس طریقے سے رکھا جاسکتا ہے)

۲۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ لَدَيْنِ الْأَشْعَرِيِّ.....

(۲۱۶۰) انظر السابق.

(۲۱۵۹) انظر السابق.

(۲۱۶۱) اسنادہ ضعیف: ابوبشر راوی مجهول ہے۔ الضعیفة: ۵۳۴۴۔ مسند احمد: ۲/۲۰۳۔ مستدرک حاکم: ۱/۴۳۷.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک جمعہ کا دن عید کا دن ہے۔ لہذا تم اپنے عید والے دن روزہ مت رکھو الا یہ کہ اس سے پہلے یا اس کے بعد بھی روزہ رکھو۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ ابو بشر شامی ہے اور یہ ابو بشر جعفر بن ابی شیبہ نہیں ہے جو کہ امام شعبہ اور ہشیم کے ساتھی ہیں۔“

۲۰۳..... بَابُ أَمْرِ الصَّائِمِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُفْرَدًا بِالْفِطْرِ بَعْدَ مَضِيِّ بَعْضِ النَّهَارِ
اکیلے جمعہ کا روزہ رکھنے والے کو دن کا کچھ حصہ گزر جانے کے بعد روزہ کھولنے کا حکم دینا

۲۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ (ح) وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ.....

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن حضرت جویریہ بنت حارثہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے جبکہ انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ آپ نے پوچھا: کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے دریافت کیا: ”کیا صبح روزہ رکھو گی؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تو پھر روزہ کھول دو۔“ جناب ہارون کی روایت میں ہے: ”کیا تم کل صبح روزہ رکھنا چاہتی ہو؟“

فوائد.....

۱۔ جمعہ کا مفرد روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

۲۔ اگر کسی نے جمعہ کا مفرد روزہ رکھا ہو اس سے پہلے جمعرات کا روزہ بھی نہیں رکھا اور ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنے کا ارادہ بھی نہ ہو تو اسے روزہ توڑ دینا چاہیے۔

۲۰۴..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا إِذَا أُفْرِدَ بِالصَّوْمِ بِذِكْرِ خَيْرٍ مُّجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ بِلَفْظِ عَامٍ مُّرَادُهُ خَاصٌّ . وَ أَحْسِبُ أَنَّ النَّهْيَ عَنِ صِيَامِهِ

ایک مجمل غیر مفسر روایت جس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے، اس کے ذکر کے ساتھ اکیلے ہفتے کے دن کا نفل روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان

إِذِ الْيَهُودُ تَعَظَّمُوهُ وَقَدْ اتَّخَذَتْهُ عِيدًا بَدَلَ الْجُمُعَةِ

میرے خیال میں اس دن روزے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہودی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں اور انہوں نے اسے جمعہ کے بدلے اپنی عید قرار دیا ہے

۲۱۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ.....

”جناب عبد اللہ بن بسر اپنی بہن صماء سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے بیان کیا کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صرف ہفتے کے دن کا روزہ نہ رکھو سوائے اس ہفتے کے جو تم پر فرض روزوں میں آجائے اور اگر تم میں سے کسی شخص کو صرف انگور کی ٹہنی یا کسی درخت کی چھال ہی ملے تو وہ اسے چبالے (اور روزہ کھول دے)۔“

۲۱۶۴۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمَّتِهِ.....

”حضرت صماء بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہفتے کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے اور آپ نے فرمایا ہے: ”اگر تم میں سے کسی شخص کو صرف سبز ٹہنی ہی ملے تو وہ اسی سے روزہ کھول لے۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”جناب معاویہ بن صالح نے اس سند میں ثور بن یزید کی مخالفت کی

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ، عَنْ أُخْتِهِ وَهِيَ الصَّمَاءُ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ، وَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا عُودَ عِنَبَةٍ أَوْ لِحَاءَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَعْهَا)).

(۲۱۶۳) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب النهی ان یحض یوم السبت بصوم، حدیث: ۲۴۲۱۔ سنن ترمذی:

۷۴۴۔ سنن کبریٰ نسائی: ۲۷۷۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۲۶۔ مسند احمد: ۶/۲۶۸۔

(۲۱۶۴) انظر الحدیث السابق.

ہے۔ ثور نے روایت کرتے ہوئے صماء کو حضرت عبد اللہ بن بسر کی بہن قرار دیا ہے۔ جبکہ جناب معاویہ نے حضرت صماء کو بسر کی بہن اور حضرت عبد اللہ کی چھوٹی بہن قرار دیا ہے۔“

بَنَ يَزِيدَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ ثَوْرٌ عَنْ أُخْتِهِ، يُرِيدُ أُخْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَسْرٍ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: عَنْ عَمَّتِهِ الصَّمَاءِ أُخْتِ بَسْرٍ عَمَّةَ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَسْرٍ لَا أُخْتَ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَسْرٍ.

۲۰۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا إِذَا أَفْرَدَ بِصَوْمٍ لَا إِذَا صَامَ صَائِمٌ يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ يَوْمًا بَعْدَهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہفتے کے دن نفلی روزہ رکھنے کی ممانعت اس وقت ہے جب اکیلے ہفتے کا روزہ رکھا جائے اور اس سے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد میں روزہ نہ رکھا جائے۔

”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ احادیث جن میں آپ نے اکیلے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے الا یہ کہ جمعہ سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد میں بھی روزہ رکھا جائے تو ان احادیث میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ آپ نے ہفتے کے دن روزے کی اجازت دی ہے جبکہ اس سے پہلے جمعہ کے دن روزہ رکھا جائے یا اس سے ایک دن بعد (اتوار) کا روزہ رکھا جائے۔“

۲۱۶۵۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي أَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يُصَامَ قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا دَلَالَةً عَلَى أَنَّهُ قَدْ أَبَاحَ صَوْمَ يَوْمِ السَّبْتِ إِذَا صَامَ قَبْلَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا.

۲۱۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا زَيْدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَبَّابِ - حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، عَنْ أَبِي بَسْرٍ، عَنْ عَامِرِ الْأَشْعَرِيِّ - وَهُوَ ابْنُ لُدَيْنٍ - أَنَّهُ سَمِعَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جمعہ کا دن عید ہے لہذا تم جمعہ کے دن کو روزہ مت رکھو الا یہ کہ اس سے پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھو۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہفتے کے دن روزہ رکھنے کی رخصت دی ہے جبکہ روزے دار اس سے پہلے جمعہ کے دن بھی روزہ رکھے۔“

أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْجُمُعَةُ عِيدٌ فَلَا تَجْعَلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ صِيَامًا إِلَّا أَنْ يُصَامَ قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ.)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَقَدْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ إِذَا صَامَ صَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَهُ.

فوائد:.....۱۔ ہفتے کے دن کا منفرد روزہ رکھنا مکروہ فعل ہے۔ (المغنی: ۶/۱۸۰)

۲۔ ہفتے کے آگے پیچھے ایک دن کا روزہ رکھا جائے تو ہفتہ کا روزہ رکھنا مباح ہے۔

۲۰۶..... بَابُ الرُّحْصَةِ فِي يَوْمِ السَّبْتِ إِذَا صَامَ يَوْمَ الْأَحَدِ بَعْدَهُ

ہفتے کے دن روزہ رکھنے کی رخصت ہے جبکہ روزے دار اس کے بعد اتوار کا روزہ بھی رکھے۔

۲۱۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ. أَنَّ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ میں ان سے پوچھ کر آؤں کہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن دنوں کا بکثرت روزہ رکھا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: آپ ہفتہ اور اتوار کا روزہ بکثرت رکھتے تھے۔ پس میں نے واپس آ کر انہیں اس کی خبر دی تو گویا انہوں نے اس بات کو تسلیم نہ کیا، تو وہ تمام افراد اٹھ کر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہم نے اسے آپ کی خدمت میں یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا تھا اور اس نے ہمیں بتایا ہے کہ آپ نے اس کا یہ جواب دیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”اس نے سچ بتایا ہے۔“ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر ہفتہ اور اتوار کا روزہ رکھتے تھے اور آپ فرماتے تھے: ”یہ دو دن مشرکوں کے عید کے دن ہیں (وہ ان میں کھاتے پیتے ہیں) اور میں (روزہ رکھ کر) ان کی مخالفت کرنا چاہتا ہوں۔“

ابن عباسٍ وَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثُونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ أَسْأَلُهَا الْأَيَّامَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ لَهَا صِيَامًا، قَالَتْ: يَوْمُ السَّبْتِ وَالْأَحَدِ. فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ وَكَانَهُمْ أَنْكَرُوا ذَلِكَ، فَقَامُوا بِأَجْمَعِهِمْ إِلَيْهَا، فَقَالُوا: إِنَّا بَعَثْنَا إِلَيْكَ هَذَا فِي كَذَا وَكَذَا وَذَكَرَ أَنَّكَ قُلْتِ كَذَا، وَكَذَا. فَقَالَتْ: صَدَقَ. إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَصُومُ مِنَ الْأَيَّامِ يَوْمَ السَّبْتِ وَالْأَحَدِ كَانَ يَقُولُ: ((إِنَّهُمَا يَوْمَا عِيدِ لِلْمُشْرِكِينَ وَآنَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَهُمَا)).

۲۰۷..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ صَوْمِ الْمَرْأَةِ تَطَوُّعًا بغير
إِذْنِ زَوْجِهَا إِذَا كَانَ زَوْجُهَا حَاضِرًا غَيْرُ غَائِبٍ عَنْهَا
جب عورت کا خاوند گھر میں موجود ہو، سفر پر نہ ہو تو عورت کے
لیے خاوند کی اجازت کے بغیر نفل روزہ رکھنا منع ہے

يُذَكَّرُ خَيْرٌ لَفْظُهُ خَاصٌّ مُرَادُهُ عَامٌّ، مَنْ الْجِنْسِ الَّذِي نَقُولُ إِنَّ الْأَمْرَ إِذَا كَانَ لِعِلَّةٍ فَمَتَى كَانَتْ
الْعِلَّةُ قَائِمَةً كَانَ الْأَمْرُ وَاجِبًا

اس سلسلے میں ایک روایت کا بیان جس کے الفاظ خاص ہیں اور مراد عام ہے اور یہ اسی قسم سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ جب حکم کسی علت کی بنا پر ہو تو علت کی موجودگی میں وہ حکم وجوبی ہوتا ہے۔

۲۱۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”عورت رمضان المبارک کے روزوں کے علاوہ ایک دن کا روزہ بھی شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے جبکہ اس کا شوہر گھر میں موجود ہو۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان: ”ماہ رمضان کے علاوہ“ یہ اسی قسم سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ جب حکم کسی علت کی بنا پر ہو اور علت موجود اور ثابت ہو تو وہ حکم ثابت اور وجوب کے لیے ہوتا ہے۔ لہذا جب نبی کریم ﷺ نے عورت کے لیے رمضان المبارک کے روزے خاوند کی اجازت کے بغیر رکھنا جائز قرار دے دیئے، کیونکہ رمضان کے روزے اس پر واجب ہیں، تو ہر فرض روزہ اس کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر رکھنا جائز ہوا۔“ اس مسئلہ پر میں نے ایک مستقل کتاب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بَلَغَ بِهِ ((لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ زَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَوْلُهُ ﷺ: ((مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ)) مِنَ الْجِنْسِ الذَّيْقِ نَقُولُ: إِنَّ الْأَمْرَ إِذَا كَانَ لِعِلَّةٍ فَمَتَى كَانَتْ الْعِلَّةُ قَائِمَةً، وَالْأَمْرُ قَائِمًا، فَلَا مَرَّ قَائِمًا وَ النَّبِيُّ ﷺ لَمَّا أَبَاحَ لِلْمَرْأَةِ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ بغيرِ إِذْنِ زَوْجِهَا إِذْ صَوْمُ رَمَضَانَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا كَانَ كُلُّ صَوْمٍ صَوْمٍ وَاجِبٍ مِثْلَهُ جَائِزٌ لَهَا أَنْ تَصُومَ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا . وَ لِهَذِهِ الْمَسْأَلَةِ كِتَابٌ مُفْرَدٌ قَدْ بَيَّنَّتْ الْأَمْرَ الَّذِي هُوَ لِعِلَّةٍ ، وَ الرَّجْرُ الَّذِي هُوَ لِعِلَّةٍ .

(۲۱۶۸) صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب لا تأذن المرأة فی بیت زوجها لاحد، حدیث: ۵۱۹۵۔ سنن ترمذی: ۷۸۲۔ سنن ابن

ماجہ: ۱۷۶۱۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۲۷۵۔ مسند احمد: ۲/۲۴۵۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة: ۱۰۲۶ من طریق ہمام عن ابی

ہریرة رضی اللہ عنہ.

روزے کے احکام و مسائل

لکھی ہے جس میں میں نے وہ امر اور نہی کو بیان کیا جو کسی عمت کی بنا پر ہوتے ہیں۔“

فوائد:۱۔ رمضان کے سوا خاندان کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر عورت کے لیے نفلی روزہ رکھنا جائز

نہیں، کیونکہ خاندان کو بیوی سے استمتاع کا پورا حق ہے۔

۲۔ خاندان اگر گھر پر موجود نہ ہو یا سفر پر نکلا ہو تو اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا جائز ہے۔

۲۰۸..... بَابُ ذِكْرِ أَبْوَابِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

لیلۃ القدر کے ابواب کا بیان

وَالْتَأْيِيفَ بَيْنَ الْأَخْبَارِ الْمَأْتُورَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَا يَحْسِبُ كَثِيرًا مِنْ حَمَلَةِ الْعِلْمِ مِمَّنْ لَا يَفْهَمُ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ أَنَّهَا مُمْتَهَاتِرَةٌ مُتَنَافِيَةٌ، وَ لَيْسَ كَذَلِكَ هِيَ عِنْدَنَا بِحَمْدِ اللَّهِ وَ نِعْمَتِهِ بَلْ هِيَ مُخْتَلِفَةٌ الْأَلْفَاظِ مُتَّفِقَةٌ الْمَعْنَى عَلَى مَا سَأَبِينَهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

نبی کریم ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں مروی روایات میں جمع اور تطبیق کا بیان کہ جن کے بارے میں علم حدیث سے ناواقف بہت سے اہل علم کا خیال ہے کہ وہ باہم متضاد اور مخالف ہیں لیکن اللہ کے فضل و کرم سے وہ ہمارے نزدیک ایسی نہیں ہیں بلکہ ان کے الفاظ مختلف ہیں اور معنی متفق اور متحد ہیں۔ جیسا کہ میں عنقریب بیان کروں گا۔ ان شاء اللہ

۲۰۹..... بَابُ ذِكْرِ دَاوِمِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي كُلِّ رَمَضَانَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ وَ نَفِي

انْقِطَاعِهَا بِنَفْيِ الْأَنْبِيَاءِ

تاقیامت ہر رمضان المبارک میں شب قدر کے موجود ہونے کا بیان۔ انبیائے کرام کے سلسلے کے منقطع

ہونے سے شب قدر کا آنا منقطع نہیں ہوتا

۲۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ.....

عَنْ مَرْثَدٍ وَ أَبُو مَرْثَدٍ - شَكَّ أَبُو عَاصِمٍ - ”جناب مرثد یا ابو مرثد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَقِينَا أَبَا ذَرٍّ وَ هُوَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ملے جبکہ وہ درمیانے حجرے کے پاس

تھے۔ تو میں نے ان سے شب قدر کے بارے میں سوال کیا۔ تو

الْوُسْطَى، فَسَأَلْتُهُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: انہوں نے فرمایا: ”شب قدر کے بارے میں مجھ سے زیادہ

مَا كَانَ أَحَدٌ بِأَسْأَلَ لَهَا رَسُولَ اللَّهِ مِنِّي. رسول اللہ ﷺ سے پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔“ میں نے

فُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ أُنزِلَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِوَحْيِ إِلَيْهِمْ فِيهَا تَمَّ تَرْجِعُ؟ عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا شب قدر کے بارے میں

(۲۱۶۹) اسنادہ ضعیف۔ مرثد ابن عبداللہ الرمائی راوی مجہول الحال ہے۔ الضعیفہ: ۳۱۰۔ انظر الحديث الآتي.

انبیاء کرام پر وحی نازل ہوئی تھی پھر (انبیاء کے جانے کے بعد شب قدر بھی) واپس چلی گئی؟ تو آپ نے فرمایا: ”بلکہ شب قدر قیامت تک موجود ہے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ کون سی رات ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اگر مجھے اجازت ہوتی تو میں تمہیں ضرور بتا دیتا۔ لیکن تم اسے سات دنوں میں تلاش کرو اور آج کے بعد اس کے بارے میں سوال نہ کرنا۔ کہتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر انہیں بیان کرنے لگے تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! وہ کون سے سات دنوں میں ہے؟ تو آپ مجھ پر اس قدر ناراض ہوئے کہ ایسی شدید ناراضی نہ اس سے پہلے کبھی ہوئی تھی اور نہ بعد میں کبھی ہوئی۔ پھر آپ نے فرمایا: ”کیا میں نے تمہیں اس کے بارے میں سوال کرنے سے منع نہیں کیا تھا؟ اگر مجھے اجازت ہوتی تو میں تمہیں ضرور بتا دیتا، میں تمہیں اس کے بارے میں ضرور اس کی خبر دے دیتا۔ لیکن مجھے امید ہے کہ یہ آخری سات دنوں میں ہوگی۔“

۲۱۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ هِيَ فِي رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ شَكِّ

وَلَا اِزْتِيَابٍ فِي غَيْرِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ شب قدر بغیر کسی شک و شبہ کے رمضان المبارک میں ہے۔

ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْحَالِفَ آخِرَ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ أَنَّ امْرَأَتَهُ طَالِقٌ، أَوْ عَبْدَهُ حُرٌّ، أَوْ أُمَّتُهُ حُرَّةٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ أَنَّ الطَّلَاقَ وَالْعِتْقَ غَيْرُ وَاقِعٍ إِلَى مَضِيِّ السَّنَةِ مِنْ يَوْمِ حَلْفٍ، لِأَنَّهُ زَعَمَ لَا يَدْرِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ هِيَ فِي رَمَضَانَ أَوْ فِي غَيْرِهِ . لِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ: مَنْ يَقُمْ الْحَوْلَ يُصِيبَهَا .

اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ ماہ شعبان کے آخری دن کوئی شخص یہ قسم اٹھالے کہ اس کی بیوی کو شب قدر میں طلاق، یا اس کا غلام یا اس کی لونڈی شب قدر میں آزاد ہے تو قسم اٹھانے کے دن سے لے کر ایک سال گزرنے تک اس کی بیوی کو طلاق نہیں ہوگی، نہ اس کا غلام یا لونڈی آزاد ہوگی۔ کیونکہ اس کا خیال یہ ہے کہ معلوم نہیں شب قدر رمضان میں ہے یا کسی اور مہینے میں ہے۔ اس کی دلیل حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کا یہ قول ہے کہ: ”جو شخص سارا سال تہجد پڑھے وہ

شب قدر کو پالے گا۔“

۲۱۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ سِمَاكِ الْحَنْفِيِّ، حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ.....

”حضرت مرثد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، میں نے کہا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے شب قدر کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ نے فرمایا: ”میں سب لوگوں سے بڑھ کر شب قدر کے بارے میں سوال کرنے والا شخص تھا۔“ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کیا شب قدر رمضان المبارک میں ہے یا اس کے علاوہ کسی اور مہینے میں ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”بلکہ وہ رمضان میں ہے۔“ میں نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! کیا شب قدر صرف انبیائے کرام کے زمانے میں ہوتی ہے، جب انبیائے کرام فوت ہو جاتے ہیں تو شب قدر بھی اٹھالی جاتی ہے؟ یا یہ قیامت تک باقی رہے گی؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ یہ قیامت تک رہے گی۔ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ رمضان میں ہے؟ آپ نے فرمایا: اسے پہلے اور آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔ کہتے ہیں: پھر آپ لوگوں کو بیان کرتے رہے تو میں نے آپ کی بے دھیانی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ کو قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ یہ کن میں دنوں میں ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ مجھ پر ایسے شدید ناراض ہوئے کہ اس جیسے ناراض نہ کبھی پہلے ہوئے تھے نہ کبھی بعد میں۔ پھر آپ نے فرمایا: ”بے شک اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمہیں اس کی اطلاع کر دیتا، تم اسے آخری سات دنوں میں تلاش کرو۔“

مَرْتَدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ، قَالَ: قُلْتُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ: أَنَا كُنْتُ أَسْأَلُ النَّاسَ عَنْهَا. قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَفِي رَمَضَانَ أَوْ فِي غَيْرِهِ؟ فَقَالَ: ((بَلْ هِيَ فِي رَمَضَانَ.)) قَالَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ مَا كَانُوا فَإِذَا قُبِضَ الْأَنْبِيَاءُ رُفِعَتْ، أَمْ هِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((لَا بَلْ هِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.)) قَالَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي أَيِّ رَمَضَانَ هِيَ؟ قَالَ: ((الْتِمْسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ وَالْعَشْرِ الْآخِرِ))، قَالَ: ثُمَّ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَ، فَاهْتَبَلْتُ عَقْلَتَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَسَمْتَ عَلَيْكَ لِتُخْبِرَنِي أَوْ لَمَّا أَخْبَرْتَنِي فِي أَيِّ الْعَشْرَيْنِ هِيَ؟ قَالَ: فَغَضِبَ عَلَيَّ مَا غَضِبَ عَلَيَّ مِثْلَهُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ. ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ لَوْ شَاءَ أَطَّلَعَكُمْ عَلَيْهَا، التِمْسُوهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَّالِ.))

۲۱۱..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ہے

خِلَافَ قَوْلِ مَنْ ذَكَرْنَا مَقَالَتَهُمْ فِي الْبَابِ قَبْلَ هَذَا، وَ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْحَالِفَ يَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ بِطَرَفِهِ بِأَنَّ امْرَأَتَهُ طَالِقٌ أَوْ عَبْدُهُ حُرٌّ فَهَلَّ هِلَالُ شَوَّالٍ كَانَ الطَّلَاقُ أَوْ الْعِتْقُ أَوْ هُمَا لَوْ كَانَ الْحَلْفُ بِهِمَا جَمِيعًا وَإِقَاعًا إِذْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَدْ مَضَتْ بَعْدَ حَلْفِهِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَلَا إِزْتِيَابٍ، إِذْ هِيَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ .

ان لوگوں کے قول کے برخلاف جن کا ذکر ہم نے گزشتہ باب میں کیا ہے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس شخص نے رمضان کے آخری دن غروب آفتاب سے ایک لمحہ پہلے قسم کھائی کہ اس کی بیوی کو شب قدر میں طلاق ہے، یا اس کا غلام آزاد ہے، پھر شوال کا چاند نظر آ گیا تو طلاق اور آزادی یا دونوں میں سے ایک جس کی قسم کھائی تھی وہ واقع ہو جائے گی کیونکہ بغیر شک و شبہ کے اس قسم کے بعد شب قدر یقیناً گزر گئی ہے۔ کیونکہ شب قدر رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں ہے، نہ اس سے پہلے ہے اور نہ اس کے بعد۔

۲۱۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي عَمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے پہلے دس دن اعتکاف کیا۔ پھر آپ نے دوسرا عشرہ بھی ایک ترکیبے میں اعتکاف کیا، جس کے دروازے پر ایک چٹائی لٹکائی گئی تھی۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے وہ چٹائی پکڑی اور اسے ہٹا کر تقبے کے کونے میں رکھ دیا۔ پھر اپنا سر مبارک باہر نکالا اور لوگوں سے بات چیت کی تو وہ آپ کے قریب آگئے پس آپ نے فرمایا: ”بے شک میں نے شب قدر کی تلاش میں پہلا عشرہ اعتکاف کیا پھر میں نے درمیانے عشرے میں بھی اعتکاف کیا۔ پھر خواب میں میرے پاس فرشتہ آیا تو مجھے بتایا گیا کہ شب قدر

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ النَّخْدَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْوَسْطَ فِي قُبَّةِ تَرْكِيَّةَ عَلَى سُدَّتِهَا قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ، قَالَ: فَأَخَذَ الْحَصِيرَ بِيَدِهِ، فَتَحَاهَا فِي نَاجِيَةِ الْقُبَّةِ، ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ، فَكَلَّمَ النَّاسَ، فَدَنَوْا مِنْهُ، فَقَالَ: ((إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ أَلْتَمِسُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْوَسْطَ، ثُمَّ أُتَيْتُ، فَقِيلَ لِي: إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ

(۲۱۷۱) صحیح بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب تحری لیلۃ القدر فی الوتر..... حدیث: ۲۰۱۸۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلۃ القدر، حدیث: ۱۱۶۷۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۷۵۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۳۴۔ مسند احمد: ۱۷۱/۳۔

آخری عشرے میں ہے۔ لہذا جو شخص تم میں سے پسند کرے کہ وہ اعتکاف کرے، چنانچہ لوگوں نے آپ کے ساتھ (آخری عشرے کا) اعتکاف کیا۔ آپ نے فرمایا: ”بے شک مجھے وہ طاق راتوں میں دکھائی گئی ہے اور اس کی صبح کو میں نے کچھڑ میں سجدہ کیا ہے پھر جب آپ نے اکیسویں رات کی صبح کی اور آپ نے صبح تک نفل نماز ادا کی تھی تو بارش ہوگئی جس سے مسجد کی چھت لپکنے لگی۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں تو میں نے کچھڑ دیکھا۔ پھر جب آپ صبح کی نماز سے فارغ ہو کر نکلے تو آپ کی پیشانی اور ناک پر کچھڑ لگا ہوا تھا اور وہ آخری عشرے میں اکیسویں رات تھی۔“ یہ حدیث نہایت بلند مرتبہ ہے۔“

أَحَبُّ مِنْكُمْ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ .
فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهُ ، قَالَ ، ((وَإِنِّي
أُرَيْتُهَا لَيْلَةً وَتَرَى ، وَإِنِّي أَسْجُدُ صَبِيحَتَهَا
فِي طِينٍ وَمَاءٍ)) ، فَأَصْبَحَ فِي لَيْلَةٍ إِحْدَى
وَ عَشْرِينَ وَ قَدْ قَامَ إِلَى الصُّبْحِ ، فَمَطَرَتْ
السَّمَاءُ ، فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ ، فَأَبْصَرْتُ
الطِّينَ وَالْمَاءَ ، فَخَرَجَ حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلَاةِ
الصُّبْحِ وَ جَبْهَتُهُ وَ أَنْفُهُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ .
وَ إِذَا هِيَ لَيْلَةٌ إِحْدَى وَ عَشْرِينَ فِي الْعَشْرِ
الْأَوَاخِرِ . هَذَا حَدِيثٌ شَرِيفٌ شَرِيفٌ .

۲۱۲..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ طَلَبِهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

بِلَفْظِ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

شب قدر کو تلاش کرنے اور اسے رمضان کے آخری عشرے میں طلب کرنے کے حکم کا بیان
مجمَل غیر مفسر الفاظ کے ساتھ

۲۱۷۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كَلْبٍ بِالْجُرْمِيِّ ، عَنْ
أَبِيهِ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
مجھے محمد ﷺ کے ساتھیوں کے ساتھ بلا تے تھے اور مجھے حکم دیا
کہ اس وقت تک بات نہ کرنا جب تک صحابہ کرام بات چیت نہ
کر لیں۔ کہتے ہیں: انہوں نے صحابہ کرام کو بلایا اور ان سے
شب قدر کے بارے میں سوال کیا اور کہا: ”رسول اللہ ﷺ
کا یہ فرمان ہے کہ شب قدر کو آخری عشرے میں تلاش کرو“ مجھے
بتاؤ کہ تمہارے خیال میں یہ کون سی رات ہے۔ تو بعض نے کہا:
یہ اکیسویں رات ہے۔ کچھ نے کہا: تیسویں رات ہے اور بعض

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَدْعُونِي
مَعَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ، فَيَقُولُ لِي: لَا تَكَلِّمْ حَتَّى يَتَكَلَّمُوا
. قَالَ: فَدَعَاهُمْ فَسَأَلَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ،
فَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ
الْأَوَاخِرِ)) ، أَيُّ لَيْلَةٍ تَرَوْنَهَا؟ قَالَ: فَقَالَ
بَعْضُهُمْ: لَيْلَةُ إِحْدَى ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْلَةُ

نے پچیسویں رات قرار دی۔ اس دوران میں خاموش رہا۔ پھر انہوں نے مجھے کہا: ”تم کیوں نہیں بتاتے؟ میں نے عرض کی: ”اے امیر المؤمنین! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں بتاتا ہوں تو انہوں نے فرمایا: ”میں نے تمہیں گفتگو کرنے کے لیے ہی بلایا ہے۔“ تو میں نے کہا: کیا میں تمہیں اپنی رائے سے بیان کروں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”ہم نے تمہاری رائے ہی پوچھی ہے۔“ تو میں نے عرض کی: وہ ستائیسویں رات ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمان، اور سات زمینیں ذکر کی ہیں۔ انسان کو سات سے پیدا کیا گیا ہے اور زمینی نباتات بھی سات قسم کی ہیں۔“ تو حضرت عمر نے فرمایا: ”تم نے مجھے وہ چیزیں بتائی ہیں جو میں جانتا ہوں۔ مجھے وہ چیز بتاؤ جو میں نہیں جانتا۔ زمینی نباتات سات قسم کی ہیں، اس سے تمہاری کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کیا: ”بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا... وَفَارَكِهَةً وَأَنْبَاءً﴾ (سورہ عبس، ۲۶-۳۱) ”پھر ہم نے زمین کو اچھی طرح پھاڑا۔ پھر ہم نے اس میں اناج اگایا اور انگور اور سبزیاں اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے باغات اور میوے اور چارائے اور ﴿أَبًّا﴾ سے مراد وہ چار ہے جو جانور کھاتے ہیں اور انسان نہیں کھاتے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”کیا تم اس بچے کی طرح بتانے سے بھی عاجز رہے، جس کی ابھی تک عقل بھی پوری نہیں ہوئی۔ اللہ کی قسم! میری رائے بھی تمہاری رائے کے موافق ہے اور فرمایا: میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ ان صحابہ کرام کے گفتگو کر لینے تک تم بات نہ کرنا اور میں اب تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم ان کے ساتھ ہی گفتگو کیا کرو۔“

ثَلَاثٍ، وَقَالَ آخِرُ حَمْسٍ، وَأَنَا سَاكِتٌ، قَالَ: فَقَالَ: مَا لَكَ لَا تَتَكَلَّمُ؟ قَالَ، قُلْتُ: إِنَّ أَدْنَتْ لِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ تَكَلَّمْتُ. قَالَ، فَقَالَ: مَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكَ إِلَّا لِتَسْكَلَّمَ، قَالَ: فَقُلْتُ: أَحَدِيْتُمْكُمْ بِرَأْيِي؟ قَالَ: عَنْ ذَلِكَ نَسَأْتُكَ، قَالَ، فَقُلْتُ: السَّبْعُ. رَأَيْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ذَكَرَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ، وَمِنَ الْأَرْضِ سَبْعًا، وَخَلَقَ الْبِنْسَانَ مِنْ سَبْعٍ، وَنَبَتِ الْأَرْضُ سَبْعَ، قَالَ، فَقَالَ: هَذَا أَخْبَرْتَنِي مَا أَعْلَمُ، أَرَأَيْتَ مَا لَا أَعْلَمُ؟ مَا هُوَ قَوْلُكَ نَبَتِ الْأَرْضُ سَبْعَ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: ﴿ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۖ فَأَنْبَتْنَا ۖ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَفَارَكِهَةً وَأَنْبَاءً﴾ وَالْأَبُّ نَبَتِ الْأَرْضِ مَا يَأْكُلُهُ الدَّوَابُّ وَلَا يَأْكُلُهُ النَّاسُ. قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: أَعْجَزْتُمْ أَنْ تَقُولُوا كَمَا قَالَ هَذَا الْغُلَامُ الَّذِي لَمْ تَجْتَمِعْ شُؤُونَ رَأْسِهِ بَعْدُ. إِنِّي وَاللَّهِ مَا أَرَى الْقَوْلَ إِلَّا كَمَا قُلْتُمْ. وَ قَالَ: قَدْ كُنْتُ أَمْرْتُكَ أَنْ لَا تَتَكَلَّمَ حَتَّى يَتَكَلَّمُوا، وَإِنِّي أَمْرُكَ أَنْ تَتَكَلَّمَ مَعَهُمْ.

۲۱۳..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الْمُمْسِرِ لِلْفُظَّةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرَتْهَا

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِطَلْبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فِي الْوَتْرِ مِنْهَا لَا فِي الشَّفْعِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے میں طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا ہے، جفت میں نہیں۔

۲۱۷۳- حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَثِيبٍ، عَنْ أَبِيهِ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَسْأَلُنِي مَعَ الْأَكَابِرِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ يَقُولُ: لَا تَكَلِّمُ حَتَّى يَتَكَلَّمُوا . فَسَأَلَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اطْلُبُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ وَتَرَا))، ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ ابْنِ عَبَّاسٍ مَعَ عُمَرَ .

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مجھ سے مشورہ لیا کرتے تھے اور مجھے فرماتے تھے: ”جب تک بزرگ صحابہ کرام بات چیت نہ کر لیں تم گفتگو نہ کرنا۔“ تو حضرت عمر نے ان سے شب قدر کے بارے میں پوچھا: ”تو کہا: ”یقیناً تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”شب قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔“ پھر انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ قصہ بیان کیا۔“

۲۱۷۴- حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلُهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: الْأَبُ: مِمَّا أَنْتَبَتِ الْأَرْضُ مِمَّا لَا يَأْكُلُهُ النَّاسُ وَ تَأْكُلُهُ الْأَنْعَامُ .

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ بالا کی مثل مروی ہے مگر اس میں یہ الفاظ ہیں: ”الأب: اس گھاس اور چارے کو کہتے ہیں جو چوپائے کھاتے ہیں اور انسان نہیں کھاتے۔“

۲۱۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِطَلْبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوَتْرِ مِمَّا يَنْقُي مِنَ الْعَشْرِ

الأوَّخِرِ لَا فِي الْوَتْرِ مِمَّا يَمْضِي مِنْهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ شب قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم ہے۔ گزشتہ وتر

راتوں میں تلاش کرنے کا حکم نہیں

۲۱۷۵- حَدَّثَنَا مَوْلَى بَنِ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ، عَنْ عِيْنَةَ بِنْتِ.....

روزے کے احکام و مسائل

”حضرت عبد الرحمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے پاس شب قدر کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا فرمان سننے کے بعد میں تو اسے صرف آخری عشرے میں تلاش کروں گا۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: ”شب قدر کو آخری عشرے میں تلاش کرو جب نو راتیں باقی رہ جائیں یا جب سات باقی رہ جائیں یا پانچ رہ جائیں یا تین باقی رہ جائیں یا آخری رات میں تلاش کرو“ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ پہلی بیس راتوں میں اپنے سارے سال کے معمول کے مطابق نماز پڑھتے تھے، پھر جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو خوب محنت و ریاضت شروع کر دیتے۔“

۲۱۵..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الْمَفْسِرِ لِلذَّلِيلِ الَّذِي ذَكَرْتُ فِي طَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوَتْرِ مِمَّا يَبْقَى مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ لَا مِمَّا يَمْضِي مِنْهَا

اس دلیل کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان جو میں نے بیان کی ہے کہ شب قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا جائے گا نہ کہ پہلے (دو عشروں کی) طاق راتوں میں

۲۱۷۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ أَبُو بَشِيرٍ نَالِوَسِطِي، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ الْجَرِيرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.....

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا اور آپ شب قدر کو تلاش کر رہے تھے جبکہ ابھی آپ کے لیے معاملے کی وضاحت نہیں ہوئی تھی۔ پھر آپ نے خیمے اکھاڑنے کا حکم دیا تو وہ اکھاڑ دیئے گئے۔ پھر آپ کے لیے آخری عشرے میں اس کی نشاندہی کی گئی تھی تو آپ نے حکم

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ وَهُوَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ أَنْ يَتَيَّنَ لَهُ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَنُقِصَ، فَأَيَّسَتْ لَهُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ، فَأَمَرَ بِهِ فَأَعِيدَ، فَخَرَجَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: ((إِنَّهَا أُبَيِّنَتْ

(۲۱۷۵) اسنادہ حسن: سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء في ليلة القدر، حديث: ۷۹۴۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۸۹۔ مسند

احمد: ۳۶/۵۔ صحیح ابن حبان: ۳۶۷۸۔

(۲۱۷۶) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل ليلة القدر، حديث: ۱۱۶۷/۲۱۷۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۹۱۔ مسند احمد: ۱۵/۳۔

دیا اور خیمے دوبارہ لگا دیئے گئے۔ پھر آپ ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ”صورت حال یہ ہے کہ مجھے شب قدر کی نشاندہی کی گئی اور میں تمہیں بتانے کے لیے نکلا تو دو آدمی جھگڑ رہے تھے تو مجھے شب قدر بھلا دی گئی۔ لہذا تم اسے نوں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔“ جناب ابو نضرہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابوسعید رضی اللہ عنہما! بے شک آپ ہم سے زیادہ بہتر طور پر گفتی جانتے ہیں، تو نوں، ساتویں اور پانچویں رات کون سی بنتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، اور ہم ہی اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ جب ایک سو سو رات ہو تو اس کے ساتھ والی رات نوں ہے۔ پھر ایک رات چھوڑ دو، پھر اس کے ساتھ والی ساتویں ہے۔ پھر ایک رات چھوڑ دو، تو اس کے بعد والی پانچویں ہے۔ جنہیں تم چوبیس، چھبیس اور بائیس کا نام دیتے ہو۔ (انہیں چھوڑ دو)۔

۲۱۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ النَّوَاسِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ الْجَرِيرِيِّ، عَنِ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنِ مُطَرِّفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مذکورہ بالا کی طرح روایت کی اور تیسری رات کا اضافہ بیان کیا۔“

فوائد:..... ۱۔ لیلۃ القدر کو لیلۃ القدر اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس رات فرشتے جانداروں کی اقدار، ارزاق اور اموات لکھتے ہیں۔ جو اس سال واقع ہونی ہوتی ہیں۔ ایک دوسرے قول کے مطابق لیلۃ القدر کو شب قدر کے شرف و عظمت کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ پھر اس کے وجود دوام پر علماء کا اجماع ہے اور احادیث صحیحہ کی رو سے لیلۃ القدر کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: لیلۃ القدر کی تعیین کے بارے علماء کا اختلاف ہے۔ چنانچہ علماء کی ایک جماعت کا موقف ہے کہ لیلۃ القدر کی رات ہر سال تبدیل ہوتی ہے۔ ایک سال ایک رات اور دوسری سال دوسری مختلف رات میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ اس مفہوم کی تعیین سے شب قدر کے بارے مروی مختلف روایات میں تطبیق ممکن

ہے۔ مالک، ثوری، احمد، اسحاق اور ابو ثور رحمہم و دیگر کا بھی یہی موقف ہے کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ (کی طاقت راتوں) میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ (شرح النووی: ۷۵/۸)

۲۔ حافظ ابن حجر بیان کرتے ہیں: لیلۃ القدر رمضان المبارک مہینے کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے۔ اس بارے میں منقول تمام روایات کا حاصل یہ ہے۔ (فتح الباری: ۶/۳۰۱)

۲۱۶..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْوِتْرَ مِمَّا يَبْقَى مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ قَدْ يَكُونُ أَيْضًا الْوِتْرَ مِمَّا مَضَى مِنْهُ . إِذِ الشَّهْرُ قَدْ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بقیہ آخری عشرے کی طاق رات کبھی گزشتہ راتوں کے حساب سے بھی طاق ہو جاتی ہے۔ کیونکہ مہینہ کبھی انتیس دنوں کا ہوتا ہے

۲۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ يُونُسَ ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ - وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ - حَدَّثَنِي سَمَاكُ أَبُو زَيْمِيلٍ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ ، حَدَّثَنِي

عَمْرٌ ، قَالَ: لَمَّا اعْتَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتَ فِي عُرْفَةِ تِسْعَةٍ وَعِشْرِينَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ))

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے (ایک مہینہ کی) علیحدگی اختیار کی۔ تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ بالا خانے میں انتیس دن رہے ہیں۔ (ابھی مہینہ مکمل نہیں ہوا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔“

فوائد: آخری عشرہ کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کا وجود ہے اور جن روایت میں طاق راتوں میں شب قدر تلاش کرنے کی تاکید ہے اس سے مقصود باقی ماندہ مہینے کی طاق راتیں ہیں، خواہ انتیس کا مہینے ہونے کی وجہ سے مہینہ کا ابتدائی اور آخری حصہ میں طاق راتیں یکجا ہو جائیں۔ لیکن مقصود باقی مہینہ کی طاق راتیں ہیں۔

۲۱۷..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الْمُفَسِّرِ لِلدَّلِيلِ الَّذِي ذَكَرْتُمْ ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِطَلَبِهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ مِمَّا قَدْ مَضَى مِنَ الشَّهْرِ وَكَانَتْ لَيْلَةَ سَابِعَةٍ مِمَّا تَبْقَى جُودِ لَيْلٍ فِي ذِكْرِكِي هِيَ اس كِي تَفْسِيرِ كَرْنِ وَالِي رَوَايَتِ كَا بَيَانِ كِيُونَكِه نَبِي كَرِيم ﷺ نَ شَبِ قَدْرِكُو مَهِينِ كَ كَزْرَجَانِ وَالِ دَنُونِ كَ كَسَابِ سَ تَيَسُوسِ رَاتِ كُو تَلَاشِ كَرْنِ كَا كَحْمِ دِيَا تَهَا جَبَكِه بَاتِي مَانَدِه دَنُونِ كَ كَعْتَبَارِ سَ وَه سَاتُونِ رَاتِ تَهِي

۲۱۷۹۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: ذَكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَمْ مَضَى مِنَ الشَّهْرِ؟)) قُلْنَا: مَضَى اثْنَانِ وَعِشْرُونَ، وَبَقِيَ ثَمَانٌ. قَالَ: ((لَا بَلْ بَقِيَ سَبْعٌ.)) قَالُوا: لَا، بَلْ بَقِيَ ثَمَانٌ، قَالَ: ((لَا بَلْ بَقِيَ سَبْعٌ.)) قَالُوا: لَا، بَلْ بَقِيَ ثَمَانٌ، قَالَ: ((لَا، بَلْ بَقِيَ سَبْعٌ، الشَّهْرُ سَبْعٌ وَعِشْرُونَ)) ثُمَّ قَالَ يَدِينُ حَتَّى عَدَّ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ، ثُمَّ قَالَ: ((الْتَمِسُوهَا اللَّيْلَةَ.))

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس شب قدر کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”مہینے کے کتنے دن گزر گئے ہیں؟ ہم نے عرض کیا: بائیس دن گزر گئے ہیں اور آٹھ دن باقی ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ سات دن باقی ہیں۔ صحابہ نے عرض کی: نہیں، بلکہ آٹھ دن باقی ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ سات دن باقی ہیں، مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔ پھر آپ نے اپنے دست مبارک سے انتیس دن شمار کیے پھر فرمایا: ”شب قدر کو آج رات تلاش کرو۔“

”حضرت عبد اللہ بن انیس کی روایت اسی مسئلے کے متعلق ہے۔
 ”شب قدر کو آج رات تلاش کرو، اور یہ تیسویں رات تھی۔“

وَ عِشْرِينَ .

خَبَرُ أَبِي سَعِيدٍ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَبِيحَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَأَنَّ جَبِينَهُ وَأَرْبَةَ أَنْفِهِ لَفَى الْمَاءِ وَالطَّيْنِ مِنْ هَذَا الْجِنْسِ، لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ كَانَ أَعْلَمَهُمْ أَنَّهُ رَأَى أَنَّهُ يَسْجُدُ صَبِيحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، فَكَانَتْ لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ الْوَتْرَ مِمَّا مَضَى مِنَ الشَّهْرِ، فَيُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ رَمَضَانَ فِي تِلْكَ السَّنَةِ كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ، فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ التَّاسِعَةَ مِمَّا بَقِيَ مِنَ

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بھی اسی مسئلے کے بارے میں ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اکیسویں رات کی صبح کو دیکھا تو آپ کی پیشانی اور ناک کی نوک پر کچھ لگا ہوا تھا۔ کیونکہ آپ نے صحابہ کرام کو بتایا تھا کہ آپ نے شب قدر میں خود کو کچھڑ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے تو اکیسویں رات گزر جانے والے مہینے کے دنوں کے اعتبار سے طاق رات تھی۔ ممکن ہے اس سال رمضان المبارک انتیس دنوں کا ہو۔ اس طرح وہ رات باقی ماندہ دنوں کے اعتبار سے نویں رات تھی۔ جبکہ گزر جانے والے دنوں کے اعتبار سے اکیسویں رات تھی۔“

(۲۱۷۹) اسنادہ صحیح علی شرط البخاری: سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ما جاء فی الشهر تسع وعشرون، حدیث:

۱۶۵۶۔ مسند احمد: ۲/۲۵۱۔ صحیح ابن حبان: ۲۵۳۹۔ سنن کبریٰ بیہقی: ۴/۳۱۰۔

(۲۱۸۰) سیاتی برقم: ۲۱۸۵، ۲۱۸۶۔

(۲۱۸۱) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلۃ القدر، حدیث: ۱۱۶۷/۲۱۶۰ وقد تقدم برقم: ۲۱۷۱۔

الشَّهْرِ الْحَادِيَةِ وَالْعَشْرِينَ مِمَّا مَضَى مِنْهُ .

۲۱۸..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ رُؤْيَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَمْرِ بِطَلْبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا أَمْرٌ بِالْإِقْتِصَارِ عَلَى طَلْبِهَا فِي السَّبْعِ دُونَ الْعَشْرِ جَمِيعًا

آخری سات راتوں میں شب قدر کو تلاش کرنے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی اس روایت کا بیان جس میں اس علت کا ذکر موجود نہیں جس کی بنا پر آپ نے دس دنوں کی بجائے صرف سات دنوں میں شب قدر کو تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔

۲۱۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَرَوْنَ الرُّؤْيَا فَيَقْضُونَهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ عَلَى السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّبَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا الْخَبْرُ يَحْتَمِلُ مَعْنَيْنِ، أَحَدُهُمَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ أَنْ يَكُونَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عَلِمَ تَوَاطَأَ رُؤْيَا الصَّحَابَةِ أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَخِيرِ فِي تِلْكَ السَّنَةِ، أَمْرُهُمْ تِلْكَ السَّنَةَ بِتَحَرِّبِهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ. وَالْمَعْنَى الثَّانِي: أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ بِتَحَرِّبِهَا وَطَلْبِهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ إِذَا ضَعُفُوا وَعَجَزُوا عَنْ طَلْبِهَا فِي الْعَشْرِ كُلِّهِ.

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ”لوگ خواب دیکھتے تو انہیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کرتے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں میں متفق ہو گئے ہیں۔ پس جو شخص جستجو اور تلاش کرنا چاہے تو وہ آخری سات راتوں میں شب قدر کو تلاش کرے۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اس روایت کے دو معانی ہو سکتے ہیں: (۱) آخری سات راتوں میں تلاش کرنے کے بارے میں ہے۔ جب نبی کریم ﷺ کو علم ہو گیا کہ ان صحابہ کرام کے خواب اس سال آخری سات راتوں کے بارے میں متفق ہو گئے ہیں تو آپ نے انہیں اس سال آخری سات راتوں میں شب قدر تلاش کرنے کا حکم دے دیا۔ (۲) دوسرا معنی یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں آخری سات راتوں میں شب قدر کی جستجو اور تلاش کا حکم اس وقت دیا جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آخری مکمل دس راتوں میں شب قدر تلاش کرنے سے عاجز آ گئے اور انہوں نے کمزوری کا اظہار کیا۔“

(۲۱۸۲) صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب فضل من تعار من الليل فسطى، حديث: ۲۰۱۵، ۱۱۵۸۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلۃ القدر، حديث: ۱۱۶۵۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۸۵۔ مسند احمد: ۵/۲۔

فوائد: ۱۔ جو شخص رمضان کی اکیسویں رات میں لیلة القدر کی تلاش سے محروم رہے۔ وہ باقی طاق راتوں میں سستی و کاہلی کا شکار نہ ہو بلکہ باقی سات راتوں کی طاق راتوں میں شب قدر تلاش کرے، کیونکہ ممکن ہے شب قدر کا نزول موخر ہو اور باقی راتوں میں تلاش کا سلسلہ جاری رکھنے سے وہ شب قدر کے اجر و ثواب سے مستفید ہو پائے۔

۲۔ رمضان المبارک کی اکیسویں رات کا قیام چھوٹ جائے تو رمضان المبارک کی تیسویں رات کے قیام کا اہتمام کرنا مستحب ہے، یوں یہ رمضان کی تیسویں رات ہوگی اور مہینے کی ساتویں باقی رات ہوگی۔

۲۱۹..... بَابُ ذِكْرِ الْخَيْرِ الدَّالِّ عَلَى صِحَّةِ الْمَعْنَى الثَّانِي الَّذِي ذَكَرْتُ أَنَّهُ أَمَرَ بِطَلَبِهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ إِذَا ضَعُفَ وَ عَجَزَ طَالِبُهَا عَنْ طَلَبِهَا فِي الْعَشْرِ كُمَّلِهِ.

اس حدیث کا بیان جو دوسرے معنی کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے کہ آپ ﷺ نے شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرنے کا حکم اس وقت دیا جب شب قدر کا متلاشی اسے آخری مکمل عشرے میں تلاش کرنے سے عاجز اور کمزور ہو گیا۔

۲۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حُرَيْثٍ، قَالَ: سَمِعْتُ.....

ابن عمر يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْتَمِسُوَهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ - يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ - فَإِنْ ضَعُفَ أَحَدُكُمْ، أَوْ عَجَزَ، فَلَا يُغْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِي.))

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شب قدر کو آخری عشرے میں تلاش کرو، پھر اگر تم میں سے کوئی شخص کمزور ہو جائے یا عاجز آ جائے تو پھر وہ باقی سات راتوں میں ہرگز مغلوب و لاچار نہ ہو۔“



جَمَاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ اللَّيَالِي الَّتِي كَانَ فِيهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ
فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں جن راتوں میں شب قدر
آئی تھی، ان کے ابواب کا مجموعہ

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ تَنْتَقِلُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فِي الْوِثْرِ عَلَى مَا ثَبَتَ
اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے جیسا
کہ ثابت ہوا ہے۔

۲۲۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَدْ كَانَتْ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي بَعْضِ الشَّهْرِ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ فِي رَمَضَانَ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں شب قدر ایک مرتبہ رمضان المبارک کی
ایکسویں تاریخ میں بھی آئی تھی۔

۲۱۸۴۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرْتُ أَبِي سَعِيدَ "امام ابو بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما
نَالْحُدْرِيَّ أَمَلِيَّتُهُ فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ .
کی حدیث ایک اور جگہ بیان کر چکا ہوں۔" (جو اس مسئلہ کی
دلیل ہے۔ دیکھئے حدیث نمبر: ۲۱۷۱)

فوائد: یہ حدیث دلیل ہے کہ عہد رسالت میں لیلۃ القدر ایکسویں رات بھی واقع ہوئی ہے۔ لیکن اس سے
یہ موقف اختیار کرنا کہ شب قدر کا نزول ایکسویں رات ہی ہوتا ہے، درست نہیں، بلکہ یہ رات رمضان کے آخری عشرہ کی
طاق راتوں میں گھومتی رہتی ہے، لہذا آخری عشرے کی تمام طاق راتوں کے قیام اللیل و شب بیداری سے اس کا حصول
ممکن ہے۔

۲۲۱..... بَابُ ذِكْرِ الْأُمْرِ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ إِذْ جَائِزٌ أَنْ تَكُونَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي بَعْضِ السَّنِينَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَفِي بَعْضِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ تَحْسِبُ فِي رَاتٍ كَوْشَبِ قَدْرٍ تَلَاشِ كَرْنِ كَعَلْمِ كَابْيَانِ، كَيُوكَلِمَهُ كَيَمُكْنُ هَيَّ كَعَشْبِ قَدْرِ كَسِي سَالِ كَاكْسُوِي سِرَاتٍ مِي سِ هُوَاوْرِ كَسِي سَالِ كَتِيْمُوِي سِرَاتٍ مِي هُو

۲۱۸۵- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ عَلِيَّةَ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ أَخِيهِ فَلَانَ بْنِ.....

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: جَلَسْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ فِي مَجْلِسِ جُهَيْنَةَ فِي هَذَا الشَّهْرِ، فَقُلْنَا: يَا أَبَا يَحْيَى هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ الْمُبَارَكَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، جَلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي آخِرِ هَذَا الشَّهْرِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَتَى نَلْتَمَسُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ الْمُبَارَكَةَ؟ قَالَ: ((الْتَمَسُوهَا هَذِهِ اللَّيْلَةَ ٣ لَاتٍ وَعِشْرِينَ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: تِلْكَ إِذَا أَوْلَى ثَمَانَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَسْمِهِ ابْنُ عَلِيَّةَ، هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ.

”جناب عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن خبیب بیان کرتے ہیں: ”ہم اس مہینے میں (رمضان المبارک میں) جہینہ قبیلہ کی مجلس میں حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تو ہم نے عرض کیا: اے ابو یحییٰ! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس مبارک رات کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس مہینے کے آخر میں بیٹھے تھے کہ ایک آدمی نے آپ سے عرض کی: ”ہم اس مبارک رات کو کب تلاش کریں؟“ آپ نے فرمایا: ”اس کو اس تیسویں رات میں تلاش کرو تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: تب تو یہ رات آٹھوں راتوں میں سے پہلی رات ہوگی۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ابن علیہ نے جس راوی کا نام نہیں لیا، اس کا نام عبد اللہ بن عبد اللہ بن خبیب ہے۔“

۲۱۸۶- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِي وَشُعَيْبٌ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ”رسول اللہ ﷺ کے ساتھی حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ

(۲۱۸۵) صحیح: مسند احمد: ۳/۴۹۵۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلۃ القدر، حدیث: ۱۱۶۸۔ سنن ابی داؤد:

۱۳۷۹ من طریق آخر من عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ.

(۲۱۸۶) انظر الحديث السابق.

روزے کے احکام و مسائل

سے روایت ہے کہ آپ سے شب قدر کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”اسے آج رات تلاش کرو۔“ اور وہ تیسویں رات تھی تو ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! تو یہ آٹھ راتوں میں سے پہلی ہوئی۔ آپ نے فرمایا: ”بلکہ سات میں سے پہلی ہوئی کیونکہ مہینہ بعض اوقات پورے تیس دنوں کا نہیں ہوتا۔“

أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الْتَمِسُوهَا اللَّيْلَةَ.)) وَتِلْكَ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ، فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هِيَ إِذَا أُولَى ثَمَانَ، فَقَالَ: ((بَلْ أُولَى سَبْعٍ، فَإِنَّ الشَّهْرَ لَا يُتِمُّ.))

فوائد:..... یہ احادیث دلیل ہیں کہ عہد رسالت میں ہی شب قدر کا نزول رمضان المبارک کی تیسویں شب میں بھی ثابت ہے اور شب قدر کا نزول کسی معین رات کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اس کا محل رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتیں ہیں۔

۲۲۲..... بَابُ ذِكْرِ كَوْنِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي بَعْضِ السَّنِينَ، لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ إِذْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ تَنْتَقِلُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ فِي الْوِتْرِ عَلَى مَا ذَكَرْتُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کسی سال شب قدر ستائیسویں رات بھی ہوتی ہے کیونکہ شب قدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے۔

۲۱۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَلِيمَانَ.....

”حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”اگر تمہارے بے وقوف لوگوں کا خدشہ نہ ہوتا تو میں اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر بلند آواز سے پکارتا کہ شب قدر ستائیسویں رات ہے۔ یہ اس شخص کی خبر ہے جس نے مجھ سے جھوٹ نہیں بولا، اور اس نے اس ہستی سے خبر دی ہے جس نے غلط بیانی نہیں کی یعنی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا ہے۔ یہ جناب بندار کی روایت ہے۔ اور جناب ابو موسیٰ کہتے ہیں: میں نے حضرت زر بن حبیش کو سنا۔“ اور فرمایا: ”رمضان المبارک

عَنْ زَرِّ بْنِ حَبِيشٍ، قَالَ: لَوْلَا سُفْهَاءُؤُكُمْ لَوَضَعْتُ يَدِي فِيهِ أَذُنِي، فَنَادَيْتُ أَنْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ سَبْعٌ وَعِشْرُونَ. نَبَأَ مَنْ لَمْ يَكْذِبْنِي عَنْ نَبَأٍ مَنْ لَمْ يَكْذِبْهُ، يَعْنِي أَبِي بَنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. هَذَا حَدِيثٌ بُنْدَارٍ. وَقَالَ أَبُو مُوسَى: قَالَ: سَمِعْتُ زَرَّ بْنَ حَبِيشٍ. وَقَالَ: رَمَضَانُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَّخِرِ

(۲۱۸۷) اسنادہ حسن: مسند احمد: ۱۳۱/۵۔ سنن کبریٰ نسائی: ۱۱۶۲۶ وانظر الحديث الأتي.

روزے کے احکام و مسائل

قَبْلَهَا . نَبَأُ مَنْ لَمْ يَكْذِبْنِي عَنْ نَبَأٍ مَنْ لَمْ
يُكْذِبُهُ - وَلَمْ يَقُلْ يَعْنِي أَبِي بِنَ كَعْبٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .
کے آخری عشرے، آخری سات راتوں میں شب قدر ہوتی
ہے۔“ یہ اس شخص کی خبر ہے جس نے مجھے جھوٹ نہیں بتایا اور
اس ہستی سے بیان کیا ہے جس نے اس سے غلط بیانی نہیں کی“
اور یہ نہیں کہا کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم سے روایت کی
ہے۔“

۲۱۸۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، وَهُوَ ابْنُ أَبِي لُبَابَةَ.
قَالَ: سَمِعْتُ زُرَّ بْنَ حُبَيْشٍ.....
عَنْ أَبِي قَالَ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ إِنِّي لِأَعْلَمُهَا هِيَ
اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرْنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ .
”حضرت ابی ذؤبہ بیان کرتے ہیں: ”شب قدر کو میں بخوبی
جانتا ہوں۔ یہ وہی رات ہے جس کا ہمیں رسول اللہ ﷺ
نے حکم دیا تھا۔ وہ ستائیسویں رات ہے۔“

فوائد:.....۱۔ نبی ﷺ کے دور میں شب قدر کا نزول ستائیسویں شب کو بھی ثابت ہے اور آپ نے اس رات
سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پہلے ہی آگاہ کر دیا۔ پھر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اس بات پر مصر رہے کہ شب قدر ستائیسویں رات ہی
کو ہے لیکن درج بالا احادیث میں کہیں وضاحت نہیں کہ لیلۃ القدر کا محل ستائیسویں شب ہے، بلکہ ایک سال اس کا وقوع
ستائیسویں رات کو ہوا، پھر آپ ﷺ نے مطلق رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں شب قدر کی تلاش کا حکم
دیا، لہذا یہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کسی ایک غیر معین رات میں ہوتی ہے اور طاق راتوں میں تبدیل ہوتی
رہتی ہے۔ واللہ اعلم

۲۲۳..... بَابُ الْأَمْرِ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ آخِرَ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّمَضَانَ إِذْ جَائِزٌ أَنْ يَكُونَ فِي بَعْضِ

السِّنِينَ تِلْكَ اللَّيْلَةُ

رمضان المبارک کی آخری رات شب قدر تلاش کرنے کے حکم کا بیان، کیونکہ یہ ممکن ہے کہ کسی سال آخری
رات ہی شب قدر ہو

۲۱۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنِ
الْجَرِيرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ.....

(۲۱۸۸) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلۃ القدر، حدیث: ۷۶۲/۲۲۰۔ سنن ترمذی: ۳۳۵۱۔ سنن کبریٰ نسائی:

۳۳۹۲۔ مسند احمد: ۱۳۰/۵۔ مسند الحمیدی: ۳۷۵۔

(۲۱۸۹) صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب شہر رمضان، باب من قال سبع وعشرين، حدیث: ۱۳۸۶ بلفظ ”لیلۃ القدر لیلۃ سبع
وعشرين۔“

روزے کے احکام و مسائل

”حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شب قدر کو (رمضان المبارک کی) آخری رات میں تلاش کرو۔“ اور حضرت ابوبکرہ کی روایت میں ہے: ”یا آخری رات میں“ (تلاش کرو)۔“

فوائد: یہ حدیث دلیل ہے کہ شب قدر کا نزول رمضان المبارک کی آخری طاق رات میں بھی ممکن ہے کیونکہ شب قدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔

۲۲۲..... بَابُ صِفَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِنَفْيِ الْحَرِّ وَالْبُرْدِ فِيهَا وَشِدَّةِ ضَوْئِهَا وَمَنْعِ خُرُوجِ شَيْاطِينِهَا مِنْهَا حَتَّى يُضِيَءَ فَجْرُهَا

شب قدر کی کیفیت کا بیان کہ اس میں گرمی سردی نہیں ہوتی چاند خوب روشن ہوتا ہے اور فجر روشن ہونے تک شیطان کا باہر نکلنا ممنوع ہوتا ہے۔

۲۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الزِّيَادِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَّاشِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ، عَنِ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی پھر مجھے بھلا دی گئی اور وہ آخری عشرے کی ایک رات ہے، وہ رات خوب روشن، پرسکون، نہ گرم اور نہ سرد ہوتی ہے۔“ جناب الزیادی نے یہ اضافہ بیان کیا ہے: ”گویا کہ اس رات چاند اپنے ستاروں کی روشنی کو ماند کر رہا ہوگا۔“ دونوں راویوں نے یہ الفاظ بیان کیے: ”فجر روشن ہونے تک اس رات شیاطین باہر نہیں نکلتے۔“

فوائد: ۱۔ شب قدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہے، لہذا ان راتوں میں اسے تلاش کیا جائے۔

۲۔ اس حدیث میں شب قدر کی علامات مذکور ہیں کہ شب قدر انتہائی پرسکون اور معتدل رات ہوتی ہے۔ جس میں گرمی اور سردی میں اعتدال ہوتا ہے، لہذا ان علامات سے لیلۃ القدر کی شناخت ممکن ہے۔

۲۲۵..... بَابُ صِفَةِ الشَّمْسِ عِنْدَ طُلُوعِهَا صَبِيحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کی صبح سورج کے طلوع ہونے کی کیفیت کا بیان

۲۱۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَ عَاصِمِ، عَنْ زَيْدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ، (ح) وَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّهُ سَمِعَ.....

”حضرت زید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے سوال کیا، تو عرض کی: آپ کا بھائی ابن مسعود کہتا ہے: جو شخص سال بھر قیام کرے وہ شب قدر کو پالے گا۔“ تو انہوں نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، یقیناً ان کا ارادہ یہ ہے کہ لوگ (صرف آخری عشرے پر) بھروسہ کر کے بیٹھ نہ جائیں۔ یقیناً انہیں معلوم ہے کہ شب قدر رمضان المبارک میں ہے اور وہ اس کے آخری عشرے میں ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے۔“ کہتے ہیں، ہم نے عرض کی: اے ابو منذر! یہ رات کیسے پہچانی جائے گی؟ انہوں نے فرمایا: اس علامت اور نشانی کے ذریعے سے جو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے کہ اس روز سورج اس حال میں طلوع ہوگا کہ اس کی شعاعیں نہیں ہوں گی۔“ جناب دورقی کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ”یقیناً ان کا ارادہ یہ ہے کہ لوگ اعتماد و بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں۔“

۲۲۶..... بَابُ حُمْرَةِ الشَّمْسِ عِنْدَ طُلُوعِهَا وَ ضُعْفِهَا صَبِيحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَ الْإِسْتِدْلَالَ بِصِفَةِ

الشَّمْسِ عَلَى لَيْلَةِ الْقَدْرِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ حِفْظِ زَمْعَةَ

شب قدر کی صبح سورج کا طلوع ہوتے وقت سرخ اور کمزور ہونا۔ سورج کی اس کیفیت سے شب قدر پر استدلال کرنا، بشرطیکہ روایت صحیح ہو کیونکہ زمعہ کے حافظے کے بارے میں میرے دل میں عدم اطمینان ہے ۲۱۹۲۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا زَمْعَةُ، عَنْ سَلَمَةَ - هُوَ ابْنُ وَهْرَامٍ - عَنْ

عِكْرِمَةَ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے شب قدر کے بارے میں فرمایا: ”یہ ایک خوشگوار رات ہے، نہ گرم، نہ سرد، اس کی صبح سورج سرخ اور کمزور ہوتا ہے۔“

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ: لَيْلَةٌ طَلْقَةٌ لَا حَارَّةٌ وَلَا بَارِدَةٌ تُضِيحُ الشَّمْسُ يَوْمَهَا حَمْرَاءَ ضَعِيفَةً.

۲۲۷..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الشَّمْسَ لَا يَكُونُ لَهَا شُعَاعٌ إِلَى وَقْتِ ارْتِفَاعِهَا ذَلِكَ الْيَوْمِ

إِلَى آخِرِ النَّهَارِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ شب قدر کی صبح سورج کے بلند ہونے تک اس کی شعاعیں نہیں ہوں گی۔ اسی طرح شام کے وقت بھی اس کی شعاعیں نہیں ہوں گی

۲۱۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - عَنْ عَاصِمٍ.....

”حضرت زر کہتے ہیں: میں نے حضرت ابی بن نعب ذی البیضاء سے عرض کی: مجھے شب قدر کے بارے میں بتائیں، کیونکہ ہمارے ساتھی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: ”جو شخص سارا سال قیام کرے وہ شب قدر پالے گا۔ تو حضرت ابی نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمان پر رحم فرمائے! یقیناً انہیں علم ہے کہ شب قدر رمضان المبارک میں ہے۔ لیکن انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ لوگ بھروسہ کر لیں (اور عبادت میں محنت چھوڑ دیں) یا انہوں نے پسند کیا ہے کہ لوگ بھروسہ نہ کریں۔ اللہ کی قسم! شب قدر رمضان المبارک میں ستائیسویں رات ہے، انہوں نے اس میں استثناء نہیں کیا (بلکہ قسم کے ساتھ ستائیسویں رات قرار دی) کہتے ہیں: میں نے عرض کی: ابو منذر! یہ بات آپ کو کیسے معلوم ہوئی؟ انہوں نے جواب دیا: اس نشانی سے معلوم ہوئی جو نشانی

عَنْ زُرِّ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي بِنِ كَعْبٍ: أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَإِنَّ صَاحِبَنَا - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ - سَأَلَ عَنْهَا فَقَالَ: مَنْ يَقُمُ الْحَوْلَ يُصَبِّهَا. قَالَ: رَحِمَ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ، وَلَكِنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَتَكَلَّمُوا، أَوْ أَحَبَّ أَنْ لَا يَتَكَلَّمُوا. وَاللَّهِ إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ لَيْلَةٌ سَبْعٌ وَعِشْرِينَ، لَا يَسْتَشْنِي. قَالَ: قُلْتُ: أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَى عَلِمْتَ ذَلِكَ؟ قَالَ: بِالْأَيَّةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُلْتُ لِرَزِّ: مَا الْآيَةُ؟ قَالَ: تَطْلُعُ الشَّمْسُ صَبِيحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ لَيْسَ لَهَا

(۲۱۹۲) صحیح: مسند البزار كما في مجمع الزوائد: ۱۷۷/۳.

(۲۱۹۳) اسنادہ حسن: مسند احمد: ۱۳۱/۵۔ سنن ابی داؤد، کتاب شہر رمضان، باب فی لیلۃ القدر، حدیث: ۲۷۸۔ ذی

تقدم برفم: ۲۱۸۸، ۲۱۹۱.

روزے کے احکام و مسائل

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتائی تھی۔ جناب عاصم کہتے ہیں: میں نے زُرّ بن ربیع سے کہا: وہ نشانی کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ”شب قدر کی صبح سورج تھال کی مانند طلوع ہوگا، بلند ہونے تک اس کی شعاعیں نہیں ہوں گی۔“

فوائد:.....۱۔ شب قدر انتہائی روشن اور پرسکون رات ہے۔

۲۔ شب قدر کی صبح کو طلوع آفتاب کے وقت سورج مدہم اور سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور سورج بلند ہونے تک اس کی شعاعیں نہیں پھیلتیں۔ ان علامات سے شب قدر کی شناخت کی جاسکتی ہے۔

۲۲۸..... بَابُ ذِكْرِ كَثْرَةِ الْمَلَائِكَةِ فِي الْأَرْضِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ

شب قدر میں زمین میں فرشتوں کی کثرت کا بیان

۲۱۹۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شب قدر ستائیسویں یا اسیسویں رات ہے اور اس رات میں فرشتے کنکریوں کی تعداد سے بھی زیادہ ہوتے ہیں۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ السَّابِعَةِ أَوْ التَّاسِعَةِ وَعِشْرِينَ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ أَكْثَرُ فِي الْأَرْضِ مِنْ عَدَدِ الْحَصَى.

فوائد:..... اس حدیث میں لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان ہے کہ اس میں بے حد و حساب فرشتوں کا نزول ہوتا ہے، جو رحمت ایزدی اور انتہائی برکت کا باعث ہے، لہذا اس پر نور مبارک بھری رات سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔

۲۲۹..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُدْرِكَ لِمَصَلَاةِ الْعِشَاءِ فِي جَمَاعَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ يَكُونُ مُدْرِكًا

لِفَضِيلَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

اس بات کا بیان کہ شب قدر میں عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے والا شب قدر کی

فضیلت پالیتا ہے

۲۱۹۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنْفِيُّ، حَدَّثَنَا فَرْقَدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَجَّاجِ۔ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ الْيَمَانِيِّ۔ قَالَ: سَمِعْتُ.....

(۲۱۹۴) اسنادہ حسن: مسند احمد: ۵۱۹/۲۔ مسند الطیالسی: ۲۵۴۵۔

(۲۱۹۵) اسنادہ ضعیف: عقبہ بن ابی الحسین جمہول راوی ہے۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے عشاء کی نماز رمضان المبارک میں باجماعت ادا کی تو اس نے شب قدر کو پالیا۔“

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فِي جَمَاعَةٍ فِي رَمَضَانَ فَقَدْ أَدْرَكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ.))

۲۳۰..... بَابُ ذِكْرِ إِنْسَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بَعْدَ رُؤْيِيهِ أَيَّامًا

اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی ﷺ کو شب قدر دکھانے کے بعد آپ کو شب قدر بھلا دینے کا بیان

۲۱۹۶۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ أَبِي سَلَمَةَ إمام البكر رضي الله عنه فرماتے ہیں: ”حضرت ابوسلمہ کی حضرت عن أبي سعيد: ((إِنِّي كُنْتُ أُرِيْتُ لَيْلَةَ البوسعيد رضي الله عنه کی روایت میں ہے: ”بے شک مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی پھر مجھے بھلا دی گئی۔“

الْقَدْرِ ثُمَّ أَنْسَيْتَهَا.))

۲۳۱..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ رُؤْيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ كَانَ فِي نَوْمٍ وَفِي يَقْظَةٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے شب قدر نینداور بیداری دونوں حالتوں میں دیکھی ہے

۲۱۹۷۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ أَبِي سَلَمَةَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے شب قدر (خواب میں) دکھائی گئی پھر مجھے میرے گھر والوں نے بیدار کر دیا تو میں وہ بھول گیا۔ لہذا تم اسے آخری عشرے میں تلاش کرو۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَيْقَظَنِي أَهْلِي فَانْسَيْتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَايِرِ.))

(۲۱۹۶) تقدم برقم: ۲۱۷۷.

(۲۱۹۷) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلۃ القدر، حدیث: ۱۱۶۶۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۷۸۔ سنن الدارمی:

۱۷۸۲۔ مسند ابی یعلیٰ: ۵۹۷۲۔ صحیح ابن حبان: ۳۶۷۸۔

۲۳۲..... بَابُ ذِكْرِ رَجَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَظَنِّهِ أَنْ يَكُونَ رَفَعَ عَلَيْهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ خَيْرًا لِأُمَّتِهِ مِنْ إِطْلَاعِهِمْ عَلَى عِلْمِهَا، إِذِ الْاجْتِهَادُ فِي الْعَمَلِ لِيَالِي طَمَعًا فِي إِذْرَاكِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَفْضَلُ وَأَكْبَرُ عَمَلًا مِنَ الْاجْتِهَادِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ خَاصَّةً

نبی کریم ﷺ کی اس امید اور خیال کا بیان کہ شب قدر کا علم اٹھایا جانا، ان کی امت کو اطلاع ملنے سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ شب قدر کو حاصل کرنے کے طمع کے ساتھ ایک رات کی بجائے کئی راتیں عبادت میں محنت و کوشش کرنا افضل و اعلیٰ ہے۔

۲۱۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي.....

”حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ شب قدر کی خبر دینے کے لیے گھر سے نکلے تو دو مسلمان شخص جھگڑ رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا: ”بے شک میں تمہیں شب قدر کی خبر دینے کے لیے گھر سے نکلا تھا تو فلاں فلاں شخص جھگڑ رہے تھے تو شب قدر کی معرفت اٹھالی گئی اور امید ہے کہ یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ لہذا تم اسے نہیں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”(فَرُفِعَتْ) کا معنی ہے: یعنی میری اس رات کی معرفت و شناخت اٹھالی گئی ہے۔“

فوائد:..... ۱۔ رسول اللہ ﷺ کو لیلۃ القدر کے بارے میں دو مرتبہ آگاہ کیا گیا۔ (۱) خواب میں (۲) حالت بیداری، لیکن دونوں مرتبہ آپ ﷺ بیٹھے تو لیلۃ القدر کی تعیین سے بے خبر کر دیا گیا، لہذا شب قدر کوئی معین رات نہیں، بلکہ رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہے۔ لہذا اسے ان طاق راتوں میں تلاش کرنا ہے۔ ۲۔ باہمی جھگڑنے رحمتوں کے چھن جانے کا باعث اور برکتوں کے نزول کو روکنے کا باعث ہیں۔ لہذا باہمی لڑائیوں سے اجتناب برتنا چاہیے اور اتحاد و اتفاق رحمتوں کے نزول کا باعث ہے۔

(۲۱۹۸) صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب خوف المؤمن من ان یحبط عمله، حدیث: ۴۹۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۸۰۔ مسند

احمد: ۳۱۳/۵۔ سنن الدارمی: ۱۷۸۱۔

۲۳۳..... بَابُ مَغْفِرَةِ ذُنُوبِ الْعَبْدِ بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا

شب قدر میں ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرنے سے بندے کے گناہوں کی بخشش کا بیان
 ۲۱۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْتُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ (ح) وَ حَدَّثَنَا
 سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ أَبِي
 سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رِوَايَةٌ، قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.))
 ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ”جس شخص نے
 ایمان اور ثواب کی نیت سے ماہ رمضان کے روزے رکھے تو
 اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

فوائد.....: حدیث دلیل ہے کہ شب قدر کا ایمان اور طلبِ ثواب کی نیت سے قیام کرنا مستحبِ فعل ہے اور اس
 سے سابقہ تمام صغیرہ گناہ مٹ جاتے ہیں۔ اور اگر صغیرہ گناہوں نہ ہوں تو کبیرہ گناہوں میں تخفیف ہوتی ہے اور اگر صغیرہ
 کبیرہ دونوں قسم کے گناہ نہ ہوں تو درجات بلند ہوتے ہیں۔

۲۳۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ شُهُودِ الْبَدْوِيِّ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَ عَشْرِينَ مِنْ
 رَمَضَانَ إِذَا كَانَ سَكَنُهُ قُرْبَ الْمَدِينَةِ تَحْرِيًّا لِإِدْرَاكِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي مَسْجِدِهَا
 رمضان المبارک کی تیسویں رات کو دیہاتی شخص کا مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز ادا کرنا مستحب ہے۔ جبکہ ان
 کی رہائش مدینہ منورہ کے قریب ہوتا کہ وہ شب قدر کو مسجد نبوی میں رہ کر تلاش کریں۔

۲۲۰۰۔ حَدَّثَنَا مُؤَمِّلُ بْنُ هِشَامٍ نَالِيشْكُرِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ
 مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ ابْنِ.....

”حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے
 عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں گاؤں میں رہتا ہوں اور اللہ
 کا شکر ہے کہ وہاں نماز بھی ادا کرتا ہوں، تو آپ مجھے کسی رات
 کے بارے میں حکم دیں جس رات میں اس مسجد میں آ کر نماز
 ادا کروں (یعنی مسجد نبوی میں)۔ آپ نے فرمایا: تیسویں رات
 کو آجانا۔ جناب محمد بن ابراہیم کہتے ہیں: میں نے حضرت
 عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكُونُ بِالْبَادِيَةِ وَأَنَا بِحَمْدِ
 اللَّهِ أَصَلِّي بِهَا، فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ أَنْزِلَ لَهَا لِهَذَا
 الْمَسْجِدِ، أَصَلِّيَهَا فِيهِ. قَالَ: ((انزِلْ لَيْلَةَ
 ثَلَاثٍ وَ عَشْرِينَ.)) قَالَ: قُلْتُ: لِأَيِّ
 عَبْدِ اللَّهِ، فَكَيْفَ كَانَ أَبُوكَ يَصْنَعُ؟ قَالَ:

(۲۱۹۹) تقدم تخريجه برقم: ۱۸۹۴.

(۲۲۰۰) حسن: سنن ابی داود، کتاب شهر رمضان، باب فی لیلة القدر، حدیث: ۱۳۸۹۔ وقدم تقدم برقم: ۲۱۸۶.

يَدْخُلُ صَلَاةَ الْعَصْرِ، ثُمَّ لَا يَخْرُجُ حَتَّى يُصَلِّيَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ يَخْرُجُ وَدَابَّتُهُ۔ يَعْني عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ۔ فَيَرْكَبُهَا فَيَأْتِي أَهْلَهُ.

عبداللہ کے بیٹے سے پوچھا: آپ کے والد گرامی کیسے کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ”وہ عصر کی نماز پڑھ کر مسجد نبوی میں داخل ہو جاتے پھر صبح کی نماز ادا کرنے تک نہیں نکلتے تھے۔ پھر وہ مسجد سے نکلتے تو ان کی سواری مسجد کے دروازے پر ہوتی تھی تو وہ اس پر سوار ہو کر اپنے گھر والوں کے پاس چلے جاتے۔“

فوائد:..... مدینے کے قریب بستیوں کے رہائشی شب قدر کی تلاش میں طاق راتیں مسجد نبوی میں گزار سکتے ہیں اور یہ عمل ان کے لیے جائز ہے۔



جَمَاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ أَبْوَابِ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک میں قیام کرنے کے ابواب کا مجموعہ

۲۳۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ قِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ زَعْمِ الرُّوَافِضِ الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّ قِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ بَدْعَةٌ لَا سُنَّةَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ رمضان المبارک میں قیام کرنا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے، رافضی شیعہ کے دعوے کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ رمضان المبارک میں قیام کرنا بدعت ہے، سنت نہیں ہے۔

۲۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّامِ الْعَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسِ بْنِ الْحَزْرَاعِيِّ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ.....

”جناب نصر بن شبان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسلمہ سے کہا: کیا آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث نہیں سنائیں گے جو آپ نے اپنے والد سے سنی ہو اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں۔ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک رمضان کے مہینے میں اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کیے ہیں اور میں نے مسلمانوں کے لیے اس کا قیام جاری کیا ہے۔ لہذا جس شخص نے ایمان و ثواب کی نیت سے اس مہینے کے روزے رکھے اور قیام کیا تو وہ گناہوں سے اسی طرح پاک صاف ہو جائے گا جیسے وہ اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جس نے اس مہینے کے روزے رکھے اور قیام کیا.....“ آخر روایت تک، یہ روایت

عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي سَلَمَةَ: أَلَا تُحَدِّثُنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِيكَ سَمِعَهُ أَبُوكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: بَلَى أَقْبَلَ رَمَضَانَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ رَمَضَانَ شَهْرٌ افْتَرَضَ اللَّهُ صِيَامَهُ، وَإِنِّي سَنَنْتُ لِلْمُسْلِمِينَ قِيَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَا خَبِرُ مَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِلَى آخِرِ الْخَبَرِ، فَمَشْهُورٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

(۲۲۰۱) اسنادہ ضعیف: سنن نسائی، کتاب الصیام، باب ذکر اختلاف یحییٰ بن کثیر، حدیث: ۲۲۱۲۔ سنن ابن ماجہ: ۱۳۲۸۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی صورت میں مشہور ہے۔ یہ پہلا حصہ بلا شک و شبہ ثابت ہے۔ لیکن نصر بن شیبان کی حضرت ابوسلمہ کے واسطے سے حضرت عبدالرحمان سے روایت کردہ حصہ ناپسندیدہ ہے۔ یہ الفاظ ان کا معنی اللہ کی کتاب اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی روشنی میں صحیح ہے۔ لیکن اس سند سے صحیح نہیں ہے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ یہ سند وہم ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ حضرت ابوسلمہ نے اپنے والد گرامی سے کچھ نہیں سنا اور میرے علم کے مطابق اس روایت کو حضرت ابوسلمہ سے بھی صرف نصر بن شیبان ہی روایت کرتا ہے (گویا ان دو اسباب کی بنا پر یہ سند ضعیف ہے)۔“

أَبِي هُرَيْرَةَ، ثَابِتٌ لَا شَكَّ وَلَا اِرْتِيَابَ فَيُقِىُّ ثُبُوتَهُ أَوَّلَ الْكَلَامِ، وَأَمَّا الَّذِي يُكْرَهُ ذَكَرَهُ النَّضْرُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ، فَهَذِهِ اللَّفْظَةُ مَعْنَاهَا صَحِيحٌ مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بِهَذَا الْإِسْنَادِ، فَإِنِّي خَائِفٌ أَنْ يَكُونَ هَذَا الْإِسْنَادُ وَهَمًّا، أَخَافُ أَنْ يَكُونَ أَبُو سَلَمَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ شَيْئًا. وَ هَذَا الْخَبَرُ لَمْ يَرَوْهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَحَدٌ أَعْلَمُهُ غَيْرَ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ.

۲۳۶..... بَابُ الْأَمْرِ بِقِيَامِ رَمَضَانَ أَمْرٌ تَرْتَعِبُ لَأَمْرٍ عَزْمٍ وَإِيجَابِ

رمضان المبارک کے قیام کا حکم رغبت و شوق دلانے کے لیے ہے، تاکید کی اور وجوبی نہیں ہے۔

۲۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

”حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں قیام کرنے کا حکم عزیمت و وجوب کے بغیر دیا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے جس شخص نے ایمان و ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا، تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِقِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ يَقُولُ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا، عُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

۲۳۷..... بَابُ ذِكْرِ مَغْفِرَةِ سَالِفِ ذُنُوبٍ آخَرَ بِقِيَامِ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا

رمضان المبارک کا قیام ایمان اور ثواب کی نیت سے کرنے پر گزشتہ گناہوں کی مغفرت کا بیان

۲۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ

(۲۲۰۲) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب الترغيب في قيام رمضان، حديث: ۱۷۴ / ۷۵۹۔ سنن ابی داؤد: ۱۳۷۱۔

سنن ترمذی: ۸۰۸۔ سنن نسائی: ۲۱۰۶۔ مسند احمد: ۵۲۹/۲۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان المبارک کا قیام ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ کیا، اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“

الزُّهْرِيُّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ.))

فوائد:..... مکرر ۱۸۹۳

۲۳۸..... بَابُ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ يَتَوَهَّمُ أَنَّ الْفَارُوقَ هُوَ أَوَّلُ مَنْ أَمَرَ بِالصَّلَاةِ جَمَاعَةً فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ
رمضان المبارک میں باجماعت نفل نماز ادا کرنے کا بیان، ان لوگوں کے قول کے برخلاف جن کا خیال ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے رمضان المبارک میں باجماعت نفل نماز ادا کرنے کا حکم دیا

۲۲۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْلَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُرَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي.....

”جناب نعیم بن زیاد ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کو محص کے منبر پر فرماتے ہوئے سنا: ”ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان المبارک کی تیسویں رات کو تہائی رات تک قیام کیا پھر ہم نے پچیسویں رات کو آدھی رات تک نفل پڑھے۔ پھر ہم نے ستائیسویں رات کو اتنا طویل قیام کیا کہ ہم خیال کرنے لگے کہ سحری نہیں کھا سکیں گے۔ اور ہم فلاح کو سحری کا نام دیتے تھے اور تم ساتویں رات کو تیسویں رات کہتے ہو، اور ہم ساتویں

نُعَيْمُ بْنُ زَيْدِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْمَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَلَى مَنبَرِ حِمَصٍ يَقُولُ: قُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ حَمْسٍ وَعِشْرِينَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ لَنْ نُنْذِرَكَ الْفَلَاحَ، وَكُنَّا

(۲۲۰۳) صحیح بخاری، کتاب صلاة التراویح، باب فضل من قام رمضان، حدیث: ۲۰۰۹۔ صحیح مسلم، حدیث: ۷۵۹ وانظر

الحدیث السابق.

(۲۲۰۴) اسنادہ حسن: سنن نسائی، کتاب قیام اللیل، باب قیام شهر رمضان، حدیث: ۱۶۰۷ وسنن کبریٰ نسائی: ۱۳۰۱۔ مسند

احمد: ۲۷۲/۴.

روزے کے احکام و مسائل

میرے خیال میں جو تم طلب کر رہے ہو یعنی شب قدر، تو وہ تمہارے آگے ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ گزشتہ دنوں میں تھی اور آپ کا یہ فرمان اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی طرح ہے: ﴿وَكَانَ وَرَاءَهُ هُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَضْبًا﴾ (سورۃ الکہف: ۷۹) ”جب کہ ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر کشتی غصب کر لیتا تھا۔“ آیت میں مذکور لفظ ”وراءہم“ کا معنی بھی اُن کے آگے ہے۔

الْمَرَّةِ، وَمَا يَسْتَقْبِلُهُ هُوَ أَمَامُهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ: مَا أَحْسِبُ مَا تَطْلُبُونَ- أَيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ- إِلَّا فِيمَا تَسْتَقْبِلُونَ، لَا أَنهَا فِي مَا مَضَى مِنَ الشَّهْرِ وَهَذَا كَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَضْبًا﴾ (الکہف: ۷۹) يُرِيدُ: وَكَانَ أَمَامَهُمْ .

فوائد: یہ حدیث دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز تراویح باجماعت کا اہتمام رمضان کی طاق راتوں میں شب قدر کی تلاش کے لیے کیا تھا، لہذا جو شخص باقی رمضان نماز تراویح باجماعت کا اہتمام نہ کرے، اس کے لیے آخری عشرے کی طاق راتوں میں باجماعت نماز تراویح کا اہتمام کرنا مستحب فعل ہے۔

۲۴۰..... بَابُ ذِكْرِ قِيَامِ اللَّيْلِ كُلِّهِ لِلْمُصَلِّيِّ مَعَ الْإِمَامِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ حَتَّى يَقْرُغَ

رمضان المبارک کے قیام میں مقتدی کا امام کے ساتھ اس کے فارغ ہونے تک مکمل

قیام اللیل کرنے کا بیان

۲۲۰۶- حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضِيلِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ النَّحْضَرَمِيِّ.....

”حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رمضان المبارک میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ روزے رکھے تو آپ نے ہمیں قیام نہیں کرایا۔ حتیٰ کہ رمضان کے سات دن باقی رہ گئے۔ پھر آپ نے ہمیں قیام کرایا حتیٰ کہ ایک تہائی رات گزر گئی۔ پھر آپ نے چھٹی رات میں ہمیں قیام نہیں کرایا اور پانچویں رات ہمیں آدھی رات تک نفل پڑھائے تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کاش آپ ہمیں ہماری بقیہ رات بھی نفل پڑھاتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ آپ نے فرمایا: بے شک

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: صُمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ، فَلَمْ يَقُمْ بِنَا حَتَّى بَقِيَ سَبْعَ مِنَ الشَّهْرِ، فَقَامَ بِنَا، حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ، وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ نَقَلْنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هَذِهِ؟ قَالَ: ((إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى

(۲۲۰۶) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب شہر رمضان، باب فی قیام شہر رمضان، حدیث: ۱۳۷۵۔ سنن ترمذی: ۸۰۶۔

سنن نسائی: ۱۶۰۶۔ مسند احمد: ۱۰۹/۵۔ صحیح ابن حبان: ۲۰۳۸۔

روزے کے احکام و مسائل

جس شخص نے امام کے ساتھ قیام کیا حتیٰ کہ امام فارغ ہو گیا تو اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھا جاتا ہے پھر آپ نے ہمیں قیام نہ کرایا حتیٰ کہ تین دن باقی رہ گئے، پھر آپ نے تیسری رات ہمیں قیام کرایا اور آپ نے اپنے گھر والوں اور عورتوں کو بھی جمع کیا اور ہمیں اس قدر طویل قیام کرایا کہ ہمیں خطرہ ہوا کہ ہماری فلاح رہ جائے گی۔ میں نے عرض کی: فلاح کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ”سحری کا کھانا۔“

فوائد:.....۱۔ نماز تراویح کا باجماعت اہتمام منفرد قیام اللیل سے افضل ہے۔

۲۔ مقتدی کا امام کی اقتداء میں مکمل نماز تراویح پڑھنا بہتر عمل ہے۔

۲۳۱..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا تَرَكَ قِيَامَ لَيْلِي رَمَضَانَ كُلَّهُ خَشْيَةً أَنْ يُفْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ عَلَى أُمَّتِهِ فَيُعْجِزُوا عَنْهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے پورے رمضان المبارک کی راتوں میں اس لیے قیام نہیں کیا تھا کہ آپ ڈر گئے تھے کہ کہیں آپ کی امت پر قیام اللیل فرض نہ کر دیا جائے پھر وہ اس سے عاجز آجائیں گے

۲۲۰۷۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آدھی رات کو گھر سے نکلے اور مسجد میں نفل نماز پڑھی تو کچھ صحابہ کرام نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی تو صبح کے وقت لوگ آپس میں اس بارے میں بات چیت کرتے رہے۔ پھر جب تیسری رات ہوئی تو مسجد میں نمازیوں کی تعداد بڑھ گئی تو آپ گھر سے مسجد میں تشریف لائے اور نماز ادا کی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر جب چوتھی رات ہوئی تو لوگ مسجد

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى رِجَالًا بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ نَاسٌ يَتَحَدَّثُونَ بِذَلِكَ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّالِثَةُ كَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ فَصَلَّى فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةَ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ، فَلَمْ يَخْرُجْ

(۲۲۰۷) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب الترغيب في قيام رمضان، حديث: ۷۶۱/۱۷۸۔ سنن نسائی: ۲۱۹۵۔ مسند

احمد: ۲۳۲/۶۔ وقد تقدم برقم: ۱۱۲۸۔

میں پورے نہ آئے تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف نہ لائے۔ پس کچھ لوگوں نے نماز، نماز پکارنا شروع کر دیا لیکن آپ تشریف نہ لائے بلکہ اندر ہی تشریف فرما رہے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر کے لیے باہر تشریف لائے۔ پھر جب آپ نے نماز فجر مکمل کر لی تو آپ کھڑے ہوئے، صحابہ کی طرف اپنے چہرہ اقدس کے ساتھ متوجہ ہوئے، تشہد پڑھا، اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا: ابا بعد! بے شک مجھ پر تمہاری آمد مخفی نہیں تھی لیکن مجھے ڈر ہوا کہ کہیں تم پر رات کی نفل نماز فرض نہ قرار دے دی جائے پھر تم اس کی ادائیگی سے عاجز آ جاؤ گے۔ اور رسول اللہ ﷺ وجوبی حکم دیئے بغیر انہیں رمضان المبارک میں نفل نماز پڑھنے کی ترغیب اور شوق دلاتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: ”جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان اور ثواب کی نیت سے رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“ پھر رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی سالوں میں رات کی نماز کا طریقہ کار یہی رہا۔ حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت پر جمع کر دیا چنانچہ انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اس طرح لوگ پہلی مرتبہ رمضان المبارک میں قیام اللیل کے لیے جمع ہوئے۔“

فوائد:۱۔ قیام اللیل کا باجماعت اہتمام بالخصوص رمضان میں، مستحب فعل ہے کیونکہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد مذکورہ خوف ختم ہو گیا۔ اسی لیے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز تراویح کے لیے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمع کیا تھا۔

۲۔ اللہ کی قدر کو چھوڑ کر اللہ کی قدر (یعنی رخصت) کی طرف فرار جاتا ہے۔ ۳۔ مذہبی پیشوا لوگوں کے معمول کے مخالف عمل کرے تو اسے اس کا عذر، حکم یا حکمت سے آگاہ کرنا چاہیے۔

إِنِّيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَفِقَ رِجَالٌ مِنْهُمْ يُنَادُونَ الصَّلَاةَ فَلَا يَخْرُجُ، فَكَمِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ قَامَ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَتَشَهَّدَ، فَحَمِدَ اللَّهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَأْنُكُمْ، وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ، فَتَعَجِزُوا عَنْهَا.)) وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُهُمْ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَ بِعَزِيمَةِ أَمْرِ، فَيَقُولُ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.)) فَتَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ الْأَمْرُ كَذَلِكَ فِي خَلِيفَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خَلِيفَةِ عُمَرَ، حَتَّى جَمَعَهُمْ عُمَرُ عَلَى أَبِي بَنِي كَعْبٍ وَصَلَّى بِهِمْ فَكَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ مَا اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى قِيَامِ رَمَضَانَ .

روزے کے احکام و مسائل

۳۔ اس حدیث میں نبی ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی، کم تر سہولیات پر اکتفا اور امت کے لیے انتہائی شفقت کا بیان ہے۔

۵۔ نوافل کے باجماعت اہتمام کے لیے اذان و اقامت مشروع نہیں۔ (فتح الباری: ۴/۱۰۸)۔
 ۲۳۲..... بَابُ إِمَامَةِ الْقَارِئِ الْأَمِينِ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ صَلَاةَ الْجَمَاعَةِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَدْعَةٌ كَمَا زَعَمَتِ الرِّوَاغِصُ
 رمضان المبارک میں قاری قرآن کا ان پڑھ لوگوں کو نفل نماز کی امامت کرانا۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ رمضان المبارک میں نفل نماز کی جماعت کرانا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے، بدعت نہیں ہے، جیسا کہ رافضیوں کا خیال ہے

۲۲۰۸۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَالِدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ.....
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا النَّاسُ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّونَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: ((مَا هَؤُلَاءِ؟)) فَقِيلَ: هَؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ، وَأَبِي بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي بِهِمْ، وَهُمْ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَصَابُوا أَوْ نَعِمَ مَا صَنَعُوا.))
 ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو اچانک کچھ لوگ رمضان المبارک میں مسجد کے ایک کونے میں نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے دریافت کیا: یہ لوگ کون ہیں؟ آپ سے عرض کیا گیا: ”ان لوگوں کو قرآن مجید یاد نہیں ہے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے ہیں اور وہ ان کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان لوگوں نے درست کام کیا ہے یا انہوں نے بہت اچھا طریقہ اختیار کیا ہے۔“

۲۳۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ النِّسَاءِ جَمَاعَةً مَعَ الْإِمَامِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ

قیام رمضان میں عورتوں کا امام کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنا مستحب ہے
 مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ قِيَامَ رَمَضَانَ فِي جَمَاعَةٍ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْمَرْءِ مُنْفَرِدًا فِي رَمَضَانَ، وَإِنْ كَانَ الْمَأْمُومُونَ قُرَّاءً، يَفْرُؤُونَ الْقُرْآنَ، لَا كَمَنْ اخْتَارَ صَلَاةَ الْمُتَفَرِّدِ عَلَى صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ.

(۲۲۰۸) اسنادہ ضعیف: مسلم بن خالد راوی حکم فیہ ہے۔ سنن ابی داود، کتاب شہر رمضان، باب فی قیام شہر رمضان، حدیث:

۱۳۷۷۔ صحیح ابن حبان: ۲۵۳۲۔

روزے کے احکام و مسائل

اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ رمضان المبارک میں آدمی کا اکیلے نماز پڑھنے کی بجائے باجماعت نفل نماز پڑھنا افضل ہے۔ اگرچہ مقتدی بھی قاری ہوں اور انہیں قرآن مجید یاد ہو۔ ان لوگوں کے موقف کے خلاف جو قیام رمضان میں اکیلے شخص کی نماز کو باجماعت نماز پر ترجیح دیتے ہیں۔

۲۲۰۹۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي خَبْرٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ایسے لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہیں جنہیں قرآن یاد نہیں ہے۔ تو آپ نے ان کے کام کو درست قرار دیا تھا اور فرمایا تھا: ”انہوں نے درست یا بہت اچھا کام کیا ہے۔“

أَبِي هُرَيْرَةَ: وَقَدْ أَعْلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبِي بَنَ كَعْبٍ يَوْمَ قَوْمًا لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ، فَصَوَّبَ فَعَلَهُمْ، فَقَالَ: ((أَصَابُوا أَوْ نَعِمَ مَا صَنَعُوا!))

۲۲۱۰۔ وَفِي خَبْرٍ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ.....

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ”تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب آدمی امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے حتیٰ کہ وہ نماز سے فارغ ہو جاتا ہے تو اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھا جاتا ہے۔“ اور ایک روایت میں آیا ہے: ”تو پھر آپ نے تیسری رات ہمیں قیام کرایا، اپنے اہل و عیال اور ازواج مطہرات کو بھی جمع کیا۔ پھر آپ نے اتنا طویل قیام کیا کہ ہمیں فلاح کے چھوٹ جانے کا ڈر پیدا ہوا۔ اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والے صحابہ کرام قاری اور حافظ تھے۔ وہ سب کے سب ان پڑھ نہیں تھے۔“

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامٌ لَيْلَةً))، وَجَاءَ فِي الْخَبْرِ: فَقَامَ بِنَا فِي الثَّلَاثَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ فَقَامَ حَتَّى تَخَوْفَنَا أَنْ يَقُوتَنَا الْفَلَاحُ وَبَعْضُ أَصْحَابِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ قَدْ صَلَّى مَعَهُ قَارِيٌّ لِلْقُرْآنِ لَيْسَ كُلُّهُمْ أُمِّيِّينَ .

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان: ”جس شخص نے امام کے ساتھ قیام کیا حتیٰ کہ امام نماز سے فارغ ہو گیا تو اس کے لیے ساری رات کا قیام لکھا جاتا ہے۔“ میں اس بات کی دلیل ہے کہ قاری اور ان پڑھ شخص جب امام کے ساتھ اس کی نماز سے

۲۲۱۱۔ وَفِي قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامٌ لَيْلَتِهِ))، دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْقَارِيَّ وَالْأُمِّيَّ إِذَا قَامَا مَعَ الْإِمَامِ إِلَى الْفُرَاغِ مِنْ

(۲۲۱۰) تقدم برقم: ۲۲۰۶.

(۲۲۰۹) انظر الحديث السابق.

(۲۲۱۱) تقدم برقم: ۲۲۰۶.

صَلَاتِهِ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَتِهِ . وَكُتِبَ قِيَامُ لَيْلَةٍ . فارغ ہونے تک قیام کرتا ہے تو اس کے لیے ساری رات کا قیام لکھا جاتا ہے اور ساری رات کے قیام کا ثواب کا لکھا جانا بعض رات کے قیام کے ثواب لکھے جانے سے افضل و بہتر ہے۔“

فوائد:۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ رات کے نوافل کا باجماعت اہتمام کرنا افضل اور زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔

۲۔ نماز تراویح کے لیے نماز باجماعت کا انعقاد افضل عمل ہے اور عورتیں مردوں کی جماعت میں بھی شامل ہو سکتی ہیں عورتوں کے لیے علیحدہ مرد امام مقرر کرنا بھی جائز ہے۔ اور عورتیں خود بھی باجماعت نماز تراویح کا انعقاد کر سکتی ہیں۔

۳۔ امام کی معیت میں نماز تراویح کے اہتمام کرنے والے کو ساری رات کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

۲۴۴..... بَابُ فِي فَضْلِ قِيَامِ رَمَضَانَ وَاسْتِحْقَاقِ قَائِمِهِ اسْمَ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ قِيَامِ رَمَضَانَ كِي فَضِيلَتِهِ اور قِيَامِ كَرْنِ وَا لْوَ صِدِّيقِ اور شَهِيدِ كَا نَامِ مَلْنِ كِ اسْتِحْقَاقِ كَا بِيَانِ

إِذَا جَمَعَ مَعَ قِيَامِهِ رَمَضَانَ صِيَامَ نَهَارِهِ وَكَانَ مُقِيمًا لِلصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ مُؤَدِّيًا لِلزَّكَاةِ ، شَاهِدًا لِلَّهِ بِالنَّوْحَانِيَّةِ ، مُقِرًّا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ .

جبکہ اس نے قیام کے ساتھ ساتھ رمضان المبارک کے دن میں روزہ رکھا، پانچ نمازیں باقاعدگی سے ادا کیں، زکوٰۃ ادا کی، اللہ کی توحید کی گواہی دی اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار کیا۔

۲۲۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ النَّسْتَرِيُّ ، أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبٍ - يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَمْزَةَ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ طَلْحَةَ

”حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس قضاء قبیلے کا ایک شخص آیا تو اس نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! بتائیں اگر میں گواہی دوں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں نماز، حج گناہ ادا کروں، رمضان المبارک کے روزے رکھوں اور قیام کروں، زکوٰۃ ادا کروں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اس حالت میں فوت ہوا تو وہ صدیقین اور شہداء

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةِ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ: جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ مِنْ قُضَاعَةَ ، فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ، وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَصُمْتُ الشَّهْرَ ، وَ قُضَيْتُ رَمَضَانَ ، وَ آتَيْتُ الزَّكَاةَ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ مَاتَ

عَلَى هَذَا كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ وَ فِي شَمَارِهِ هُوَاً -
الشُّهَدَاءِ .))

فوائد: اس حدیث میں دلیل ہے کہ ارکان اسلام کا پابند اور نماز تراویح کا باقاعدہ اہتمام کرنے والا صدیقین اور شہداء میں شمار ہوگا، لہذا ارکان اسلام پر ایمان و عمل کے بعد نماز تراویح کا اہتمام بھی فضیلت و عظمت کا باعث ہے۔

۲۳۵..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ

رمضان المبارک کی راتوں میں نبی کریم ﷺ کی نماز کی تعداد رکعات کا بیان
وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ عَلَى عَدَدِ الرَّكَعَاتِ فِي الصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ مَا كَانَ يُصَلِّي
مِنْ غَيْرِ رَمَضَانَ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کی ماہ رمضان میں دیگر مہینوں میں رات کی نماز کی تعداد رکعات میں
اضافہ نہیں کرتے تھے

۲۲۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْدٍ (ح) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ
بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَيْدٍ، سَمِعَ.....

”حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں: میں نے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، تو عرض کی: اماں جان! مجھے رسول
اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں بتائیں تو انہوں
نے فرمایا: ”آپ کی رات کی نماز رمضان المبارک اور دیگر
مہینوں میں تیرہ رکعات ہی تھیں۔“ یہ عبد الجبار کی روایت
ہے۔ اور ابوسعید کی روایت میں ہے: ”میں حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا کے پاس آیا تو میں نے ان سے رمضان المبارک میں رسول
اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے
فرمایا: آپ کی نماز تیرہ رکعت تھی۔ ان میں دو رکعات نماز فجر
کی سنتیں ہوتی تھیں۔“

أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ أَى
أُمَّهُ، أَخْبَرَنِي عَنِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ . فَقَالَتْ:
كَانَتْ صَلَاتُهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَفِيمَا
سِوَى ذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً . هَذَا
حَدِيثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ . وَقَالَ أَبُو هَاشِمٍ:
أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ
فَقَالَتْ: كَانَتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً
مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ .

(۲۲۱۳) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ، حديث: ۱۲۲/۷۳۸- سنن کبریٰ

نسائی: ۳۸۲- مسند احمد: ۶/۳۹- مسند الحمیدی: ۱۷۳- وقد تقدم برقم: ۱۱۰۲.

فوائد:..... ۱۔ ماہ رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ سے نماز تراویح گیارہ رکعت ثابت ہے اور نماز وتر میں رسول اللہ ﷺ سے رات کے وقت تیرہ نوافل پڑھنا بھی ثابت ہیں لہذا نماز تراویح میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع ملحوظ رکھی جائے۔ کیونکہ نبی ﷺ سے نماز وتر ایک رکعت سے لے کر تیرہ رکعت تک وتر پڑھنا ثابت ہیں۔ اس سے زیادہ رات کے کئی نوافل ثابت نہیں سونکی کے جذبہ اور فودشوق عبادت میں اس مسنون نماز تراویح سے تجاوز نہ کیا جائے۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ سے بیس رکعت، تیس رکعت یا اس سے زائد عدد میں نماز تراویح ثابت نہیں، بلکہ آپ ﷺ نے شب بھر قیام کے دوران بھی گیارہ رکعت نماز تراویح ہی کا اہتمام کیا سو قیام کو لمبا کیا جائے، نہ کہ دھڑا دھڑ نوافل ادا کرنے سے ان کی تعداد چالیس پچاس تک پہنچادیں۔

۲۴۶..... بَابُ اسْتِحْبَابِ اِحْيَاءِ لَيْالِي الْعَشْرِ الْاَوْاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَتَرْكِ مُجَامَعَةِ

النِّسَاءِ فِيهِنَّ وَ الْاِسْتِغَالِ بِالْعِبَادَةِ وَ اِيْقَاطِ الْمَرْءِ اَهْلَهُ فِيهِنَّ

رمضان المبارک کے آخری عشرے کی تمام راتوں میں عبادت کے لیے جاگنا مستحب ہے۔ ان راتوں میں بیویوں سے ہم بستری نہ کرنا، عبادت میں مشغول رہنا اور آدمی کا اپنے گھر والوں کو بھی جگانا مستحب ہے

۲۲۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي يَعْقُورِ الْعَبْدِيِّ، عَنْ مُسْلِمٍ - وَ هُوَ ابْنُ صَبِيحٍ - عَنْ مَسْرُوقٍ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو اپنی کمر کس لیتے اور رات کو جاگتے (خوب عبادت کرتے) اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔“ جناب عبد اللہ بن محمد زہری بیان کرتے ہیں: ”ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا۔“

۲۴۷..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِجْتِهَادِ فِي الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْاَوْاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں نیک اعمال میں خوب محنت کرنا مستحب ہے

(۲۲۱۴) صحیح بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان، حدیث: ۲۰۲۴۔ صحیح مسلم، کتاب

الاعتکاف، باب الاجتہاد فی العشر الاواخر، حدیث: ۱۱۷۴۔ سنن ابی داؤد: ۱۳۶۶۔ سنن نسائی: ۱۶۶۰۔ سنن ابن ماجہ:

۱۷۶۸۔ مسند احمد: ۴۰/۶۔ مسند الحمیدی: ۱۸۷۔

۲۲۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنَّوَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الْأَسْوَدِ.....
 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ .
 ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جتنی محنت و کوشش آخری عشرے میں کرتے تھے، اتنی دوسرے کسی عشرے میں نہیں کرتے تھے۔“

فوائد:-1۔ کرکنے سے مراد معمول سے زیادہ عبادت کرنا ہے اور عبادات میں مشغولیت کی وجہ سے بیویوں سے کنارہ کشی کی طرف اشارہ ہے۔

۲۔ رمضان کے آخری عشرہ میں عبادات میں اضافہ مستحب فعل ہے۔

۳۔ آخری عشرہ کی راتیں عبادات میں گزارنا اور شب بیدار رہنا مستحب فعل ہے۔ (شرح النووی: ۸ / ۷۱)
 ۲۳۸..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَرْكِ الْمَبِيتِ عَلَى الْفُرَاشِ فِي رَمَضَانَ إِذِ الْبَايْتُ عَلَى الْفُرُشِ اَنْقَلُ نَوْمًا، وَ اَقْلُ نَشَاطًا لِلِقِيَامِ مِنَ النَّائِمِ عَلَى غَيْرِ الْفُرُشِ الْوُطِينَةِ الْمُمَهَّدَةِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ
 رمضان المبارک میں آرام دہ بستر پر نہ سونا مستحب ہے کیونکہ آرام دہ بستر پر سونے والے کو نرم و گداز اور آرام دہ بستر پر نہ سونے والے شخص کی نسبت گہری نیند آتی ہے اور وہ نفل نماز کے لیے بہت کم چاق و چوبند ہوتا ہے

۲۲۱۶۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ - وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ - حَدَّثَنِي عَمْرُو، وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَلِّبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....
 عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ شَدَّ مِثْرَهُ، ثُمَّ لَمْ يَأْتِ فِرَاشَهُ حَتَّى يَنْسَلِخَ .
 ”نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رمضان المبارک شروع ہو جاتا تو آپ اپنی کمر کس لیتے پھر آپ رمضان المبارک ختم ہونے تک اپنے بستر پر نہ آتے۔“



(۲۲۱۵) صحیح مسلم، کتاب الاعتکاف، باب الاجتهاد فی العشر الاواخر، حدیث: ۱۱۷۵۔ سنن ترمذی: ۷۹۶۔ سنن ابن

ماجہ: ۱۷۶۷۔ مسند احمد: ۱۲۲/۶۔

(۲۲۱۶) اسنادہ ضعیف: مطلب راوی مدلس ہے اور سماع کی تصریح نہیں۔ الضعیفة: ۲۳۴۶۔

جُمَاعُ أَبْوَابِ الْإِعْتِكَافِ

اعتکاف کے ابواب کا مجموعہ

۲۳۹..... بَابُ وَقْتِ الْإِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک میں آخری عشرے میں اعتکاف کے وقت کا بیان

۲۲۱۷۔ أَخْبَرَنَا الْأَسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عَثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّابُونِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز ادا کرتے۔ پھر اس جگہ داخل ہو جاتے جس میں اعتکاف بیٹھنے کا آپ کا ارادہ ہوتا جب آپ کا ارادہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنے کا ہوتا، تو آپ کے لیے خیمہ لگا دیا جاتا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی حکم دیا تو ان کے لیے بھی خیمہ لگا دیا گیا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا تو ان کے لیے بھی خیمہ لگا دیا گیا۔ پھر جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ان کا خیمہ لگا دیکھا تو انہوں نے بھی خیمہ لگانے کا حکم دے دیا، تو ان کے لیے بھی خیمہ لگا دیا گیا پھر جب رسول اللہ ﷺ نے یہ منظر دیکھا تو رمضان المبارک میں اعتکاف نہ کیا۔ اور آپ نے شوال میں

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الصُّبْحَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَكَانَ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَعْتَكِفَ فِيهِ . فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَّخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، فَضْرِبَ لَهُ خَبَاءً، وَ أَمَرَتْ عَائِشَةُ فَضْرِبَ لَهَا خَبَاءً، وَ أَمَرَتْ حَفْصَةُ، فَضْرِبَ لَهَا خَبَاءً، فَلَمَّا رَأَتْ زَيْنَبُ خَبَاءً هَا أَمَرَتْ بِخَبَاءٍ، فَضْرِبَ لَهَا، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَعْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ، فَاعْتَكَفَ فِي شَوَّالٍ .

(۲۲۱۷) صحیح بخاری، کتاب الاعتکاف، باب اعتکاف النساء، حدیث: ۲۰۳۳۔ ۲۰۳۴۔ صحیح مسلم، کتاب الاعتکاف، باب حتی یدخل من اراد الاعتکاف، حدیث: ۱۱۷۳۔ سنن ابی داؤد: ۲۴۶۴۔ سنن ترمذی: ۲۹۱۔ سنن نسائی: ۷۱۰۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۷۱۔ مسند احمد: ۲۲۶/۶۔

اعتکاف کیا۔

فوائد:.....1۔ اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل اخذ کی ہے، جو کہتے ہیں کہ اعتکاف دن کے اول حصہ سے شروع کیا جائے گا۔ اوزاعی، ثوری اور لیث بن سعد رضی اللہ عنہم کا یہی موقف ہے لیکن مالک، ابوحنیفہ، شافعی اور احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ جو شخص مہینے یا عشرے کے اعتکاف کا ارادہ کرے، وہ مسجد میں غروب آفتاب سے قبل داخل ہوگا اور حدیث الباب کا مفہوم انہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ معتکف جائے اعتکاف میں نماز صبح کے بعد داخل ہو اور نماز فجر کے بعد ہی خلوت اختیار کرے۔ حدیث الباب کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اعتکاف کا آغاز نماز فجر کے بعد کرے۔ بلکہ معتکف مغرب سے قبل مسجد میں اعتکاف کی حالت میں ٹھہرے اور نماز فجر پڑھنے کے بعد کنارہ کشی کر لے۔

(شرح النووی: ۸/۶۸، ۶۹)

مؤخر الذکر علماء کا قول راجح ہے کیونکہ اگر میں رمضان کی صبح کو اعتکاف شروع کیا جائے تو اعتکاف گیارہ دن ہوتا ہے، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس دن کا اعتکاف کرتے تھے۔ پھر اکیس رمضان کی صبح اعتکاف شروع کیا جائے تو اعتکاف، عشرے سے کم پڑتا ہے۔ کیونکہ عشرے کی ایک طاق رات کم واقع ہوتی ہے۔ لہذا اقرب الی الصواب یہی بات ہے کہ اکیس رمضان کی رات کو اعتکاف شروع کیا جائے اور شب بھر معتکف سے باہر عبادات میں مشغول رہنے کے بعد نماز فجر ادا کرنے کے بعد معتکف میں داخل ہوا جائے۔

۲۵۰..... بَابُ إِبَاحَةِ ضَرْبِ الْقَبَابِ فِي الْمَسْجِدِ لِلِإِعْتِكَافِ فِيهِنَّ

اعتکاف بیٹھنے کے لیے مسجد میں خیمے لگانا جائز ہے

۲۲۱۸۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَيْرِ عَمَّارَةَ بْنِ عَزِيَّةَ، حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ: اعْتَكَفَ فِي قُبَّةِ تَرْكِيَّةَ، خَرَجَتْهُ فِي غَيْرِ هَذَا الْبَابِ .

امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابو سعید کی یہ روایت، میں اس باب کے علاوہ باب میں لکھوا چکا ہوں کہ ”آپ نے ایک ترکی قبے میں اعتکاف کیا تھا۔“

فوائد:..... مسجد میں معتکفین کا خیمے لگانا مستحب فعل ہے، اس سے اعتکاف کا مقصود حاصل ہوتا ہے اور وہ خلوت

میں عبادات کو صحیح طریقے سے انجام دے سکتا ہے۔

۲۵۱..... بَابُ فِي إِعْتِكَافِ شَهْرِ رَمَضَانَ كُلِّهِ

پورے رمضان المبارک کا اعتکاف کرنا

۲۲۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، حَدَّثَنَا عَمَّارَةَ بْنُ عَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

(۲۲۱۹) تقدم تخريجه برقم: ۲۱۷۱.

(۲۲۱۸) انظر الحديث الأتي.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کا پہلا عشرہ اعتکاف کیا پھر آپ نے درمیانی عشرے کا اعتکاف ایک ترکیبے میں کیا، جس کے دروازے پر چٹائی کا ایک ٹکڑا لگا ہوا تھا پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی۔ میں یہ حدیث اس سے پہلے لکھواچکا ہوں۔“

فوائد: یہ حدیث دلیل ہے کہ رمضان کے پورے مہینے کا اعتکاف بھی مسنون و مباح ہے۔ لیکن آخری عشرے کا اعتکاف مستحب اور افضل ہے۔ کیونکہ رمضان میں اعتکاف کا اصل مقصد شب قدر کی تلاش ہے۔ جو آخری عشرے میں ہے۔

۲۵۲..... بَابُ الْإِقْتِصَارِ فِي الْإِعْتِكَافِ عَلَى الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ وَالْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، إِذِ الْإِعْتِكَافُ كُلُّهُ فَضِيلَةٌ لَا فَرِيضَةٌ، وَالْفَضِيلَةُ لَا تُضَيِّقُ عَلَى الْمَرْءِ أَنْ يَزِيدَ فِيهَا أَوْ يَنْقُصَ مِنْهَا

رمضان المبارک کے صرف درمیانی اور آخری عشرے کے اعتکاف پر اکتفا کرنے کا بیان۔ کیونکہ اعتکاف سارے کا سارا فضیلت کا باعث ہے، فرض نہیں ہے اور فضیلت میں آدمی پر کچھ تنگی نہیں وہ اس میں کمی بیشی کر سکتا ہے

۲۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ عَبْدِ الْوَهَّابِ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ اللَّقْفِيَّ - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان المبارک کے درمیانی عشرے کا اعتکاف کیا۔ پھر جب آپ نے بیس تاریخ کی صبح کی اور ہم واپس چلے گئے تو آپ سو گئے۔ آپ کو خواب میں شب قدر دکھائی گئی۔ پھر آپ کو وہ بھلا دی گئی۔ پھر جب شام ہوئی تو آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور لوگوں سے خطاب فرمایا۔“ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ فرمایا: ”جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا تھا تو وہ اپنی اعتکاف کی جگہ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَشْرَ الْوَسْطَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ صَبِيحَةَ عَشْرِينَ وَ رَجَعْنَا، فَنَامَ، فَأَرَى لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ أَنْسِيَهَا، فَلَمَّا كَانَ الْعِشِيُّ، جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَظَبَ النَّاسَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، قَالَ: وَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلْيَرْجِعْ إِلَى مُعْتَكِفِهِ.

میں واپس آجائے۔“

فوائد:..... ۱۔ رمضان کے درمیانی اور آخری عشرے کا اعتکاف جائز و مسنون اور اجر و ثواب کا باعث ہے۔
۲۔ جو شخص درمیانی عشرہ کا اعتکاف کرے اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ آخری عشرے کا بھی اعتکاف کرے، کیونکہ
لیلة القدر کا نزول آخری عشرے میں ہوتا ہے۔

۲۵۳..... بَابُ إِبَاحَةِ الْإِقْتِصَارِ مِنَ الْإِعْتِكَافِ عَلَى الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ دُونَ الْعَشْرَيْنِ الْأُولَيْنِ

رمضان المبارک میں پہلے بیس دنوں کی بجائے صرف آخری عشرے کے اعتکاف پر اکتفا کرنا درست اور جائز ہے

۲۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ فَضَالَةُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر رمضان المبارک میں آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔
پھر جب وہ سال آیا جس میں آپ نے وفات پائی تو اس سال میں دن اعتکاف کیا۔“

فوائد:..... ۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ رمضان کے آخری عشرے کے اعتکاف پر اکتفا کرنا بھی مباح ہے اور آخری عشرے کا اعتکاف دیگر عشروں کے اعتکاف سے افضل ہے۔

۲۔ مستقل اعتکاف کرنے والا اگر پیش آمدہ سفر وغیرہ کی وجہ سے کسی سال اعتکاف نہ کر سکے تو آئندہ سال گزشتہ سال کا اعتکاف اور موجودہ سال کا اعتکاف کر سکتا ہے یوں اس کا اعتکاف بیس دن ہوگا۔

۲۵۳..... بَابُ الرُّحْصَةِ فِي الْإِقْتِصَارِ عَلَى اعْتِكَافِ السَّبْعِ الْوَسْطِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ دُونَ مَا قَبْلَهُ وَ مَا بَعْدَهُ مِنْ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کے درمیانے سات دنوں کے اعتکاف پر اکتفا کرنے کی رخصت ہے۔ اس سے پہلے اور بعد کے دنوں پر اکتفا کرنے کی رخصت نہیں

۲۲۲۲۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّهُ

(۲۲۲۱) صحیح بخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الاوسط، حدیث: ۲۰۴۴۔ سنن ابی داؤد: ۲۴۶۶۔ سنن

کبریٰ نسائی: ۳۳۲۹۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۶۹۔ مسند احمد: ۳۳۶/۲۔

سَمِعَ.....

”حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی کو بیان کرتے ہوئے سنا: ”نبی کریم ﷺ کے صحابہ رمضان المبارک کے درمیانے سات دنوں سے آگے بڑھ گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو شخص شب قدر کو تلاش کرنا چاہتا ہو تو وہ اسے آخری سات دنوں میں تلاش کر لے۔“

سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: جَاوَزَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّبْعَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُتَحَرِّيًا، فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ)).

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ اگر کوئی شخص رمضان کے آخری عشرہ کے سات دن یا اس سے کم بھی اعتکاف کرنا چاہے، تو وہ کر سکتا ہے۔

۲۵۵..... بَابُ الْمُدَاوِمَةِ عَلَىِ الْإِعْتِكَافِ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

ہمیشہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف کرنے کا بیان

۲۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ تَسْنِيمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ الْبَرَسَانِيِّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ حَدِيثِ عُرْوَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عُرْوَةَ.....

”حضرت عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میں نے رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی۔“

عَنْ عَائِشَةَ، وَ سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ .

فوائد:..... آخری عشرے کا مستقل اعتکاف کرنا مستحب فعل ہے اور نبی ﷺ کا یہ دائمی عمل رہا ہے۔

۲۵۶..... بَابُ الْإِعْتِكَافِ فِي شَوَالٍ إِذَا فَاتَ الْإِعْتِكَافَ فِي رَمَضَانَ لِفَضْلِ دَوَامِ الْعَمَلِ

نیک عمل پر پیشگی کرنے کی فضیلت کے باعث، اگر رمضان المبارک میں اعتکاف رہ جائے تو شوال میں اعتکاف کرنے کا بیان

۲۲۲۴۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، حَدَّثَتْنِي.....

(۲۲۲۲) اسنادہ صحیح: وانظر ما تقدم برقم: ۲۱۸۲.

(۲۲۲۳) سنن ترمذی، کتاب الصیام، باب ما جاء فی الاعتکاف، حدیث: ۷۹۰۔ صحیح ابن حبان: ۳۶۵۷۔ وانظر ما تقدم برقم:

۲۲۲۱.

(۲۲۲۴) تقدم برقم: ۲۲۱۷.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اعتکاف کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ کے ساتھ اعتکاف کرنے کی اجازت طلب کی۔ پس جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو نبی کریم ﷺ کے ساتھ دیکھا تو انہیں بھی اجازت دے دی، تو انہوں نے اپنا خیمہ لگالیا۔ پھر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ وہ ان کے لیے نبی ﷺ سے اجازت طلب کریں تاکہ وہ بھی آپ کے ساتھ اعتکاف کر سکیں۔ پھر جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے یہ معاملہ دیکھا تو انہوں نے بھی ان کے ساتھ خیمہ لگالیا اور وہ بڑی غیرت مند خاتون تھیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کے خیمے لگے دیکھے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ کیا یہ اس سے نیکی حاصل کرنا چاہتی ہیں؟ پھر آپ نے اعتکاف چھوڑ دیا حتیٰ کہ رمضان المبارک ختم ہو گیا، پھر آپ نے شوال میں دس دن کا اعتکاف کیا۔“

عَائِشَةُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ الْإِعْتِكَافَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ لِتَعْتَكِفَ مَعَهُ، فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ مَعَهُ فَأَذْنَتْ لَهَا فَضَرِبَتْ خِباءَهَا، فَسَأَلَتْهَا حَفْصَةُ تَسْتَأْذِنُ لَهَا لِتَعْتَكِفَ مَعَهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ ضَرَبَتْ مَعَهُنَّ. وَكَانَتْ امْرَأَةً غَيُورًا، فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْتُهُنَّ. فَقَالَ: ((مَا هَذَا؟ الْبِرُّ يُرْدُنْ بِهِذَا؟!)) ((فَتَرَكَ الْإِعْتِكَافَ حَتَّى أَفْطَرَ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ فِي عَشْرِ مِنْ شَوَالٍ.

فوائد: ۱۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے مختلف کا اعتکاف چھوٹ جائے اور اس نے رمضان کے اعتکاف کی

نیت کی ہو تو وہ شوال میں بھی اعتکاف کر سکتا ہے۔ ایسا کرنا مسنون و مباح فعل ہے۔

۲۔ عورتیں بھی مسجد ہی میں اعتکاف کریں۔

۳۔ اگر عورتوں میں نیکی کے جذبے کے سوا ذاتی اغراض و مقاصد ہوں تو سرپرست انہیں اعتکاف سے منع کر سکتا ہے۔

۲۵۷..... بَابُ الْإِعْتِكَافِ فِي السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ إِذَا فَاتَ ذَلِكَ لِسَفَرٍ أَوْ عِلَّةٍ تُصِيبُ الْمَرْءَ

اگر کسی شخص کا اعتکاف سفر یا بیماری کی وجہ سے رہ جائے تو وہ آئندہ سال اعتکاف کر لے

۲۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا حَمَادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ

أَبِي رَافِعٍ.....

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ ”حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

(۲۲۲۵) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب الاعتکاف، حدیث: ۲۴۶۳۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۳۰۔ سنن ابن

ماجہ: ۱۷۷۰۔ مسند احمد: ۱۴۱/۵۔

يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَاعْتَكَفَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ عَشْرِينَ لَيْلَةً .

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔ پھر ایک سال آپ اعتکاف نہ کر سکے تو آپ نے اگلے سال بیس دن اعتکاف کیا۔“

۲۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا حُمَيْدٌ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ، فَسَافَرَ عَامًا، فَلَمْ يَعْتَكِفْ، فَاعْتَكَفَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ عَشْرِينَ لَيْلَةً .

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے، پھر ایک سال آپ نے سفر کیا تو اعتکاف نہ کر سکے، چنانچہ آپ نے اگلے سال بیس راتوں کا اعتکاف کیا۔“

۲۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا حُمَيْدٌ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ اعْتَكَفَ عَشْرِينَ .

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک سال آپ اعتکاف نہ کر سکے، پھر جب اگلا سال آیا تو آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔“

فوائد:..... ان احادیث کی وضاحت حدیث ۲۲۲۱ کے ضمن میں بیان ہوئی ہے۔

۲۵۸..... بَابُ الْأَمْرِ بِوَقَائِهِ نَذْرُ الْإِعْتِكَافِ يَنْذَرُهُ الْمَرْءُ فِي الشِّرْكِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ النَّاذِرُ قَبْلَ

قَضَاءِ النَّذْرِ . وَإِبَاحَةِ اعْتِكَافِ لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ فِي عَشْرِ رَمَضَانَ

جس شخص نے شرک کی حالت میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی ہو پھر وہ نذر پوری کرنے سے پہلے مسلمان ہو جائے تو اسے نذر پوری کرنے کے حکم کا بیان۔ اور رمضان المبارک کے عشرے میں ایک رات کا

اعتکاف بھی جائز ہے

۲۲۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ.....

عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ عُمَرَةُ

”جناب نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس

(۲۲۲۶) اسنادہ صحیح: سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء في الاعتكاف اذا خرج منه، حديث: ۸۰۳۔ مسند احمد:

۱۰۴/۳۔ صحیح ابن حبان: ۳۶۵۶۔

(۲۲۲۷) انظر الحديث السابق.

(۲۲۲۸) صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب قول الله تعالى ﴿ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ ﴾، حديث: ۲۰۳۲، ۴۳۲۰۔ صحیح مسلم،

کتاب الأیمان، باب نذر الکافر، حديث: ۱۶۵۶۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۳۸۔ مسند احمد: ۳۵/۲۔

رسول اللہ ﷺ کے جہانہ مقام سے عمرہ کرنے کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ”آپ نے جہانہ سے کوئی عمرہ نہیں کیا۔“ انہوں نے فرمایا: ”حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر زمانہ جاہلیت کی ایک رات کے اعتکاف کی نذر تھی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے (یہ نذر پوری کرنے کے بارے میں) پوچھا۔ تو آپ نے انہیں یہ نذر پوری کرنے کا حکم دیا تو وہ اس رات مسجد میں داخل ہوئے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”میں کتاب الجہاد میں فتح حنین کے بعد نبی کریم ﷺ کی مکہ مکرمہ واپسی کا وقت بیان کر چکا ہوں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے اس رات کا اعتکاف نبی کریم ﷺ کی واپسی اور آپ کے حضرت عمر کو حنین کے قیدیوں میں سے ایک لونڈی عطا کرنے کے بعد کیا تھا۔“

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْجِعْرَانَةِ ، فَقَالَ: لَمْ يَغْتَمِرْ مِنْهَا ، قَالَ: وَكَانَ عَلَى عُمَرَ نَذْرٌ اِعْتِكَافٍ لَيْلَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَفِي بِهِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ كُنْتُ بَيَّنْتُ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ وَفَتْ رُجُوعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ بَعْدَ فَتْحِ حُنَيْنٍ ، وَإِنَّمَا كَانَ اِعْتِكَافُ عُمَرَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ بَعْدَ رُجُوعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِعْطَائِهَا إِيَّاهُ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ .

۲۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ذمہ جاہلیت میں مانی ہوئی ایک رات کا اعتکاف کرنے کی نذر تھی۔ تو انہوں نے (اس بارے میں) نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو آپ نے انہیں اعتکاف کرنے کا حکم دیا۔ اور نبی اکرم ﷺ نے انہیں حنین کے قیدیوں میں سے ایک لونڈی دی تھی۔ پس اس دوران میں کہ وہ مسجد حرام میں اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے جب لوگ اللہ اکبر کہتے ہوئے مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے حنین کے قیدی آزاد کر دیئے ہیں (اور لوگ خوشی سے نعرہ تکبیر بلند کر رہے ہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: تو وہ لونڈی بھی آزاد کر دو۔“ حضرت نافع کی،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ اِعْتِكَافٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَيْلَةً ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَغْتَكِفَ ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَهَبَ لَهُ جَارِيَةً مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ ، فَبَيْنَمَا هُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ النَّاسُ يُكَبِّرُونَ ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ سَبْيَ حُنَيْنٍ ، قَالَ: فَأَرْسَلُوا تِلْكَ الْجَارِيَةَ . وَقَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ: فِي خَبَرٍ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ ، قَالَ: إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ

(۲۲۲۹) انظر الحديث السابق.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے ایک راوی نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”بے شک میں نے ایک دن اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی۔“ اگر یہ الفاظ ثابت ہو جائیں تو یہ اسی قسم سے ہوں گے جسے میں بیان کر چکا ہوں کہ عرب لوگ کبھی دن بول کر رات سمیت دن مراد لیتے ہیں اور کبھی رات بول کر دن سمیت رات مراد لیتے ہیں اور اس مسئلے کی دلیل اللہ کی کتاب سے ثابت ہو چکی ہے۔“

أَعْتَكِفَ يَوْمًا - فَإِنْ تَبَتَّ هَذِهِ اللَّفْظَةُ فَهَذَا مِنْ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ أَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَقُولُ يَوْمًا بِلَيْلَتِهِ، وَتَقُولُ لَيْلَةً تُرِيدُ يَوْمَهَا، وَ قَدْ تَبَتَّ الْحُجَّةُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي هَذَا .

فوائد:..... ان احادیث میں مذہب شافعی کے موقف کی دلیل ہے کہ روزہ کے بغیر اعتکاف کرنا جائز ہے اور ایک دن اور ایک رات کا اعتکاف بھی صحیح ہے۔ (شرح النووی: ۱۱/۱۲۴)

۲۵۹..... بَابُ إِبَاحَةِ دُخُولِ الْمُعْتَكِفِ الْبَيْتِ لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ الْغَائِطِ وَ الْبَوْلِ

معتکف انسانی ضروریات پیشاب اور پاخانے کے لیے اپنے گھر میں داخل ہو سکتا ہے

۲۲۳۰- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

”حضرت عروہ بن زبیر اور حضرت عمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب مسجد میں اعتکاف کرتیں پھر کسی ضرورت کے لیے اپنے گھر میں داخل ہوتیں تو چلتے چلتے مریض کی تیمارداری کر لیتیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بے شک رسول اللہ ﷺ گھر میں صرف کسی انسانی حاجت ہی کے لیے داخل ہوتے تھے اور آپ مسجد ہی سے اپنا سر مبارک میری طرف کر دیتے تو میں آپ کی کنگھی کر دیتی تھی۔“

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَ عَمْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ إِذَا اعْتَكَفَتْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَتْ بَيْتَهَا لِحَاجَةٍ لَمْ تَسْأَلْ عَنِ الْمَرِيضِ، إِلَّا وَ هِيَ مَارَّةٌ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ، وَ كَانَ يَدْخُلُ سِوَى رَأْسِهِ وَ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْجِلُهُ .

(۲۲۳۰) صحيح بخاری، كتاب الاعتكاف، باب لا يدخل البيت الا لحاجة، حديث: ۲۰۲۹- صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها، حديث: ۲۹۷/۷- سنن ابی داود: ۲۴۶۸- سنن ترمذی: ۸۰۴- سنن ابن ماجه: ۱۷۷۶- مسند احمد: ۸۱/۶.

۲۶۰..... بَابُ تَرَكِ دُخُولِ الْمُعْتَكِفِ الْبَيْتِ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ وَ إِبَاحَةِ إِخْرَاجِ الْمُعْتَكِفِ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ إِلَى الْمَرْأَةِ لِتَغْسِلَهُ وَ تَرَجِلَهُ

صرف انسانی حاجت کے سوا معتکف شخص اپنے گھر میں داخل نہ ہو اور معتکف کے لیے اپنا سر مسجد سے باہر اپنی بیوی کی طرف نکالنا جائز ہے تاکہ وہ اسے دھوے اور کنگھی کر دے

۲۲۳۱۔ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَ مَالِكُ وَ اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ وَ عَمْرَةَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى سَوَاءً، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: إِلَى رَأْسِهِ .

امام صاحب حضرت عروہ اور عمرہ کی حدیث ایک اور سند سے بیان کرتے ہیں۔ اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں: ”آپ میری طرف اپنا سر مبارک نکالتے۔“

۲۶۱..... بَابُ الرُّحْصَةِ فِي تَرْجِيلِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ رَأْسَ الْمُعْتَكِفِ وَ مَسَّهَا إِيَّاهُ وَ هِيَ خَارِجَةٌ مِنَ الْمَسْجِدِ

حائضہ عورت مسجد کے باہر بیٹھ کر معتکف شخص کے سر کو چھو سکتی ہے اور اس کی کنگھی کر سکتی ہے

۲۲۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں معتکف ہوتے تھے۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو آپ اپنا سر مبارک باہر نکالتے اور وہ آپ کی کنگھی کر دیتیں حالانکہ وہ حائضہ ہوتی تھیں۔“

فوائد:..... ۱۔ معتکف بول و براز کے لیے یا کسی اور اہم حاجت کے لیے مسجد سے باہر جاسکتا ہے۔

۲۔ معتکف کا بول و براز کے لیے گھر میں داخل ہونا جائز ہے۔ البتہ وہ گھر کے کاموں میں یا اہل خانہ سے گپ شپ میں مشغول نہ ہو۔

۳۔ معتکف کا کسی ضروری حاجت کے بغیر معتکف سے نکلنا جائز نہیں۔ (المغنی: ۶/ ۲۲۰)

۴۔ حائضہ عورت معتکف کے سر میں کنگھی کر سکتی ہے اور معتکف کا مسجد سے سر، ہاتھ یا ٹانگ باہر نکالنے سے اعتکاف

(۲۲۳۱) انظر الحديث السابق.

(۲۲۳۲) صحیح بخاری، کتاب الحيض، باب غسل الحائض رأس زوجها، حديث: ۲۹۵ مختصراً۔ صحیح مسلم، کتاب الحيض،

باب جواز غسل الحائض رأس زوجها، حديث: ۲۹۷/۸۔ سنن ابی داود: ۲۴۶۹۔ سنن نسائی: ۲۷۸۔ شمائل ترمذی: ۳۲۔

مسند احمد: ۹۹/۶.

باطل نہیں ہوتا۔

۵۔ دوران اعتکاف بیوی سے خدمت لینا جائز ہے۔

۲۲۲..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي زِيَارَةِ الْمَرْأَةِ وَ زَوْجِهَا فِي اعْتِكَافِهِ وَ مُحَادَثَتِهَا بِأَيَّاهُ

عِنْدَ زِيَارَتِهَا بِأَيَّاهُ

عورت کو اپنے معتکف شوہر کی ملاقات اور اس سے گفتگو کرنے کی رخصت ہے

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ

حُسَيْنٍ.....

”حضرت صفیہ بنت حمی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے تو میں رات کے وقت آپ سے ملاقات کے لیے آئی اور آپ سے گفتگو بھی کی پھر میں واپس آنے کے لیے اٹھی تو آپ مجھے رخصت کرنے کے لیے اٹھے اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا گھر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے محلے میں تھا۔ اس دوران دو انصاری صحابہ پاس سے گزرے، پھر جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو تیزی سے آگے بڑھ گئے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم دونوں آرام و سکون سے جاؤ یہ صفیہ بنت حمی رضی اللہ عنہا ہیں تو دونوں نے کہا: ”سُبْحَانَ اللَّهِ!“ اے اللہ کے رسول! (کیا ہم آپ کے بارے میں کسی بدگمانی کا تصور کر سکتے ہیں)۔ آپ نے فرمایا: ”بے شک شیطان انسانی جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے اور مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دل میں کوئی برا خیال نہ ڈال دے یا فرمایا: کوئی چیز نہ ڈال دے۔“

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُمَيٍّ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لِيَلَا فَحَدَّثْتُهُ، ثُمَّ فُتُّ فَاثْقَلْتُ، فَقَامَ لِيُقَلِّبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَسْرَعَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَلَى رِسْلِكُمْمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُمَيٍّ . فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ . قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ . وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُقْذَفَ فِي قُلُوبِكُمْمَا شَرًّا)) أَوْ قَالَ ((شَيْئًا .))

(۲۲۳) صحیح بخاری، کتاب الاعتکاف، باب زیارة المرأة زوجها في اعتكافه، حديث: ۲۰۳۸۔ صحیح مسلم، کتاب السلام،

باب بیان انه يستحب لمن روى خاليه، حديث: ۲۱۷۵۔ سنن ابی داود: ۲۴۷۰۔ سنن کبیری نسائی: ۳۳۴۳۔ سنن ابن ماجه:

۱۷۷۹۔ مسند احمد: ۳۳۷/۶۔

۲۲۳..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَلَغَ مَعَ صَفِيَّةَ حِينَ أَرَادَ قَلْبَهَا إِلَى مَنْزِلِهَا بَابَ الْمَسْجِدِ لِأَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَرَدَّهَا إِلَى مَنْزِلِهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو ان کے گھر کی طرف رخصت کرتے وقت، ان کے ساتھ مسجد کے دروازے تک گئے تھے یہ نہیں کہ آپ مسجد سے نکل کر انہیں ان کے گھر چھوڑ کر آئے تھے

۲۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ أَنَّ.....

”حضرت صفیہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ بیان کرتی ہیں کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مسجد میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئیں جبکہ آپ اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے تھوڑی دیر آپ سے بات چیت کی پھر وہ واپس جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئیں اور نبی کریم ﷺ بھی انہیں رخصت کرنے کے لیے اٹھے۔ حتیٰ کہ جب وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے قریب مسجد کے دروازے پر پہنچی تو ان کے پاس سے دو انصاری صحابی گزرے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔“

صَفِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّهَا جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً، ثُمَّ قَامَتْ لِيَتَّقَلَبَ، وَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا لِيُقَلِّبَهَا، حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ بِهَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ .

فوائد:..... ۱۔ معتكف کا مباح امور میں مشغول ہونا یعنی رازر کے ساتھ چلنا، اس کے ساتھ کھڑے ہونا اور ہم کلام ہونا جائز ہے۔

۲۔ معتكف دوران اعتکاف بیوی سے تنہائی میں ملاقات کر سکتا ہے اور بیوی معتكف خاوند کی زیارت کر سکتی ہے۔

۳۔ ان احادیث میں نبی کریم ﷺ کا امت پر شفقت کا بیان ہے اور آپ ﷺ امت کو ایسے امور کی نصیحت کرتے تھے جو انہیں گناہوں سے روک دے۔

۴۔ ایسے اعمال جو بدظنی کا باعث بنیں اور اس کا انسان کو عذر پیش کرنا چاہیے، اس سے اجتناب اور شیطان چالوں سے بچاؤ اختیار کرنا مشروع ہے۔ (فتح الباری: ۶/۳۲۶)

۲۶۲..... بَابُ الرَّحْصَةِ فِي السَّمْرِ لِلْمُعْتَكِفِ مَعَ نِسَائِهِ فِي الْإِعْتِكَافِ . خَبَرٌ صَفِيَّةٌ

مِنْ هَذَا الْبَابِ

معتکف شخص اعتکاف میں اپنی بیوی کے ساتھ رات کو گفتگو کر سکتا ہے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اسی مسئلے کے متعلق ہے

۲۲۳۵- حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْوَائِسِيُّ . حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ.....
عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمُرُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، وَرُبَّمَا قَالَ: قَالَتْ: كُنْتُ أَسْهَرُ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا خَبَرٌ لَيْسَ لَهُ مِنَ الْقَلْبِ مَوْقِعٌ، وَهُوَ خَبَرٌ مُنْكَرٌ لَوْلَا مَا اسْتَدَلْتُ مِنْ خَبَرِ صَفِيَّةَ عَلَى إِبَاحَةِ السَّمْرِ لِلْمُعْتَكِفِ لَمْ يَجُزْ أَنْ يَجْعَلَ لِهَذَا الْخَبَرِ بَابٌ عَلَى أَصْلِنَا، فَإِنَّ هَذَا الْخَبَرَ لَيْسَ مِنَ الْأَخْبَارِ الَّتِي يَجُوزُ الْإِحْتِجَاجُ بِهَا إِلَّا أَنْ فِي خَبَرِ صَفِيَّةَ عَيْنَةٌ فِي هَذَا . فَأَمَّا خَبَرُ صَفِيَّةَ ثَابِتٌ صَحِيحٌ، وَفِيهِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ مُحَادَثَةَ الزَّوْجَةِ زَوْجَهَا فِي اعْتِكَافِهِ لَيْلًا جَائِزٌ وَهُوَ السَّمْرُ نَفْسُهُ .

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رات کو گفتگو کیا کرتی تھی جبکہ آپ اعتکاف بیٹھے ہوتے تھے اور بعض اوقات راوی نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ”وہ فرماتی ہیں: میں شب بیداری کرتی تھی۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس روایت کا میرے دل میں کوئی مقام و مرتبہ نہیں ہے۔ اور یہ منکر روایت ہے اور اگر میں نے معتکف شخص کے لیے رات کی گفتگو کے جواز کے لیے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں سے استدلال نہ کیا ہوتا تو اس روایت کے لیے اپنی شرط کے مطابق باب نہ باندھتا۔ کیونکہ یہ روایت ان روایات میں سے نہیں ہے کہ جن سے دلیل لینا جائز ہے مگر یہ کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں اس سے کفایت ہے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی روایت صحیح ثابت ہے۔ اور اس میں یہ دلیل موجود ہے کہ بیوی اپنے خاوند سے رات کے وقت اس کے اعتکاف میں گفتگو کر سکتی ہے اور یہی سمر (شب گوئی) ہے۔“

۲۶۵..... بَابُ الْإِفْتِرَاشِ فِي الْمَسْجِدِ وَوَضْعِ الشَّرْرِ فِيهِ لِلْإِعْتِكَافِ

مسجد میں اعتکاف کے لیے بستر بچھانے اور چار پائی رکھنے کے جواز کا بیان

۲۲۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ - بَعْنَى ابْنِ مُحَمَّدٍ - عَنْ عَيْسَى بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ.....

(۲۲۳۵) اسنادہ ضعیف جداً؛ المعلى بن عبد الرحمن راوی پر وضع احادیث کی تہمت ہے۔

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ اعتکاف کرنا چاہتے تو آپ کا بستر یا آپ کی چارپائی توبہ کے ستون کے پیچھے بچھا دی جاتی۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”توبہ کا ستون وہ ہے جس کے ساتھ حضرت ابوالبابہ بن عبدالمنزہ رضی اللہ عنہ نے خود کو باندھ لیا تھا اور وہ قبلہ شریف کی مخالف سمت میں ہے۔“

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ فِرَاشَهُ أَوْ وُضِعَ لَهُ سَرِيرُهُ وَرَاءَ أُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أُسْطُوَانَةُ التَّوْبَةِ هِيَ الَّتِي شَدَّ أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ عَلَيْهَا وَهِيَ عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ .

۲۶۶..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي بِنَاءِ بُيُوتِ السَّعْفِ فِي الْمَسْجِدِ لِلِاعْتِكَافِ فِيهَا

مسجد میں اعتکاف کرنے کے لیے کھجور کی ٹہنیوں اور پتوں سے جھونپڑی بنانے کی رخصت ہے

۲۲۳۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سَعْيَرَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ صَدَقَةَ وَهُوَ ابْنُ يَسَارٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: بُنِيَ لِنَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتٌ مِنْ سَعْفٍ اعْتَكَفَ فِي رَمَضَانَ، حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةً أَخْرَجَ رَأْسَهُ فَسَمِعَهُمْ يَقْرَأُونَ، فَقَالَ: ((إِنَّ الْمَصْلِيَّ إِذَا صَلَّى يُنَاجِي رَبَّهُ فَلْيَعْلَمْ أَحَدَكُمْ مَا يُنَاجِيهِ، يَجْهَرُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ.)) يُرِيدُ إِنْكَارَ الْجَهْرِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ .

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے لیے کھجور کی ٹہنیوں اور پتوں سے جھونپڑی بنائی گئی جس میں آپ نے رمضان المبارک میں اعتکاف کیا۔ حتیٰ کہ جب ایک رات ہوئی تو آپ نے اپنا سر مبارک باہر نکالا اور صحابہ کرام کو (باد آواز سے) قرآن مجید پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا: ”بے شک نمازی جب نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے تو تم میں کسی شخص کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ کیا سرگوشیاں کر رہا ہے، کیا تم میں سے بعض لوگ دوسروں پر بلند آواز سے (ان کی قراءت و ذکر میں) خلل ڈالتے ہیں۔ آپ نے ایک دوسرے پر بلند آواز سے قراءت کرنے کو ناپسند کیا تھا اور اس سے روکنا چاہتے تھے۔“

(۲۲۳۶) استنادہ ضعیف: نعیم بن حماد راوی ضعیف ہے۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فی المعتکف یلزم مکانا من المسجد، حدیث: ۱۷۷۴.

(۲۲۳۷) حسن لغیرہ: مسند احمد: ۲، ۲۷، ۱۲۹.

۲۶۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي وَضْعِ الْأَمْتِعَةِ الَّتِي يُحْتَاجُ إِلَيْهَا الْمُعْتَكِفُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں اعتکاف بیٹھے وقت معتکف اپنی ضرورت کی چیزیں اپنے پاس رکھ سکتا ہے

۲۲۳۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رمضان المبارک کے درمیانی عشرے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا، پھر جب بیسویں رات کی صبح ہوئی تو ہم نے اپنا سامان منتقل کرنا شروع کر دیا تو آپ نے ہمیں حکم دیا: ”جس شخص نے بھی تم میں سے اعتکاف کیا تھا وہ اپنے معتکف میں واپس آجائے، بے شک مجھے یہ رات دکھائی گئی تھی پھر مجھے وہ بھلا دی گئی ہے اور مجھے دکھایا گیا ہے کہ میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمَّا كَانَ صَبِيحَهُ عَشْرِينَ ذَهَبْنَا نَقُلُ مَتَاعَنَا، فَقَالَ لَنَا: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اعْتَكَفَ، فَلْيَرْجِعْ إِلَى مُعْتَكِفِهِ، فَإِنِّي أُرِيتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فَنَسِيْتُهَا وَأُرِيتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ.))

فوائد:.....۱۔ رمضان کے درمیانی عشرے کا اعتکاف مسنون ہے، لیکن آخری عشرے کا اعتکاف باقی ایام سے افضل ہے۔

۲۔ اعتکاف کے لیے معتکف ضرورت کا سامان مسجد میں لے جا سکتا ہے، البتہ غیر ضروری سامان ہے، جو غفلت و شہرت کا باعث ہو، اجتناب لازم ہے۔

۲۶۸..... بَابُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى إِجَازَةِ الْإِعْتِكَافِ بِلَا مُقَارَنَةِ لِلصَّوْمِ إِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِاعْتِكَافِ لَيْلَةٍ، وَلَا صَوْمٍ فِي اللَّيْلِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ روزے کے بغیر بھی اعتکاف کیا جا سکتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات کا اعتکاف کرنے کا حکم دیا ہے اور رات کے وقت روزہ نہیں ہوتا

۲۲۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ.....

(۲۲۳۸) صحیح بخاری، کتاب الاعتکاف، باب من خرج من اعتكافه عند الصبح، حدیث: ۲۰۴۰۔ مسند الحمیدی: ۷۵۶۔

(۲۲۳۹) تقدم برقم: ۲۲۲۸۔

مسند احمد: ۷/۳۔ وانظر ما تقدم برقم: ۲۱۷۱۔

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال پوچھتے ہوئے عرض کیا: ”میں نے جاہلیت میں ایک رات کا اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی۔“ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اپنی نذر پوری کرو۔“

فوائد:.....کمر ۲۲۲۸۔

۲۶۹..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ فِي الْإِعْتِكَافِ فِي مَسْجِدِ الْجَمَاعَاتِ مَعَ

أَزْوَاجِهِنَّ إِذَا اعْتَكَفُوا

عورتوں کے لیے جامع مساجد میں اپنے خاوندوں کے ساتھ اعتکاف کرنے کی رخصت ہے جبکہ وہ بھی اعتکاف کریں

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ کے ساتھ اعتکاف کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں اجازت دے دی، پھر انہوں نے آپ سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے بھی اجازت طلب کی۔“ میں یہ مکمل حدیث لکھوا چکا ہوں۔“

فوائد:..... ۱۔ عورتوں کا اعتکاف کرنا مباح ہے اور عورتیں بھی مسجد ہی میں اعتکاف کریں گی۔

۲۔ اگر عورتیں کسی ذاتی غرض سے اعتکاف کا قصد کریں تو انہیں اعتکاف سے روک دینا چاہیے۔

۳۔ خاوند اور بیوی دونوں اعتکاف بیٹھ سکتے ہیں۔

۲۷۰..... بَابُ ذِكْرِ الْمُعْتَكِفِ يَنْدُرُ فِي اعْتِكَافِهِ مَا لَيْسَ لَهُ فِيهِ طَاعَةٌ وَ لَيْسَ يَنْدُرُ

يَتَقَرَّبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اس معتکف کا بیان جو اپنے اعتکاف کے دوران ایسے کام کی نذر مانتا ہے جو اللہ کی اطاعت والی نہیں اور نہ اس سے اللہ تعالیٰ کے تقرب کے حصول کی کوشش ہوتی ہے

۲۲۴۱۔ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ.....

(۲۲۲۰) فتاویٰ برہم: ۲۲۲۴۔

(۲۲۴۱) صحیح بخاری، کتاب الأیمان والنذور، باب النذر فی الطاعة، حدیث: ۶۶۹۶۔ سنن ابی داؤد: ۳۲۸۹۔ سنن ترمذی:

۱۵۰۔ سنن نسائی: ۳۸۳۷۔ مسند احمد: ۳۶/۶۔

”امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”جو شخص تقرب الہی کے حصول کے لیے بغیر قسم کھائے یہ نذر مانے کہ وہ کھڑا ہو کر اعتکاف کرے گا، کسی شخص سے بات چیت نہیں کرے گا، وہ نہ کھانا کھائے گا اور نہ بستر پر لیٹے گا۔ تو وہ کفارہ دیئے بغیر بیٹھ جائے، بات چیت کر لے اور کھانا کھالے اور بستر پر آرام کرے۔ بلاشبہ صرف وہ نذر پوری کی جائے گی جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری ہو۔ رہا وہ شخص جس نے ایسی نذر مانی جس میں اللہ کی اطاعت نہیں ہے تو وہ نہ نذر پوری کرے اور نہ کفارہ دے۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے نذر مانی کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جس شخص نے اللہ کی نافرمانی کی نذر مانی تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔“

امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوسراہیل کو دھوپ میں کھڑے دیکھا تو پوچھا: ”اسے کیا ہوا ہے کہ دھوپ میں کھڑا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: ”انہوں نے نذر مانی ہے کہ وہ روزہ رکھیں گے اور بیٹھیں گے نہیں، اور نہ سایہ حاصل کریں گے۔“ آپ نے فرمایا: اس کو کہو کہ وہ بیٹھ جائے، اور سایہ میں رہے اور روزہ رکھ لے۔“ لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روزے کی نذر پوری کرنے کا حکم دیا کیونکہ روزہ اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری ہے اور دھوپ میں کھڑے ہونے سے روکا کیونکہ دھوپ میں کھڑے ہونا اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری

عَنِ الشَّافِعِيِّ ، قَالَ : وَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَتَكْتَفَ قَائِمًا ، فَلَا يَكْلِمُ أَحَدًا ، وَلَا يَأْكُلُ وَلَا يَضْطَجِعُ عَلَى فِرَاشٍ ، عَلَى مَعْنَى التَّقَرُّبِ بِلَا يَمِينٍ ، جَلَسَ وَ تَكَلَّمَ وَ أَكَلَ وَ افْتَرَشَ بِلَا كَفَّارَةَ ، وَ إِنَّمَا يُوقَى مِنَ النَّذْرِ بِمَا كَانَتْ لِلَّهِ فِيهِ طَاعَةٌ ، فَأَمَّا مَنْ نَذَرَ مَا لَيْسَ لِلَّهِ فِيهِ طَاعَةٌ فَلَا يَفِي بِهِ وَلَا يَكْفُرُ ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : ((مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ ، وَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يَعْصِيهِ)) .

۲۲۴۲۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى أَبَا إِسْرَائِيلَ قَائِمًا فِي الشَّمْسِ ، فَقَالَ: ((مَا لَهُ قَائِمٌ فِي الشَّمْسِ ؟)) قَالُوا: نَذَرَ أَنْ يَصُومَ ، وَ أَنْ لَا يَجْلِسَ ، وَ لَا يَسْتَظِلَّ . قَالَ: ((مَرْوَةٌ فَلْيَجْلِسْ وَ لِيَسْتَظِلَّ وَ لِيَصُمْ)) . فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْوَفَاءِ بِالصَّوْمِ الَّذِي هُوَ طَاعَةٌ ، وَ تَرَكَ الْقِيَامَ فِي الشَّمْسِ إِذْ لَا طَاعَةَ فِي الْقِيَامِ فِي الشَّمْسِ . وَ إِنْ كَانَ الْقِيَامُ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ بِمَعْصِيَةٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِيهِ تَعْدِيْبٌ

روزے کے احکام و مسائل

فَيَكُونُ حِينَئِذٍ مَعْصِيَةً . قَدْ خَرَجَتْ هَذَا
الْجِنْسَ عَلَى الْأَسْتِثْصَاءِ فِي كِتَابِ
النُّذُورِ .
کا کام نہیں ہے۔ اگرچہ دھوپ میں کھڑے ہونا معصیت نہیں
ہے لیکن اگر اس میں جسمانی اذیت ہو تو پھر یہ معصیت ہوگا۔
میں نے یہ قسم مکمل طور پر کتاب النذور میں بیان کی ہے۔“

فوائد: ۱۔ اعتکاف میں ایسے غیر شرعی افعال کی نذر ماننا جو خلاف شریعت ہوں اور ان میں ذاتی نقصان کے
سوا کچھ نہ عمل ہو، ایسی نذر سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

۲۔ ایسی نذر، جس میں معصیت لازم ہے، ماننا حرام اور نذر ماننے والا گناہ گار ہوتا ہے۔

۲۷۱۔ بَابُ وَقْتِ خُرُوجِ الْمُعْتَكِفِ مِنْ مُعْتَكِفِهِ، وَ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْمُعْتَكِفَ يَخْرُجُ
مِنْ مُعْتَكِفِهِ مُصْبِحًا لَا مُمْسِيًا

معتکف شخص کا اپنی اعتکاف گاہ سے نکلنے کے وقت کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ

معتکف اپنی اعتکاف گاہ سے صبح کے وقت نکلے گا، شام کے وقت نہیں

۲۲۴۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

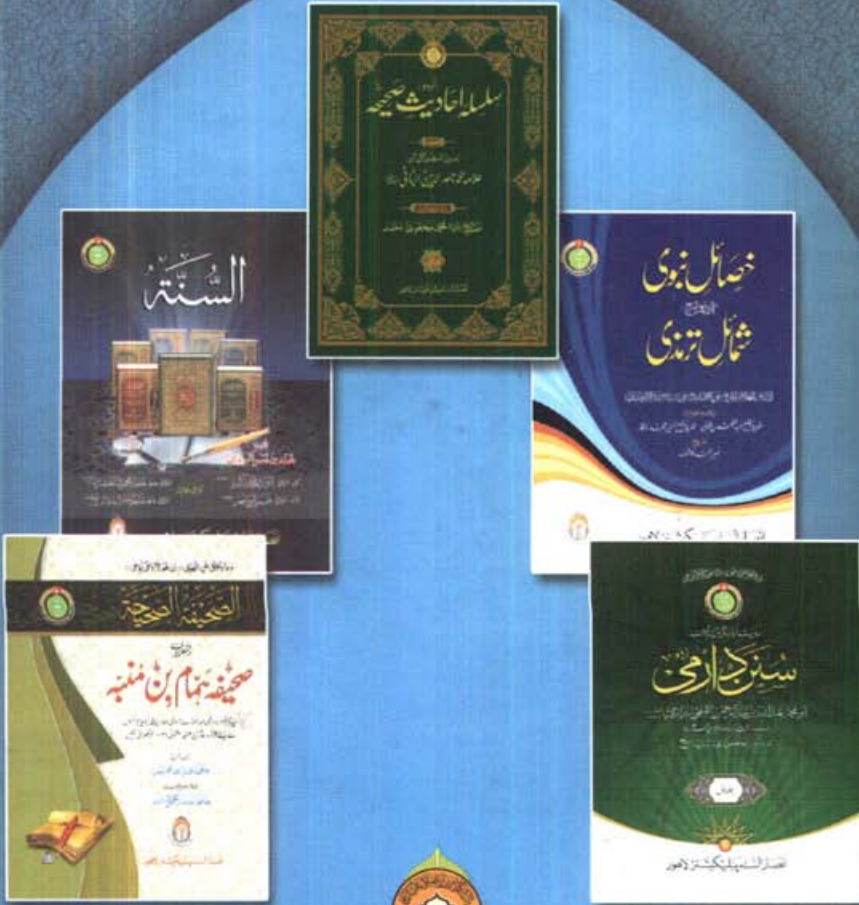
”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے درمیانی عشرے میں اعتکاف
کیا کرتے تھے تو آپ نے ایک سال اعتکاف کیا، حتیٰ کہ جب
ایسویں رات ہوئی، جس رات کی صبح کو آپ اپنے اعتکاف
سے نکلتے تھے، آپ نے فرمایا: ”جس شخص نے ہمارے ساتھ
اعتکاف کیا ہے وہ آخری عشرہ بھی اعتکاف کرے۔“ اور مکمل
حدیث بیان کی۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْوَسْطِ
مِنْ رَمَضَانَ، فَأَعْتَكَفَ عَامًا حَتَّى إِذَا كَانَ
لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي
يَخْرُجُ مِنْ صَبْحِهَا مِنْ عِتْكَافِهِ، قَالَ:
(مَنْ اعْتَكَفَ مَعَنَا فَلْيَعْتَكِفْ فِي الْعَشْرِ
الْأَوَّخِرِ)) وَ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ .

فوائد: ۱۔ رمضان کا درمیانی اعتکاف کرنے والا معتکف میں رمضان کی صبح اعتکاف ختم کرے گا، لیکن آخری
عشرہ کا اعتکاف کرنے والا شوال کا چاند نظر آنے پر یا رمضان کے تیس دن مکمل ہونے پر رات کو اعتکاف ختم کرے گا۔

کتاب الصوم کا اختتام ہوا۔





انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

اسلامی اکادمی

افضل مارکیٹ، 17- اردو بازار لاہور فون: 042-37357587